اکمال الدین
بولایۃ امیر المومنین
علامہ السید نثار عباس نقوی
تراب پبلیکیشنز لاہور
0313-8512972

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں.
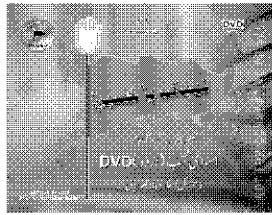
منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

۷۸۶
۱۱۰-۹۲
یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

یا علیؑ مدد
مشکل کشا علیؑ مدد
علامہ السید نثار عباس نقوی
امامیہ کالونی لاہور

علیاً ولی اللہ امیر المومنین
اکمال الدین
بولایۃ امیر المومنین
تالیفِ منیف
علامہ السید نثار عباس نقوی
چیئرمین امامیہ عقائد کونسل پاکستان
تراب پبلیکیشنز لاہور 0313-8512972

نام کتاب	:	اکمال الدین بولایۃ امیر المومنین علیہ السلام
تالیف	:	ثقۃ الاسلام علامہ سید نثار عباس نقوی (اعلی مقامہ)
ترتیب وتزئین	:	سید تنصیر عباس نقوی
زیر نگرانی	:	حسنین اقبال
اشاعت	:	سوم 2013
قیمت	:	-/500 روپے
ناشر	:	تراب پبلیکیشنز لاہور

ملنے کا پتہ

تراب پبلیکیشنز لاہور 0313-8512972

لاہور افتخار بک ڈپو اسلام پورہ، مکتبہ رضا اُردو بازار، ضامن بک ڈپو کربلا گامے شاہ، ذوالفقار بک ڈپو جامعۃ المنتظر، منہال بک ڈپو کربلا گامے شاہ

کراچی رحمت اللہ بک ایجنسی، محفوظ بک ایجنسی

حیدرآباد اسد بک ڈپو قدم گاہ مولا علیؑ

بھکر بلوچ بک سنٹر اُردو بازار

ضروری اعلان

الف۔ یہ کتاب "اِکمالُ الدِین بولایۃ امیر المومنین" صرف اور صرف اُن لوگوں کیلئے ہے جن کا تعلق مذہب شیعہ خیر البریہ امامیہ اثنا عشریہ سے ہے۔ دوسرے مذاہب کیلئے حجت نہیں ہے۔

ب۔ **موالیانِ حیدر کرارؑ**

- **الشهادة الثالثة الكاملة المقدسة** اوجب الواجبات سے ہے۔
- نجات کا دارومدار صرف اور صرف اسی گواہی پر مبنی ہے
- اپنی عبادات کو اسی شہادت مقدسہ سے زینت دیں۔
- اس وقت مندرجہ ذیل مجتہدین اپنی اپنی توضیحات میں شہادت ثالثہ مقدسہ کو درج فرما چکے ہیں:
  - فقیہ مجتہد العصر لعسیوب الدین رستگار قم ایران
  - فقیہ اہل بیت جناب فاضل لنکرانی قم ایران
  - فقیہ اہل بیت جناب محمد علی گرامی قم ایران
  - فقیہ اہل بیت جناب محمد علی طب طبائی دمشق
  - فقیہ اہل بیت جناب بشر کاشانی قم ایران
  - فقیہ اہل بیت نوری ہمدانی قم ایران

اب بھی جو انکار کرے گا یا معطل نماز جانے گا اصل میں وہی منکر اجتہاد ہوگا۔ پھر ہم یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے اجتہاد ایک ڈرامہ بازی ہے اور بس شیعان علیؑ کہلانے کے حقدار وہ ہیں جو شریعت کے ہر مسئلے کیلئے آئمہ طاہرین کی طرف رجوع کریں۔

❖❖❖

کلمہ اَللّٰہ کے معنی

اسناد کے بعد عن ابی عبد اللہ علیہ السّلام اَنہ سئل عن بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ فقال الباء بہاء اللہ والسین سناء اللہ والمیم ملک اللہ۔ قال قلتُ اللہ: قال الالف آلآءِ اللہ علٰی خلقہ مِن النعم بولایتنا۔ وللام الزام اللہ خلقہ ولایتنا قلت فالھا: فقال "ھُوان" لمن خالف محمّد وآل محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔

بعد از اسناد امام جعفر الصادق علیہ السّلام سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے متعلق سوال کیا۔ سرکار نے ارشاد فرمایا "با" سے مراد خوشنودئ خدا "سین" سے مراد اللہ کی بلندی و رفعت، "میم" سے مراد اللہ کا ملک و سلطنت۔

راوی کہتا ہے: میں نے پوچھا: "اللہ" کے کیا معنی ہیں؟

فرمایا:-

الالف: وہ نعمتیں جو ہماری ولایت کے ذریعے مخلوق پر نازل فرمائیں۔

اللّام: لام سے مراد اپنی مخلوق پر ہماری ولایت کو لازم و واجب قرار دینا۔

ھا: سے مراد "ہوان" پستی و رسوائی ان کیلئے جنہوں نے آلِ محمّد کی مخالفت کی۔

نتیجہ: اللہ کا معنی ولایت علیؑ و اولاد علی کو واجب قرار دینے والا ہے۔

معانی الاخبار ج ۱ ص ۷ کتاب التوحید
علامہ شیخ صدوق علیہ الرحمۃ

پیش کش:
ملک ذوالفقار علی ڈوگر۔ لاہور

معارف ولایت

مشکل کشا، امیر، خدا رنگ، بت شکن
جس سے فضائے دشت وفا ہے چمن چمن
اپنے خدا کا ناز خدائی کا بانکپن
جس کے بغیر چار مکمل نہ پنج تن
جس کا تمام علم شعوری ہے دوستو
تشہد میں اُس کا نام ضروری ہے دوستو

شہید عزائے حسین سید محسن نقوی

O

اسی لئے تو رسول برحق پیام خالق سنا رہے ہیں
میری طرح سے علیؑ ہیں مولا سب عالمیں کو بتا رہے ہیں
نبی کا بازو بلند کر کے بلا بلا کے دکھا رہے ہیں
نہ جانے پھر لوگ کیوں ولایت سے ڈر رہے ہیں ڈرا رہے ہیں
شہادت کاملہ کے منکر سنا ہے تو نے بھی حکم خم پر
پر اب بھی شک میں پڑا ہوا ہے کسی کے کہنے پہ تف ہے تم پر

حیدر گیلانی ڈھیری پیراں

پیشکش: سید محمد داؤد رضا نقوی امامیہ کالونی لاہور۔ تاریخ ولادت ۱۸ مارچ ۲۰۰۵ء بروز جمعۃ المبارک

یا علیؑ مدد

دشمن امیر المومنینؑ سے برأت کا اعلان

میں اس لیے نہیں کہ تجھے شادماں رکھوں
میرا یہ کام ہے کہ تیرا دل دکھاؤں میں'
بو جاؤں سچ کے زہر کی تلخی کا ذائقہ
جب اس میں پھل لگے تو تجھے یاد آؤں میں

یا امیر المومنین یا سِرُّ اللّٰہ فی العالمین علیہ السلام

میرے مولا گواہ رہنا آپ کے تمام تر ظاہری باطنی اور آپ کی ولایت عظمیٰ کے دشمنوں' منکروں' مبغضوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ میں دل کی گہرائیوں سے اُن پر یوم ولادت تا یوم قیامت و بعد یوم قیامت ایسے اعداد جو مَا اَحَاطَہ بِہٖ عِلْمُکَ ہیں۔ میں لعنت بھیجتا ہوں۔

سگ کوئے شیر یزداں

نثار نقوی

امامیہ کالونی' لاہور

حدیثِ قدسی

علیؑ کا اطاعت گذار، اللہ کا گُناہ گار ہی کیوں نہ ہو جنتی ہے۔!

الحدیث القدسی : عن الرّب العُلیٰ اَنَّہٗ قَالَ لَاُدْ خُلَنَّ الجنّۃ مَن اَطَاعَ عَلِیًّا وَاِنْ عَصَانِی وَلَاُدْخُلَنَّ النَّارَ مَنْ عَصَاہُ وَاِنْ اَطَاعَنِی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

مَیں اُسے جنّت میں داخل کروں گا جو علیؑ کا اطاعت گذار ہو، میرا چاہے گُناہ گار ہی کیوں نہ ہو۔ اور میں جہنم میں داخل کروں گا اُس کو جو میرا چاہے اطاعت گذار ہو۔ لیکن علیؑ کا دُشمن ہو۔

جواھر السنیۃ شیخ حرملیؒ ص۵۲۳
کواکب مضیہ۔ ایم۔ ایچ ڈھکو ص۲۸۰
کشف الیقین علامہ حلیؒ

پیش کش :

سید فضل عباس جعفری اسلام آباد، سید عمران حیدر نقوی جھنڈ

یا حجۃ ابن الحسنؑ قائم بامر اللہ ادرکنی

انتساب

نہایت ادب واحترام سربسجود ہو کر یہ بندۂ حقیر غریق بحر عصیاں اپنے جملہ گناہوں کا مکمل اعتراف کرتے ہوئے عرض گزار ہے کہ:

حضور سرکار حجۃ ابن الحسن علیہ السلام عجل اللہ فرجہٗ الشریف صاحب العصر والزمان خلیفۃ الرحمٰن ۔شریک القرآن آل اللہ۔جن کے انتظار میں کائنات کی سانسیں رواں دواں ہیں۔ جناب عیسیٰ افلاک پر اور جناب خضر زیر آب لہروں کی نقابیں اوڑھ کر چشم براہ ہیں کہ حضور تشریف لاکر دعوت ولایت عظمیٰ امیر المومنین علیہ السلام سے موالیان آل اطہار کو سرفراز فرمائیں۔

خداوند متعال اس لامنتہائی کائنات کے مطلق العنان ناظم الامور کی زیارت سے مشرف فرمائے۔

میں یہ حقیر سا نذرانہ اس کتاب کی صورت میں اپنے مالک حقیقی وارث زمانہ کی خدمتِ اقدس میں نہایت انکساری کے ساتھ پیش کرتا ہوں بحق جدہ طاہرہ اسے شرف قبولیت عطا فرمائیں۔ اس غریق بحر عصیاں غلام کو اپنے منتظرین میں شمار فرمائیں اور میرے والدین کو اپنے قرب خاص میں جگہ عنایت فرمائیں۔

سگ در امام زمان عجل اللہ فرجہٗ الشریف

نثار عباس نقوی

تقریظ

فقیہ اہل بیت اطہار شمس فلک التحقیق قمر سماء التدقیق سید العلماء
السید محب حسین نقوی رئیس الجامعۃ الصاحب الزمان ملتان۔ پاکستان

وهذا الكتاب الشريف وان صنف في فوائدِ اكمال الدين بولاية اميرالمومنين ولكنه موسوعة كبيرة في كل مايتعلق به التشهد في الصلوٰة مما هو مذكور في كتب الاحاديث والجوامع الكبيرة المعتمدة ولواسماه موسوعة الامام على ابن ابي طالبٌ شهادةً ثالثةً تاليةً للشهادتين ملازمةً معهما لكان ايضاً بذالك جدير ووقع الاسم على المسمىٰ فلله در مؤلفهٖ البارع المخلص الولي الوفي لا مامهٖ عليه السلام العلامة الحجة الاية رئيس المتكلمين السيد نثار عباس النقوى الجهادى وعليه اجره وبره في ماتحمل في سبيل اخراج هذا الاثر الجليل من العناء الذى لايعرفه الا الا وحدى من اهل التاليف والتنقيب فهنئياً له لتاليف هذا لكتاب ما اكرمه اللّٰه من التوفيق الذى لا يكرم به الاّ اهل الا خلاص والوفاء و ذوى النيات الصادقه والقلوب السليمه و المتمسكين بحبل العترة الهاديه فاعرف يا اخي قدر هذالكتاب والانصاف ان تأليفه آية في حسن الترتيب فيما يتعلق بشهادة ثالثة لعلى عليه السلام في الصلوٰة مارائيت مثل كتاب اكمال الدين بولاية اميرالمومنين

من قبل ولا جل ذالك شاع و ذاع جل تاليفاته و قد طبع كثير منها غير مرة وما من مكتبة بل بيت من الشيعة الا و عنده آثار من هذا الحبر المؤيد و ذالك فضل اللّٰه يؤتيه من يشاء والدعاء له فی كل يوم و ليلة بل و فی كل ساعة و اقراه بكل امعان فانت تجدفيه كل ماتريد ان تصرفه من شوؤن علی عليه السلام فاقراه حتیٰ تعرف ان واجب كل مومن و مومنة ان يكون دائماً فی ولاية علی ابن ابی طالبؑ حتیٰ يحصل هو و العالم الیٰ نقطة الكمال ولا تقاعد ولا تكاسل عن العمل حتی يملا اللّٰه الارض قسطاً وعده كما ملئت ظلماً و جوراً۔

فدعاء له يجب ان يكون عوناً للجهاد والعمل الدائب فی تحقيق اهدافہٖ و مقاصدہٖ فمن اتّكل علی التشهد و ترك التشهد خاب و ضلّ ومن اتكل علی الصلوٰة و ترك التشهد لعلی عليه السلام كان من الخاسرين۔ يا ايها العلامة الجهادی اعزّك اللّٰه من بين المومنين والمسلمين كما اعززت مانطق القرآن والسنن۔

حرره السيد محب حسين نقوی بقلمہٖ
رئيس الجامعة الصاحب الزمانؑ
ملتان (الباكستان)
۷ شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ
يوم الثلاثه

ترجمہ تقریظ

فقیہ اہل بیت اطہار شمس فلک التحقیق قمر سماء تدقیق سید العلماء

السید محبّ حسین نقوی رئیس الجامعۃ الصاحب الزمان' ملتان ۔ پاکستان

یہ کتاب شریف (**اِکمَاُالدِّین بِوِلَایَۃِ اَمِیرُالمُومنِین**) اگرچہ دین کے مکمل ہونے کے فوائد کے ساتھ ساتھ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کو تشہد نماز میں ثابت کرنے کیلئے تصنیف کی گئی ہے۔ یہ کتاب اپنے اندر بڑی وسعت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام (فی تشہد الصلوٰۃ) ثابت کرنے کیلئے ہر قسم کے حوالہ جات موجود ہیں۔ ہر وہ حوالہ جو اس شہادت ثالثہ کے متعلق ہے اس کتاب میں درج کیا گیا ہے۔ اس شہادت ولایت کے متعلق بڑی بڑی کتب احادیث لبریز پڑی ہیں اور وہ ایسی کتابیں ہیں جن پر مذہب شیعہ کے علماء کو اعتماد ہے اور وہ قابل وثوق ہیں۔

اگر مصنف اس شہادت ثالثہ مقدسہ پر مبنی کتاب کا نام ہی ''شہادۃ ثالثہ'' رکھ دیتے تو یہ اسم با مسمیٰ ہو جاتی۔ یہ وہی گواہی ولایت ہے جو دو شہادتوں کے بعد ادا کی جاتی ہے۔ یہ شہادت واجب ہے اس کا ادا کرنا واجب ہے اس کتاب مستطاب کا مصنف لائق صد تحسین ہے۔

اس کتاب کا مؤلف (البارع المخلص الولی الوفی الامامہ علیہ السلام) صاحب عقل' پر خلوص' اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کا قائل و فاعل ہے اور آل محمد علیہم السلام سے عہد وفا کرنے والے ہیں اور امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ (عالم ذر) میں کیا ہوا وعدہ ایفا کرنے والا ہے۔ میری مراد علامہ حجتہ الاسلام رئیس المتکلمین آیۃ ۔ ۔ السید نثار عباس نقوی الجہادی ہے۔

موصوف کیلئے آل محمد کی بارگاہ میں یقیناً اس کا اجر ثواب ہے چونکہ آپ نے اس کتاب کیلئے بڑی مشکلات کا سامنا کیا اور شہادت ولایت کیلئے وہ جلیل آثار اکٹھے گئے۔ کتب احادیث سے اور دلائل سے ثابت کرنے میں جو تکالیف اٹھائیں لیکن اس کا اجر آل محمد عطا فرمائیں گے۔ ان تکالیف کو وہی سمجھ سکتا ہے جو ایک مواحد مجاہد ہو۔ کتابوں کو جمع کرنا' دلائل سے ثابت کرنا یہ صرف تالیف کرنے والا ہی جانتا ہے۔ میں مبارک دیتا ہوں اس کتاب کے مصنف کو کہ اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی توفیق بخشی ہے کہ آپ نے بہت بڑی کتاب لکھی ہے۔ یہ توفیق ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتی۔ سوائے اُن لوگوں کے جو مخلص ہوتے اور جن کے قلوب کا امتحان ہو چکا ہوتا ہے جن کی نیت پاک و پاکیزہ ہوتی ہے جن کے قلوب ولایت پر سیسہ پلائی دیوار ہوتے ہیں جو عزت و اہل بیت کی رسی تھامے ہوئے ہوتے ہیں۔

اس کتاب کی قدر و منزلت کو جان لیں۔ انصاف تو یہ ہے کہ یہ تالیف ایسے ہی لوگوں کی نشانی ہے۔

اس کتاب مستطاب کی بہت اچھی ترتیب ہے۔ یہ بتدریج لکھی گئی ہے۔ ایک باب دوسرے باب کو پڑھنے کی چاہت پیدا کرتا ہے۔ کوئی اعتراض ایسا نہیں جس کا اس میں جواب نہ ہو۔ مولا امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کی شہادت جو کہ تشہد کے امور کے متعلق ہوں وہ سب احادیث فرامین معصومین علیہم السلام اس میں درج ہیں۔

''اِکمَالُ الدِّین بِوِلَایةِ اَمِیرِ المُؤمِنِین'' جیسی کتاب میں نے اس سے پہلے نہیں دیکھی نہ پائی ہے اور نہ پڑھی ہے ..... یہ کتاب دنیا بھر میں شہرت حاصل کر چکی ہے۔ علامہ موصوف کی دیگر تصنیفات میں سے جو مقام اس کتاب کو حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں..... اس سے قبل بھی یہ کتاب زیورات طباعت سے آراستہ ہو کر عوام الناس کے ہاتھوں پہنچ چکی ہے۔ کوئی ایسا مکتبہ یا شیعہ کا گھر نہیں جہاں کتاب موجود نہ ہو۔ یہ مصنف پر اللہ تعالیٰ و آل محمد علیہم السلام کے فضل کی دلیل ہے کیونکہ اللہ جسے چاہتا ہے اس پر اپنا فضل کرتا ہے۔ میں علامہ موصوف کیلئے شب و روز بلکہ ہر گھڑی دعا گو ہوں۔

مومنین کرام کو چاہیے کہ اس کتاب کا نظر عمیق سے مطالعہ کریں۔ اس سے مومنین کو ہر وہ چیز ملے گی جو انہیں مطلوب ہو گی۔ مولا امیر المومنینؑ کی ولایت عظمٰی کی گواہی اور معرفت ولایت حاصل کرنے کیلئے اس

کتاب کو پڑھنا نہایت ضروری ہے اور واجب ہے تاکہ مومنین کرام ولایت امیر علیہ السلام پر قائم و دائم رہ سکیں اور نقطۂ کمال تک پہنچ سکیں یعنی مکمل معرفت ولایت حاصل کر سکیں۔ شہادت ولایت امیر المومنین علیہ السلام پر عمل کرنے میں سستی نہ کریں۔ اس پر قائم رہیں یہاں تک کہ مولائے کائنات اس زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہے۔

مصنف کتاب علامہ موصوف کیلئے دعا کرنا واجب ہے کہ وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوں۔ جنہوں نے ولایت پر بھروسہ نہ کیا اور شہادت ثالثہ مقدسہ کو چھوڑ دیا وہ نامراد ہوا اور راستہ سے بھٹک گیا۔ جس نے شہادت ولایت کو چھوڑ کر نماز پر بھروسہ کیا وہ خاسرین میں سے ہوگا۔

علامہ نثار عباس نقوی الجہادی آپ کو اللہ تعالیٰ نے مومنین میں اور تمام اہل اسلام میں عزت بخشی ہے جیسا کہ آپ نے قرآن اور فرامین اہلِ بیت علیہم السلام کو ان کے احکام کو بیان کرنے میں عزت بخشی ہے۔

والسلام

ازقلم السید محب حسین نقوی

پرنسپل جامعہ صاحب الزمان

نیو گلگشت کالونی، ملتان
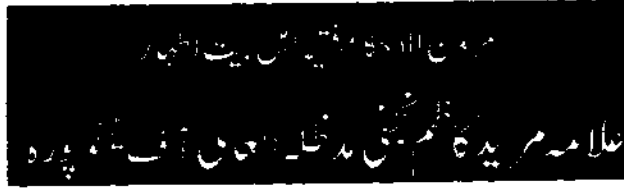
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

(۱) اَلْحَمْدُ لِاَهْلِهٖ وَصَلٰوةُ عَلٰی اَهْلِهَا۔ اَمَّا بَعْدُ

آغاز آفرینش سے لے کر ہر دور میں باطل اپنی تمام تر طاغوتی طاقتوں کی توانائیوں اور شرانگیزیوں کے ساتھ حق سے نبرد آزما رہا ہے۔ ہر زمانہ میں اپنی بھرپور عیاریوں اور مکاریوں کے ساتھ حق کے مقابلہ پر میدان میں آتا رہا لیکن حق ہمیشہ دلائل و براہین اور حجج باہرہ کے ساتھ غالب رہا۔ ہمیشہ ہادیان حق نے طاغوتی چیلنجوں کو دلائل اور سیرت و کردار سے مسترد کیا ہے اور طاغوت و الحاد کا سر ہمیشہ اپنی فصاحت و بلاغت کی بھرپور تحریروں سے عقلاً نقلاً کچلا ہے اور باطل کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ لیکن پھر بھی مختلف فاشکال و صورت میں یہ باطل حق کے مقابلہ میں سر اٹھاتا رہا۔ کبھی طاغوتی طاقتوں نے انبیاء و رسل کا مقابلہ کیا اور کبھی آئمہ اہل بیت علیہم السلام کے خلاف بھرپور وار کرتے ہوئے اپنے متبعین و معاونین کے ذریعے مقابلہ کی جرأت کی۔ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہا کبھی اہل باطل نے جنگ و جدل سے انبیاء رسل کو نیچا دکھانے کی مذموم کوشش کی کبھی ان کے فضائل و مناقب میں من گھڑت تاویلات کیں اور کبھی تدبیرات حقیقیہ سے تقصیر کی اور کبھی اپنے خود ساختہ ہادیوں کو علم کا منارہ بنا کر لوگوں کے قلوب و اذہان کو مفلوج کیا۔ علماء حق نے ہر دور میں باطل کی تمام صورتوں اور اشکال کا بذریعہ تالیف و تصنیف جوابات دے کر ان پر سکوت طاری کیے رکھا۔ باطل کبھی احد و بدر حنین اور صفین میں ابھرا اور اپنے ہمنواؤں کے ساتھ نیست و نابود ہو گیا۔ کبھی نمرود شداد و فرعون کی صورت میں نمودار ہوا اور کبھی سفیان مروان و یزید ملعون کی صورت میں ظاہر ہوا۔ ادھر حق کبھی ابراہیم و موسیٰ بن کر کبھی "ابو طالبؑ" "محمدؐ" "علیؑ اور کبھی حسینؑ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ حق ہمیشہ فتح و کامرانی کا

نشان بنا۔ یزید کا خفیہ مشن ۔ کاظمین شریفین سے ایک ملعون شیخ کی صورت میں بمقابلہ حق ہوا اور ایک نئی راہ نکال کر فتنہ تکفیر کو جنم دیا اور دستر خوان امیہ کی جھوٹی ہڈیاں چوس کر کے حق نمک خوری ادا کرنے کیلئے تصنیف و تالیف آرائے باطلہ من گھڑت تاویلات اپنے متبعین میں ثروت و دولت مرکوز کرتے ہوئے مختلف Aid سے Paid ہو کر ہر اسلامی ملک میں اپنے مددگار بنائے ۔ جو سب کے سب خبیث الطینت غلیظ الباطن تھے یہ بیرونی طاقتوں کے ایجنٹ تحصیل زر کے لیے اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے میدان عمل میں آہستہ آہستہ اترنے لگے۔

چنانچہ کچھ لوگ پاکستان سے برآمد ہو کر درآمد ہوئے اور انہوں نے بھی اپنے شیخ و آقا کی اتباع میں سلسلہ تالیف وتصنیف کا آغاز کیا اور سادہ لوح شیعوں کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے میں کامیاب ہو گئے اور تقصیر فضائل اہل بیت میں اپنا تمام تر وقت صرف کرنے لگے جب اس فتنہ تقصیر سے علماء اعلام شیعہ مطلع ہوئے تو جواباً مقصرین کی رو میں کتب و رسائل کی تالیف وتصنیف کا سلسلہ شروع کیا۔ مختلف الذہن قاریوں نے دونوں طرف کی تحریرات کا مطالعہ کیا مجھے بھی ایسی تحریریں پڑھنے کا موقع ملا مگر کچھ ایسے مستبصرین کی تحریریں سامنے آئیں جن کی عبارت بے ربط' بے ڈھنگ دلائل شرمندگی کا باعث بنے کیونکہ لکھنے کا طریقہ یہ ہے جب مقابل میں دشمن عیار و مکار اور ذلیل قسم کا ہو اُس کی رو میں لکھنے والے کی تحریر کی ہر خامی کا ذہن میں اولین خیال ہونا چاہیے۔

چنانچہ کچھ لکھاریوں نے دعویٰ اور دلیل کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی حالانکہ دعویٰ دلیل کے مطابق ہونا شرط ہے یعنی دعویٰ عام ہو تو دلیل بھی عام ہونا چاہیے۔ دعویٰ خاص ہو تو دلیل بھی خاص ہونا چاہیے' دعویٰ عین دلیل نہ ہو نہ دلیل عین دعویٰ ہو کیونکہ دعویٰ اور دلیل ایک دوسرے کے عین ہوں گے تو انہیں اصطلاح میں مصادرہ علی المطلوب کہا جاتا ہے اور یہ محال عقلی ہے۔ میں بعض کی تحریروں میں اس قسم کی دلیل و دعویٰ کا حشر دیکھا ہے۔

ہمارے مستبصرین میں سے ایک لکھنے والے نے اپنی کتاب میں انبیاء و آئمہ معصومین علیہم السلام کی نوع کو جداگانہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کی نوع کی فصل ممیز وحی ہے حالانکہ وحی انبیاء سے مخصوص ہے۔

دعویٰ ائمہ انبیاء کی جداگانہ نوع کا ہےاور دلیل فصل ممیز وحی کو قرار دیا ہے حالانکہ دعویٰ انبیاء وائمہ کی نوع ہے دعویٰ عام ہو گیا دلیل خاص ہوگئی۔ میں یہ بحث ان مستبصرین پر انہیں مطعون کرنے کیلئے نہیں کر رہا اور نہ مجھے ان کے باطن وظاہراوران کے قلب ونظر میں شک ہے بلکہ یہ تحریریں ان کے ایمانی جذبات کی ترجمانی کرتی ہیں اور مقصرین کی سرکوبی کرتی ہیں لیکن کم علمی اور کم مائیگی کی بدولت وہ سمجھ نہیں پاتے کہ وہ دعویٰ اور دلیل میں کس طرح مطابقت ہونا لازم ہے۔

لیکن دوسری طرف وہ علماء جو مقصرین کیلئے ''لات'' منات' عزیٰ کی حیثیت رکھتے ہیں جب ان کی گمراہ کن کتب وتحریرات کا مطالعہ شروع کیا تو ان کی تاویلات اور ترتیب وتراکیب عبارات واسلوب کلام اس طرح معلوم ہوا کہ انہوں نے دشمنی اہل بیت میں علم وفضل اور سوجھ بوجھ مٹا کر رکھ دی ہے اور پڑھے لکھے لوگوں میں ذلیل ورسوا ہو گئے ہیں کہ میری اتنی گزارش ہے کہ ان فتنہ تقصیر کی رد میں لکھنے والوں کو صاحب خرد ومنطق وفلسفہ اور قواعد عربیہ تک واقف ہونا ضروری ہے بشرط کہ صحیح ولایت علیؑ کا تصور ذہن میں ہو۔ یہ ناصبی ہمارے دشمن نہایت رسوا اور ذلیل ومکار ہیں اگر ان کی ''عاری ن العلم' تحریروں کا پوسٹ مارٹم کیا جاوے ایسے بے ربط دلائل سامنے آتے ہیں کہ عقل انسانی ان کی جہالت پر دریائے حیرت میں ڈوب جاتی ہے۔لیکن جہاں شرم وحیا' امانت' دیانت اور ایمان کا نام تک نہ ہو وہاں شرمندگی کیسے۔ایک پاکستانی رئیس المقصرین شیخ الناصبین نے ایک کتابچہ میں آل محمد علیہم السلام کی مخالفت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

شیعہ سنی دونوں فرقوں کی اذانوں میں بدعت واضح ہے جس طرح صبح کی اذان میں فرق اسلامیہ ''**الصلوٰة خیر مّن النوم**'' کہتے ہیں اسی طرح شیعان علیؑ بھی اپنی اذان میں'' **اَشهدُاَنّ علیًا ولیّ الله**'' کہتے ہیں۔حالانکہ اس سے بڑھ کر منافقت کیا ہو سکتی ہے کہ تمام مقصرین اپنی اپنی تمام اذانوں میں مسلسل اور اقامتوں میں''**اَشهدُاَنّ علیًا ولیّ الله**'' کہے جا رہے ہیں۔ یہی ان کی منافقت کی بیّن دلیل ہے کہ تحریر اور ہے تقریر اور ہے۔ ہمیشہ منافق کی تحریر وتقریر میں تضاد پایا جاتا ہے۔ یہی منافق کی واضح نشانی ہے۔اگر ولایت امیرالمومنین جزوِ اذان واقامت نہیں ہے اور بدعت ہے تو پھر اس بدعت پر خود عمل کیوں کرتے ہو۔اب یا تو اپنی اذان اقامت سے''**علی" ولی الله**'' نکال دو یا پھر بدعت کہنے والوں

پر لعنت کرو۔ یہ طریقہ غلط ہے قاتل بھی جنتی مقتول بھی جنتی۔ اب یا تو اپنی اذان و اقامت سے گواہی ولایت نکال دو ورنہ جھوٹے لات منات پر لعنت کرنا واجبات سے ہوگا۔

آمدم برسر مطلب

اس فتنہ تکفیر و تقصیر اور شہادت ثالثہ مقدسہ کے بدترین دشمن کی سرکوبی کیلئے السید الجلیل والفاضل النبیل مروج الاحکام ثقۃ الاسلام علامہ نثار عباس نقوی الجہادی دام ظلہ العالی علی روس المومنین نہار اولیالی نے اپنی گراں پایہ تصنیف مسمی ''اِکمالُ الدِّین بِوِلایۃ امیر المومنین'' کو لکھ کر عدوان آل محمدؐ کی زبان پر تالے لگا دیئے۔ مصنف کی علمی کاوشیں، قواعد عربیہ پر دسترس، منطقی و فلسفی دلائل، منقولات و معقولات کی انضباطی اور فنون علوم سے واقفیت آپ کے صاحب علم ہونے کی دلیل ہے۔

اس وقت میرے زیر نظر فاضل موصوف کی کتاب ''اِکمالُ الدِّین بولایۃ امیر المومنین'' ہے۔ میں نے اس علمی دستاویز کو بنظر عمیق دیکھا، پڑھا۔ علامہ موصوف نے جس طرح باربط دلائل پیش کئے ہیں اور جس طرح استدلال اور تقریب استدلال قائم کی ہے۔ یہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کی روش انتہائی پسندیدہ اور بیانات نہایت موثق علمی جدوجہد سے موید ہیں۔ میں پورے وثوق و اعتماد سے ان چند سطور تبصرہ کو پیش کرتے ہوئے داد تحسین دیتا ہوں کہ مستقبل میں بھی اسی طرح علمی مدلل کتب مقصرین کی رو میں لکھیں تاکہ اس فتنہ کو صحیح معنوں میں نیست و نابود کیا جا سکے اور مومنین یا تمکین صاحبان علم و معرفت کی توجو اس کتاب مستطاب جو کہ شہادت ثالثہ مقدسہ پر ایک مکمل دستاویز ہے جسے پڑھنے کیلئے تحریک کرتا ہوں۔

شہادت ثالثہ پر اس سے پہلے بھی مختلف تحریریں پڑھنے کو آئیں مگر اتنی مفصل کتاب صدیوں پر محیط عرصہ میں اس سے پہلے نہیں آئی۔ فاضل نوجوان نے نہایت ترتیب سے اس کتاب کو لکھا۔

حدیث تقلید پر تبصرہ، تعریف مرجعیت، مخالفین شہادت ثالثہ کی عقل ٹھکانے پر لانے کیلئے ایک سو چالیس سوال کئے ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ اس کے بعد ''معانی ولایت'' پھر ''معرفت ولایت'' ''اہمیت ولایت'' ''مقام ولایت'' پر نہایت علمی بحث کی گئی ہے۔

شہادت ثالثہ کے مفقود ہونے کے اسباب۔ پیغمبر اسلام اور آئمہ طاہرین کے تشہد نماز میں اس کا وجود نہایت خوبصورت طریقہ سے رقم کیا ہے۔ سینکڑوں آیات قرآنی اثبات ولایت پر پیش کرنا کتب تفاسیر' احادیث' کتب فقہ سے تشہد اذان و اقامت میں گواہی ولایت کو ادا کرنا نہایت محنت سے ثابت کیا ہے۔

فاضل مصنف نے ثابت کیا ہے علیاً ولی اللہ جزو کلمہ' اذان اقامت' تشہد اور خود ذات رسالت مآب نے اپنی نماز میں ولایت علیؑ کی گواہی کو ادا کیا ہے۔ گواہی ولایت امیر المومنین علیہ السلام کے بغیر کوئی نماز قابل قبول نہیں ہوگی۔ دراصل یہ گواہی ولایت کلمہ اذان اقامت تشہد میں کوئی نیا ادخال نہیں ہے۔ یہ دور پیغمبر اسلام میں موجود تھا صرف دشمنان آل محمدؐ کے ظلم وستم کی وجہ سے اور تقیہ کرتے ہوئے اسے حذف کیا گیا۔

علامہ صاحب ''جواہر الکلام'' یہ وہ کتاب ہے جسے پڑھے بغیر مجتہد بننا ناممکن ہے۔ وہ لکھتے ہیں اگر اجماع علماء مانع نہ ہوتا تو شہادت ثالثہ جزویت کا مقام رکھتی۔

یہ قرآن و حدیث کی رو سے مانع نہ ہے بلکہ علماء کے اجماع کی وجہ سے اسے جزو نہیں کہا جاتا۔ یہ دور تقیہ سے مفقود ہے جیسا کہ اس کتاب میں کئی مقامات پر ثابت ہے۔

سرکار محمد و آل محمد اس فاضل نوجوان کی زندگی دراز فرما کر انہیں مزید توفیقات سے موفق فرمائیں۔

تحریر نہایت جاذب اور اسلوب کلام نہایت عمدہ' ترتیب و ترکیب عبارت متین اور عالمانہ ہے۔

أرجومن السَيّدِ الجليل و الفاضل النبيل أن لا ينَساني في صالح الدعوات لاسَيما بعد الصلوٰت"

وما توفيقي اِلاّ باالله وِاليهِ انيب

الاتمام بعد السّلام

احقر مرید کاظم نجفی شیخوپورہ

❖❖❖

تاثرات: ازقلم حقیقت رقم جناب مستطاب عمدۃ العلام
مولانا سید حسن عسکری نقوی اُمّی خلف الرشید سرکار علامہ ثقۃ الاسلام

سید صفدر حسین نجفی علی اللہ مقامہ

سابق بانی و پرنسپل مدرسہ علمیہ جامعۃ المنتظر اتفاق بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

الحمد لِلّٰہِ الَّذِی ھدانا عَلٰی الصراط المستقیم و نور قلوبنا بولایۃ امیر المومنینؑ والصَّلوٰۃ والسَّلامُ عَلٰی آل اللّٰہ فی العالمین لا سَیّما عَلٰی صاحب العصر والزمان امام زماننا روحی و ارواح العالمین لتراب مقدمہ الفداء اما بعد : شہادت ثالثہ مقدسہ اساس دین ہے جیسا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ''**لِکلِّ شیءٍ اساس والاساس الاسلام ولایتنا اھل البیت**'' ہر چیز کی کوئی بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہماری ولایت ہے۔

لیکن آج کل بظاہر علی ولی اللہ پڑھنے والے اپنی جہالت کو چھپانے کیلئے اپنی حقیقت کو ظاہر کرتے ہوئے مومنین کو اس شہادت سے روکنے کی کوشش مذموم کرتے ہوئے اپنے دام تزویر میں پھانسنے کی سعی کر رہے ہیں حالانکہ چودہ سو سال میں کسی بھی حلال زادہ عالم مجتہد نے اس شہادت کو روکنے کی کوشش کی نہ اس سے کسی عبادت کو باطل قرار دیا۔

اگر تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا جاوے تمام ائمہ معصومین علیہم السلام کا زمانہ تقیہ کا زمانہ تھا اور غیبت صغریٰ کے زمانے سے لے کر بنی عباس کے آخری حکمران تک حالات ایسے تھے کہ باپ بیٹے سے بھائی بھائی سے اپنا عقیدہ خوف کی وجہ سے چھپاتا تھا اور جن علماء نے خالص حق بیان کیا یا کتاب کی شکل میں تحریر کرنے کی کوشش کی۔ ان پر ظلم وستم اور اُن کی مظلومانہ شہادت کے واقعات سے تاریخ چھلک رہی ہے۔ اُن کی کتابوں

کو ختم کر دیا جاتا' لائبریریوں کو جلا دیا جاتا۔ یہی وجہ ہے آج اربعمائۃ (چار صد) کتب میں سے صرف چار کتابوں کے سوا مسلمانوں کے پاس کوئی کتاب نہیں ہے۔ شیخ صدوقؒ کی کتاب ''مدینۃ العلم'' کا نام ونشان تک بھی موجود نہ ہے۔

لیکن ان حالات کے باوجود بھی بہت زیادہ کتب میں صراحتاً' کنایتاً' اشارتاً شہادت ولایت امیر المومنین علیہ السلام فی العبادات کا تذکرہ اب بھی موجود ہے اور کسی بھی سنی ہو یا شیعہ' اہل حدیث ہو یا دیوبندی' عیسائی ہو یا یہودی کی کتاب میں کسی مجہول النسب کے حوالے سے بھی کوئی ایسی ضعیف روایت بھی موجود نہیں ہے جس میں کہا گیا ہو کہ شہادت ولایت امیر المومنین علیہ السلام سے کوئی عبادت نعوذ باللہ باطل ہو جاتی ہے۔

لہٰذا جن لوگوں نے اس شہادت مقدسہ سے دشمنی کر کے جائیدادیں بنانا شروع کر دیں اُن کی عاقبت یقیناً خراب ہے اور اُن کی شان میں ہی اللہ تعالیٰ نے سورۃ ماعون میں فرمایا ہے ''وَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ الَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنۡ صَلٰوتِھِمۡ سَاھُوۡنَ'' اور یہ لوگ دنیا کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

فاضل مولف کتاب ''اِکمالُ الدِّیۡن بولایۃ امیر المومنین'' جناب علامہ سیّد نثار عباس نقوی الجہادی دامت توفیقات نے جہاد کرتے ہوئے یہ کتاب لکھ کر محبت اہل بیتؑ اور مودۃ فی القربیٰ کو ادا کرتے ہوئے۔ قرآن وحدیث اور فتاویٰ مجتہدین عظام سے عدوان آل محمدؐ کی یزیدی فوج کو لگام لگانے کی عظیم کوشش کی ان کی ''علمی کاوش'' قواعد عربیہ' صرف ونحو' حدیث وتفسیر' تاریخ پر دسترس' منطقی و فلسفی دلائل اور فنون علوم سے مہارت ان کے صاحب علم ہونے کی دلیل بیّن ہے۔

اس کتاب کو میں نے غور سے پڑھا۔ جناب علامہ حفظہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح دلائل و براہین قاطعہ سے استدلال کیا ہے اور مستحسن طریقہ سے حقائق کو تحریر کیا ہے قابل داد و تحسین ہے اور اُمید ہے کہ وہ مستقبل میں بھی اسی طرح علمی دلائل و براہین قاطعہ سے اجر رسالت ادا فرماتے ہوئے مومنین کو انسانی شکل والے شیاطین سے دور رکھنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اسی طرح اراکین ''ادارہ اجر رسالت'' کیلئے بھی دعاگو ہوں کہ وہ بھی اس حق کو ادا کرنے میں بڑھ چڑھ کر تعاون کریں اور اس طرح خود کو ناصرین امام زمانہ

علیہ السلام شامل کریں تا کہ جلد از جلد شہنشاہ ولایت کا ظہور ہو اور ہر عبادت حقیقی شکل میں ادا ہو اور " نَحنُ صَلٰوۃ المومنین نحن صوم المومنین، نحن حج المومنین نحن حیٌّ عَلٰی الصلوٰۃ و نحن حیٌّ علی الفلاح و نحنُ حیَّ عَلٰی خیر العمل " کی حقیقی تصویر سامنے ہو اور ہم حقیقی کو ظاہری شکل میں بھی ادا کریں اور یَومَ یُکشف عن الساق ..... کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اپنے حقیقی قبلہ کی نعلین مبارک پر سجدہ کریں پھر یہ مقصرین بھی دیکھیں کہ اس پاک خاندان علیہم السلام کی عظمت کیا ہے اور پوری کائنات میں صرف ایک ہی عبادت ہوگی اور وہ اس پاک خاندان کی ولایت کے اقرار کی عبادت ہے۔

سید حسن عسکری

۱۷ ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ یوم الخمیس

❖❖❖

[illegible]

الحمدللّٰہِ الذِّی وَفَّقَنَا لِقرأۃ ولایۃ علی ابن ابی طالبؑ فِیْ تشہد الصَّلٰوۃ والعبادات والصَّلوٰۃ والسَّلاَم عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ فی الکائنات فِی جَمِیعِ الاَوْقَاتِ والحَالاَت

اَمَّا بعدُ :"

بندہ حقیر نے آٹھ یا نو برس کی زندگی میں والدگرامی مورخ آل محمدؐ علامہ غلام حیدر کلو طاب ثراہ کی اقتداء میں نماز عید ادا کی مجھے اچھی طرح یاد ہے والدمحترم نے تشہد میں سرکار امیرالمومنین علیہ السلام کی گواہی دی۔ مجھے یاد ہے لوگوں کے استفسار پر آپ بتایا کرتے تھے جب میں ۱۹۳۶ء میں لکھنؤ میں زیرِتعلیم تھا اُس وقت بھی علماء کرام یہ شہادت مقدسہ ادا کیا کرتے تھے۔

تو میں نے آج تک کوئی نماز بھی ولایت عظمیٰ کی گواہی کے بغیر ادا نہیں کی۔ ایک وقت آیا 'فخر المحققین استاذی علامہ محمد حسنین السابقی النجفی قبلہ مرحوم نے ایک رسالہ ''شہادت ثالثہ'' کے نام سے لکھا جس میں عوام کے سامنے شہادت ثالثہ کے دونوں پہلو پیش کئے اور فیصلہ عوام پر چھوڑ دیا۔ کچھ عرصہ بعد فخر المناظرین شیر پاکستان علامہ قاضی سعید الرحمٰن علوی مرحوم نے ''تیسری گواہی'' کے نام سے رسالہ شائع کیا جس میں صرف اثباتی پہلو پر ہی روشنی ڈالی گئی۔

میں اپنی تعلیم کے مراحل طے کرتا ہوا سکول سے کالج' کالج سے مدارس اور پھر منبر جو کہ بہترین مکتب آل محمدؐ ہے' تک رسائی میں مصروف ہو گیا۔ میں نے گیارہ سال میں ایک لقمہ بھی مدرسوں میں صدقہ خیرات زکات وخمس مال امام سے مملو تناول نہیں کیا۔ اکثریت ایسی غذا کھانے والے ہی دشمن آل محمد بنتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔

آج پورے پندرہ برس گزر گئے والد گرامی کو اس دار فانی سے عالم جاویدانی کی طرف ہجرت کئے ہوئے۔ ہمیشہ اسی سوچ میں رہتا کہ کاش میں شہادت ثالثہ پر کچھ کر پاؤں لیکن میری کم علمی آڑے آ جاتی۔ دعا کرتا رہا' میرے وارث زماں کسی کو بھیج جو تیرے ولی کی کما حقہٗ وکالت کرے

دعا مستجاب ہوئی

دربار حضرت سید محمد علی راجن پر مجلس پڑھ کر باہر نکلا تو سٹال پر ایک کتاب پر نظر پڑھی' اٹھائی ہدیہ ادا کیا: وہ کتاب تھی **''اِکمالُ الدِین بولایة امیر المومنینؑ''** شہادت ثالثہ پر ایک مکمل دستاویز

کتاب لکھنے والے: **''سید المحققین مروج الاحکام معصومینؑ''** علامہ سید نثار عباس نقوی الجہادی مدظلہ العالی۔ کتاب کیا تھی ولایت علیؑ پر دلائل کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا بحر بیکراں جس کا ہر لفظ دعوت فکر دے رہا تھا۔ بندۂ ناچیز نے اسے تین مرتبہ پڑھا۔ بے تابی ملاقات تھی اچانک دس ذوالحجہ اوچ نوری گل امام مجلس پڑھنے کیلئے گیا۔ مخدوم زادہ سید شاہد عباس بخاری صاحب نے فرمایا کہ ایک عظیم شخصیت آپ کے انتظار میں ہے۔ جب نام بتایا میں فوراً اٹھا' ذہن میں تھا عبا' قبا' عمامہ' تسبیح سے مزین ہوں گے جب میں نے دیکھا میرے سامنے ایک ''درویش صفت'' ابوذر مزاج' سلمان دوران موجود تھے جن کے چہرے پر سیادت کی تمام تر نشانیاں موجود تھیں۔ نہ تو بارہ لاکھ کی گاڑی نہ ہزاروں کی عبا و قبا مجھے شعور نے مشورہ دیا سوچ لو یہ اُن علماء میں سے نہ ہے جن کو تم روزانہ پجارو پر دیکھتے ہو یہ عالم عارف ہے کیونکہ ہر عالم عارف نہیں ہوتا۔ ہر عارف عالم ہوتا ہے۔ بس میں یہی کہہ سکتا ہو......

- اگر میں کسی یونیورسٹی کا چانسلر ہوتا تو اس کتاب پر پی ایچ ڈی کی ڈگری دیتا۔
- اگر میرے بس میں ہوتا تو ان کے اجتہاد قوت استنباط پر ایک مجتہد کی ڈگری ان کی نظر کرتا۔

اس درویش طبع انسان نے دنیا کے اعلم کہلانے والوں کے منہ بند کر دیئے آج تک کسی کو بھی اس کتاب کا جواب لکھنے کی جرأت نہ ہو سکی اور نہ ایک سو چالیس سوالوں میں سے کسی ایک کا جواب دیا۔

جواب کیسے دیتے یہ کتاب لکھی نہیں گئی بلکہ لکھوائی گئی ہے ہر شیعہ کو اس کتاب کو گھر میں رکھنا واجب ہے۔

اصل میں علی ولی اللہ اب کتابی مسئلہ کم اور خون کا مسئلہ زیادہ ہے' حلالی خون کا فقدان ہے۔

آیئے حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ' الشریف کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں:

- وارث زمانہ اپنے ظہور میں تعجیل فرمایئے۔
- اپنی جد پاک کے دشمنوں کو تہ تیغ فرمائیں۔
- حرمت سادات کا تحفظ فرمایئے۔
- کاش کوئی باضمیر لبیک کہنے والا ہو۔

آخر میں میرا سوال ہے مراجع عظام سے مجتہدین کرام سے ہر حجتہ الاسلام سے ہر آیۃ اللہ سے ہر فقیہ قوم سے جو آیات واحادیث ایک سو پچاس کتاب سے اس عظیم المرتبت انسان کو ملی ہیں کیا واقعی آپ کی نگاہ سے نہیں گزریں یا پھر آپ حقیقتاً آئمہ طاہرین' وارثان شریعت کے مقابلہ میں دوکان کھول رکھی ہے اور ذاتی خیالات' قیاسات' اشکالات' احوط' اقوئی' قصد رجا' قصد قربت کے سودے بیچ رہے ہیں۔ وہ کون سے علماء ہوں گے جن کی گردن پر امام زمان علیہ السلام کی تلوار چلے گی:

- وہ جو تشہد میں ولایت علیؑ کی گواہی دیتے ہیں۔
- یا جن کی نمازیں علی ولی اللہ سے باطل ہو جاتی ہیں۔

مسلم رہے گا لاکھ نمازیں قضا سہی
کافر ہے جو نماز ولایت قضا کرے

والسلام

احقر الناس

مظہر عباس کلو

الحیدر منزل چک ۱۱۷' ٹی ڈی اے

P/O شاہ پور' دورتہ ضلع لیہ

۵ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ یوم الجمعتہ المبارک

مصادر و مآخذ

(۱) تفسیر لوامع التنزیل' ابوالقاسم علامہ حائری لاہور (۲) تفسیر قمی ج ۱' ج ۲' علی ابن ابراہیم (۳) تفسیر صافی ۵ جلدیں' محسن فیض کاشانی (۴) تفسیر نور الثقلین' عبدالعلی حویزی (۵) تفسیر البرہان' سید ہاشم بحرانی (۶) تفسیر انوار نجف' آقائی حسین بخش جاڑا (۷) تفسیر البیان' سید ابوالقاسم خوئی (۸) تفسیر البصائر' یعسوب الدین رستگاری (۹) تفسیر کبیر' فخر الدین رازی (۱۰) تفسیر منہج البیان' سید ابن حسن رضوی (۱۱) تفسیر عیاشی (۱۲) تفسیر مجمع البیان' طبرسی (۱۳) تفسیر در منثور' جلال الدین سیوطی (۱۴) تفسیر فرات' علامہ فرات کوفی بین ابراہیم (۱۵) تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام (۱۶) آداب الصلوٰۃ' آقائی روح اللہ خمینیؒ (۱۷) پرواز در ملکوت دو جلدیں' آقائی خمینیؒ (۱۸) مصباح الہدایۃ الی الخلافۃ والولایۃ' آقائی خمینیؒ (۱۹) شرح دعا سحر آقائی خمینیؒ (۲۰) سر الصلوٰۃ' آقائی خمینیؒ (۲۱) ولایۃ فقیہہ' آقائی خمینیؒ (۲۲) اسلامی حکومت' آقائی خمینیؒ ترجمہ صفدر حسین نجفی (۲۳) تفسیر سورہ فاتحہ' آقائی خمینیؒ (۲۴) کشف الاسرار' آقائی خمینیؒ (۲۵) ولایۃ فقیہہ دو جلدیں' آقائی علی حسین منتظری (۲۶) نماز کی گہرائیاں' آقائی خامنہ ای مدظلہ العالی (۲۷) اسرار الصلوٰۃ' آقائی ملکی تبریزی (۲۸) کشف الیقین' علامہ حلیؒ (۲۹) امالی' شیخ صدوقؒ (۳۰) الہدایہ' شیخ صدوقؒ (۳۱) معانی الاخبار' شیخ صدوقؒ (۳۲) کمال الدین وتمام نعمۃ' شیخ صدوقؒ (۳۳) عیون اخبار الرضا' شیخ صدوقؒ (۳۴) من لایحضر الفقیہہ' شیخ صدوقؒ (۳۵) صفات الشیعہ' شیخ صدوقؒ (۳۶) الاختصاص' شیخ صدوقؒ (۳۷) ثواب الاعمال' شیخ صدوقؒ (۳۸) قواعد الاحکام' علامہ حلیؒ (۳۹) کشف الغمہ' علی ابن عیسیٰ (۴۰) کنز الفوائد' الکراجکی (۴۱) مجمع البحرین' آقائی طریحی نجفی (۴۲) مدینۃ المعاجز' سید ہاشم بحرانی (۴۳) مروج الذہب' مسعودی (۴۴) وسائل الشیعہ' الشیخ الحر العاملی (۴۵) المناقب' ابن شہر آشوب (۴۶)

مطالب السئول، محمد بن طلحہ شافعی (۴۷) القطرۃ من البحار، آقائی سید احمد مستنبط (۴۸) مناقب مرتضوی، محمد صالح کشفی (۴۹) شواہد النبوۃ، عبدالرحمان جامی (۵۰) [illegible] الروافض، عبدالرحمٰن عسقلانی (۵۱) شریعت فاروقی، ابوالليث ہیروی (۵۲) الصراط السوی فی احوال مہدی، [illegible]طین سرسوی (۵۳) حسبنا کتاب اللہ، علامہ سبطین سرسوی، (۵۴) خلافت الٰہیہ، علامہ سید سبطین سرسوی (۵۵) مستدرک الوسائل، محدث میرزا حسین نوری (۵۶) نفس الرحمان، محدث حسین نوری (۵۷) امالی، شیخ مفید (۵۸) امالی، شیخ طوسی (۵۹) بصائر الدرجات، الصفار صحابی امام حسن عسکریؑ (۶۰) الارشاد، شیخ مفید (۶۱) احتجاج، الطبرسی (۶۲) علل الشرائع، شیخ صدوقؒ (۶۳) الخصال، شیخ صدوقؒ (۶۴) اصول کافی، محمد یعقوب کلینیؒ (۶۵) فروع کافی، محمد یعقوب کلینیؒ (۶۶) تنویر الایمان، محمد یعقوب کلینیؒ (۶۷) مراۃ العقول، علامہ مجلسی (۶۸) بحار الانوار، علامہ محمد باقر مجلسی (۶۹) فقہ مجلسی، علامہ محمد تقی مجلسی (۷۰) رجال کشی، الکشی (۷۱) روضۃ الکافی، الکلینی (۷۲) روضۃ الواعظین، الفتال النیشاپوری (۷۳) سعد سعود، ابن طاؤس (۷۴) الغیبت طوسی، محقق طوسی علیہؒ (۷۵) ینابیع المودۃ، سلیمان قندوزی حنفی مفتی قسطنطنیہ (۷۶) ارجح المطالب، عبیداللہ امرتسری (۷۷) مناقب، علامہ خوارزمی (۷۸) جواہر السنیہ فی حدیث قدسیہ، علامہ حر عاملی (۷۹) انوار نعمانیہ، سید نعمت اللہ جزائری (۸۰) زہر اربیع، سید نعمت اللہ جزائری (۸۱) شجر طوبیٰ، علامہ مہدی مازندرانی (۸۲) معانی السبطین، علامہ مہدی مازندرانی (۸۳) ریاض القدس (۸۴) بحر المصائب جلد نمبر ۴۔ ایران، محمد بن جعفر شہید (۸۵) سر الایمان، آقائی سید مقرم نجفی (۸۶) العباس، آقائی سید مقرم نجفی (۸۷) نصائح المعصومین اعجاز شناسی، آقائی سید محمد علی الکاظمینی البروجردی (۸۸) القوانین الشرعیۃ، آقائی سید محمد علی طباطبائی (۸۹) علی ابن ابی طالب، آقائی رحمانی (۹۰) القطرۃ، آقائی مظفری (۹۱) الیقین، علی ابن طاؤس (۹۲) الحجۃ، سید ہاشم بحرانی (۹۳) المراجعات، آقائی شرف الدین نجفی (۹۴) تاویل الآیات، آقائی شرف الدین نجفی (۹۵) مجالس المومنین، قاضی نوراللہ شوستری (۹۶) علی فی القرآن، آقائی صادق شیرازی (۹۷) مناقب

سادۃ الکرام، علامہ عین العارفین (۹۸) میزان الحکمۃ، آ قائی محمدری شہری (۹۹) مشارق انوار الیقین، حافظ رجب البرسی (۱۰۰) قصص الانبیاء، علامہ جزائری (۱۰۱) تاریخ ابن عساکر دمشقی، محمد باقر محمودی (۱۰۲) دمعۃ الساکبہ، مترجم اثیر جاڑوی (۱۰۳) بیت الحزن، محدث قمی (۱۰۴) صدیقہ شہیدہ، آ قائی سید مقرم نجفی (۱۰۵) طراز المذاہب الجعفری (۱۰۶) مقتل ابی مخنف (۱۰۷) تحفہ احمد، آ قائی سید ناصر حسین لکھنوی (۱۰۸) غایۃ المرام (۱۰۹) شواہد التنزیل (۱۱۰) حیات القلوب، علامہ مجلسی (۱۱۱) الخصام (۱۱۲) الصواعق المحرقہ، ابن حجر مکی (۱۱۳) غرائب القرآن، نظام نیشاپوری (۱۱۴) فرائید السمطین (۱۱۵) ماذا فی التاریخ (۱۱۶) تفسیر روح المعانی، علامہ آلوسی (۱۱۷) السیاست الحسینیہ، علامہ عبدالعظیم ربیعی (۱۱۸) دلائل الصدق، علامہ حلیؒ (۱۱۹) الجواہر کلام، شرح شرائع الاسلام (۱۲۰) ضیاء العالمین، علامہ ابوالحسن الشریف (۱۲۱) المنجد (۱۲۲) لغات القرآن (۱۲۳) مفاتیح الجنان، محدث شیخ عباس قمی (۱۲۴) الخرائج والجرائع (۱۲۵) الزام الناصب، آ قائی یزدی (۱۲۶) نہج الاسرار (۱۲۷) بحر المعارف (۱۲۸) آئینہ نفس، آ قائی سید حسن ابطحی (۱۲۹) نہج البلاغہ، مفتی جعفر حسین (۱۳۰) فقہی مسائل، آ قائی صادقی (۱۳۱) مقدمہ مشکوٰۃ الاسرار (۱۳۲) شرح زیارت الجامعہ (۱۳۳) کنز العمال، ملا علی متقی (۱۳۴) سیرۃ حلبیہ، علامہ حلبی (۱۳۵) احقاق الحق جلد ۵، شہید ثالث (۱۳۶) صحیفۃ الابرار، آ قائی محمد تقی مامقانی (۱۳۷) فقہ الرضا، حضرت امام رضا علیہ السلام (۱۳۸) دعائے صنمی قریش، از امیر المومنین (۱۳۹) مختار نامہ، ۱۹۲۹ء طبع نہم (۱۴۰) انوار شرعیۃ در فقہ جعفریہ، آ قائی حسین بخش جاڑا (۱۴۱) الحقائق الوسائط، علامہ محمد بشیر انصاری فاتح ٹیکسلا (۱۴۲) صحیح بخاری شریف، امام بخاری (۱۴۳) تہذیب الاحکام، محقق طوسی علیہؒ (۱۴۴) استبصار، محقق طوسی علیہؒ (۱۴۵) تائید معصوم، صفدر حسین ڈوگر (۱۴۶) فلک النجاۃ، علامہ امیر الدین (۱۴۷) مصباح کفعمی، علامہ کفعمی (۱۴۸) سفر ابن بطوطہ (۱۴۹) خلاصۃ الحقائق شرح شرائع السلام، محقق رضا طہرانی (۱۵۰) بشارت مصطفیٰ (۱۵۱) موعظ غدیر، آ قائی سید علی حائری (۱۵۲) نماز، آ قائی خیر اللہ پوری (۱۵۳) فلاح السائل، سید علی ابن طاؤس علیہؒ (۱۵۴)

حدائق الناظرہ' آ قائی محقق محدث یوسف بحرانی (۱۵۵) الذریعہ فی تصانیف الشیعہ' محقق طہرانی (۱۵۶) تفسیر القرآن' آ قائی سید مصطفیٰ خمینی شہید نجفی (۱۵۷) لسان المیزان' علامہ ذہبی (۱۵۸) جامع احادیث الشیعہ' آ قائی بروجردی (۱۵۹) جامع المسائل جلد دوم' آ قائی لنکرانی (۱۶۰) استفتاءت' آ قائی نوری ھمدانی (۱۶۱) توضیح المسائل' آ قائی محمد علی گرامی (۱۶۲) توضیح المسائل' آ قائی یعسوالبدین رستگار (۱۶۳) توضیح المسائل' آ قائی محمد علی طباطبائی دمشق (۱۶۴) توضیح المسائل' آ قائی مبشر کاشانی (۱۶۵) توضیح المسائل' آ قائی محمد شیرازی (۱۶۶) توضیح المسائل' آ قائی حسن شیرازی (۱۶۷) توضیح المسائل' آ قائی حسین شیرازی دمشق (۱۶۸) الاسرار الفاطمیہ' محمد فاضل مسعودی قم (۱۶۹) فص الحکمتہ عصمتیہ' آ قائی حسن زادہ عاملی (۱۷۰) احسن المقال' آ قائی عباس قمی (۱۷۱) تنقیح المقال' مامقانی (۱۷۲) رجال کشی (۱۷۳) رجال مامقانی (۱۷۴) رجال نجاشی (۱۷۵) نقد الرجال (۱۷۶) غیبت طوسی (۱۷۷) غیبت نعمانی (۱۷۸) مصباح التہجد طوسی ۱۳۱۳ھ (۱۷۹) من لایحضرہ الفقیہ مطبع بمبئی (۱۸۰) مفتاح الفلاح' آ قائی شیخ بہائی (۱۸۱) مفاتیح الجنان' مترجم ریاض حسین نجفی

(اقتباس از کلام اہلبیت عصمت وطہارت علیہم السلام)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذي أسمائه تعبير وأفعاله تفهيم وذاته حقيقة وكنهه
تفريق بينه وبين خلقه وغيوره تحديد لما سواه فقد جهل الله من استوصفه
وقد تعداه من استمثله وقد أخطأه من اكتنهه ومن قال كيف فقد شبهه
ومن قال لم فقد علله ومن قال متى فقد وقته ومن قال فيم فقد ضمنه
ومن قال إلى م فقد نهاه ومن قال حتام فقد غياه ومن غياه فقد غاياه
ومن غاياه فقد جزأه ومن جزأه فقد وصفه ومن وصفه فقد ألحد فيه
هو أين الأين وكان ولا أين وهو كيف الكيف وكان ولا كيف لا يعرف بكيفوفية
ولا بأينونية له معنى الربوبية إذ لا مربوب وحق الإلهية إذ لا
مألوه ومعنى العالم إذ لا معلوم ومعنى الخالق إذ لا مخلوق وتأويل
السمع إذ لا مسموع خلق الأسماء وسيلة بينه وبين خلقه يتضرعون
بها إليه ويعبدون وهي ذكره وكان الله سبحانه ولا ذكر والمذكور با
لذكر هو القديم الذي لم يزل والأسماء والصفات مخلوقات والمعني بها
هو الله لا يليق به الاختلاف ولا الائتلاف بتشعيره المشاعر عرف أن لا مشعر
له وبتجهيره الجواهر عرف أن لا جوهر له وبمضادته بين الأشياء عرف أن
لا ضد له وبمقارنته بين الأمور عرف أن لا قرين له كلما ميزتموه
بأوهامكم في أدق معانيه فهو مخلوق مصنوع مثلكم مردود إليكم ولأنه
بمقدار كمقداركم لا يعتقد ادراكه سبحانه لعل النمل الصغار تتوهم أن لله
زبانيتين لأنهما كمالها وعدمها نقصان فهكذا حال العقلاء يصفونه
تعالى بالصفات التي ألفوها في أنفسهم مع سلب النقائص ولو ذكر
لهم من صفاته ما ليس لهم ما يفهموه أبى الله أن يجري الأشياء إلا

بِالْأَسْبَابِ فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا وَجَعَلَ لِكُلِّ سَبَبٍ شَرْحًا وَجَعَلَ لِكُلِّ
شَرْحٍ مِفْتَاحًا وَجَعَلَ لِكُلِّ مِفْتَاحٍ عِلْمًا وَجَعَلَ لِكُلِّ عِلْمٍ بَابًا نَاطِقًا مَنْ عَرَفَهُ
عَرَفَ اللهَ وَمَنْ أَنْكَرَهُ أَنْكَرَ اللهَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ وَأَهْلُ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ
الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ الطَّيِّبَاتُ النَّامِيَاتُ هُمْ وَسَائِطُ اللهِ وَوَسَائِلُهُ وَمَحَالُّ مَشِيَّةِ
اللهِ وَإِرَادَتِهِ فِي جَمِيعِ مَخْلُوقِيهِ بِأُمُورِهِ الْمُهْبِطَةِ إِلَيْهِمْ وَتَصْدُرُ مِنْ بُيُوتِهِمْ
هُمْ أَسْمَاؤُهُ الْحُسْنَىٰ وَحُجَّتُهُ الْعُظْمَىٰ وَالْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ وَالْآيَةُ الْكُبْرَىٰ وَمَفَاتِيحُ
الْعِبَادِ عِنْدَهُ الدَّالَّةُ عَلَىٰ بَرِيَّتِهِ وَوُلَاةُ أَمْرِهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ وَبَرَاهِينُ قُدْرَتِهِ بَعَثَهُمْ
فِي اللَّاهُوتِ بِالْأَرْوَاحِ اللَّاهُوتِيَّةِ وَفِي الْمَلَكُوتِ بِالْأَشْبَاحِ الْمَلَكُوتِيَّةِ وَفِي
النَّاسُوتِ فِي الْهَيَاكِلِ النَّاسُوتِيَّةِ مَشِيَّتُهُمْ مَشِيَّتُهُ وَأَفْعَالُهُمْ أَفْعَالُهُ وَطَاعَتُهُمْ
طَاعَتُهُ وَمَعْصِيَتُهُمْ مَعْصِيَتُهُ هُمُ الْأَوَّلُونَ فِي سِلْسِلَةِ الْبَدْوِ وَالْآخِرُونَ
فِي سِلْسِلَةِ الْعَوْدِ وَهُمْ يَدُهُ الْبَاسِطَةُ وَعَيْنُهُ النَّاظِرَةُ هُمُ الْوُلَاةُ وَالْكُفَاةُ
هُمُ الرُّعَاةُ وَالْحُمَاةُ وَأَعْضَادُهُ وَأَشْهَادُهُ وَأَنْوَارُهُ وَأَوِدَّاؤُهُ وَهُمُ الرُّوحُ
الْأَعْظَمُ وَاللَّوْحُ وَالْقَلَمُ أَوْجَبَ اللهُ طَاعَتَهُمْ عَلَى الْمُكَوَّنَاتِ مِنَ الْأَرْضِيَّاتِ
وَالسَّمَاوِيَّاتِ حَتَّى الْجَمَادَاتِ لَا يُحَدُّ شَأْنُهُمْ بِالْقِيَاسِ وَلَا يُنَالُ بِـ
لِغَوَامِضِ أَمْرِهِمْ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يَتَحَمَّلُهُ إِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ
مُرْسَلٌ أَوْ مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ ضَلَّتِ الْعُقُولُ وَتَاهَتِ
الْعُلُومُ وَحَارَتِ الْأَلْبَابُ وَحَصِرَتِ الْخُطَبَاءُ وَتَصَاغَرَتِ الْعُظَمَاءُ وَ
تَحَيَّرَتِ الْحُكَمَاءُ وَتَقَاصَرَتِ الْعُلَمَاءُ وَكَلَّتِ الشُّعَرَاءُ وَعَجَزَتِ الْأُدَبَاءُ
وَعَيِيَتِ الْبُلَغَاءُ وَعَنْ وَصْفِ شَأْنِهِمْ فَهُمْ وَسَائِلُ مَعْرِفَةِ ذَاتِهِ وَوَسَائِطُ ظُهُورِ
صِفَاتِهِ فَهُمْ كَهُوَ وَلَيْسَ هُوَ كَهُمْ لَا فَرْقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ
عِبَادُهُ وَالْكَافِرُونَ يُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللهِ وَرُسُلِهِ أُولٰئِكَ هُمُ
الْكَافِرُونَ حَقًّا صَلَوٰةً دَائِمَةً مَا دَامُوا وَقَائِمَةً مَا قَامُوا وَعَلَىٰ مَنْ يَجْعَلُ
لَهُمُ الْمَثِيلَ وَالْعَدِيلَ اللَّعْنُ الْوَبِيلُ وَعَلَىٰ مَنِ ادَّعَىٰ بِأَنَّهُمْ كَهُوَ وَتَعْلِيلُهُ مَا
عَلَيْهِ وَعَلَىٰ مَنْ لَدَيْهِ ۔

—— امّا بعد ——

قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيلًا ○ —— قَالَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ :
وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ○
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (يَا مُحَمَّدُ) لَا تَجْهَرْ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ ○ ۔
وَلَا تُكْتِمْ ذٰلِكَ عَلِيًّا.

فہرست کتاب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

❖❖❖❖❖❖❖❖❖

کچھ ضروری باتیں

اجتہاد، مرجعیت اور تقلید

حمد ہے اس کی جو لائق حمد ہے، درود و سلام ہو ان پر جو لائق درود و سلام ہیں اما بعد: شکر گزار ہوں مالک کائنات کا جس نے اپنے فضل عمیم سے مجھے یہ کتاب ﴿اِکْمَالُ الدِّیْنِ بِوِلَایَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ لکھنے کی توفیق بخشی ــــ کتاب کا نام ہی کتاب کی ترجمانی کے لئے کافی ہے۔ یہ کتاب اذان، اقامت اور تشہد میں شہادت ثالثہ مقدسہ ادا کرنے کے اثبات پر لکھی گئی ہے۔

سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ طاہرین کی احادیث فرامین کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ حضورؐ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمایا کہ ولایت علی علیہ السلام کا اقرار ہی شہادتین کی قبولیت کی شرط ہے یہ ہی وہ فطری شہادت ہے جس پر تمام مخلوق کو خلق کیا گیا یہی کلمہ فطری ہے یہ ہی شہادت ثالثہ ضمانت ہے پروردگار عالمین کی طرف سے جنت میں جانے کے لئے حصول بخشش کے لئے ...... شہادت ولایت امیر علیہ السلام کا اقرار بندہ مومن پر لازم و واجب ہے۔

تفاسیر آل محمد علیھم السلام شاہد ہیں عالم ذر میں جلسہ میثاق میں شہادۃ ولایت امیر المومنینؑ دینے والوں کو ہم نے نبی بنتے دیکھا۔ رسول بنتے دیکھا...... آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک کسی کو نبوت و رسالت نہ مل سکی

جب تک انہوں نے اللہ تعالیٰ کی توحید، محمد مصطفیٰؐ کی رسالت اور امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کی گواہی نہ دی اور حضور اکرمؐ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمایا کہ ولایت علیؑ کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوگا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہی ولایت کو مکہ اور مدینے تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ قبائل عرب، عجم، قبط، حبش کو صف در صف کھڑا کر کے دو مرتبہ شہادتین کے ساتھ **اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُالْمُوْمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ** کا اقرار لیا پھر تحریر لکھوائی، دستخط کروائے، اپنی مہر لگوائی، علیؑ کے سپرد کی اور فرمایا جاؤ اپنے اپنے ملک میں، علاقوں میں جا کر اس شہادت ولایت کی تبلیغ کرو۔

خدا جانے یہ منکر ولایت مُلّا کس نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ عرب، عجم، قبط، حبش سے بھی کوئی الگ نسل ہے جسے ولایت کی گواہی کی سمجھ نہیں آئی۔ اگر ان میں سے کسی ایک طبقے سے بھی تعلق ہوتا تو یقیناً انکار نہ کیا جاتا۔

انبیاء مرسلین شہادۃ ولایت علیؑ نہ دیں ان کی رسالت و نبوت نہیں بچ سکتی۔ جہنم کی تخلیق ہی دشمنان ولایت علیؑ کے لئے کی گئی ہے۔

خدا جانے امیر المومنین علیہ السلام کا نام آتے ہی چہرے پر زردی کیوں چھا جاتی ہے — شہادۃ ثالثہ مقدسہ کے اثبات میں نہ یہ قرآن کو مانتا ہے نہ احادیث پیغمبر و معصومینؑ کی پرواہ کرتا ہے۔ ہم نہیں مانتے فتویٰ دکھاؤ۔ قرآن پر اعتبار نہیں۔ ایک خطاء و نسیان کے مرکب، انسان کے چند الفاظ پر جان دینے کو شہادۃ سمجھتا ہے۔ یہ تو اس شخص سے گیا گزرا ہے جس نے یہ کہا تھا **حسبنا کتاب اللّٰہ** اس نے اہل بیت رسول کا انکار کیا لیکن کتاب خدا کا اقرار کر لیا۔ ادھر ولایت علیؑ کا نام آتے ہی ...... قرآن و عترت دونوں سے الگ ہو کر فتویٰ کی پرستش کرتا ہے، جہالت کی انتہا ہے کہ علماء کے اقوال کو ترجیح دی جاتی ہے اور قرآن و عترت کا انکار کیا جاتا ہے۔ شریعت فقہ وہی قابل تسلیم ہوتی ہے جو قرآن و اہل بیتؑ کے مزاج کے مطابق ہو۔ اب ہم آپ کی خدمت میں چند آیات قرآنی پیش کرتے ہیں کہ قادر مطلق نے قرآن کے بغیر حکم جاری کرنے والوں کو کن خطابات سے یاد کیا۔

وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (سورۃ المائدہ آیت ۴۴)

(ترجمہ) جو شخص قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ کافر ہے۔

لَمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (سورۃ المائدہ آیت ۴۵)

(ترجمہ) جو شخص قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ ظالم ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورۃ المائدہ آیت ۴۷)

(ترجمہ) جو شخص قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ فاسق ہے۔

اب خدائی فیصلہ تو ہو چکا کہ میرے قرآن کو چھوڑ کر احکام دینے والے کافر ہیں' ظالم ہیں' فاسق ہیں۔ ان ملاؤں نے فاسق' کافر' ظالم بننا پسند کر لیا لیکن قرآن کو ٹھکرا کر ایک توضیح المسائل کا دامن پکڑ لیا۔

سرکار دو جہاںؐ دو چیزیں گمراہی سے محفوظ رہنے کے لئے چھوڑ کر گئے تھے۔ کتاب اللہ وعترت...... کسی مولوی کے ہاتھ میں اُمت کی باگ ڈور نہیں دی...... اتباع ہو یا اطاعت صرف اللہ' اس کے رسول اور اولی الامر کی واجب ہے۔ حالانکہ جب یہ حدیث بیان فرمائی تھی اُس وقت سلمان وابوذر جیسے مقتدر صحابہ بھی موجود تھے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد شرعی وتکوینی مسائل ان دو سے پوچھ لینا۔ ابوذر اور سلمان سے پوچھنے کا حکم نہیں دیا تو پھر کسی مرجع یا مجتہد کی حقیقت ہی کیا ہے صرف اہلبیت اور قرآن سے رجوع کا حکم ہے۔

ان چند سکوں پر بک جانے والے پیش نمازوں کو تجدید اسلام کرنا چاہیے جو قرآن جیسی محکم کتاب اور اہل بیت جیسے راسخون فی العلم پر مجتہدین کے فرمان کو ترجیح دیتے ہیں حالانکہ آج تک کسی مجتہد نے یہ نہیں کہا کہ ہماری توضیح المسائل کو قرآن واہل بیت پر ترجیح دیا کرو۔

جب یہ فیصلہ ہو چکا کہ قرآن کے علاوہ حکم نافذ کرنے والا ظالم ہے' فاسق ہے' کافر ہے تو پھر مندرجہ ذیل آیات قرآنی کا انکار کرنے والے اپنے بارے میں فکر کریں۔

سورۃ البقرہ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ (سورۃ البقرہ آیت ۲۸۳)

(ترجمہ) ایک خاص شہادت کو مت چھپاؤ جو اسے چھپائے گا اس کا دل گناہگار ہوگا۔

علامہ آقائے سید علی حائری اعلی اللہ مقامہ موعظہ غدیر اور اپنی شہرہ آفاق تفسیر میں لکھتے ہیں ''یہ شہادۃ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کی ہے جسے چھپایا جاتا ہے۔ کبھی آپ نے سوچا کہ وہ کون سی شہادۃ ہے جسے چھپایا جاتا ہے۔ کیا اس شہادت کے اظہار سے نماز باطل ہو جاتی ہے جس کا اظہار خود خالق پسند فرما رہا ہے۔ انشاء اللہ یہ شہادت بجالانے والا منظور نظر کبریاء ہے۔

پھر اسی سورہ میں ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ (سورۃ البقرہ آیت ۱۴۰)

(ترجمہ) وہ اظلم ہے یعنی بہت بڑا ظالم جو اس شہادۃ کو چھپاتا ہے جو اللہ کی طرف سے ہے۔

تفاسیر آل محمدؐ کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ شہادۃ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت و وصائت کی ہے جس کا مکمل ذکر اپنے مقام پر آئے گا۔ اب انصاف فرمائیے کہ شہادتین کو تو لشکر یزید بھی نہیں چھپاتا تھا تو پھر وہ کون سی شہادۃ اللہ کی طرف سے ہے جسے اپنے بیگانے سب چھپانے کے درپے ہیں۔

سورہ معارج میں اللہ جنتی لوگوں کی علامات بیان کرتا ہے جن میں سے ایک علامت یہ بھی ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

(سورۃ المعارج آیت ۳۴)

(ترجمہ) وہ لوگ (جنتی) ہیں جو شہادات پر قائم ہیں۔

جامعۃ المنتظر کے ایک مولوی نے اپنے رسالہ ''علیؑ ولی اللہ'' میں اور صاحب فلک النجات نے لکھا ہے کہ ان شہادات سے توحید رسالت اور ولایت کی گواہی مراد ہے۔

بتائیے جب قرآن نے شہادات جمع کا صیغہ بیان فرمایا ہے تو تم شہادتین کس بنا پر کہتے ہو حالانکہ شہادتین کا لفظ پورے قرآن میں ایک مرتبہ بھی نہیں آیا۔ کیا یہ حکم قرآن کی خلاف ورزی نہیں ہے۔

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

نصوص قرآن کی موجودگی میں نص معصومینؑ کے ہوتے ہوئے اجتہاد باطل ہے۔

شہادت ثالثہ مقدسہ کے منکروں سے میرا یہ سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ شہادتین کس آیت قرآن کے

ترجمے کا نام ہے؟

ہم شہادت کی جمع شہادات دکھا سکتے ہیں۔ شہادتین کوئی نہیں دکھلا سکتا اور قیامت تک نہیں دکھا سکتا؟

ہم کلمہ کی جمع قرآن سے ''کلم'' دکھا سکتے ہیں لیکن کلمتین کی لفظیں قیامت تک کوئی نہیں دکھا سکتا؟

وہ چیزیں جو قرآن میں موجود ہی نہیں ان پر عمل کرتے ہو اور جو صریحاً موجود ہیں ان کا انکار کرتے ہو۔ کیا اسی کا نام اجتہاد ہے۔

جب قرآن پیش کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں ''مراجع عظام'' نے ایسا کیوں نہیں لکھا۔ شاید انہیں ابھی تک مراجع عظام کا ہی علم نہیں ہے۔

مرجعیت کیا ہے؟

لفظ مرجع عربی زبان کا لفظ ہے جس مادہ (رَجَعَ ہے) اس مادہ سے بہت سے کلمے بنتے ہیں مثلاً رجع' رجعت' ترجعون وغیرہ۔ اس مادے سے سب سے پہلے بننے والا لفظ ''رَجَعَ'' ماضی مذکر غائب کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں وہ مذکر پلٹا یا اس مذکر نے رجوع کیا اس کا اسم فاعل ہے۔ رَاجِع' یعنی پلٹنے والا۔ لفظ مرجع باب مفعل سے ہے معنی یہ ہوئے وہ مذکر جس کی طرف لوگ رجوع کرتے ہیں ـــــ شیعان حیدر کرار علیہ السلام کے مراجع ہر زمانہ میں آئمہ معصومینؑ رہے ہیں ـــــ جیسا کہ اصول کافی میں ہے:

امر لناس بمعرفتنا وَالردّ الینا والتسلیم لَنا

لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ہماری معرفت حاصل کریں اور تمام معاملات میں ہماری طرف رجوع کریں ہمیں اپنا آقا و مولا تسلیم کریں۔

احتجاج طبرسی ص ۴۷۰ پر ہے:

فاما الحوادث الواقعة فارجعوا فیها الی رواة احادیثنا فالھم حجتی علیکم و انا حجة اللّٰہ

غیبت کے زمانہ میں ہماری احادیث بیان کرنے والے راویوں کی طرف رجوع کرو جو ہماری طرف سے تم پر حجت ہیں اور میں حجت خدا ہوں۔

اس سے پہلے جو اصول کافی کی حدیث پیش کی گئی میں چاہتا ہوں وہ مکمل طور پر پیش کی جائے تا کہ انکار حدیث کرنے والے ہوش میں آ جاویں۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قال امر الناس بمعرفتنا والتسلیم لنا والرد الینا ثم قال و ان صلوا و اصاموا واشھدوا ان لا الہ الا اللّٰہ و جعلوا فی انفسم ان لا یردوا الینا کانوا بذالك مشرکین۔

مولا فرماتے ہیں لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ ہماری معرفت حاصل کریں ہمیں اپنا آقا تسلیم کریں اور تمام معاملات میں ہماری طرف رجوع کریں پھر فرمایا اگر یہ لوگ کثرت سے نمازیں پڑھیں، خوب روزے رکھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں اور دل میں ٹھان لیں کہ رجوع ہماری طرف نہیں کرنا تو پھر یہ سب مشرک ہیں۔

قارئین کرام معصومین علیہم السلام اور ان کی طرف رجوع نہ کرنے والے بزبان معصوم مشرک ہیں —— تو جو برملا قرآن حدیث کے ہوتے ہوئے علماء کو ترجیح دیں وہ اپنا فکر کریں کہ وہ کیا ہیں؟

قرآن حکیم کا خاص حکم موجود ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ (سورۃ النساء آیت ۵۹)

(ترجمہ) اطاعت صرف اللہ اور اس کے رسولؐ کی اور اولی الامر کی واجب ہے ان کے علاوہ کسی کی اطاعت کا حکم نہیں ہے۔

مندرجہ بالا آیت میں رسولؐ اور اولی الامر کی اطاعت ہر حال، ہر مقام، ہر زمان میں برابر ہے۔ اولی الامر رسولؐ کی طرح ہی معصوم ہوتا ہے۔ غیر معصوم کی اطاعت حرام ہے۔

جس طرح اطاعتیں تین ہیں اسی طرح شہادتیں بھی تین ہی واجب ہیں۔ حضرت آقائی سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی نے اپنی کتاب "نماز کی گہرائیاں" اردو ترجمہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ تشہد اسی آیت اولی الامر کے تحت ادا کی جاتی ہے۔

قارئین جب تشہد کا استنباط...... آیۂ اولی الامر ہے تو پھر تیسری گواہی نہ دینے کا جواز ہی کیا ہے۔ کیا یہ قرآن کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ افسوس تو اس بات پر ہے کہ آقائی منتظری صاحب نے اپنی کتاب ولایۃ فقیہ میں یہ لکھ دیا ہے کہ اولی الامر سے مراد علماء کرام مجتہدین عظام ہی ہیں نعوذ باللہ...... کبھی اپنے آپ کو اولی الامر، کبھی اہل ذکر سمجھتے ہیں حالانکہ اہل ذکر اور اولی الامر مسلمات شیعہ کے مطابق صرف ذات اقدس معصوم ہے۔

قارئین! آقائی منتظری وہی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب ''درسہائے نہج البلاغہ'' ص ۳۶ پر صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ فدک جناب سیدہ کی تملیک ہی نہیں تھا یعنی ملکیت ہی نہیں تھا...... معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ ایسے لوگوں کو شہادۃ ثالثہ کی حیثیت کا کیا علم ہوسکتا ہے جو اب تک حق سیدہ کو معاذ اللہ غلط کہہ رہے ہیں۔

قارئین کرام پہلے ہم یہ دیکھیں گے کہ حدیث کسے کہتے ہیں۔

حدیث: قول، فعل اور تقریر پیغمبر علیہ السلام کا نام ہے۔

قول: ارشادات نبوی کو کہتے ہیں۔

فعل: حضورؐ کے ذاتی عمل کو کہتے ہیں۔

تقریر: حضورؐ کا کسی کے عمل پر سکوت اختیار کرنا تقریر کہلاتا ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا ''**اولنا محمد و اوسطنا محمد و آخرنا محمد و کلنا محمد** ''ہم سارے محمد ہیں لہٰذا اس لئے ان سب کی اطاعت ان کی اتباع ہی ہم پر واجب ہے۔ بعض لوگ نائب امام مراجع عظام کو سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ انہیں ''مجتہدین کرام'' ''علامہ'' ''فقیہ'' جیسے القاب سے یاد کیا جاسکتا ہے لیکن مرجع اور نائب امام ذوات معصومین علیہم السلام ہیں۔

بعض جہلاء یہاں تک کہتے ہیں اگر غیر معصوم نائب امام نہیں ہوسکتا تو پھر نواب اربعہ بھی تو غیر معصوم تھے وہ نائب امام کیسے ہوسکتے ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے انہیں یہ بھی علم نہیں ہے کہ نائب کی تعریف کیا ہے؟ آیا کہ انہیں حقیقتاً نائب کہا جاتا ہے یا مجازاً۔ اس کے مندرجہ ذیل جوابات ہیں۔

الف۔ حقیقتاً یہ چاروں حضرات وکلاء امام تھے یا انہیں سفراء کہا جاتا ہے۔

ب۔ ان چاروں وکلاء میں سے کوئی ایک بھی اپنے آپ کو مجتہد نہیں کہلاتا تھا۔

ج۔ ان چاروں وکلاء سفراء نے کبھی حدیث نبویؐ فرامین معصومینؑ یا قرآن مجید پر اصول فقہ کو ترجیح نہیں دی تھی بلکہ امامؑ کے چاروں سفراء اصول فقہ کو جانتے بھی نہیں تھے کیونکہ اصول فقہ کا اس وقت وجود تک نہیں تھا۔

د۔ ان چاروں وکلاء نے کبھی اصول فقہ سے احادیث کو رد نہ کیا تھا اور نہ صحیح ترین حدیث کو خبر احاد کہہ کر انکار کیا تھا۔

ہ۔ امام علیہ السلام کے ان وکلاء نے عوام کو جاہل' ان پڑھ سمجھ کر کبھی نہیں کہا تھا کہ ہماری تقلید کرو۔

و۔ ان چاروں وکلاء نے کبھی اپنا رسالہ عملیہ توضیح المسائل چھپوا کر لوگوں میں نہیں پہنچایا تھا اور نہ ہی انہوں نے اپنا اپنا گروہ مقلدین بنایا تھا۔

ح۔ ان وکلاء نے کبھی آل محمدؐ کی برابری کا دعویٰ نہیں کیا تھا یعنی انہوں نے کبھی اپنے آپ کو اولی الامر یا اہل الذکر نہیں سمجھا تھا۔

ز۔ انہوں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا تھا کہ ہماری تقلید کے بغیر صالح اعمال قابل قبول نہیں ہو سکتے۔

ط۔ ان کی حیثیت صرف ایک واسطہ کار کی تھی اور بس۔

ی۔ چوتھے اور آخری وکیل سے امام کا تعلق ختم ہو گیا اب کوئی نائب نہیں آ سکتا۔ عوام کو تنبیہ بھی کر دی کہ یاد رکھیں ایسا دعویٰ کرنے والا جب بھی کوئی ہو گا وہ کاذب ہو گا۔

فرمان معصوم علیہ السلام کے مطابق نیابت وکالت ان کے غیبت صغرا میں ہی ختم ہو گئی تھی اور آئندہ

پابندی لگ گئی تو پھر کوئی خصوصی یا عمومی نائب نہیں آسکتا۔ اگر بعد میں نائبین کی ضرورت ہوتی تو امام علیہ السلام اپنا سلسلہ نیابت ختم نہ فرماتے۔

کیا وکلاء امام اُس وقت کے علماء کرام سے منتخب کیے گئے

ان چاروں وکلاء سفراء کا تعلق صف علماء سے ہرگز نہیں تھا۔ نہ یہ کسی کتاب کے مصنف تھے۔ یہ عام انسان منظور نظر امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف تھے۔

امام علیہ السلام نے اپنے یہ خصوصی نائب علماء کرام سے کیوں نہ منتخب کیے۔ اس کی یہی وجہ تھی کہ اگر سرکار عجل اللہ فرجہٗ الشریف علماء میں سے چاروں سفراء کا انتخاب فرما لیتے تو پھر آج مراجع عظام بلا روک و ٹوک' بلا حیلہ و وسیلہ اپنے آپ کو نائب امام سمجھ بیٹھتے۔

اسی خطرہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے سرکار نے علماء میں سفراء رضوان اللہ علیہم کا انتخاب نہیں کیا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نیابت کا دروازہ بند کر کے یہ فیصلہ دے دیا کہ جب میرے زمانہ کے علماء میں سے میرا کوئی نائب نہ بن سکا تو میرے بعد کیسے بن سکتے ہیں۔

اسی طرح تقلید کے غلط معنی بیان کئے جاتے ہیں مثلاً تقلید پیروی کو کہتے ہیں حالانکہ ایسا کہنا غلط ہے۔ تقلید کا معنی ہے گلے میں قلادہ ڈالنا یعنی پٹہ اور پٹہ ہمیشہ حیوانوں کی گردن کی زینت بنتا ہے انسانوں کی نہیں۔ اتباع صرف آل محمدؐ کی' کی جاتی ہے۔

مقام تقلید

تقلید کیا ہے جو لوگ اپنے آپ کو بلند پایہ مقلدین میں شمار کرتے ہیں اور تقلید کے وجوب پر رسالے تحریر کرتے ہیں وہ خود ابھی تک تقلید کے معنوں سے ناآشنا ہیں اور جو قول معصوم وجوب تقلید پر پیش کرتے ہیں وہ قول خود موجودہ تقلید کے سراسر خلاف ہے اور وہ بھی مکمل نہیں ادھورہ پیش کرتے ہیں۔ پہلے ہم وہ حدیث پیش کرتے ہیں جو کہ ادھوری پیش کی جاتی ہے بعد میں وہ مکمل حدیث پیش خدمت کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ کہا جاتا ہے امام حسن عسکریؑ ارشاد فرماتے ہیں:

فاما من کان من الفقهاء صائناً لنفسه حافظاً لدينه مخالفاً لهواه مطيعا لامره مولاه فللعوام ان يقلدوه۔

فقہا میں سے جو (صرف ایک فقیہ مراد ہے کیونکہ من بعضیہ ہے) شخص اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھنے والا اپنے دین کی حفاظت کرنے والا خواہشات نفسانی کی مخالفت کرنے والا اور امر مولا کا مطیع ہو پس عوام اس کی تقلید کریں۔

یہ ہے وہ ادھوری حدیث جو پیش کی جاتی ہے اس نامکمل حدیث کے ترجمہ میں بھی افراط وتفریط سے کام لیا جاتا ہے۔

۱۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے نہ کہ امام حسن عسکریؑ سے۔ صرف باب احتجاج امام عسکریؑ میں درج ہونے کی بنا پر اسے حضرت سے منسوب کیا گیا۔

۲۔ یہ حدیث اُدھوری اور نامکمل ہے۔

۳۔ اس حدیث میں لفظ مجتہد کہیں نہیں ملتا۔

۴۔ فقیہ اور مجتہد میں بہت فرق ہوتا ہے۔

ناظرین اب ہم احتجاج طبرسی ص ۴۵۸ پر درج حدیث پیش خدمت کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ادھوری حدیث صرف اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے پیش کی جاتی ہے۔

لَا تَقْرَبُ الصَّلٰوۃَ تک کا مطلب ہے اگلے حصہ کو ہمیشہ چھپایا گیا ہے۔ کاش کہ ہم احتجاج طبرسی کی یہ مکمل عبارت نقل کر دیتے اور اس پر تبصرہ بھی کر پاتے لیکن ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ حق بہت کڑوا ہوتا ہے۔ اسے سن لینا اور برداشت کر لینا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔

کاش تقلید کو ثابت کرنے والے ہی اس کے سیاق وسباق کو دیکھ پاتے اور مکمل گفتگوئے معصوم پیش کر پاتے۔ اتنی طویل گفتگو معصوم کو بالائے طاق رکھ کر صرف چند الفاظ پر مشتمل ایک جملہ کو دنیا کے سامنے پیش کر کے اپنی اطاعت وفرمانبرداری کو واجب قرار دیا اور جو حصہ پیش کیا جاتا ہے اس کا بھی صحیح ترجمہ تشریح

پیش نہیں کی جاتی اور نہ ہی اس حدیث پر خود عمل کرتے ہیں اور نہ ہی شرائط حدیث خود ان میں پائی جاتی ہیں۔

فاما من كان من الفقهاء صائناً لنفسه حافظاً لدينه مخالفاً على هواه مطيعاً لامره مولاه فللعوام ان يقلدوه ذالك لايكون الا بعض فقهاء الشيعه لا جميعهم فانه من ركب من القبائح والفواحش مراكب فسقه العامه فلا تقبلوا منا عنه شياً ولا كرامته

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے معصومؑ فرماتے ہیں:

ومنهم قوم نصاب لايقدرون على القدح فينا يتعلمون بعض علومنا الصحية فيتوجهون به عند شيعتنا و ينتقصون بنا عندنصابنا' ثم يضيفون اليه اضعافه و اضعاف اضعافته من الا كاذيب علينا التى نحن براء منها فيتقبله المستسلمون من شيعتنا على انه من علومنا فضلوا و اضلوا وهم اضر على ضعفاء شيتعنا من جيش يزيد على الحسين ابن على عليهما السلام و اصحابه بانهم يسلبونهم الارواح و الاموال وهولاء علماء السئو الناصبون المتشبهون بانهم لنا موالون ولا عدائنا معادون يدخلون الشك والشبهة على ضعفاء شيعتنا فيضلونهم و يمنعونهم عن قصدالحق المصيب (احتجاج طبرسی ص ۴۵۸)

(ترجمہ) کہ فقہا میں سے (مجتہدین میں سے نہیں) ہر وہ فقیہ جو اپنی ذات یا اپنے نفس کو ہر برائی سے محفوظ رکھے اور جو اپنے دین کا صحیح معنوں میں محافظ ہو اور اپنی خواہشات کا مخالف ہو جو اپنے مولا کے امر کا خود مطیع ہو پس عوام کو چاہیے کہ ایسے فقیہ کی تقلید کریں۔ تمام شیعہ فقہا کے لئے نہیں بلکہ بعض کے لئے چنانچہ شیعہ فقہاء میں سے جو فسق قبیح و فحش اعمال کے مرتکب ہوتے ہیں ان کی طرف سے ہمارا کوئی امر کوئی حکم کوئی

حدیث قبول نہ کرنا اور نہ ہی ان کی عزت و احترام کرنا۔ علماء میں سے ایک ایسا ٹولہ بھی ہے جو ہمارے دوستوں' موالیوں سے بغض و عناد رکھتے ہیں۔ یہ قوم اس پر تو قادر نہیں **لایقدرون علی القدح** کہ وہ کھلم کھلا ہمارا نام لے کر ہماری قدح کر سکے' ہماری برائی بیان کر سکے **یتعلمون بعض علومنا** یہ علماء ہمارے کچھ علوم پڑھ لیتے ہیں ان علوم کی وجہ سے ہمارے شیعوں کے نزدیک قابل توجہ بن جاتے ہیں۔ جب دیکھتے ہیں کہ ہمارے کم علم سادہ شیعہ ان کی عزت کرنے لگے ہیں تو پھر یہ (علماء) ہماری ذوات مقدسہ میں عیب و نقص دکھاتے ہیں اور ہمارے دوستوں کے دشمنوں کے سامنے ہمارے عیوب بیان کرتے ہیں حالانکہ ہم ان عیوب سے نقائص سے مبرا ہیں۔ ہمارے سادہ لوح شیعہ ان کے دام میں پھنس کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ یہ ٹولہ ہمارے کم علم شیعوں کے لئے لشکر یزید سے بدتر ہے اور زیادہ ضرر رساں ہے۔ جس نے حسین ابن علی علیہ السلام اور ان کے اصحاب پر ظلم کیا کیونکہ یہ ٹولہ علماء کم علم شیعوں کی روح ایمان سلب کر لیتا ہے اور ان کا مال بھی لوٹ کھسوٹ لیتا ہے۔ یہی ٹولہ علماء سو ہے یہی ٹولہ ہمارے موالیوں سے بغض و عناد رکھتا ہے۔ انہیں اپنے دام میں پھنسانے کے لئے کہتا ہے کہ ہم تو اہل بیتؑ سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کے دشمنوں سے عداوت رکھتے ہیں۔ یہ ٹولہ بھیس بدل کر ہمارے شیعوں کے دلوں میں شک و شبہ داخل کر دیتا ہے جس کے بعد وہ ہماری عظمت' شان پر ایمان و یقین سے محروم ہو جاتے ہیں یہی ٹولہ انہیں گمراہ کرتا ہے' حق صریح و خالص سے ان کو روک دیتا ہے۔

ا۔ یہ مکمل حدیث امام صادق علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے۔

ب۔ اس حدیث کے صحیح ہونے کا کوئی شبہ نہیں ہے اس لئے کہ اس حدیث میں ایک سطر تقلید کے وجوب پر پیش کی جاتی ہے۔

ج۔ تقلید فقیہ کی ہوتی ہے مجتہد کی نہیں۔

د۔ خاص فقیہ کی تقلید ہے ہر ایک کی نہیں۔

ہ۔ جو دین کا صحیح معنوں میں محافظ ہو۔

و۔ جو اپنی خواہش کا مخالف ہو یعنی اپنے ذاتی 'عقلی' قیاسی احکام نافذ کرنے کی بجائے قرآن و حدیث قول معصوم سے احکام جاری کرنے والا ہو۔ جو مجتہدین خود رقم خطیر دے کر تقلید کرواتے ہوں وہ 'صائناً لنفسہٖ و مُخالفاً علیٰ ھواہُ" کے ضمن میں نہیں آتے۔ جبکہ موجودہ فہرست میں ایسے لوگ شامل ہیں جو صرف اپنی رائے اور خواہش نفسی کو مقدم رکھتے ہیں جس کا زندہ ثبوت اسی شہادۃ ثالثہ کے بارے میں موجود ہے۔

ایک فرماتے ہیں کہ قربت کی نیت سے پڑھنا چاہیئے دوسرے فرماتے ہیں قصدِ رجاء سے پڑھنا چاہیئے' تیسرے فرماتے ہیں مستحب ہے' چوتھے فرماتے ہیں خوب است وغیرہ وغیرہ اور کچھ کہتے ہیں معاذ اللہ باطل ہے۔

اگر قرآن و حدیث سے مدد لی جاتی تو پھر دو ہی صورتیں سامنے آتیں۔ (۱) بالکل نہیں پڑھنا چاہیے۔ (۲) واجب سمجھ کر پڑھنا چاہیئے۔ جب قرآن و حدیث کی رو سے اس کے واجب ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے یہ مختلف آرائیں' مختلف فتاوے اس امر کی دلیل ہیں کہ خواہش نفسی ہے نہ کہ قرآن و حدیث۔

ز۔ حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ فقیہ اپنے مولا کے امر کا مکمل مطیع یعنی جو مولا نے فرمایا ہو بس اسی پر خود بھی عمل کرے دوسرے کو یعنی عوام کو بھی اسی پر عمل پیرا ہونے کا حکم دے۔ مطیع مولا ہو کر حکم نافذ کر سکتا ہے خود ساختہ فتویٰ صادر نہیں کر سکتا۔ قرآن و حدیث اور مولا کے فرمان کے مطابق فتویٰ جاری فرمائے **مطیعا لامرہ مولاہ** مولا کے امر کے مطیع ہو کر رہے اسی امر کے مطیع رہے جو شب قدر مولا پر نازل ہوتے ہیں بلکہ کل کے کل امر نازل ہوتے ہیں امام زمانہؑ پر۔ بس انہی امور کا مطیع ہو کر رہے' اسے ہی فقیہ کہا

جاتا ہے کیونکہ امر امام پر نازل ہوتا ہے فقہاء پر نہیں۔

ح۔ پس عوام کو چاہیئے ایسے ہی فقیہ کی تقلید کریں۔

ط۔ حدیث تقلید میں تقلید واجب نہیں ہے۔

جیسا کہ خود مراجع عظام کے رسالہ عملیہ میں بھی مذکور ہے کہ تقلید سب پر واجب نہیں ہے۔ محتاط پر تقلید ساقط ہے خود مجتہد پر تقلید واجب نہیں ہے۔ مذکورہ حدیث امام علیہ السلام میں جو الفاظ ہیں علامات فقیہ بیان کرنے کے بعد وہ یہ ہیں:

فَلِلْعَوامِ اَنْ يُقَلِّدُوْهُ پس عوام کو چاہیے ان کی تقلید کریں۔ یہاں تقلید اختیاری ہے کیونکہ فَلِلْعَوامِ کا لفظ ہے عَلَى الْعَوامِ کا لفظ نہیں ہے۔ تقلید واجب اسی صورت میں ہوتی اگر لِلْعَوَامِ کی بجائے عَلَى الْعَوامِ کا لفظ ہوتا جبکہ ایسا نہیں ہے۔ کچھ باتیں ایسی بھی ہیں جن کی تشریح کرنا وقت کا تقاضا نہیں ہے۔ نیز حدیث شریف میں لفظ ہے عوام لفظ شیعہ یا امامیہ یا اثنا عشریہ نہیں ہے بلکہ عوام یعنی عام لوگ مراد ہیں اور تقلید سے مراد بھی پیروی نہیں یا فتوے پر عمل نہیں ہے بلکہ یوں سمجھ لیں جیسے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص قابل تقلید ہے یعنی جیسا وہ ہے ویسے تم بھی بن جاؤ۔ خواہش نفس کی پیروی نہ کرو۔ مولا کے امر کے مطیع ہو کر چلو جیسے وہ فقیہ کرتے ہیں تم بھی ویسے ہی بن جاؤ۔

ی۔ حدیث تقلید کی رو سے ایسے بھی فقہاء ہیں جو فاسق' فاجر افعال قبیح کے مرتکب ہونے والے ہیں۔ فحش اعمال کا ارتکاب بھی کرنے والے ہیں۔

ک۔ ایسے فقہاء کا حکم ماننے سے امام علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔ ان کی عزت کرنے سے منع فرمایا۔ ان کا احترام و اکرام کرنا حرام ہے۔

ل۔ ❖ انہی فقہاء میں ایسا ٹولہ ہے جنہیں ناصبی کہا گیا ہے۔

❖ انہی فقہاء کو دشمنان آل محمدؐ کہا گیا ہے۔

❖ یہ فقہا بظاہر قدح آل محمد نہیں کر سکتے اس پر قادر نہیں ہیں۔
❖ یہ فقہا آل محمد کے دوستوں موالیوں سے بغض رکھتے ہیں۔
❖ یہ فقہا مکمل نہیں کچھ علوم آل محمد پڑھ لیتے ہیں انہی علوم کی بنا پر شیعوں میں قابل توجہ بن جاتے ہیں۔
❖ یہی وہ ہیں جو ذوات آل محمد میں عیب، نقص دکھاتے ہیں۔
❖ کبھی کہتے ہیں ہمارے جیسے ہیں، کبھی کہتے ہیں یہ مدد نہیں کر سکتے، کبھی یزید کی حمایت میں تقریریں کرتے ہیں کہ کربلا میں لشکر بالکل تھوڑا تھا۔ لاکھوں پر مبنی نہیں تھا گویا کہ یزید چند سپاہی بھیج کر انہیں بلانا چاہتا تھا۔ اتنے بڑے لشکر والی روایتیں غلط ہیں۔
❖ سادہ لوح شیعہ ان کے دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں۔
❖ یہ ٹولہ علماء لوگوں سے روح ایمان سلب کر لیتا ہے۔
❖ یہ علماء کا ٹولہ موالیوں کا مال بھی لوٹ کھسوٹ لیتا ہے۔ تمام خمس و مال امام بہانے بہانے سے لے کر لوٹتا رہتا ہے
❖ یہ ٹولہ بھیس بدل کر سادہ شیعوں کو گمراہ کرتا ہے۔

تقلید فقیہ اور اس کی شرائط

بمطابق حدیث معصومؑ تقلید فقیہ کے لیے مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

O خواہش نفسانی کا مخالف ہو
O مولا کے امر (یعنی قرآن و حدیث) کے تابع ہو۔
O قیاس و ظن سے مبرا ہو۔
O آل محمدؑ کی قدح کرنے والا نہ ہو۔
O آل محمدؑ میں نقص اور عیب نکالنے والا نہ ہو۔

- اُنہیں اپنا جیسا نہ سمجھتا ہو۔
- استمداد آلِ محمدؑ کا قائل ہو۔
- موالیانِ محمدؐ و آلِ محمدؐ سے بغض و عناد رکھنے والا نہ ہو یعنی ناصبی نہ ہو۔
- شیعوں کے دل میں شک و شبہ ڈالنے والا نہ ہو۔
- شیعوں کی روحِ ایمان سلب کرنے والا نہ ہو۔
- مال لوٹنے کھسوٹنے والا نہ ہو۔

ایسے فقیہہ کی تقلید کا حکم دیا ہے جو آلِ محمد علیہم السلام کے مراتب عظیمہ کو کبھی گھٹاتے ہی نہیں' جو موالیوں اور شیعوں میں سے عیب نہیں نکالتے' جو مال امام ہضم نہیں کرتے' جو خواہش نفسی کے تحت فتویٰ نہیں دیتے بلکہ امام کے امر کے مطیع ہو کر فتویٰ دیتے ہیں۔

چنانچہ یہ عذر نا معقول ہے کہ تقلید شہادت ثالثہ مقدسہ ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کیونکہ شہادۃ ولایت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ تمام مراجع عظام اپنے اپنے رسالہ عملیہ میں متفق ہو کر لکھتے ہیں کہ تشہد رکن نماز نہیں ہے تو پھر کیا وجہ ہے اور اس ولایت اور صاحب ولایت کا کیا مقام ہے جو کہ ایک غیر رکن صلاۃ میں بھی پڑھنا کوئی درجہ نہیں رکھتا بلکہ نعوذ باللہ مبطل نماز ہے۔

ہمارے رسولؐ بھی فتویٰ دینے کے مجاز نہیں ہیں

قانون قدرت کے مطابق سرکار دو جہاںؐ بھی فتویٰ دینے کا حق نہیں رکھتے تو پھر ایک پڑھا لکھا مولوی فتوے صادر کرنے کا مجاز کیسے ہو سکتا ہے؟ جب اسے فتوے کی اجازت نہیں تو پھر اس کے فتوے پر عمل کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

آیئے ہم آپ کے سامنے قرآن حکیم کی سورۂ نساء کی دو آیات پیش کرتے ہیں:

يَسْتَفْتُونَكَ مِنَ النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ○ (النساء آیت ۱۲۷)

یعنی جب لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ ان کے متعلق تمہیں اللہ فتویٰ دیتا ہے۔

يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلْ اللّٰه يُفْتِيْكُم فِيْ اَلْكَلَالَةِO(النساء آیت ۱۷۶)

یہ لوگ آپ سے کلالہ کے بارے میں فتویٰ مانگتے ہیں ان کو کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔

ان ہر دو آیات میں رسول اللہؐ کو بھی فتویٰ دینے سے روکا گیا اور فرمایا فتویٰ صرف میں اللہ دوں گا۔

مفتی نگاہ ولایت میں

عالم الغیب امام خطیب منبر سلونی سرکار امیر المومنین علیہ السلام نہج البلاغہ میں ان مفتیوں، قاضیوں، فتوے بازوں کے متعلق صدیوں پہلے فرما چکے ہیں کہ ان کا علمی حدود اربعہ کیا ہے ملاحظہ ہو:

ومن كلام عليه السلام في ذمِّ اختلاف العلماء في الفتيا ترد على احدهم القضية في حكم من الاحكام فيحكم فيها برايه ثم ترد تلك القضية بعينها على غيره فيحكم فيها بخلافه ثم يجتمع القضاة بذالك عند الامام الذى استقضاهم فيصوب ارائهم جمعياً والههم واحد و نبيهم واحد و كتابهم واحد افامرا هم الله تعالى باالاختلاف فاطاعوه؟ ام نفاهم عنه فعصوه ام انزل الله سبحانه دينا ناقصا فاستعان بهم على اتمامه؟ ام كانوا شركاء له فلهم ان يقولوا و عليه ان يرضى؟ ام انزل الله سبحانه دينا تاما فقصر الرسولؐ عن تبليغه و ادائه والله سبحانه يقول مافرطنا في الكتاب من شي وقال فيه تبيان بكل شيءٍ وذكر ان الكتاب يصدق بعضه بعضا و انه لا اختلاف فيه فقال سبحانه ولوكان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافاً كثيرا وان القرآن ظاهره انيق و باطنه عميق لاتفنى عجائبه ولا تنقضي غرائبه لاتكشف الظلمات الابهO

فتویٰ دینے والوں کا یہ حال ہے جب ان میں سے کسی کے پاس مسئلہ شرعی حکم کے بارے میں آتا ہے تو اپنی رائے سے اس کے بارے میں فیصلہ کر دیتا ہے۔ بالکل یہی مسئلہ جب کسی دوسرے کے پاس آتا ہے تو وہ اس کے برعکس فیصلہ کرتا ہے پھر یہ سب فتویٰ دینے والے اپنے امام کے پاس جمع ہوتے ہیں جس نے انہیں یہ ذمہ داری سونپی تھی وہ ان سب کی توثیق وتائید کر دیتا ہے حالانکہ ان کا خدا ایک ہے ان کا رسولؐ ایک ہے ان کی کتاب ایک ہے۔ کیا خدا نے انہیں اختلاف کا حکم دیا تھا؟ جس کی یہ پیروی کر رہے ہیں یا اس نے اس سے منع کیا تھا اور اب یہ اس کی نافرمانی پر تل گئے ہیں یا پھر یہ بات تھی کہ اللہ نے اپنا دین نامکمل اتارا تھا اور وہ ان سے اس کی تکمیل کا طلب گار ہے یا یہ مفتی خدا کی اس خدائی میں شریک ہیں کہ جو چاہیں یہ کہیں اور خدا کا فرض ہے کہ وہ ان کے کہے پر راضی ہو جاوے یا پھر خدا نے دین تو مکمل کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (نعوذ باللہ) اس کی تبلیغ وتشریح میں کوتاہی کی۔ لیکن اللہ تو ارشاد فرماتا ہے ہم نے قرآن میں کوئی فروگذاشت نہیں کی پھر قرآن ہی میں وہ فرماتا ہے کہ قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے پھر (قرآن ہی میں) ذکر کیا ہے کہ قرآن کے بعض حصے بعض حصوں کی تصدیق کرتے ہیں اور یہ کہ اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے کہ اگر یہ قرآن خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے آیا ہوتا تو اس میں لوگ بہت سے اختلافات پاتے یاد رکھو۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۸)

قارئین کرام! اب آپ نے بخوبی سمجھ لیا ہوگا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ان مفتیوں کے متعلق اپنی زبان لسان اللہ سے کیا کیا حجاب اٹھائے۔

حضرت فرماتے ہیں:

- ایک ہی مسئلہ پر دو مفتیوں کے الگ الگ فیصلے ہوتے ہیں۔
- ان کا قائد ان دونوں کے فتوؤں کی تائید وتوثیق کرتا ہے۔

- قرآن کو اپنی مرضی سے استعمال کرتے ہیں۔
- جبکہ اللہ تعالیٰ نے دین مکمل کر دیا ہے۔
- کہ فتوے باز یہ سمجھتے ہیں رسولؐ اللہ نے اپنے دین کی مکمل تشریح یا تبلیغ نہیں کی۔
- قرآن نے کوئی مسئلہ ایسا نہیں چھوڑا جس کا حل پیش نہ کیا ہو۔
- قرآن وسنت کو بالائے طاق رکھ کر فتوے دیئے جاتے ہیں۔
- ایک ہی مسئلہ پر ہر مفتی کا جواب الگ الگ ہوتا ہے۔

آخر کیوں؟ یہی صورت حال اس وقت موجود ہے۔ایک مفتی کہتا ہے **شهادة ثالثه اشهد ان عليا امير المومنين ولی الله** کہنا بس اچھا ہے۔ دوسرے مفتی فتویٰ دیتے ہیں کہ نہیں قربت کی نیت کہنا درست ہے' تیسرے صاحب فتویٰ دیتے ہیں قصدر جاء سے پڑھ لینا چاہئے۔ چوتھے مفتی کا فتویٰ ہے کہ مستحب ہے پانچویں کا فتویٰ ہے خوب است۔ چھٹا مفتی یہ احکام صادر کرتا ہے کہ یہی شہادت (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) مبطل نماز ہے۔

اب خود فیصلہ کریں کہ مسئلہ ایک ہے آراء مختلف ہیں لیکن برعکس مفتیان ملت کے اللہ اپنی کتاب لاریب اور رسولؐ اپنی احادیث بے عیب میں اعلان فرما رہا ہے کہ علیاً ولی اللہ کے بغیر دین نامکمل ہے۔ رسولؐ اللہ کی رسالت بیکار ہے لہٰذا **اشهد ان علياً امير المومنين ولی الله** واجب ہے۔

اب فیصلہ قارئین نے خود کرنا ہے کہ ان مفتیان قیاس آراء کے فتوؤں پر عمل کرنا ہے یا قرآن' حدیث وفرمان معصومینؑ پر۔

مفتیان دین در نظر معصومؑ

اصول کافی باب بدعت رائے وقیاس

ایک طویل حدیث بیان کرتے ہوئے سرکار امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں' مزید یقین کے لئے مکمل حدیث اصول کافی سے ملاحظہ فرمالیں۔

ان قاس شيئاً بشيء لم يكذب نظره' ان اظلم عليه سراً كتم به

لما یعلم من جهل نفسه لکی لایقال لاتعلم ثم جسر فقضی فهو مفتاح عشوات رکاب شبهات خباط جهالات لا یعتذر ممالا یعلم فیسلم ولایعض فی العلم بضرس قاطع فیغنم یذری الروایات ذرو الریح الهشیم تبکی منه المواریث و تصرخ منه الدماء یستحل بقضائه الفرج الحرام و یحرم بقضائه الفرج الحلال لاملی باصدارها ماعلیه وردولا هوا هل لمامنه فرط من ادعائه علم الحق

(ترجمہ) جب قیاس کرتا ہے قیاس کرنے والا ایک شے کو دوسری شے پر تو وہ اپنے قیاس کو برا تو جانتا ہی نہیں پھر اگر اس میں سمجھنے کا مادہ کم ہو تو اس کو چھپاتا ہے یہ سب اپنی نادانی کی وجہ سے کرتا ہے کہ وہ لوگ جان نہ لیں کہ یہ تو جانتا ہی نہیں باوجود اس نادانی کے بھی وہ دلیری کرتا ہے اور فتوے دیتا ہے پس یہ فعل اس کا گمراہی کی کنجی ہے اندھاپن کی بسیار شبہات کی اور شکوک و اوہام میں خبط الحواسی کرتا ہے۔ جو نہیں جانتا اس کے متعلق متاسف نہیں ہوتا تاکہ گمراہی سے بچے اور پوری قوت سے علم (احادیث) حاصل نہیں کرتا تاکہ غنیمت علم و دانش حاصل کرے اور احادیث اس طرح پراگندہ کرتا ہے جیسے تیز ہوا گھاس کو۔ وارث حق ورثہ صحیح نہ پانے سے روئیں گے وارث مقتول کو قصاص تک نہیں پہنچ سکے گا۔ ان کے فتوے سے فروج حلال حرام ہو جاویں گی اور حرام فروج حلال سمجھی جائیں گی جو احکام اس سے صادر ہوتے ہیں وہ علمی لحاظ سے اس لائق نہیں ہیں محض افراط تفریط ہی کرتا ہے علم حق میں۔

حاصل نظر

جملہ اول: جب قیاس کے مطابق فتوے دیں گے تو وارث ورثہ نہ ملنے کی وجہ سے روئیں گے۔ قارئین وارث کو ارث سے محروم کرنے کا پہلا کام من پسند فتوے بازوں نے ہی کیا ہے۔ سادات بنی فاطمہؑ

کو ان کے حق سے محروم کر دیا۔

سادات فقیر و محتاج مقروض و بیمار الگ ہے۔ بیوگان' یتیم بچے' بے وارث سیدزادیاں' تاجروں کی دوکانوں پر' شیخ صاحبان کے دروازوں پر بھکاریوں کی طرح اپنا حصہ ورثہ خمس مانگنے کے لئے جو من جانب اللہ والرسول ہے رو رو کر مانگتے پھرتے ہیں اور جواب یہی ملتا ہے خمس اس سال کا مجتہدین کو بھیج دیا ہے جا کر لے لو۔ بعض کہتے ہیں کہ اجازہ دکھاؤ۔

سائل کہتا ہے کہ میں خوددار ہوں' مفلس ہوں محتاج ہوں' اولاد رسول و بتولؑ ہوں صاحب اجازہ کے پاس جانے کا امکان نہیں رکھتا تو گالی گلوچ سے اس کی خدمت کی جاتی ہے۔ اگر کوئی پڑھا لکھا سید ہو تو اسے رجسٹر نکال کر سامنے رکھ دیا جاتا ہے جس میں خمس کی رسیدیں آئی ہوئی ہوتی ہیں پیش کر دی جاتی ہیں کسی سید فقیر سے پوچھ لیں جو ان کے پاس جا چکا ہے۔

جملہ دوم: مقتول کے وارث قصاص قتل نہ پا سکیں گے۔ انگریزی قوانین' انگریزی عدالتوں میں یہی ناانصافیاں ہو رہی ہیں' قصاص و دیت کے مسائل پر ان صاحبان کا کنٹرول ہی نہ رہا یہی وجہ ہے کہ مقتول کے وارث قصاص دیت نہیں پا سکتے۔

مقلدین کو چاہیے کہ اپنے کسی قتل ہونے والے کا مقدمہ اپنے مجتہدین کے سامنے پیش کریں انہی سے انصاف طلب کریں۔ کیا یہاں تقلید واجب نہیں ہے۔ یہاں تقلید کا پٹہ توڑ کر پولیس و عدالت کا دروازہ کیوں کھٹکھٹایا جاتا ہے۔

جملہ سوم: حلال عورتیں حرام سمجھی جاویں گی اور حرام حلال سمجھی جائیں گی۔ قارئین فروج کی حلیت اور حرمت دماء کے بعد یہ دونوں مسائل فقہا کے نزدیک مشکل ترین ہیں۔ تھوڑا غور فرمائیں تو سمجھنے میں دیر نہیں لگے گی کہ اصل اسلام کے نزدیک من حیث نسب سادات افضل و اشراف ہیں ان کے حقوق کا احترام منجانب رسولؐ امت پر واجب ہے پس اس اشرف قوم کے دماء فروج سادات غیر سادات کیلئے حلال و مباح کر دی گئیں۔ عقد سیدانی غیر سید کیلئے حلال کر دیا گیا کس قدر جرأت و جسارت ہے۔

دیکھئے حضور خاتم الانبیاء ہیں سید المرسلین ہیں آپ اگر کسی غیر سیدانی سے' امتی عورت سے شادی کر

لیں، نکاح کرلیں تو حضورؐ کے بعد وہ عورت تمام اُمت کیلئے حرام ہو جاتی ہے لیکن جن عورتوں میں خون رسولؐ ہو وہ ہر غیر سید کیلئے حلال اور مباح کیسے ہو سکتی ہیں۔ امیر المومنین علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ وہ قیاسی علماء ہوں گے جو حرام فروج کو حلال کریں گے ورنہ اس کا کیا مطلب ہے؟

دوسرا مسئلہ: اسی کے متعلق دیکھو کہ شیعہ عورت کا عقد سنی مرد سے جائز نہیں ہے یعنی باطل ہے اگر غلطی سے یہ واقعہ ہو جاوے تو قاعدہ مذہب کے موافق جب عقد ہی باطل ہے تو طلاق کی ضرورت نہیں ہے بعد از دخول عورت عدہ رکھے گی۔

لیکن مجتہدین کے نزدیک مرد سنی جب تک طلاق نہ دے عقد دوسری جگہ جائز نہیں ہے اور بمطابق فتویٰ مدت حیات تک شوہر سے زنا کروانا پڑے گا۔

حدیث کا چوتھا جملہ: ''جو مسئلہ ان پر وارد ہوگا یعنی پوچھا جائے گا اسے نہ سمجھیں گے''...... یہ امر مجتہدین کے ان اصولوں کو دیکھنے سے صاف ظاہر ہو سکتا ہے جو انہوں نے خود ساختہ پرداختہ' من گھڑت وضع کیے ہیں۔ وہ دلائل ان کی کتب اصول میں دیکھنے سے معلوم ہوئے ہیں جیسے کہ مدارک مسالک' معالم الاصول ومعتبر قوانین فراید الاصول ووسیلۃ الوسائل وغیرہ ان سے یہ امر یقین ثابت ہوتا ہے غالباً کسی مسئلہ میں مسائل دینیہ کے قطعی حکم نہیں دے سکتے چونکہ یہ اصول اوران کے متعلق بحث ہمارا مدعا نہیں ہے۔

ا۔ مثلاً اصول دین ہی کو لے لیجئے اس میں تو تقلید قطعی حرام لکھتے ہیں پس فروعات میں تقلید ہے لیکن ان کی تعداد میں اختلاف ہے کوئی قطعی فیصلہ موجود نہیں ہے بعضوں کے نزدیک چھ عندالبعض آٹھ اور بعض دس کے قائل ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ ولایت فقیہ کو بھی اصول دین میں شامل کرلیا ہے۔

ب۔ تعداد نجس العین بعض کے نزدیک دس بعض کے نزدیک بارہ بعض کے نزدیک چودہ۔

ج۔ مطہرات کا بھی اسی طرح حال ہے' ذھب وابریشم مخلول میں بھی یہی کیفیت ہے۔

د۔ تقلید میت پر باقی رہنا اس پر بھی یہی حال ہے کوئی قطعی حکم نہیں بعض قائل ہیں بعض نہیں۔

و۔ شیرہ انگور جوشیدہ قبل از ذھاب ثلثین اسی طرح اختلاف ہے کوئی قطعی فیصلہ نہیں۔

و۔ تیمم بعوض حدث اکبر مبطل ہونا بعض کے نزدیک حدث اکبر ہے بعض کے نزدیک حدث اصغر۔

ز۔ صوت زن بعض کے نزدیک محرم بعض کے نزدیک نامحرم۔

ح۔ یہی حال مجنب کے پسینہ کا ہے۔

یہ عام مسائل کا نمونہ ہے۔ بڑے بڑے فقہی مسائل کا حال تو اس سے بھی بدتر ہے۔

یہ سب کیوں ہوا۔ قرآن وسنت کا دامن چھوڑنے سے معصومین وارثان دین سے دور رہنے کی وجہ سے ہی ہے کہ شہادت ثالثہ مقدسہ کو آج تک کسی مجتہد نے ازروئے قرآن حدیث مبطل اعمال ہونے کا فتویٰ نہیں دیا۔ ذاتی رائے وقیاس سے اس لیے کہ اثبات میں یہی کافی ہے۔ مستحب ہے' قصد رجاء ہے' قربت ہے خوب ہے وغیرہ۔

حدیث کا پانچواں جملہ : ''جس کا دعویٰ کریں گے اس کی قابلیت ان میں نہ ہوگی' یعنی نیابت امام زمانہ علیہ السلام—— کیونکہ سفرا اربعہ وکلاء اربعہ نواب اربعہ کے بعد سرکار زمانہ عجل اللہ فرجہ نے کسی کو اپنا نائب نہیں بنایا اور خود نائب بن جانا مذہب کا بچہ بچہ جانتا ہے—— اگر ایسا جائز ہے تو پھر جو خود بخود نائب بن گئے تھے ان پر اعتراض کیوں؟

مومنین کرام! تقلید ضروری ہے مگر مشروط۔ فقیہ کی ہے مجتہد کی نہیں۔ فقیہ کون ہے؟ جو ازروئے قرآن وحدیث فتویٰ دے جو اپنی خواہش نفس کو داخل نہ کرے۔ مطیع امر مولا ہو کر فیصلہ کرے۔ ہر فیصلہ قطعی ہوا ایسا نہ ہو کہ جمعہ بھی پڑھا جائے' احتیاطاً ظہر بھی پڑھا دے۔ دین تذبذب کا نام نہیں ہے یقین کا نام ہے۔

قضا ہر نماز کی ایک ہی پڑھنی چاہیے نہ کہ چوبیس نمازیں ادا کر کے ایک نماز کا یقین بحال کیا جاوے۔

قرآن واہل بیتؑ کا دامن پکڑ کر فیصلہ کرنا چاہیے۔ قرآن فرماتا ہے'' تدبر کرو' تفکر کرو۔ یہ حکم سب کیلئے ہے نہ کہ مراجع عظام کیلئے۔ آل محمد علیہم السلام خود وجود نماز ہیں جیسا کہ آقای خمینی رضوان اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''پرواز در ملکوت'' میں ارشاد فرمایا کہ **قال امیر المومنین علیه السلام نحن صلاة**

المومنین ۔مومنوں کی نماز ہم ہیں اس لیے ان کی ولائیت کی گواہی دینا واجب ہے اس کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوتا۔

باقی تفصیل کے ساتھ انشاء اللہ آگے چل کر بحث ہو گی۔

اب ہم منکرین شہادت ثالثہ مقدسہ کی توجہ چند سوالات کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں تا کہ اہمیت شہادت ثالثہ سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔

جو قرآن حدیث اور فرامین معصومینؑ کی پرواہ کیے بغیر شہادت ثالثہ عظمیٰ کو بدعت اور مبطل نماز قرار دینے سے ذرہ بھر بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے وہ نہیں دیکھتے کہ اس کا انکار کر کے ہم قرآن مجید کی مخالفت کر رہے ہیں یا احادیث معصومینؑ کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ہم ان سے چند سوالات پوچھتے ہیں:

سوال نمبر۱ : اسلام کی جامع تعریف کیا ہے؟

سوال نمبر۲ : کیا اسلام صرف شہادتین پر ختم ہو جاتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو خاتم النبیینؐ کے بعد ولایت کا اعلان کروا کے اسے تا قیامت چلانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

سوال نمبر۳ شہادتین ہی کو مکمل اسلام سمجھنے والے کیا قرآن حکیم سے لفظ شہادتین دکھلا سکتے ہیں۔ قیامت تک مہلت لے کر بھی شہادتین کلمتین کی لفظیں نہیں دکھا سکتے تو پھر کس بنا پر شہادتین کی رٹ لگائی جاتی ہے۔

سوال نمبر۴ : بقول فہری برادران شہادت ثالثہ نہ تو جزو اذان و اقامت ہے اور نہ ہی جزوِ تشہد تو پھر اس کے بغیر دین مکمل کیوں نہ سمجھا گیا؟

سوال نمبر۵ : اعلان ولایت کے بغیر اللہ نے دین کو اُدھورا کیوں کہا۔

سوال نمبر۶ : اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں فرمایا اے میرا حبیب ''اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ '''' اگر آج فعلاً ولایت کا فریضہ سرانجام نہ دیا تو تو نے میری رسالت کو گویا پہنچایا ہی نہیں۔اتنے غیر ضروری کام کو سرانجام نہ بھی دیا جاتا

تو کیا تھا؟

سوال نمبر ۷ : انبیاء گواہی رسالت نہ دیں تو نبی نہیں بن سکتے۔ مرسلین اعلان ولایت نہ کریں تو رسالت نہیں پہنچتی۔ کیا تمہارے اعمال، ریاکاری کی نمازیں شہادت ولایت کے بغیر محفوظ رہ سکتی تھیں؟

سوال نمبر ۸ : کیا تشہد کا حکم قرآن مجید میں کہیں ہے اگر ہے تو کوئی آیت پیش کی جائے اگر حکم قرآن نہیں ہے تو پھر اسے کیوں پڑھا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۹ : کیا تشہد رکن نماز ہے اگر ہے تو کیوں کر۔ اگر نہیں ہے تو کیوں نہیں ہے؟

سوال نمبر ۱۰ : بمطابق مجتہدین تشہد رکن نماز نہیں ہے تو پھر وہ علیؑ جس کی ولایت کی گواہی ایک غیر رکن نماز کا بھی جز نہیں ہے وہ علیؑ آپ کی نظروں میں کیا حیثیت رکھتا ہے، وضاحت کریں۔

سوال نمبر ۱۱ : کیا نقشہ مبطلات نماز میں آپ دکھا سکتے ہیں کہ ولایت کی گواہی دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ آپ کو اجازت ہے آقائے ابوالحسن اصفہانی سے لے کر آقائے ابوالقاسم خوئی تک نقشہ مبطلات نماز میں دکھایا جاوے کہ شہادت ثالثہ مبطل نماز ہے۔

سوال نمبر ۱۲ : کیا کوئی ضعیف سے ضعیف تر روایت نبی اکرمؐ سے لے کر حجۃ ابن الحسن علیہ السلام تک دکھا سکتے ہو جس میں کہا گیا ہو کہ **اشھد ان علیا امیر المومنین ولی الله** پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے؟

سوال نمبر ۱۳ : اگر شہادت ثالثہ مقدسہ معاذ اللہ بدعت مبطل نماز اور غیر ضروری بات تھی تو پھر اس کے بغیر خاتم النبیینؐ کی ۲۳ برس کی محنت ضائع ہو جانے کا خدشہ کیوں پیدا ہوا؟

سوال نمبر ۱۴ : کیا اگر رسولؐ اس غدیری (World Order) (ورلڈ آرڈر) کی تعمیل

نہ کرتے تو اعمال رسولؐ نماز، روزہ، حج وغیرہ بچ جاتے؟

سوال نمبر ۱۵ : کیا مقام غدیر کے علاوہ اتنا شدید حکم کسی اور مسئلہ کے بارے میں بھی دیا گیا تھا اگر ہے تو نشاندہی فرمائیں؟

سوال نمبر ۱۶ : وہ کونسی کمی باقی رہ گئی تھی کہ دین کو نامکمل تصور کیا گیا؟

سوال نمبر ۱۷ : کیا اذان دین میں شامل نہیں ہے؟

سوال نمبر ۱۸ : کیا اقامت دین میں نہیں ہے؟

سوال نمبر ۱۹ : کیا تشہد دین میں شامل نہیں ہے؟

اگر یہ دین میں شامل نہیں ہیں تو پھر آپ حق بجانب ہیں اگر یہ دین میں شامل ہیں تو پھر ولایت کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتیں؟

سوال نمبر ۲۰ : کیا نبی اکرمؐ کے علم میں نہیں تھا کہ میرے بعد شہادت ثالثہ نماز میں پڑھی جائے گی؟ اگر علم تھا تو پھر منع کیوں نہ فرمایا؟

سوال نمبر ۲۱ : کیا حضور کی اس بارے میں خاموشی رضامندی کی علامت تو نہیں ہے؟

سوال نمبر ۲۲ : مفہوم آیات قرآنی کے تحت حضور تمام معروفات اور منکرات جو قیامت تک آنے والے ہیں جانتے ہیں۔ شہادت ثالثہ چونکہ بقول فہری برادران منکرات کے زمرے میں آتی ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی منع کیوں نہ فرمایا؟

سوال نمبر ۲۳ : قیامت تک کی پیشن گوئیاں کرنے والے نبی کے علم میں شہادۃ ثالثہ پڑھے جانے کا علم نہ تھا؟

سوال نمبر ۲۴ : جو نبی یا آئمہ طاہرین انقلاب ایران کی خبر دے سکتے ہیں وہ شہادۃ ثالثہ کے متعلق بتا کر کیوں نہ گئے۔

سوال نمبر ۲۵ : کیا جو رسولؐ اپنے بارھویں جانشین سرکار حجتہ ابن الحسن مہدی دوراں کے متعلق یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مہدی میری عترت اور اولاد فاطمہؑ میں سے ہو

گا وہ زمین کو امن وعدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ کیا آپ کو یہ علم نہیں تھا کہ میں ولایت علیؑ کی گواہی سے لوگوں کو منع کر دوں؟

سوال نمبر ۲۶ : کیا علی ولی اللہ پڑھنے سے توحید مجروح ہو جاتی ہے یا شانِ رسالت میں فرق آ جاتا ہے۔ وضاحت فرمائیں؟

سوال نمبر ۲۷ : کیا شہادۃ ثالثہ مقدسہ پڑھنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے؟ کوئی ایک آیت پیش کریں؟

سوال نمبر ۲۸ : کیا شہادتین تک کے قائل حضرات کو یہ یقین ہے کہ ہماری اذانیں' نمازیں' عبادات قبول ہیں؟

سوال نمبر ۲۹ : کیا آپ نے فرامینِ آئمہ طاہرینؑ سنے ہیں کہ ولایت علیؑ کے بغیر تمام اعمال' عبادات قبول نہیں ہو سکتے؟

سوال نمبر ۳۰ : کیا مجتہدین عظام نے شہریہ خوروں کو کوئی فرمان جاری کیا ہے کہ قرآن و حدیث وفرمان ائمہ پر ہمارے فتویٰ کو ترجیح دی جائے؟

سوال نمبر ۳۱: کیا مجتہدین کی تقلید کر لینے کے بعد قرآن پر تدبر وتفکر کرنا حرام ہے؟

سوال نمبر ۳۲: اگر مجتہد کے ہوتے ہوئے قرآن وحدیث معاذ اللہ بے کار ہے تو پھر قرآن و حدیث کو معاذ اللہ ختم کر دیا جائے۔ اگر قرآن تا قیامت ہادی ہے تو پھر احکام قرآن پر عمل کرنے سے انکار کیوں کیا جاتا ہے؟

سوال نمبر ۳۴: کیا آپ نے سورہ مائدہ کی آیت ۴۴۔ ۴۵ اور ۴۷ میں اللہ کا حکم نہیں پڑھا۔

۱۔ مَنْ لَّمْ يَحْكُم بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ۔

جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ کافر ہے۔

ب۔ مَنْ لَّمْ یَحْکُم بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاولئکَ ھُمُ الظَّالِمُونَ۔
جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ ظالم ہے۔

ج۔ مَنْ لَّمْ یَحْکُم بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاولئکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔
جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ فاسق ہے۔

شہادۃ ثالثہ پر جب متعدد قرآنی احکام موجود ہیں تو پھر انہیں ٹھکرا کر فتوؤں کو ترجیح کیوں دی جاتی ہے؟

سوال نمبر ۳۵: کیا اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے؟

سوال نمبر ۳۶: کیا تدبر و تفکر و تحقیق کرنے کا حق چھین لیا گیا ہے؟

سوال نمبر ۳۷: کیا اندھی تقلید کرنا جائز ہے؟

سوال نمبر ۳۸: کیا قرآن و حدیث کی موجودگی میں اجماع علماء سے فتویٰ لینا درست ہے؟

سوال نمبر ۳۹: کیا علماء کے اجماع کلی نے شہادۃ ثالثہ کو مسترد کر دیا ہے اگر کر دیا ہے تو ثابت کیا جاوے؟

سوال نمبر ۴۰: کیا شہادۃ ثالثہ مقدسہ پر اتفاق کرنے والے مجتہد نہیں ہیں؟

سوال نمبر ۴۱: کیا آپ کی نظروں میں صرف وہی مجتہد کہلانے کا حق دار ہے جو شہادۃ ثالثہ کا مخالف ہو' جو علی دشمنی میں سب سے آگے ہو؟

سوال نمبر ۴۲: کیا ایک مسئلہ کا حل قرآن اگر پیش کرتا ہے اسے ہم صرف یہ کہہ کر مسترد کریں کہ اس کی تصدیق مجتہدین نے نہیں کی؟

سوال نمبر ۴۳: کیا احادیث رسولؐ میں سے کوئی ایک حدیث ایسی ملتی ہے جس میں کہا گیا ہو کہ سوائے مجتہدین کے باقی عوام الناس کو قرآن پر تدبر و تفکر کا حق حاصل

نہیں ہے؟

سوال نمبر۴۴: کیا باقی عوام الناس نے قرآن صرف گھر میں خیر و برکت کیلئے یا پھر قسمیں اٹھانے کیلئے رکھا ہے یا مردے بخشوانے کیلئے رکھا ہے یا فال نکلوانے کیلئے۔ جب اس کا پڑھنا' سننا' سیکھنا' اس کے احکامات پر عمل کرنا سب پر واجب ہے تو پھر شہادت ثالثہ کے اثبات دیکھ کر شور کیوں مچایا جاتا ہے؟

سوال نمبر۴۵: کیا احکام قرآنی پر عمل کرنے کیلئے بھی مجتہدین کی اجازت لینا ضروری ہے؟

سوال نمبر۴۶: کیا شہادات کو شہادتین میں تبدیل کرنا تحریف قرآن نہیں ہے کیا یہ توہین احکام الٰہی نہیں ہے؟

سوال نمبر۴۷: مفہوم اطاعت کیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں تین اطاعتیں واجب قرار نہیں دیں۔ ''اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ''
اَطِیْعُوا اللّٰهَ = اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ --- اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ = اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ--- اولی الامر کیلئے اطاعت کا طریق کار کیا ہوگا؟

سوال نمبر۴۸: اسلوب آیت کے تحت تین اطاعتیں واجب ہیں پھر تیسری کو مستحب کیوں کہا جاتا ہے؟

سوال نمبر۴۹: آیۃ اولی الامر بھی سورہ نساء میں آیۃ بلّغ بھی سورہ مائدہ میں آیۃ الیوم اکملت لکم بھی اسی سورہ میں موجود ہے۔ ثابت ہو رہا ہے ولایت کے وجوب کا حکم ولایت سے دین کامل ہوا اور ولایت کی تیسری گواہی کے وجوب کا حکم آیۃ اولی الامر میں ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں پھر تیسری اطاعت تیسری گواہی کو کس لیے اور کیوں نظر انداز کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۵۰: آیۃ اولی الامر میں یہ بات طے شدہ ہے کہ رسول اللہ اور اولی الامر کی اطاعت برابر کا درجہ رکھتی ہے تو پھر تیسری گواہی سے سوتیلا سلوک کیوں کیا جاتا ہے؟

سوال نمبر ۵۱: آقائی سید علی خامنہ ای نے نماز کی گہرائیاں کتاب میں یہ بات وضاحت سے لکھ دی کہ تشہد آیۃ اولی الامر کی رو سے پڑھی جاتی ہے تو پھر تشہد شہادۃ رسالت پر موقوف کیوں۔ شہادۃ ولایت پر موقوف کیوں نہیں ہوتی؟

سوال نمبر ۵۲: اگر اللہ تعالیٰ نے تشہد کے بارے میں کوئی وحی بھیجی ہی نہیں تو پیغمبر اسلام نے یہ اضافہ اپنی جانب سے کیوں کیا۔ اگر کوئی آیت وجوب تشہد پر ہے تو پیش کی جاوے۔

سوال نمبر ۵۳: کیا وجوب تشہد کیلئے یہ آیت تو نہیں ہے۔ بقول آقائی خامنہ ای:

يَاَيُّهَاالَّذِينَ اٰمَنُوا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُواالرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمرِ مِنكُم

سوال نمبر ۵۴: یا پھر یہ آیت تو نہیں ”**وَالَّذِينَ هُم بِشَهٰدٰتِهِم قَآئِمُونَ**“ وہ لوگ جو شہادات (جمع) پر قائم ہیں وہی نماز کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

سوال نمبر ۵۵: مذکورہ بالا آیۃ شہادات بھی اسی سورہ میں ہے (معارج) جس کی پہلی آیت میں منکر ولایت کی سزا کا تذکرہ ہے۔ پھر اسی سورہ میں جنتی لوگوں کی نشانیاں ہیں اور ان جنتی لوگوں کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے اللہ نے لفظ شہادات استعمال کیا ہے شہادتین نہیں۔ کیا اس آیت پر اعتماد نہیں ہے۔ کیا قرآن کا اس طرح کا انکار جیسا حارث بن نعمان فہری نے کیا باعث عذاب نہیں بنے گا؟

سوال نمبر ۵۶: کیا تمام مراجع عظام شہادۃ ثالثہ مقدسہ پر ہم خیال ہیں۔ اگر ہم خیال نہیں ہیں تو کیوں؟ اگر منتشر ہیں تو کیوں؟

سوال نمبر ۵۷: جس مقدس ترین گواہی پر دین کو اکملیت کی سند ملی ہو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بھی عمل کا حکم موجود ہو علماء کرام نے اس کی مخالفت کس لیے کی؟

سوال نمبر ۵۸: کیا اس مقدس ترین گواہی ولایت کو رد کرنے میں مذہب مخالف سے چرائے ہوئے اصول فقہ تو نہیں ہیں؟

سوال نمبر ۵۹: کیا اصول فقہ کے تحت قرآن وحدیث کو رد کیا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر ۶۰: کیا دین مکمل کرتے وقت پیغمبر اسلام نے فرمایا تھا کہ میں اصول فقہ چھوڑ کر جا رہا ہوں اور تمہیں اختیار ہے ان اصولوں کی تلوار سے میری شریعت خدا کے کلام آئمہ کے فرامین کو جب چاہو قتل کر دینا؟

سوال نمبر ۶۱: کیا دین مکمل اصول فقہ سے ہوا تھا؟

سوال نمبر ۶۲: (ا) ایک مجتہد کہتا ہے کہ شہادۃ ثالثہ مبطل نماز ہے اس کے پاس باطل ہونے کی کیا دلیل ہے؟

(ب) ایک مجتہد کہتا ہے کہ قصد رجاء سے پڑھنا چاہیے۔ اس کے پاس قصد رجاء کی کیا دلیل ہے؟

(ج) ایک مجتہد کہتا ہے مستحب ہے؟

(د) ایک کہتا ہے قصد قربت سے پڑھیں۔

(ہ) ایک کہتا ہے ایں خوب است۔

(و) ایک کہتا ہے خیر و برکت کیلئے پڑھنا چاہیے۔

اتنا کثرت سے تفاوت کیوں؟ یہ مختلف آراء اس امر کی دلیل ہیں کہ فتویٰ باز مجتہد نہیں ہیں بلکہ متجزی ہیں۔

سوال نمبر ۶۳: ایک شہادت ثالثہ پر مجتہدین کے مختلف نظریات و فتاوے اس امر کی دلیل ہیں کہ ان لوگوں نے یہ استنباط اپنے قیاس سے کیا ہے اگر قرآن و حدیث

فرمان معصوم کو سامنے رکھا ہوتا تو یقیناً کسی ایک نظریہ پر فتویٰ صادر فرماتے۔

سوال نمبر۶۴: کیا قرآن وحدیث نے قیاس وظن پر عمل کرنے کی اجازت دی ہے؟

سوال نمبر۶۵: فقیہ اہل بیت سرکار آقائی سید محمد علی طباطبائی حال مقیم دمشق نے اپنی توضیح المسائل میں اذان واقامت میں شہادت ولایت کو جزء قرار دیا ہے اور ساتھ بتایا ہے کہ دور رسالت میں ولایت کی گواہی کا اجراء ہو چکا تھا۔ کیا سمجھ جانے کیلئے یہ کافی نہیں ہے کہ اکثر توضیحات ایک دوسرے کی نقل ہیں۔ انہیں ایسے حوالے کیوں نظر نہیں آتے؟

سوال نمبر۶۶: آقائی سید محمد علی بروجردی الکاظمینی نے کتاب ''نصائح المعصومین'' مطبع ایران میں لکھا ہے کہ دور رسالت میں ابوذر' مقداد' سلمان رسالت مآبؐ کی طرف سے سخن گویان مقرر تھے وہ ولایت کی گواہی دیتے تھے کیا دوسرے مجتہدین کو مطالعہ کی زحمت کرنا گوارا نہیں ہے؟

سوال نمبر۶۷: قوانین شریعت مطبع لبنان اصولی مجتہد آقائے طباطبائی نے ص ۵۰ پر لکھا ہے کہ ''ابوذر دور رسالتؐ میں ہی شہادۃ ثالثہ کا قائل تھا۔ کیا ابوذر کو ملک بدر' شہر بدر اسی جرم میں تو نہیں کیا گیا؟

سوال نمبر۶۸: مدینہ سے شام' شام سے پھر مدینہ اور مدینہ سے ربذہ کے بے آب وگیاہ صحرا میں بے یار و مددگار نکالنا کیا اس امر کی دلیل نہیں کہ اس کا جرم صرف یہ تھا کہ شہادۃ ثالثہ کی تبلیغ کرتا تھا؟

سوال نمبر۶۹: جب نبی اکرمؐ نے میدانِ خم غدیر میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام کا علان کیا تو کچھ لوگوں کے چہرے اُتر گئے تو سورہ مائدہ کی آیت نازل ہوئی ''اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِ کُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ '' آج کے دن لوگ تمہارے دین سے مایوس ہو کر کافر ہو گئے

ہیں پس ان سے مت ڈر مجھ سے ڈر۔

(ا) وہ لوگ کون تھے جو مایوس ہو کر کافر ہو گئے حالانکہ اس قافلہ حجاج میں بظاہر کوئی کافر نہیں تھا؟

(ب) تمہارے دین سے مایوس ہو کر یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ وہ کافر کسی خاص وجہ سے ہوئے تھے؟

(ج) دین میں کوئی ایسی نئی مشکل بات سامنے آ گئی جسے ماننے کی بجائے کافر ہونا پڑا۔

(د) معلوم ہوا انہی کافروں کی وجہ سے رسولؐ اعلان کرنے میں دیر کر رہے تھے کہ اللہ نے کہا ان سے مت ڈر مجھ سے ڈر۔

سوال نمبر۷۰: کیا اعلان ولایت کے بعد مایوس ہو کر کافر ہونا اس امر کی دلیل نہیں ہے کہ جو بھی اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيُّ الله سنتے ہی مایوس ہو جاوے اور تکذیب کی کوشش کرے وہ کافر ہوتا ہے۔

سوال نمبر۷۱: کیا منکر ولایت علیؑ کافر نہیں ہے؟

سوال نمبر۷۲: کیا ولایت کی گواہی کا انکار کرنے والا اسے بدعت جیسے لفظوں سے تعبیر کرنے والا ابھی تک مومن ہے؟

سوال نمبر۷۳: سورہ منافقون کیوں نازل ہوئی؟

سوال نمبر۷۴: کیا منافق شہادتین تک کے قائل نہیں تھے؟

سوال نمبر۷۵: اگر شہادتین پڑھتے تھے تو انہیں منافق کیوں کہا گیا؟

سوال نمبر۷۶: آج شہادتین تک محدود رہنے والوں کو فرزند توحید کیوں سمجھا جاتا ہے؟

سوال نمبر۷۷: سورہ منافقون میں ارشاد رب العزت ہوتا ہے:

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللهِ الخ

حبیب تیرے پاس منافق آتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم گواہی دیتے کہ تو اللہ کا رسول ہے اللہ کہہ رہا ہے یہ جھوٹے ہیں منافق ہیں۔

شہادۃ رسالت دینے والوں کو منافق کہہ کر اللہ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیوں فرمایا۔ شہادتین تک قائل لوگوں کو منافق کیوں کہا۔ معلوم ہوا شہادتین تک موقوف رہنے والوں کے ایمان میں شک ہوسکتا ہے؟

سوال نمبر ۷۸: اسی مذکورہ بالا آیت کے متعلق سرکار صادق آل محمدؑ تفسیر برھان میں فرماتے ہیں انہیں منافق اس لئے کہا گیا کہ وہ ولایت کے منکر تھے۔ آپ بھی ذرا اپنے آپ کا جائزہ لیں کہ آپ بھی کہیں......

سوال نمبر ۷۹: کیا شہادتین تک کا قائل تمام لشکر یزید نہیں تھا؟ کیا عمر ابن سعد کی نماز اسی جملہ پر ختم تو نہیں ہوئی تھی۔

سوال نمبر ۸۰: کتاب ''ولایت'' آیۃ اللہ دست غیب لکھتے ہیں کہ شمر یہی کہتا ہوا مر گیا کہ میں نے اولی الامر یزید کو تسلیم کیا ہے لہٰذا میری بخشش کی اُمید باقی نہیں ہے۔ ثابت ہوا کربلا کی جنگ الوہیت یا رسالت یعنی شہادتین پر نہیں تھی اولی الامر تیسری گواہی پر تھی۔ آپ اپنے آپ کو کس زمرے میں شامل کرتے ہیں؟

سوال نمبر ۸۱: بحوالہ طبری وغیرہ افواج حسینی کا نعرہ یہ تھا ''اَنَا عَلیٰ دِیْنِ عَلِی'' اور افواج مخالف کا نعرہ تھا ''اَنَا عَلیٰ دِیْنِ معاویہ'' حالانکہ بظاہر اُعلیؑ وہاں موجود تھے نہ معاویہ۔ کربلا کا محاذ جنگ بھی ولایت علیؑ بچانے کیلئے کھلا۔ یزید اور یزیدی اپنے آباؤاجداد کی نمائندگی کررہے تھے حسینؑ اور حسینی اپنے مشن کی تکمیل کررہے تھے۔ آپ ان دونظریوں میں کس کے حامی ہیں؟

سوال نمبر ۸۲: مندرجہ بالا عبارت کیا اس بات کی نشان دہی تو نہیں کررہی کہ کربلا کا سانحہ شہادۃ ثالثہ مقدسہ (اولی الامر) کی صداقت ثابت کرنے کیلئے پیش آیا؟

سوال نمبر۸۳: کیا قادیانی (مرزائی) بھی شہادتین اپنی نماز میں ادا نہیں کرتے؟ کیا قادیانی امام ابوحنیفہؒ کی فقہ پر عامل نہیں ہیں اور نماز میں شہادتین بھی پڑھتے ہیں۔امام ابوحنیفہ کی فقہ پر عامل بھی ہیں تو پھر انہیں کافر کیوں کہا جاتا ہے؟

سوال نمبر۸۴: جب عام مسلمان حنبلی، شافعی، حنفی، مالکی نماز میں شہادتین پڑھیں تو انہیں مسلمان سمجھا جاتا ہے جبکہ یہی شہادتین قادیانی پڑھیں وہ کافر کیوں ہیں؟ ثابت ہوا اسلام صرف شہادتین کا نام نہیں کچھ اور بھی تقاضے باقی ہیں۔اگر اولی الامر کی اطاعت پر عمل ہوتا تو پھر کوئی قادیانی مذہب معرض وجود میں نہ آتا۔

سوال نمبر۸۵: ربوئے میں قادیانیوں اور حنفیوں کی اذان ایک ہی وقت میں ہو رہی ہو ایک اجنبی مسافر کو کیسے پتہ چلے گا کہ ان میں سے مسلمانوں کی اذان کون سی ہے؟

سوال نمبر۸۶: کیا شہادۃ ثالثہ والی اذان فیصلہ نہیں کر دیتی کہ یہ دونوں مشتبہ اذانیں ہیں۔ اصل اذان وہی ہے جس میں تیسری گواہی اولی الامر کی اطاعت کا لحاظ موجود ہے۔

سوال نمبر۸۷: کیا شہادۃ ثالثہ مقدسہ ختمی نبوت کی حتمی دلیل نہیں کہ نبوت ختم ہو چکی ہے ولایت جاری ہے۔اگر شہادۃ ثالثہ کو اذان، اقامت، تشہد میں تمام مسلمان ادا کرتے تو نبوت کا دروازہ بند ہو جاتا۔کوئی جھوٹا نبوت کا دعویدار نہ ہوتا۔ شہادۃ ثالثہ کی مخالفت کی وجہ سے نبوت کے دروازے کھلے نظر آنے لگے۔ غدیری ورلڈ آرڈر ہی ختم نبوت کی سب سے بڑی دلیل ہے؟

سوال نمبر۸۸: کیا آج تک شریعت محمد میں ایسا ہوا ہے کہ ایک چیز شریعت میں مستحب یا قصد قربت یا قصد رجاء یا کلمہ خیر یا تبرکاً کے طور پر پڑھا جائے اور اسے ادا نہ کرنے والے پر عذاب نازل ہوا ہو۔اگر ہوا ہے تو کوئی ثبوت؟

سوال نمبر۸۹: نمازِ شب مستحبات سے ہے اور واجب کے قریب سمجھا جاتا ہے۔حکم قرآن

بھی ہے کیا نماز شب بجا نہ لانے والوں پر کبھی عذاب نازل ہوا ہے؟

سوال نمبر۹۰: تو پھر کیا وجہ ہے کہ مسجد نبوی جیسے ماحول میں رحمت کل کی موجودگی میں حارث بن نعمان فہری نے انکار ولایت علیؑ کیا اس پر اس وقت عذاب خدا کیوں نازل ہوا؟

سوال نمبر۹۱: اگر ولایت علیؑ کی گواہی مستحب یا تبرکا یا قصد رجاء یا بقصد قربت کا درجہ رکھتی تھی۔ پڑھنے اور نہ پڑھنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا تھا اور اس کی شرعی حیثیت کچھ نہیں تھی تو پھر حارث بن نعمان فہری پر عذاب نازل کیوں ہوا؟

سوال نمبر۹۲: حارث بن نعمان فہری کو اتنے غصے میں آنے کی اور بکواس کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی وہ بھی آج کل کے برادران کی طرح خاموش بیٹھ جاتا۔ چلو ایک مستحب چیز ہے اس کی شرعی حیثیت تو کوئی نہیں لہٰذا رسول کو پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں۔

سوال نمبر۹۳: حارث بن نعمان فہری کا اتنے غصے میں آنا اور آ کر مندرجہ ذیل سوالات کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ ولایت امیر المومنین علیہ السلام واجب ہو چکی تھی؟

(ا) اے خدا کے رسولؐ آپ نے اسلام کی دعوت دی ہم نے قبول کی۔

(ب) آپ نے کہا بت پرستی چھوڑ دو ہم نے چھوڑ دی۔

(ج) آپ نے کہا نمازیں پڑھو، روزے رکھو، حج کرو ہم نے قبول کیا۔

آج آپؐ اپنے بعد اپنے برادر علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور حکمرانی کی اطاعت اتباع اپنی طرف سے ہم پر ٹھونس رہے ہیں' ہم اسے قبول کرنے کیلئے تیار نہیں بلکہ یہاں تک کہا کہ آپ اللہ کی توحید کی گواہی اور اپنی رسالت کی گواہی ہم سے دلوائی ہم نے قبول کیا۔ آج ولایت کیوں ہم پر واجب قرار دے رہے ہیں۔

سوال نمبر۹۴: حارث بن نعمان فہری کے اعتراضات یہ ثابت کر رہے ہیں کہ وہ ولایت امیر المومنین علیہ السلام کو نماز، روزہ، حج، خمس کی طرح واجب سمجھ رہا تھا اور اس کے تمام سوالات پر حضور اکرمؐ نے ایک مرتبہ بھی نہیں کہا کہ پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ ولایت علیؑ کوئی واجب امر تو نہیں ہے مستحب ہے، قصد رجاء ہے۔ تبرکاً میں نے اعلان کیا ہے۔ ناراض ہونے کی کیا بات مرضی ہو پڑھ لینا مرضی ہو نہ پڑھنا۔ حضورؐ کا ایسا نہ کہنا اس امر کی دلیل ہے کہ ولایت نہایت واجب ترین فریضہ تھا؟

سوال نمبر۹۵: حضورؐ دو جہاں کا حارث بن نعمان فہری کو ایسا جواب نہ دینا بلکہ یہ کہنا کہ میں نے یہ اعلان اپنی جانب سے نہیں کیا بلکہ بحکم خدا کیا ہے اس امر کی دلیل ہے کہ ولایت توحید و رسالت کی طرح واجب ہے۔

سوال نمبر۹۶: اب اس منکر ولایت نطفہ ناتحقیق حارث بن نعمان فہری نے براہ راست اللہ سے مخاطب ہو کر کہا اگر علی کی ولایت اللہ کی جانب سے واجب ہے تو فوراً مجھ پر عذاب نازل فرما۔ قرآن گواہ ہے سورہ معارج کی پہلی آیت نازل ہوئی پتھر گرا اور یہ واصل جہنم ہو گیا۔ آج بھی فہری برادران سے یہ چیلنج ہے وہ اللہ سے براہ راست کہیں کہ اگر انکار ولایت فی الصلوٰۃ کرنے والے کاذب ہیں تو عذاب نازل فرما تو پھر دیکھ لینا مریدان فہری کا کیا حشر ہوتا ہے ہمت ہے تو خدا سے فیصلہ مانگیں کیا ایسا کر سکو گے؟

سوال نمبر۹۷: کیا قرآن حکیم میں اللہ کا یہ وعدہ نہیں ہے کہ حبیب میں تیری اُمت پر عذاب نازل نہیں کروں گا جب تک کہ انت فیھم ان میں موجود ہے۔ عین موجودگی رحمت کے باوجود عذاب کیوں نازل ہوا۔ کیا اللہ کو اپنا وعدہ یاد نہ رہا کیا معاذ اللہ وعدہ خلافی کرتا ہے یا پھر ولایت علیؑ کا منکر ہے ہی اس قابل

کہ چاہیے رحمت مطلق کے قریب میں ہی کیوں نہ ہو واصل جہنم ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر ۹۸: کیا حارث بن نعمان فہری مسلمان نہ تھا؟ اگر مسلمان تھا تو یقیناً شہادتین کی ادائیگی باقاعدہ کرتا ہوگا تو پھر معذب من اللہ کیوں ہوا؟

سوال نمبر ۹۹: کیا واقعہ غدیر سے پہلے حارث بن نعمان فہری کو کوئی جانتا تھا؟

سوال نمبر ۱۰۰: کیا حارث بن نعمان فہری نے اپنی گمنامی کو ختم کرنے کیلئے اور اپنا نام پیدا کرنے کیلئے تو ولایت امیرالمومنین کی مخالفت نہیں کی تھی۔

بدنام تو ہوں گے کیا نام نہ ہوگا

سوال نمبر ۱۰۱: بعض زمانے کے دھتکارے ہوئے' شہرت کے بھوکے محض آل محمد اور ولایت علیؑ کی مخالفت اس لیے ہی تو کرتے ہیں کہ نام پیدا کر جائیں' پہچان ہو جاوے جیسا کہ دشمنانِ شہادت ثالثہ نے صرف شہرت' مخالفت علیؑ کی وجہ سے حاصل کی۔ کہیں ایسے شہرت کے بھکاریوں میں آپ تو شامل نہیں ہیں؟

سوال نمبر ۱۰۲: کیا شہادتین کے علاوہ والی دو جہاں نے دین کی کوئی اور حقیقت تعلیم نہیں دی؟

سوال نمبر ۱۰۳: کیا شہادتین کے علاوہ یوم الآخر پر ایمان لانے کا حکم نہیں دیا؟

سوال نمبر ۱۰۴: "الجنۃ حق۔ والنار الحق سوال منکر نکیر حق"
کیا ان پر ایمان واجب نہیں ہے ان کا اقرار کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے؟

سوال نمبر ۱۰۵: آسمانی کتابوں پر ایمان لانا بھی واجب ہے۔ انبیاء مرسلین پر ایمان لانا بھی واجب ہے اگر یہ گواہی دی جائے کہ قرآن اللہ کی کتاب انبیاء مرسلین حق پر مبعوث ہوئے کیا ایسی گواہی کفر ہے بدعت ہے یا شرک ہے۔ اگر ان پر ایمان لانا ان کی گواہی دینا بدعت نہیں ہے تو پھر شہادت ثالثہ مقدسہ جو باعث تکمیل دین ہے تکمیل رسالت ہے اس کی گواہی دینے سے نماز باطل کیوں؟

سوال نمبر ۱۰۶: کیا نماز فروع دین نہیں ہے اگر فروعات میں شامل ہے تو ولایت تو اصول دین ہے فروع جمع ہے فرع کی اصول جمع ہے اصل کی فرع معنی شاخ اصل معنی جڑ تو سوال پیدا ہوتا ہے کیا جڑ کے بغیر شاخ ہری بھری رہ سکتی ہے یقیناً نہیں رہ سکتی۔ جب شجر دنیا کی شاخ جڑ کے رابطہ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی تو پھر دین کے درخت کی شاخیں جڑوں کے بغیر کیسے قائم رہ سکتی ہیں؟

سوال نمبر ۱۰۷: نماز شجر دین کی شاخ ہے ولایت جڑ ہے تو فیصلہ کرنا ہوگا ''اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیاً وَّلِیُّ اللّٰہِ وَ اَوْلَادَهُ الْمَعْصُوْمِیْنَ'' کے بغیر نماز قائل جنت کیسے رہ سکتی ہے۔ کیا یہی وہ نمازیں تو نہیں جو نمازیوں کے منہ پر ماری جائیں گی۔

سوال نمبر ۱۰۸: کیا بحکم قرآن حق کی گواہی دینا اہل اسلام پر واجب نہیں ہے اگر واجب ہے تو پھر شہادۃ ثالثہ جو کہ عین الیقین بلکہ حق الیقین ہے اس کی گواہی دینے سے عبادات باطل کیسے ہو سکتی ہیں۔

سوال نمبر ۱۰۹: اگر شہادۃ ثالثہ مقدسہ کی مخالفت صرف ظن و قیاس پر مبنی فتوؤں کی وجہ سے کی جاتی ہے تو پھر ثابت کیا جاوے کہ ایسے مفتیوں کی اطاعت قرآن کی کس آیت کی رو سے واجب ہے؟

سوال نمبر ۱۱۰: اگر شہادۃ ثالثہ مقدسہ کو مبطل نماز کہنا اجماع علماء کا فیصلہ ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس مقدس ترین گواہی ولایت علیؑ پر اجماع کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

سوال نمبر ۱۱۱: اجماع سے اس شہادۃ عظمیٰ کو رد کرنا کیا اس امر کی دلیل تو نہیں ہے کہ قرآن و حدیث میں اس شہادۃ ولایت کو رد کرنے کی کوئی آیت یا حدیث نہ مل سکی اس لیے اجماع کا سہارا لیا گیا کیونکہ قرآن و حدیث کی موجودگی میں اجماع حرام ہے۔

سوال نمبر ۱۱۲: جب ہم نے دنیا بھر کے مومنین سے پوچھا کہ آپ شہادت ثالثہ کیوں نہیں

پڑھتے تو صرف ایک ہی جواب سننے میں آیا کہ مجتہدین نے اجازت نہیں دی۔ کسی ایک شخص نے یہ نہیں کہا کہ قرآن و حدیث کے منع کرنے پر ایسا نہیں کرتے تو کیا ولایت علیؑ کی گواہی دینے کیلئے اور علی علیہ السلام کو ماننے کیلئے بھی علماء کرام سے اجازت لینا پڑے گی؟

سوال نمبر ۱۱۳: فقہ کے جن اصولوں کے تحت اس شہادۃ عظمیٰ کی مخالفت کی جاتی ہے کیا سرکار دو جہاں وارث دین الٰہیہ نے کوئی ایسی دستاویز جو اصول فقہ پر مبنی ہو تیار کر کے کسی عالم کے سپرد کی ہو۔ اگر ہے تو پیش کی جاوے۔

سوال نمبر ۱۱۴: کیا قرآن حکیم نے علماء کرام کو شریعت اسلام میں ذاتی تصرفات کی اجازت دی ہے اگر اجازت دی ہے تو کوئی آیت پیش کی جاوے۔ اگر ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے تو شریعت کے قانون اپنی من مانی مرضی سے کیوں بنائے جاتے ہیں؟

سوال نمبر ۱۱۵: کیا خرگوش اور علی مچھلی شریعت محمدیہ میں حرام نہیں ہے جب کہ ۷۲ فرقوں کے علماء اسے حلال جانتے ہیں۔ اگر اجماع علماء سے شہادۃ ثالثہ کو رد کیا جا سکتا ہے تو پھر ۷۲ فرقوں کے بہت بڑے اجماعی فیصلے پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا؟

سوال نمبر ۱۱۶: کیا ایک فرقے کا فیصلہ ۷۲ فرقوں پر ٹھونسا جا سکتا ہے۔ یہاں اجماع کو بھلا کر یہ کیوں کہتے ہیں کہ ہم حقائق کے قائل ہیں۔ ہم شریعت محمدیہ کے پابند ہیں' حق چاہے قلت میں ہی کیوں نہ ہو حق ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۱۱۷: کیا شہادتین پر مبنی کلمہ پڑھنے والے اجماع کا یہ فیصلہ نہیں ہے کہ ماہ رمضان میں تراویح پڑھنا چاہیے کیا ہم بہتر فرقوں کے اجماع کو دیکھ کر تراویح پڑھنا جائز سمجھ لیں ہرگز نہیں جب ۷۲ فرقوں کا اجماع ایک فرقے کو تراویح پر قائل

نہ کر سکا تو پھر چند علماء مل کر شہادۃ ثالثہ کو مبطل نماز کیسے قرار دے سکتے ہیں؟

سوال نمبر ۱۱۸: اگر ۷۲ فرقوں کی سوچ غلط ہو سکتی ہے تو ایک فرقے کے چند علماء کا فیصلہ غلط کیوں نہیں ہو سکتا اگر بات اجماع کی ہے تو پھر بہتر فرقوں کے اجماع کو قبول کیوں نہیں کیا جاتا؟

سوال نمبر ۱۱۹: ۷۲ فرقے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں مگر ایک فرقہ ہاتھ کھول کر آخر کیوں؟ اس لیے کہ ۷۲ قرآن وحدیث کے خلاف کام کرتے ہیں تو پھر ثابت ہوا قرآن وحدیث کی خلاف ورزی کرنے والے بہتر فرقے بھی اجماع کر کے ایک فرقے کو ہاتھ نہیں بندھوا سکتے کیونکہ ہاتھ باندھنا قرآن سے ثابت ہے نہ حدیث سے تو پھر شہادۃ ثالثہ جب کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے تو پھر انکار کیوں کیا جاتا ہے؟

سوال نمبر ۱۲۰: بہتر فرقے ضالین کو دوآلین پڑھتے ہیں اور بعد آمین کہتے ہیں لیکن فرقہ امامیہ ایسا نہیں کرتا اس لیے کہ خدا اور رسول کا حکم نہیں ہے تو ثابت ہوا ہر وہ بات جو خدا اور رسول کے حکم کے مطابق نہ ہو اسے ماننا حرام ہے کیا شہادۃ ثالثہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے؟

سوال نمبر ۱۲۱: سرکار دو جہاںؐ نے تیرہ سال مکہ اور ۱۰ سال مدینے میں نماز پڑھائی اور کثرت کے ساتھ لوگوں نے باجماعت نماز پڑھی تو پھر کیا وجہ ہے کہ تمام فرقے ایک طریقہ سے نماز نہیں پڑھتے؟

سوال نمبر ۱۲۲: ۲۳ برس کی ظاہری زندگی میں رسول اللہؐ کے پیچھے نماز پڑھ کر جب یہ پتہ نہ چل سکا کہ حضور نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے یا باندھ کر اوپر باندھتے تھے یا نیچے۔ جو لوگ ۲۳ سال آنکھوں دیکھی نماز کو مرضی سے بدل سکتے ہیں کیا وہ شہادۃ ثالثہ کو تسلیم کر سکتے تھے؟

قیاس وظن زندہ آباد۔

سوال نمبر ۱۳۸۔ سرکار آقائی خامنہ ای نے شہادۃ ولایت دراذان 'اقامت' تشہد میں بغیر جزو پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ ان کے اس فتویٰ پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا؟

سوال نمبر ۱۳۹: آقائے بزرگ تہرانی ''**الذریعہ الی تصانیف الشیعہ**'' شہرہ آفاق کتاب میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب نے ۶۳۹۷ کتابیں تحریر فرمائیں۔ شہادۃ ثالثہ پر اعتراض کرنے والوں سے میں یہ پوچھتا ہوں کہ وہ ۶۳۹۷ کتابیں کہاں ہیں۔ ان کتابوں کے مفقود ہونے کی وجوہات کیا تھیں؟ ان مصنفین کا جرم کیا تھا؟ آخر کون سی وجوہات تھیں کہ یہ کتابیں زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا ان کا مفقود ہو جانا امر کی دلیل ہے کہ ان میں علیؑ اور اولاد علیؑ کی لاکھوں احادیث تھیں اور شہادۃ امیرالمومنین پر مکمل مواد تھا۔ علیؑ کی ولایت کی اہمیت بتائی گئی ہوگی۔

جیسا کہ مندرجہ بالا کتاب میں بزرگ تہرانی لکھتے ہیں کہ ''آبان بن تغلب نے ۱۱۳۰,۰۰۰ احادیث آل ایمن نے ۱۶۰,۰۰۰ احادیث یونس بن عبدالرحمٰن نے کئی ہزار احادیث اور سینکڑوں عظیم المرتبت حضرات نے میدان تدوین وتصنیف میں شہسواری دکھائی۔ یہ لوگ تفسیر احادیث کی درجنوں کتب کے مصنف تھے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ۱۹۰,۰۰۰ احادیث اور سینکڑوں تفاسیر واحادیث کی کتابیں کہاں روپوش ہوگئیں؟ ـــــ جبکہ آج کی بچی کچی کتابوں میں اس قدر شہادۃ ثالثہ کا مواد موجود ہے کہ منکران ولایت کی زبان بند ہو سکے تو ان کتابوں میں خدا جانے کیا کچھ تھا کہ دشمن کو ان کی موجودگی عبداللہ بن مسعود کے جمع کیے ہوئے قرآن کی طرح گوارہ نہ ہوئی۔

علامہ آقائی محمد مہدی آصفی مقدمہ شرح لمعہ دمشقیہ میں لکھتے ہیں کہ ''آلِ اطہار کو جس زبردست سیاسی طوفان کا سامنا تھا ان کی مثالیں آپ تاریخ میں دیکھ سکتے ہیں۔ ہر وقت ایک تصادم' ہر وقت ایک ٹکراؤ رہتا تھا۔ حکومت کے زبردست دباؤ کی وجہ سے فقہا اور راویان احادیث کو یہاں تک کرنا پڑا کہ اگر سرراہ امام علیہ السلام سے ملاقات ہو جاتی تو تشیع کی تہمت سے بچنے کے لئے لوگ راستہ چھوڑ دیتے اور کبھی جاہلوں کی طرح چھپ کر اندھیرے میں ملاقات کرتے۔

ناظرین توجہ طلب باتیں ہیں کہ جب لوگ شیعہ ہو کر بھی اپنی شیعت کو ظاہر نہیں کر سکتے تھے' امام سامنے آ جائیں راستہ بدل لیتے' سلام تک بھی نہ کرتے' آخر اس کی وجوہات کیا تھیں؟ جھگڑا تو صرف ولایت امیر علیہ السلام کا تھا ورنہ اور کوئی وجہ نظر نہیں آتی کیونکہ ان شیعوں کو ان ہی لوگوں سے خطرہ تھا جو شہادتین تک کے اقرار کے قائل تھے۔

اگر شیعہ بھی صرف شہادتین تک محدود ہوتے تو اتنا ظلم وستم انہیں برداشت نہ کرنا پڑتا۔

علامہ مہدی آصفی مقدمہ شرح لمعہ دمشقیہ میں لکھتے ہیں ''ایسے وقت بھی ہمارے ائمہ پر آئے کہ فقہی مسائل میں اختلاف کے باوجود چشم پوشی کرتے فقہی احکام کو ائمہ علیہم السلام خود چھپا لیتے اور پھر خلوت میں اصحاب کو بتا دیتے اور چھپانے کی علت سے آگاہ فرما دیتے۔ فقہ اسلام میں تقیہ اسی کا ہی نام ہے۔

اب سوال پیدا ہوا ہے کہ وہ کونسی بات تھی جسے ائمہ علیہم السلام چھپاتے تھے؟ کیا نماز کو چھپایا جاتا تھا؟ کیا ذکر رکوع وسجود کو چھپاتے تھے؟ شہادۃ توحید کو

چھپاتے تھے؟ شہادۃ رسالت کو چھپاتے تھے؟ اصل بات یہ تھی چھپانے والے امور کا تعلق گواہی ولایت سے تھا۔ امیر علیہ السلام مظلوم ہی کچھ ایسے ہیں کہ پہلے ان کی ولایت کی گواہی دشمن چھپاتے تھے اب خود علیؑ کے ماننے والے چھپا رہے ہیں۔

کتب اربعہ خصوصاً فروع کافی شریف باب تشہد میں سرکار باقر العلوم سے پوچھا گیا کہ مولا تشہد میں یا قنوت میں کیا پڑھنا چاہیے۔ سرکار نے فرمایا جو احسن ذکر ہو—— کیا ولایت امیر المومنین علیہ السلام احسن ذکر بھی نہیں ہے سوچو غور کرو؟ پھر اسی کافی شریف میں مولا فرماتے ہیں اگر ہم تشہد کا تعین کر دیتے تو ہمارے موالی ہلاک ہو جاتے؟

اب خود فیصلہ فرمائیں تشہد میں وہ کون سی ایسی باتیں تھیں جن کے ادا کرنے سے موالی ہلاک ہونے کا خطرہ تھا؟

کیونکہ تشہد بالجہر پڑھی جاتی ہے لہٰذا خطرہ تھا کہ ولایت کی گواہی دینے پر مومنین ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ کتب اربعہ کی سرتاج کتاب میں سرکار باقر العلومؑ نے واضح کر دیا ہے۔ یہ شہادۃ مقدسہ ولایت بطور تقیہ بیان نہیں کی جاتی جیسا کہ خود سرکار صادق آل محمد علیہ السلام نے بحار الانوار کی جلد ۸۴ میں مکمل تشہد بیان کرتے ہوئے ولایت علیؑ کی گواہی بھی تشہد میں درج فرمائی۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنی فقہ میں بھی شہادۃ ثالثہ پر مبنی تشہد کو بیان فرمایا ہے۔

وسائل الشیعہ میں سرکار حر عاملی فقیہ بزرگ چوتھے قائدہ کے آخر میں لکھتے ہیں کہ ائمہ طاہرین کے اصحاب نے طریقہ اہل بیت علیہم السلام سے مروی احادیث کے لئے جو کتابیں لکھیں ان کی تعداد ۶۶۰۰ تھی۔ ان کتابوں میں

نہ کر سکا تو پھر چند علماء مل کر شہادۃ ثالثہ کو مبطل نماز کیسے قرار دے سکتے ہیں؟

سوال نمبر ۱۱۸: اگر ۷۲ فرقوں کی سوچ غلط ہو سکتی ہے تو ایک فرقے کے چند علماء کا فیصلہ غلط کیوں نہیں ہو سکتا اگر بات اجماع کی ہے تو پھر بہتر فرقوں کے اجماع کو قبول کیوں نہیں کیا جاتا؟

سوال نمبر ۱۱۹: ۷۲ فرقے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں مگر ایک فرقہ ہاتھ کھول کر آخر کیوں؟ اس لیے کہ ۷۲ قرآن و حدیث کے خلاف کام کرتے ہیں تو پھر ثابت ہوا قرآن و حدیث کی خلاف ورزی کرنے والے بہتر فرقے بھی اجماع کر کے ایک فرقے کو ہاتھ نہیں بندھوا سکتے کیونکہ ہاتھ باندھنا قرآن سے ثابت ہے نہ حدیث سے تو پھر شہادۃ ثالثہ جب کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے تو پھر انکار کیوں کیا جاتا ہے؟

سوال نمبر ۱۲۰: بہتر فرقے ضالین کو دو آلین پڑھتے ہیں اور بعد آمین کہتے ہیں لیکن فرقہ امامیہ ایسا نہیں کرتا اس لیے کہ خدا اور رسول کا حکم نہیں ہے تو ثابت ہوا ہر وہ بات جو خدا اور رسول کے حکم کے مطابق نہ ہو اسے ماننا حرام ہے کیا شہادۃ ثالثہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے؟

سوال نمبر ۱۲۱: سرکار دو جہاںؐ نے تیرہ سال مکہ اور ۱۰ سال مدینے میں نماز پڑھائی اور کثرت کے ساتھ لوگوں نے باجماعت نماز پڑھی تو پھر کیا وجہ ہے کہ تمام فرقے ایک طریقہ سے نماز نہیں پڑھتے؟

سوال نمبر ۱۲۲: ۲۳ برس کی ظاہری زندگی میں رسول اللہؐ کے پیچھے نماز پڑھ کر جب یہ پتہ نہ چل سکا کہ حضورؐ نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے یا باندھ کر، اوپر باندھتے تھے یا نیچے۔ جو لوگ ۲۳ سال آنکھوں دیکھی نماز کو مرضی سے بدل سکتے ہیں کیا وہ شہادۃ ثالثہ کو تسلیم کر سکتے تھے؟

سوال نمبر ۱۲۳: کیا آپ بزبان امیر علیہ السلام یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے اپنے دور خلافت میں یا کسی وصیت یا مکتوب یا خطبہ میں کہا ہو کہ میری ولایت کی گواہی دینا مبطل نماز ہے یا کفر ہے یا بدعت ہے کوئی حوالہ پیش کیا جاوے۔

سوال نمبر ۱۲۴: ۲۳ برس آنکھوں دیکھی نماز پر سب متفق نہیں ہو سکے جبکہ شہادۃ ثالثہ کو بعد از اعلان غدیر ۲ ماہ کچھ دن ہوئے انتقال رسولؐ ہو گیا یہ دو اڑھائی ماہ والی گواہی میں کیسے متفق ہو سکتے تھے؟

سوال نمبر ۱۲۵: کیا شہادۃ ثالثہ صرف اس صدی کا مسئلہ ہے کیا اس سے پہلے علماء نے شہادۃ ثالثہ پر زور نہیں دیا؟

سوال نمبر ۱۲۶: اذان تو دی جاتی ہے نماز کیلئے لوگوں کو بلانے کیلئے کہ نماز کا وقت آ گیا ہے۔ مسجد میں آ جاؤ تو بتایئے اقامت کس لیے کہی جاتی ہے؟

سوال نمبر ۱۲۷: کیا اقامت منشور نماز نہیں ہے اگر نہیں ہے تو پھر کیوں کہی جاتی ہے اگر منشور نماز ہے تو پھر نماز میں منشور پر عمل کرتے ہوئے شہادۃ ولایت کیوں نہیں کہی جاتی؟

سوال نمبر ۱۲۸: کیا آپ اقامت میں "**قد قامة الصلوة**" نہیں کہتے کہ نماز قائم ہو گئی ہے ابھی آپ نے تکبیرۃ الاحرام بھی نہیں کہی ہوتی تو پھر نماز قائم کیسے ہو گئی؟

سوال نمبر ۱۲۹: **قد قامة الصلوٰة** خود اس امر کی دلیل ہے کہ **اقامة** منشور نماز ہے تو پھر آپ مکمل منشور پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

سوال نمبر ۱۳۰: جب منشور نماز میں ولایت کی گواہی دیتے ہیں تو پھر نماز میں یہ گواہی ادا نہ کرنا منشور نماز سے غداری نہیں ہے؟

سوال نمبر ۱۳۱: "**حی علی خیر العمل**" آؤ عمل خیر کی طرف۔ کیا یہ جملہ جزء اذان نہیں ہے؟ کیا دور رسالتؐ میں یہ جملہ داخل اذان نہیں تھا؟

سوال نمبر ۱۳۲: اگر یہ دورِ رسالتؐ میں جملہ موجود تھا تو بتائیے وہ کون سی قباحت تھی کہ خلیفہ ثانی نے اسے اذان سے حذف کر دیا؟

سوال نمبر ۱۳۳: کیا **حی علی خیر العمل** کو حذف کرنا اس امر کی دلیل نہیں ہے کہ خیر العمل ایک بہت بڑا راز تھا؟ ورنہ ایک سادے سے جملہ کو حذف نہ کیا جاتا؟

سوال نمبر ۱۳۴: معانی الاخبار اور علل الشرائع میں شیخ صدوقؒ نے لکھا ہے کہ معصوم فرماتے ہیں ''خیر العمل سے مراد ہماری ولایت ہے'' تو پھر شہادۃ ثالثہ کو جزو اذان و اقامت کیوں نہیں قبول کیا جاتا؟

سوال نمبر ۱۳۵: **حی علی خیر العمل** کا مفہوم ہے کہ آؤ خیر عمل کی طرف۔ معلوم ہوا وہ خیر عمل جس کی دعوت دی جارہی ہے ابھی باقی ہے جو حالت نماز میں زیر عمل آئے گا یعنی ہم اذان میں ہی یہ دعوت دیتے ہیں آؤ ایسی نماز پڑھیں جس میں عمل خیر بجالایا جاوے۔ عمل خیر ولایت علیؑ ہے لہٰذا نماز میں ولایت علیؑ کی گواہی ہوگی تو حی علی خیر العمل پر عمل تصور کیا جاوے گا ورنہ نہیں۔

سوال نمبر ۱۳۶: حضرت ثانی کا اس کو اذان سے نکالنا خود اس امر کی دلیل ہے کہ عمل خیر سے مراد ولایت علیؑ ہے ورنہ کبھی اسے اذان و اقامت سے حذف نہ کیا جاتا۔

سوال نمبر ۱۳۷: آقائی صادقی طہرانی نے اپنی توضیح المسائل المعروف فقہی مسائل میں کیا یہ فتویٰ صادر نہیں فرمایا کہ خرگوش اور کوا حلال ہے اس کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیا آقائے ابوالحسن اصفہانی سے لے کر آقائے سرکار خامنہ ای تک کسی نے خرگوش اور کوے کو حلال کیا ہے؟ کیا کوا اور خرگوش حلال جان کر صرف ایک مجتہد کے کہنے سے ہضم کر جائیں تو شریعت میں کچھ فرق نہیں پڑے گا اور ولایت امیر المومنین علیہ السلام جو از روئے قرآن و حدیث ثابت اور واجب ہے اس کی گواہی دینے سے نماز باطل کیوں کر ہوگی۔

قیاس وظن زندہ آباد۔

سوال نمبر ۱۳۸۔ سرکار آقائی خامنہ ای نے شہادۃ ولایت دراذان ' اقامت ' تشہد میں بغیر جزو پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ ان کے اس فتوی پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا؟

سوال نمبر ۱۳۹: آقائے بزرگ تہرانی ''الذریعہ الی تصانیف الشیعہ'' شہرہ آفاق کتاب میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب نے ۳۹۷ کتابیں تحریر فرمائیں۔ شہادۃ ثالثہ پر اعتراض کرنے والوں سے میں یہ پوچھتا ہوں کہ وہ ۳۹۷ کتابیں کہاں ہیں۔ ان کتابوں کے مفقود ہونے کی وجوہات کیا تھیں؟ ان مصنفین کا جرم کیا تھا؟ آخر کون سی وجوہات تھیں کہ یہ کتابیں زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا ان کا مفقود ہو جانا امر کی دلیل ہے کہ ان میں علیؑ اور اولاد علیؑ کی لاکھوں احادیث تھیں اور شہادۃ امیر المومنین پر مکمل مواد تھا۔ علیؑ کی ولایت کی اہمیت بتائی گئی ہوگی۔

جیسا کہ مندرجہ بالا کتاب میں بزرگ تہرانی لکھتے ہیں کہ ''آبان بن تغلب نے ۳۰,۰۰۰ ا احادیث آل ایمن نے ۱۶۰,۰۰۰ احادیث یونس بن عبدالرحمٰن نے کئی ہزار احادیث اور سینکڑوں عظیم المرتبت حضرات نے میدان تدوین وتصنیف میں شہسواری دکھائی۔ یہ لوگ تفسیر احادیث کی درجنوں کتب کے مصنف تھے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ۱۹۰,۰۰۰ احادیث اور سینکڑوں تفاسیر واحادیث کی کتابیں کہاں روپوش ہوگئیں؟ —— جبکہ آج کی بچی کھچی کتابوں میں اس قدر شہادۃ ثالثہ کا مواد موجود ہے کہ منکران ولایت کی زبان بند ہو سکے تو ان کتابوں میں خدا جانے کیا کچھ تھا کہ دشمن کو ان کی موجودگی عبداللہ بن مسعود کے جمع کیے ہوئے قرآن کی طرح گوارہ نہ ہوئی۔

علامہ آقائی محمد مہدی آصفی مقدمہ شرح لمعہ دمشقیہ میں لکھتے ہیں کہ ''آل اطہار کو جس زبردست سیاسی طوفان کا سامنا تھا ان کی مثالیں آپ تاریخ میں دیکھ سکتے ہیں۔ ہر وقت ایک تصادم' ہر وقت ایک ٹکراؤ رہتا تھا۔ حکومت کے زبردست دباؤ کی وجہ سے فقہا اور راویان احادیث کو یہاں تک کرنا پڑا کہ اگر سرراہ امام علیہ السلام سے ملاقات ہو جاتی تو تشیع کی تہمت سے بچنے کے لئے لوگ راستہ چھوڑ دیتے اور کبھی جاہلوں کی طرح چھپ کر اندھیرے میں ملاقات کرتے۔

ناظرین توجہ طلب باتیں ہیں کہ جب لوگ شیعہ ہو کر بھی اپنی شیعت کو ظاہر نہیں کر سکتے تھے' امام سامنے آ جائیں راستہ بدل لیتے' سلام تک بھی نہ کرتے' آخر اس کی وجوہات کیا تھیں؟ جھگڑا تو صرف ولایت امیر علیہ السلام کا تھا ورنہ اور کوئی وجہ نظر نہیں آتی کیونکہ ان شیعوں کو ان ہی لوگوں سے خطرہ تھا جو شہادتین تک کے اقرار کے قائل تھے۔

اگر شیعہ بھی صرف شہادتین تک محدود ہوتے تو اتنا ظلم وستم انہیں برداشت نہ کرنا پڑتا۔

علامہ مہدی آصفی مقدمہ شرح لمعہ دمشقیہ میں لکھتے ہیں ''ایسے وقت بھی ہمارے ائمہ پر آئے کہ فقہی مسائل میں اختلاف کے باوجود چشم پوشی کرتے فقہی احکام کو ائمہ علیہم السلام خود چھپا لیتے اور پھر خلوت میں اصحاب کو بتا دیتے اور چھپانے کی علت سے آگاہ فرما دیتے۔ فقہ اسلام میں تقیہ اسی کا ہی نام ہے۔

اب سوال پیدا ہوا ہے کہ وہ کونسی بات تھی جسے ائمہ علیہم السلام چھپاتے تھے؟ کیا نماز کو چھپایا جاتا تھا؟ کیا ذکر رکوع وسجود کو چھپاتے تھے؟ شہادۃ توحید کو

چھپاتے تھے؟ شہادۃ رسالت کو چھپاتے تھے؟ اصل بات یہ تھی چھپانے والے امور کا تعلق گواہی ولایت سے تھا۔ امیر علیہ السلام مظلوم ہی کچھ ایسے ہیں کہ پہلے ان کی ولایت کی گواہی دشمن چھپاتے تھے اب خود علیؑ کے ماننے والے چھپا رہے ہیں۔

کتب اربعہ خصوصاً فروع کافی شریف باب تشہد میں سرکار باقر العلوم سے پوچھا گیا کہ مولا تشہد میں یا قنوت میں کیا پڑھنا چاہیے۔ سرکار نے فرمایا جو احسن ذکر ہو۔۔۔ کیا ولایت امیر المومنین علیہ السلام احسن ذکر بھی نہیں ہے سوچو غور کرو؟ پھر اسی کافی شریف میں مولا فرماتے ہیں اگر ہم تشہد کا تعین کر دیتے تو ہمارے موالی ہلاک ہو جاتے؟

اب خود فیصلہ فرمائیں تشہد میں وہ کون سی ایسی باتیں تھیں جن کے ادا کرنے سے موالی ہلاک ہونے کا خطرہ تھا؟

کیونکہ تشہد بالجہر پڑھی جاتی ہے لہٰذا خطرہ تھا کہ ولایت کی گواہی دینے پر مومنین ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ کتب اربعہ کی سرتاج کتاب میں سرکار باقر العلومؑ نے واضح کر دیا ہے۔ یہ شہادۃ مقدسہ ولایت بطور تقیہ بیان نہیں کی جاتی جیسا کہ خود سرکار صادق آل محمد علیہ السلام نے بحار الانوار کی جلد ۸۴ میں مکمل تشہد بیان کرتے ہوئے ولایت علیؑ کی گواہی بھی تشہد میں درج فرمائی۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنی فقہ میں بھی شہادۃ ثالثہ پر مبنی تشہد کو بیان فرمایا ہے۔

وسائل الشیعہ میں سرکار حر عاملی فقیہ بزرگ جو تھے قائدہ کے آخر میں لکھتے ہیں کہ ائمہ طاہرین کے اصحاب نے طریقہ اہل بیت علیہم السلام سے مروی احادیث کے لئے جو کتابیں لکھیں ان کی تعداد ۶۶۰۰ تھی۔ ان کتابوں میں

کونسا قابل اعتراض مواد تھا اور وہ طریق اہل بیت کیا تھا۔ ثابت ہو رہا ہے جو کتابیں موجود ہیں ان کے بچ جانے کی صورت یہی تھی کہ یہ طریق اہل بیت پر کما حقہ نہیں تھیں۔ ان ۶۶۰۰ کتب میں کیا صرف یہ چار کتابیں رہ گئیں جو کتب اربعہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ''اصول کافی فروع کافی'' **من لایحضر الفقیہ** ''تہذیب'' ''استبصار'' ان کتب اربعہ میں بھی شہادۃ ثالثہ مقدسہ کے واضح آثار موجود ہیں جو ہم انشاء اللہ مناسب مقام پر پیش خدمت کریں گے۔

جب ان چار کتب (یعنی کتب اربعہ) میں شہادۃ ثالثہ کے آثار موجود ہیں تو ۶۶۰۰ طریق اہل بیتؑ پر مبنی کتب تھیں جو ختم کر دی گئی ان میں شہادۃ ثالثہ کا بیان کس شان اور کس انداز سے آیا ہوگا۔

یہ ۶۶۰۰ کتب بمطابق مہدی آصفی مذکور طریق اہل بیتؑ پر تھیں اس لئے انہیں ختم کر دیا گیا اس لئے اکثریت لوگوں کی طریق اہل بیت سے دور ہو گئی اور مفتیان عصر کو اپنا آقا و مرشد تسلیم کر لیا۔

چاہیے تو یہ تھا کہ قرآن و اہل بیتؑ کو ذریعہ اجتہاد بنایا جاتا اور زمانہ تقیہ سے حذف شدہ مواد سامنے لاتے مگر ایسا نہ ہوا اور ہم لکیر کے فقیر بنتے چلے گئے۔

سوال نمبر ۱۴۰: مسعودی نے ''مروج الذہب'' میں لکھا ہے کہ اذان ہو رہی تھی کہ امیر شام نے کہا کہ دل تو یہی چاہتا ہے کہ یہ جملہ ''**اشھد ان محمد الرسول اللّٰہ**'' زمین میں دفن کر دوں کیونکہ اذان میں حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمان کا نام نہیں ہے تو محمدؐ کا نام کیوں ہو۔

ناظرین قابل توجہ بات یہ ہے:

جو دشمن سرکار بانی شریعت صاحب کلمہ صاحب کتاب کا نام اذان میں

برداشت نہیں کرسکتا تھا وہ ''اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیاً اَمِیرَ الْمُومِنِینَ وَلِیُّ اللہ'' کا ایک فقرہ کیسے برداشت کرتا۔

امیر شام کا یہ کہنا کہ حضرات اصحاب ثلاثہ کا نام اذان میں نہیں اور محمد مصطفیؐ کا نام بھی نہیں رہنا چاہیئے۔ اس نے درمیان میں علی علیہ السلام کا نام کیوں چھوڑ دیا؟ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہے کہ علیؑ کا نام اذان میں پہلے سے ہی موجود تھا جسے حذف کروادیا گیا اب نام حضور کو زمین بوس کرنا چاہتا تھا۔

ثابت ہو چکا ہے یہ شہادۃ ثالثہ مقدسہ نظر تقیہ ہو چکی تھی کیونکہ آج محمد رسول اللہ پڑھنے والا ایک شخص بھی موت کے گھاٹ محمد رسول اللہ پڑھنے کی وجہ سے نہیں اُتارا گیا۔ جتنے قتل ہوئے سولی چڑھے دیواروں میں چنوائے گئے وہ سب کے سب علی ولی اللہ پڑھنے والے تھے ولائے آل محمدؐ ہی ان کا جرم تھا۔

فراز دار پہ میثم بیان دیتے ہیں
رہے گا ذکر علیؑ ہم زبان دیتے ہیں
صفیں بناؤ محبو کہ دار پر میثم
نماز عشق علیؑ کی اذان دیتے ہیں

قارئین کرام! ان ۱۴۰ سوالات پر ضرور غور فرمائیں۔ اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہو تو معذرت چاہوں گا کیونکہ میرا مقصد کسی کی توہین کرنا معاذ اللہ ہرگز نہیں ہے بلکہ میرا مقصد ایک پیغام پہنچانا تھا سو میں نے پہنچا دیا۔ میرا مقصد حق بتلانا تھا سو میں نے بتلا دیا تاکہ دنیا و آخرت میں سرکار امیر علیہ السلام کے سامنے سرخرو ہو سکوں اور بخشش کا امیدوار بن سکوں۔

غور کرنا، فکر کرنا، تدبر و تفکر کرنا آپ کا کام ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِینَ بِوِلَایَۃِ اَمِیرِ الْمُومِنِینَ

اَلْبَابُ الثَّانِیْ

معانی ولایت

قارئین کرام! کسی ایسی شئے کی اہمیت کا اس وقت تک پتہ نہیں چلتا جب تک اس شئے کا کماحقہٗ علم نہ ہو اور علم کی مختصر تعریف یہ ہے کہ جو جیسا ہو اُسے ویسا ماننا علم کہلاتا ہے اگر اسے ایسا نہ مانا جائے تو وہ جہالت ہے جو لوگ آج تک شہادۃ ثالثہ مقدسہ کا سرے سے انکار کر رہے ہیں بلکہ مبطل اعمال اور معاذ اللہ بدعت جیسے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں وہ لوگ علم سے کورے اور جہالت کے پتلے ہیں—— ایسے یتیمان علم حقیقتاً قابل رحم ہیں وہ مفہوم ولایت سے ناآشنا اور معانی ولایت سے بیگانے ہیں اور قرآن مجید نے ایسے ہی جاہلوں کے متعلق فرمایا کہ ان کی آنکھیں ہیں مگر بینائی سے محروم' ان کی زبان ہے مگر حق گوئی سے قاصر' ان کے کان ہیں مگر سماعت سے محروم—— کاش شہادت ولایت کے انکار سے پہلے وہ قرآن و حدیث اور لغت سے آشنا ہوتے انہیں علم ہوتا کہ ولایت کے معانی کیا ہیں—— ''اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیاً اَمِیْرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ الله'' کی وہی اہمیت ہے جو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ کی اہمیت اذان و اقامت و تشہد صلاۃ میں ہے کیونکہ رسالت و نبوت کا پہنچا دینا تکمیل دین نہیں کہلاتا بلکہ ولایت علیؑ کا اعلان تکمیل دین' تکمیل شریعت کی سند ہے جس طرح ایک مسلم مومن پر شہادۃ رسالت دینا واجب ہے اسی طرح ولایت علیؑ کی گواہی دینا بھی عین دین عین اسلام بلکہ عین ایمان ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ جس اُمت کے رسولؐ کی رسالت بغیر ولایت علی علیہ السلام اُدھوری' نامکمل رہتی ہے اس رسولؐ کی عبادات ولایت علیؑ کے بغیر کیسے بارگاہ ایزدی

میں قابل قبول ہو سکتی ہیں۔

ناظرین ولایت امیر المومنین علیہ السلام کو سمجھنے کیلئے مفہوم ولایت اور معانی ولایت کو سمجھنا ضروری ہے۔ازروئے قرآن ولایۃ کا معنی أَوْلىٰ بِالتصرف کے ہیں۔ان کی ولایت ولایۃ تکوینی ہے ــــ پوری کائنات پر حق تصرف اولویت وملکیت رکھتے ہیں۔

جیسا کہ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱلَّذِينَ
يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُمْ رَٰكِعُونَ (سورۃ المائدہ آیت ۵۵)

کلمہ حصر سے ابتداء کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے ایک ولی تمہارا اللہ' دوسرا اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جن کا ایمان ایمان تصدیقی وہ نماز قائم کرنے والے اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دینے والے ہیں۔مذہب امامیہ کی جملہ تفاسیر اور اہل سنت مفسروں نے بھی لکھا ہے کہ حالت رکوع میں زکوٰۃ دینے والے امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔(۲)

ناظرین! یہاں پر اللہ تعالیٰ نے اپنی ولایت کو تین برابر حصوں میں تقسیم کیا۔ایک ولی اللہ دوسرا اس کا رسول تیسرے امیر المومنین علیہ السلام۔آیت بتلا رہی ہے جیسی ولایۃ اللہ تعالیٰ کی ہے ویسی اس کے رسولؐ کی اور ویسی امیر المومنین علیہ السلام کی ہے۔آیت میں قطعاً کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ صرف اللہ کی ولایت تکوینی ہے رسولؐ اور علیؑ کی ولایت تشریعی ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان ذوات مقدسہ کو اپنی ولایت میں برابر کا حصے دار بنا کر سمجھا دیا ہے کہ ''ان کی ولایۃ میری ولایۃ ہے' ان کی ولایۃ ولایت تکوینیہ ہے۔یہ سب میرے اولی بالتصرف اولیاء ہیں۔نظام کائنات کی باگ ڈور میں نے انہی حضرات کے ہاتھ میں دے رکھی ہے۔یہی میری عطا کی ہوئی طاقت واختیارات سے میری کائنات کے ناظم الامور ہیں۔

اس موقف کی تصدیق سرکار آقائی سید روح اللہ خمینیؒ کرتے ہیں: ''کائنات کا ذرہ ذرہ ان کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے'' نیز ہر ذرہ کائنات تابع حکم ولایت ہے۔(۳)

ولی کامل کے تکوینی اختیارات

آ قائی خمینی علیہ رحمتہ فرماتے ہیں:

فهم فی اعلی مرتبة التوحید والتقدیس واجل مقامات التکثیر ولم یکن التکثیر حجاباً لهم عن التوحید ولا التوحید عن التکثیر لقوة سلوکهم و طهارة نفوسهم وعدم ظهورهم بالربوبیة التی هی شان الرب المطلق مع ان هیولی عالم الامکان مسخرة تحت یدی الولی یقلبها کیف یشاء وجاء لهم فی هذا العالم الکتاب من اللّٰه العزیز الذی اخبرعنه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم علی مانقل مخاطباً لاهل الجنة عن یکون مخاطباً له من الحی القیوم الذی لایموت الی الحی القیوم الذی لایموت: امابعد فانی أقول للشیء کن فیکون وقد جعلتك تقول للشیء کن فیکون فقال صلی اللّٰه علی وآله وسلم فلا یقول احد من اهل الجنة للشیء کن الا ویکون۔ (۴)

(ترجمہ) پس وہ توحید تقدیس کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز تھے اور تکثیر کے جلیل ترین مقامات پر حاوی تھے اور تکثیر ان کے لیے توحید سے حجاب نہ بن سکی اور نہ توحید تکثیر سے چونکہ ان میں قوت سلوک تھی ان کے نفوس پاکیزہ تھے اور وہ اس ربوبیت کا اظہار نہ کرتے تھے جو کہ رب مطلق کے شایان شان ہے (یعنی ایسے اوصاف ان میں موجود تھے) حالانکہ عالم امکان کا ھیولیٰ ولی اللہ کے دست مبارک میں مسخر ہے وہ اس کو جس طرح چاہے زیر وزبر اور تہہ و بالا کر سکتا ہے اور ان کے لیے اس عالم ہی میں اللہ العزیز کی طرف سے وہ تحریری پیغام آیا ہے کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ وہ پیغام اہل بہشت کو بہشت میں ملے گا جس میں اللہ اہل بہشت سے

مخاطب ہوگا۔ خدا حی القیوم کی جانب سے ان حی القیوم لوگوں کے نام جن کو موت نہ آئے گی امابعد' میں جب کسی چیز کو کن کہتا ہوں تو پیدا ہو جاتی ہے۔ میں نے تمہیں ایسا بنا دیا ہے کہ تم کسی شے کو کن کہہ دو وہ پیدا ہو جائے گی۔ اہل بہشت میں ہر شخص اس منزلت پر فائز ہوگا کہ جب بھی وہ کوئی چیز پیدا کرنا چاہے گا تو ان کو کن کہہ دے گا وہ فوراً پیدا ہو جائے گی۔

سبحان اللہ! اگر اک جنتی کو یہ اختیارات مل سکتے ہیں کہ حی و قیوم بھی ہوگا — اس کو موت نہیں آئے گی — وہ جو چاہے گا پیدا کرے گا تو پھر جو صرف بہشتی ہی نہیں دنیا میں بھی بہشت تقسیم کرنے والے ہیں اور خود جنت کے جوانوں کے سردار بھی ہیں۔ وہ اگر کچھ پیدا کرنا چاہیں تو کیا نہیں کر سکتے؟

وہ اگر قُمِ بِاذْنِی کہہ کر کسی مردہ کو زندہ کرنا چاہے یا تکبیر بلند کر کے کسی زندہ کو مار دینا چاہے تو کیا وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

حضرت آقائی خمینیؒ نے بڑی وضاحت سے بیان فرما دیا کہ ولی ہوتا ہی وہ ہے جو جب چاہے کائنات کو زیر و زبر کر سکتا ہے' تہہ و بالا کر سکتا ہے۔ اس کا کن ایک نئی کائنات کو فیکون کا لباس پہنا سکتا ہے کیونکہ ہر ذرہ کائنات ولی اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔ سرکاری خمینی نے یہ فیصلہ سنا دیا کہ ولی کا معنی اولی بالتصرف ہے۔

ولایۃ تکوینیہ قبول نہ کرنے کی وجہ

سرکار آقائی خمینی علیہ رحمہ فرماتے ہیں:

واما عدم قبول بعضها كما في الخبر فمبنى على نقصان القابلية والاستعداد من قبول الكمال لاعدم القبول مطلقاً حتى في مقام الوجود بل في مقام كماله و بعبارة اخرى قبول مقام الرحمانية و عدم قبول مقام لا رحيمية والا فكل موجود على مقدار وسعة وجوده و قابلية قبل الولاية والخلافة الباطنين

وهما نافذتان في اقطار السماوات والارضين كما نطق به الاحاديث الشريفة۔ (۵)

(ترجمہ) بعض موجودات نے ولایت کو قبول نہ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں کمال کو قبول کرنے کی صلاحیت نہ تھی ۔ استعداد موجود نہیں تھی نہ یہ کہ انہوں نے مطلق قبول نہ کیا حتیٰ کہ مقام وجود میں بھی نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ انہوں نے اپنے کمال وجود کے مقام میں ولایت کو قبول نہ کیا اور بعبارت دیگر انہوں نے مقام رحمانیت میں تو قبول کیا مقام رحیمیت میں قبول نہ کیا۔ (یعنی زبانی ولی مانتے ہیں گواہی نہیں دیتے)

ورنہ ہر موجود نے اپنے وجود کی وسعت وقابلیت کی مقدار پر باطنی ولایۃ وخلافت کو رحیمیت قبول کیا اور یہی باطنی ولایت تمام آسمانوں اور زمینوں کے گوشوں میں نافذ ہے جیسا کہ احادیث شریفہ اس پر دلالت کرتی ہے۔

ناظرین حقیقت میں جو لوگ ''شھادۃ ولایت امیر المومنین'' کو قبول نہیں کرتے بمطابق فتوئی سرکار خمینی ان کے وجود میں اتنا کمال ہے ہی نہیں اتنی استعداد ہی نہیں ہے کہ وہ ولایت کو سمجھ پائیں۔

یہی ولایت آسمانوں اور زمینوں کے تمام چپے چپے' گوشے گوشے میں نافذ ہے۔ اسے ہی ولایت تکوینیہ اور اولی بالتصرف کہا جاتا ہے اور اسی اولی بالتصرف ولایت کا مفہوم خداوند قدوس نے اپنے کلام معجز بیان میں واضح کیا:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُو الرَّسُوْلَ وَ اُوْلِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ (۶) (النساء آیت ۵۹)

اللہ تعالیٰ اس آیت میں ایمان والوں سے مخاطب ہے نہ کہ اسلام والوں سے کہ صاحب ایمان ہونے کی تین نشانیاں ہیں۔

(۱) کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔

(ب) اس کے رسول کی اطاعت کو واجب سمجھتا ہے۔

(ج) أُولِی الْأَمْرِ کی اطاعت کو واجب سمجھتا ہے۔

جو دو کا قائل ہے وہ مسلم ہے جو تین اطاعتوں کا وجوب سمجھتا ہے وہ مومن ہے اس آیت مقدسہ میں بھی اللہ نے لفظ اولی الامر بھیج کر اولی بالتصرف کے معنوں کی تصدیق کی ہے۔

اولی کا معنی ہے مالک۔ اُولویّت رکھنے والا یعنی امر پر حق ملکیت رکھنے والا ہی اُولِی الاَمر ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلَیٰ بِالْمُؤْمِنِینَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَٰجُهُ وَ أُمَّهَٰتُهُمْ (سورۃ الاحزاب آیت ۶)

یعنی نبیؐ مومنوں سے زیادہ ان کی جانوں کا مالک ہے۔

قرآن حکیم میں ایک اور مقام پر:

وَاذْكُرْ عِبَٰدَنَآ إِبْرَٰهِیمَ وَإِسْحَٰقَ وَیَعْقُوبَ أُوْلِی الْأَیْدِی وَالْأَبْصَٰرِ (سورۃ ص ۵۴)

حبیب ہمارے بندوں ابراہیمؑ اسحاقؑ یعقوبؑ کا ذکر کرو کہ ہاتھوں، آنکھوں والے ہیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے...... ابراہیم و اسحاق، یعقوب کا ذکر انبیاء سمجھ کر نہیں آنکھوں اور ہاتھوں والا سمجھ کر کرو۔ کیا ہم ہاتھوں والے نہیں ہیں۔ کیا ہماری آنکھیں نہیں ہیں۔ آواز قدرت آتی ہے۔ ہاتھ اور آنکھیں بھی ہیں لیکن صرف ہاتھ اور صرف آنکھیں ہیں۔ ان میرے عباد کی صرف آنکھیں اور صرف ہاتھ نہیں ہیں بلکہ یہ قابل ذکر اس لیے ہیں کہ یہ: أُولِی الْأَیْدِی وَالْأَبْصَٰرِ

ان کے ہاتھ بھی اُولویّت رکھتے ہیں ان کی آنکھیں بھی اُولویّت رکھتی ہیں۔ ہاتھ بھی تصرف رکھتے ہیں اور آنکھیں بھی تصرف رکھتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ ہیں محدود قوت والے ہماری بصارت ہے محدود قوت والی۔ حضرت ابراہیم کی آنکھیں اولویت رکھتی ہیں جس کا ثبوت قرآن میں ملاحظہ فرمائیں:

وَكَذٰلِكَ نُرِي إِبْرٰهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ (سورۃ الانعام آیت ۷۵)

ابراہیمؑ نے نظریں اٹھائیں تو ناکام نہ لوٹیں بلکہ ہم نے زمین و آسمان کے تمام ملکوت تمام ملک بادشاہتیں دکھادیں۔

یعنی جو اُولی الابصار ہو وہ اپنے مقام پر بیٹھا آسمانوں کے حجابات پھاڑ کر سلطنت کبریائی کا معائنہ کرسکتا ہے اس لیے کہ ان کی نظریں اُولویت تصرف رکھتی ہیں۔

رہا اُولِی الْاَیدِی کا مسئلہ تو قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْاَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ (سورۃ ص آیت ۱۷)

حبیب ہمارے عبد داؤد کا ذکر کرو جو ہاتھوں والا تھا۔

اُولِی الْاَیدِی جن کا ہاتھوں پر تصرف تھا' اقتدار تھا۔

ہاتھ تو ہمارے بھی ہیں' ہمارا ذکر رسول اللہ کیوں نہیں کرتے۔ ہمارے اور حضرت داؤدؑ کے ہاتھوں میں فرق یہ تھا۔

یَا مُلِینَ الْحَدِیدَ لِدَاُود عَلَیْهِ السَّلام ۔حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں کا ذکر اس لیے کیا کہ وہ جب ہاتھ میں لوہا پکڑتے تو لوہا پگھل جاتا۔

یہاں پر بھی اُولویت کا مفہوم قدرت رکھنا' اقتدار رکھنا' تصرف رکھنا' ملکیت رکھنا ہے۔

اسی طرح اولی الامر وہی ہوسکتا ہے جو تمام امور پہ اولویت ملکیت تصرف رکھتا ہو۔ یہی مفہوم آقائے خمینیؒ نے بیان فرمایا کہ ولی اللہ ہر ناممکن کو ممکن کرسکتا ہے۔ کائنات کو زیروزبر' تہہ و بالا کرسکتا ہے۔

تین ولی قرآن نے بنائے جن کو اولی بالتصرف مان لینا ضروری ہے لہٰذا تینوں کی گواہی اپنے اعمال کی زینت بناؤ ان کی گواہی کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوسکتا۔

شہادۃ ثالثہ مقدسہ روح شریعت ہے۔ کوئی نبی نہ بن سکا جب تک اس نے ولایت امیر المومنین کی گواہی نہ دی۔ آیئے اب ہم معانی ولایت پر لغوی بحث کا آغاز کرتے ہیں۔

''ولی''''ولایت''''ولایت''''ولا''''مولا''''اولی''اوران سے مشابہ کئی دوسرے الفاظ مادہ ولی سے مشتق ہیں۔قرآن مجید میں مادہ ولی اوراس کے مشتقات مختلف شکلوں میں بکثرت استعمال ہوئے ہیں۔

''ولی''بطوراسم ۱۲۶مرتبہ''ولی''بطورفعل ۱۱۲مرتبہ استعمال ہوا۔

ا۔ ولی بمعنی بلافصل

راغب نے''مفردات القرآن''میں لکھا:''الولاء والتوالی''اس مادہ کے اصلی معنی ایک چیز کے دوسری چیز کے پہلو میں موجود ہونا ہے۔ایسا قرب کہ ان میں کچھ فاصلہ باقی نہ رہے اس میں قرب واتصال کا تصور پایا جاتا ہے۔(۱۰)

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُولُہٗ وَالَّذِینَ ءَامَنُوا الَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُونَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُونَ (سورۃ المائدہ آیت ۵۵)

(ترجمہ) ایک اللہ تعالیٰ ولی۔دوسرے اس کے رسولؐ تیسرے حالت رکوع میں زکوٰۃ دینے والے یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

یہ بالکل ایک دوسرے سے بلا فاصلہ اتصال رکھتے ہیں۔علامہ طباطبائی فرماتے ہیں کہ نبوت ایک ایسی حقیقت ہے جو زندگی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے اوامر ونہی وصول کرتی ہے اور لوگوں تک پہنچاتی ہے ولایت بھی ایک ایسی حقیقت ہے جو زندگی کے بارے میں بھیجے گئے اوامر ونہی نبوت کی وساطت سے وصول کیے گئے۔احکامات الہیہ پر عمل کروانے کے نتیجہ میں وجود میں آتی ہے یعنی کوئی کام شرعی مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ توحید ورسالت اور ولایت عملاً داخل نہ ہو۔توحید' رسالت' ولایت یہ ایک ایسا سلسلہ ہے کہ تینوں ہر مقام پر ایک دوسرے کے پہلو میں رہیں گے اور بلا فاصلہ رہیں گے۔راغب نے مفردات میں یہی معنی لیا ہے۔

توحید کے پہلو میں رسالت اور رسالت کے پہلو میں ولایت بلافصل' بلاشرکت غیر ہونا ضروری ہے۔ بااعتبار معنی بھی شہادۃ ثالثہ کا پڑھا جانا نہایت ضروری ہے لہٰذا شہادتین کسی بھی طریقے سے درست ثابت نہیں ہوسکتیں جب تک کہ ولایت کی گواہی بلافصل شامل نہ ہو۔

ولایت الٰہیہ	=	اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
ولایت رسولؐ	=	اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُه
ولایت علیؑ	=	اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰه

یہی حقیقت ہے یہی اسلام ہے یہی شریعت ہے یہی دین ہے۔

۲۔ ولی بمعنی اولی بالتصرف اور شہادۃ ثالثہ مقدسہ

شیخ منتظری ولایت فقیہ میں ابن کثیر کی کتاب نہایہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام الوَلی بھی ہے یعنی عالم اور مخلوقات کے امور کا متولی اور نگران۔

اور پھر ذات واجب کے اسماء میں سے ایک نام ''الوالی'' بھی ہے اس کا معنی ہے تمام چیزوں کا مالک اور ان میں تصرف رکھنے والا گویا کہ ولایت تدبیر قدرت اور فعل کی مشعر بھی ہے جب تک یہ چیزیں اس میں جمع نہ ہو جاویں اس پر والی کا لفظ نہیں بولا جاتا۔ (۱۱)

احادیث میں لفظ مولا کا بہت تکرار ہوا ہے۔ مولا کا معنی ''رب'' بھی ہے ''مالک'' بھی ہے ''سید'' بھی ہے ''منعم'' بھی ہے ''معتق'' بھی ہے ''ناصر'' بھی ہے ''محبّ'' بھی ہے ''تابع'' بھی ہے ''پڑوسی'' بھی ہے ''چچا زاد بھائی'' بھی ہے ''ہم قسم'' بھی ہے ''عقید'' بھی ہے ''صہر'' بھی ہے ''غلام'' بھی ہے ''آزاد شدہ'' بھی ہے ''منعم الیہٖ'' بھی ہے۔

جو شخص کسی امر کا نگران بنایا اس کے لیے قیام کیا تو وہ اس کا مولا ہے اور اس کا ولی ہے۔ ان تمام معانی کی تشریح الگ الگ بیان کریں گے۔

مندرجہ بالا عبادت کی رو سے ولی بمعنی اولی بالتصرف کے ہیں۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ (سورۃ المائدہ آیت ۵۵)

مفہوم آیت یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات ولی ہے اسی طرح با اختیار اس کا رسولؐ ولی ہے اور ویسا ہی با اختیار حالت رکوع میں زکوٰۃ دینے والا ولی۔

اب از روئے حکم قرآن، رسول خداؐ اور امیرالمومنین علیہ السلام اولیٰ بالتصرف ولی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دو سرداروں کو اپنے برابر کی ولایت دینے کا اعلان کیا ہے تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کو تو ولی مانا جائے اور شہادتین پڑھ کر اقرار کر لیں مگر تیسرے ولی کی ولایت کو نہ جزو کلمہ مانیں نہ جزو اذان و اقامت اور نہ ہی تشہد نماز میں اس کی ولایت کی گواہی دیں۔ روایات معصومین کثرت سے ملتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ بغیر ولایت امیرالمومنین علیہ السلام شہادتین کو بھی قبول نہیں کرے گا گویا کہ گواہی ولایت ہی تکمیل شہادتین ہے۔

لہٰذا ہر بندہ مومن پر واجب ہے کہ جب بھی......

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُه کہے تو فوراً

اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ ضرور کہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

ذَالِكَ بِاَنَّ اَللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ ءَامَنُواْ وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَامَوْلٰى لَهُمْ

(سورۃ محمد آیت ۱۱)

اللہ ایمان والوں کا مولا ہے کافروں کا کوئی مولا نہیں ہے۔

اَلنَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنفُسِهِمْ (۱۴) (سورۃ الاحزاب آیت ۶)

نبیؐ مومنین کی جانوں کا ان سے زیادہ مالک ہے یعنی نبیؐ بھی مومنین کا مولا ہے۔

مقام خم غدیر پر سرکار دو جہاںؐ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

جس کا میں مولا ہوں پس اس کا علیؑ مولا ہے۔

اس لیے ہر شخص اللہ کو مولا تسلیم کرتے ہوئے اقرار کرتا ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اور سرکار دو جہاںؐ کو مولا تسلیم کرتے ہوئے ہم اقرار کرتے ہیں

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اور علیؑ کو مولا تسلیم کرتے ہوئے مومن کو یہ کہنا واجب ہے

اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیّاً اَمِیْرَ الْمُؤمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰه

بحث بر لفظ مَوْلا

علماء کرام نے مولا کے تقریباً ۲۷ معنی بیان فرمائے ہیں ہم ان میں چند ضروری معنوں پر گفتگو کرتے ہیں۔

۳۔ مولا بمعنی جار یعنی پڑوسی

مولا کے معنی عربی میں ''جار'' یعنی پڑوسی کے بھی ہیں لیکن آیت ولایت اور حدیث غدیر میں مولا کا معنی ہمسایہ نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کسی محدث و مفسر نے تحریر کیا ہے کیونکہ مقام غدیر کے فیصلے میں جس کا اللہ مولا اس کا رسول مولا اور جس کا رسول مولا اس کا علی مولا۔ لہٰذا ماننا پڑے گا اللہ کسی کا ہمسایہ نہیں ہے — اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا ''**مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ**'' جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اس کا یہ ترجمہ کسی بھی صورت جائز نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو: ''جس کا میں ہمسایہ ہوں اس کا علی ہمسایہ ہے'' ایسا ترجمہ مہمل بے معنی ہوگا لہٰذا یہاں پر بھی مولا کے معنی اولیٰ بالتصرف کے ہیں۔

۴۔ مولا بمعنی معتق یعنی آزاد کنندہ

مولا بمعنی معتق حدیث غدیر پر کسی بھی طرح فٹ نہیں آ سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ یا اس کا رسولؐ یا امیر المومنین علیہ السلام نے حدیث غدیر کے وقت کسی غلام کو آزاد نہیں کیا تھا۔

اس لیے ماننا پڑے گا کہ ''**مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ**'' کا مفہوم ولایت تکوینیہ و اولیٰ بالتصرف کے ہیں۔

۵۔ مولا بمعنی حلیف یعنی ہم عہد

حدیث غدیر سے یہ بھی معنی مراد نہیں لیے جاسکتے کیونکہ واقعات میں کسی عہد یا پیان کا تذکرہ نہیں ملتا اور نہ ہی حضور دوجہاں کسی سے عہد فرمارہے تھے۔

۶۔ مولا بمعنی ابن عم

حدیث غدیر میں مولا کے معنی ابن عم کے بھی نہیں ہوسکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی مولا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مولا ہیں اور امیر المومنین علیہ السلام بھی مولا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کا ابن عم نہیں ہوسکتا اور نہ ہی رسول اکرمؐ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ جس کا میں ابن عم ہوں اس کا یہ علیؑ بھی ابن عم، جس کا میں چچازاد بھائی اس کا علیؑ بھی چچازاد بھائی ہے لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا...... مولا بمعنی اولی بالتصرف کے ہیں۔

۷۔ مولا بمعنی عُصبہ (یعنی لواحقین اور متعلقین)

مولا کے یہ معنی بھی حدیث غدیر پر صادق نہیں آتے کیونکہ اللہ کا کسی سے کوئی ناطہ رشتہ نہیں ہے۔ حضور کل مومنین یا مومنین حضور کے عصبہ میں داخل نہیں ہوسکتے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّنَ۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۴۰)

یعنی محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے وہ صرف اللہ کے رسولؐ ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ یہاں پر بھی مولا کے معنی اولی بالتصرف کے ہیں۔

۸۔ مولا بمعنی وارث

قرآن کریم میں مولا بمعنی وارث کے استعمال ہوا ہے جیسا کہ سورۃ المائدہ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ (۱۴) (سورۃ النساء آیت ۳۳)

لیکن یہاں یہ معنی بھی مراد نہیں ہے کیونکہ بزبان ابوبکر "**لانورث ماترکنا صدقة**" "ہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا اور بقول اہل سنت والجماعت اگر اس سے مراد وارث بھی لیے جائیں کوئی حرج نہیں ہے اپنے من پسند معنی لینا ہماری عادت نہیں ہے چونکہ دین کا معاملہ ہے۔

۹۔ مولا بمعنی صدیق (دوست)

لفظ مولا قرآن مجید میں "دوست" "رفیق" اور "صدیق" کے معنی میں بھی آیا ہے جیسا کہ سورہ دخان میں ہے مگر حدیث غدیر میں یہ معنی بھی مراد نہیں ہیں۔ **مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ** جس کا میں دوست اس کا علیؑ دوست۔ یہ معنی مراد اس لیے نہیں لیے جاسکتے کہ بعض حضرات رسول اللہؐ کے دوست تھے مگر علیؑ کے دشمن تھے جیسے منافقین اس میں مولا کا تعین مضاف الیہ واقع ہوا ہے نہ کہ مضاف الیہ یعنی ارشاد اس طرح ہے جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے نہ کہ یوں جو میرا مولا ہے وہ علیؑ کا مولا ہے لفظی اعتبار سے اس کے معنی دوست و رفیق کے نہیں لیے جاسکتے۔

واقعہ غدیر میں علیؑ کی اولویت کا اعلان کیا لہٰذا مولا بمعنی اولی بالتصرف کے ہی لیے جاسکتے ہیں۔

۱۰۔ مولا بمعنی ناصر

قرآن مجید میں مولا کے معنی ناصر و مددگار کے بھی استعمال ہوئے ہیں۔ حدیث غدیر میں یہ معنی بھی جامع نہیں سمجھے جاسکتے کیونکہ امیر المومنین علیہ السلام حضور کے ہر طرح سے تابع فرماں تھے جس کی نصرت حضور فرماتے اس کی نصرت علیؑ پر بھی واجب تھی۔ کیا سوا لاکھ صحابہ کرام کو گرم ریت پر کھڑا کر کے، جانے والوں کو واپس بلا کر آنے والوں کا انتظار کر کے کیا صرف یہ بتانا تھا کہ جس کا میں مددگار و ناصر ہوں اس کا علیؑ ناصر و مددگار ہے۔ غدیری انتظام و انصرام خود اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ آج علیؑ کو کائنات کے ناظم الامور کا حتمی چارج دیا جا رہا ہے۔

۱۱۔ مولا بمعنی مالک

اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام میں مولا بمعنی مالک بھی لیا گیا ہے یعنی حدیث غدیر کے معیار پر یہ معنی بھی نہیں اُترتے کیونکہ کسی کی ملکیت کا ذکر روایات میں نہیں ملتا۔

۱۲۔ مولا بمعنی صہر (داماد)

حدیث غدیر میں یہ معانی بھی مراد نہیں لیے جاسکتے کیونکہ سب جانتے ہیں کہ علیؑ دامادِ رسولؐ ہیں لہٰذا اتنے بڑے جم غفیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تو نہیں بتلانا تھا کہ جس کا میں داماد ہوں اس کا علی داماد ہے۔ یہ معنی تو ویسے بھی بڑے مہمل ہیں۔

۱۳۔ مولا بمعنی تابع

حدیث غدیر کے مطابق یہ معنی بھی درست تسلیم نہیں کیے جاسکتے۔ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کے تابع ہیں نہ علی علیہ السلام کسی کے تابع ہیں۔ رسول اللہؐ نے یہ نہیں فرمایا تھا: ''جس کا میں تابع ہوں اس کا یہ علیؑ بھی تابع ہے۔''

تمام محکومات چاہے ملائکہ ہوں یا انبیاء علیہ السلام ومرسلین یا صحابہ کرام یہ سب علیؑ ورسولؐ کے تابع ہیں یہ معنی بھی معیار پر پورا نہیں اُترتے۔

۱۴۔ مولا بمعنی اولی بالتصرف

یہ جملہ صحاستہ میں موجود ہے''**وکل من ولی امر واحدٍ فھو ولیہ** ''جس کی ہر امر میں ہر کوئی اطاعت کرے وہ ولی ہوتا ہے'مولا ہوتا ہے۔ کثیر تعداد محدثین کا اسی پر اتفاق ہے یعنی رسول اللہ نے فرمایا''**مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ**'' جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علیؑ مولا ہے اور جس طرح میں مولا ہوں اسی طرح علیؑ مولا ہے اور جس جس مقام پر میں مولا ہوں اس اس مقام پر علیؑ مولا ہیں۔ جو میری ذمہ داری ہے وہی علیؑ کی ذمہ داری ہے جو اختیارات رسول اللہؐ کے وہی علیؑ کے۔

جس نے اپنی اذان واقامتہ تشہد میں ولایت کی گواہی نہ دی اس نے رسولؐ کو اپنا مولا نہیں مانا۔ اگر شہادۃ رسالت جزو تشہد ہے تو شہادۃ ولایت بھی یقیناً جزوِ تشہد ہے لہٰذا مومن کے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ وہ ان قیاسی ظنی علماء سے پیچھا چھڑا کر قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی عبادات کی زینت ولایت علیؑ کی گواہی کو بنائے کیونکہ ولایت کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان قال وَلَایَۃ عَلِیَّ وِلَایَۃَ اللّٰہ (۱۵)

شیخ مفید اور شیخ صدوق نے اپنی اپنی امالی میں اور صحابی امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنی کتاب بصائر الدرجات میں واضح لکھا ہے: ''کہ علی علیہ السلام کی ولایت' ولایت خدا ہے'' تو پھر شہادۃ ثالثہ کا منکر درحقیقت توحید و رسالت کا منکر ہے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال نحن ولاۃ امر اللہ

حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ کے ولی الامر ہم ہیں۔ (۱۶)

ہم ہی تمام مخلوقات کے والی الامر ہیں۔

لہٰذا ان سب کی گواہی دینا اللہ کی گواہی دینا ہے۔ ہم شہادۃ ثالثہ میں ان کا اجمالاً ذکر کرتے ہیں۔

''ولی'' ۔ یَلی ۔ ولایۃ ۔ ولایۃ الشیء وعلیہ اولی بالتصرف ہونا۔ سلطان وحاکم ہونا' تسلط وغیرہ ہونا۔ (۱۷)

ولایۃ حکومت اقتدار۔ (۱۸)

ولایۃ سرپرست۔ (۱۹)

انہ قائم ولی الحُسَین عَلَیْہِ السَّلام

امام زمانہ عجل اللہ امام حسین علیہ السلام کے ولی ہیں

اَلنَّبِیُّ اُولٰی بِالْمُؤمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ

نبی مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق تصرف رکھتے ہیں۔

قال امام صادق علیہ السلام ولایتنا ولایۃ اللہ التی لم یبعث نبیاً قط الابھا۔ (۲۰)

سرکار صادقؑ فرماتے ہیں ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے۔ کوئی نبی مبعوث نہ ہوا مگر ہماری ولایت کے اقرار کرنے سے۔ نبی اس وقت ہی نبی بنتا ہے جب ان کی ولایت

کی گواہی دیتا ہے اور مُلا اس وقت تک مُلا بن ہی نہیں سکتا جب تک ان کی ولایت کا انکار نہ کرے۔

قارئین کرام! جناب منتظری نے ولایۂ فقیہ میں شہید مطہری نے فلسفہ ولایت میں آور راہبر عظیم مرد مجاہد مرجع عالم آ قائی خمینیؒ نے فیصلہ کن الفاظ میں ثابت کیا ہے کہ ولی بمعنی اولی بالتصرف ہیں چونکہ ان کی ولایت اللہ کی ولایت ہے ان کی ولایت کی گواہی دینا اللہ کی ولایت کی گواہی دینا ہے ان کی ولایت کی گواہی کا انکار کرنا اللہ کی ولایت کا انکار کرنا ہے۔

اگر اذان وا قامت وتشہد ان کی ولایت سے باطل ہوجاتی ہے تو پھر دین نامی کوئی چیز ہے ہی نہیں کیونکہ ان کی ولایت اللہ کی ولایت ہے لہٰذا جن کے دلوں کا امتحان اللہ ولایت علیؑ سے لے چکا ہے ان کی اذان نماز شہادۃ ثالثہ سے باطل نہیں ہوتی۔ مجاہد کبیر آ قائی خمینیؒ اپنی تصانیف میں سرکار امیر علیہ السلام کا فرمان نقل کرتے ہیں:

قال امیر المومنین علیہ السلام : انا صلاۃ المومنین نحن صلاۃ المومنین

مومنین کی نماز میں علیؑ ہوں۔ مومنین کی نماز ہم ہیں۔(۲۱)

سرکار آ قائی خمینی رضوان اللہ علیہ نے لوگوں کو بتا دیا ہے کہ معصومین علیھم السلام مجسم نماز ہیں۔

قارئین! غور فرمائیں جو خود مجسم نماز ہیں ان کی ولایت کی گواہی دینے سے نماز باطل کیسے ہوسکتی ہے۔ خمینی راہبر کے نعرے لگانے والوں کو تو کم از کم سوچنا چاہیئے کہ راہبر تو ان کو مجسم نماز مانتا ہے اور پیروکار ذکر ولایت سے نماز کو باطل جانتے ہیں۔ معانی ولایت کے اعتبار سے بھی شہادۃ ثالثہ کا وہی مقام ہے جو شہادتین کا ہے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذی جَعَلَنا مِنَ المُتَمَکِّینَ بِوِلَایۃِ اَمیرِ الْمُؤمِنینَ

آمِینَ یَارَبِّ الْمُومِنِین

....

حواشی :

۱۔ سورۃ المائدہ آیت ۵۵
۲۔ تفسیر البرہان۔ تفسیر نور الثقلین۔ تفسیر صافی۔ تفسیر قمی
۳۔ ولایت فقیہ آقائی خمینیؒ
۴۔ مصباح الہدایۃ إلی الخلافۃ والولایۃ آقائے خمینیؒ ص ۵۴
۵۔ ایضاً ص ۵۵
۶۔ سورۃ النساء آیت ۵۹
۷۔ الاحزاب آیت ۶
۸۔ سورۃ مبارکہ ص آیت ۵۴
۹۔ سورہ مبارکہ ص آیت ۱۷
۱۰۔ راغب اصفہانی مفردات القرآن
۱۱۔ ولایت فقیہ منتظری
۱۲۔ سورہ المائدہ آیت ۵۵
۱۳۔ سورہ مبارکہ محمدؐ آیت ۱۱
۱۴۔ سورۃ المائدہ مبارکہ الاحزاب آیت ۴۰
۱۵۔ امالی شیخ مفید۔ امالی شیخ صدوق
۱۶۔ بصائر الدرجات
۱۷۔ المنجد
۱۸۔ لغات القرآن
۱۹۔ لغت القرآن
۲۰۔ اصول کافی۔ ولایۃ فقیہ منتظری۔ مشارق انوار الیقین
۲۱۔ پرواز در ملکوت، ج ا ص ۲۴ خمینیؒ۔ سر الصلوۃ خمینیؒ

❖❖❖

عذاب کیوں نازل ہوتا ہے؟

القطرہ: ج ۱ ص ۱۶۵۔ ابن عباس رسول خدا سے روایت کرتے ہیں:

لَایُعَذِّبُ اللہ ھذا الخَلقِ اِلَّا بِذَنُوبِ العُلَمَاءِ الَّذِینَ یَکتُمُونَ الحَق مِنَ فَضلِ علیٍ وَعِترَته۔

خداوند تعالیٰ مخلوق پر عذاب اُن علماء کے گناہوں کی وجہ سے نازل کرتا ہے جو علیؑ اور اولادِ علیؑ کے فضائل کو چھپاتے ہیں

وہ لوگ جو علیؑ کی ولایت کو ظاہر کرتے ہیں اُن کو رحمت گھیر لیتی ہے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

بدبخت وہ ہیں جو آپ امر ولایت کو چھپاتے ہیں، وہ جہنمی ہیں۔

مکمل حدیث طویل ہے کتاب القطرہ سے رجوع کریں۔

اَلبَابُ الثَّالِثُ

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

معرفت ولایتِ عظمیٰ

کسی بھی چیز پر اعتقاد رکھنے سے پہلے اس کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے۔شہادۃ ثالثہ مقدسہ کے برملا انکار کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو معرفت ولایۃ عظمیٰ سرکار امیر علیہ السلام نہیں ہے لہٰذا سب سے پہلے ہم ان ذوات مقدسہ کی ولایت کی معرفت پر گفتگو کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

بڑی مشہور دعا ہے جو ہر مسجد میں پڑھی جاتی ہے جس کا نام بھی دعاء معرفت ہے جس کا انکار کرنے کی کسی میں ہمت نہیں ہے۔

اَللّٰھُمَّ عَرِّفنِی نَفْسَكَ پروردگار مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا فرما۔فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِی نَفْسَكَ اگر تو نے اپنی ذات کی معرفت نہ کروائی لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَكَ تو میں تیرے رسولؐ کی معرفت حاصل نہیں کر پاؤں گا۔اَللّٰھُمَّ عَرِّفنِی رَسُوْلَكَ پروردگار مجھے اپنے رسول کی معرفت سے بہرہ مند فرما فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِی رَسُوْلَكَ اگر تو نے اپنے رسول کی معرفت عطا نہ فرمائی لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ تو میں تیری حجت کی معرفت حاصل نہ کر سکوں گا اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِی حُجَّتَكَ اے خالق مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِی حُجَّتَكَ اگر تو نے مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا نہ فرمائی ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِی تو میں بے دین ہو جاؤں گا۔(۱)

قارئین محترم! دعائے معرفت کا نتیجہ کیا نکلا:۔

۱۔ معرفت توحید نہ ہو تو معرفت رسالت نہیں ہو سکتی۔

ب۔ معرفت رسالت نہ ہو تو معرفت حجتؑ (امامت۔ولایت) حاصل نہیں ہو سکتی۔

ج۔ اگر معرفت حجتؑ (ولایت) نہ ہو تو انسان بے دین ہو کر مرتا ہے اسے معرفت توحید و رسالت فائدہ نہیں دیتی۔

اسی لیے ہم معرفت توحید حاصل کر لینے کے بعد اقرار کرتے ہیں **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ**۔ اب ہمیں معرفت رسالت حاصل ہو گئی۔اب ہم رجوع کریں گے معرفت حجتؑ کی طرف۔معرفت حجۃ حاصل ہونے کے بعد ہم گواہی دیں گے۔**اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهٗ الْمَعْصُوْمِيْنَ** معرفت حجتؑ کے بعد اب ہم یقین کی اس منزل پر پہنچ گئے کہ گمراہی بے دینی ہم سے دور ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ نے معرفت کے یہ تین درجے ہمیں عطا فرمائے۔معرفت توحید + معرفت رسالت + معرفت حجت یعنی ولایۃ ...... معرفت توحید نہ ہونے کا نقصان صرف یہ ہے کہ ہم رسالتؐ نہ سمجھ پائیں گے اور معرفت رسالت نہ ہونے سے نقصان یہ ہے کہ ہم معرفت ولایۃ نہ حاصل کر پائیں گے اور اگر معرفت حجتؑ نہ ہوئی تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ بے دین ہو جاویں گے۔

اب ان علماء کرام سے پوچھتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ شہادۃ ثالثہ مقدسہ ادا کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے گویا کہ ان صاحبان کو معرفت حُجتؑ ولایت نہ ہے لہٰذا اس تیسری گواہی کے بغیر انسان بے دین ہو جاتا ہے لہٰذا مومن کو چاہیے کہ بے دین ہونے سے بچنے کیلئے توحید و رسالت کے بعد معرفت ولایۃ حاصل کرے ورنہ اپنے آپ کو شیعہ کہلانا ترک کر دے اور معرفت حُجتؑ ہی سب سے بڑا اہم مسئلہ ہے۔حضرت جابر بن عبداللہ انصاری امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں:

ا۔ **''صعب مستصعب لا یومن به الا ملك مقرب او نبی مرسل او عبداً۔ امتحن اللّٰه قلبه للایمان۔''**

(ترجمہ) یعنی احادیث آل محمدؐ کا جاننا انتہائی مشکل ہے اس پر وہی ایمان رکھے گا جو ملک مقرب ہو گا یا نبی مرسل ہو گا یا ایسا مومن جس کے قلب کا اللہ تعالیٰ نے ایمان سے

امتحان لیا ہوگا۔

ب۔ ''عن الصادق علیه السلام خالطوا الناس بما یعرفون ودعوهم مما ینکرون ولا تحملوا علی انفسکم وعلینا ان امرنا صعب مستصعب لایحمله الا ملك مقرب اور نبی مرسل او مومن امتحن الله قلبه للایمان''

(ترجمہ) یعنی لوگوں سے ملے جلے رہوان امور میں جن میں ان کو معرفت حاصل ہے اور جن امور کو پسند نہیں کرتے ان میں سے ان سے کنارہ کرو نہ اپنے پر بوجھ ڈالو اور نہ ہم پر کیونکہ ہمارا امر (ولایۃ) بہت مشکل ہے جس کا متحمل یا ملک مقرب ہے یا نبی مرسل ہے یا ایسا مومن ہے جس کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان سے لیا ہے۔

ج۔ ''قال ابی جعفر علیه السلام ان حدیثنا صعب مستصعب لا یحتمله الا صدور منیره و قلوب سلیمة و اخلاق حسنة''

(ترجمہ) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہماری حدیث مشکل ہے اس کا تحمل روشن سینے اور سلیم دلوں اور بہترین اخلاق والوں کو ہوسکتا ہے۔

د۔ ''عن ابی جعفر علیه السلام قال حدیثنا صعب مستصعب لا یحتمله الا ملك مقرب او نبی مرسل او مومن ممتحن او مدینة خفیة''

(ترجمہ) فرماتے ہیں ہماری حدیث مشکل ہے اگر اس کے متحمل ہوسکتے ہیں تو ملک مقرب یا نبیؐ مرسل یا وہ مومن جس کا امتحان ہو چکا ہو یا وہ آبادی جو خدا کی حفاظت میں ہے۔

ہ۔ ''قال امیر المومنین علیه السلام ان امرنا صعب مستصعب لا یحتمله الا ملك مقرب او نبی مرسل او مومن امتحن الله قلبه للایمان''

(ترجمہ) امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ امر آل محمدؐ کی برداشت ملک مقرب اور نبی مرسل اور آزمائش شدہ مومن کو ہے۔

و۔ "قال جعفر الصادق علیه السلام ان عندنا واللّٰه سر من اسرار اللّٰه و علماً من علم اللّٰه لا یحتمله ملك مقرب ولا نبی مرسل و لامومن امتحن اللّٰه قلبه للایمان"(۲)

(ترجمہ) سرکار فرماتے ہیں ہمارے پاس اللہ کے اسرار میں سے راز ہیں اور اس کے علم میں سے علم ہے جس کی برداشت نہ ملک مقرب میں ہے نہ نبی مرسل میں سے نہ مومن ممتحن کو ہے۔

قارئین کرام! جن اسرار کی برداشت نہ ملک مقرب نہ نبی و مرسل نہ آزمائش شدہ مومن میں ہو۔ عام انسان اور پھر مسجد کی روٹیوں پر گزارہ کرنے والا' شھریے پر دین و ایمان کا سودا کرنے والا کیسے برداشت کرسکتا ہے۔ وہ سوائے انکار کے کچھ کرسکتا ہی نہیں ہے۔ بغیر سوچے سمجھے قرآن و حدیث کا انکار کر کے ان کی ولایت سے منہ موڑ کر ان کی شفاعت سے محروم ہو جاتا ہے مختصراً چھ عدد احادیث پیش کیں۔ سوچنا چاہیے کہ ان حضرات کے معاملات ملائکہ' انبیاء' مرسلین' ممتحن' مومنین سمجھنے سے قاصر ہیں۔ تو ہم کس طرح انہیں سمجھ سکتے ہیں۔ ان کی ولایت کا انکار مت کرو۔ ہوسکتا ہے یہ انکار ہمیشہ کیلئے جہنم میں پہنچادے۔

مختصراً دو واقعات حضرت امام حسین علیہ السلام سے پیش کرتا ہوں۔

(۱) حضرت صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے امام حسین علیہ السلام سے عرض کیا؟

حدثنی یابن رسول اللّٰه بفضلکم الذی جعله اللّٰه لکم قال انك لن تطیق علم۔

عرض کیا اے فرزند رسولؐ جو فضائل اللہ تعالی نے آپ کے لیے قرار دیئے ہیں ان میں سے کچھ مجھ سے بیان فرمائیے۔ فرمایا تم میں سننے کی برداشت نہیں ہے۔ اس آدمی نے عرض کیا میں ضرور برداشت کروں گا۔ پس امام علیہ السلام نے ایک حدیث بیان فرمائی سنتے ہی اس آدمی کے سر ڈاڑھی کے بال سفید ہو گئے اور حدیث کو بھول گیا۔ امام حسینؑ

فرماتے ہیں پھر بھی میں نے اسے بچالیا ہے۔(۳)

(۲) امام صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کچھ لوگ امام حسین علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کیا:

یا ابا عبداللّٰہ حدثنا بفضلکم جعله الله لکم فقال انکم لا تحتملونه۔

اے ابا عبداللہ ہمیں اپنے فضائل سے آگاہ فرمایئے جو اللہ نے آپ کے لیے قرار دیئے ہیں۔ فرمایا تم اس قابل نہیں کہ برداشت کرسکو ان کے اصرار کرنے پر فرمایا اگر تم سچے ہو تو ایک آدمی کو میرے قریب بھیجو اور دو آدمی دور ہٹ جاؤ ایک کو حدیث بیان فرمائی وہ دیوانہ ہوگیا اور منہ کے بل زمین پر گر پڑا اٹھ کر چلا باقی دو نے اسے بلایا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔(۴)

ان واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ آل محمدؐ کے فضائل کا متحمل ہونا ہر انسان کا کام نہیں۔ ہر آدمی ان کے کلام کو نہیں سمجھ سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ان کی ولایت اور فضائل کا فوراً تلملا کر انکار کر دیتے ہیں ان کے دل ان کے فضائل ولایت کے متحمل ہی نہیں ہو سکتے۔

جو لوگ ان کے فضائل، مقام ولایت کو برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھتے اور فوراً انکار کر دیتے ہیں انہیں چاہیئے کہ مندرجہ ذیل حدیث کو ذہن میں رکھیں۔ بہت سی احادیث ہیں مگر صرف ایک پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

عدم برداشت کا علاج

وردعلیکم من حدیث آل محمد علیهم السلام فلانت له قلوبکم و عرفتموه فاقبلوه ما استماذت قلوبکم و انکرتموه فردوا الی اللّٰه و الی الرسول والی العالم من آل محمدً انما الهالك ان یحدث احدکم بالحدیث الذی لایحتمله فیقول

واللہ ماکان ھذا واللہ ماکان ھذا واللہ ماکان ھذا والانکار بفضالھم ھوالکفر۔ (۵)

(ترجمہ) امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں جابر جعفی سے۔اے جابر جو حدیث آل محمدؐ سے تمہارے پاس پہنچے اگر تمہارے دل نرم ہوں اور ان کو سمجھ لو تو قبول کرلو اور اگر تمہارے دل تسلیم نہ کریں تو پھر اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ اور عالم آل محمدؑ کی طرف پھیر دو کیونکہ وہ آدمی ہلاک ہوگا جس کے سامنے نا قابل تحمل حدیث بیان کی جاوے اور برداشت نہ کرتے ہوئے کہہ دے خدا کی قسم ایسا ہونا مشکل ہے کیونکہ ان کے فضائل کا انکار کفر ہوگا۔

مومنین کرام! غالباً اسی جابر جعفی سے جناب نے فرمایا تھا اگر کوئی کلام قابل برداشت نہ ہو تو زمین میں گڑھا کھود و اور زمین ہی کو وہ فضائل سناؤ چنانچہ بعض اوقات جابر تنگ آ کر زمین میں منہ ڈال کر فضائل سناتا اور زمین پھٹ جاتی۔(۶)

سرکار نے راستہ بتلا دیا مگر یہ خود و ہمارے فضائل کی احادیث سمجھ میں نہ بھی آئیں تو انکار کر کے کافر مت بنو بلکہ اللہ، رسولؐ عالم آل محمد کی طرف لوٹا دو...... انکار کا تمھیں کوئی حق نہیں۔ ہمارے فضائل کا تحمل صرف خاص ملائکہ، انبیاء، مرسلین، مقربین اور امتحان شدہ مومنین ہی کو ہوگا۔ انکار کرنے والا کافر ہوگا۔

سلمان محمدی کے ایمان کی منزل

بعض احادیث میں ایمان کے دس درجات بیان کئے گئے ہیں اور سلمان کے متعلق فرمان معصوم ہے کہ وہ ایمان کے دسویں درجہ پر فائز ہے اس لیے گویا ابوذر بھی انہی حضرات میں سے ایک ہے جن کی جنت مشتاق ہے لیکن باوجود اس کے سلمان اور ابوذر میں صیغہ اخوت بھی پڑھا ہوا تھا۔ عقد مواخات میں حضور دو جہاں نے ان دونوں کو بھائی بھائی بنا دیا مگر معرفت ولایت کے معاملہ میں اتنا فرق تھا کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں: (بصائر الدرجات)

لوعلم ابوذر مافی قلب سلمان لقتلہ لانہ ادرک علم الاولین و

الاخرین وهم بحر لا نیزف و هومنا اهلبیت۔ (۷)

اگر ابوذر کو پتہ چل جائے کہ سلمان کے دل میں کیا ہے تو وہ اس کے قتل پر آمادہ ہو جائے کیونکہ سلمان نے علم اولین اور آخرین پالیا تھا اور وہ ایسا بحر علم تھا جو جلوؤں سے خالی نہ ہوسکتا تھا اور ہم اہل بیتؑ میں سے تھا۔

قابل غور بات یہ ہے کہ نہ تو سلمان غالی تھا اور نہ ابوذر مقصر تھا بلکہ معرفت آل محمد علیہم السلام میں ان کا اتنا فرق تھا کہ ابوذر کیلئے درجہ یقین جناب سلمان قابل قتل تھا۔ مجھے ان شہر یہ خوروں پہ افسوس ہے کہ ادھر فضائل آل محمد بیان کئے فوراً چہرہ سوجھ جاتا ہے۔ اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکتے۔ کفر و شرک کی مشین حرکت میں آجاتی ہے۔ مداحیان آل اطہار کو غالی نصیری کہہ کر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

سرکار محمدؐ و آل محمدؐ کا فرمان ہے کہ جس نے ہمیں سمجھنا ہو وہ سلمان کو سمجھے جن کی عقل میں سلمان نہیں آسکتا وہ آقائے سلمان کو کیسے سمجھ سکتے ہیں۔

قارئین کرام! اب میں آپ کے سامنے معرفت ولایت امیر المومنین علیہ السلام سمجھانے کیلئے مسلمات شیعہ میں سے ایک بڑی شہرہ آفاق حدیث پیش خدمت کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں جو کہ ''معرفت نورانیہ'' کے نام سے معروف ہے۔ حدیث کافی طویل ہے میں ناظرین کی سہولت کی خاطر اس حدیث شریف کو مختلف پیروں میں تقسیم کر کے ساتھ ساتھ ترجمہ اور مختصر تشریح کرتا جاؤں گا۔ میرا دعویٰ ہے اگر یہ حدیث مبارکہ سمجھ میں آگئی تو پھر شہادۃ ثالثہ مقدسہ کا انکار کوئی نہیں کر سکے گا۔

حدیث معرفت بالنورانیہ (درولایت امیر المومنین علیہ السلام)

''ان ابوذر الغفاری سئل سلمان الفارسی قال یأ اباعبدالله ما معرفة امیر المومنین علیه السلام باالنور انیة قال یا جندب فامض بناحتی نساله عن ذالك قال فأتیناه فلم تجده فانتظرناه حتی جاء فقال صلوٰة الله علیه ماجاء لکما؟ قالا جئناك یا

امیر المومنین نسئلك عن معرفتك بانورانیة قال علیه السلام مرحبا بکما من ولیین متعاهدین لدینه لستما بمقصرین لعمری ان ذالك الواجب علی کل مومن و مومنة"

(ترجمہ) جناب ابوذر الغفاری نے جناب سلمان محمدی سے سوال کیا کہ اے ابوعبداللہ امیر المومنینؑ کی معرفت بالنورنیہ کیا ہے۔ سلمان نے کہا میرے ساتھ چلو تا کہ سرکار سے پوچھ لیں۔ ابوذر کہتا ہے ہم ان کے پاس گئے وہ موجود نہ تھے ہم نے انتظار کیا حتیٰ کہ آپ تشریف لائے اور فرمایا کیسے آئے ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم آپ کی معرفت نورانیہ معلوم کرنے آئے ہیں۔ یہ سن کر حضورؑ نے خوش ہو کر فرمایا مرحبا اے میرے دونوں دوستو تم دونوں دین کے پابند ہو اور مقصرین میں سے نہیں ہو مجھے اپنی جان کی قسم یہ معرفت واجب ہے ہر مومن پر اور ہر مومنہ پر۔

مولف: سرکار کا ارشاد ہے کہ میری معرفت نورانیہ ہر مومن، مومنہ پر واجب ہے۔ ابوذر، سلمان تم دونوں مقصر نہیں ہو۔ ثابت ہوا جو ان کی معرفت نہیں رکھتا حقیقتاً میں وہی مقصر ہے۔ سلمان و ابوذر دونوں عقد مواخات میں بندھے ہوئے تھے۔ دونوں مقصرین پر لعنت کرنے والے تھے۔ دونوں صحیح العقیدہ تھے۔ یہ دونوں ہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ کی عین حیات میں اپنی اقامت اور اذانوں کو اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیاً اَمِیرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیّ اللہ سے مزین کر رکھا تھا۔ انہی کی بدولت ہی ہمیں پتہ چلا کہ ولایت کی گواہی جزو اذان ہے۔ (۸)

"ثم قال یا سلمان ویا جندب قالا لبیك یا امیر المومنین قال علیه السلام انه لا یستکمل احد الایمان حتی یعرفنی کنه معرفتی بالنورانیة فاذا عرفنی بهذه المعرفة فقد امتحن الله قلبه للایمان و شرح صدره للاسلام و صار عارفاً مستبصراً ومن قصر عن معرفة ذالك فهو شاك و مرتاب"

(ترجمہ) پھر فرمایا اے سلمان اے جندب دونوں نے کہا لبیک فرمایا کہ کسی کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ معرفت بالنورانیہ کی کنہ نہ دریافت کرلے جب اس کے ذریعے پہچان لے تو اس کے دل کا امتحان خدا نے ایمان سے لے لیا ہے اور اسلام کیلئے اس کا سینہ کشادہ کر دیا ہے اور وہ عارف و بصیر ہو گیا ہے اور جو اس معرفت سے مقصر ہوا وہ شاک اور مرتاب ہے یعنی وہ شک اور ریب میں رہا۔

مولف: معلوم ہوا مقصر ہوتا ہی وہ ہے جو ہر وقت ان میں شکوک و شبہات اور ریب عیب ڈھونڈنے والا ہو۔ اب قارئین خود جان لیں کہ مقصر کون ہے۔

یا سلمان یا جندب قال لبیك یا امیر المومنین قال علیه السلام معرفتی بالنورنیة معرفتة اللّٰه عزوجل و معرفة اللّٰه عزوجل معرفتی بالنورانیة وهوالدین الخالص الذی قال اللّٰه تعالیٰ وما امروا الا لیعبدوا اللّٰه مخلصین له الدین حنفا و یقیموا الصلوٰة ویوتوا الزکوٰة وذلالك دین القیمةO

یقول ماأمروا الا بنبوة محمدؐ وهی الدیانة المحمدیة السمحة وقوله یقیمون الصلوٰة فمن اقام ولایتی فقد اقام الصلوٰة اقامة ولایتی صعب مستصب لایحتمله الا ملك مقرب او نبی مرسل او عبد مومن امتحن اللّٰه قلبه للایمان فالملك اذا لم یكن مقرباً لم یحتمله والنبی اذالم یكن مرسلاً لم یحتمله والمومن اذا لم یكن ممتحناً لم یحتمله۔

اے سلمان اے جندب دونوں نے عرض کی لبیک یا امیر المومنینؑ ۔فرمایا نورانیت کے ساتھ میری معرفت درحقیقت اللہ کی معرفت ہے اور اللہ کی معرفت میری معرفت نورانیہ ہے اور یہ وہی دین ہے جو **وما امروا الا یعبدوا اللّٰه** کی ایت سے مراد ہے

یعنی نہیں حکم کیے گئے مگر اللہ کی عبادت کیلئے خالص دین حنیف کیلئے نماز پڑھیں، زکوۃ دیں اور دین قیم بھی ہے۔ فرمایا نہیں حکم دیا گیا مگر ساتھ نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ دین محمد یہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا۔

یقمون الصلاۃ سے مراد اقامت ولایت ہے گویا کہ جس نے ولایۃ کو قائم کیا اس نے نماز قائم کی اور میری ولایت کی اقامت سخت مشکل امر ہے جس کا تحمل یا ملک مقرب کو ہے یا نبی مرسل کو ہے یا مومن ممتحن کو جس کے دل کا امتحان ایمان سے ہو چکا ہو بس جب ملک مقرب نہ ہو یا مومن آزمائش نہ کیا گیا ہو تو وہ برداشت نہ کر سکے گا۔

عرض مولف: کلام امام علیہ السلام نے یہ نتیجہ دیا:

ا۔ **یقیمون الصلوٰۃ** سے مراد اقامۃ ولایت علیؑ ہے۔

ب۔ جس نے ولایت کو قائم کیا اس نے نماز قائم کی۔ گویا کہ ولایت اور نماز لازم وملزوم ہیں۔ ولایۃ قائم ہوگی تو نماز کو نماز سمجھا جائے گا ورنہ نہیں۔

ج۔ ولایت امیر کو قائم کرنا ہی ایسا سخت امر ہے جسے ہر کوئی سمجھ نہیں سکتا۔

د۔ اقامت ولایت ہی اقامت نماز کی شرط ہے جس پر کوئی ملاں پورا نہیں اتر سکتا۔ اترے بھی کیسے جس امر ولایت کو نبی مقرب ملائکہ مرسل ممتحن مومن کے علاوہ کوئی برداشت نہیں کر سکتا تو اپنے آپ کو دین ودنیا کا واحد سلطان سمجھنے والا ولایت کو کیسے برداشت کر سکتا ہے۔

ہ۔ جیسا کہ اس باب کے شروع میں ہم نے چھ عدد احادیث معصوم پیش کیں کہ ہمارے امر کو کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔ حدیث معرفت بالنورانیہ کے اس پیراگراف نے ثابت کر دیا وہ سخت مشکل ترین امر بھی ولایت امیر علیہ السلام ہے جس نے ولایت قائم کی نماز اسی کی قائم ہوئی۔ اسی بات کی تصدیق قرآن مجید نے کی۔ **وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ** وہی لوگ جنتی ہیں جو شہادتوں پر قائم ہیں۔ یہاں بھی

شہادتین کا لفظ نہیں بلکہ جمع کا صیغہ ہے۔پس نماز اور شہادات لازم و ملزوم ہیں جس نے شہادات قائم کیں اس نے نماز قائم کی۔

''قال سلمان قلت یا امیرالمومنین من المومن ومانهایة' وماحده حتی اعرفه؟ قال علیه السلام یا اباعبدالله قلت لبیك یا اخا رسول الله قال المومن الممتحن هوالذی لا یردمن امرنا الیه شیء الا شرح صدره' لقبوله ولم یشك ولم یرتد۔''

''سلمان کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا اے امیر المومنینؑ مومن کون ہے اس کی نہایت اور حد کیا ہے تا کہ میں سمجھ سکوں۔فرمایا ''ابوعبداللہ مومن ممتحن وہ ہے جو ہمارے امر سے کسی شے کا انکار نہ کرے حتیٰ کہ اس کا سینہ اس کو قبول کرے اور نہ شک کرے اور نہ مرتد ہو۔''

عرض مولف: مومن کی نشانی یہ ہے کہ جوان کے فضائل ان کے متعلق عجائبات کو سنے اسے فوراً بلا حیل وحُجت قبول کرے' اس کا انکار نہ کرے۔ان کے فضائل میں شک نہ کرے مرتد نہ بنے۔ثابت ہوا ان کے فضائل سن کر جس کے سینے میں جس قدر بغض کی چنگاریاں سلگ اٹھتی ہوں اور فتوٰی کو فرمان معصوم پر ترجیح دینے لگے سمجھ لو وہی مرتد ہے وہی مشکوک ہے وہ منکر ازلی ہے۔

''اعلم یا اباذر انا عبدالله عزوجل و خلیفة' علی عباده لا تجعلونا ارباباً وقولوا فی فضلنا ماشیتم فانکم لا تبلغون کنه مافینا ولانهایة فان الله عزوجل قداعطانا اکبر و اعظم مما یصفه واصفکم اویخطر علی قلب احدکم فاذا عرفتمونا هکذا فانتم المومنون''

''اے ابوذر! جان لو کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس کی مخلوق پر اس کا خلیفہ ہوں ہمیں اللہ نہ کہو اور پھر جو چاہو کہو کیونکہ تم ہماری کنہ تک نہیں پہنچ پاؤ گے اور نہ انتہا تک پہنچ سکو گے۔تحقیق اللہ تعالیٰ جو کچھ عطا فرماتا ہے وہ بہت زیادہ ہے اس سے جس کی تمہارا وصف بیان کرنے والا وصف کرے یا کسی کا قلب خطور کرے اتنا جان لینے پر کہ تم مومن ہو۔

"قال سلمان! قلت یا اخا رسول اللّٰہ ومن اقام الصلوٰۃ اقام ولایتک؟ قال نعم یا سلمان تصدیق ذالک قولہ تعالیٰ فی الکتاب العزیز۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ و انہا لکبیرۃ الا علی الخالشعین۔ فالصبر رسول اللہ والصلوٰۃ اقامۃ ولایتی فمنہا قال اللہ تعالیٰ۔ وانہا لکبیرۃ ولم یقل و انہما لکبیرۃ لان الولایۃ کبیرۃ حملہا الا علی الخاشعین والخاشعون ھم الشیعۃ المستبصرون و ذالک لان اھل الاقاویل من المرجئۃ والقدریۃ والخوارج والناصبۃ وغیرھم یقرون لمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس بینھم خلاف وھم مختلفون فی ولایتی منکرون لا ذالک جاحدون بہا الا القلیل۔"

''سلمان کہتا ہے میں نے کہا اے برادر رسول خدا اقامت صلوٰۃ سے ولایت مراد لیتا ہے۔ فرمایا ہاں اے سلمان اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب عزیز میں موجود ہے۔ صبر سے مدد مانگو اور نماز سے اس کو نہ قبول کریں گے مگر خاشعین پس صبر سے مراد رسول ہیں اور نماز سے مراد میری ولایت ہے۔ اسی آیت میں اللہ نے فرمایا انہا لکبیرۃ اور نہیں فرمایا کہ یہ دونوں صبر اور صلوٰۃ بھاری ہیں کیونکہ ولایت بھاری ہے مگر خاشعین کیلئے بھاری نہیں ہے اور خاشیعون سے مراد بالبصیرت شیعہ ہیں اور یہ اس لیے کہ باتیں بنانے والے مرجیہ قدریہ خوارج و ناصبی وغیرہ سب محمد کی نبوۃ کا اقرار تو کرتے ہیں اور بلا اختلاف اقرار کرتے ہیں اور میری ولایت میں مختلف ہیں اور ولایت کا انکار کرتے ہیں البتہ میری ولایت کے قائل بہت تھوڑے ہیں۔

عرض مولف:۔

ا۔ مولا کائنات نے بات تو صاف صاف بتادی کہ محمد مصطفیٰ سرکار کی نبوت کا اقرار تو سب بلا اختلاف کرتے ہیں۔

ب۔ میری ولایت کا سب انکار کرنے والے ہیں میری ولایت کا اقرار کرنے والے بہت کم ہیں۔ اس سے بڑھ کر ہمارے عقیدے کی تصدیق مولا کیا فرماتے۔

ج۔ میری ولایت کا انکار کرنے والا ناصبی ہے اور ناصبی کہتے ہی اسے ہیں جو شیعوں کا دشمن ہو۔

صبر سے مراد رسالت ۔ صلاۃ سے مراد ولایت یعنی جہاں رسالت وہاں ولایت کا ہونا ضروری ہے۔

مکمل حدیث کو بار بار پڑھو تا کہ تمہیں پتہ چل سکے کہ ولایت کسے کہا جاتا ہے۔

یعنی سرکار فرماتے ہیں کہ اقرار نبوۃ میں اختلاف نہیں اقرار ولایت میں اختلاف ہے' کیوں؟

وهم الذين وصفهم الله فى كتابه العزيز فقال:- (انها لكبيرة الا على الخاشعين) وقال الله تعالىٰ فى موضع آخر فى كتابه العزيز فى نبوة محمدؐ وفى ولايتى (وبئر معطلة و قصر مشيد) فالقصر محمد صلى الله عليه وآله وسلم والبئر المعطلة ولايتى عطلوها وجحدوها ومن لم يقر بولايتى لم ينفعه الاقرار نبوة محمدؐ الا انهما مقرونانO

اور انہی کیلئے خداوند تعالیٰ نے فرمایا انها لكبيرة الا على الخاشعين یعنی خاشعون اس کو مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر اپنی کتاب عزیز میں ارشاد فرمایا نبوت محمدؐ اور میری ولایت کے بارے میں بئر معطلہ اور قصر مشید پس قصر مشید سے مراد محمدؐ اور بئر معطلہ سے مراد میری ولایت ہے جس کو معطل رکھا گیا اور جو میری ولایت کا اقرار نہ کرے اسے اقرار نبوت فائدہ نہ دے گی کیونکہ یہ دونوں ملی ہوئی ہیں۔

عرض مولف: ویسے تو [illegible] حدیث [illegible] شرح نہیں ہے یعنی اتنی واضح اور اتنی آسان عام فہم ترجمہ بھی ہے لیکن ذرا یاد دہانی کیلئے دو سطریں ضرور لکھنا چاہوں گا۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوۃ اور ولایت جناب [illegible] علیہ السلام یہ ایک دوسرے کے ساتھ بلا فصل ہیں۔ محمد رسول اللہ [illegible] اسے فائدہ [illegible] سکتا جس نے علی ولی اللہ نہ پڑھا۔ محمد رسول اللہ اور علی ولی اللہ لازم و ملزوم ہیں کاش یہ بات لوگوں کی سمجھ میں آجاتی۔

"وذلك ان النبىؐ نبى [illegible] وهو امام الخلق وعلى من بعده امام الخلق وصى محمد [illegible] صلى الله عليه وآله وسلم كما قال له النبىؐ انت منى بمنزلة

ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی و اولنا محمد اوسطنا محمد و آخرنا محمد فمن استکمل معرفتی فھو علی الدین القیم کما قال اللّٰہ تعالیٰ۔ (وذالک دین القیمۃ) وسابین ذالک بعون اللّٰہ و توفیقہ"

"یہ اس لیے کہ ہمارا نبی مرسل امام خلق ہے اور علیؑ اس کے بعد امام خلق اور وصی محمدؐ ہے جیسا کہ حدیث منزل میں ارشاد فرمایا تو میرے لیے بمنزلت ہارون برائے موسیٰ ہے فرق یہ ہے میرے بعد نبی نہیں ہو گا ہمارا اول محمدؐ درمیان والا محمدؐ سے آخر والا محمدؐ جو میری معرفت کامل کر دے دین قیم پر ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق سے واضح کر دوں گا۔"

"یا سلمان یا جندب قالا لبیک یا امیر المومنین صلوٰۃ اللّٰہ علیک قال کنت انا و محمد و نوراً واحداً من نور اللّٰہ عزوجل قال اللّٰہ تعالیٰ ذالک النور ان ینشق وقال للنصف کن محمداً وقال لنصف کن علیاً علیہ السلام فمنھا قال رسول اللّٰہ علی منی و انا من علیٰ ولا یودی عنی الا علی۔"

"اے سلمان اے جندب ہم نے کہا لبیک اے امیر المومنینؑ۔ فرمایا میں اور محمدؐ ایک نور تھے پس اللہ نے حکم دیا اس نور کو دو ٹکڑے ہو جا۔ ایک نصف سے فرمایا محمدؐ ہو جا اور دوسرے نصف سے فرمایا علی ہو جا اسی لیے تو رسولؐ نے فرمایا علی مجھ سے ہے میں [illegible] کچھ علی ادا کرے گا۔

عرض مولف: تو پھر یہ کہاں کا انصاف کہ آدھے نور [illegible] گواہی دی جاوے اور آدھے نور سے انحراف کیا جاوے اور اس [illegible] نماز قرار دیا جاوے۔ معاذ اللہ!

"وقد وجہ ابابکر [illegible] اۃ الی [illegible] جبرئیل فقال یا محمد قال لبیک قال ان اللّٰہ یامرک ان تو دیھا انت [illegible] جل [illegible] فوجھنی فی استرداد ابی بکر فرددتہ فوجد فی نفسہ یا رسول اللّٰہ انزل فی القرآن؟ قال لا ولکن لا یودی الا انا او علی"

[illegible]

د۔ صبر سے مراد رسالت۔ صلاۃ سے مراد ولایت یعنی جہاں رسالت وہاں ولایت کا ہونا ضروری ہے۔

مکمل حدیث کو بار بار پڑھو تا کہ تمہیں پتہ چل سکے کہ ولایت کسے کہا جاتا ہے۔

یعنی سرکار فرماتے ہیں کہ اقرار نبوۃ میں اختلاف نہیں اقرار ولایت میں اختلاف ہے' کیوں؟

وھم الذین وصفھم اللّٰہ فی کتابہ العزیز فقال:۔ (انھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین) وقال اللّٰہ تعالیٰ فی موضع آخر فی کتابہ العزیز فی نبوۃ محمدؐ وفی ولایتی (وبئر و معطلۃ و قصر مشید) فالقصر محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم والبئر المعطلۃ ولایتی عطلوھا وجحد وما ومن لم یقر بولایتی لم ینفعہ الاقرار نبوۃ محمدؐ الا انھما مقرونانo

اور انہی کیلئے خداوند تعالیٰ نے فرمایا **انھا لکبیرۃ الا علی الخاشیعن** یعنی خاشعون اس کو مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر اپنی کتاب عزیز میں ارشاد فرمایا نبوت محمدؐ اور میری ولایت کے بارے میں **بئر معطلہ** اور **قصر مشید** پس قصر مشید سے مراد محمدؐ اور **بئر معطلۃ** سے مراد میری ولایت ہے جس کو معطل رکھا گیا اور جو میری ولایت کا اقرار نہ کرے اسے اقرار نبوت فائدہ نہ دے گی کیونکہ یہ دونوں ملی ہوئی ہیں۔

عرض مولف: ویسے تمام تر حدیث قابل تشریح نہیں ہے یعنی اتنی واضح اور اتنی آسان عام فہم ترجمہ بھی ہے لیکن ذرا یاد دہانی کیلئے دو سطریں ضرور لکھنا چاہوں گا۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوۃ اور ولایت جناب امیر المومنین علیہ السلام یہ ایک دوسرے کے ساتھ بلا فصل ہیں۔ محمد رسول اللہ کہنا ہرگز اسے فائدہ نہیں دے سکتا جس نے علی ولی اللہ نہ پڑھا۔ محمد رسول اللہ اور علی ولی اللہ لازم وملزوم ہیں کاش یہ بات لوگوں کی سمجھ میں آجاتی۔

"وذالک ان النبیؐ نبی مرسل وھو امام الخلق وعلی من بعدہ امام الخلق وصی محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کما قال لہ النبیؐ انت منی بمنزلۃ

ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی و اولنا محمد اوسطنا محمد و آخرنا محمد فمن استکمل معرفتی فھو علی الدین القیم کما قال اللہ تعالیٰ۔ (وذالك دین القیمة) وسابین ذالك بعون اللہ و توفیقه"

"یہ اس لیے کہ ہمارا نبی مرسل امام خلق ہے اور علیؑ اس کے بعد امام خلق اور وصی محمدؐ ہے جیسا کہ حدیث منزل میں ارشاد فرمایا تو میرے لیے بمنزلت ہارون برائے موسیٰ ہے فرق یہ ہے میرے بعد نبی نہیں ہو گا ہمارا اول محمدؐ درمیان والا محمد سے آخر والا محمد جو میری معرفت کامل کر دے دین قیم پر ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق سے واضح کر دوں گا۔"

"یا سلمان یا جندب قالا لبیك یا امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیك قال کنت انا و محمد و نوراً واحداً من نور اللہ عزوجل قال اللہ تعالیٰ ذالك النور ان ینشق وقال للنصف کن محمداً وقال لنصف کن علیاً علیه السلام فمنھا قال رسول اللہ علی منی و انا من علیٌ ولا یودی عنی الا علی۔"

"اے سلمان اے جندب ہم نے کہا لبیک اے امیر المومنینؑ۔ فرمایا میں اور محمدؐ ایک نور تھے پس اللہ نے حکم دیا اس نور کو دو ٹکڑے ہو جا۔ ایک نصف سے فرمایا محمد ہو جا اور دوسرے نصف سے فرمایا علی ہو جا اسی لیے تو رسولؐ نے فرمایا علی مجھ سے ہے میں علی سے۔ میرا سب کچھ علیؑ ادا کرے گا۔

عرض مولف: تو پھر یہ کہاں کا انصاف کہ آدھے نور کی گواہی دی جاوے اور آدھے نور سے انحراف کیا جاوے اور اس کی گواہی کو مبطل نماز قرار دیا جاوے۔ معاذ اللہ!

"وقد وجه ابابکر ببرأۃ الی مکة فنزل جبرئیل فقال یا محمد قال لبیك قال ان اللہ یامرك ان تودیھا انت اورجل منك فوجھنی فی استرداد ابی بکر فرددته فوجد فی نفسه یا رسول اللہ انزل فی القرآن؟ قال لا ولکن لا یودی الا انا او علیٌ"

"کہ ابوبکر کو بھیجا مکہ کی طرف سورۃ براۃ کی تبلیغ کیلئے پس جبرئیلؑ نازل ہوا یا محمدؐ فرمایا لبیک۔ فرمایا

اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے اسے خود پہنچاؤ یا جو تجھ سے ہے وہ پہنچادے پس ابوبکر کو واپس پلٹانے کیلئے مجھے بھیجا اور میں نے اسے واپس کیا اس نے محسوس کیا اور پوچھا اے اللہ کا رسولؐ قرآن میں میرے متعلق کچھ نازل ہوا ہے فرمایا نہیں؟ لیکن خود میں پہنچاؤں یا علی پہنچائے۔''

''یا سلمان و یا جندب قال لبیك یا اخا رسول اللّٰہ قال علیه السلام من لا یصلح لحمل صحیفة یودیها عن رسول الله کیف یصلح للامامة؟ یا سلمان و یا جندب فانا و رسول اللّٰہ صل اللّٰہ علیه وآله وسلم کنا نوراً واحداً صار رسول اللّٰہ محمد المصطفیٰ و صرت اناوصیه مرتضیٰ و صار محمد الناطق و صرت انا الصامت واِنه لا بدفی کل عصر من الاعصار ان یکون فیه ناطق و صامت یا سلمان صار محمد المنذر و صرت انا الهادی و ذالك قوله عزوجل (انما انت منذر ولکل قوم هاد) فرسول اللّٰہ صل اللّٰہ علیه وآله وسلم منذر و انا الهادی۔''

''پھر فرمایا اے سلمان اے جندب ہم نے کہا لبیک یا برادر رسول اللہ فرمایا جو ایک صحیفہ نہ پہنچا سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ کس طرح امامت کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اے سلمان اے جندب میں اور رسولؐ ایک نور تھے۔ رسولؐ اللہ محمد مصطفیٰ ہیں اور میں اس کا وصی مرتضیٰ ہوں۔ محمدؐ ناطق ہے اور میں صامت ہوں اور ہر زمانہ میں ضروری ہے ایک ناطق اور ایک صامت اے سلمان اے جندب محمدؐ منذر ہیں اور میں ہادی ہوں اور یہ فرمان قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ہے پس رسولؐ اللہ منذر ہیں اور میں ہادی ہوں۔

''ثم قال علیه السلام اللّٰہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد و کل شیءٍ عنده بمقدار ٥عالم الغیب والشهادة الکبیر المتعال ٥سواء منکم من اسر القول ومن جهر به ومن هو مستخف باللیل و سارب بالنهار ٥له معقبات من بین یدیة ومن خلفه یحفظونه من امر اللّٰہ٥

''پھر فرمایا اللہ تعالیٰ عالم ہے اس کا جو کچھ مادہ اٹھائے ہوئے ہے اپنے شکم میں اور جو کچھ رحم میں گھٹتا اور بڑھتا ہے اور ہر شے اس کے پاس مقدار کے ساتھ ہے وہ عالم الغیب والشہادہ ہے کبیر ہے متعال

ہے وہ جانتا ہے خواہ تم میں سے کوئی بات کو پوشیدہ رکھے یا ظاہر کرے اور اس کو بھی جانتا ہے جو رات کو پوشیدہ رکھے اور اس کو بھی جانتا ہے جو دن کو چلے پھرے۔ یہ سب اس کے بعد برابر اس کی طرف سے نگہبان فرشتے مقرر ہیں جو انسان کے آگے پیچھے ہیں اور اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

قال و ضرب عليه السلام بيده على الاخرى و قال صار محمد صاحب الجمع و صرت انا صاحب النشر و صار محمد صاحب الجنة و صرت انا صاحب النار اقول لها خذى هذا و ذرى هذا و صار محمد صاحب الرجفة وصرت انا صاحب الهداة و انا صاحب اللوح المحفوظ الهمنى الله عزوجل علم فيه۔

نعم يا سلمان و يا جندب و صار محمد (يٰسن و القرآن الحكيم) و صار محمد ن' والقلم و صار محمد طه ما انزلنا عليك القرآن لتشقى o و صار محمد صاحب الدلالات و صرت انا صاحب المعجزات والايات و صار محمد خاتم النبيين و صرت انا خاتم الوصيين وانا الصراط المستقيم و انا النباء العظيم الذى هم فيه مختلفون ولا احد اختلف الا فى ولايتى و صار محمد صاحب الدعوة و صرت انا صاحب السيف و صار محمد نبياً مرسلاً و صرت انا صاحب امر النبيّ۔

پس زمین پر ہاتھ مارا۔ فرمایا محمدؐ صاحب جمع ہے اور میں صاحب نشر۔ محمد صاحب جنت ہے اور میں قسیم نار ہوں میں جہنم کو کہوں گا اس کو پکڑے اور ان کو چھوڑ دے۔ محمد صاحب زلزلہ ہیں اور میں صاحب عذاب ہوں۔ میں صاحب لوح محفوظ ہوں اللہ تعالیٰ نے لوح کا سارا علم مجھے بطور الہام عطا فرمایا۔

اے سلمان اے جندب! محمد یٰسین والقرآن الحکیم' محمدؐ ن والقلم ہے۔ محمد طٰہٰ ما انزلنا القرآن لتشقی ہے۔ محمدؐ صاحب ولالات ہیں۔ میں صاحب معجزات ہوں' صاحب آیات ہوں۔ محمدؐ خاتم النبین ہے۔ میں خاتم الوصیین ہوں۔ میں صراط مستقیم ہوں' میں نباء عظیم ہوں جس میں اختلاف کیا گیا اور نہیں اختلاف کیا کسی نے مگر میری ولایت میں۔ محمدؐ صاحب دعوت ہیں۔ میں صاحب سیف ہوں محمدؐ نبی مرسل ہے میں صاحب امر

نبی ہوں۔

مولف: سرکار امیر المومنین علیہ السلام معرفت بالنورانیہ بیان کرتے ہوئے ابوذر (جندب) اور سلمان کو بتایا کہ میری ہی ولایت میں اختلاف ہوگا اور کسی بات میں اتنا اختلاف نہیں ہوگا۔

سرکار نے یہ نہیں فرمایا کہ ابوذر سلمان تم بھی میری ولایت میں اختلاف کرو گے۔ یہی وجہ ہے کہ عین حیات پیغمبر عربی میں ہی سلمان و ابوذر دونوں نے اشھد ان علیاً امیر المومنین ولی اللہ کی صدائیں اپنی اذانوں، اقامتوں میں بلند کر دی تھیں کیونکہ انہیں معرفت ہو چکی تھی جیسا کہ تفصیل آگے آئے گی۔

قال اللّٰہ عزوجل (یلقی الروح من امرہٖ علی من یشاءُ من عبادہٖ) وھو روح اللّٰہ لا یعطیہ ولا یلقی ھذا الروح الاعلی ملك مقرب او نبی مرسل او وصیی منتخب فمن عطاء اللّٰہ ھذا الروح فقد ابانہ من الناس و فوض الیہ القدرۃ واحیی الموتیٰ و علم بھا ماکان وما یکون وسار من المشرق الی المغرب ومن المغرب الی المشرق فی لحظۃ عین و علم مافی الضمائر و القلوب و علم ما فی السماوات و الارض۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اللہ ڈال دیتا ہے روح کو اپنے امر سے اپنے بندوں میں جس میں چاہے اور وصی روح اللہ ہے۔ نہیں عطا کرتا اور نہ ہی ارتقا کرتا ہے اس روح کو مگر ملک مقرب میں یا نبی مرسل میں یا وصی برگزیدہ میں پس جس کو اللہ تعالیٰ روح دے دیتا ہے۔ وہ لوگوں جیسا نہیں ہوتا اس کے سپرد اپنی قدرت کر دیتا ہے اور وہ مردہ زندہ کرنا اور علم ماکان ما یکون کی تعلیم دیتا ہے۔ پس وہ مغرب سے مشرق اور مشرق سے مغرب تک چشم زدن میں پہنچ جاتا ہے۔ ضمیر اور دل کی باتیں جان لیتا ہے اور آسمان وزمین کے حالات جان لیتا ہے۔

مولف: ولی مطلق روح اللہ ہوتا ہے۔ ہمارے جیسا نہیں ہوتا۔ وہ من جانب اللہ قادر صاحب قدرت ہوتا ہے۔ مردے زندہ کرتا ہے۔ مغرب و مشرق میں چشم زدن میں پہنچ جاتا ہے۔ دلوں کی باتیں جانتا

ہے یعنی حاضر و ناظر من جانب اللہ ہوتا ہے۔ جو ان باتوں پر عقیدہ نہیں رکھتا وہ معرفت بالنورانیہ نہیں رکھتا وہ جاہل مطلق ہے۔

یا سلمان و یا جندب و صار محمد الذکر الذی قال اللّٰہ تعالیٰ عزوجل (قد انزل اللّٰہ الیکم ذکراً رسولاً یتلوا علیکم آیات اللّٰہ o انی اعطیت علم المنایا والبلایا و فصل الخطاب و استودعت علم القرآن وما ھو کائن الی یوم القیامۃ و محمد اقام الحجۃ حجۃ للناس و صرت انا حجۃ اللّٰہ عزوجل جعل اللّٰہ لی مالم یجعل لاحد من الاولین. والاخرین لا لنبیی مرسل ولا لملك مقرب۔

اے سلمان اے ابوذر محمدؐ ذکر ہے جس کا تذکرہ انا ارسلنا الیکم کی آیت میں ہے یعنی ہم نے تمہاری طرف رسول کو ذکر بنا کر بھیجا۔ تلاوت آیات کے لئے بھیجا گیا تم نہیں سمجھتے مجھے علم منایا اور بلایا اور فصل خطاب دیا گیا ہے۔ علم قرآن ودیعت کیا گیا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوگا اس کا علم دیا گیا ہے۔ محمد امام حجۃ ہیں اور لوگوں کی حجۃ ہے۔ میں اللہ کی حجت ہوں مجھے وہ دیا گیا جو اولین و آخرین سے کسی کو نہ دیا گیا نہ نبی مرسل کو نہ ملک مقرب کو۔

مولف: ولی علم الاولین والاخرین کا مصداق ہوتا ہے۔

ولی یعنی امیر علیہ السلام کو وہ کچھ عطا ہوا جو کسی نبی و مرسل کو نہیں ملا۔ اس پر اعتقاد رکھنا ہی معرفت ولایت ہے۔

یا سلمان یا جندب قال لبیك یا امیر المومنینؑ قال علیه السلام انا الذی حملت نوحاً فی السفینة بامر ربی و انا الذی اخرجت یونس من بطن الحوت باذن ربی انا الذی جاوزت بموسیٰ بن عمر آن البحر با مرربی انا الذی اخرجت ابراھیم من النار باذن ربی انا الذی اخرجت انھار ھا و فجرت عیونھا و غرست اشجارھا باذن ربی انا عذاب یوم الظلة و انا منادی من مکان قریب قدسمعه الثقلان الجن والانس و فھمه قوم انی لاسمع کل یوم الجبارین

والمنافقين بلغاتهم وانا الخضر عالم موسىٰ وانا معلم سليمان بن داود و انا ذوالقرنين انا قدرة الله عزوجل ٥

يا سلمان يا جندب انا محمد و محمد آنا و انا من محمد و محمد منى قال الله تعالىٰ "مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ٥بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ" لَّا يَبْغِيَانِ٥

اے سلمان اے ابوذر عرض کیا لبیک یا امیر المومنینؑ فرمایا میں نے بامر رب نوحؑ کو کشتی میں سوار کیا تھا میں نے ہی باذن رب یونسؑ کو بطن ماہی سے نکالا تھا۔ میں نے ہی بامر رب موسیٰؑ کو دریا سے پار کیا تھا۔ میں نے باذن رب ابراہیمؑ کو آگ سے نکالا' زمین پر نہریں میں نے جاری کیں۔ چشمے میں نے بہائے' درخت میں نے لگائے' اللہ کے اذن سے **یوم الظله** کا عذاب میں ہوں' مکان قریب کا منادی میں ہوں' جس کو جن انس دونوں نے سنا اور سمجھا اس کو قوم نے۔ میں ہر روز سنا تا ہوں جبارین اور منافقین کو ان کی زبان میں۔ میں وہ خضر ہوں جس نے موسیٰ کو تعلیم دی' معلم سلیمان بن داؤد علیہ السلام میں ہوں' میں ذوالقرنین ہوں میں قدرۃ اللہ ہوں۔

اے سلمان اے ابوذر میں محمدؐ ہوں اور محمدؐ علیؑ ہے۔ میں محمدؐ سے ہوں اور محمدؐ مجھ سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ٥بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ" لَّا يَبْغِيَانِ٥ (سورہ الرحمٰن)

يا سلمان يا جندب قال لبيك يا امير المومنين قال ان ميتنالم يمت و غائبنالم يغب و ان قتلانا لم يقتلوا۔

يا سلمان يا جندب قال لبيك يا امير المومنين قال انا امير كل مومن و مومنة ممن مضى و ممن بقيى و ايدت بروح العظمة انما انا عبد من عبيد الله لا تسمونا ارباباً و قولوا فى فضلنا ماشئتم فانكم لن تبلغوا من فضلنا كنه ماجعله الله لنا ولا معشار العشر

اے سلمان اے جندب عرض کی لبیک اے امیر المومنین فرمایا ہماری میت کو مردہ نہ کہو ہمارے غائب کو غائب نہ سمجھو۔ ہمارے مقتول کو مقتول نہ سمجھو۔

اے سلمان اے جندب عرض کیا لبیک یا امیر المومنین فرمایا میں ہر مومن و مومنہ کا امیر ہوں جو گزر گیا یا جو باقی ہے، میں روح عظمت سے موید ہوں۔ عیسیٰ ابن مریم کی زبان پر عہد میں میں نے کلام کیا حالانکہ اللہ کے بندوں میں ایک بندہ ہوں۔ ہمیں رب مطلق نہ کہو ہمارے فضائل جو چاہو بیان کرو پھر بھی ہم تک نہ پہنچ پاؤ گے بلکہ اس کے ۱۰۰/۱ تک بھی نہ پہنچ سکو گے۔

لانا آیات الله و دلاله و حجج الله و خلفاوه و امناء الله ائمته ووجه الله و عین الله و لسان الله بنا یعذاب الله عباده و بنا یثیب و من بین خلقه طهرنا و اختارنا و اصطفانا ولو قال قائل: لم و کیف و فیم؟ لکفرو اشرك لانه (لایسئل عما یفعل و هم یسئلون)

ہم اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں۔ اس کے دلائل میں اس کی حجج ہیں اس کے خلفاء ہیں۔ آمنا اللہ ہیں ائمہ ہیں وجہ اللہ عین اللہ لسان اللہ ہیں۔ ہمارے سبب لوگوں پر عذاب نازل ہوتا ہے۔ ہماری وجہ سے ثواب ملتا ہے۔ خدا نے اپنی مخلوقات میں سے ہمیں طیب و طاہر کہا اور برگزیدہ بنایا اور اگر کہنے والے نے ناسمجھی میں کہہ دیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ کافر ہوا مشرک ہوا۔ اس لئے کہ اللہ سے سوال نہیں کیا جا سکتا اور وہ مخلوق سے پوچھ سکتا ہے۔

یا سلمان یا جندب قال لبیك یا امیر المومنین صلوات الله علیك قال علیه السلام من امن بما قلت و صدق بما بینت و فسرت و شرحت و أوضحت و فررت و برهنت فهو مومن ممتحن الله قلبه للایمان و شرح صدره للاسلام و هوعارف مستبصر قد انتهی و بلغ و کمل و من شك و عند و حجد و وقف و تحیر وار تاب فهو مقصر و ناصب۔

اے سلمان اے جندب کہا لبیک یا امیر المومنین ا فرمایا جو میرے فرمان کو مان لے اور میرے بیان کی تصدیق کرے اور میری تفسیر و شرح و وضاحت و تقریر و برھان کو تسلیم کرے وہ مومن ہے اس کا دل ایمان سے آزمائش شدہ ہے اس کا صدر اسلام کے لئے کھلا ہے وہ عارف و بصیر ہے وہ انتہا کو پہنچا ہے وہ کامل ہے جو

شک وعناد وانکار کرے یا توقف کرے۔ متحیر ہو شک کرے وہ مقصر اور ناصبی ہے۔

مولف: امیر المومنین علیہ السلام نے مقصر اور ناصبی کی تعریف کی ہے۔

مقصر اور ناصبی وہ ہوتا ہے جو میرے فرمان میری تفسیر تشریح میرے احکامات میرے اختیارات کی تصدیق نہیں کرتا بلکہ ہر فضائل پر معترض ہوتا ہے۔ ولایت علی کا دیدہ دانستہ انکار کرتا ہے۔ علماء کے فتویٰ کو کلام امیرؑ پر ترجیح دیتا ہے۔

مومن وہ ہوتا ہے جو ہر بات قول تقریر امیر علیہ السلام کو تسلیم کرتا ہے وہ کامل الایمان اور بالبصیرت ہوتا ہے عارف ہوتا ہے۔

"یا سلمان و یا جندب قال لبیك یا امیر المومنینؑ صلوات اللّٰه علیك قال علیه السلام انا احی و امیت باذن ربی و انا انبئكم بما تاكلون وما تد خرون فی بیوتكم باذن ربی وانا عالم بضمائر قلوبكم والائمة من اولادی یعلمون و یفعلون هذا اذا أحبوا وأرادوا لانا كلنا واحد اولنا محمد و آخرنا محمد و اوسطنا محمد و كلنا محمد فلا تفرقوا بیننا و نحن اذا شئنا شاء اللّٰه و اذا كرهنا كره اللّٰه الویل كل الویل لمن انكر فضلنا و خصوصیتنا وما أعطانا اللّٰه ربنا لان من انكر شیئاً مما اعطانا اللّٰه فقد انكر قدرة اللّٰه عزوجل و مشیته فینا"

''اے سلمان اے جندب ہر دو نے کہا لبیک یا امیر المومنینؑ فرمایا میں زندہ کرتا ہوں میں مارتا ہوں اللہ تعالیٰ کے اذن سے۔ جو کھاتے ہو وہ بھی جانتا ہوں جو گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو اللہ کے اذن سے بتا دوں گا مافی الضمیر سے آگاہ ہوں اور میری اولاد سے ائمہ جانتے ہیں اور ایسا ہی کرتے ہیں جب چاہیں ارادہ کریں کیونکہ ہم سب ایک ہیں۔ ہمارا پہلا محمدؐ اوسط محمدؐ آخر محمدؐ ہم کل کے کل محمدؐ ہمارے درمیان فرق نہ کرنا ہم ہر زمانہ اور وقت میں جس شکل میں چاہیں ظاہر ہوتے ہیں (یہ جملہ ایک دوسری کتاب حدیث معرفت نورانیہ سے شامل ہے) ہم اللہ تعالیٰ کے اذن سے جب چاہیں اللہ چاہتا ہے جس کو ہم پسند کریں خدا پسند کرتا ہے۔ ویل ہی ویل ہے اس کے لیے جو ہمارے فضائل کا انکار کرے اور خصوصیات نہ مانے اور جو کچھ اللہ نے عطا

کیا ہے انکار کرے کیونکہ جو کسی شے کا عطائے الٰہی سے انکار کرے اس نے قدرت اللہ کا انکار کیا اور اس کی مشیت ہم ہیں۔"

"یا سلمان و یا جندب قال لبیك یا امیر المومنینؑ صلوات الله علیك قال علیه السلام لقد اعطانا الله ربنا ماهو اجل واعظم و اعلا و اکبر من هذا کله قلنا یا امیر المومنین ماالذی اعطاکم ما هواعظم و اجل من هذا کله"

"اے سلمان اے جندب عرض کیا لبیک یا امیر المومنینؑ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو ہم کو عطا کیا ہے جو اس سے بھی اعظم اجل اعلیٰ و اکبر ہے ہم نے عرض کیا اے امیر المومنین وہ سب اعظم و اجل کیا ہے۔"

"قال علیه السلام قدأ عطانا ربنا عزوجل الاسم الاعظم الذی لوشئنا خرقنا السماوات والارض والجنة والنار ونعرج به الی السماء ونهبط به الی الارض و نغرب و نشرق و ننتهی به الی العرش فنجلس علیه بین یدی الله عزوجل و یطیعنا کل شی حتی السماوات والارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب والبحار والجنة والنار اعطانا الله ذالك کله بالاسم الاعظم الذی علمنا و خصنابه"

"فرمایا! ہمیں اللہ تعالیٰ نے اسم اعظم عطا فرمایا کہ اس کے ذریعے اگر ہم آسمان و زمین، جنت و نار کو پار کر جاویں اسی کے ذریعے آسمان پر چڑھتے ہیں اور اُترتے ہیں۔ اسی اسم اعظم سے زمینوں میں پوشیدہ اور ظاہر ہو جاتے ہیں اور پہنچتے ہیں عرش الٰہی تک پس اس پر اپنے رب کے سامنے بیٹھتے ہیں اور ہر شے ہماری اطاعت کرتی ہے حتیٰ کہ آسمان، زمین، شمس و قمر، ستارے، پہاڑ، درخت، حیوانات، سمندر، جنت، جہنم اور اللہ تعالیٰ نے سب کچھ اسی اسم اعظم کے ساتھ عطا فرمایا اور ہمیں مخصوص فرمایا۔"

"ومع هذا کله ناکل و نشرب و نمشی فی الاسواق و نعمل هذه الاشیاء بامر ربنا و نحن عباد الله المکرمون لا یسبقونه بالقول وهم بامره یعملون وجعلنا معصومین مطهرین و فضلنا علی کثیر من عباد المومنین فنحن نقول الحمدلله

الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله وحقت کلمة العذاب علی الکافرین أعنی الجاحدین بکل ما اعطانا الله من الفضل والاحسان۔"

"باوجود اس کے ہم کھاتے ہیں پیتے ہیں' بازاروں میں چلتے ہیں اور یہ سب کچھ امر الٰہی سے بجا لاتے ہیں (اپنی ضرورت کے تحت نہیں) ہم اس کے بزرگ و برتر بندے ہیں جو کبھی قول کے ساتھ سبقت نہیں کرتے اور اس کے امر سے عمل کرتے ہیں اور ہمیں اللہ نے معصوم و مطہر قرار دیا اور عباد المومنین پر فضیلت دی پس ہم کہتے ہیں کہ حمد ہے اس اللہ کی جس نے اس کی ہدایت کی اگر وہ ہدایت نہ فرماتا تو ہدایت نہ ہوتی اور کلمہ عذاب کافرین پر لازم ہو چکا ہے۔ سب اس کے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے ہمیں عطا فرمایا اور ان لوگوں نے انکار کیا ہے۔

"یا سلمان یا جندب فهذا معرفتی بالنورانیة فتمسك بها راشداً فانه لایبلغ احد من شیعتنا حد الاستبصار حتی یعرفنی بالنورانیة فاذ اعرفنی کان مستبصراً بالغاً کاملاً قد خاض بحراً من العلم و ارتقی درجة من الفضل واطلع علی سر من سر الله و مکنون خزائنه" (القطرۃ ج ۱، ص ۱۳۶ تا ۱۴۲)

"اے سلمان اے جندب یہ معرفت بالنورانیہ ہے اس سے تمسک رکھو۔ رشد و ہدایت کیلئے کیونکہ ہمارے شیعوں سے کوئی حد بصیرت تک نہ پہنچے گا یہاں تک کہ ہمیں معرفت بالنورانیہ سے پہچان لے پس جب اس طرح پہچان لے گا تو بصیر بالغ کامل ہو گیا اور وہ بحر علم کا غوطہ لگایا کرے گا اور درجات فضل پر فائز ہو گا اور مطلع ہو گا اللہ کے رازوں پر اور اس کے پوشیدہ خزائن پر۔

مولف: (۱) یہ فرمانا ہمارے شیعوں میں سے جیسے معرفت نورانیہ سے ہماری پہچان نہ ہوگی وہ ہم تک نہیں پہنچ پائے گا۔

(۲) جس نے معرفت نورانیہ حاصل کر لی وہ بابصیرت بالغ کامل اللہ کے مخفی رازوں کو پالے گا اس کے پوشیدہ خزانوں کو حاصل کرے گا۔

شہادۃ ثالثہ مقدسہ کے انکار کی وجہ سب ہی یہی ہے کہ لوگوں نے ان کی معرفت نورانیہ حاصل

نہیں کی اور انہیں اپنے جیسا معاذ اللہ ایک بشر سمجھ کر رہ گئے۔

ناظرین: ختم ہوا کلام امیر المومنین علیہ السلام اور حدیث معرفت بالنورانیہ۔ اگر اس کا بغور مطالعہ کیا جاوے تو بڑے بڑے عقدے حل ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ کا دل فرحت و مسرت و بشاشت کے ساتھ ان ارشادات امیر علیہ السلام کو مان لے تسلیم کر لے تو اس کا سجدہ شکر بجالا دیں کہ قدرت نے اس معاملہ میں آپ کے قلب کو قلب ممتحن قرار دیا ہے۔

اور اگر طبیعت ناساز ہو جائے۔ پیشانی پر انکار کے قطرے آ جائیں تو پھر حسب فرمان علامہ مجلسی اس کی رد نہ کریں تاکہ اپنے ضعف عقل کی وجہ سے منکرین کی فہرست میں نہ چلے جائیں۔ اس حدیث معرفتہ بالنورانیہ کی تائید میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ جن کو نقل کرنا مقصد سے دور ہو جانے کے مترادف ہے۔

(۱) سرکار صادق آل محمد علیہ السلام نے اس کی تائید فرمائی ملاحظہ فرمائیں:

بصائر الدرجات۔ مصباح الانوار۔ راوی مفضل

(۲) مولا امام زین العابدین کی تائید۔ بحار الانوار جلد سابع واقعہ بیان کیا۔ سرکار باقر العلوم نے جابر جعفی ابن یزید کو۔ یہ واقعہ سن کر جابر جعفی امام سجاد علیہ السلام کے پاس آئے۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے مختصر مگر نہایت جامع معرفت کی تشریح فرمائی۔

خداوند متعال ہمیں اور آپ سب قارئین و ناظرین کو آل محمد علیہم السلام کی معرفت بالنورانیہ عطا فرمائے۔

گزرے ہوئے وقت کی معافی عطا فرمائے آئندہ پر عمل یعنی اذان، اقامت، کلمہ اور تشہد نماز میں اللہ کی توحید، سرکار محمد مصطفیٰؐ کی رسالت اور امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت عظمیٰ کی گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

آل محمد علیہم السلام کے فضائل ان کی ولایت پر کبھی اعتراض نہ کرنا دل میں شک نہ لانا ورنہ جہنمی ہو جاؤ گے۔

اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذی جَعَلَنَا مِنَ المُتَمَسِّکِینَ بِوِلَایَةِ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ

حواشی:

(۱) (۱) مفاتیح الجنان (۲) تفسیر انوار نجف جاڑا صاحب۔ (۳) کمال الدین وتمام نعمۃ شیخ صدوقؒ

(۲) احادیث امرنا صعب مستصعب بصائر الدرجات۔ الخرائج والجرائح القطرۃ آیۃ اللہ سید احمد مستنبط، ص۴۲۔

(۳) الخرائج والجرائح۔

(۴) الخرائج والجرائح۔

(۵) بصائر الدرجات۔ الخرائج والجرائح۔ رجال کشی۔

(۶)

(۷) بصائر الدرجات۔

(۸) حدیث معرفت بالنورانیہ۔ القطرۃ من بحار آیۃ اللہ سید احمد مستنبط نجفی ص ۱۳۶ تا ۱۴۳۔ بحار الانوار علامہ مجلسی علیہ ؒ جلد سابع۔

اعتقادِ ولایت

دعائے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

بِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَأَنَّ عَلِيّاً أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدَ الْوَصِيِّينَ، وَوَارِثَ عِلْمِ النَّبِيِّينَ، وَقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ، وَإِمَامَ الْمُتَّقِينَ، وَمُجَاهِدَ النَّاكِثِينَ وَالْقَاسِطِينَ وَالْمَارِقِينَ، إِمَامِي وَحُجَّتِي وَصِرَاطِي وَدَلِيلِي وَمَحَجَّتِي، وَمَنْ لَا أَثِقُ بِالْأَعْمَالِ وَإِنْ زَكَتْ وَلَا أَرَاهَا مُنْجِيَةً وَإِنْ صَلَحَتْ إِلَّا بِوِلَايَتِهِ وَالْإِئْتِمَامِ بِهِ، وَالْإِقْرَارِ بِفَضَائِلِهِ، وَالْقَبُولِ مِنْ حَمَلَتِهَا وَالتَّسْلِيمِ لِرُوَاتِهَا

(مفتاح الفلاح، فقیہ اجل شیخ بہائی صفحہ نمبر ۹۶)

اے پروردگار! تو وحدہ لاشریک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تحقیق کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے عبد اور رسول ہیں اور بہ تحقیق علیؑ امیرالمومنین اوصیاء کے سردار اور علوم انبیاء کے وارث، مشرکین کے قاتل، متقیوں کے امام، ناکثین، قاسطین اور مارقین کے ساتھ جہاد کرنے والے علیؑ امیرالمومنین میرے امام، حجت خدا اور صراط مستقیم اور دلیل برحق ہیں اور میں اپنے اعمال ظاہری اگرچہ وہ بہت اچھے اور پاکیزہ عمل ہیں پر اعتماد نہیں کرتا اور میں ان اعمال ظاہریہ کو نجات دلانے کا سبب نہیں سمجھتا اگرچہ عمل صالح ہیں الا بولایہ مگر امیرالمومنین علی کی ولایت کے ساتھ قبولیت اعمال مشروط ہیں یعنی اعمال خواہ کتنے ہی صالح وکثیر کیوں نہ ہوں، بغیر ولایت علی علیہ السلام کے قابل اعتماد نہیں اور نہ نجات کا سبب ہیں اگر نجات دلانے کے قابل ہے تو عقیدہ ولایت اور فضائل کا اقرار اور ان کے فرمان کو تسلیم کرنے میں نجات ہے۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

❖❖❖❖❖❖❖❖❖

مقامِ ولایتِ عظمیٰ

اب ہم معانی ولایت اور معرفت ولایت عظمیٰ کے بعد مقام ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی طرف اپنے قارئین کی توجہ مبذول کروانا چاہتے ہیں۔ مقام ولایۃ علویہ اذہان انسانیت اور ادراک بشریت سے ماوریٰ ہے بلند تر ہے۔ اس مقام کو سمجھنے کیلئے ملک مقرب نبی ومرسل یا پھر مومن ممتحن کی ضرورت ہے۔ ہم کہاں اور مقام ولایت عظمیٰ کہاں۔ دنیا اگر مقام ولایت کو سمجھ جاتی تو آج اللہ کی پوری کائنات میں سے کوئی بھی شہادۃ ثالثہ مقدسہ کی مخالفت نہ کرتا بلکہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُومِیْنَ کی عبارت سے اپنی عبادات کو زینت دیتے اور اگر ایسا ہو جاتا تو خدا جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ جو بظاہر شیعت کے آسمان کے مہر وماہ سمجھے جاتے ہیں' آل محمد علیہم السلام کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ بھی مانتے ہیں کہ دین مکمل غدیری ورلڈ آرڈر سے ہوا۔ ولایت علیؑ ہی دین کے مکمل ہونے کی ضمانت ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللهِ کہنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ خدا جانے وہ دین کونسا ہے جس کی تکمیل ولایت علویہ سے ہوئی اور وہ نماز کونسی ہے اور اس نماز کا کس دین سے تعلق ہے جو علی علیہ السلام کی گواہی ولایت سے باطل ہو جاتی ہے معاذ اللہ۔

اس اجتہادی دور میں علماء اجتہاد نے شریعت آل محمدؐ کو مذاق بنایا ہوا ہے اس کی مثال پچھلی چوداں صدیوں میں نہیں ملتی اس کی میں چند مثالیں پیش خدمت کرتا ہوں۔

☆ کوے کے حرام ہونے کی کوئی دلیل نہیں ملتی گویا کہ کوا کھانا جائز اور حلال ہے۔(۱)

☆ خرگوش کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں خرگوش کھانا بھی چودہ سو سال بعد حلال ہوگیا۔(۲)

☆ عربی میں نکاح پڑھنے کی ضرورت نہیں۔لڑکے لڑکی کی مسکراہٹ ہی نکاح ہے۔نعوذ باللہ۔(۳)

کاش مسئلہ شہادۃ ثالثہ پر سوچ بچار ہوتا اور صدیوں سے زیر مارشل لاء ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی قرآن وحدیث وفرامین معصومین کی ضمانت سے آزاد کروائی جاتی۔تقیہ کی بھینٹ چڑھنے والی شہادۃ ولایۃ عظمٰی کو اپنے عملیہ کی زینت بنایا جاتا۔اموی وعباسی دہشت گردوں کی حراست سے اسے نجات دلائی جاتی۔

الٹا اس مذہب کے شمس وقمر لوگوں نے اس کی تائید کرنا اپنی اور اپنے علم اور اپنے لباس کی توہین سمجھ لیا ہے اور یہ شہادۃ ثالثہ مقدسہ ملت تشیع کیلئے ایک اتحاد و یکجہتی کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتی ہے حالانکہ شہادۃ ثالثہ کوئی جدید دور کا نیا مسئلہ نہیں ہے۔یہ کوئی شریعت میں نئی مداخلت نہیں ہے۔یہ دین میں کوئی نئی بدعت نہیں ہے (معاذ اللہ) بلکہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًا اَمِیْرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ دور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی اذان، اقامت اور نماز میں رائج ہو چکا تھا۔ابوذر، مقداد، سلمان اس شہادۃ عظمٰی کو اپنی اذانوں کی زینت بنا چکے تھے۔اس کی وضاحت انشاء اللہ اپنے مقام پر آئے گی۔کاش ''کوے'' ''خرگوش'' کی حلت کا فتویٰ دینے والے...... یہ فتویٰ بھی صادر فرما دیتے کہ شہادۃ ثالثہ مقدسہ کے بغیر کوئی عبادت قابل قبول نہیں ہوتی۔تکمیل دین کا سبب یہی گواہی ولایت ہے اس کے ساتھ اتنا سوتیلا پن کیوں اختیار کیا گیا اتنا جارحانہ رویہ کیوں اپنایا گیا۔اس کا صرف ایک ہی جواب ہے کہ لوگوں نے آج تک مقام ولایت علویہ کو سمجھا ہی نہیں۔اگر مقام ولایت سمجھ میں آجاتا تو پھر شیعت کی تاریخ کسی اور رنگ میں لکھی جاتی۔

ولایتِ مطلقہ کائنات عالم میں تصرفات کلیہ کے حصول کا نام ہے اسم ''الولی'' کا مظہر علم قدرت میں ملائکہ مقربین کے علم قوت سے کہیں بلند ہے۔اسم ''الولی'' کا مظہر وہی ہوسکتا ہے جو سب سے اول مخلوق ہو۔اپنی اول مصنوع کو جب صانع وجود میں لاتا ہے تو حدِ کمال تک اپنے فن کا مظاہرہ کرتا ہے تاکہ کمال مصنوع دلیل کمال صانع ہو۔اگر مصنوع میں نقص ہوگا تو یہ نقص مصنوع میں نہیں صانع میں تصور کیا جائے گا۔

اس نے اپنے نور جلال سے ایک نور جدا کیا۔پھر اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ایک حصہ کا نام

ولی مطلق محمد مصطفیٰ رکھا' دوسرے حصہ کا نام ولی مطلق علی ابن المرتضیٰ رکھا۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ''أَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ '' میرا اور علیؑ کا نور ایک ہے تو پھر عقل یہ دھاندلی برداشت نہیں کرتی کہ آدھے نور کی گواہی دی جاوے تو نماز قبول ہوتی اور آدھے نور کی شہادت دی جائے تو وہی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

''نحن صنائع الله والخلق بعد صنائع لنا''(۴)

ہمارا صانع بنانے والا اللہ ہے اس کے تمام مخلوق کو پیدا کرنے والے (یعنی صانع) ہم ہیں اور یہی جملے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ علیہ السلام کی زبان مبارک سے بھی وارد ہوئے ہیں۔

''نحن صنائع الله والخلق بعد صنائع لنا''(۵)

ہم کو بنانے والا اللہ ہے بعد میں تمام مخلوق کے صانع ہم ہیں جو پہلے ولی کا فرمان وہی آخری کا اعلان ہے۔

کسی کو خلق کرنا یا بنانا یا کسی کا صانع بننا یا کسی کو اپنا مصنوع بنانا ہی ولایۃ تکوینیہ کہلاتا ہے۔ معصومین علیہم السلام مصنوع ہیں صانع مطلق کی اس لیے انہوں نے ہمیشہ ہر مقام پر یہی گواہی دی۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

ہمارے صانع یہ معصومین علیہم السلام ہیں لہٰذا ہم مصنوع ہونے کی حیثیت سے ان کی رسالت و ولایۃ کی گواہی دیتے ہیں۔

اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيَّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ حُجَجُ اللّٰهِ فِي خَلْقِهٖ اَجْمَعِيْن٥

ولی تخلیق کائنات کا گواہ ہوتا ہے

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا فَاَشْهَدْ تُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا٥(۶) (سورہ الکہف آیت ۵۰ تا ۵۱)

ارشاد خداوندی ہے کیا مجھے چھوڑ کر شیطان اور اس کی ذریت کو ولی بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ بہت برا بدل ظالموں نے اختیار کیا ہے جس نے شیطان یا اس کی ذریت کو نہ خلقت زمین و آسمان کے وقت گواہ بنایا اور نہ ان کی خلقت نفسانی کے وقت حاضر کیا۔ میں گمراہ کرنے والوں کو قوت بازو نہیں بنا سکتا۔

اس آیت سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

ا۔ شیطان اور اس کی ذریت آسمان اور زمین کی تخلیق کے وقت حاضر نہیں تھے اور نہ ہی خلقت نفسانی کے وقت حاضر تھے۔

ب۔ جو زمین و آسمان کی تخلیق پر گواہ نہیں تھے وہ ولی نہیں ہو سکتے۔

ج۔ ثابت ہوا ولی وہ ہوتا ہے جو تخلیق کائنات کا گواہ ہو۔

د۔ ولی وہ ہوتا ہے جو خود اپنی تخلیق پر بھی گواہ ہو۔

یہی تو وجہ ہے کہ خود علیؑ سے لے کر امام زمانہؑ تک اور خود جناب سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا نے بوقت ظہور یہی کلمات ادا کیے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُؤمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ نے یہ پڑھا اپنی زبان مبارک سے ادا کیے یہ کلمات۔ اگر نعوذ باللہ ان الفاظ کی کوئی شرعی حیثیت نہ تھی تو پھر ذوات مقدسہ نے یہ شہادتیں کیوں دیں؟ کیا وہ ایک مُلّاں کے برابر بھی شریعت سے آشنا نہ تھے۔

ہ۔ کائنات ولی کی موجودگی اور روبرو خلق ہوتی ہے۔

و۔ ولی جملہ مخلوق سے مقدم اور خود پہلی مخلوق ہوتا ہے۔

ز۔ پس خداوند عالم جس جس کو ولی کہے گا جملہ صفات کمال مافوق المخلوق بلکہ عالمین کا حاکم باذن اللہ ہوگا۔

ح۔ صانع اول کی اول مخلوق ہونا شرف ولایت کو ہی حاصل ہوتا ہے۔

ط۔ اللہ گمراہوں کو زور بازو نہیں بنایا کرتا۔

ی۔ معلوم ہوا جو اولیاء اللہ (ائمہ معصومین علیہم السلام) ہیں وہ اللہ کے قوت بازو ہوتے ہیں۔ اللہ جو کچھ کرنا چاہتا ہے انہی کے ذریعے کرتا ہے۔

مخلوق کو رزق دیتا ہے تو ولی مطلق کے ہاتھ سے۔ تقدیریں بدلتا ہے تو انہی کے ہاتھوں سے' اولاد دیتا ہے تو انہی حضرات کے سبب۔ ان کا فعل فعل خدا ہوتا ہے۔ ان کا قول قول خدا ہوتا ہے۔

اس لیے ارشاد ہوتا ہے:

اِنَمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُولُہٗ وَالَّذِینَ ءَامَنُوا الَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُونَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُونَ۔ (۷) (المائدہ آیت ۵۵)

ایک تمہارا ولی اللہ' دوسرا اس کا رسولؐ تیسرا وہ ولی ہے جو حالت رکوع میں زکوٰۃ دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ اور علیؑ کو برابر کی ولایت عطا فرمائی۔ ولی کی ولایت مطلقہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کہلاتی ہے لہٰذا ان کی ولایت اللہ تعالیٰ کی ولایت ہے اس لیے ان کی ولایت کی گواہی دینا گویا کہ ولایت خدا کی گواہی دینا ہے لہٰذا اذان و اقامت و تشہد میں سرکار امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی دینا عظمت نماز کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

قارئین! اللہ تبارک و تعالیٰ ان ذوات مقدسہ کو کبھی بھی اپنے سے جدا نہیں کرتا چنانچہ یہاں پر ہم امام صادق آل محمد علیہ السلام کی ایک حدیث نقل کرتے ہیں جسے راہبر انقلاب عارف آل محمد سرکار خمینی نے اپنی دو تصانیف میں نقل فرمایا ہے:

"قَال علیہِ السَّلام لَنَا مَعَ اللّٰہِ حَالاَت" ھُوَ فِیھَا نَحنُ وَنَحنُ فِیھَا ھُوَ اِلاَّ اَنَّہٗ ھُوَ ھُوَ نَحنُ نَحنُ" (۸)

مولاؑ ارشاد فرماتے ہیں ہمیں اپنے جیسا سمجھنے والے جاہلو۔ ہر وقت ہماری تقصیر کرنے والے مقصرو ہماری احادیث بیان کرنے والوں کے خلاف فتویٰ صادر کرنے والے ناصبیو۔

(ترجمہ) ہمارے اللہ کے ساتھ حالات ہی ایسے ہیں کبھی "وہ" یعنی اللہ "ہم" بن جاتا

ہے اور کبھی ''ہم'' یعنی آل محمدؑ ''وہ'' بن جاتے ہیں۔

قارئین! جب ''وہ'' یہ اور ''یہ'' وہ بنتے ہیں نہ تو اس کی کبریائی میں فرق پڑتا ہے نہ وحدت میں اور نہ ہی الوہیت زخمی ہوتی ہے تو پھر جب ان کی ولایت اللہ کی ولایت ہے اس کی توحید و رسالت کے بعد ان کی ولایت عظمیٰ کی گواہی دیتے ہیں تو نماز باطل کیوں ہو جاتی ہے۔ اب لگائیے فتویٰ سرکار خمینیؒ پر۔ میں جانتا ہوں آپ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔ اس لیے کہ وہاں سے رزق ملتا ہے۔ آل محمد مظہر مظاہر قدرت ہیں۔ آقائی خمینی وہ مرد قلندر وہ عارف ولایۃ آل محمد وہ رند بزم غدیر وہ متوالا جناب امیر ہے جس نے ایک مرجع عالم کی حیثیت سے آل محمد کے متعلق عقائد حقہ کا حقیقی معنوں میں حق ادا کر دیا ہے۔ کیا سرکار خمینیؒ ایک مسجد کے مُلاں کے برابر بھی علم نہیں رکھتے؟

سوچو، سمجھو، تدبر کرو، تفکر کرو ممکن ہے تمہاری غلط سوچیں تمہیں بارگاہ آل محمدؑ میں کہیں رسواء نہ کر دیں۔ کہیں جہنم کا ایندھن نہ بن جاؤ۔ یہ عقیدہ صرف حضرت خمینیؒ کا نہیں بلکہ قرآن نے متعدد مقام پر اس کی تائید مزید کی ہے، ارشاد ہوتا ہے:

وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ (۹)(سورۃ الاحزاب)

خندق کی لڑائی میں...... اللہ خوب لڑا مومنین کی جانب سے حالانکہ جنگ صرف علیؑ نے کی۔ اللہ کہہ رہا ہے میں نے قتال کیا۔

اس فرمان خداوندی کے تحت ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ اور امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کو پہلو بہ پہلو متصل سمجھتے ہیں اور اذان و اقامت و تشہد میں بھی شہادت عظمیٰ ادا کرتے ہیں۔

اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيرَ الْمُؤمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ

ہم صرف یہی اپیل کرتے ہیں کہ اس گواہی کو جو بھی سمجھ کر پڑھو صرف پڑھو۔

سرکار آقائی خامنہ ای اپنے ایک فتویٰ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ بغیر جزویت شہادۃ ثالثہ کو نماز میں پڑھنا جائز ہے۔ (۱۰)

اس لیے ہم یہاں پھر سرکار خمینی علی اللہ مقامہ کے قلم کی تصدیق پیش کرتے ہیں۔

''معلوم میشود کہ ولایۃ شرط قبول شدن تمام اعمال وعبادات است'' (۱۱)

ولایت امیر المومنین علیہ السلام تمام تر اعمال عبادات کے قبول ہونے کی شرط ہے۔

سرکار آقائی خمینیؒ لکھتے ہیں:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (۱۲)(سورۃ الاعراف)

وارد است کہ فرمودند **نَحنُ اَسماَ الحُسنٰی** ۔ وہ اسماء حسنی ہم ہیں جنہیں پکارنے کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے۔ ہم ہی اللہ کے اسماء ہیں۔ یہی مقام ولایت عظمیٰ ہے۔ نماز چونکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہ اسماء حسنی خداوندی ہیں پھر انہیں پکارنے کا حکم بھی ہے لہٰذا انہی اسماء مبارک سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

عظمت ولایۃ امیر المومنین علیہ السلام

چونکہ تعلیمات قرآن اور ان پر عمل کرنے کا دارومدار صرف اور صرف علی علیہ السلام اور ان کی اولاد معصومین علیہم السلام کی ولایت کی گواہی پر ہے لہٰذا چند ایک احادیث پیش خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت جابر بن عبداللہ جعفی سے منقول ہے کہ سرکار باقر العلوم علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں ''جب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شئے نہ تھی۔ سب سے پہلے ذات احدیت نے حضرت ختمی مرتبت اور ہم آئمہ کو اپنے نور توحید سے خلق فرمایا۔ ہم اللہ کے دربار اقدس میں حاضر تھے اس وقت نہ زمین تھی نہ آسمان نہ مکان تھا نہ زمان نہ لیل ونہار تھے نہ شمس وقمر۔ ہمارا مقام خود پروردگار عالم کے سامنے ایسا تھا جیسے شعاع شمس کے مقابلہ میں مقام رکھتی ہے پس ہم اس کی تقدیس وتمجید کرتے تھے جس طرح حق عبادت ہے پس پھر اللہ نے مکان کو پیدا کیا اور اس پر لکھا:

(۱) **لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ علی امیرالمومنین وصیہ ایدتہ ونصرتہ**، نقش فرمایا۔

(۲) پھر عرش کو پیدا کیا اس کے سراوقات پر لکھا **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرَ الْمُوْمِنِیْنَ**۔

(۳) پھر آسمانوں کو خلق کیا ان کے اکناف واطراف پر لکھا: **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**

عَلی" اَمیرَ الْمُومنِیْنَ۔

(۴) اس کے بعد ملائکہ کو پیدا فرمایا انہیں آسمانوں میں سکونت عطا فرمائی پھر ملائکہ پر اپنی ربوبیت، ختمی مرتبت کی رسالت اور امیر المومنین کی ولایت کو پیش کیا۔ ملائکہ کے اجسام لطیف میں لرزہ پیدا ہوا بوجہ تاخیر جواب خداوند کریم نے اظہار عتاب کے طور پر ایک وقت کے لیے ان پر نظر رحمت اٹھا لی۔ اس کے بعد سات سو برس تک ملائکہ عرش کا طواف کرتے رہے اور اللہ سے معافی مانگتے رہے۔ پھر سب ملائکہ نے بزم ملکوت میں شہادات دیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِياً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادُهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ۔ تو اللہ تعالٰی نے ان سے عتاب دور فرمایا ان سے رضامندی فرمائی اور ان کو اپنی عبادت کیلئے چن لیا۔ پھر ہمارے انوار کو تسبیح کا حکم دیا پس ہماری آواز سن کر ملائکہ نے تسبیح پروردگار سیکھی اگر ہم نہ ہوتے تو ملائکہ تسبیح و تقدیس کے قابل نہ ہوتے۔

(۵) پھر اللہ تعالٰی نے ''ہوا'' کو پیدا کیا اس پر یہی کلمہ توحید، رسالت، ولایت کو پیش کیا۔ لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلی" اَمیرَ الْمُومنِیْنَ۔

(۶) پھر قوم ''جنات'' کو پیدا کر کے ہوا میں سکونت بخشی اور توحید، نبوت، ولایت کے اقرار کو طلب کیا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلی" اَمیرَ الْمُومنِیْنَ۔ ان سب میں سے پہلا انکار ابلیس لعین نے کیا پس اس پر شقاوت کی مہر لگ گئی۔ پھر ہمارے انوار کو تسبیح کا حکم دیا اور قوم جنات میں سے مومنین نے اس تسبیح کو جاری کیا۔

(۷) پھر خداوند تعالٰی نے ''زمین'' کو خلق کیا اس کے اطراف پر یہی کلمات تحریر فرمائے: لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلی" اَمیرَ الْمُومنِیْنَ۔

حضرت فرماتے ہیں:

اے جابر انہی کلمات مقدسہ کی بدولت آسمان بغیر ستون قائم ہیں، زمین اپنے مقام پر ثابت قدم ہے۔

(۸) پھر خداوند عالم نے ''آدم'' کو مٹی سے پیدا کیا اس میں روح کو پھونکا اس کی ذریت کو اس کے صلب سے نکال کر عالم ذر میں جمع کیا پھر ذریت آدم سے یہ تین عہد لیے: **لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰــهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرَالْمُومِنِیْنَ۔** (۱۳)

حدیث کافی مفصل ہے لیکن ہم نے یہاں پر نہایت مختصر درج کی ہے۔

حاصل نظر:

ا۔ یہاں پر بھی یہ ثابت ہے کہ ان ذوات مقدسہ کا نور نور توحید ہے۔

ب۔ جس طرح شعاعیں سورج کا جز ہوتی ہیں اور غروب کے وقت واپس اسی کی طرف لوٹ جاتی ہیں۔

ج۔ جس طرح سورج سے شعاعیں جدا نہیں ہوتیں متصل رہتی ہیں' سورج سے مربوط رہتی ہیں' اسی طرح آل محمد نور توحید سے الگ نہیں ہوتے' مربوط اور متصل رہتے ہیں۔

د۔ شہادت ربوبیت ایک سورج ہے۔ شہادت رسالت اور شہادت ولایت اس سورج توحید کی کرنیں ہیں۔ شمس توحید انہی سے کامل ہوتا ہے۔

ہ۔ لہٰذا شہادت ثالثہ مقدسہ کا ادا کرنا اطاعت پروردگار اور حکم قرآن پر عمل کرنا ہے۔

و۔ جس شہادت کا اقرار' شمس وقمر' زمین آسمان' عرش کرسی' لوح قلم ملائکہ و جنات' ہوا نے جب تک نہ کیا انہیں سکون نہ ملا۔

ز۔ انکار ولایت کرنے والا پہلا ابلیس **عَلَیهِ اللّعنُ وَالْعذَاب** ٹھہرا۔

ح۔ جب ہر شے کی تخلیق کا سبب ہی ولایت امیرالمومنین علیہ السلام ہے تو پھر جزویت کس بلا کا نام ہے۔ یہ جزئیت والا مسئلہ صرف ملاؤں کا پیدا کردہ ہے ورنہ احادیث نبویؐ ایک ذاتِ معصوم کے اقوال ہی قابل تقلید ہیں انہی کی پیروی کا نام دین ہے انہی کے فرمودات اسلام کہلاتے ہیں اور مومن وہی کہلانے کے قابل ہوتا ہے جو ان کے اقوال مقدسہ پر کسی بشری سوچ و قیاس کو ترجیح نہ دے۔

امام صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آیہ قران **فطرۃ اللّٰہ التی فطر الناس علیھا** ٥ (۱۴) یعنی فطرت سے مراد شہادت توحید' شہادت رسالت اور شہادت ولایت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام ہے یعنی انسان کی تخلیق ہی ان تین فطری گواہیوں پر ہوئی۔

ولی پر لفظ خلق وارد نہیں ہوتا

آ قائی خمینی علیہ رحمتہ فرماتے ہیں:

والتعبیر "بالخلق" لایناسب ذالک فان مقام المشیۃ لم یکن من الخلق فی شیء بل ھوالامر المشار الیہ بقولہ تعالیٰ "الا لہ الخلق والامر"۔ (۱۵)

ان مقدس ذوات کیلئے "خلق" کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے کیونکہ مشیت کسی بھی طرح عالم خلق سے متعلق نہیں ہے بلکہ وہ امر ہے جیسا کہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے **اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ** اس کے لیے خلق وامر ہے۔

ایک مرد قلندر فقیہ اہل بیت نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ آل محمد کا تعلق عالم خلق سے نہیں ہے یہ مشیت اللہ ہیں یہ ارادۃ اللہ ہیں۔ مشیت اور ارادے کا تعلق خلق سے نہیں ہوتا بلکہ "امر" سے ہوتا ہے لہٰذا لفظ خلق کا اطلاق ان ذوات مقدسہ پر نہیں ہوسکتا ہے یہی اصل مقام ولایت ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ مشیت اور ارادہ دونوں اللہ سے جدا نہیں ہیں لہٰذا جو ان کو جدا اور قطع کرتا ہے اس کا تعلق نہ اللہ تعالیٰ سے ہے نہ آل محمد علیہم السلام سے ہے۔ اس لیے ہم شہادت توحید و رسالت کے ساتھ شہادت ثالثہ بجالاتے ہیں کیونکہ ان ذوات مقدسہ کا فرمان ہے **نَحنُ مَشِیَّۃُ اللّٰہ۔ نَحنُ اِرَادَۃُ اللّٰہ نَحنُ قُدرَۃُ اللّٰہ**۔ ہم اللہ کی مشیت اس کا ارادہ اس کی قدرت ہیں لہٰذا یہ ذوات مقدسہ ارادہ اور مشیت کی طرح جدا نہیں ہوسکتے چاہے کلمہ ہو یا اذان واقامت یا تشہد نماز ہو۔

ولایت خلق وتخلیق سے تعلق نہیں رکھتی۔ ولایت عظمیٰ امیر المومنین علیہ السلام درحقیقت مزاج توحید کا نام ہے۔ تخلیق کے مراحل اور ولایت کے درجات دو الگ الگ عوامل ہیں۔ اس کے اثبات میں ہم ایک حدیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں جسے ثقۃ الاسلام سرکار محمد یعقوب کلینی علیہؒ نور اللہ مرقدہ

نے اپنی کتاب اصول کافی میں درج فرمائی ہے:

"قال علیه السلام الحجة قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق "(۱۶)

تعریف حجت بیان کرتے ہوئے سرکار فرماتے ہیں: حجت مخلوقات سے پہلے ہوتی ہے۔ حجت مخلوق کے ساتھ ہوتی ہے، حجت مخلوقات کے فنا ہو جانے کے بعد بھی باقی رہتی ہے۔ جب پوچھا گیا حضور وہ حجت جو خلق سے پہلے خلق کے ساتھ اور خلق کے بعد بھی باقی رہے وہ کون ہے۔ فرمایا نَحْنُ حُجَّةُ اللّٰہِ فِی الْعَالَمِیْن کائنات کبریا میں وہ حجت ہم ہیں۔

ناظرین یہ بات ثابت ہوگئی کہ خلق و مخلوق سے پہلے وجود حجت کا ہونا ضروری ہے لہٰذا جب خلق نہیں تھی یہ تھے تو ثابت ہوا ان کا تعلق لفظ خلق سے نہیں ہے یہ "مشیت اللہ" ہیں یہی "ارادۃ اللہ" ہیں اور پھر ان ذوات مقدسہ کے لافانی ہونے کی تصدیق قرآن مجید نے بھی ان الفاظ میں کی۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ (۱۷) (سورۃ القصص)

ہر شئے ہلاک ہو جائے گی مگر وجہ۔ شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "وجہ" سے مراد یہ ذوات مقدسہ ہیں۔ قرآن مجید کا فیصلہ ہے جب صور پھونکا جاوے گا تمام مخلوق خدا ہلاک ہو جائے گی حتیٰ کہ اسرافیل صور پھونکنے والا بھی ہلاک ہو جاوے گا۔ ملک الموت بھی ہلاک ہو جاوے گا تو ایک آواز آئے گی۔

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (۱۸) (سورۂ مومن آیت ۱۶)

بتاؤ آج کس کی بادشاہی ہے تو جواب آئے گا۔

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (۱۸) (سورہ مومن آیت ۱۶)

آج خدا قہار واحد کی بادشاہی ہے۔

اب فیصلہ فرمائیں کہ پوچھنے والا کون تھا اور جواب دینے والا کون تھا۔

پہلی حدیث میں ثابت ہوا کہ "حجت" خلق سے پہلے ہوتی ہے پھر قرآن نے بتایا کہ مخلوق تباہ و برباد بھی ہو جاوے تو حجت ہی وہ مقام ولایت رکھتی ہے جو مخلوق کی ہلاکت کے بعد سوال و جواب کرنے والے ہیں۔

پھر قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (۱۹)(البقرہ آیت ۱۱۵)

جس طرح بھی دیکھو گے وجہ اللہ ہی نظر آئے گا۔

قَالَ اَبِی عَبْدُاللہ عَلیہِ السَّلام۔ وَاللّٰهُ نَحْنُ وَجْهُ اللّٰه (۱۹)

امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰه سے مراد ہم ہیں۔ہم چونکہ حجت ہیں اور حجت تمام مخلوق کے ساتھ بھی ہوتی ہے لہٰذا جدھر بھی دیکھو گے وجہ اللہ ہی نظر آئیں گے۔یہ ہے مقام ولایت عظمٰی۔وہ خود حی القیوم ہے اس نے متعدد بار احادیث قدسیہ میں ان ذوات مقدسہ کو بھی حی القیوم کے کلمات سے ہی یاد فرمایا ہے مثلاً من الحی القیوم الی الحی القیوم ایک حی القیوم دوسرے حی القیوم کی طرف پیغام بھیجتا ہے لہٰذا جس طرح ہم اس حی القیوم کی توحید کی گواہی دیتے ہیں اس طرح رسالت ولایت کی گواہی دینا بھی ضروری ہے۔

علیؑ عطاء رسالت کا گواہ ہے

قرآن مجید میں منکران رسالت کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد قدرت ہوتا ہے اے میرے حبیب

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝

کہہ دیجئے میرے اور تمہارے درمیان گواہی (رسالت) کیلئے اللہ کافی ہے اور وہ جو مکمل کتاب کا علم رکھتا ہے۔

رسالت کی گواہی کیلئے دو مزید گواہ قرآن مجید نے بتائے ہیں۔(۱) اللہ تعالٰی کی ذات (۲) وہ ذات جس کے پاس کتاب کا مکمل علم موجود ہے۔اس آیت سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں۔

ا۔ رسالت کے اثبات کیلئے کم از کم دو گواہوں کی ضرورت ہے۔

ب۔ معیار گواہی کم از کم توحید اور عالم کتاب یعنی امیرالمومنین علیہ السلام۔

ج۔ رسالت کی گواہی عالم ذر میں آدم سے لے کر جناب عیسٰیؑ تک تمام مرسلین وانبیاء علیہم السلام نے دی۔ملائکہ نے بھی گواہی رسالت دی۔آیت مذکورہ نازل ہوتے وقت لاتعداد صحابہ کرام بھی گواہی رسالت دے چکے تھے۔پشت آدم سے تمام بنی آدم کو نکال کر ان سے بھی گواہی رسالت

طلب کی جا چکی تھی تو پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء مرسلین، ملائکہ، ذریت آدم صحابہ کرام کی گواہی رسالت کے باوجود یہ کہا کہ گواہی کیلئے میں اللہ کافی ہوں اور علیؑ کافی ہیں؟

د۔ وجہ اور سبب یہ تھا کہ تمام صحابہ کرام وغیرہ تھے اعلان رسالت کے گواہ یعنی جب حضورؐ نے رسالت کا دعویٰ کیا تو انہوں نے تصدیق کی لیکن علیؑ اور اللہ تعالیٰ اعلان رسالت کے گواہ نہیں تھے بلکہ عطاء رسالت کے گواہ تھے لہٰذا بمطابق قرآن مجید رسالت کے گواہ دو ہونا چاہیے ایک اللہ پھر دوسرے علیؑ تب رسالت قابل تسلیم ہوگی یعنی جس مقام پر شہادت رسالت کا تذکرہ ہوگا وہاں وہاں دو مزید گواہیاں ضرور ہوں گی۔

اور اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے سرکار آقائی خمینی علیہ رحمہ نے یوں تحریر فرمایا ہے:

ا۔ شہادت توحید ثابت کرنے کیلئے دو مزید گواہیوں کی ضرورت ہے۔

ب۔ شہادت رسالت کے اثبات کیلئے مزید دو گواہیوں کی ضرورت ہے۔

ج۔ شہادت ولایۃ امیرؑ کیلئے مزید دو گواہیوں کی ضرورت ہے۔

یعنی شہادت توحید کے اثبات کیلئے محمدؐ کی رسالت، علیؑ کی ولایت کی دو گواہیاں ضروری ہیں۔ شہادت رسالت کے اثبات کیلئے اللہ کی توحید اور علیؑ کی ولایت کی گواہیوں کی ضرورت ہے۔ شہادت ولایت کے اثبات کیلئے شہادت توحید اور شہادت رسالت کی گواہیوں کی ضرورت ہے۔

یعنی جہاں **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ** وہاں پر یہ کہنا واجب ہے **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ** جہاں پر گواہی رسالت ہو وہاں واجب ہے ہر مومن پردہ کہے **اَشْهَدُ اَنَّ عَلِياً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ** دراصل گواہی ولایت ہی گواہی رسالت کا باطن ہے۔ (۴۰)

ولایت ہی مزاج الوہیت ہے

ہر چیز کی تخلیق کے کچھ نہ کچھ اسباب ہوتے ہیں جیسے آدم مٹی سے بنا۔ **انی خالق بشر من طین** انسان نطفہ ماء مہین سے معرض وجود میں آیا۔ پہاڑ زمین سے، بارش بادلوں سے وجود میں آئی اسی طرح

یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ ولایت کا مرکز تخلیق کیا ہے اور مزاج ولایت کیا ہے؟ ارشاد خداوند تعالیٰ ہوتا ہے:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ (سورۃ المائدہ آیت ۵۵)

ایک ولی تمہارا اللہ ہے اور ایک اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جن کا ایمان تصدیقی ایمان ہے نماز قائم رکھتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ شیعہ سُنّی مفسرین لکھتے ہیں کہ حالت رکوع میں زکوٰۃ سرکار امیر المومنین علیہ السلام نے ادا کی بلکہ یہاں تک روایات آل محمدؐ میں ملتا ہے کہ یہ زکوٰۃ تمام ائمہ طاہرین نے دی۔ (۲۲)

پورے قرآن مجید میں کسی مقام پر اللہ نے اپنے آپ کو نہ تو نبی کہا ہے نہ رسول اور نہ ہی امام سے مخاطب کیا۔ دو ہی ایسے نام سامنے آتے ہیں جسے اس نے اپنے آپ کے لیے استعمال کیا ہے۔

(۱) علی = جیسے **هو العلی العظیم**

(۲) ولی = جیسے **انما ولیکم الله**

ولایت وہ صفت عالیہ ہے جس کا تعلق براہ راست توحید سے ہے۔ علماء کرام نے مختلف اشیاء کی تخلیق کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''بعض اشیاء ایسی ہیں جن کا خمیر مٹی سے ہوا''

''بعض کا خمیر کوثر و تسنیم سے وجود میں آیا''

''بعض کا وجود علیین سے اور بعض سجین سے''

ولایت ایک تخلیق ہے جو وحدت سے ہوئی۔ الوہیت کے اجزاء سے ہوئی اسی لیے عہدہ ولایۃ میں ذاتِ کبریا کی تمام صفات موجود ہیں۔ اب ہم اس پر سرکار خمینی اعلی اللہ مقامہ کی تحقیقی تحریر پیش کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

"ان هیولی عالم المکان مسخرة تحت یدی الولی یقلبها کیف یشآء (۲۳)

عالم امکان کا ھیولی دست ولی اللہ علیہ السلام میں مسخر ہے وہ اسے جیسے چاہے منقلب کر دے وہ کائنات پر اقتدار کلی رکھتا ہے۔

سرکار خمینی علیہ رحمہ نے یہ بات ثابت کر دی کہ ولی کیلئے کائنات مسخر ہوتی ہے اس کے ہاتھوں میں پورے عالمین کا اقتدار ہوتا ہے اس لیے کہ ولایت کا مزاج مزاج کبریائی ہوتا ہے۔

آیہ ولایۃ میں..... عہدہ ولایۃ تو ایک ہے مگر حصہ دار تین ہیں۔ ولایۃ برابر تین حصوں میں تقسیم ہوئی یعنی اللہ تعالیٰ' رسول معظم اور امیر المومنین علیہ السلام میں ولایت کی تقسیم برابر ہے۔ اللہ نے کچھ فرق نہیں رکھا۔ اسی لیے متعدد احادیث میں ذات معصومؑ کا ارشاد ہے:

"ولایتی ولایۃ اللّٰہ"

ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے

تو پھر شہادت ثالثہ پڑھنے سے ابطال نماز کیسا اور ولایت علیؑ ولایت خدا ہے تو پھر گواہی ولایت دینے کیلئے علماء کرام سے مشاورت کی کیا ضرورت ہے۔ قارئین علی علیہ السلام کو ماننے کیلئے کسی مولوی سے اجازت لینا حرام ہے۔ ان ذوات مقدسہ کی ولایت کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوگا اس کا مفصل بیان آگے چل کر آئے گا۔ مجاہد کبیر آقائے خمینیؒ فرماتے ہیں:

"وقالت العرفاء الکاملون ان الذات الاحدیۃ تجلی بالفیض الاقدس ای الخلیفۃ الکبریٰ فی الحضرۃ الواحدیۃ وظھر فی کسوۃ الصفات والاسماء ولیس بین الظاھر والمظھر اختلاف الا بالاعتبار" (۲۴)

(ترجمہ) عرفا فرماتے ہیں کہ ذات احدیت نے فیض اقدس کے ساتھ تجلی فرمائی یعنی حضرت احدیت میں خلیفہ کبریٰ تجلی نما ہوتا ہے۔ یہ خلیفہ صفات الٰہیہ اور اسماء خداوندی کے لباس میں ظہور فرماتا ہے۔ ظاہر و مظہر میں کوئی اختلاف نہیں اگر ہے تو صرف اعتباری۔

آ قائے خمینی نے فیصلہ فرمادیا کہ ولی کا ظہور اسماء خداوندی کے لباس میں ہوتا ہے۔ اسماء خداوندی خلیفۃ اللہ یعنی ولی مطلق کا لباس ہوتا ہے۔ اسے کہتے ہیں مقام ولایت کبریٰ۔

ہماری بات نا قابل تسلیم ہی سہی مگر جسے رہبر مان چکے ہوں' امام تسلیم کر چکے ہوں ان کی بات تو مانو۔ نمک حرامی اچھی بات نہیں ہوتی۔ سرکار خمینیؒ کا ایک اور فیصلہ سماعت فرمائیں:

"فهذه الخليفة الالهية ظاهرة في جميع المرائي الاسمائية منعكسة نورها فيها حسب قبول المرأة استعدادها سارية فيها سريان النفس في قواها متعينة بتعيناتها تعين الحقيقة اللا بشرطية مع الحلوطة"

(ترجمہ) یعنی خلیفۃ اللہ تمام آئینہ ہائے اسماء الٰہیہ میں ظہور کرتا ہے تمام اسماء الٰہیہ کا مظہر ہوتا ہے اور اس کا ظہور ان تمام آئینوں میں منعکس ہے جس قدر کہ آئینہ اس کو قبول کرے اور قبول کرنے کی استعداد رکھتا ہو ان میں اس طرح جاری اور سرایت کرتا ہے جس طرح حقیقت اللا بشرط مخلوط کے ساتھ تعین ہوتی ہے۔

اب کم از کم خمینی رہبر کے نعرے لگا کر دماغ چاٹنے والوں کو سرکار خمینی کے عقیدے کا پابند ہونا چاہیئے اور جس مقام ولایت کا وہ تعین کرتے ہیں اسے قبول کرنا چاہیئے جس مقام ولایت پر سرکار امیر المومنین علیہ السلام کو جناب خمینی سمجھتے ہیں وہ مقام شہادت ثالثہ سے کہیں بلند ہے۔ عرفان کی جس منزل پر خمینی فائز ہیں اسی مقام پر پہنچنے پر ہی مقام ولایت کا پتہ چلتا ہے۔

آ یئے ذرا قرآن حکیم کی نظروں میں مقام ولایت دیکھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حصول تعلیم کیلئے جناب خضر کے پاس آتے ہیں۔ (حالانکہ پورے قرآن میں لفظ خضر کہیں بھی موجود نہیں ہے)

"قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلَىٰ اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْداً ۝

(سورۃ الکہف آیت ٦٦)

(ترجمہ) موسیٰ نے (خضرؑ) سے کہا تیرے پاس جو علم ہے' پڑھانے کا وعدہ کرے تو

میں تیرے پیچھے پیچھے چلوں۔

قارئین! اب ذرا مقام ولایت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

''موسیٰ نبی ہیں' موسیٰ صاحب شریعت ہیں' موسیٰ صاحب کتاب ہیں' موسیٰ رسولؑ ہیں' موسیٰ معصوم ہیں' صاحب حکمت ہیں' صرف رسول نہیں ہیں اولی العزم رسول ہیں۔ خود جناب خضر پر واجب ہے کہ وہ موسیٰ کی اطاعت واتباع کریں۔ موسیٰ کی کتاب پر ایمان لائیں۔ خضر پر واجب ہے کہ دین موسیٰ کا کلمہ پڑھیں لیکن قرآن یہ کہہ رہا ہے کہ اولی العزم رسول خضر کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے بیٹھا ہے کہ حضور مجھے اپنی شاگردی میں قبول فرمائے تا کہ آپ کے پیچھے پیچھے چلوں۔

(یہ ہے مقام ولایت) ایک اولالعزم رسولؐ صاحب کتاب نبی ایک ولی سے کہہ رہا ہے کہ مجھے شاگرد بنالو میں علم پڑھنے آیا ہوں تو ثابت ہوتا ہے ولایت ہی ایک ایسا مقام ہے جس کے سامنے رسالت و نبوت جھک جانے پر مجبور ہے۔ خود کئی مرتبہ سرکار امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

''انا الخضر معلم موسیٰ'' (۲۵)

''میں ہی وہ خضر ہوں جس نے موسیٰ کو تعلیم دی۔''

قارئین! قابل غور بات تو یہ ہے کہ رسالت کی گواہی جزو تشہد نماز ہے لیکن جس کے سامنے رسالت و نبوت طالب علم کی حیثیت سے جھکی ہوئی ہو اس کی ولایت کی گواہی دینے سے نماز باطل کیسے ہو جاتی ہے۔

اب جب موسیٰ علیہ السلام جناب خضرؑ کے شاگرد رشید بننے کیلئے آئے تو جناب حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا:

''قَالَ اِنَّكَ لَن تَستَطِيعَ مَعِيَ صَبراً (سورۃ الکہف آیت ۶۷)

(اے موسیٰ (تم میں اتنی صلاحیت نہیں ہے) کہ تم میرا علم برداشت کرنے کی استطاعت رکھو۔

قارئین! میں پھر آپ کو بھرپور توجہ' تدبر' تفکر کی دعوت دیتا ہوں۔ یہ گفتگو خضر کس سے کر رہے ہیں۔ جو اولی العزم رسول ہے۔ صاحب شریعت ہے۔ رسول کو خضر ڈانٹ رہے ہیں کہ تم میرے علم کو

برداشت نہیں کر سکتے۔ آیئے اب ذرا جناب خضرؑ سے دریافت کرتے ہیں:

''اے خضرؑ کیا آپ کے علم میں نہیں تھا کہ موسیٰ صاحب شریعت اولی العزم رسول ہیں آپ پر موسیٰ کا کلمہ پڑھنا واجب ہے۔''

فرمایا ولایت وہ عہدہ ہے جس کے سامنے نبوت سجدہ ریز ہوتی ہے۔ اس قرآنی اور حقانی واقعہ میں تین کام ولی نے کیے۔ تینوں پر نبوت معترض ہوئی حالانکہ موسیٰ اللہ سے تورات پڑھ کر آئے تھے مگر ولایت اتنی مشکل چیز ہے کہ موسیٰ جیسے نبی کی سمجھ میں نہ آ سکی۔ جب ولایت جیسے عہدہ اور اختیارات کو موسیٰ جیسا نبی نہ سمجھ سکا تو پھر مال امام پر پلنے، پھلنے اور پھولنے والے علماء کیسے سمجھ سکتے ہیں۔ وہ تین کام جو حضرت خضرؑ (ولی اللہ) نے کیے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ کسی کی کشتی میں سوراخ کر کے اسے ڈبو دینا۔

ب۔ ایک کم سن بچے کو قتل کرنا۔

ج۔ بستی میں ایک خستہ حال دیوار کو سیدھا کر کے بنا دینا۔

یہ تینوں کام موسیٰ کی سمجھ میں نہ آئے۔ ہر حرکت خضرؑ پر ہر بار موسیٰ ٹوک دیتے تھے۔ جب تینوں مرتبہ موسیٰ علیہ السلام معترض ہوئے تو حضرت خضر علیہ السلام نے جناب موسیٰ سے کہا:

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْراً (سورۃ کہف آیت ۷۸)

(اے موسیٰؑ) تیرے اور میرے راستے الگ الگ ہیں تو اپنے وعدہ پر صبر نہ کر سکا اب تین باتوں کی تاویل سنتا جا۔

پہلی تاویل...... کشتی میں سوراخ کیوں کیا؟

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ○ (سورۃ کہف آیت ۷۹)

(ترجمہ) یہ کشتی غریب لوگوں کی تھی بادشاہ کشتیاں پکڑ رہا تھا پکڑ لینے سے ان کی روزی

ختم ہو جاتی (فَاَرَدتُّ) میں نے ارادہ کیا ان کی روزی بچالو۔

قارئین کرام! الفاظ ولایت یہ ہیں "فَاَرَدتُّ" میں نے ارادہ کیا۔ اب ولی اپنے ذاتی ارادے کا اظہار کر رہا ہے۔ خداوند متعال نے ٹوکا نہیں ہے کہ تو کون ہے ارادہ کرنے والا۔ ارادوں کا مالک تو میں اللہ ہوں۔ خالق مطلق کی خاموشی نے یہ بتایا ہے کہ میرے ولی کے اختیارات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش' مخلوق کے رزق کا معاملہ میرے ولی کے ہاتھ میں ہے۔ میرے ولی کا ارادہ ہی کام کرتا ہے جس کی روزی جب چاہے بڑھادے جب چاہے گھٹادے۔ رزق کے بارے میں ولی مختار کل ہوتا ہے۔

اب سوال پیدا یہ ہوتا ہے کہ خضرؑ کو یہ کیسے پتہ چل گیا کہ بادشاہ کشتیاں پکڑ رہا ہے حالانکہ جبرائیل کا آنا جانا تو موسیٰ کے پاس تھا۔ اللہ نے موسیٰ کو تو آگاہ نہ کیا۔ حضرت خضرؑ نے بتادیا ہے کہ ولی عالم الغیب ہوتا ہے۔ ثابت ہوا علم ولایت علم نبوت سے بلند تر علم ہے۔ موسیٰؑ اسی علم کے طالب بن کر آستانہ ولایت پر پہنچے۔

دوسری تاویل......کم سن بچہ قتل کیوں ہوا؟

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًاo فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُo (سورۃ کہف)

(ترجمہ) یہ بچہ کافر ہے والدین مومن تھے ہمیں خوف ہوا کہ یہ کم بخت جوان ہو کر والدین کو جبراً کافر بنادے گا یا قتل کردے گا۔ "فاردنا" پس ہم دونوں نے ارادہ کیا اسے قتل کر دیا جاوے۔

اس سے پہلی آیت میں معاملہ رزق تھا(ہاں ولی فرمار ہا ہے۔ "فاردت" میں نے ارادہ کیا صرف میں نے ارادہ کیا......خضرؑ یہ بات عام آدمی سے نہیں کہہ رہے بلکہ ایک اولی العزم رسول' صاحب شریعت نبی سے کہہ رہے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ ان کا رزق بچ جاوے۔

بچہ کو مارتے وقت کہا "فاردنا" یہ ارادہ قتل کرنے کا صرف میرا ہی نہیں ہم دونوں یعنی میرا اور اللہ کا ارادہ تھا۔ ولی اور خدا کا ارادہ تھا۔ یہ دونوں باتیں سن کر موسیٰ نے یہ نہیں کہا کہ وحی تو مجھ پر ہوتی ہے۔ جبرئیل مجھ پر نازل ہوتا ہے' کتاب میرے پاس ہے' اللہ کے ارادے کی خبر تجھے (خضرؑ) کیسے ہوگئی۔ نہ کوئی

فرشتہ اتر انہ جبرئیل نازل ہوا۔ تجھے کیسے اللہ کے ارادے کا پتہ چل گیا......ایسا کیوں نہ کہا۔

موسیٰ جانتے تھے کہ نبی اور ولی خدا میں یہی فرق ہوتا ہے کہ نبی کو ارادہ الٰہیہ کی خبر فرشتہ دیتا ہے لیکن ولی خود ارادہ قدرت ہوتا ہے۔ ان کا دعویٰ ہوتا ہے "مَعَاشَرَ النَّاس نَحْنُ قُدرَۃُ اللّٰہ۔ نَحْنُ اِرَادَۃُ اللّٰہ نَحْنُ مَشِیَّۃُ اللّٰہ" "ہم ہی اللہ کی قدرت ہیں' ہم ہی اللہ کا ارادہ ہیں' ہم ہی اللہ کی مشیت ہیں۔

اولاد عطا کرنا یا موت دینا' رزق دینا یہ منصب ولایت ہے جیسا کہ زیارۃ مطلقہ امام حسینؑ میں معصومین کا کلام آج بھی موجود ہے۔

اِرَادَۃُ رَبِّ فِیْ مَقَادِیْرِ اُمُوْرِہٖ تَھْبَطُ عَلَیْکُمْ وَتَصْدُرُفِیْ بُیُوْتِکُم

(ترجمہ) تقدیر کے بارے اللہ کے جتنے ارادے ہیں وہ پہلے آپ پر (یعنی حسین علیہ السلام) پر نازل ہوتے ہیں پھر آپ کے دروازہ اقدس سے صادر ہوتے ہیں گویا کہ تقدیروں کے بدلنے کے پروگرام بھی دست ولایۃ العظمٰی میں ہی ہوتے ہیں۔

کشتی والے واقعہ میں جناب خضرؑ فرماتے ہیں:

"فَاَرَدتُّ" "میں نے ارادہ کیا۔

بچے کو قتل کرنے کے بارے میں فرمایا:

"فَاَرَدْنَا" "ہم دونوں نے ارادہ کیا۔

ارادہ کیا تھا اس کم بخت بیٹے کے بدلے "خیرمنه" "اچھی اولاد دینے کا ارادہ اب ثابت ہوا اولاد عطا کرنا' منصب ولایت ہے پھر اسے موت دینا بھی منصب ولایت ہے۔

حالانکہ نبی پاس کھڑا ہے جس کا کلمہ جس کی اطاعت خضرؑ پر واجب ہے لیکن اولاد دینا' بیٹا عطا کرنا' منصب ولایت ہے پھر اسے موت دینا بھی منصب ولایت ہے حالانکہ نبی پاس کھڑا ہے جس کا کلمہ جس کی اطاعت خضرؑ پر واجب ہے لیکن اولاد دینا' بیٹا عطا کرنا' دیئے ہوئے بیٹے کو موت دینا یہ منصب ولایت ہے یہی تو وجہ ہے کہ اولی العزم رسول نے روکا نہیں کہ اے استاد محترم اولاد دینا آپ کا کام نہیں کہ اللہ کا معاملہ ہے۔

موسیٰ جانتے تھے کہ بیٹے ہمیشہ ولی ہی دیتے ہیں اور تنہا ولی اللہ کا ارادہ بھی ہوتا ہے گویا کہ اولاد عطا کرنا علی ولی

کا کام ہے۔

علامہ عین العارفین لکھتے ہیں:

''کہ دربار رسالت مآب ؐ میں کسی سائل نے اولاد کی التجا کی تھی بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کر دیا لیکن اس گھر کے سب سے چھوٹے ولی نے بیٹے عطا کر دیئے۔''(۲۷)

بیٹے عطا کرنا منصب نبوت ورسالت نہیں منصب ولایت الٰہی ہے۔

تیسری تاویل ـــــ بستی والوں کی بلا اُجرت دیوار بنانا

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا (سورۃ الکہف)

(ترجمہ) وہ جو دیوار تھی سو وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی جو اس شہر میں رہتے تھے اس کے نیچے خزانہ تھا ان کا باپ صالح تھا یہ بچے صالح نہیں تھے میں نے دیوار اپنی طرف سے نہیں بنائی...... ''**فاراد ربك**'' اپنے رب کے ارادہ سے بنائی۔ اس میں ارادہ رب کا تھا۔

دیوار خضرؑ نے بنائی ارادہ رب کا تھا...... گویا کہ ارادہ اللہ کا بھی ہو سرزد ولی سے ہوتا ہے۔

۱۔ کشتی والی آیت میں کہا ''**فاردت**'' میرا ارادہ ہے۔

۲۔ بچہ کے قتل میں کہا ''**فاردنا**'' یہ ارادہ ہم دونوں اللہ اور ولی کا تھا۔

۳۔ دیوار بناتے وقت کہا ''**فَاَرَادَ رَبُّكَ**'' اس میں رب کا ارادہ تھا ثابت ہوا۔ ولی کا ارادہ ہو تب بھی اللہ کا ارادہ ہی ہوتا ہے۔ ولی اور اللہ کا ارادہ مشترکہ ہو تب بھی اللہ کا ارادہ ہی ہوتا ہے اللہ کا اپنا ارادہ ہو تب بھی سرزد ولی کے ہاتھوں سے ہوتا ہے۔

فعل ولی فعل خدا ہوتا ہے یہ مقام مقام ولایت عظمیٰ ہے

علیؑ کی ولایت کی گواہی دینا گویا کہ اللہ کی ولایت کی گواہی دینا ہے۔اسی لئے سرکار فرماتے ہیں ''وِلَایَتِیْ وِلَایَۃُ اللّٰہِ '' ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے گویا کہ شہادۃ ثالثہ حقیقت میں شہادۃ توحید و رسالت ہے اس سے اذان' اقامت' تشہد کچھ باطل نہیں ہوتا پس اس کے ادا کرنے سے بجالانے سے علماء کا رزق باطل ہو جاتا ہے۔شکر یہ نظام باطل ہو جاتا ہے......نماز باطل نہیں ہوتی بلکہ نماز کو تو چار چاند لگ جاتے ہیں اور تکمیل کی سند مل جاتی ہے۔

اب ہم عاشقان شہادت ثالثہ مقدسہ کی خدمت میں مقام ولایت اور اختیارات ولی مطلق پر ایک طویل حدیث چھوٹے چھوٹے حصوں میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اس حدیث کو'' حدیث طارق'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔طارق بن شہاب سرکار امیر المومنین علیہ السلام کے ایک صحابی تھے وہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار امیر المومنین علیہ السلام نے مقام ولایت و امامت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''حدیث طارق''

''ولایت امام تمام مخلوقات پر واجب ہے۔''

عن امیر المومنین انه قال: یا طارق الامام کلمة الله و حجة الله و وجه الله و نور الله و حجاب الله و آیة الله یختاره الله و یجعل فیه منه مایشآء و یوجب له ذالك الطاعة والامر علی جمیع خلقه فهو ولیه فی السماوات و ارضه اخذله بذالك العهد علی جمیع عباده فمن تقدم علیه کفر بالله من فوق عرشه۔

ترجمہ: سرکار امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں''اے طارق امام کلمتہ اللہ حجتہ اللہ وجہ اللہ نور اللہ حجاب اللہ اور آیتہ اللہ ہوتا ہے۔اس کو خدا منتخب کرتا ہے اور جو

کچھ چاہتا ہے اسے عطا کرتا ہے تمام مخلوقات پر اس کی اطاعت کو واجب کرتا ہے پس وہ تمام آسمانوں اور زمینوں میں اس کا ولی ہوتا ہے خدا نے اس بات پر اپنے بندوں سے عہد لیا ہے۔ پس جس نے اس پر سبقت کی اس نے خدا عرش پر کفر کیا پس ولی جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

عرض مولف: اللہ نے امیر کائنات کو آسمانوں اور زمینوں کی ولایت عطا کی ہے پس ولی ارض و سماء میں جو چاہے وہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات اختیار ولایت میں دے رکھی ہے۔

"ولی کے بازوؤں پر مہر ولایت ہوتی ہے"

امیر المومنین نے فرمایا: **فهو يفصل مايشآء و اذا شاء الله شينا يكتب على عضده و تمت كلمة ربك صدقاً و عدلاً' فهو الصدق والعدل' ينصب له عمود من نور من الارض الى السماء يرى فيه اعمال العباد' ويلبس الهيبة والعلم الضمير و يطلع على الغيب ويعطيى التصريف على الاطلاق۔**

ترجمہ: اور ولی جب ہی کوئی بات کرتا ہے جب خدا کسی بات کو چاہتا ہے۔ اس کے بازوؤں پر "**تمت كلمة ربك صدقاً و عدلاً**" لکھا ہوتا ہے یعنی مکمل ہوا کلمہ رب کا صدق اور عدل سے (ولی) ہی صدق و عدل ہے اس کے لئے زمین سے لے کر آسمان تک ایک نور کا ستون نصب ہوتا ہے جس سے وہ بندوں کے اعمال کو دیکھتا ہے وہ دل کی بات کو جانتا ہے غیب پر مطلع رہتا ہے وہ متصرف علی الاطلاق ہوتا ہے۔

عرض مولف: جس طرح نبوت کے شانوں پر مہر نبوت ہوتی ہے اسی طرح امام وولی کے بازوؤں پر مہر ولایت ہوتی ہے۔ ولی مجسم عدل اور صدق ہوتا ہے آسمانوں

زمینوں میں تمام مخلوق کے اعمال سے باخبر ہوتا ہے عالم الغیب ہوتا ہے متصرف ہوتا ہے یہی مقام ولایت ہے جہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکتا پس وہی پہنچے گا جسے یہ چاہیں گے اس لئے ہم رسالت کی طرح ولایت کی گواہی بھی دینا واجب جانتے ہیں۔

''امام یا ولی خدا صاحب وحی ہوتا ہے''

امیر المومنینؑ نے فرمایا: **ویری مابین الشرق و الغرب فلایخفی علیه شئی من عالم الملك و الملكوت' ویعطی منطق الطیر عند ولایة' فهذا الذی یختبار ه الله لوحیه و یرتضیه لغیبه' یویده بكلمة' و یلقنه' حكمته' ویجعل قلبه مكان مشیته' وینادی له' بالسلطنته' ویذعن له بالامرة' و یحکم له' بالطاعة و ذالك لان الاماة میراث الانبیاء و منزلة الاصفیاء و خلافة الله و خلافة رسل الله۔**

ترجمہ: ولی مشرق و مغرب کی تمام اشیاء کو دیکھتا ہے عالم ملک وملکوت کی کوئی شے (نگاہ ولایت) سے پوشیدہ نہیں ہوتی۔ اس کی ولایت میں جانوروں پر پرندوں کی بولی عطا کی جاتی ہے بس یہی امام ہے جسے اللہ نے اپنی وحی کے لئے منتخب کیا اور امور غیب کے لئے پسند کیا اور اپنی کلام سے اس کی تائید کی اور اس کو اپنی حکمت تلقین کی اور قلب کو اپنی مشیت کا گھر بنایا اور اس کے لئے سلطنت کی منادی کردی اور اسے ''**اُولِی الْاَمر**'' بنا کر اسکی اطاعت کا حکم دیا کیونکہ امامت میراث انبیاء ہے اور درجہ اصفیاء ہے خلافت الہیہ ہے اور خلافت رسولان خدا ہے۔

عرض مولف: مشارق و مغارب ولی اللہ کے سامنے رہتا ہے۔ عالم ملکوت تک نگاہ ولایت

مرکوز ہوتی ہے۔ امام پر بھی وحی ہوتی ہے۔ قلب ولایت مکان مشیت خدا ہوتا ہے اللہ أُوْلِـی ألامـر بنا کر اس کی اطاعت واجب قرار دیتا ہے یعنی اطاعت خدا + اطاعت رسولؐ + اطاعت أُوْلِـی ألامـر ہر شئے پر واجب ہے لہٰذا اولی الامر ماننے والوں پر تیسری گواہی ولایت واجب ہے ورنہ اس کے اعمال باطل ہوں گے۔

"ولایت سبب قبولیت اعمال ہے"

امیر المومنینؑ نے فرمایا: **فهي عصمة و ولاية و سلطنة و هداية لانها تمام الدين' و راجع الموازين' الامام دليل القاصدين' ومنار المهتدين' و سبيل السالكين' و شمس مشرقة في قلوب العارفين' ولاية سبب النجاة' وطاعة' معرفة للحياة و عدة بعد الممات' و عزالمومنين و شفاعة المذنبين و نجاة المحبين و فوز التابعين۔**

ترجمہ: پس امام صاحب عصمت و ولایت سلطنت و ہدایت ہے کیونکہ وہ ہر حال میں دین کی تکمیل کرنے والا ہے اور بندوں کے اعمال کی کسوٹی ہے یعنی اس کی ولایت سے بندوں کے اعمال پرکھے جائیں گے۔ امام قصد خدا رکھنے والوں کے لئے دلیل راہ ہے اور ولایت پانے والوں کے لیے منارہ نور ہے اور سالکین کے لئے سبیل راہ ہے اور عارفین کے قلوب میں چمکنے والا آفتاب ہے۔ امام کی ولایت سبب نجات ہے اس کی اطاعت زندگی میں فرض گردانی گئی ہے۔ اطاعت کرنے کے بعد توشہ آخرت ہے وہ مومنین کے لئے باعث عزت ہے۔ گناہگاروں کے لئے باعث شفاعت ہے اور محبوں کے لئے نجات ہے' تابعین کے لئے فوز عظیم ہے۔

عرض مولف: ولایت ہی تکمیل دین ہے...... ولایت ہی سے اعمال جانچے جاویں گے' ولایت ہی سبب نجات ہے۔ ولایت باعث شفاعت یوم جزاء ہے بسبب ولایت ہی گناہ بخشے جائیں گے : گریبان میں جھانک کر دیکھو کیا تم اپنا احتساب کر سکتے ہو۔ کیا تمہارا عقیدہ ولایت کے بارے میں صحیح ہے۔

"ولایت رأس الاسلام وکمال ایمان ہے"

امیر المومنین نے فرمایا: **لانها رأس الاسلام و كمال الايمان' و معرفته الحدود و الاحكام تبين الحلال من الحرام' فهي رتبة لاينالها الامن اختاره الله و قدمه' وولاه و حكمه' فالولاية هي حفظ الشغور' تدبير الامور' وهي بعدد الايام و الشهور۔**

ترجمہ: ولی راس اسلام ہے اور کمال ایمان اور معرفت حدود و احکام ہے اور حلال و حرام کے بیان کرنے والا ہے یہ وہ مرتبہ ہے جس پر سوائے اس کے جس کو اللہ خود منتخب کرتا ہے اور سب پر مقدم حاکم اور ولی بنائے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا پس ولایت حفظ ثغور تدبیر امور ایام و شہور کی تعدید کرنے والا ہے۔

"ولی کو ہاتھ آنکھ نہیں پا سکتے"

امیر المومنینؑ نے فرمایا: **الامام ماء العذب على الظمأ' والدال على الهدىٰ المطهر من الذنوب' المطلع على الغيوب' فالامام هوالشمس الطالعة على العباد بالا نوار فلا تناله الايدى والابصار' واليه اشارة بقوله (قل لله العزة و لرسوله وللمومنين) والمنون عليٌّ وعترته فالعزة للبنى وللعترة' والبنى والعترة لا يفترقان الى اخر الدهر' فهم راس**

دائرہ الایمان و قطب الوجود و سماء الجود، و شرف الموجود و ضئو شمس الشرف و نور قمرہ و اصل العز و المجد و مبدوہ و معناہ و منبعا۔

ترجمہ: امام تشنگان علوم کے لئے آب شربت طالبان ہدایت کے لئے ہادی ہے۔ امام معصوم ہوتا ہے مطہر ہوتا ہے امور غیب جاننے والا ہوتا ہے پس امام وہ ہے جو انوار کے ساتھ بندگان خدا پر طلوع ہوتا ہے پس وہ ایسی شئے نہیں ہے جس کو ہاتھ اور آنکھ پا سکے اس کی طرف قول خدا کا اشارہ ہے کہ ''عزت پس اللہ کے لئے اور اس کے رسول کے لئے اور مومنین کے لئے وہ مومنین علیؑ اور اس کی عترت ہے پس عزت نبی کے لئے ہے اور اس کی عترت کے لئے ہے۔ نبی اور اس کی عترت زمانہ ختم ہونے تک جدا نہیں ہو سکتے۔ وہ دائرہ ایمان کا مرکز ہے قطب وجود ہے آسمان جود سخا اور شرف موجود ہے یہ ضیاء آفتاب شرافت اور اس کے مہتاب کا نور ہیں اور اصل معدن عزت و بزرگی اور اس کے مبدا اور معنا اور منبع ہیں۔

''ولی اللہ پوری کائنات پر سایہ رکھنے والا آسمان ہے''

امیرالمومنین نے فرمایا: فالامام هو السراج الوهاج، والسبيل و المنهاج، والماء الشجاج و البحر العجاج، والبدر المشرق و الغدير المغدق و المنهج الواضح المسالك و الدليل اذا عمت المهالك و السحاب الهاطل، والغيث الهامل و البدر الكامل، والدليل الفاضل و السماء الظلية والنعمة الجليلة والبحر الذى لاينزف، والشرف الذى لايوصف، والعين الغزيرة والروضة المطيرة والزهر الاريج، والبدر

البھیج' والنیر اللائح والطیب الفاتح' والعمل الصالح والمتجر الرابح و المنھج الواضح' والطبیب الرفیق والاب الشفیق' ومفزع العباد فی الدواھی' والحاکم والآمر الناھی' امیراللّٰہ علی الخلائق وامینہ' علی الحقائق' حجۃ اللّٰہ علی عبادہ و محجۃ' فی ارضہ بلادہ' مطھر من الذنوب' مبرأ من العیوب مطلع علی الغیوب ظاھرہ امر لایملك و باطنہ' غیب لایدرك واحد دھرہ و خلیفۃ اللّٰہ فی نھیہ و امرہ' لایوجدلہ مثیل' ولایقوم لہ بدیل"۔

ترجمہ: پس امام درخشاں چراغ ہے اور اللہ تک پہنچنے کا راستہ ہے۔ سیراب کرنے والا پانی ہے موجزن سمندر ہے وہی بدر منیر ہے۔ علوم معارف سے بھرا ہوا تالاب ہے وہی صراط الٰہی ہے جس کے راستے واضح ہیں اور وہ دلیل راہنما ہے۔ ضلالت کے مہلک راستہ میں وہ برسنے والا بادل ہے اور باران کثیر ہے وہ بدر کامل ہے راہنما فاضل ہے سب پر سایہ رکھنے والا آسمان ہے اور اس کی نعمت جلیل ہے وہ ایک سمندر ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا وہ ایسا شرف ہے جس کی تعریف نہیں کی جاسکتی۔ وہ ایسا چشمہ فیض نعمات الٰہی کا سرسبز باغ اور مہکتا ہوا چمن ہے' رسالت کا پھول روشن بدر کامل اور درخشاں آفتاب ہے وہ ایک پاکیزہ خوشبو اور مجسم عمل صالح ہے وہ فائدہ بخش مال تجارت اور سبیل واضح ہے۔ وہ ایک رفیق طبیب پدر شفیق ہے اور بندوں کی ہر مشکل میں مدد کرنے والا ہے (یعنی مشکل کشاء زمانہ ہے) وہ اللہ کی جانب سے خلائق کا نگہبان اور حقائق پر اس کا امین ہے اس کے بندوں پر اللہ کی حجتہ ہے

اس کی زمین اور فلکوں پر اللہ کی راہ روشن ہے وہ تمام گناہوں' جملہ عیوب سے مبرا ہے۔غیب کی باتوں سے مطلع رہتا ہے اس کا ظاہر ایک ایسا امر ہے جس پر کوئی محیط نہیں ہے اس کا باطن ایسا غیب ہے جس کا کوئی ادراک نہیں کر سکتا وہ واحد روزگار ہے اور خدا کے امر و نہی میں اس کا خلیفہ ہے نہ اس کا کوئی مثل ہے نہ نظیر نہ بدل۔

''ساری دنیا ادراک ولایت سے عاجز ہے''

امیر المومنینؑ نے فرمایا: **فمن ذاینال معرفتنا' اوینال درجتنا او یدرك منزلتنا' حارت الالباب والعقول و تاهت الافهام فیما اقول' تصاغرت العظماء وتقاصرت العلماء و كلت الشعراء وتواضعت الارض والسماء' عن و صف شان الاولیا' وهل یعرف اویوصف اویعلم او یفهم یدرك او یملك شان من هو نقطة الكائنات و قطب الدائرات' وسر الممكنات' وشعاع جلال الكبریاء' وشرف الارض والسماء جل مقام آل محمدؑ عن وصف الواصفین' ولغت الناعتین وان لایقاس بهم احد من العالمین۔**

ترجمہ: پس کون ہے جو ہماری معرفت حاصل کر سکے یا ہمارے درجات تک پہنچ سکے یا ہماری منزلت کا ادراک کر سکے۔اس امر میں عقول حیران ہیں افہام عاجز ہیں یہ وہ مرتبہ ہے جس کے سامنے بڑے بڑے لوگ حقیر ہیں اس کے ادراک سے علماء قاصر ہیں شعراء ماند ہیں' بلغاء خطباء گونگے اور بہرے ہیں۔فصحاء عاجز ہیں' زمین و آسمان شان ولایت بیان کرنے سے مجبور ہیں کون ان کو پہچان سکتا ہے یا اس کا وصف بیان کر سکتا ہے یا سمجھ سکتا ہے یا

ادراک کرسکتا ہے جو کہ نقطہ کائنات دائروں کا مرکز' ممکنات کا راز اور جلال کبریائی کی شعاع اور ارض وسماء کا شرف ہے۔ آل محمد علیہم السلام کا مقام اس سے کہیں برتر ہے۔ کوئی وصف کنندہ اس کی توصیف کر سکے یا ان کی نعت وتعریف لکھ سکے۔ تمام عالمین میں کسی کو ان کے ساتھ قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

عرض مولف: یہ ہے مقام ولایت عظمیٰ۔ ان ٹکے ٹکے کے ملاؤں سے پوچھو جو نام علیؑ آتے ہی سیخ پا ہو جاتے ہیں۔ فضائل علیؑ سنتے ہی یوں غصے میں آ جاتے ہیں جیسے کسی نے ان کا باپ قتل کر دیا ہے فوراً پیشانی پر شجرہ نسب نمایاں ہو جاتا ہے۔

منکر ولایت منکر توحید ہے

امیر المومنینؑ نے فرمایا: **وكيف هم النور الاول والكلمة العليا والسمية البيضآ والواحدنية الكبرىٰ التى اعرض منها من ادبرو تولى و حجاب الله الاعظم الاعلىٰO**

ترجمہ: وہ نور اول اور کلمۃ العلیا اور اسماء نورانی اور واحدانیت کبریٰ ہیں جس نے ان سے منہ موڑا وہ واحدانیت سے مڑ گیا یہ خدا کے حجاب اعظم واعلیٰ ہیں۔

ولایت وامامت کا منکر گوسالہ پرست ہے

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: **فاين الاخيار من هذا؟ واين العقول من هذا' ومن ذا عرف من عرف؟ او وصف من وصف ظنوا ان ذالك فى غير آل محمدؐ كذبوا وزلت اقدامهم واتخذو العجل ربا والشيطان حزباً كل ذالك بغضة لبيب الصفوة و دار العصمة وحسداً لمعدن الرسالة والحكمة ـ وزين لهم الشيطان اعمالهم فتبالهم وسحقاً كيف اختاروا اماماً**

جاهلاً عابداً للصنام جباناً يوم الزحام' والامام يحب ان يكون عالماً لايجهل و شجاعاً لاينكل' لايعلوعليه حسب' ولايدانيه نسب' فهو في الذروة من قريش والشرف من هاشم' والبقية من ابراهيم والنهج من النبي الكريم وانفس من الرسول والرضي من الله' والقبول عن الله فهو شرف الاشراف' وانفرع من عبد مناف عالم بالسياسة قائم بالرياسة مفترض الطاعة الىٰ يوم الساعة۔

ترجمہ: پس ایسے امام کو منتخب کرتا ہے عقلیں اسے کیسے پہچان سکتی ہیں اور کون ایسا ہے جس نے امام کو پہچانا ہو یا اس کا وصف بیان کر سکا ہو جو لوگ گمان کرتے ہیں کہ ولایت آل محمد کے علاوہ غیروں میں بھی پائی جا سکتی ہے وہ جھوٹے ہیں ان کے قدم راہ است سے ہٹ چکے ہیں انہوں نے گاؤ سالہ کو اپنا رب شیطان کو اپنی جماعت بنالیا ہے یہ سب بیت صفوۃ اور خانہ عصمت سے بغض کی وجہ سے ہے اور معدن حکمت ورسالت کے حسد کی وجہ سے ہے۔شیطان نے ان کے اعمال کو مزین کیا خدا ان کو ہلاک کرے یہ کس طرح انہوں نے اس کو امام بنالیا جو جاہل بت پرست اور جنگ میں بزدلی دکھانے والا تھا حالانکہ یہ واجب ہے کہ امام ایسا عالم ہو نہ اس میں کسی قسم کا جہل ہو اور ایسا شجاع ہے کہ کسی معرکہ میں منہ نہ موڑے نہ حسب میں کوئی اس سے اعلیٰ ہو اور نہ نسب میں اس کے برابر پس امام زادہ قریش اور اشرف بنی ہاشم اور بقیہ ذریت ابراہیم ہوتا ہے اور نبی کریم کی شاخ سے ہوتا ہے اور نفس رسول ہوتا ہے اور راضی برضائے خدا ہوتا ہے اس کا انتخاب اللہ کی جانب سے ہوتا

ہے پس وہ شرف ہے اشراف کا اور فرع ہے عبد مناف کی۔ امام عالم ریاست ہوتا ہے ریاست عامہ رکھتا ہے اس کی اطاعت قیامت تک فرض کر دی گئی ہے۔

قلب ولایت اسرار توحید کا خزانہ ہے

قال علیہ السلام: **اودع اللّٰہ قلبہ سرہ، وانطلق بہ لسانہ، فھو معصوم موفق لیس یحبان، ولاجاھل فترکوہ۔**

ترجمہ: اللہ تعالیٰ قلب ولایت پر اپنے اسرار ودیعت کرتا ہے اور اس میں اپنی زبان کو گویا کرتا ہے پس وہ معصوم وموفق من اللہ ہوتا ہے وہ جاہل یا بزدل نہیں ہوتا۔

امام ولی فرشتہ بصورت بشر ہوتا ہے

امیر المومنین نے فرمایا: **یا طارق بشر ملکی وجسد سماوی وأمر الھی و روح قدسی و مقام علی و نور جلی، وسر خفی، فھو ملکی الذات الھی الصفات، زائد الحسنات عالم بالمغیبات خص من رب العالمین، ولضاً من الصادق الامین وھذا کلہ لآل محمدٍ لایشار کھم فیہ مشارک، لانھم معدن التنزیل، ومعنی التاویل وخاصۃ الرب الجلیل، ومھبط الامین جبرئیل صفات اللّٰہ وصفوتہ، و سرہ و کلمتہ، شجرۃ النبوۃ و معدن الفتوۃ عین المقالۃ منتھی الدلالۃ، ومحکم الرسالۃ ونور الجلالۃ و جنب اللہ و ودیعتہ، وموضع کلمتہ اللہ و مفتاح حکمۃ مصابیع رحمۃ اللہ**

وینابیع نعمته' السبیل الیٰ الله والسبیل والقسطاس المستقیم والمنهاج القویم و ذکر الحکیم و الوجه الکریم والنور القدیم' اهل التشریف والتقویم والتقدیم والتفضیل و التعظیم خلفاء نبی الکریم وأبناء الرؤف الرحیم وأمناء العلی العظیم ذریة بعضها من بعض والله سمیع علیم ٥

ترجمہ: اے طارق! لوگوں نے ایسے امام کو چھوڑ دیا اور ہوس کے تابع ہو گئے۔ اس سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو بغیر ہدایت کے اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔ اے طارق امام فرشتہ بصورت بشر ہوتا ہے جسد ساوی میں ایک امر الٰہی اور روح قدسی ہوتا ہے۔ اس کا مقام نور جلی اور سرّ خفی ہوتا ہے۔ پس امام ملکی الذات الٰہی صفات ہوتا ہے۔ زائد الحسنات عالم المغیبات ہوتا ہے وہ رب العالمین سے مخصوص اور صادق الامین رسولؐ سے منصوص ہوتا ہے۔ یہ تمام باتیں صرف آل محمدؐ میں ہیں اور کوئی دوسرا ان میں ان کا شریک نہیں ہے کیونکہ یہ معدن التنزیل ہیں اور کلام خدا کے معانی ہیں اور اس کے کلام کی تاویل ہیں۔ خاصانِ رب جلیل ہیں اور جبرئیل کے نازل ہونے کا مقام ہیں۔ یہی برگزیدہ خدا ہیں' یہی راز خدا ہیں اس کا کلمہ شجر نبوۃ معدن شجاعت اس کا عین کلام اور منتہائے دلالت بحکم رسالت نور جلال الٰہی جب اللہ اور اس کی امانت' موضع کلمہ خدا۔ مفتاح حکمت چراغ رحمت اور اس کی نعمت کے چشمے ہیں۔ خدا کی معرفت کا راستہ اور سبیل میں یہی میزان مستقیم ہیں۔ خدا حکیم کے ذکر مجسم ہیں اور چہرہ رب کریم ہیں (وجہ اللہ) اور نور قدیم ہیں۔ یہی صاحبان عزت و بزرگی تقویم بفضل و تعظیم ہیں اور جانشیناں

نبی کریم ہیں۔ فرزند رسولؐ رؤف ورحیم ہیں۔ امانت داران خدا اعلیٰ عظیم اور بعضها من بعض کی ذریت ہیں اللہ سب کچھ جانتا ہے اور سنتا ہے۔

کائنات مثل ہتھیلی چشم ولایۃ کے سامنے ہوتی ہے

قال علیہ السلام: **لبناء العظيم و الطريق الاقوم' من عرفهم وأخذ عنهم' فهو منهم' واليه الاشاره بقوله: من تبعني فانه مني' خلقهم اللّه من نور عظمة' وولاهم امر مملكة' فهم سر اللّه المخزون' وأولياؤه المقربون وأمره بين الكاف والنون لابل هم الكاف والنون الىٰ اللّه يدعون وعنه يقولون وبأمره يتعملون' علم الانبياء في علمهم' وسر الاوصياء في سرهم' وعز اوليا' في عزهم كالقطره في البحر والذرة في القفر والسماوات و الارض عندالامام منهم كيده' من راحته يعرف ظاهر هامن باطنها' ويعلم برها من فاجرها و رطبها و يابسها۔**

ترجمہ: یہی ہدایت کے بلند نشان ہیں اور طریق مستقیم ہیں جس نے ان کو پہچانا اور ان سے معارف کو حاصل کیا بس وہ ان سے ہے جیسا کہ رسولؐ خدا کا قول ہے "من اتبعي فانه مني" اس کی طرف اشارہ ہے پس جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اللہ نے ان کو نور عظمت سے خلق فرمایا اور ان کو اپنی مملکت کے امور کا والی بنایا ہے پس وہی اللہ کے پوشیدہ راز ہیں اور اس کے اولیاء مقرب ہیں اور "ک" اور "ن" کے درمیان اس کے امر ہیں بلکہ یہ "ک" اور "ن" ہیں۔ خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں اسی کی طرف سے بات کرتے ہیں اسی کے امر پر عمل کرتے ہیں تمام انبیاء کا علم ان کے علم

کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے سمندر کے مقابلہ میں قطرہ تمام اوصیاء کے راز ان کے راز کے مقابلہ میں اور تمام اولیاء کی عزت ان کی عزت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے سمندر کے مقابلہ میں قطرہ اور صحرا کے مقابلہ میں ذرہ۔

عین اللہ، وجہ اللہ، ید اللہ، جنب اللہ سے مراد ولی اللہ ہے

قال علیہ السلام: لان الله علم نبيه علم ما كان وما يكون، ورث ذالك السر المصون، الاوصيا المنتجبون، ومن انكر ذالك فهو شقي ملعون، وكيف يفوض الله على عباده طاعة من يجب عنه ملكوت السماء والارض؟ وان الكلمة من آل محمدٌ تنصرف الى سبعين وجهاً، وكلما ذكر في الذكر الحكيم والكلام القديم من آية يذكر فيها، العين والوجه، واليد، والجنب فالمراد منها الولي لانه جنب الله، وجه الله يعني حق الله وعلم الله وعين الله، ويدالله لان ظاهر هم باطن الصفات الظاهرة، وباطنهم ظاهر الصفات الباطنة، فهم ظاهر الباطن و باطن الظاهر واليه اشارة بقوله: "ان الله أعين و ايادي وانا وانت يا عليٌ منهاه

ترجمہ: تمام زمین و آسمان امام کے نزدیک اس کی ہتھیلی کی مانند ہیں اور وہ ان کے ظاہر و باطن کو پہچانتے ہیں نیک و بد کو جانتا ہے ہر رطب و یابس کو جانتا ہے چونکہ اللہ نے اپنے نبی کو تمام گزشتہ اور آئندہ کا علم دیا تھا اس کے چنے ہوئے اوصیاء اس کے محفوظ راز کے وارث ہوئے جو اس بات سے انکاری ہوا وہ بد بخت اور ملعون ہے اس پر خدا اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ خدا کس طرح اپنے بندوں پر ایسے شخص کی اطاعت واجب کر سکتا ہے جس سے

آسمان اور زمین کے ملکوت پوشیدہ ہوں اور تحقیق آل محمدؐ کی شان میں ایک ایک لفظ ستر ستر توجیہیں رکھتا ہے اور سب کیلئے ذکر حکیم و کتاب کریم اور کلام قدیم کی ایک آیت ضرور موجود ہے جس سورۃ میں آنکھ ہاتھ پہلو کا ذکر موجود ہے پس ان سے مراد ولی ہے کیونکہ وہ جنب اللہ ہے وجہ اللہ ہے قلب اللہ ہے علم اللہ ہے عین اللہ ہے ید اللہ ہے گویا کہ ان کا ظاہر صفات ظاہرہ کا باطن اور ان کا باطن باطنی صفات کا ظاہر ہے۔ پس وہ باطن کے ظاہر ہیں اور ظاہر کے باطن ہیں۔ قول رسول کا اسی طرف اشارہ ہے "ان عین و ایادی وانا وانت یا علی منھا" تحقیق اللہ کیلئے ہاتھ آنکھیں ہیں یا علی میں اور تم انہی سے ہیں۔

خدا تک پہنچنے کا ولی ہی وسیلہ ہے

قال علیہ السلام: **فھم الجنب العلی والوجہ الرضی والمنھل الروی، والصراط السوی الوسیلۃ الی اللہ والوصلۃ عفوہ ورضاہ، وسر الواحد والاحد، فلایقاس بھم من الخلق أحد، فھم خاصۃ اللہ و خالصتہ، وسر الدیان و کلمتہ، وباب الایمان و کعبتہ ط و حجۃ اللہ و محجتہ، واعلام الھدیٰ ورایتہ، وفضل اللہ ورحمتہ وعین الیقین وحقیقتہ۔ وصراط الحق و عصمتہ، ومبدأ الوجود و غایتہ، وقدرۃ الرب و مشیتہ، و ام الکتاب و خاتمتہ، و فصل الخطاب و دلالتہ و خزنتہ الوحی و حفظتہ و امنتہ الذکر و ترجمتہ، و معدن التنزیل و نھایتہ۔**

ترجمہ: پس وہی جنب خدا اعلیٰ و عظیم ہے اور "وجہ الرضی" اور سیراب کرنے والے

چشمے اور خدا کی سیدھی راہ ہیں اور وہی خدا تک پہنچے گا اور اس کے عفو رضا سے وصل ہونے کا وسیلہ ہیں وہی خدائے واحد اور اَحد کے راز ہیں پس ان کے ساتھ کسی مخلوق کو قیاس نہیں کیا جا سکتا یہی مخصوصین خدا اور مخلص بندے ہیں یہی ان کے دین حکمت کے راز ہیں اور باب الایمان ہیں۔ کعبہ ہیں حجتہ خدا ہیں اور اس کی صراط مستقیم ہیں۔ علم ہدایت اور اس کے نشان ہیں فضل خدا اور اس کی رحمت ہیں یہی عین الیقین ہیں حقیقت اور صراط حق عصمت اور مبدأ و منتھا ہیں وجود اور غایت قدرت پروردگار ہیں تکوین اور خاتمہ مصحف ہیں یہی فصل الخطاب ہیں اس کی دلالت اور وحی کے خزانے دار او رمحافظ ہیں اس کے ذکر کے امین ہیں اور مترجم ہیں اور معدن تنزیل ہیں۔

عہد ولایت کے بغیر کوئی چیز وجود میں نہ آئی

قال علیہ السلام: **فهم الكواكب العلوية‘ والانوار العلوية المشرقة من شمس العصمة الفاطمية‘ فی سمآء العظمة المحمدية‘ الاغصان النبوية‘ النابعة فی الدوحة الاحمدية۔ الاسرار الا لهية المودعته فی الهيا كل البشرية‘ الذرية الزكية‘ والعترة الهاشمية‘ الهادية المهدية۔ اولئك هو خير البرية‘ فهم الائمة الطاهرين والعترة المعصومين‘ والذرية الاكرمين والخلفاء الراشدين والكبراء‘ الصديقين‘ والاوصياء‘ المنتجبين‘ والاسباط المرضيين‘ والهداة المهديين‘ والغر الميامين‘ آل طه وليس‘ وحجته الله على الاولين والآخرين‘ اسمهم مكتوب على الحجار‘ وعلى اوراق الاشجار‘ وعلى اجنحة**

الاطیار، وعلی ابواب الجنة والنار وعلی العرش والافلاک، وعلی اجنحة الاملاک، وعلی حجب الجلال، وسرادقات العز والجمال، وباسمھم تسبح الاطیار، وتستغفر لشیعتھم الحیتان فی لجج البحار وان اللہ لم یخلق خلقاً الا واخذ علیه الاقرار بالوحدانیة، والولایة الذریة الزکیة والبراء ة من اعدائھم وان العرش لم یستقر حتی کتب علیه بالنور، لا الٰه الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔

ترجمہ: یہی وہ کواکب علویہ ہیں اور انوار علویہ ہیں جو آفتاب عصمت فاطمۃ الزہراء سے آسمان عظمت محمدیہ پر چمکے اور روشن ہوتے ہی وہ شاخ ہائے نبوی میں جو شجر احمدیہ سے پروان چڑھے یہی وہ اسرار الٰہیہ ہیں جو صورت بشریہ میں ودیعت کئے گئے۔ ذریت زکیہ اور عترۃ ہاشمیہ میں جو ہادی اور مہدی ہیں یہی بہترین مخلوقات ہیں۔ یہی ائمہ طاہرین ہیں۔ عترت معصومہ ہیں، ذریت مکرمہ ہیں۔ خلفاء راشدین ہیں، صدیقین اکبر ہیں اوصیاء منتخبین ہیں، اسباط مرضیین ہیں اور مہدیون کے ہادی ہیں۔ مبارک اشخاص کے مشاہیر آل طٰہٰ یٰس سے ہیں اور جملہ اولین و آخرین پر حجۃ خدا ہیں ان کے نام مجاز پر درختوں پر پرندوں کے پروں پر جنت وجہنم کے دروازوں پر عرش وآسمان کے راستوں پر فرشتوں کے بازوؤں پر حجاب ہائے عظمت وجلال پر عز وجلال خداوندی کے سرادقات (پردوں) پر لکھے ہوئے ہیں۔ انہی کے نام سے پرندے تسبیح کرتے ہیں ان کے شیعوں کیلئے مچھلیاں دریا میں استغفار کرتی ہیں۔ اللہ نے اپنی مخلوق کو پیدا نہیں کیا جب تک ان سے اپنی

واحدنیت، محمد مصطفیٰؐ کی رسالت ان کی ذریت کی ولایت ان کے دشمنوں سے برأت کا عہد نہ لے لیا اور عرش قائم نہ ہوا جب تک اس پر نور سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ نہ لکھا گیا۔ ختم ہوا حدیث طارق بن شہاب کا ترجمہ۔

حاصل نظر حدیث طارق

ا۔ اس حدیث مبارکہ میں امام علیہ السلام نے طارق بن شہاب کو ولایت مطلقہ اور ولی بمعنی اولیٰ بالتصرف پر بڑی تفصیلی گفتگو سنائی۔

ب۔ ولی اللہ۔ آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک تمام انبیاء سے اعلم ہیں تمام انبیاء مرسلین کے علوم ولی کا ئنات کے مقابلہ میں سمندر سے قطرہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ج۔ ساری کائنات زیر اقتدار سرکار ولایت پناہ امیر المومنین علیہ السلام ہے۔

د۔ ولایت الٰہیہ، ولایت محمدیہ، ولایت علویہ برابر ہے۔

ہ۔ ولایت امیر کائنات دراصل ولایت الٰہیہ ہے۔

و۔ فعل ولایت عظمیٰ فعل خدا یکتاء ہے۔

ز۔ ولی اللہ، مشیۃ اللہ، ارادۃ اللہ، قدرۃ اللہ، کن کا کاف اور نون اور اس کے درمیان کا راز ہے۔

ح۔ وَلَایَتُنَا وِلَایَۃُ اللّٰہِ قول معصوم ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے۔

ط۔ یہی ذکر اللہ ہیں اور نماز میں صرف ذکر اللہ ہی کیا جاتا ہے ان کی ولایت ذکر خدا ہے۔

ی۔ قرآن میں جہاں جہاں پر "اللہ کا پہلو" "اللہ کا ہاتھ" "اللہ تعالیٰ کا چہرہ" کا ذکر ہے اس سے مراد ذات رسولؐ اور امیر المومنین علیہ السلام ہے۔

ک۔ یہ باب اللہ ہیں، یہ باب الایمان ہیں، یہی حضرات صراط مستقیم ہیں، یہی ذوات مقدسہ عین الیقین ہیں، یہی مساجد اللہ ہیں، یہی بیت اللہ ہیں، یہی کعبۃ اللہ ہیں، یہی عروۃ الوثقیٰ ہیں، یہی اس کی وحی کے ترجمان ہیں۔

ل۔ ان کا ظاہر صفات ظاہرہ کا باطن ہے۔ ان کا باطن باطنی صفات کا ظاہر ہے پس وہ باطن کے ظاہر ہیں اور ظاہر کے باطن ہیں۔

م۔ پوری کائنات یعنی مملکت الٰہیہ کی آخری سرحد تک تمام ملکوت ہتھیلی کی طرح امام علیہ السلام کے سامنے موجود ہوتے ہیں۔

ن۔ ان کی ولایت کا منکر بد بخت' ملعون اور کافر ہوتا ہے۔

س۔ ولی اللہ' ملکی الذات الٰہی الصفات ہوتا ہے۔

ع۔ عقول ان کو پہچان نہیں سکتیں۔

ف۔ ولی اللہ ہی صفات الٰہیہ کا مظہر' اس کے اسماء الحسنیٰ اس کی مثل الاعلیٰ ہیں۔

ص۔ یہی آیۃ الکبریٰ ہیں' کلمۃ العلیا ہیں۔ اس کی واحدنیت کبریٰ ہیں۔

ق۔ ان ذوات مقدسہ پر کسی مخلوق کو قیاس کرنا حرام ہے۔

ر۔ ولی عالم الغیب ہوتا ہے۔

ش۔ اعمال دیکھنے کیلئے کسوٹی ان ہی کی ولایت ہے۔

ان کی ولایت' ولایت خداوند متعال ہے لہٰذا شہادت توحید کے ساتھ شہادت رسالت واجب ہے اور جہاں شہادت رسالت ہو وہاں شہادت ولایت امیر المومنین ادا کرنا عین واجب ہے۔

ارشاد خداوندی ہے: ''اَللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ '' (۲۹) اللہ تعالیٰ مومنین کا ولی ہے۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ''وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ '' (۳۰) اللہ تعالیٰ متقین کا ولی ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ''بَلِ اللّٰهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ '' (۳۱) اللہ ہی تمہارا مولا ہے اور سب نصرت کرنے والوں سے بہتر ہے یعنی اللہ مومنین کا ولی ہے' اللہ متقین کا ولی ہے۔

مولا فرماتے ہیں ''وَلَايَتُنَا وِلَايَةُ اللّٰهِ '' ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے چنانچہ ہم بھی مومنین کے ولی متقین کے ولی اور مولا ہیں لہٰذا جس طرح ہر مقام پر شہادت توحید دینا واجب ہے اسی طرح شہادت ولایت دینا بھی واجب ترین فریضہ ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

"یٰاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی اَلۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ" (۳۲) (النساء آیت ۵۹)

(ترجمہ) اللہ کی اطاعت واجب ہے اسی طرح رسولؐ کی اطاعت واجب ہے اسی طرح اولی الامر کی اطاعت ہے۔

لہٰذا تین اطاعتیں واجب ہیں اور پھر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے:

"اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمۡ رَاکِعُوۡن" (۳۳) (المائدہ آیت ۵۵)

قرآنی ولی بھی تین ہیں:

''اللہ تعالیٰ ولی ہے۔ اس کا رسول بھی ولی ہے۔ حالت رکوع میں زکوٰۃ دینے والا علیؑ بھی ولی ہے۔''

پھر خالق اکبر نے پورے قرآن میں کہیں شہادتین کا لفظ نہیں بھیجا بلکہ جنتی لوگوں کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ بِشَھَادَاتٍ ھُمۡ قَائِمُوۡنَ" (۳۴)

(ترجمہ) وہ لوگ جو اپنی شہادات پر قائم ہیں جنتی ہیں۔

لہٰذا اسی آیت پر عمل کرتے ہوئے ہم **اَشۡھَدُ اَنَّ عَلِیّاً اَمِیۡرَ الۡمُوۡمِنِیۡنَ وَلِیُّ اللّٰہِ وَاَوۡلَادَہٗ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ** کی گواہی دیتے ہیں۔ یہ شہادت ثالثہ مقدسہ جزو اذان و اقامت وتشہد ہے۔ یہ شہادت مقدسہ دور پیغمبر اسلام میں جاری ہو چکی تھی جس کے مکمل اثبات انشاء اللہ ہم آگے چل کر قارئین کے سامنے پیش خدمت کریں گے۔

﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِی جَعَلَنَا مِنَ الۡمُتَمَسِّکِیۡنَ بِوِلَایَۃِ اَمِیۡرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ﴾

حواشی :

۱۔ فقہی مسائل اُردو ترجمہ آقائے صادقی ایران (توضیح المسائل)

۲۔ ایضاً

۳۔ ایضاً
۴۔ نہج البلاغہ۔ ولایۃ فقیہہ آ قائی خنتری' ص ۳۸' پرواز در ملکوت' جلد اول' ص ۲۴۴' آ قائی خمینیؒ۔
۵۔ آئینہ نفس آ قائی سید حسن ابطحی قم ایران۔
۶۔ سورۃ الکہف۔
۷۔ سورۃ المائدہ۔
۸۔ پرواز در ملکوت' جلد اول' ص ۲۴' آ قائی خمینیؒ مصباح الہدایۃ آ قائی خمینیؒ ص۔
۹۔ سورۃ الاحزاب۔
۱۰۔ تائید معصوم' صفدر حسین ڈوگر' ص' استفتاء آ قائی خامنہ ای ص۔
۱۱۔ پرواز در ملکوت' جلد اول' ص ۱۱' آ قائی خمینیؒ
۱۲۔ پرواز در ملکوت' جلد اول' ص ۲۵' تفسیر مراۃ الانوار' تفسیر برہان۔
۱۳۔ مقدمہ تفسیر برہان (مراۃ الانوار) ریاض الجنان۔
۱۴۔ تفسیر انوار نجف' جلد اول' ص ۲۵۱' علامہ حسین بخش جاڑا' تفسیر قمی' تفسیر صافی' تفسیر برہان۔
۱۵۔ مصباح الھدایۃ الی الخلافۃ والولایۃ آ قائی خمینیؒ ' ص ۶۱
۱۶۔ اصول کافی باب الحجۃ حدیث نمبر ۲ ثقۃ الاسلام کلینیؒ۔
۱۷۔ سورۃ قصص' معانی الاخبار' شیخ صدوق' القطرۃ من البحار آ قائی سید احمد مستنبطؒ جلد اول
۱۸۔ القرآن۔
۱۹۔ القطرۃ من البحار جلد اول' ص ۳۶۶' آ قائی سید احمد مستنبط۔
۲۰۔ پرواز در ملکوت' جلد دوم' ص ۵۰' آ قائی خمینیؒ۔
۲۱۔ سورۃ المائدہ۔
۲۲۔ زہرۃ الربیع سید نعمت اللہ جزائری اعلی اللہ مقامہ۔
۲۳۔ مصباح الھدایۃ الی الخلافۃ والولایۃ آ قائی خمینیؒ نور اللہ مرقدہ۔

۲۴۔ ایضاً

۲۵۔ مشارق انوار الیقین فی اسرار امیرالمومنین عالم ربانی حافظ رجب البرسی۔

۲۶۔ القطرۃ من البحار جلد اول' ص مفاتیح الجنان۔

۲۷۔ مناقب سادۃ الکرامؑ علامہ عین العارفین۔

۲۸۔ مشارق انوار الیقین فی اسرار امیرالمومنین' ص ۱۱۴ تا ۱۱۸ عالم ربانی حافظ رجب البرسی' نہج الاسرار ص ۹۔۸۔۱۰' بحر المعارف ص ۳۶۰' بحار الانوار مجلسیؒ۔

۲۹۔ پارہ ۳' رکوع ۱۰۔

۳۰۔ پارہ ۲۵' سورۃ شوریٰ۔

۳۱۔ سورۃ آل عمران۔

جہنم منکر ولایت کیلئے خلق ہوئی

القطرۃ ج ا ص ۲۳۲: امالی شیخ صدوق المجلس الرابع والتسعون

بحار الانوار ج ۳۹ ص ۲۴۷

بَاسانیدُ مفصّلہ عن ابن عباس قال : قَالَ رَسُوْل اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وآلہٖ قَالَ اللّٰہ جَلَّ جَلَالَہٗ لَوْاجْتَمَعَ النَّاسُ کُلُّھُمْ عَلٰی وِلَایۃِ عَلِیِّ ابنِ ابی طالب لَمْ خَلَقْتُ النَّار

(ترجمہ) ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر تمام لوگ ولایت علی پر جمع ہو جاتے (یعنی سب کے سب ولایت اپنا لیتے) تو میں جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا۔

عرض مولف: یعنی اس کے علاوہ تمام گناہ صغیرہ وکبیرہ قابل معافی ہیں لیکن ولایت امیر علیہ السلام قابل معافی نہیں ہے۔ اسی لیے اوجب الواجبات سے ہے۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

اہمیت ولایت امیر المومنینؑ

قارئین کرام! "معانی ولایت" "معرفت ولایت" "مقام ولایت" کے بعد اب اس باب میں ہم اہمیت ولایت امیر المومنین علیہ السلام پر اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہیں اور اس باب میں ہم یہ ثابت کریں گے کہ ولایۃ، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، خمس، جہاد تمام تر فروعات سے بڑھ کر واجب ترین فریضہ ہے۔ سرکار امیر المومنین علیہ السلام کے بغیر کوئی عمل قابل قبول بارگاہ ایزدی نہیں ہو سکتا اگر ولایۃ امیر علیہ السلام کی گواہی آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک انبیاء کرام نہ دیں تو انہیں عہدہ نبوت و رسالت نہیں مل سکتا اور نہ ہی اس شہادت ثالثہ کے بغیر کسی بھی ملک مقرب کو اعلیٰ مقام مل سکتا ہے۔ اس شہادت عظمیٰ کے بغیر کوئی فرشتہ بزم ملکوت کا رکن نہیں بن سکتا۔ عرش سے لے کر فرش تک۔ فوق السماوات سے تحت الثریٰ تک۔ مشارق سے مغارب غرض کہ پوری کائنات کی کوئی چیز معرض وجود میں نہ آئی جب تک اس نے یہ شہادت عظمیٰ ادا نہیں کر دی۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِیاً اَمِیْرَ الْمُؤمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُوْمِیْنَ

۱۔ انبیاء علیہم السلام اور ولایۃ

عن امالی شیخ عن الصادق علیہ السلام قال ولایتنا ولایۃ اللّٰہ

التی لم یبعث نبی قط الابھا۔ (۱)

(ترجمہ) امالی شیخ صدوق میں امام صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے کوئی نبی اس کے بغیر مبعوث نہیں کیا گیا۔

۲۔ ولایۃ علیؑ تمام صحف انبیاء میں مکتوب ہے

عن ابی الحسن علیه السلام قال ولایة علیؑ ابن ابی طالب علیه السلام مکتوبة فی جمیع صحف الانبیاء ولم یبعث اللّٰه رسولاً الا بنبوة محمد و ولایة علی ابن ابی طالب علیه السلام۔ (۲)

(ترجمہ) سرکار ابوالحسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ سرکار علیؑ کی ولایۃ تمام انبیاء کے صحیفوں میں لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سرکار رسالت مآب کی نبوت اور امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کے بغیر کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا۔

۳۔ منکر ولایۃ علیؑ تمام آسمانی کتب کا منکر ہے

عن تفسیر عیاشی عن الحسن ابن علیؑ انه قال من دفع فضل امیر المومنین فقد کذب بالتوراته والانجیل و الزبور و صحف ابراهیم و موسیٰ و سائر کتب اللّٰه المنزلة فانه مانزل شیء منها الا وهم مافیه بعد الاقرار بتوحید اللّٰه والاقرار نبوة الاعتراف بولایة علیؑ۔ (۳)

(ترجمہ) سرکار امام حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص نے مولا علیؑ کی فضیلت کا انکار کیا گویا کہ اس نے توریت، زبور، انجیل، صحف ابراہیم، صحف موسیٰ اور تمام کتب سماوی کو جھٹلایا کیونکہ ان کتب میں کوئی کتاب ایسی نہیں ہے جس میں اقرار توحید، اقرار نبوت اور اقرار ولایت علی علیہ السلام کرنے کا بیان نہ ہو۔

۴۔ پوری کائنات پہ ولایۃ علیؑ پیش کی گئی

عن سليمان بن خالد قال سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول مامن نبي ولامن نبي ولامن آدمي ولامن انسي ولا جني ولا ملك في السماوات والارض ونحن الحجج عليهم وما خلق الله خلقاً الاوقد عرض ولايتنا عليه واحتج بنا عليه فمومن بنا وكافر جاء درجتي السماوات والارض والجبال۔

(ترجمہ) سلیمان بن خالد کہتا ہے کہ میں نے سرکار صادق آل محمدؐ سے سنا۔ آپ نے فرمایا: کوئی نبی، کوئی بشر، کوئی انس، کوئی جن، کوئی ملک خواہ آسمانوں میں رہنے والا ہو یا زمینوں میں ایسا نہیں ہے جس پر ہم حجت خدا نہ ہوں اور خداوند کریم نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی ہے جس پر ہماری ولایت کو پیش نہ کیا گیا بس جو مومن ہوئے وہ بھی ہماری ہی وجہ سے پس جو کافر و منکر ہوئے وہ بھی ہمارے ہی انکار سے ہم سے بغض کی وجہ سے کہ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کا بھی یہی حال ہے۔

عرض مولف: جو منکر ہوا وہ بھی ہماری ہی وجہ سے، جو مومن دوست ہوا وہ بھی ہماری وجہ سے۔ تو ثابت ہوا جس نے اقرار ولایت کو سمجھ لیا وہ کنارے لگ گیا جس نے انکار کیا وہ ڈوب گیا، کافر ہو گیا اس لیے مومنین پر واجب ہے کہ شہادۃ ثالثہ مقدسہ کو تقیہ کے تھیلے سے باہر نکالیں اور اپنی عبادت کی زینت بنائیں اس کے بغیر کسی کی کوئی عبادت قبول نہیں ہے۔

۵۔ انکار ولایت اور اقرار ولایت پر سزا و جزاء

عن مناقب شهر ابن آشوب عن محمد ابن الحنفية عن اميرالمومنين عليه السلام في حديث قال ان الله عرض ولايتي وامانتي علي الطيور فاول من آمن بها البزاة البيض والقنابرو

اول من حجدها الیوم و العنقار ملعنهما اللہ من بین الطیور فاما الیوم فلا تقدران تطیر بالنہار لبغض الطیر لھا و اما العنقار فغابت فی البحار لاتری وان اللہ عرض امانتی علی الارض فکل بقعة امنت بولایتی جعلھا طیبة ذکیة وجعل نباتھا و ثمرھا حلو عذباً وجعل مائھا ذلالاً و کل بقعة حجدت امانتی و انکرت ولایتی جعلھا سنجا وجعل نباتھا مراد علقما و جعل ثمرھا العوسج والحنظل وجعل مائھا ملحا اجاجاہ (۴)

(ترجمہ) مناقب ابن شہر آشوب سے منقول ہے جناب محمد حنفیہ مولا علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے میری امامت اور ولایت کو پرندوں پر پیش کیا پس سب سے پہلے سفید بازوں نے اور قمریوں نے قبول کیا۔ ''بوم'' اور ''عنقار'' نے انکار کر دیا پس پرندوں میں سے ان دونوں پر اللہ نے لعنت کی لیکن ''بوم'' بس وہ تو دن میں پرواز نہیں کر سکتا کیونکہ باقی پرندے اس کو مبغوض جانتے ہیں۔ ''عنقار'' پس وہ سمندر میں ڈوب کر لاپتہ ہو گئی۔ تحقیق اللہ نے میری ولایت کو زمین پر پیش کیا پس جو بقعہ میری ولایت پر ایمان لایا خدا نے اس کو پاکیزہ قرار دیا اس کی انگوری اور پھل میٹھا اور شیریں بنایا اس کے پانی کو خوشگوار بنایا اور زمین کے جس حصے نے انکار کیا میری ولایت کو ترک کیا خدا نے اس کو زمین شور بنا دیا اس کی انگوری کو تلخ کر دیا اس کے پھل کو کڑوہ کر دیا۔ ایلوا' کو ژتمہ بنا دیا اس کا پانی نمکین اور شور بنا دیا۔

عرض مولف: جن پرندوں نے ولایت قبول کی وہ سفید باز اور قمریاں بن گئی۔ انکار کرنے والے ''بوم'' ''عنقار'' کہلائے۔ پرندوں میں یہ دونوں مبغوض ہیں۔ آج کل جو انسان ہو کر انکار ولایت علیؑ کر رہے ہیں وہ اس وقت کے انسانی بوم و عنقار ہیں۔ انکار ولایت کرنے والے شوریلی مٹی، نمکین پانی کی پیداوار ہیں اور منکران ولایت مبغوض

انسانیت ہیں۔

۶۔ ولایۃ تمام اعمال کی قبولیت کی شرط ہے

آقائی خمینی علیہ رحمہ فرماتے ہیں:

ولایت شرط قبول شدن تمام اعمال و عبادات و مندرج در توحید که ولایة از اصول است۔ (۵)

(ترجمہ) کہ ولایت تمام اعمال و عبادات کی قبولیت کی شرط ہے کیونکہ ولایت توحید کے تحت درج ہے اور اصول دین میں سے ہے۔

۷۔ اسلام کی بنیاد ولایت پر ہے

عن ذرارة عن ابی جعفر علیه السلام قال بنی الاسلام علی خمسة اشیاء الصلوٰة والزکوٰة والحج والصوم والولایة قال ذراة وای ذالك افضل فقال الولایة افضل لانها مفتاح هنّ والوالی هو الدلیل عَلَیهِنّ۔ (۶)

(ترجمہ) ذرارہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مولاؑ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (ا) نماز (۲) روزہ (۳) زکوٰۃ (۴) حج (۵) ولایت علی ابن ابی طالبؑ۔ ذرارہ نے دریافت کیا مولا ان پانچ میں سے افضل کون سی شئے ہے۔ فرمایا "ولایت" ان سب سے افضل ہے اور ولایت ہی ان سب کی چابی ہے اس پر اسم "اَلْوالی" دلیل ہے۔

عرض مولف: (ا) اسلام کی اساس بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

(ب) ولایت نماز روزہ حج زکوٰۃ سب سے افضل......ولایت ہے۔

(ج) ولایت کنجی ہے جس سے نماز کو کھولا جاتا ہے جس طرح کنجی کے بغیر تالا کھولنا

محال ہوتا ہے اسی طرح ولایت کے بغیر نماز' نماز ہی نہیں رہتی اور نہ ہی بارگاہ ایزدی میں قابل قبول ہو سکتی ہے۔

(د) حیرت اس بات پر ہے کہ اسلام کی پانچ بنیادی اشیاء میں افضل ترین شئے ''ولایت'' ہے۔ مُلّاں جی بڑے اطمینان سے کہہ دیتے ہیں کہ ولایت کی گواہی سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(ہ) کم از کم خمینی راہبر کے نعرے لگانے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ افضل کے ذکر سے مفضول کس طرح باطل ہو سکتا ہے۔

(و) میں ان منکرانِ ولایت سے ایک سوال پوچھتا ہوں...... کہ اصول دین کتنے ہیں؟ جواب یہی ہے کہ پانچ ہیں۔ ''توحید' عدل' نبوت' امامت' قیامت'' سوال یہ پیدا ہوتا ہے کیا پوری دنیا میں سے کوئی ایک مُلّاں یہ ثابت کر سکتا ہے کہ علیؑ سے لے کر مہدیؑ تک یا آدمؑ سے حضرت خاتمؐ تک کسی نے یہ فرمایا ہو کہ اصول دین پانچ ہیں۔ اول توحید' دوم عدل' سوم نبوت' چہارم امامت' پنجم قیامت۔ کسی معصوم کی زبان سے کوئی ایک حدیث پیش کی جاوے اور یقیناً کوئی نہیں پیش کر سکتا۔ حالانکہ ان پانچ اصول دین میں کوئی شک شبہ نہیں ہے ان کا انکار ہرگز نہیں ہے۔ مگر منکران ولایت سے یہ سوال پوچھتا ہوں کسی معصوم کی زبان سے یہ الفاظ دکھلا دیں کہ اصول دین مندرجہ بالا پانچ ہیں۔

(ز) جب یہ الفاظ معصوم کی زبان سے نہیں ملیں گے تو پھر **عَلِیٌّ وَلِیُّ اللہ** کو بدعت سے تعبیر کرنے والے جعلی مجتہدین اصول دین کے بارے میں کیا فتویٰ دیں گے۔

(ح) کیا ولایت امیر المومنین کی گواہی کو بدعت معاذ اللہ کہنے والے یہ بتا سکتے ہیں

کہ فروع دین کی تعداد کیا ہے؟

(ط) کیا فروع دین چھ ہیں اگر چھ ہیں تو بتایئے آدمؑ سے خاتمؐ اور علیؑ سے لے کر مہدیؑ دوران علیہ السلام تک کسی معصوم نے یہ بتایا ہو کہ فروع دین چھ ہیں۔

(ی) بعض کے نزدیک فروع دین کی تعداد دس ہے اور بعض کے نزدیک چودہ تک ہے۔ کیا چھ والی تعداد، دس والی تعداد، چودہ والی تعداد۔ ان میں سے کوئی تعداد زبان معصومینؑ سے ثابت کر سکتے ہو۔ ہرگز نہیں کر سکتے اور قیامت تک نہیں کر سکتے۔ "اس میں کوئی شک نہیں چھ، دس، چوداں والی تعداد سب کچھ درست ہیں یہ تعداد میں غلط نہیں ہیں۔" لیکن یہ تعداد آپ زبان معصوم سے ثابت نہیں کر سکتے۔ حق ہونا اپنی جگہ ہے لیکن زبان معصوم سے ثابت نہیں کر سکتے۔

(ک) اور پھر کسی ایک تعداد پر اتفاق کیوں نہیں ہے؟ اب جو چیز یا تعداد وارثان دین کی زبان سے نہ نکلی ہوئی ہو یہ جعلی مجتہد ایسے کون سے فتوے کے تحت منسوخ کرے گا۔ بدعت کہے یا کذب کہے گا۔

(ل) افسوس اس بات کا ہے جس ولایت امیر المومنین علیہ السلام پر سینکڑوں احادیث، لاتعداد آیات اور غدیر خم کا جم غفیر گواہ ہو وہ بدعت کیسے ہوگی۔ کیا غیرت نامی کوئی چیز دنیا پر باقی ہے۔ وہاں اصول وفروع کی تعداد پر اگر کوئی حدیث بطور دلیل پیش کی جا سکتی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ "اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے: **الصلوٰۃ، والزکاۃ، والصوم، والحج، والولایۃ** ۔ اور ولایت ان سب میں سے افضل ہے۔ بس اس تعداد پر معصومین کا اتفاق ہے۔ اب ان پانچ اشیاء کو آپ جو بھی نام دے دیں۔ اصول کہہ لیں یا فروع...... اور ان میں پانچ کی تعداد ہے اور پانچویں ولایت ہے اور فرمان معصوم سے ثابت ہے کہ "ولایت" سے لوگ منحرف ہو گئے۔ اب یہ آپ نے سوچنا ہے کیوں منحرف ہوئے تھے۔

۸۔ ولایت سبب قبولیت نماز ہے۔

ابن دینار روایت کرتا ہے کہ میں سرکار امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا۔ اس نے سرکار سے نماز کے بارے میں بہت سے سوال کئے جن میں سے ایک سوال یہ تھا:

"گفت ا۔ سبب قبولتش نماز چیست" حضرت فرمود ولایتنا۔ (۷)

فرمایا نماز کی قبولیت کا سبب ہماری ولایت ہے اور ہمارے دشمن سے بیزاری ہے۔

خمینی راہبر کہنے والو سرکار خمینیؒ کی کسی بات پر تو عمل کرو۔

۹۔ مومنین کی مجسم نماز ہی علی علیہ السلام ہیں

"مولا المواحدین امیر المومنین علیہ السلام نقل شدہ است که فرمود : اَنَا صَلٰوۃُ الْمُومِنِیْنَo

مومنین کی نماز میں علی ابن ابی طالب ہوں۔ پھر فرمایا: **نَحْنُ صَلٰوۃُ الْمُومِنِیْنَ (۸)**

صرف میں ہی نہیں بلکہ ہم چودہ ہی مومنین کی اصل نماز ہیں۔

اب فیصلہ قارئین ہم آپ پر چھوڑتے ہیں اور آقائی خمینیؒ جیسے مفکر اسلام، مرجع عالم فقیہ اہل بیت نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ یہ چودہ وجود نماز ہیں۔ حیرت ہے جو خود نماز ہیں ان کی ولایت کی گواہی دینے سے نماز باطل کیسے ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ قرآنی مفہوم میں علیؑ ہی مومنوں کی نماز ہے

قال اللّٰہ تعالیٰ : "وَاسْتَعِینُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ" مدد مانگو صبر سے اور نماز سے۔

سرکار صادق آل محمد علیہ السلام فرمود: ''مراد از صبر رسول خدا و از صلوٰۃ امیر المومنین است۔ (۹)

حضرت آقائی خمینیؒ فرماتے ہیں کہ سرکار صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ صبر سے مراد رسالت مآب ہیں اور صلوٰۃ سے مراد امیر المومنین علیہ السلام۔

اب قرآن مجید کی گواہی کے مطابق بھی نماز سرکار علیؑ ہی کا نام ہے۔ سمجھو، تدبر کرو، تفکر کرو۔ ایسا نہ ہو کہ جہنم کا ایندھن بننا پڑے۔

۱۱۔ الوھیت اور ولایت کے حالات

حضرت صادق آل محمد فرمود: "لَنَا مَعَ اللّٰہ حَالَات" ھُوَ فِیھَا نَحنُ وَ نَحنُ فِیھَا ھُوَ اِلَّا اِنَّہٗ ھُوَ ھُوَنَحنُ نَحنُ" (۱۰)

(ترجمہ) سرکار صادق آل محمد فرماتے ہیں کہ: اللہ کے ساتھ ہمارے حالات ہی کچھ ایسے ہیں کبھی وہ "ہم" بن جاتا ہے اور کبھی ہم "وہ" بن جاتے ہیں۔ پھر وہ وہ ہی ہے اور ہم ہم ہی ہیں۔ یہ اشتراک صرف مقام ولایت کے سبب ہے کیونکہ "ولی مطلق وہ بھی ہے اور یہ ذوات مقدسہ بھی اسی نص کے تحت ولایت مطلقہ کے علمبردار ہیں۔ لہٰذا جس ذات کے اسماء صفات علیؑ کا لباس ظہور ہو اس ہستی کی ولایت کی گواہی دینے سے نماز باطل کیسے ہوسکتی ہے۔

۱۲۔ "زمین وآسمان میں امانت علیؑ کی ولایت ہے"

اِنَّا عَرَضنَا الاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوَاتِ وَالاَرضِ وَالجِبَالِ (سورۃ الاحزاب)

"وارد شدہ است کہ مقصود از امانت این آیہ ولایۃ است چنانچہ حضرت امام رضا علیہ السلام اور معانی الاخبار وعیون الرضا نقل شدہ است۔

ہم نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر امانت پیش کی وہ امانت ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہے۔

۱۳۔ قَد قَامَتِ الصَّلٰوۃ کا مفہوم ولایت علیؑ ہے

آقائی خمینی علیہ رحمہ فرمود:

(۱) قَدقَامَۃِ الصَّلٰوۃ بِعَلِیٍّ (۱۲)

(ب) نیز در پرواز درملکوت فرمود قد قامت الصلوٰۃ قیام قائم علیہ السلام است۔

(ا) نماز قائم ہی علیؑ سے ہوتی ہے۔نماز کے قائم ہونے سے مراد قیام قائم آل محمد علیہ السلام ہے۔

۱۴۔ ولایت محافظ صلوٰۃ ہے

قال اللّٰہ تعالیٰ: وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَٰنَٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَٰعُونَ ٥ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ (۱۳) (المعارج آیت ۳۲)

(ترجمہ) وعدہ پورا کرنے والے امانتیں ادا کرنے والے ہی نماز کی حفاظت کرتے ہیں چونکہ ولایت ہی کی گواہی دینے والے نماز کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

۱۵۔ ولایت ہی اصل دین ہے

دستغیب در کتاب ولایت فرمود: ولایۃ علیؑ اصل دین است۔ (۱۴)

(ترجمہ) فرماتے ہیں ولایت امیر المومنین ہی اصل دین ہے۔

اذان، اقامت، تشہد کا تعلق دین سے ہے اور ولایت آل محمدؐ دین ہے پھر شہادت ثالثہ پڑھ لینے سے نماز باطل کیوں کر ہو جاتی ہے۔

۱۶۔ ولایت علیؑ اور ولایت خدا ایک ہی شئے ہے

"ولایۃ علیؑ و ولایۃ خدا یکی است" (۱۵)

(ترجمہ) ولایت علیؑ اور ولایت خدا میں کوئی فرق نہیں ہے۔

تو پھر شہادت توحید کے سامنے شہادت ولایت ادا کرنے سے نماز باطل کیوں ہو جاتی ہے۔

۱۷۔ ولایت علیؑ ایک قلعہ ہے

عروۃ الوثقیٰ میں ہے:

ا۔ "لا الہ الا اللہ حصنی من دخل حصنی امن من عذابی"

ب۔ ولایۃ علی ابن ابی طالبؑ حصنی من دخل حصنی امن من عتابی" (۱۶)

(ترجمہ) لا الہ الا اللہ میرا ایک قلعہ ہے جس نے اس میں پناہ لی وہ میرے عذاب سے بچ گیا۔ اسی طرح ولایت علی ابن ابی طالب بھی میرا ایک قلعہ ہے جس نے اس میں پناہ لی میرے عتاب سے بچ گیا۔

عَلیاً وَلِیّ اللہ اسی طرح ایک قلعہ ہے جس طرح **محمد رسول اللہ** اور **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** ایک قلعہ ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس ہستی کی ولایت کو توحید اپنے جیسا درجہ دے کر اُمت مسلمہ کو عذاب سے بچانا چاہیے۔ مُلّاں لوگ اسے بدعت مبطل نماز قرار دیتے ہوئے ذرا بھی شرماتے نہیں ہیں۔

۱۸۔ نماز محبت علیؑ کا نام ہے

قَالَ اللہ تَعَالیٰ: "وَالَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ"

"وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں"

قَالَ عَلَیْہِ السَّلام: الصَّلٰوۃُ بِالْحَقِیْقَۃِ حُبّ عَلی ابن ابی طالب (۱۷)

"نماز حقیقت میں محبت علیؑ کا نام ہے۔"

۱۹۔ جس نے محبت علیؑ قائم کر لی اس نے نماز قائم کر لی

"فَمَنْ اَقَامَ حُبّ عَلِیٍّ فَقَدْ اَقَامَ الصَّلٰوۃ (۱۸)

جس نے محبت علیؑ قائم کر لی اس نے نماز قائم کر لی۔

۲۰۔ ولی ہی قرآن ناطق ہے

قَوْلَ اللہ تَعَالیٰ: "ذَالِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ"

"یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام (۱۹)

لا شك فيه لان القرآن هو الكتاب الصامت والولى هو الكتاب الناطق

(ترجمہ) وہ کتاب جس میں کوئی شک نہیں وہ علی علیہ السلام ہیں۔ قرآن کتاب صامت ہے اور ولی کتاب ناطق ہے۔

عرض مولف: جب قرآن صامت پڑھنے سے نماز باطل نہیں ہوتی تو پھر قرآن ناطق کی تلاوت سے باطل کیسے ہوسکتی ہے۔

۲۱۔ جنت کا وعدہ اور ولایت

سماعۃ بن مہران روایت کرتے ہیں، میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا:

وَاَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُم وَاِنِّىَ فَارْهَبُونِo (سورۃ البقرہ)

قَالَ عَلَيهِ السَّلام: "أُوفُو بِوِلَايَةِ عَلى ابن ابى طالب عَلَيْهِ السلام فرضاً مِنَ اللهِ أُوفِ لَكُمُ الجَنَّةo (۲۰)

(ترجمہ) سرکار فرماتے ہیں اس سے مراد کہ تم اپنے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کرو۔ ولایت علیؑ کے ذریعے میں تمہیں جنت دینے کا وعدہ پورا کروں گا یعنی حصول جنت اور گواہی ولایت دونوں لازم وملزوم ہیں۔

۲۲۔ ایمان بھی بغیر ولایت علیؑ قبول نہ ہوگا

عن الرضا عليه السلام: قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم لا اقبل عمل عامل منهم الا بالا قرار بولاية مع نبوة احمد رسولى۔ (۲۱)

(ترجمہ) امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سرکار دو جہاں نے فرمایا کہ "خداوند تعالیٰ

کسی عمل کرنے والے کا عمل قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ میرے رسول احمد مجتبیٰ کی نبوت کے ساتھ علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کرے۔

عمل سے مراد نماز ہے عامل سے مراد نمازی ہے یعنی جب تشہد میں شہادت رسالت کے ساتھ شہادت ولایت ادا نہیں کرتا، اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوگی۔

۲۳۔ رسالت کے ساتھ ولایت کا اقرار لازمی ہے

جناب سلمان اور ابوذر کو جواب دیتے ہوئے امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ومن يقر بولايتي لم ينفعه الاقرار بنبوة محمد الا انهما مقرونان۔ (۲۲)

(ترجمہ) مولا علیؑ فرماتے ہیں "جس نے میری ولایت کا اقرار نہ کیا اسے آنحضرتؐ کی نبوت کا اقرار کچھ فائدہ نہیں دے گا۔ خبردار یہ دونوں شہادتیں آپس میں متصل ہیں۔

اب منکرین شہادت ثالثہ مقدسہ کو اپنے اعمال کا فکر کرنا چاہیے جب تک شہادت ثالثہ ادا نہ کی جائے گی اس وقت تک شہادت رسالت کچھ فائدہ نہیں دے گی۔

۲۴۔ لوگوں نے ولایت کو چھوڑ دیا ہے

عن ابی جعفر علیه السلام قال بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰة والزكوٰة والصوم والحج والولايه ولم يناد بالشیء كمانودی بالولاية۔ (۲۳)

(ترجمہ) سرکار محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں "اسلام پانچ چیزوں پر مبنی ہے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ولایت جس طرح ولایت کی منادی کی گئی کسی شے کی منادی نہیں کی گئی۔ لوگوں نے چار چیزوں کو لیا پانچویں ولایت کو چھوڑ دیا۔

۲۵۔ ستر انبیاء کے اعمال سے ولایت کا وزن زیادہ ہے

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم والذی نفر محمد بیده لو ان احدهم وافی بعمل سبعین نبیاً یوم القیامة ماقبل اللّٰہ منه حتی یوافی بولایتی و ولایة علیؑ ابن ابی طالبؑ (۲۴)

(ترجمہ) نبی اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص ستر انبیاء کے اعمال قیامت کے دن لے کر آ جاوے تو خدا اس کے اعمال قبول نہیں کرے گا اگر میرے ساتھ علیؑ کی ولایت کو نہ مانتا ہو۔

عرض مولف: جب ستر انبیاء کے اعمال کے برابر ثواب لے کر بارگاہ خداوندی میں چلا جائے۔ اگر محمد مصطفیٰؐ کی رسالت کے ساتھ علیؑ کی ولایت نہیں ہو گی تو کوئی عمل قبول نہ ہو گا۔ تدبر کرو، فکر کرو، قیامت کا دن بڑا مشکل ہے۔

۲۶۔ بغیر ولایت علیؑ ایمان کی کوئی حیثیت نہیں ہے

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم النظر الی وجه علی عبادة و ذکرهٔ عبادة لا یقبل اللّٰہ ایمان عبد الا بولایة۔ (۲۵)

(ترجمہ) حضورؐ فرماتے ہیں علیؑ کے چہرہ کو دیکھنا عبادت، علیؑ کا ذکر کرنا عبادت اور اللہ کسی بندہ کا ایمان قبول نہیں کرے گا جب تک ولایت علیؑ کا اقرار نہ کرے۔

۲۷۔ آیۃ بلغ اور نام علی علیہ السلام

عن ابی مردویه عن ابن مسعود قال کنا نقرأ فی عهد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم "یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ اَنَّ عَلِیاً مَوْلَا الْمُؤْمِنِیْنَ اِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ (۲۶)

(ترجمہ) ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم دورِ رسالت میں آیہ بلغ اس طرح پڑھتے تھے کہ اس میں ان علیاً مولیٰ المومنین کا جملہ تھا۔ یہی سب سے بڑی دلیل ہے شہادۃ ثالثہ کی۔ اسے حذف ہی صرف اس لیے کیا گیا کہ حاکم نہیں چاہتے تھے کہ اسلام میں شہادت ثالثہ کا اجراء ہو سکے کیونکہ اگر ایسا ہو جاتا تو پھر جناب امیر علیہ السلام کو رسالت کے بعد درجہ فضیلت حاصل ہو جاتا۔ اس لئے سینکڑوں قرآن نذر آتش کئے گئے' قرآن کی ترتیب بدل ڈالی۔

۲۸۔ منکر ولایت پر جنت حرام ہے

عن زيد ابن علیؑ ابن الحسين بن علیؑ ابن ابی طالب عليه السلام عن ابيه عن جده عن علی عليه السلام قال: قال رسول الله يا علی لو ان عبداً عبدالله عزوجل مثل ماقام نوح فی قومه كان له مثل احد ذهبا بانفقه' فی سبيل الله و مدفی عمره حتی حج الف عام علی قدميه ثم قتل مظلوما بين الصفا و المروة لم يوالك لم يشم رائحة الجنة ولم يدخلها۔ (۲۷)

(ترجمہ) حضرت زید بن علی بن الحسین بن علیؑ اپنے آباؤ اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا علیؑ اگر کوئی شخص اتنی عبادت خدا کرے جتنی حضرت نوحؑ کی عمر مبارک ہے اور مثل احد پہاڑ کے سونا راہ خدا میں خرچ کرے اور ہزار حج پیادہ کرے۔ صفا اور مروہ کے درمیان حالت مظلومیت میں قتل ہو جائے اگر تیری ولایت نہیں رکھتا وہ جنت میں داخل تو کیا خوشبو نہیں سونگھ سکتا۔ (تو جو ولایت علیؑ کی زبردست مخالفت کرے وہ کیسا ہوگا)

۲۹۔ اطاعت ولی اطاعت خدا ہے

عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم یا عمار الطاعۃ علی طاعتی وطاعتی طاعۃ اللّٰہ۔ (۲۸)

(ترجمہ) حضورؐ فرماتے ہیں: ''اے عمار طاعت علیؑ میری طاعت' میری طاعت خدا کی طاعت ہے جب طاعت علیؑ طاعت خداوندی ہے تو پھر شہادت ثالثہ کا انکار بھی انکار توحید متصور ہوگا جو کہ کفر ہے' شرک ہے۔

۳۰۔ ولی حجۃ اللہ' باب اللہ' طریق الی اللہ ہوتا ہے

عن علی ابن ابی طالب علیہ السلام قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم انت حجۃ اللّٰہ وانت باب اللّٰہ انت طریق الی اللّٰہ۔ (۲۹)

(ترجمہ) رسول اکرمؐ فرماتے ہیں کہ یا علیؑ تو اللہ کا دروازہ ہے تو اللہ کی حجت ہے تو اللہ کی طرف جانے والا راستہ ہے۔

۳۱۔ ''ولی'' اللہ کا مثلِ اعلیٰ ہوتا ہے

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یا عَلی اَنْتَ نَبَاءِ الْعَظِیْمِ وَاَنتَ صِرَاطُ الْمُسْتَقِیمِ وَاَنْتَ مَثَلُ الْعَلٰی واَنْتَ اَمِیرُ الْمُومِنِینَ۔ (۳۰)

(ترجمہ) حضورؐ فرماتے ہیں تو صراط مستقیم ہے اللہ کی مثال اعلیٰ ہے اور کبریا کی عظیم خبر ہے۔

۳۲۔ حزب ولی حزب اللہ ہے

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ان حزبك حزبی و

حزبی حزب اللہ o (۳۱)

(ترجمہ) یا علیؑ تیرا گروہ میرا گروہ ہے میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے۔

۳۳۔ ولایت امیر المومنین علیہ السلام کا سوال ہوگا

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسال اللہ عن ولایۃ علی ابن ابی طالب o (۳۲)

(ترجمہ) حضورؐ فرماتے ہیں اللہ ولایت علیؑ کے بارے میں سوال کرے گا۔ منکرین ولایت اللہ کے سوال کا جواب تیار کر کے رکھیں۔

۳۴۔ صراط اور ولایت علیؑ کا سوال

قال اللہ تعالیٰ: وَقِفُوهُم اِنَّهُم مَّسئُولُونَ o (۳۳)

(ترجمہ) کھڑا کرو نہیں ان سے ابھی سوال کرنا ہے۔

وہ سوال کیا ہوگا؟ عن ولایت علی ابن ابی طالب۔

ان سے پوچھو یہ علی ولی اللہ پڑھتے تھے یا نہیں۔

عرض مولف: جب معاذ اللہ یہ مسئلہ آپ کے نزدیک بیکار ہے تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے فضول (معاذ اللہ) مسئلہ کے متعلق کیوں سوال پوچھے گا۔ بروز قیامت سوال ولایت اس امر کی دلیل ہے کہ ولایت علیؑ پر چہ دین کا جزء ہے دین اسی سے کامل ہوتا ہے۔

۳۵۔ ولایت امیر المومنین علیہ السلام زیور شرافت ہے

عن ابن الخطاب قال: قال رَسُولُ اللہ لَایَتِمُّ شَرف اِلَّا بِوِلَایَۃِ علیٌّ ابن ابی طالب علیہ السلام o (۳۴)

(ترجمہ) حضور فرماتے ہیں کوئی شخص شریف نسب نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کرے۔

۳۶۔ ولایت علیؑ ولایت خدا اور ولایت رسولؐ ہے

قال النبی صل اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ولایۃ علی ابن ابی طالب ولایۃ رسول اللہ و ولایۃ رسول اللہ ولایۃ اللہ عزوجل۔ (۳۵)

(ترجمہ) ولایت علیؑ ولایت رسول اللہ ہے اور ولایت رسولؐ ولایت خدا ہے۔

۳۷۔ اکمال الدین بولایت امیر المومنینؑ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "اکمال الدین و اتمام نعمۃ و رضاء رب برسالتی والولایۃ علیؑ ابن ابی طالبؑ ○ (۳۶)

(ترجمہ) حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ دین کی اکملیت اور نعمتوں کا تمام ہونا اللہ تعالیٰ کا میری رسالت پر راضی ہونا، علیؑ کی ولایت کی وجہ سے ہے۔

۳۸۔ کوئی فریضہ ولایت علیؑ کے بغیر قبول نہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والذی بعثنی بالحق لایقبل اللہ من عبد فریضۃ الا بولایۃ علیؑ۔ (۳۷)

(ترجمہ) حضوؐر نبی کریم فرماتے ہیں اس اللہ کی قسم جس نے مجھے بالحق مبعوث کیا۔ اللہ تعالیٰ کسی بندے کا فریضہ بغیر ولایت علیؑ قبول نہیں کرتا۔

عرض مولف: جب کوئی فریضہ ولایت علی کے بغیر قبول نہیں تو پھر اذان، اقامت و نماز بغیر ولایت علیؑ کیسے قبول ہوں گے۔

۳۹۔ اعمال انبیاء اور ولایت علی علیہ السلام

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و الذی نفس محمد

بیدہ لو ان عبداً جاء یوم القیامۃ بعمل سبعین نبیاً ماقبل اللّٰہ منہ یلقاہ بولایتی و ولایۃ اھل بیتی۔ (۳۸)

(ترجمہ) حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں قسم ہے اس اللہ کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے اگر کوئی شخص قیامت والے دن ستر انبیاء کے اعمال لے کر آ جاوے اللہ اس سے قبول نہ کرے گا یہاں تک کہ اس کے پاس میری ولایت اور میرے اہل بیت کی ولایت نہ دیکھ لے۔

جب ستر انبیاء کے برابر اعمال رکھنے والا ولایت علیؑ کے بغیر قبول نہیں کروا سکتا تو چند ریاکاری کی نمازوں کی حیثیت ہی کیا ہے۔

۴۰۔ علیؑ کی ولایت پر یقین ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے

عن امیرالمومنین علیہ السلام واللّٰہ لو رجل علی لیقن من ولایتنا اھل البیت خیر ممن لہ عبادۃ الف سنۃ۔ (۳۹)

(ترجمہ) سرکار علیؑ فرماتے ہیں اللہ کی قسم اگر کسی آدمی کا یقین ہماری ولایت پر ہو وہ بہتر ہے اس عبادت سے جو ہزار سال کی ہو۔

یعنی ولایت علیؑ پر یقین ہزار سال عبادت سے افضل ہے۔

۴۱۔ تارک ولایت علیؑ جہنمی ہے

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم : لا ادخل الجنۃ من تارك ولایۃ علی ابن ابی طالبؑ۔ (۴۰)

(ترجمہ) حضورؐ فرماتے ہیں علیؑ کی ولایت کو ترک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

۴۲۔ صراط اور سند ولایت امیرالمومنینؑ

قال رسو‌ل اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یجوز احد ن الصراط الا ومعہ سند بولایۃ علیؑ ابن ابی طالبؑ۔ (۴۱)

(ترجمہ) حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں کوئی شخص بغیر سند ولایت علیؑ صراط سے نہیں گزر سکتا۔

۴۳۔ ذکر ولی ذکر اللہ ہے

عن ابی عبداللہ علیہ السلام ان ذکرنا ذکر اللہ۔ (۴۲)

(ترجمہ) سرکار صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں کہ ہمارا ذکر ہی اللہ کا ذکر ہے۔

۴۴۔ ولی دین کا دروازہ ہوتا ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان علیؑ ابن ابی طالبؑ بَابُ الدِّین مَنْ دَخَلَ فِیْہِ کَان مُومِناً وَمَنْ خرج عنہ کان کافراً۔ (۴۳)

(ترجمہ) سرکار دو جہاںؐ فرماتے ہیں کہ علیؑ دین کا دروازہ ہے جو اس دروازہ میں داخل ہوا وہ مومن جو خارج ہوا وہ کافر ہے۔

۴۵۔ منکر ولایت علی اسلام سے خارج ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التار کون ولایۃ علیؑ ابن ابی طالب خارجون عن الاسلام (۴۴)

(ترجمہ) سرکار ارشاد فرماتے ہیں کہ ولایت علی علیہ السلام کا تارک اسلام سے خارج ہے۔

۴۶۔ مخالف ولایت علیؑ اسلام سے معزول ہے

ان المخالفین لولایة امیرالمومنین علیه السلام لمعزولون عن الاسلام۔ (۴۵)

(ترجمہ) امیر المومنین علیہ السلام کے مخالفین اسلام سے معزول ہو چکے ہیں۔

۴۷۔ ولایت علیؑ امر بالمعروف ہے

عن عبدالاعلیٰ عن ابی عبداللّٰه علیه السلام فی قول اللّٰه تعالیٰ: خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ٥ قال علیه السلام بالولایة و اعرض عن الجاهلین قال (عنها) یعنی ولایة (۴۶)

(ترجمہ) فرمان معصوم سے ثابت ہوا امر بالمعروف اور عفو سے مراد ولایت علیؑ ہے۔

۴۸۔ منکر ولایت کافر ہوتا ہے

عن ابی حمزه عن ابی جعفر علیه السلام فابی اکثر الناس ولایة علیٍّ الا کفوراً۔ (۴۷)

(ترجمہ) امام محمد باقر علیہ السلام سے ابی حمزہ روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ کافروں کے علاوہ کوئی بھی ولایت علیؑ کا انکار نہیں کرتا۔

۴۹۔ ولایت علیؑ ہی متقین کا کلمہ ہے

عن الرضا علیه السلام قوله تعالیٰ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ هی ولایة علیٍّ ابن ابی طالبٌ۔ (۴۸)

(ترجمہ) سرکار امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کلمۃ التقوی سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

عرض مولف: ارشاد خداوندی **ھدی للمتقین** کہ قرآن صرف متقین کو ہدایت کرتا ہے اور متقی وہ ہے جو کلمہ ولایت پڑھتا ہے‘ جو ولایت علیؑ کی گواہی اذان و اقامت میں تشہد میں ادا نہیں کرتا ہے۔ از روئے قرآن وہ متقی نہیں ہو سکتا۔ قرآن ایسے لوگوں کو ہدایت ہی نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ شہادت ثالثہ بڑے بڑوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔

۵۰۔ ولایت کے بغیر اقرار اسلام نامکمل ہے

عن الباقر علیہ السلام ان الاسلام ھو اقرار بالتوحید والنبوۃ والولایۃ۔ (۴۹)

(ترجمہ) سرکار باقر العلوم فرماتے ہیں کہ اسلام نام ہی تینوں باتوں کے اقرار کا ہے (۱) توحید (۲) نبوت (۳) ولایت۔ یعنی جو شخص ہر مقام پر یہ تین اقرار نہیں کرتا اس کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔

۵۱۔ دشمن ولایت اندھا محشور ہوگا

عن الصادق علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ "نحشرہ یوم القیامۃ اعمی" قال اعمی القلب فی دنیا عن ولایۃ علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام۔ (۵۰)

(ترجمہ) جناب جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ’’دشمن ولایت کو قیامت کے دن اندھا اٹھایا جائے گا اور دنیا میں وہ دل کا اندھا ہوگا۔‘‘

۵۲۔ ولایت علی علیہ السلام حق ہے

قال علیہ السلام ان ولایۃ علی علیہ السلام ھوالحق۔ (۵۱)

(ترجمہ) امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت حق ہے جس نے ولایت سے منہ پھیرا اس نے حق سے رُخ پھیر لیا اور وہ جہنمی ہے۔

۵۳۔ علیؑ خود دشمن ولایت کو جہنم بھیجیں گے

عن ابن مسعود ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال فی فضائل علی ابن ابی طالبؑ قال اللّٰہ تعالیٰ : اَلْقِیَافِی جَھَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْد" فالکافر من جحد نبوتی و عنید من حجد ولایۃ علیؑ و عترتہ۔ (۵۲)

(ترجمہ) ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فضائل علیؑ میں کہا ''القیافی جہنم'' تم دونوں (یعنی محمدؐ و علیؑ) سب کافروں کو اور عناد رکھنے والوں کو جہنم میں پھینک دو۔ سرکار نے فرمایا کافروں سے مراد میری نبوت کے منکر ہیں اور عنید سے مراد علیؑ کی ولایت کے منکر ہیں۔

۵۴۔ ترک ولایت گناہ کبیرہ ہے

ان اعظم الذنوب ترک الولایۃ علیؑ ابن ابی طالبؑ۔ (۵۳)

(ترجمہ) علیؑ کی ولایت کو ترک کرنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔
تفصیلاً حدیث مراۃ الانوار میں دیکھیے۔ میں نے صرف ایک جملہ لکھا ہے۔

۵۵۔ تارک ولایت گمراہ ہے

عن ابی ذر قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم من ترک ولایۃ علیؑ کان ضالاً مضلا وکان جحد ولایۃ کان مشرکاً۔ (۵۴)

(ترجمہ) ابوذر روایت کرتے ہیں، پیغمبر اسلام نے فرمایا: جس نے علیؑ کی ولایت ترک کی وہ گمراہ ہوا اور جس نے انکار کیا وہ مشرک ہوا۔

۵۶۔ اقامت ولایت ہی اقامت صلوٰۃ ہے

امیر المومنین علیہ السلام سلمان و ابوذر کو حدیث معرفت نورانیہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

قولہ تعالیٰ یقمیون الصلوٰۃ۔ قال اقامۃ ولایتی، فمن اقام ولایتی فقد اقام الصلوٰۃ۔ ولایتی صعب مستصعب لایحتملہ الا ملك مقرب او بنی مرسل او مومن امتحن اللّٰہ قبلہ للایمان۔ (۵۵)

(ترجمہ) فرماتے ہیں **یقیمون الصلاۃ** سے مراد میری ولایت کو قائم کرنا ہے اور جس نے میری ولایۃ کو قائم کیا پس اس نے نماز قائم کی۔ میری ولایت سخت ترین امر ہے جس کا متحمل مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا مومن ممتحن ہے جس کے دل کا امتحان ایمان سے ہو چکا ہو۔

جب ملک مقرب نہ ہو، نبی مرسل نہ ہو، مومن ممتحن نہ ہو تو وہ برداشت نہ کر سکے گا۔ سلمان کہتا ہے میں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنینؑ مومن کون ہے اور اس کی انتہا کیا ہے، فرمایا:

قال علیہ السلام یا اباعبداللّٰہ امر من الممتحن ھوالذی لا یردمن امرنا علیہ شیء حتی شرح صدرہ بقبول ولم یشك ولم یرتد۔

(ترجمہ) فرمایا اے ابو عبداللہ مومن ممتحن وہ ہے جو ہمارے امر سے کسی شئے کا انکار نہ کرے حتیٰ کہ اس کا سینہ اسے قبول کرے اور نہ شک کرے نہ مرتد ہو۔

۵۷۔ منکر ولایت خارجی اور ناصبی ہے

مذکورہ بالا حدیث معرفۃ نورانیہ بیان کرتے ہوئے سرکار ارشاد فرماتے ہیں: اے سلمان

اقامۃ صلوٰۃ سے مراد میری ولایت ہے اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب عزیز میں ہے۔ ''وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلوٰةِ'' صبر اور نماز سے مدد مانگو۔ اسے نہ قبول کریں مگر خاشعین۔ بس صبر سے مراد رسول اللہ ہیں اور صلوٰۃ سے مراد میری ولایت ہے۔ ''انا صلاة المومنين'' میں ہی مومنوں کی نماز ہوں۔ فرمایا ''اِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ'' اور نہیں فرمایا دونوں صبر اور صلاۃ بھاری ہیں کیونکہ لان ولاية لكبيرة میری ولایت بھاری ہے۔ بوجھ اس کا ہے مگر خاشعین کیلئے نہیں ہے۔ خاشعون بالبصیرت میرے شیعہ ہیں۔ میرے شیعوں کے دشمن من المرجيه' والقدريه والخوارج والناصبية۔ مرجیہ' قدریہ خارجی اور ناصبی میرے شیعوں کے دشمن ہیں کیونکہ ان سب نے ''يقرئون محمدً ليس بينهم خلاف'' اقرار نبوت محمد کیا ہے اور کرتے ہیں ''وهم مختلفون فى ولايتى'' اور وہ سب میری ولایت سے اختلاف کرتے ہیں ''منكرون لذالك'' اور میری ولایت کا انکار کرتے ہیں۔ ''جاهدون بها الا قليل'' البتہ ماننے والے میری ولایت کے تھوڑے ہیں اور اسی لیے خدا فرماتا ہے'' وَاِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ اِلَّاعَلَى الخَشِعِينَ'' یعنی خاشعین اس کو مانتے ہیں۔

یہ حدیث معرفت بالنورانیہ تفصیل سے باب معرفتہ ولایت میں ہم بیان کر چکے ہیں۔

۵۸۔ رسول اللہؐ کے والد ماجد اور شہادت ولایت علیؑ

عن انس بن مالك قال : قال ابوذر رائت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ببابه فخرج ليلاً فاخذ بيد على ابن ابى طالب عليه السلام وخرج الى البقيع فمازلت اقفوا ترهما الى ان اتيا مقابر مكه فعدل الى قبر ابيه عنده ركعتين فاذا بالقبر قدانشق و اذا بعبدالله جالس' وهو يقول انا اشهد ان لا الا الله وحده لا شريك له وان محمداً عبده ورسوله۔ فقال له من وليك يا ابة

فقال وما الولی یا بنی فقال ھو ھذا علیؑ فقال ان علیاً ولی۔ (۵۷)

(ترجمہ) انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوذر غفاری فرماتے ہیں کہ میں نے رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے دروازے سے باہر نکل رہے ہیں اور علیؑ کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں تھا وہ مقابر مکہ کی طرف گئے۔ وہاں اپنے والد سرکار عبداللہ کی قبر مطہر پر پہنچے۔ دو رکعت نماز ادا کی۔ قبر شق ہوئی جناب عبداللہ باہر آئے اور کہا "**اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ" فقال لہ یا ابتہ من ولیک**": فرمایا اے بابا آپ کا ولی کون ہے کہا بیٹا خود بتایئے میرے ولی کون ہیں۔ فرمایا ھو ھذا علیؑ جناب عبداللہ نے جواب دیا ان علیاً ولی۔

۵۹۔ رسول اللہؐ کی والدہ کا علی ولی اللہ کی گواہی دینا

ثم عدل الی قبر امہ امنۃ فضع کما ضع عند قبر امہ فاذا بالقبر قد انشق و اذاھی اشھد ان لا الہ اللہ وانک نبیّ اللہ و رسولہ فقال لھا من ولیک یا اماہ فقالت وما الولایۃ یا بنی قال ھو ھذا علیّ ابن ابی طالب فقالت ان علیاً ولی۔ (۵۸)

(ترجمہ) پھر حضور والدہ گرامی کی مرقد مطہر پر گئے وہی کچھ کہا جو باپ کی قبر پر کہا تھا۔ قبر شق ہوئی۔ جناب آمنہ باہر تشریف لائیں اور گواہی دی "**اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ نبی اللہ و رسولہ**" حضور نے فرمایا "اماں جان آپ کا ولی کون ہے۔ کہا بیٹا خود بتایئے میرے ولی کون ہیں۔

فرمایا ھو ھذا علیؑ۔ یہ علیؑ آپ کے ولی ہیں۔ بی بی نے فوراً گواہی دی اشھد ان علیاً ولی اللہ۔ والدین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ولایت علی علیہ السلام کی گواہی دی

اس سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

ا۔ والدین رسول خداؐ کا انتقال اعلان نبوت سے پہلے ہو چکا تھا۔

ب۔ بلکہ والد ماجد کا انتقال تو حضورؐ کے ظہور سے بھی پہلے ہو چکا تھا۔

ج۔ جب والدین کے انتقال کے بعد اعلان رسالت ہوا تو پھر قبروں سے اٹھتے ہی اللہ کی توحید محمد کی رسالت کی گواہی کیونکر ادا کی جبکہ انہیں یہ علم بھی نہ تھا کہ ہمارے بیٹے نے اعلان رسالت کیا ہے یا نہیں۔

د۔ والدین رسالت مآب کا قبروں سے اٹھتے ہی توحید و رسالت کی گواہی دینا اس امر کی دلیل ہے کہ والدین رسالت مآب عالم الغیب بھی تھے۔ وہ جانتے تھے ہمارا بیٹا رسول خدا بن چکا ہے۔

ہ۔ ولایت واجب ہوئی ہے اعلان غدیر پر۔ والدین رسولؐ پر تو کلمہ توحید، کلمہ رسالت، کلمہ ولایت واجب ہی نہیں ہوا تھا کیونکہ ان کے انتقال کے عرصہ بعد اعلان رسالت ہوا۔ ان پر یہ تین گواہیاں واجب نہیں ہیں تو پھر کیوں توحید و رسالت و ولایت کی گواہی دی۔

و۔ ثابت ہوا گواہی ولایت والدین رسول کو معاف نہیں ہے۔ بیگانے رزق پر گزراوقات کرنے والے علماء کو کس طرح معاف ہو سکتی ہے۔

ز۔ اگر یہ صرف مستحب، قصد رجاء، قربت، خوب است جیسے الفاظ پر مشتمل تھا تو رسول اللہ نے قبروں سے والدین کو زندہ کر کے انہیں ولایت کی تعلیم کیوں دی اور تیسری گواہی کیوں دلوائی۔

ح۔ تیسری گواہی زندہ کر کے دلانا اس امر کی دلیل ہے۔ یہ ولایت کی گواہی واجب تھی اور رسول اللہ نہیں چاہتے تھے کہ روز محشر میرے والدین بھی منکران ولایت کے گروہ میں سے ہوں۔

جو گواہی رسول اللہ کے والدین کو معاف نہیں وہ اس ...... ملاں کو کیسے معاف ہو سکتی ہے۔

۶۰۔ انکار ولایت علیؑ سے ہزار اُمت مسخ ہوئی

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

انا الذی عندی الف کتاب من کتب الانبیاء انا الذی جحد ولایتی الف امة فمسخوا۔ (۵۹)

(ترجمہ) میں وہ ہوں جس کے پاس انبیاء کی ہزار کتابیں موجود ہیں۔ میں وہ ہوں جس کی ولایت کا انکار کر کے ہزار امتیں مسخ ہوئیں۔

۶۱۔ ولایت امیر المومنینؑ خدا کی عبادت ہے

عن ابن عباس قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ولایة علی ابن ابی طالب ولایة اللّٰہ وحبه عبادة اللّٰہ و اتباعه فریضة اللّٰہ و اولیاء ہ اولیاء اللّٰہ واعداء ہ اعدا اللّٰہ و حربه حرب اللّٰہ و سلمه سلم اللّٰہ۔ (۶۰)

(ترجمہ) ابن عباس سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام کی ولایت اللہ کی ولایت ہے۔ علیؑ کی محبت خدا کی عبادت ہے، علیؑ کی پیروی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فریضہ ہے۔ علیؑ سے محبت کرنے والے اللہ سے محبت کرنے والے ہیں۔ علیؑ سے دشمنی رکھنے والے اللہ کے دشمن ہیں۔ علیؑ سے جنگ کرنے والے اللہ سے جنگ کرنے والے ہیں۔ علیؑ سے صلح کرنے والے اللہ سے صلح کرنے والے ہیں۔

۶۲۔ امام زمانہ علیہ السلام ولایت علیؑ کی دعوت دیں گے

فیدعوا الناس (یعنی قائم علیہ السلام) **الی کتاب اللّٰہ و سنت نبیه**

والولایۃ علی ابن ابی طالبؑ۔ (۶۱)

(ترجمہ) امام زمانہ علیہ السلام کتاب خدا، سنت مصطفیٰ اور ولایت علی علیہ السلام کی لوگوں کو دعوت دیں گے۔

۶۳۔ ولایت ہی اللہ تعالیٰ کا دین ہے

والولایۃ ھی دین الحق۔ (۶۲)

(ترجمہ) ولایت ہی اللہ کا دین حق ہے۔

۶۴۔ اقرار ولایت کے بغیر اعمال بیکار ہوں گے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والذی بعثنی بالحق نبیاً لو ان رجلاً لقی اللہ بعمل سبعین نبیاً ثم لم یات بولایۃ ولی الامر من اھل البیت ماقبل اللہ من صرفاً ولا عدلاً۔ (۶۳)

(ترجمہ) حضور نبی کریمؐ فرماتے ہیں مجھے قسم ہے اس اللہ کی جس نے مجھے برحق نبیؐ مبعوث فرمایا اگر کوئی شخص ستر انبیاء کے اعمال لے کر خدا کی بارگاہ میں پہنچ جاوے لیکن میری اہل بیت میں سے ولی الامر کی ولایت کا اقرار نہ کرے خداوند عالم اس کے اعمال قبول نہیں کرے گا۔

۶۵۔ ولایت علیؑ اللہ کا آخری فریضہ تھا

وکان الفریضۃ تنزل بعد الفریضۃ الاخری وکانت الولایۃ اخر الفرائض فانزل اللہ عزوجل الیوم اکملت لکم دین کم یقول اللہ عزوجل لا انزل علیکم بعد ھذا لفریضۃ قد اکملتلکم الفرائض۔ (۶۴)

(ترجمہ) ایک فریضہ دوسرے فریضے کے بعد نازل ہوا لیکن ولایت کا فریضہ آخری

فریضہ تھا لہٰذا خداوند عالم نے "الیوم اکملت لکم " کی آیت کو نازل کیا گویا کہ خدا نے بتا دیا کہ میں نے تمام فرائض نازل کر دیئے اب کوئی فریضہ باقی نہیں ہے۔

٦٦۔ ولایت نور ہے

قولہ تعالیٰ: فَاٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَالنُّورِ الَّذِی أَنزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِیرٌ ۝ (٦٥) (سورہ تغابن آیت ٨)

(ترجمہ) اللہ پر ایمان لاؤ اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جسے ہم نے اس کے ساتھ نازل کیا۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس آیت میں نور سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

٦٧۔ جہنم منکر ولایت کیلئے خلق ہوئی

القطرۃ ج اص ۲۳۲: امالی شیخ صدوق المجلس الرابع والتسعون بحار الانوار ج ۳۹ ص ۲۴۷

بَاسانیدٖ مفصّلہ عن ابن عباس قال : قَالَ رسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهٖ قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ لَوِاجْتَمَعَ النَّاسُ كُلُّهُمْ عَلٰى وِلَايَةِ عَلِيِّ ابنِ ابی طَالب لَمْ خَلَقْتُ النَّار

(ترجمہ) ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر تمام لوگ ولایت علی پر جمع ہو جاتے (یعنی سب کے سب ولایت اپنا لیتے) تو میں جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا۔

٦٨۔ محل تنزیل ولایت قلب رسولؐ ہے

عن سالم الحناط قال قلت لابی جعفر علیہ السلام اجرنی عن قول اللّٰہ تعالیٰ: نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْاَمِينُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ

الْمُنذِرِينَ ٥ (سورہ الشعراء آیت ۱۹۴) المنذرین بلسان عربی مبین قال هی ولایة امیر المومنین علیه السلام۔ (٦٧)

(ترجمہ) راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا مجھے اس آیت کے بارے میں بتایئے "نازل کیا روح الامین کو آپ کے قلب پر تا کہ صاف عربی زبان میں لوگوں کو ڈرایئے۔ فرمایا یہ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں ہے۔

٦٩۔ ولایت علیؑ امانت الٰہیہ ہے

عن ابی عبدالله علیه السلام : إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولاً ٥ قال هی ولایت امیر المومنین علیه السلام۔

(ترجمہ) فرمایا امام جعفر الصادق علیہ السلام نے کہ مندرجہ بالا آیات "کہ ہم نے امانت کو آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے لیکن اس انسان نے اسے اٹھا لیا در حالانکہ انسان بڑا ظالم اور جاہل ہے۔ فرمایا وہ امانت ولایت علی علیہ السلام ہے پس اسی لیے انسان جہنم میں جائے گا کہ اس نے بوجھ اٹھا کر پھر انکار کر دیا۔

۷۰۔ ولایت علیؑ تورات انجیل میں نازل کی

عن ابی جعفر علیه السلام فی قوله تعالیٰ لَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ والانجیل وما انزل الیهم من ربهم قال الولایة۔ (٧٠)

(ترجمہ) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ آیت کا ترجمہ "اگر وہ تورات انجیل پر قائم رہتے اور اس پر جو ان پر نازل ہوا ان کے رب کی طرف سے تو ان کیلئے بہتر ہوتا۔ فرمایا

اس سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے۔

۷۱۔ اطاعت خدا اور اطاعت رسول سے مراد ولایت علیؑ ہے

عن ابن بصیر عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ ومن یطع اللّٰہ ورسولہ۔ قال فی ولایۃ علی ابن ابی طالب والولایۃ ائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیما۔ (۷۱)

(ترجمہ) ابوبصیر سے مروی ہے امام جعفر الصادق علیہ السلام نے آیۃ ''من یطع اللّٰہ و رسولہ '' کے متعلق فرمایا اس سے مراد ولایت علیؑ اور ان کے بعد آنے والے ائمہ طاہرین کی ولایت ہے پس اس کو پوری کامیابی ہوئی۔ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

۷۲۔ رسالت مآب کو ولایت علیؑ پر قائم رہنے کا حکم

عن ابی جعفر علیہ السلام قال اوحی اللّٰہ تعالیٰ الی نبیہ استمسک بالذی اوحی الیک انک عَلٰی ولایۃ علیؑ و ھو علیؑ صراط المستقیم۔ (۷۲)

(ترجمہ) اے رسول مضبوطی سے اس پر قائم رہو جو تم پر وحی نازل کی گئی کہ تم صراط مستقیم پر ہو۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے رسول کو ولایت علیؑ پر قائم رہنے کا حکم دیا۔ علیؑ صراط مستقیم ہے۔

۷۳۔ داخل ہونا اسلام میں دراصل ولایت میں داخل ہونا ہے

عن ابی جعفر علیہ السلام قول اللّٰہ تعالیٰ "یاایُّھا الذین امنوا ادخلو فی السلم کافتہ ولا تبعوا خطوات الشیطان انہ' لکم عدو مبین قال فی ولایتنا۔ (۷۳)

(ترجمہ) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہ اے ایمان والو سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

فرمایا: اسلام میں داخل ہونے سے مراد ہماری ولایت میں داخل ہونا ہے۔

عرض مولف: وہ کون سا اسلام ہے جو ایمان لانے کے بعد قبول کیا جاتا ہے حالانکہ اسلام پہلے لایا جاتا ہے اور ایمان بعد میں۔ گویا کہ اسلام سے مراد ولایت علیؑ ہے۔

۷۴۔ صحف ابراہیم و موسیٰ اور ولایت علی علیہ السلام

راوی کہتا ہے:

قلت لابی عبداللہ علیہ السلام قول اللہ تعالیٰ "توثرون حیٰوۃ الدنیا" قال ولایتھم والآخرۃ خیر ابقیٰ قال ولایۃ أمیرالمومنین علیہ السلام ان الفی صحف الاولیٰ وصحف ابراھیم و موسیٰ۔ (۷۴)

(ترجمہ) امام صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ آیۃ "**توثرون حیوٰۃ الدنیا**" انہوں نے حیات دنیا کو اختیار کیا (ہمارے دشمنوں سے محبت کر کے) اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ اس سے مراد امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت ہے اور یہی ابراہیم و موسیٰ کے صحائف میں ہے۔

۷۵۔ اللہ شیعوں کو ولایت علیؑ کی ہدایت کرتا ہے

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قول اللہ تعالیٰ الحمدللہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدا نااللہ فقال اذا کان یوم القیامت دعی بالنبی و باالمومنین وباالائمۃ من ولدہ علیھم السلام میتحبو اللناس فاذا رایتھم شیعتھم قالوا الحمدللہ الذی

ھدانا لھذا وما کنا لنتھدی لولا ان ھدانا اللہ۔ یعنی ھدانا اللہ فی ولایۃ امیر المومنین علیہ السلام والائمۃ من ولدہ علیھم السلام۔ (۷۵)

(ترجمہ) جناب جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آیت "حمد ہے اس خدا کی جس نے ہمیں ہدایت کی ہے اگر خدا ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے" کے متعلق فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو سرکار رسالتؐ اور امیر المومنینؑ کو بلایا جائے گا اور ائمہ طاہرین کو بھی جو ان کی اولاد سے ہیں اور ان لوگوں کو سامنے لایا جائے گا۔ پس ان کے شیعہ کہیں گے حمد ہے اس اللہ کی جس نے دین حق کی ہدایت کی اگر ہم کو خدا ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے یعنی خدا نے ہم کو ولایت امیر المومنینؑ کی ہدایت کی اور ائمہ علیہم السلام کی ولایت کی ہدایت فرمائی۔

۷۶۔ نباء عظیم ولایت علی علیہ السلام ہے

عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ تعالیٰ عم یتسائلون عن النباء العظیم قال النباء العظیم الولایۃ علیؑ وسئالتہ' عن قولہ ھنالک الولایۃ اللہ الحق قال لولایۃ امیر المومنین علیہ السلام۔ (۷۶)

(ترجمہ) سرکار صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا۔ آیت لوگ تم سے نباء العظیم ایک بڑی خبر کے متعلق پوچھتے ہیں۔ سرکار فرماتے ہیں نباء العظیم سے مراد ولایت علیؑ ہے۔ میں نے سوال کیا ولایت خدا مراد نہیں ہے۔ فرمایا ولایت امیر المومنین ہے۔

۷۷۔ ولایت ہی دین حنیف ہے

عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تعالیٰ "فاقم وجھک

للدین حنیفا قال ھی ولایۃ علیؑ ابن ابی طالبؑ۔ (۷۷)

(ترجمہ) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے رسول دین حنیف پر قائم ہو جاؤ۔ اس دین حنیف سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے۔

۷۸۔ صحیح راستہ ولایت علیؑ ہے

عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللّٰہ تعالیٰ و ان لو استقاموا علی الطریقۃ ھی ولایۃ علی ابن ابی طالب۔ (۷۸)

(ترجمہ) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا آیت "اگر لوگ صحیح راستہ پر قائم رہتے تو ہم ان کو آب خوشگوار سے سیراب کرتے یعنی ان کے دلوں کو ایمان سے بھر دیتے۔ فرمایا "الطریقۃ الصحیح ھی ولایۃ علیؑ" صحیح طریقہ سے مراد ولایت علیؑ ہے۔

۷۹۔ صاحب ولایت پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں

عن محمد بن مسلم سئلت ابا عبداللّٰہ علیہ السلام عن قول اللّٰہ تعالیٰ الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا فقال ابو عبداللّٰہ علیہ السلام استقاموا علی الائمۃ واحداً بعد واحداً ینزل علیھم الملائکۃ لاتخافوا ولاتحزنوا بشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ (۷۹)

(ترجمہ) راوی کہتا ہے میں صادق آل محمد سے آیت "الذین قالوا ربنا اللّٰہ" وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا ثابت رہے ایک کے بعد ایک امام کی ولایت پر۔ ان پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم نہ خوف کرو نہ حزن کرو تم کو بشارت دیتے ہیں اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

۸۰۔ ولایت اللہ کی نصیحت ہے

عن ابی حمزہ قال سئلت ابا عبداللّٰہ علیہ السلام عن قول اللّٰہ تعالیٰ "قل انما اعظکم بواحدۃ فقال انما اعظم بولایۃ علیؑ ھی الواحدۃ التی قال اللّٰہ تبارک و تعالیٰ انما اعظکم بواحدۃ۔ (۸۰)

(ترجمہ) میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس نصیحت سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

۸۱۔ منکر ولایت کی توبہ قبول نہیں ہوتی

عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام فی قول اللّٰہ تعالیٰ "ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم ازدادوا کفراً" لن تقبل توبتھم قال نزلت فلان و فلان امنوا بالنبیؐ فی اھل الامر و کفروا حیث عرضت علیھم الولایۃ حین قال النبی من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ ثم امنوا بالبیعتہ الامیرالمومنین علیہ السلام ثم کفروا حیث مضی رسول اللّٰہ فلم یقرو بالبیعت ثم ازدادو کفراً باذھم من بایعۃ بالبیعۃ لھم فھولآء لم یبق فیھم من الایمان شیء۔ (۸۱)

(ترجمہ) امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا فرمان خداوند کے متعلق "جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ان کا کفر بڑھتا ہی چلا گیا تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوگی۔ سرکار صادق آل محمد فرماتے ہیں۔ یہ آیت فلاں اور فلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہے وہ نبی پر ایمان لائے پھر جب ولایت کو ان پر پیش کیا تو منکر ہو گئے۔ نبیؐ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے تو ایمان

لائے اور امیر المومنین علیہ السلام کی بیعت کر لی لیکن رسولؐ کے انتقال کے بعد پھر گئے اور بیعت کا اقرار نہ کیا پھر بیعت علیؑ کرنے والوں کی پکڑ دھکڑ کرنے پر کفر کو اور بڑھا لیا لہٰذا ایمان کا کوئی حصہ ان میں باقی نہ رہا۔

عرض مولف:

ا۔ پہلے نبی پر ایمان لائے اور کہا **اشهد ان لا اله الا الله واحده لا شريك له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله۔**

ب۔ جب ان پر ولایت پیش کی گئی تو فوراً منکر ہو گئے۔

ج۔ جب غدیر کے میدان میں **من كنت مولاه فهذا على مولاه** کا اعلان ہوا تو ایمان لے آئے یہ وقتی ایمان تھا۔

د۔ انتقال رسولؐ کے بعد پھر مکر گئے پھر کفر بڑھتا چلا گیا تو پھر خالق نے اعلان کر دیا جو ولایت علیؑ سے مکر جاوے یا پھر جاوے اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی تو وہ مان کر پھر مکر گئے تو توبہ قبول ہونے کے قابل نہ رہی تو حضرات جو ولایت کی گواہی کو بدعت سے تعبیر کریں مبطل نماز کہیں وہ کیسے بخشے جا سکتے ہیں۔

یا علیؑ آپ کے دشمن سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں۔

۸۲۔ توحید اور ولایت لازم و ملزوم ہیں

عن ابى عبدالله عليه السلام ذالك بانه اذا دعى الله وحده واهل الولاية كفرتم۔ (۸۲)

(ترجمہ) فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے سورہ مومن کی اس آیت کے متعلق یہ اس لیے کہ جب تنہا خدا کو پکارا جاتا ہے تو تم انکار کرتے تھے اس میں وحدت کے بعد اہل ولایت بھی شامل ہیں۔

عرض مولف: قرآن کی آیت اور مخبر صادقؑ کے فرمان نے ثابت کر دیا ہے کہ جب صرف توحید کا

کلمہ تھا اس وقت بھی اس کے بعد ولایت کی گواہی تھی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ واحدت کے بعد ولایت بھی شامل ہے۔ خداوند متعال تو اپنی توحید کے بعد ولایت کا ذکر کررہا ہے اور ملاں لوگ رسالت کے بعد بھی پسند نہیں فرماتے۔

۸۳۔ ولایت کا انکار جنت سے دوری کا سبب بن جاتا ہے

عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ۔ "انکم لفی قول مختلف انی امر ولایۃ یوفك عنہ من افك قال من افك عن الولایۃ انك عن الجنۃ۔ (۸۳)

(ترجمہ) سورۂ ذاریات کی آیت کے متعلق ''اے اہل مکہ'' تم لوگ ایسی مختلف بے جوڑ باتوں میں پڑے ہو جس سے وہی پھیرا جاوے گا جو گمراہ ہوگا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی کہ لفظ ''قول مختلف'' کے بعد لفظیں تھیں ''امر ولایت علیؑ'' اور یہ بھی فرمایا جو امر ولایت سے پھر گیا وہ جنت سے دور ہو گیا۔

۸۴۔ منکر ولایت کیلئے آگ کا لباس ہے

عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ : "ھذان خصمان اختصموا فی ربھم والذین کفروا بولایۃ علیٌ قطعت لھم ثیاب من النارہ (۸۴)

(ترجمہ) سرکار باقر العلوم علیہ السلام نے فرمایا کہ ان دونوں جھگڑا کرنے والوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا تو جن لوگوں نے انکار کیا ولایت علیؑ سے ان کے لیے آگ کا لباس ہے۔

۸۵۔ ولایت اللہ عزوجل سے مراد ولایت علی علیہ السلام

قال سئلت عن ابا عبداللّٰہ علیہ السلام عن قول اللّٰہ تعالیٰ

"ھنالك الولایة اللّٰہ الحق قال ولایة امیر المومنین علیه السلام۔ (۸۵)

(ترجمہ) فرمایا امام صادق علیہ السلام نے کہ اس آیت میں "ولایۃ اللہ" سے مراد ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہے۔

اب اگر علیؑ کی ولایت کی گواہی سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو گواہی توحید سے نماز محفوظ نہیں رہ سکتی کیونکہ اللہ کی ولایت ہی ولایت علیؑ ہے...... ملاں جی غور فرمایئے۔

۸۶۔ ولایت زینت مومنین ہے

عن ابی عبداللہ علیه السلام فی قوله تعالیٰ: "صبغة اللّٰہ ومن احسن من اللّٰہ صبغه" قال صبغ اللّٰہ المومنین بولایة فی المیثاق۔ (۸۶)

(ترجمہ) فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں "یہ اللہ کی زینت ہے اور اللہ سے بہتر ایمان کو زینت دینے والا کون ہے۔ اللہ نے زینت دی مومنین کو ولایت علیؑ سے اور روز میثاق عالم ذر میں۔

۸۷۔ جو ولایت میں داخل ہوا وہ نبی کے گھر میں داخل ہوا

عن ابی عبداللّٰہ علیه السلام فی قوله تعالیٰ: "رب اغفرلی ولوالدی ولمن دخل بیتی مومناً یعنی الولایة۔ من دخل فی الولایة دخل فی البیت الانبیاء علیهم السلام۔ (۸۷)

(ترجمہ) سورہ نوح پالنے والے مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو۔ سرکار صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا مومن ہو کر داخل ہونے سے مراد یعنی جو ولایت میں داخل ہوا وہ بیت انبیاء میں داخل ہوا۔

۸۸۔ ولایت علیؑ من جانب اللہ رسول لے کر آئے

عن ابی جعفر علیه السلام قال : "یا ایها الناس قدجاء کم رسول بالحق من ربکم فی ولایة علیٌ فامنوا خیراً لکم وان تکفروا بولایة علیٌ فان الله له ما فی السماوات والارض۔ (۸۸)

(ترجمہ) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے لوگو! رسول تمہارے رب کی طرف سے ولایت علیؑ کے بارے میں حق لے کر آیا ہے پس ایمان لاؤ تمہارے لیے بہتر ہے اگر ولایت علیؑ سے انکار کرو گے تو بے شک جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب اللہ کا ہی ہے۔

۸۹۔ قرآن میں ولایت علیؑ کا لفظ موجود تھا

عن ابی جعفر علیه السلام قال نزل جبرائیل بهذا لایة هکذا : "فابی اکثر الناس بولایة علیٌ الاکفوراً قال جبرائیل بهذا لآیة هکذا۔ قال الحق من ربکم فی ولایة علیٌ فمن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین۔ (۸۹)

(ترجمہ) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرائیل آیت اس طرح لے کر نازل ہوا ''پس انکار کیا لوگوں نے ولایت علیؑ کا پورا پورا انکار جبرئیل نے فرمایا یہ آیت یوں نازل ہوئی'' حق تمہارے رب کی طرف سے ہے ولایت علیؑ میں پس جس کا دل چاہے ایمان لائے جس کا دل چاہے کافر ہو جاوے ہم نے ظالمین کیلئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔

۹۰۔ صلب آدمؑ میں ذریت آدمؑ سے اقرار ولایت

سئلت عن ابا عبداللہ علیه السلام عن قوله تعالیٰ : فمن کم کافر

ومن کم مومن : فقال عرف اللّٰہ عزوجل ایمانهم بعرفتنا و کفرهم یوم احد علیهم المیثاق وهم ذراً فی صلب آدم۔ (۹۰)

(ترجمہ) تم میں سے کافر بھی ہیں اور تم میں سے مومن بھی ہیں'' فرمایا امام صادق علیہ السلام نے جب لوگ صلب آدم میں موجود تھے تو اللہ نے ہماری ولایت کی معرفت کروائی پس بعض نے قبول کیا اور بعض نے انکار کیا۔ قبول کرنے والے مومن' انکار کرنے والے کافر ہو گئے۔

۹۱۔ ولایت علیؑ نعمتِ خدا ہے

قال حدثنی جعفرؑ بن محمدؑ عن ابیه عن جده علیهم السلام فی قوله تعالیٰ : ''یعرفون نعمة اللّٰه ثم ینکرونها قال لما نزلت۔ انما ولیکم اللّٰہ و رسوله' والذین امنوا الذین یقمون الصلوٰة ویوتون الزکاة وهم راکعون ۝ اجتماع نفراً من اصحاب رسول اللّٰہ فی مسجد مدینه فقال بعض هم لبعض ماتقولون فی هذا الایة فقال بعضهم ان کفرنا بهذه الایة نکفرو بسایرها وان امنا فان هذا ذل حتی لیسلط علینا علیؑ ابن ابی طالب فقالو قد علمنا ان محمداً صادق فیما یقول ولتکنا نتولاه تطیع علیاً فیما امرنا قال نزلت'' یعرفون نعمة اللّٰه ثم ینکرونها یعرفون یعنی ولایة علیؑ ابن ابی طالب علیه السلام و اکثرهم الکافرون بالولایة علیؑ۔ (۹۱)

(ترجمہ) امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے بابا سے اور انہوں نے اپنے دادا سے سورہ نحل کی اس آیت کے متعلق پوچھا'' وہ نعمت خدا کو پہچانتے ہیں پھر اس سے انکار کرتے ہیں۔'' روایت کی ہے کہ جب آیت'' انما ولیکم اللہ'' نازل ہوئی تو مسجد مدینہ

میں اصحاب رسول جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ ایک نے کہا ہم اس آیت سے انکار کرتے ہیں تو سب ہی کو انکار کرنا پڑے گا۔ اگر ایمان لاتے ہو تو یہ ہماری ذلت ہے کہ علیؑ ابن ابی طالب کو ہم پر مسلط کیا گیا اور کہا کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ محمدؐ سچے رسول ہیں لیکن ہم علیؑ کی اطاعت نہیں کریں گے جس کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے بعد آیت نازل ہوئی۔ "**یعرفون نعمۃ اللہ**" کہ وہ اللہ کی نعمت کو پہچاننے کے بعد انکار کرتے ہیں۔

عرض مولف: ماحصل اس حدیث کا یہ ہے:

ا۔ اصحاب جانتے تھے کہ اس آیت کا انکار مکمل قرآن کا انکار ہے۔

ب۔ اگر مستحب یا صرف قربت قصد رجاء کی نیت سے اقرار ہوتا تو وہ کبھی نہ کہتے کہ اس پر ایمان لانا ہمارے لیے ذلت ہے۔

ج۔ وہ جانتے تھے کہ ولایت کی گواہی واجب ہے۔

د۔ ان کا یہ کہنا کہ ہم مانتے ہیں کہ محمد مصطفیٰؐ سچے رسول ہیں لیکن علیؑ کی اطاعت نہ کریں گے یعنی علیؑ کی اطاعت بھی اطاعت رسول کی طرح واجب تھی جس طرح وہ **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ** کہتے تھے اسی طرح **اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیّاً وَلِیُّ اللہ** کہنا پڑتا تھا گویا کہ آیت ولایت کے نزول نے ثابت کر دیا کہ جہاں جہاں رسول اللہ کی رسالت کی گواہی ہو گی اسی طرح ہر مقام پر علی ولی اللہ کی گواہی کا ہونا لازم ہے چاہے وہ اذان ہو یا اقامت ہو یا تشہد نماز ہو بس وہ نعمت خدا کا انکار کر کے کافر ہو گا۔

اس عظیم شہادت کو بدعت کہنے والے ذرا اپنے گریبان میں جھانکیں کہ وہ انہیں کی اولاد ہیں جو ازل سے انکار ولایت کرتے چلے آ رہے ہیں۔

۹۲۔ اقرار ولایت اور بلندی درجات

سئلت ابا عبداللہ علیہ السلام افمن اتبع رضوان اللہ کمن جاء بسخطٍ من اللہ وما واہ جھنم وبئس المصیر ھم درجات عنداللہ فقال الذین اتبعوا رضوان اللہ ھم الائمۃ وھم اللہ یا عمار درجات للمومنین وبولایۃ ھم و معرفۃ ایانا یضاعف اللہ لھم و یرفع لھم الدرجات العلیٰ٥ (۹۲)

(ترجمہ) عمار ساباطی نے کہا کہ میں نے سوال کیا جناب ابا عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق "کہ جس نے پیروی نہ کی مرضی الٰہی کی کیا وہ اس طرح ہے جس نے خدا کو غضب ناک کیا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے اللہ کے نزدیک درجات بھی ہیں جن لوگوں نے پیروی کی مرضی الٰہی کی وہ آئمہ ہیں اور واللہ اے عمار ان مومنین کیلئے درجات ہیں ان کی ولایت اور ہماری معرفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو زیادہ کرتا ہے اور ان کی اعلیٰ درجات بلند کرتا ہے۔

۹۳۔ اعمال صالح آلِ محمد کی ولایت ہیں

عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ "الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفع" ولایتنا اھل البیت واھویٰ بیدہ الیٰ صدرہ فمن لم یتولنا لم یرفع اللہ عملاً۔ (۹۳)

(ترجمہ) فرمایا امام صادق علیہ السلام نے آیت "اس کی طرف صعود کرتے ہیں پاک کلمات اور نیک اعمال کو وہ بلند کرتا ہے اور وہ نیک اعمال ہم اہل بیت کی ولایت ہے۔ امام علیہ السلام نے اپنا ہاتھ سینہ پر رکھا اور فرمایا جس نے ہماری ولایت اختیار کی اللہ اس کے اعمال بلند کرے گا۔

عرض مولف: یعنی جن اعمال میں ولایت علیؑ ہو گی وہی اعمال بلند ہو کر بارگاہ ایزدی میں قابل قبول ہوں گے۔اس کی تشریح باب کلمہ میں کریں گے۔

۹۴۔ ولایت علیؑ روشن آیات ہیں

عن ابی بصیر عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام فی قول اللّٰہ تعالیٰ "اذا تتلی علیھم ایاتنا بینات قال الذین کفروا الذین امنوا ای الفریقین خیرا مقاماً ندیا۔(۹۴)

(ترجمہ) ابوبصیر نے روایت کی ہے امام صادق آل محمد علیہ السلام نے سورہ مریم کی اس آیت کے متعلق فرمایا "جب ہماری روشن آیات ان پر تلاوت کی گئیں تو منکرین ولایت علیؑ نے ان لوگوں سے کہا جو ایمان لے آئے تھے بتاؤ ہم دونوں فریقوں میں سے از روئے مقام اور محفل کون اچھا ہے یعنی ہماری جماعت بھی زیادہ ہے۔ہم میں عالم بھی بہت ہیں، دولت اور حکومت بھی ہمارے پاس ہے اور تم گنتی کے چند آدمی ہو اور کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہو تم ہی بتاؤ ہم دونوں میں کون بہتر ہے۔

"قال کان رسول اللّٰہ دعا قریشاً الیٰ ولایتنا فنفروا وانکروا فقال الذین کفروا من قریشٍ للذین امنوا اقروا امیرالمومنین ولنا اھل البیت ای الفر لیقین خیراً مقاماً واحسن ندیا تعبیراً منھم"

(ترجمہ) مولا نے فرمایا کہ رسول خدا نے قریش کو بلایا اور ہماری ولایت کی دعوت دی انہوں نے اظہار نفرت کیا اور انکار کر دیا پس انکار کرنے والے قریش نے مومنین سے کہا تم نے امیرالمومنین اور اہل بیت کی ولایت کا اقرار تو کر لیا لیکن یہ تو بتاؤ کہ ہم دونوں فریق میں از روئے مقام اور عیش و راحت اچھا کون ہے اور ان کو عیب لگایا۔ خداوند تعالیٰ نے ان کی تردید میں فرمایا پہلی صدیوں میں ان سے پہلے کتنوں کو ہلاک کیا حالانکہ وہ ساز و سامان اور ظاہری نمود میں ان سے زیادہ بڑے تھے۔

عرض مولف: ولایت کے منکر ہمیشہ اپنی کثرت پر اور دولت پر ناز کرتے ہیں۔

۹۵۔ ولایت علیؑ پر موت سبیل خدا پر موت ہے

عن جابر عن ابی جعفر علیه السلام۔ قال سئلته عن هذا الایة "ولئن قتلتم فی سبیل الله اومتم" فقال أتدری ما سبیل الله؟ قال قلت لا والله۔ قال سبیل الله فهو علیّ علیه السلام و ذریته من قتل علیٰ ولایة قتل فی سبیل الله ومن مات فی ولایة مات فی سبیل الله۔ (۹۵)

(ترجمہ) جابر روایت کرتے ہیں جناب جعفر صادق علیہ السلام سے آپ سے سوال کیا گیا اس آیت کے متعلق "اگر تم قتل کر دیئے جاؤ یا مارے جاؤ سبیل خدا میں۔ فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ سبیل کیا ہے کہا خدا کی قسم نہیں جانتے۔ فرمایا سبیل علیؑ اور ان کی ذریت ہے جو قتل ہو جائے ولایت (علیؑ) پر سبیل خدا پر قتل ہوا اور جو مر جائے ولایت علیؑ پر سبیل خدا پر مر گیا۔

۹۶۔ ولایت علیؑ کے اقرار سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

عن ابی عباس قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ومن تلاها علی ولی الله غفر الله زنوبه ولو كانت بعدد قطر المطره۔ (۹۶)

(ترجمہ) ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا جو ایک مرتبہ علی ولی اللہ کہے گا اس کے تمام گناہ معاف ہو جاویں گے چاہے بارش کے قطروں کے برابر کیوں نہ ہوں۔

۹۷۔ ولایت علیؑ اور معراج

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ کو ایک سو بیس مرتبہ

معراج ہوئی۔

"وما من مرة وقد اوصى الله عزوجل فيها النبیؐ باالولاية علیؑ ابن ابی طالب عليه السلام والائمة عليهم السلام اكثر مما او صاه باالفرائض۔ (۹۷)

(ترجمہ) یہ مرتبہ اللہ نے جناب امیر علیہ السلام اور آئمہ علیہم السلام کی ولایت کی وصیت کی اکثر وصیت جو ہوتی ہے فرائض کے متعلق ہوتی ہے مثلاً واجبات احکام تکالیف۔

عرض مولف: ایک سو بیں مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو بلا کر علیؑ کی ولایت کی وصیت کی۔ کیا یہ مستحب سمجھ کر وصیت کی تھی یا قصد رجاء سے بجالانے کیلئے یا صرف خیر و برکت کیلئے اگر شہادت ثالثہ جز و اذان و اقامت و تشہد نہ ہوتی تو ایک سو بیں مرتبہ زمین کی پستیوں سے بلا کر بلندیوں کی انتہا پر وصیت ولایت کبھی نہ کرتا نہ جانے اتنی بڑی تاریخی شرعی' اجتماعی اعلان کو یہ علماء کرام کیوں نہیں تسلیم کرتے اور خود کو جہنم کا ایندھن کیوں بنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مخالفان شہادت ثالثہ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۹۸۔ ذکرِ علیؑ ذکرِ خدا ہے

اکثر علماء کرام یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ تشہد میں ہم ذکر ولایت اس لیے نہیں کرتے کہ نماز میں خالصتاً ذکر خدا ہی ہونا چاہیے......درست ہے......تو پھر ذکر رسول کیوں کیا جاتا ہے۔ بہر حال ان جاہل اور یتیمان علم سے کوئی پوچھنے والا ہی نہیں جب کہ حدیث شریف موجود ہے:

قال رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم۔ يا علیؑ ذِكْرُكَ ذِكْرِیْ ذكریْ ذِكْرُ اللهِ وَذِكْرُ اللهِ عِبادَة"۔ (۹۸)

(ترجمہ) فرمان رسالت ہے کہ یا علیؑ تیرا ذکر میرا ذکر ہے میرا ذکر خدا کا ذکر ہے اور ذکر خدا عین عبادت ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

"فذکر علیٌ ذکر اللّٰہ"

(ترجمہ) علیؑ کا ذکر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

جب ذکر علیؑ ہی اللہ کا ذکر ہے تو پھر ذکر اللہ سے نماز باطل کیوں کر ہو جاتی ہے۔

۹۹۔ اعضاء ولایت کو اللہ نے اپنے اعضا کہا ہے

عن ابی لبصیر عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام قال امیر المومنین علیہ السلام۔ اَنَا عَینُ اللّٰہِ۔ اَنَا لِسَانُ اللّٰہ۔ اَنَا یَدُاللّٰہ اَنَا جَنْبُ اللّٰہِ۔ اَلَّذِی یَقُوْلُ 'آیۃ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ" یَا حَسْرَتِیْ عَلیٰ مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ" اَنَا یَدُاللّٰہِ الْمَبْسُوطَۃُ عَلیٰ عِبَادِہٖ بِالرَّحْمَۃِ وَالْمَغْفِرَۃِ۔ اَنَا بَابُ اللّٰہِ مَنْ عَرَفَنِیْ وَعَرَفَ حَقِّیْ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ لأنی وصی نبیہ فِی ارضہٖ وَحُجَّۃٌ عَلیٰ خَلْقِہٖ۔ (۹۹)

(ترجمہ) امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ میں "عین اللہ ہوں یعنی اللہ کی آنکھ"۔ "میں لسان اللہ" ہوں میں اس کی زبان صادق ہوں۔ میں ید اللہ ہوں میں "جنب اللہ ہوں یعنی اللہ کا پہلو۔ میری شان میں یہ آیت نازل ہوئی "کہ قیامت کے دن ایک نفس حسرت سے کہے گا مجھے دنیا میں دوبارہ جانا ہوتا تو میں کبھی جنب اللہ سے روگردانی نہ کرتا" یعنی میں علیؑ کی ولایت کا دامن نہ چھوڑتا۔ میں علیؑ ہی اللہ تعالیٰ کے دو کھلے ہوئے ہاتھ ہوں۔ اس کے بندوں پر رحمت اور مغفرت کرنے والا ہوں۔ میں باب حطہ ہوں (مجھے تعظیمی سجدہ کرنے والوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں) جس نے مجھے پہچانا میرے حق کو پہچانا اس نے اللہ کو پہچان لیا میں اس کے نبی کا وصی ہوں زمین پر اور حجت خدا ہوں تمام مخلوقات پر۔

۱۰۰۔ ولی نا قابل ہلاکت ہے

عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام فی قول اللّٰہ تعالیٰ "کُلَّ شَیْئٍ

ھَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔ ہر شے ہلاک ہو جائے گی مگر اس کا چہرہ۔(۱۰۰)

"قال الصادق علیه السلام۔ نَحنُ وَجهُ الله۔"

(ترجمہ) سرکار صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں وہ نا قابل ہلاکت ہم چودہ ہیں ہم ہی "وجہ اللہ" ہیں۔

اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سورہ بقرہ میں ارشاد فرمایا:

"فَاَینَمَا تَوَلُّوا فَثَمَّ وَجهُ الله"

(ترجمہ) جدھر بھی دیکھو گے وجہ اللہ ہی نظر آئے گا۔

۱۰۱۔ ولایت توحید کے ہر شعبہ سے وابستہ ہے

"عن سدیر عن ابی جعفر علیه السلام قال: "نَحنُ خزان علم الله" "نَحنُ حُجَّةُ اللهِ البَالِغَة" نَحنُ حُجَّةُ الله عَلیٰ مَن فِی الاَرضِ وَالسَمآء" "نَحنُ مَعدِنُ العِلم' نَحنُ مَوضِعِ الرِسَالَة وَمُختَلِفَ المَلآئِکَة' وَمَوضِعِ سِرّالله وَنَحنُ حرم الله الاَکبَر وَنَحنُ عَهدالله لَیسَ بَینَ الله وَبَینَ حُجَّة حِجَاب' نَحنُ اَبوَابُ الله' نَحنُ اَرکَان تَوحِیدہٗ۔ (۱۰۱)

(ترجمہ) امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: "ہم اللہ کے علم کا خزانہ ہیں ہم اللہ کی وحی کے ترجمان ہیں ہم اس کی حجت بالغہ ہیں' ہم زمین و آسمان میں اس کی حجت ہیں۔ ہم شجرہ نبوت ہیں۔ ہم رحمت کا دروازہ ہیں۔ حکمت کی کنجیاں ہم ہیں۔ ہم علم کی کان ہیں' ہم رسالت کا قصبہ ہیں۔ ملائکہ ہم پر نازل ہوتے ہیں ہم اللہ کے رازوں کا موضع ہیں۔ ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں۔ ہم اللہ کا وعدہ ہیں۔ ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے۔ ہم اللہ کے دروازے ہیں۔ ہم توحید کے ارکان ہیں۔

عرض مولف: ذرا سی عقل رکھنے والا بخوبی سمجھ سکتا ہے جو اللہ کا سب کچھ ہیں ان کے مقام ولایت کی

گواہی دینے سے نماز باطل کیسے ہو سکتی ہے۔ تشہد بذات خود رکن صلوٰۃ نہیں ہے کیسا مہمل خیال ہے جو خود ارکان توحید والوہیت ہوں وہ تشہد کا رکن نہیں ہو سکتے جو بذات خود ارکان توحید ہیں ان کی ولایت کی گواہی سے نماز کی عظمت بڑھ جاتی ہے۔

۱۰۲۔ نورولایت پھونکوں سے نہیں بجھ سکتا

عن ابوالحسن الماضی قال سئلته عن قول الله تعالیٰ "یریدون لیطفووا نور اللّٰه بافواهم۔ قال یریدون لیطفووا ولایة امیرالمومنین علیه السلام۔ (۱۰۲)

(ترجمہ) راوی کہتا ہے میں نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق "کہ وہ چاہتے ہیں (ملاں لوگ) کہ نور خدا کو پھونکوں سے بجھا دیں" فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے منہ سے ولایت امیر المومنین کو بجھانا یا مٹانا یا چھپانا چاہتے ہیں۔

عرض مولف: منہ سے ولایت علیؑ کو بجھانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے منہ سے شہادت ولایت ادا نہ کریں (خدا تمہیں نصیب نہ کرے) لیکن اللہ ان کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دے گا وہ اپنے منہ سے ولایت علیؑ کی نہ اذان پسند کرتے ہیں نہ اقامت اور نہ تشہد میں گواہی۔

۱۰۳۔ ولایت کا منکر صراط مستقیم سے بھٹکا ہوا ہے

عن ابی الحسن الماضی عن امام صادق علیه السلام قلت یمشی مکباً علی وجهه اهدی امن یمشی علی صراط مستقیم قال ان اللّٰه ضرب من حاد عن ولایة علیؑ کمن یمشی علی وجهه لا یهتدی لامره وجعل تبعه سویا علی صراط مستقیم

الصراط المستقیم امیر المومنین علیہ السلام۔ (۱۰۳)

(ترجمہ) یہ حدیث پچھلی حدیث کا ایک حصہ ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا سورہ ملک کی اس آیت کا مطلب کیا ہے "وہ شخص جو اوندھے منہ راستہ چل رہا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراط مستقیم پر چلتا ہے۔ سرکار نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ نے مثال دی ہے اس شخص کی جو ولایت علیؑ کا منکر ہو جو اوندھے منہ چلے اور ان کے امر سے ہدایت یافتہ نہ ہو اور دوسرا شخص وہ ہے جو صراط مستقیم پر چلے اور صراط مستقیم امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

۱۰۴۔ ولایت سے ملائکہ تقرب حاصل کرتے ہیں

عن ابی جعفر علیہ قال سمعتہ یقول ان فی السماء سبعین صفا من الملائکة لو اجتمع اهل الارض کلهم یحصون عدد کل صف منهم ما احصوهم انهم بولایتنا۔ (۱۰۴)

(ترجمہ) راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا آسمانوں میں ملائکہ کی ستر صفیں ہیں اگر تمام اہل زمین جمع ہو کر ان کو شمار کریں تو شمار نہیں کر سکتے یہ سب اللہ سے تقرب حاصل کرتے ہیں ہماری ولایت کی وجہ سے۔

۱۰۵۔ ولایت دخول جنت کا سبب ہے

عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ نصبہ علیاً علما بینہ وبین خلقہ فمن عرفہ کان مومناً ومن انکر کان کافراً ومن جهل کان ضالاً ومن نصبہ معہ شیئاً کان مشرکاً ومن جاء بولایة دخل الجنة۔ (۱۰۵)

(ترجمہ) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خدا نے علیؑ کو ایک نشان قرار دیا اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان جس نے انہیں پہچان لیا وہ مومن ہے جس نے انکار کیا وہ کافر

ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو قرار دیا وہ مشرک ہے اور جو ان کی ولایت کے ساتھ قیامت میں آئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۰۶۔ ولی کی اجازت کے بغیر کوئی مَلَک اپنے مقام سے حرکت نہیں کرسکتا

عن المقداد ابن اسود قال : "علی علیہ السلام انا حجۃ اللّٰہ علی خلقہ من اھل السماواتہ وارضہ وما فی السماء من ملک یخطو قدماً عن قدمٍ باذنی۔ (۱۰۶)

(ترجمہ) مقداد بن اسود کہتے ہیں امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ کی حجت ہوں تمام مخلوق پر زمین و آسمان میں اور آسمانوں میں کوئی فرشتہ قدم نہیں اٹھا سکتا میری اجازت کے بغیر۔

۱۰۷۔ ولایت اور اسلام

حضرت امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں:

لایکون مسلماً قال ان محمداً رسول اللّٰہ فاعترف بہ ولم یعترف بان علیاً وصیہ و خلیفۃ وخیر امۃ ان تمام الاسلام باعتقاد ولایۃ علیؑ ولا ینفع الاقرار بالنبوۃ مع جحد' امامۃ علیؑ کمالا ینفع الاقرار بالتوحید مع جحد النبوۃ۔ (۱۰۷)

(ترجمہ) وہ شخص مسلمان نہیں ہوسکتا جو یہ اقرار تو کرتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور یہ اعتراف بھی کرتا ہے مگر ساتھ یہ اعتراف نہیں کرتا علیؑ ان کے ولی' وصی' خلیفہ اور افضل امت ہیں۔ تحقیق اسلام کی تکمیل اعتقاد ولایت علیؑ کے ساتھ ہوتی ہے اور علیؑ کی امامت کے انکار کے ساتھ اقرار نبوت اس طرح بے سود ہے جس طرح عقیدہ توحید بلا اعتقاد رسالت بے سود ہے۔

۱۰۸۔ امر ولایت نہایت مشکل ہے

ا۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

امرنا صعب مستصعب لا یومن به الا ملک مقرب او نبی مرسل او عبدا متحن الله قلبه للایمان۔

ب۔ ابوحمزہ ثمالی امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں:

قال ان حدیثنا صعب مستصعب لا یومن به الا نبی مرسل او ملک مقرب او عبدا متحن الله قلبه للایمان فما عرفت قلوبکم فخذوه وما انکرت قلوبکم فردوه الینا۔(۱۰۸)

ایسی درجنوں احادیث موجود ہیں۔

ان سب احادیث آلِ محمد کا خلاصہ یہ ہے کہ ہماری احادیث ہمارا امر ولایت اتنا مشکل ہے کہ اسے سوائے نبی مرسل، ملک مقرب یا مومن جس کے دل کا امتحان ایمان سے ہو چکا ہو ان کے علاوہ کوئی برداشت نہیں کر سکتا بلکہ بعض احادیث میں یہاں تک ہے۔ نبی مرسل ملک مقرب مومن ممتحن کوئی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ معصومؑ فرماتے ہیں جب ہمارا کوئی امر ولایت یا حدیث تمہارے قلوب پر پیش کی جائے اسے قبول کرلو انکار مت کرو اگر برداشت نہ ہو سکے تو ہماری طرف لوٹا دو۔ مگر کچھ کم ظرف لوگ ایسے بھی ہیں جو ان کی معمولی سی فضیلت سن کر بھی سیخ پا ہو جاتے ہیں ان کا جگر پھٹنے لگتا ہے فوراً انکار کر دیتے ہیں۔

۱۰۹۔ مقبرہ یہود میں خود امیر المومنینؑ کا اپنی ولایت کی دعوت دینا

جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے ایک دفعہ سرکار امیر المومنین علیہ السلام کوفہ سے باہر نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلا یہاں تک یہودیوں کے قبرستان پہنچے۔ سرکار امیر علیہ السلام نے آواز دی ''یہودیو آؤ میری ولایت کو قبول کرو۔ کیا تم میری ولایت قبول کرو گے؟ انہوں نے قبروں سے لبیک لبیک کی صداؤں سے جواب دیا۔ ہاں یا علیؑ ہاں یا علیؑ۔

امیر المومنینؑ: تم پر عذاب کیوں نازل ہوا؟

ارواح یہود: آپ سے عصیاں کرنے کی وجہ سے کافر ہوئے پس ہم قیامت تک عذاب میں رہیں گے۔

پھر یوں لگا' قریب تھا کہ سماوات منقلب ہو جادیں پس میں یعنی جابر خوف سے زمین پر گر پڑا جب افاقہ ہوا تو میں نے امیر المومنین علیہ السلام کو ایک تخت یاقوت سرخ پر دیکھا۔ آپ کے سر پر جواہرات کا تاج تھا' جسم پر سبز اور زرد حلے تھے آپ کا چہرہ مثل دائرہ قمر کے تاباں تھا۔ میں نے عرض کیا مولا کیا یہ ملک عظیم ہے۔ فرمایا ہاں جابر ہمارا ملک سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے ملک سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔ اس کے بعد کوفہ واپس آئے' مسجد میں داخل ہوئے' پھر سرکار فرماتے ہیں:

لَا وَاللّٰه لا والله ۔خدا کی قسم نہیں میں ایسا نہیں کروں گا۔**فعلت لَا وَاللّٰه كَانَ ذَالِكَ اَبَدَاه** خدا کی قسم میں ایسا تا ابد نہیں کروں گا۔

اے جابر برھوت میرے لیے کھلی ہوئی ہے اور میں نے:

''**شنبویہ**'' ''**جرویہ**'' کو دیکھا کہ برھوت کے ایک تابوت کے درمیان میں ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ فنادنی پس ان دونوں نے مجھے پکارا۔

''**یا ابوالحسن یا امیر المومنین ردنا الی الدنیا نقر بفضلك و نقر بالولایة لك فقلت لا والله لا فعلت لا والله لالکان ذالك لا ابداً**''

(ترجمہ) اے ابوالحسن اے امیر المومنین ہمیں ایک مرتبہ دنیا کی طرف بھیج دیں تا کہ ہم آپ کی فضیلت اور ولایۃ کا اقرار کریں میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں ایسا نہ کروں گا خدا کی قسم تا ابد ایسا نہ ہوگا۔ (۱۰۹)

مولف: اب بھی جس کے ذہن میں اہمیت ولایت علیؑ نہیں آسکی اس کا خدا حافظ۔ مولاؑ فرماتے ہیں: اے جابر جو بھی میرا مخالف ہوگا خدا اسے قیامت کے دن اندھا محشور کرے گا۔

۱۱۰۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِياً اَمِيْرَ الْمُؤمِنِيْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ ۝

(ترجمہ) مالک کائنات اے رب محمدؐ و آل محمدؐ میں اپنے دل کی گہرائیوں سے گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے تو واحدہ لاشریک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں محمدؐ تیرے عبد خاص اور رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ سرکار امیرالمومنین علیہ السلام اللہ کے ولی اور ان کی معصوم اولاد کی ولایت کی گواہی دیتا ہوں۔

آیۃ اولی الامر بھی انہی تین گواہیوں کی تصدیق کرتی ہے۔ آیۃ ولایۃ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ بھی ان گواہوں پر دلیل ہے اور آیۃ "وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ"۔ وہ لوگ جو اپنی شہادات پر قائم ہیں اسی موقف کی تصدیق کرتی ہے۔

اس باب میں سو سے زیادہ احادیث رسولؐ اور فرامین معصومین اہمیت ولایت پر پیش کیے جاچکے ہیں جس کو پڑھ لینے کے بعد ایک منصف مزاج انسان کو سمجھنے میں دیر نہیں لگتی۔ مگر جن کے دل پر کفر کی مہریں بصارت پر بغض آل محمدؐ کے پردے اور بصیرت دل زنگ آلود اور قوت سماعت مفلوج ہو چکی ہو جو عقل سے عاری ہوں انہیں کبھی سمجھ نہیں آئے گی۔ چاہے آسمان پر جلی حروف سے اللہ خود کیوں نہ لکھ دے یا قبر سے رسول اللہ خود آکر اور نجف سے امیرالمومنین تشریف لاکر ہی کیوں نہ کہہ دیں کہ شہادت ثالثہ مقدسہ کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں۔

دشمنان ولایت بھی کہیں گے کہ نہیں جو علماء نے توضیح میں لکھا ہے فتویٰ وہی صحیح ہے۔

مالک کائنات وارث زمانہ کا ظہور جلدی فرما۔ ہم سرکار کی زبان مبارک سے ان کے جد اطہر کی گواہی ولایت کو سننے کیلئے بے تاب ہیں۔ آمین یا ربّ امیر المؤمنین

یَا رَبَّ الحُسَیْن بِحَقِّ الْحُسَیْن اِشْفِ صَدْرِ الْحُسَیْن بِظُهُوْرِ حُجَّة عَلَیْهِ السَّلام

اَلْحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِینَ بِوِلَایَةِ اَمِیرِ الْمُؤمِنِینَ

ہم منتظر ظہور قائم آل محمد علیہ السلام
چشم براہ سرکار ہیں

....

حواشی:

۱۔ امالی شیخ صدوق علیہ رحمۃ

۲۔ ایضاً

۳۔ تفسیر عیاشی

۴۔ مناقب ابن شہر آشوب

۵۔ پرواز در ملکوت، جلد اول، ص ۱۱، آقائی خمینیؒ

۶۔ پرواز در ملکوت، جلد اول، ص ۱۰، آقائی خمینیؒ

۷۔ پرواز در ملکوت، جلد اول، ص ۲۲، آقائی خمینیؒ

۸۔ پرواز در ملکوت، جلد اول، ص ۲۴، آقائی خمینیؒ۔ بصائر الدرجات

۹۔ پرواز در ملکوت، جلد اول، ص ۲۴، آقائی خمینیؒ۔ مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین حافظ

رجب البرسی۔ تفسیر مراۃ الانوار۔

۱۰۔ مصباح الھدایت الی الخلافت والولایۃ آقائی خمینیؒ ص پرواز در ملکوت، جلد اول، ص ۲۴، خمینیؒ

۱۱۔ پرواز در ملکوت، جلد اول، ص ۲۸، آقائی خمینیؒ معانی الاخبار۔ اخبار عیون الرضا شیخ صدوق۔

۱۲۔ سر الصلوٰۃ آقائی خمینیؒ ص پرواز در ملکوت جلد اول، ص ۲۸

۱۳۔ پرواز در ملکوت، جلد اول، ص ۲۸، آقائی خمینیؒ

۱۴۔ کتاب ولایت علامہ دستغیب، ص ۲۵۳

۱۵۔ کتاب ولایت علامہ دستغیب، ص ۹۸

۱۶۔ کتاب ولایت علامہ دست غیب، ص ۱۱، جواہر السنیہ فی حدیث قدسیہ حر عاملی القطرۃ من البحار آقائی سید احمد مستنبط۔

۱۷۔ مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین ص ۱۵۹، القطرۃ من البحار آقائی مستنبط، ص بحار الانوار جلد سابع، علامہ مجلسی

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ مشارق انوار الیقین فی اسرار المومنین، ص ۱۲۳

۲۰۔ تفسیر برہان جلد اول، ص ۹۱، تفسیر عیاشی جلد اول، ص ۴۲، تفسیر قمی جلد اول

۲۱۔ امالی شیخ صدوق، ص ۲۲۳

۲۲۔ مراۃ الانوار، ص ۲۴

۲۳۔ امالی شیخ مفید۔ تفسیر برہان، جلد اول، ص ۲۴۹

۲۴۔ دلائل الصدوق مطبع مصر ص ۵۰۱، الامام علی۔ علامہ احمد رحمانی ہمدانی، ص ۸

۲۵۔ تفسیر در منثور، جلد ۲، ص ۲۹۸، جلال الدین سیوطی۔ الامام علی ابن ابی طالب، علامہ رحمانی نجفی، ص ۱۳۔

۲۶۔ مناقب خوارزمی تہران، ص ۲۸، تفسیر فرات کوفی، الامام علی ابن ابی طالب، علامہ رحمانی ص ۱۵۔

۲۷۔ فرائد السمطین علامہ الجوینی الشافعی، جلد اول، ص ۱۷۸، الامام علی علامہ رحمانی، ص ۱۵

۲۸۔ معانی الاخبار شیخ صدوق' القطرۃ من البحار

۲۹۔ القطرہ سید احمد مستنبط۔ معانی الاخبار۔ مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین

۳۰۔ ینابیع المودۃ ص ۲۹۶' مطبع ایران' الامام علی ابن ابی طالب۔ آقائی رحمانی' ص ۱۶۔

۳۱۔ شواہد التنزیل حسکانی' ص ۵۸' جلد اول

۳۲۔ سورہ صفافات۔ صواعق المحرقہ' ص ۱۴۶

۳۳۔ صواعق محرقہ ابن حجر مکی ص ۱۴۷' مطبع مصر

۳۴۔ کنز العمال جلد ۱۱' ص ۱۰' الامام علی ابن ابی طالب آقائی رحمانی ص ۱۹

۳۵۔ فرائد السمطین جلد اول' ص ۷۳

۳۶۔ جامع احادیث الشیعہ' جلد اول' ص ۱۲۵' الامام علی ابن ای طالب آقائی رحمانی' ص ۱۴

۳۷۔ بحار الانوار' جلد ۲۸' ص ۲۷۱

۳۸۔ مستدرک الوسائل' جلد اول' ص ۲۳

۳۹۔ بحار الانوار جلد ۲۷' ص ۱۱۳

۴۰۔ ینابیع المودۃ طبع ایران' ص ۱۱۲

۴۱۔ اصول کافی' جلد ۲' ص ۸۸

۴۲۔ ینابیع المودۃ' ص ۶۱

۴۳۔ بحار الانوار' جلد ۳' ص ۱۳۳

۴۴۔ الامام علی ابن ابی طالب' علامہ رحمانی' ص ۱۲۸

۴۵۔ تفسیر عیاشی جلد ۲' ص ۴۳' بحار الانوار جلد ۲' ص ۱۲۹

۴۶۔ تفسیر عیاشی' جلد ۲' ص ۳۱۷' تفسیر برہان' جلد ۲' ص ۴۵۱

۴۷۔ تفسیر مراۃ الانوار' ص ۲۹۲' بحوالہ کنز الفوائد علامہ کراجکی

۴۸۔ مراۃ الانوار' ص ۲۵۷

۴۹۔ تفسیر مراۃ الانوار

۵۰۔ تفسیر مراۃ الانوار، ص۲۳۳

۵۱۔ تفسیر مراۃ الانوار، ص۲۳۳

۵۲۔ تفسیر مراۃ الانوار، ص۲۲۸

۵۳۔ ایضاً

۵۴۔ بحار الانوار مجلسی جلد ۷، مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنینؑ

۵۵۔ ایضاً

۵۶۔ علل الشرائع شیخ صدوقؒ معانی الاخبار جلد اول، ص۳۹۳

۵۷۔ ایضاً

۵۸۔ نہج الاسرار مطبع دکن حیدر آباد، ص۵۰

۵۹۔ امالی شیخ صدوق، ص۲۸

۶۰۔ المحجۃ علامہ بحرانی، ص۱۷۹

۶۱۔ ایضاً

۶۲۔ میزان الحکمۃ علامہ محمد ری شہری، جلد اول، ص۳۱۰

۶۳۔ میزان الحکمۃ علامہ محمد ری شہری، جلد اول، ص۳۰۲

۶۴۔ سورۃ تغابن۔ غایۃ المرام علامہ بحرانی ص۴۲۷

۶۵۔ غایۃ المرام علامہ بحرانی ص۳۱۵

۶۶۔ اصول کافی جلد اول، ص۵۰۹، ظفر حسن امروہوی

۶۷۔ ایضاً

۶۸۔ ایضاً

۶۹۔ اصول کافی مترجم امروی جلد اول، ص۵۱۰

۷۰۔ اصول کافی مترجم امروی جلد اول' ص ۵۱۰

۷۱۔ اصول کافی' جلد اول' ص ۵۱۱

۷۲۔ اصول کافی' جلد اول' ص ۵۱۲

۷۳۔ اصول کافی جلد اول' ص ۵۱۴

۷۴۔ ایضاً

۷۵۔ ایضاً

۷۶۔ ایضاً' ص ۵۱۵

۷۷۔ اصول کافی جلد اول' ص ۵۱۶

۷۸۔ اصول کافی جلد اول' ص ۵۱۶

۷۹۔ ایضاً

۸۰۔ ایضاً

۸۱۔ اصول کافی' جلد اول' ص ۵۱۸

۸۲۔ ایضاً

۸۳۔ اصول کافی' جلد اول' ص ۵۱۸

۸۴۔ ایضاً

۸۵۔ ایضاً

۸۶۔ اصول کافی' جلد اول' ص ۵۱۹

۸۷۔ اصول کافی' جلد اول' ص ۵۲۱

۸۸۔ ایضاً

۸۹۔ ایضاً

۹۰۔ اصول کافی' جلد اول' ص ۵۲۵

۹۱۔ اصول کافی، جلد اول، ص ۵۲۹

۹۲۔ ایضاً

۹۳۔ اصول کافی، جلد اول، ص ۵۳۰

۹۴۔ معانی الاخبار، جلد اول، ص ۳۷۳، شیخ صدوق

۹۵۔ بحار الانوار، جلد ۳۸، ص ۲۱۸

۹۶۔ خصائل شیخ صدوق، جلد ۲، ص ۶۰۱، تفسیر نور الثقلین، جلد ۳

۹۷۔ معانی الاخبار شیخ صدوق علیہ

۹۸۔ معانی الاخبار جلد اول، ص ۳۸

۹۹۔ معانی الاخبار شیخ صدوق، جلد ص القطرۃ من البحار جلد اول، ص

۱۰۰۔ معانی الاخبار، جلد اول، ص ۷۶، اصول کافی جلد اول، ص ۱۹۲، مفاتیح والجنان فی زیارت الجامعۃ، ص ۵۴۹

۱۰۱۔ اصول کافی جلد اول، ص ۵۳۳

۱۰۲۔ اصول کافی، جلد اول، ص ۵۳۵

۱۰۳۔ اصول کافی، جلد اول، ص ۵۴۰

۱۰۴۔ ایضاً

۱۰۵۔ مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین، ص ۲۱۸

۱۰۶۔ مقدمہ مشکوۃ الاسرار، ص ۱۸۔۱۷

۱۰۷۔ مختصر بصائر الدرجات، ص ۲۱

اَلْبَابُ السَّادِسُ

اتصال ولایت بالرسالت علیؑ

کُلِّ مقامٍ وفی کُلِّ زمانٍ

ولایت ورسالت لازم وملزوم ہیں

قارئین کرام! شہادت ولایت امیر المومنین علیہ السلام اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے جتنا کہ شہادت توحید اور شہادت رسالت...... ان تینوں شہادات میں سے کسی ایک کا کتمان ہو جائے تو تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ ایک دور تھا جب دوستداران آل محمد علیہم السلام پر بڑے ظلم وستم ڈھائے جاتے رہے۔ کسی کو محبت آل اطہار کے جرم میں تختہ دار پر چڑھنا پڑتا تو کسی کو زبان کٹوانی پڑتی۔ یہ دور تقیہ کا دور تھا۔ جب چاہنے والے امام علیہ السلام کو آتے ہوئے دیکھ کر منہ پھیر کے گزر جاتے۔ اولاد رسول کو سلام تک کرنا بھی نا قابل معافی جرم سمجھا جاتا۔ ۲۸ صفر المظفر ۱۱ھ کو مدینہ میں پہلا مارشل لاء نافذ ہوا جو غدیری (World Order) کے اثرات ختم کرنے کیلئے وجود میں آیا تا کہ مقام رسالتؐ کے ساتھ ساتھ مقام ولایت کو دیکھ کر لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ اسلام میں علیؑ کی وہی منزلت ہے جو رسول اللہ کی تھی۔

پس کتمان ولایت کا دور شروع ہوا۔ چودہ سو سال کے بعد آج تک بیگانے تو بیگانے اپنوں نے بھی اس شہادت عظمٰی پر مظالم کے پہاڑ ڈھانے شروع کر دیئے اور نوبت یہاں تک آ گئی کہ بعض نام نہاد لوگوں نے اس عظیم شہادت ولایت کو بدعت جیسے الفاظ سے تعبیر کرنا عبادت سمجھنا شروع کر دیا اور جن لوگوں کے باپ کا صحیح نام پاکستان کی کسی میونسپل کارپوریشن کمیٹی کے دفتر سے نہ مل سکا وہ لوگ اس مقدس ترین گواہی کو بدعت جیسے الفاظ سے متعارف کرانے میں مصروف ہو گئے۔

حالانکہ عالم ذر سے لے کر میدان غدیر تک کوئی ایسا لمحہ مقام کوئی ایسا زمان نہیں گزرا کہ ولایت رسالت سے الگ ہوئی ہو۔ ہر جگہ ہر مقام پر ولایت نبوت و رسالت کے ساتھ منسلک رہی اور قیامت تک رہے گی۔ بعض علماء کرام نے اپنے لفظی اور قلمی نشتروں سے جسد رسالت سے ولایت کو جدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ولایت' رسالت کا ساتھ چولی اور دامن کا ساتھ ہے۔ اس باب میں ہم وہ تمام شواہد پیش کریں گے جو یہ ثابت کریں کہ عالم ذر سے لے کر آج تک ولایت کسی مقام پر رسالت سے جدا نہیں ہوئی ملاحظہ فرمائیں۔

معیت ۱ : رسالت اور ولایت کا نور ایک ہے

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم "اَنَا وَعَلِی" مِنْ نُوْرٍ وَاحِدٍ"" (۱)

حضور فرماتے ہیں میں اور علیؑ ایک نور سے ہیں۔

قسم اللہ بِذَالِکَ النُّور نِصْفَیْن کُنْ محمد وَالآخر کُنْ علیاً۔

پھر اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا نصف کو محمدؐ اور نصف کو علیؑ بنا دیا۔

عرض مولف: جب خالق برحق نے ایک نور سے محمدؐ و علیؑ کو خلق فرمایا نصف کا نام محمدؐ اور نصف کا نام علیؑ رکھا۔ سرکار محمد مصطفیٰؐ کیلئے رسالت کا انتخاب اور علی علیہ السلام کیلئے ولایت تو پھر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ...... آدھے نور کی اس کے عہدہ کے ساتھ شہادت دی جاوے اور آدھے کی شہادت دینے سے نماز باطل ہو جاوے۔

چاہے اذان ہو یا اقامت یا تشہد نماز ہو گواہی مکمل نور ہی کی ادا کی جاوے گی۔ شہادت ولایت کے بغیر شہادتین ناقص ہیں۔

یہ مُلاں کی منطق تو بالکل ویسی ہی ہے جیسے کوئی شخص ایک رکعت میں دو سجدوں کی بجائے صرف ایک سجدہ بجالائے اور ساتھ یہ بھی کہہ دے کہ دوسرا سجدہ کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے جس طرح رکعت ایک اور سجدے دو ہیں اسی لیے نور ایک ہے حصے دو ہیں جب تک دونوں کی گواہی نہیں ہوگی نماز مکمل نہیں ہو سکتی۔

محمدؐ اور علیؑ ایک نور سے ہیں اور وہ ایک نور' نور خدا ہے جیسا کہ قرآن گواہی دے رہا ہے ''اللّٰہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ'' تو یہ دونوں نور خدا ہیں۔ نور خداوند متعال' نور رسالت مآب' نور ولایت علیؑ۔ تو ثابت ہے چونکہ علی و رسول ایک نور کے دو برابر حصے ہیں لہٰذا دونوں (نورین) کی گواہی دینا نماز میں اذان و اقامت میں واجب ہے۔

معیت ۲ : توحید' رسالت' ولایت لازم وملزوم ہیں

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ حقاً لایعلمہ الا انا و علیؑ و ان لی حقاً لا یعلمہ الا اللہ و علیؑ و ان لعلی حقاً لا یعلمہ الا اللہ وانا۔ (۲)

(ترجمہ) سرکار دو جہاںؐ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ حق ہے نہیں کوئی جانتا اللہ کو مگر میں اور علیؑ۔ میں (رسولؐ) حق ہوں مجھے نہیں کوئی جانتا مگر اللہ اور علیؑ۔ علیؑ حق ہیں نہیں کوئی جانتا علیؑ کو مگر میں (محمدؐ) اور اللہ تعالیٰ۔

عرض مولف: ا۔ اللہ کی توحید کے گواہ دو ہیں: رسول اللہ + علیؑ امیر المومنین

ب۔ رسول اللہ کی رسالت کے گواہ بھی دو ہیں: اللہ تعالیٰ اور علیؑ۔

ج۔ علی علیہ السلام کی ولایت کے گواہ بھی دو ہیں: اللہ تعالیٰ اور رسالت مآبؐ۔

د۔ اس حدیث مبارکہ پر بھی نص قرآن موجود ہے۔ آیت:

"قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ"

اس شہرہ آفاق آیت میں بھی رسول اللہ کی رسالت مقدسہ کے بھی دو ہی گواہ ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی ذات اور دوسرے من عندہ علم الکتاب کے مصداق امیر المومنین علیہ السلام۔ اسی طرح جب توحید کی گواہی کی باری آئے گی تو بھی اثبات میں دو گواہ ضروری ہیں۔ ایک رسول اللہؐ دوسرے امیر المومنین علیہ السلام اور جب ولایت علیؑ کی گواہی کی ضرورت ہوگی تو دو ہی گواہیاں ضروری ہیں ایک اللہ کی ذات اور ایک رسولؐ کی ذات۔

ہ۔ اس لیے شہادت ثالثہ مقدسہ کے بغیر توحید کی گواہی کامل ہوتی ہے نہ رسالت کی۔

و۔ علی علیہ السلام رسالت مآب کے اعلان رسالت کے گواہ نہیں ہیں بلکہ عطاء رسالت کے گواہ ہیں

معیت ۳: تخلیق کائنات کی گواہی میں ولایت ورسالت برابر کے شریک ہیں

حقیقت محمدیہ اور حقیقت علویہ ہی مخلوق اول ہیں بلکہ سرکار خمینیؒ فرماتے ہیں کہ لفظ خلق ان ذوات مقدسہ پر جچتا ہی نہیں ہے۔ یہ امر ہیں "مَشِيئَةُ اللّٰه" ہیں۔ "اِرَادَةُ اللّٰه" "قُدْرَةُ اللّٰه"۔ دونوں ایک ساتھ تخلیق کائنات کے گواہ ہیں۔ یہی وہ نورانی نفوس عالیہ ہیں جو مافوق الملائکہ اور انبیاء مرسلین ہیں یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کے سامنے کائنات نے جامہ تخلیق پہنا۔ یہ خود اپنی خلقت نورانیہ کے گواہ ہیں۔ سورہ کہف میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ

اَنۡفُسِهِمۡ وَمَا كُنۡتُ مُتَّخِذَ الۡمُضِلِّيۡنَ عَضُدًا○ (سورہ کہف آیت۵۰،۵۱)

(ترجمہ) کیا تم نے مجھے چھوڑ کر شیطان اور اس کی ذریت کو ولی بنالیا ہے۔ حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ ظالموں کیلئے یہ برا عوض ہے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنانا حالانکہ میں نے ان کو خلقت زمین آسمان کے وقت گواہ نہیں بنایا تھا نہ خود ان کے نفسوں کی تخلیق کے وقت میں گمراہ کرنے والوں کو زور بازو نہیں بنایا کرتا۔

حاصل نظر: آیت سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

ا۔ ولی وہ ہوتا ہے جو زمین و آسمان کی تخلیق کا گواہ ہو یعنی ارض و سماء ان کی چشم ولایت کے سامنے معرض وجود میں آئے ہوں۔

ب۔ ولی خود اپنی تخلیق کا گواہ بھی ہوتا ہے جیسا کہ ہر معصوم نے بالعموم اور امیر المومنین علیہ السلام اور امام زمانہ علیہ السلام نے وقت ظہور آغوش ماں میں آنے سے پہلے اللہ کی توحید، حضورؐ کی رسالت اور اپنی ولایت کی گواہی دی بلکہ امیر المومنین علیہ السلام نے بیت اللہ میں آتے ہی اذان و اقامت کہی جس میں توحید، رسالت و ولایت کی گواہی تھی۔ جو آگے چل کر ہم ثابت کریں گے۔

ج۔ ولی اللہ تعالیٰ کا زور بازو ہوتا ہے۔ اللہ جو کام کرواتا ہے ولی کی ذات سے سرزد ہوتا ہے۔ اس لیے تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا "نَحۡنُ صَنَائِعُ اللّٰهِ وَالۡخَلۡقُ بَعۡدَ صَنَائِعُ لَنَا" "ہم اللہ کی تخلیق و صنعت ہیں اور باقی مخلوق ہماری بنائی ہوئی ہے" یہ جملہ نہج البلاغہ اور مصباح الہدایۃ سرکار شیخؒ میں درج ہے جس کا حوالہ سابقہ ابواب میں دیا جا چکا ہے۔

د۔ اب از روئے قرآن ولی اللہ بھی ہے، اس کا رسولؐ بھی اور علیؑ بھی ہیں لہٰذا اللہ خلق کرنے والا اور رسولؐ اور علیؑ تخلیق کائنات کے گواہ ہیں۔ ولایت علی

کا اتصال یہاں بھی رسالت کے ساتھ ہے اس لیے ان تینوں کی ولایت کی گواہی دینا واجب ہے۔

معیت ۴ : ولایت ورسالت فی العالین

قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ "اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ" (سورۃ ص آیت ۷۵)

(ترجمہ) (اے ابلیس) تو نے تکبر کیا ہے یا عالین والوں میں سے ہوگیا ہے۔

آدم کو سجدہ دو ہی طرح کے لوگ نہیں کر سکتے یا تو شیطان یعنی ابلیس جو متکبر ہوا یا پھر وہ جو بذات خود عالین والے ہوں جو آدمؑ سے اعلیٰ ترین ہوں وہ سجدہ نہ کریں۔ عالین جمع ہے علی کی یعنی جو متکبر ہو وہ سجدہ آدم کو نہیں کرتا یا پھر جو سارے کے سارے علی ہوں وہ سجدہ نہیں کر سکتے۔ تفاسیر امامیہ گواہ ہیں۔ عالین سے مراد محمد و آل محمد علیہم السلام ہیں۔ ان عالین والوں میں سرکار رسالت بھی تھے اور سرکار ولایت مآب بھی...... مقام عالین میں بھی ولایت رسالتؐ کے متصل ہے جدا نہیں ہوئی۔ دونوں ایک نور...... دونوں کی تخلیق ایک ...... جب عالین میں دونوں ہیں تو پھر اذان و اقامت تشہد میں ایک ساتھ آنے سے تکلیف کیا ہے۔ جب اللہ کسی مقام پر جدا نہیں کرتا تو ملاں کیوں کرے؟

تفاسیر آل محمد علیہم السلام گواہ ہیں جب آدم نے عالین والوں کو دیکھا تو پوچھا' مالک یہ کون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تعارف کروایا تو فوراً حضرت آدمؑ نے جو کلمہ پڑھا وہ یہ تھا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ" وَلِیُّ اللّٰهِ۔

جب ابو بشر ولایت علیؑ کو کلمہ سمجھ کر پڑھ رہا ہے تو اولاد کو کیا تکلیف ہوتی ہے۔ شہادت ولایت دیتے ہوئے کم از کم اپنے باپ کا تو بنا چاہیئے ...... آدمؑ نائب خدا ہو کر خلیفۃ اللہ ہو کر "**عَلِیٌّ" وَلِیُّ اللّٰهِ "** پڑھ رہا ہے تو ایک گناہگار مادہ نجس سے پیدا ہونے والا بشر ہو کر انکار کرتا ہے۔ ہمیں خطرہ پڑ گیا ہے کہیں بروز قیامت آدمؑ یہ نہ کہہ دیں کہ یہ میرا نہیں ہے یہ اس کے منشور پر چلتا ہے جس نے مجھے سجدہ نہ کیا۔

عرض مولف: قارئین! آدم جنت میں گئے قرآن گواہ ہے' تخلیق کے بعد مسجود ملائکہ ہوئے پھر فوراً

جنت میں گئے۔کوئی آیت حدیث بتانے سے قاصر ہے کہ آدم اعمال کے صلے میں جنت گئے۔نمازیں پڑھ کر گئے ہرگز نہیں۔حالانکہ جنت تو ملتی ہے اعمال کے صلے میں۔ عمل تو آدم نے پیش نہ کیا تو پھر جنت میں کیسے چلے گئے۔ایک ہی وجہ سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ آدم نے عالین کی زیارت کے بعد اپنے کلمہ میں ''عَلِیٌ وَلِیُّ اللّٰہ'' پڑھا تھا۔(۴)

معیت ۵ : ولایت ورسالت ایسے متصل ہیں جیسے روح اور جسم

عن عبداللّٰہ ابن عمر ابن الخطاب قال : رَسُوْلُ اللّٰہُ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلہٖ وَسَلَّم ان علیاً من مَنْزِلَۃُ رُوْحٌ من جسد (۵) رسول اللہﷺ نے مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ کے بیٹے سے فرمایا:

علیؑ کی منزلت میرے ساتھ ایسے ہے جیسے ''روح کی جسد'' کے ساتھ۔

عرض مولف: دنیا بھر کے علماء سے سوال ہے کہ وہ بتائیں جسم روح کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے' ہرگز نہیں تو پھر جس طرح جسم روح کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔اسی طرح ولایت ہے روح' رسالت ہے جسد۔جب تک شہادت ولایت نہ ادا کی جائے گی جسد رسالت تو ہوگا مگر روح کے بغیر۔

تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جسم کی گواہی دی جاوے اور روح کی گواہی دینے سے نماز باطل ہو جائے ہرگز نہیں۔

معیت ۶ : ولایت سر ہے رسالت بدن ہے

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ان علیاً منی بمنزلۃ راس من بدنی۔ (۶)

حضورؐ فرماتے ہیں علیؑ کی منزلت میرے نزدیک ویسی ہے جیسے سر کی بدن سے یعنی ولایت سر ہے'

رسالت بدن ہے۔ جس طرح سر کے بغیر بدن کی پہچان ناممکن ہوتی ہے اسی طرح شہادت ولایت کے بغیر شہادت رسالت بیکار ہے لہٰذا جہاں جہاں گواہی رسالت ہوگی وہاں وہاں گواہی ولایت کا ہونا ضروری ہے لہٰذا شہادت ولایت رسالت کی پہچان ہے۔

اس لئے بندہ مومن پر واجب ہے کہ جب بھی **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ** کہے وہاں **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ** کہے اور جہاں رسالت کی گواہی دے وہاں **اَشْهَدُ اَنَّ عَلِياً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادهٗ الْمَعْصُومِيْنَ** ضرور کہے چونکہ ولایت سر ہے رسالت بدن ہے جو گواہی ولایت نہیں دیتا وہ اصل میں رسالت کا قائل ہے۔

معیت ۷ : ولایت بٹن ہے رسالت قمیض ہے

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ان علیاً منی بمنزلۃ الذرمن القمیص (۷)۔

سرکار دو جہاں نے فرمایا علیؑ کی منزلت میرے نزدیک ایسی ہے جیسے بٹن کی قمیض کے ساتھ۔ جس طرح بٹن کے بغیر قمیض اُدھوری ہے اسی طرح شہادت ولایت کے بغیر شہادت رسالت نامکمل ہے۔ قمیض چاہے جتنی قیمتی ہو بٹن نہیں تو کچھ بھی نہیں لہٰذا گواہی ولایت گواہی رسالت کے ساتھ لازم وملزوم ہے۔

معیت ۸ : عزت میں ولایت اور رسالت کا اتصال ایک ہی مقام پر ہے

قال اللّٰہ تبارک و تعالیٰ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُومِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ○ (سورہ المنافقون آیت ۸)

عزت اللہ کے لئے ہے عزت اس کے رسول کے لئے ہے۔ عزت مومنین (یعنی امیر المومنین و ائمۃ الطاہرین) کے لئے ہے لیکن منافقوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔

تفاسیر آل محمد میں یہ فیصلہ موجود ہے للمومنین سے مراد ذات امیر المومنین ہے۔ اب ذرا غور فرمائیں کہ قرآن کیا کہہ رہا ہے:

الف۔ عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

ب۔ عزت اس کے رسولؐ کے لئے ہے۔

د۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ کی گواہی دے کر اللہ کی عزت کا اقرار کیا جاتا ہے۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ کہہ کر رسول کی عزت کا اعتراف تو کیا جاتا ہے مگر اَشْهَدُ اَنَّ عَلِياً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ کا اقرار کر کے عزت علیؑ کا اعتراف کیوں نہیں کیا جاتا۔ شاید اسی لئے اللہ نے فرمایا ہے وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ کہ یہ بات منافق کی سمجھ میں نہیں آتی اور نہ آئے گی۔ جو مومن ہے وہ عزت علیؑ کرتا ہے جو منافق ہے اسے چودہ سو سال سے اب تک اور اب سے قیامت تک عزت امیر المومنین کی سمجھ نہ آئی ہے نہ آئے گی۔

اس لئے شہادت ثالثہ مقدسہ کا اذان و اقامت و تشہد میں ادا کرنا واجب ہے اور احکام خداوندی بجالانا ہے۔ ''منافق اور علیؑ ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔''

معیت ۹ : ولایت علیؑ ولایت اللہ و ولایت رسول برابر ہے

قال اللّٰه تبارك و تعالیٰ : "اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ۔ (المائدہ آیت ۵۵)

بے شک ایک ولی تمہارا اللہ ہے، ایک اس کا رسول اور وہ لوگ جن کا ایمان تصدیقی ایمان ہے۔ نماز قائم رکھتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ تفاسیر فریقین نے لکھا ہے کہ حالت رکوع میں زکوٰۃ دینے والے امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہیں۔

ولایت ولی اتنی ہی لازم اور ضروری ہے جتنی کہ ولایت خدا اور ولایت رسول۔ عہدہ ولایت تین برابر حصوں میں تقسیم ہے۔ اللہ نے ولایت علیؑ کو اپنی ولایت کا جزء قرار دیا ہے تو پھر گواہی دینے میں اعتراض کیوں۔

۱۔ انما ولیکم اللّٰه = اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

ب۔ ورسولہ = اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ج۔ ھم راکعون = اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیّاً اَمِیْرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ

اب جھگڑا اللہ سے کرو کہ علیؑ کو اپنے برابر ولایت کیوں عطا کی۔

معیت ۱۰ : قرآن نے تین اطاعتیں واجب قرار دیں

قَالَ اللّٰہ تبارک و تعالیٰ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۝

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور اولی الامر منکم کی اطاعت کرو۔

اس آیت سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

الف۔ اطاعتیں تین واجب ہیں، دو نہیں یعنی شہادتین پر اکتفا نہیں ہے بلکہ شہادات پر اکتفا کرنا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے چونکہ تین اطاعتیں واجب قرار دی ہیں لہٰذا اس ذات نے شہادتین کا ذکر پورے قرآن میں کہیں نہیں کیا بلکہ سورہ معارج میں جنتی لوگوں کی نشانی بیان کی ہے۔

''وَالَّذِیْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ'' جنتی وہ لوگ ہیں جو شہادات پر قائم ہیں نہ کہ شہادتین پر کیونکہ شہادت واحد ہے شہادتین تثنیہ اور شہادات جمع جو کم از کم تین گواہیوں سے شروع ہوتی ہیں۔

ب۔ اَطِیْعُوا اللّٰہ = اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ

اطیعوا الرسول = اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

و اولی الامر منکم = اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیّاً اَمِیْرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ وَاَوْلَادَهٗ الْمَعْصُوْمِیْنَ

ج۔ آقائی سید علی خامنہ ای اپنی کتاب ''نماز کی گہرائیاں'' باب تشہد میں لکھتے ہیں کہ ہم تشہد آیۂ اولی الامر کے تحت ادا کرتے ہیں...... یعنی اگر تشہد کے لئے کوئی آیت قابل استنباط ہے تو آیۂ اولی

الامر ہے...... تو پھر تشہد صلوٰۃ میں گواہی ولایت امیر کائنات کیوں نہیں ادا کی جاتی۔

د۔ تمام مراجع عظام متفق ہیں کہ تشہد رکن صلوٰۃ نہیں ہے تو پھر کیا وجہ ہے جو خود رکن صلوٰۃ نہیں ہے علیؑ کی ولایت اس غیر رکن صلوٰۃ کا رکن نہیں ہے تو پھر ولایت کیا ہے اور اطاعت کیا ہے۔

معیت ۱۱ : اللہ رسول اور ولی اللہ تینوں اعمال خلق دیکھتے ہیں

قال اللّٰہ تبارک و تعالیٰ فی السورۃ التوبہ و قُلِ اعْمَلُو افَسَیَرَ اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَ رَسُوْلُہٗ وَالْمُومِنُوْنَ۔

پس (حبیب) کہہ دو جو کچھ تم عمل کرتے ہو اسے اللہ بھی دیکھتا ہے اس کا رسول بھی اور خاص مومنین o

اس آیت سے مندرجہ نتائج سامنے آتے ہیں:

الف۔ جس طرح عزت کے مقام میں اللہ رسولؐ علیؑ تینوں شامل ہیں یا جیسے مقام اطاعت میں اطاعت خدا، اطاعت رسولؐ اطاعت اولی الامر واجب ہے یا پھر مقام ولایت پر اللہ رسولؐ اور علیؑ عہدہ ولایت پر فائز ہیں اسی طرح اعمال خلق دیکھنے میں بھی اللہ تعالیٰ اس کا رسول اور آئمہ الطاہرین شامل ہیں۔

تو پھر تین عزتوں، تین اطاعتوں، تین ولایتوں اور تینوں کا اعمال دیکھنا اس امر کی دلیل ہے کہ ولایت کی گواہی توحید و رسالت کی طرح واجب ہے۔

ب۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اعمال دیکھتا ہے۔ رسول خدا اعمال دیکھتے ہیں، ائمہ طاہرین اعمال دیکھتے ہیں ایسا کیوں ہے؟

ج۔ کیا اللہ تعالیٰ نے کراماً کاتبین کی ڈیوٹی اعمال لکھنے پر نہیں لگائی۔ اگر لگائی ہے تو کیا ان پر اعتماد نہیں ہے...... اگر اعتماد نہیں رہا تو پھر انہیں معطل بر عہدہ کا یقین کیوں نہ دلایا؟ اگر اعتماد ہے تو پھر اللہ اس کا رسولؐ اور ائمہ اعمال کیوں دیکھتے ہیں؟

د۔ اللہ اس لئے اعمال دیکھتا ہے کہ نمازی اپنی نماز میں میری واحدت کی گواہی دیتا ہے یا نہیں؟ یعنی

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ پڑھتا ہے یا نہیں...... میرے ساتھ کسی اور کو شریک تو نہیں کرتا۔

د۔ رسول اللہ اعمال اس لئے دیکھتے ہیں کہ میری امت اپنے اعمال یعنی نماز میں میری رسالت کی گواہی دیتی ہے یا نہیں یعنی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ پڑھتے ہیں یا نہیں۔

و۔ علی سے لے کر جناب قائم آل محمد علیہم السلام روحی لہ الفداء یہ دیکھتے ہیں کہ عمل کرنے والے اپنی نماز میں ہماری ولایت عظمیٰ کی گواہی دیتے ہیں یا معاذ اللہ بدعت سے تعبیر کرتے ہیں یعنی وہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِياً اَمِيْرَ الْمُوْمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ پڑھتے ہیں یا نہیں ہم شہادت ثالثہ مقدسہ اس لئے پڑھتے ہیں کہ جب اعمال بارگاہ ایزدی میں پہنچیں تو آل محمدؐ کے دربار میں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

معیت ۱۲ : اللہ اس کے رسول اور ولی خدا پر ایمان لانا واجب ہے

اللہ تعالیٰ اس کے رسولؐ اور ولی پر ایمان لانا اس امر کی دلیل ہے ایمان اقرار اور تسلیم دونوں کا نام ہے اس مقام پر بھی اتصال ولایت بالرسالتہ ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى "فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْ اَنْزَلْنَا"(سورہ تغابن آیت ۸)

پس ایمان لاؤ اللہ پر اس کے رسول پر اور اس نور پر جسے ہم نے نازل کیا...... قارئین کرام جس طرح اللہ پر ایمان لایا جائے گا اسی طرح اس کے رسول پر اسی طرح اس نور پر جس کو اللہ نے نازل فرمایا۔

سورۃ تغابن کی اس آیت کی تفسیر میں......تمام تفاسیر آل محمدؐ نے بتایا ہے کہ وہ نور امیر المومنین علیہ السلام ہے لہٰذا تینوں گواہیاں دینا ہی ایمان کہلائے گا...... اگر ان میں سے کسی ایک کی بھی گواہی نہ دی تو انسان مومن نہیں رہے گا۔ ویسے بھی میدان خندق میں حضور اکرمؐ ارشاد فرما چکے ہیں۔

"بَرَزَ الْاِيْمَانُ كُلُّهٗ اِلَى الْكُفْرِ كُلِّهٖ"

کہ آج کل ایمان کل کفر کے مقابلہ میں جا رہا ہے۔(بحار الانوار مجلسی)

گویا کہ ولی اللہ کو نہ ماننے والا یا تو کل ''کفر'' ہے یا کل ''شرک'' ہے اس لیے ہم اس آیت کے تحت گواہی ولایت دیتے ہیں۔

فامنوا باللّٰہ	=	اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ
ورسولہ	=	اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
والنور الذی انزلنا	=	اَشْهَدُ اَنَّ عَلِياً وَلِیَ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُومِيْنَ

معیت ۱۳ : اتصال ولایت بالرسالتہ -- تین دعویٰ تین جواب دعویٰ

سورہ طٰہٰ میں ذات احدیت کا ارشاد ہوتا ہے:

۱۔ ''اِنِّی اَنَا اللّٰهُ'' میں اللہ ہوں۔ (سورہ طٰہٰ آیت ۱۴)

سورۃ اعراف مبارکہ میں دعویٰ رسولؐ ہے۔

۲۔ ''يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعاً'' ○

''اے لوگو میں تم سب پر اللہ کا رسولؐ ہوں۔

۳۔ سورہ حم سجدہ میں ائمہ الطاہرین کا دعویٰ ہے:

''نَحْنُ اَوْلِيَآءُ كُمْ فِی حَيَاةِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ'' (حم سجدہ آیت ۳۱)

''ہم معصومین تمہارے دنیا اور آخرت میں ولی ہیں۔''

قارئین اللہ تعالیٰ نے دعویٰ کیا:

۱۔ ''اِنِّی اَنَا اللّٰهُ'' ہم نے جواب دعویٰ دیا۔

اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ

ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو لاشریک ہے۔

۲۔ رسول اللہؐ نے دعویٰ کیا:

''يَا ايها النَّاسُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعاً'' (الاعراف آیت ۱۵۸)

''اے لوگو! میں تم سب کی طرف رسولؐ بن کر آیا ہوں۔''

اس کا جواب ہم اس طرح دیتے ہیں:

''اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ''

''ہم گواہی دیتے ہیں آپ اللہ کے رسول اور عبد خاص ہیں۔

۳۔ اب تیسرا دعویٰ ائمہ اطہار کا قرآن مجید میں ملتا ہے۔

''نَحنُ اَوْلیَآءُ کُمْ فِی الحَیَاۃِ الدُّنیاَ وَالآخِرَۃ'' (حم سجدہ آیت ۳۱)

''ہم (معصومین) تمہارے دنیا و آخرت میں ولی ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے اس دعویٰ کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا؟ اس کے جواب میں بھی برملا کہو۔

''اَشھَدُ اَنَّ عَلیاً امیرَ المُومنِیَنَ وَلِیّ اللّٰہ وَاَوْلَادہٗ المَعْصُومِیْنَ''

ہم گواہی دیتے ہیں امیر المومنین علیؑ اور ائمہ طاہرین اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں۔

گویا کہ ثابت ہوا شہادت ثالثہ مقدسہ توحید و رسالت کی گواہی کی طرح واجب ہے اور اس کو ادا نہ کرنے والا دائرہ ایمان سے خارج ہے۔

معیت ۱۴ : اتصال ولایت بالرسالت فی العلم

''قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اَنَا مَدِیْنَۃُ العِلمِ وَعَلیٌ بَابُہا'' (۱۴)

(ترجمہ) جناب رسالت مآبؐ ارشاد فرماتے ہیں: میں علم کا شہر ہوں، علیؑ اس کا دروازہ ہے۔

شہر اور دروازہ لازم و ملزوم ہیں۔ رسالت شہر ہے ولایت دروازہ ہے جہاں شہر وہاں دروازہ ہونا لازمی ہے جو شہادت ولایت ادا نہیں کرتا بس وہ دروازہ سے نہیں دیوار پھاند کر شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ ایسے داخل ہونے والے کو نمازی نہیں چور کہا جائے گا۔ ولایت کے بغیر رسالت تک پہنچنا ناممکن ہے لہٰذا قرب رسالتؐ حاصل کرنے کیلئے اقرار ولایت ضروری ہے۔ اس لیے بندہ مومن پر واجب ہے کہ جہاں جہاں رسالت کی گواہی دے وہاں وہاں ولایت کی گواہی ساتھ ساتھ ادا کرے۔

معیت ۱۵ : اتصال ولایت بالرسالت فی الحکمۃ

"قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم : اَنَا دَارُالحِکمَۃِ وَعلیٌ بَابُہَا (۱۵)

(ترجمہ) حضورؐ فرماتے ہیں حکمت کا گھر میں ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔

''فَمَن اَرَادَالحِکمۃ فَلیَاتِ البَاب '' جسے حکمت کی ضرورت ہو وہ دروازہ پر آئے۔

اس مقام پر ولایت رسالت کے ساتھ بلافصل ہے' جدا نہیں ہے۔

معیت ۱۶ : اتصال ولایت بالرسالۃ فی الفقہ

"قال رسول اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم : اَنَا مَدِینَۃُ الفِقہ وَعلی" بَابُہَا فَمَن اَرَادَالفِقہ فَلیَاتِ البَاب'' (۱۶)

(ترجمہ) حضورؐ فرماتے ہیں میں فقہ کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہے جو فقہ چاہتا ہے وہ علیؑ کے پاس جائے۔ مولوی کے پاس نہیں۔

حضورؐ نے بہت واضح طور پر سمجھا دیا ہے کہ فقہ کا شہر میں ہوں...... فقہ صرف میرے پاس ہے اگر فقہ چاہتے ہو تو دروازہ فقہ یعنی علیؑ کے پاس آؤ۔ پیغمبر اکرمؐ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ فقہ کی ضرورت ہو تو اہل بیت کو چھوڑ کر مولویوں کے قیاس پر عمل کرنا۔ حیرت ہے جو علیؑ مجسم فقہ ہے فقیہ اسی علیؑ کی ولایت کی گواہی اصول فقہ سے حرام قرار دیتے ہیں۔ فقہ میں بھی ولایت و رسالت متصل ہیں۔

معیت ۱۷ : اتصال ولایت بالرسالت فی الجنت

"قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم : اَنَا مَدِینَۃُ الجَنَّۃُ وَعلی" بَابُہَا فَمَن اَرَادَالجَنَّۃَ فَلیَاتِہَا مِن بَابِہَا" (۱۷)

(ترجمہ) حضور ارشاد فرماتے ہیں میں شہر جنت ہوں' علیؑ اس کا دروازہ ہے پس جسے

جنت چاہیے وہ علیؑ کے پاس آئے۔

عرض مولف: ا۔ پہلی حدیث میں علم کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہے۔

ب۔ میں حکمت کا گھر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہے۔

ج۔ میں فقہ کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہے۔

د۔ میں جنت کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہے۔

جس طرح ہر مقام پر علیؑ اور رسولؐ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے اسی طرح اذان ہو یا اقامت، تشہد، نماز کیوں نہ ہو ولایت ہر حال متصل رسالت ہوتی ہے۔ ثابت ہوا جہاں محمدؐ وہاں علیؑ۔

معیت ۱۸ : جہاں محمدؐ وہاں علیؑ

"قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم : اَلْقُرآنُ مَعَ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ مَعَ الْقُرآن" (۱۸)

(ترجمہ) حضورؐ فرماتے ہیں علیؑ قرآن کے ساتھ ہے، قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔

قرآن نازل ہوا قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ جہاں قرآن ہو گا وہاں علیؑ۔ ثابت ہوا جہاں رسالت وہاں ولایت۔

معیت ۱۹ : جہاں رسالت وہاں ولایت

"قال اللّٰہ تعالیٰ : یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوااللّٰہَ وَکُوْنُوا مَعَ الصَّادِقِیْن"o (التوبہ آیت ۱۱۹)

(ترجمہ) اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

تفسیر صافی سے لے کر تفسیر امام عسکریؑ تک یہ بات تسلیم شدہ ہے صادقین سے مراد محمدؐ و علیؑ ہیں۔

مذکورہ بالا آیت میں دو گروہ ہیں: (۱) ایمان والے (۲) صادقین۔ ایمان والے کون ہیں جنہیں حکم ہے صادقین کو اپنانے کا۔ صادقین کون ہیں سرکار رسالت مآبؐ اور امیر المومنینؑ اور ان کی اولاد معصوم۔

ایمان والوں کو حکم ہے علیؑ اور رسولؐ دونوں کو اپنانے کا۔ وہ شخص ہرگز ایمان والا نہیں ہو سکتا جو ایک کو اپنا کر گواہی دے اور دوسرے کی گواہی کو بدعت کہتا پھرے تو ثابت ہوا صادقین میں بھی جہاں محمدؐ وہاں علیؑ۔

معیت ۲۰ : جہاں رسالت وہاں ولایت

نماز شروع کرتے وقت بعد از نیت جب تکبیرۃ الاحرام کہو تو امام صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں' یہ دعا پڑھی جائے:

"وجهت وجهي للذي فاطر السماوات والارض ملة ابراهيم و دين محمدٍ و ولاية علي ابن ابي طالب حنيفاً مسلماً وما انا من المشركين ان الصلوتي ونسكي و محياي ومماتي لله رب العالمين لاشريك له وبذالك وامرت و انا من المسلين"

اس دعا سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

ا۔ یہ دعا بعد از نیت و تکبیرۃ الاحرام کے پڑھی جاتی ہے۔ گویا کہ قیام نماز کا حصہ ہے اور قیام رکن نماز ہے۔

ب۔ قیام میں ولایت علیؑ کا ذکر آ سکتا ہے جو رکن نماز ہے۔ نماز پھر بھی باطل نہیں ہوتی۔

ج۔ تشہد رکن نماز نہیں ہے وہاں ولایت کا ذکر آنے سے نماز باطل کیوں ہو جاتی ہے۔

د۔ یہ دعا یعنی دعائے توجہ پڑھنے کیلئے امام زمانہ کی توقیع موجود ہے۔

ہ۔ بعض دوسرے نسخوں میں ولایت علیؑ کی بجائے منہاج علیؑ کی لفظیں ہیں یعنی میں یہ نماز دین محمدؐ کے مطابق اور علیؑ کے راستے پر چل کر ادا کر رہا ہوں یا علیؑ کی ولایت پر ادا کر رہا ہوں۔

و۔ پھر اس دعا میں تینوں شہادات موجود ہیں مثلاً **محیای و مماتی لله رب العالمین لا شریك له**۔ اس میں گواہی توحید ہے۔ ملۃ ابراہیم و دین محمد۔ یہ نماز ابراہیمی دین محمد پر ادا کر رہا ہوں۔ یہاں ذکر محمدؐ یعنی شہادت رسالت کا ذکر ہے

''ولایت علی ابن ابی طالب اور منہاج علی'' یہ نماز میں ولایت علی یا منہاج علی یعنی علی کے راستے پر پڑھ رہا ہوں اس میں گواہی ولایت کی طرف اشارہ ہے۔

ز۔ آپ نماز شروع کرتے وقت یہ اقرار کرتے ہیں کہ نماز دین محمدی والی ہوگی۔ ولایت علویہ والی ہوگی لیکن تشہد تک پہنچتے ہی ولایت کی گواہی چھوڑ کر نماز سے غداری کی جاتی ہے' کیوں؟ تو قیام نماز میں بھی جہاں محمدؐ وہاں علیؑ۔

معیت ۲۱ : جہاں رسالت وہاں ولایت

کتب امامیہ میں کثرت سے احادیث موجود ہیں خود سرکار امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"نحن الایات الکبری"۔

ہم (معصومین) اللہ کی آیات کبریٰ ہیں۔

سورۃ نجم میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے:

"لقد ریٰ من آیة ربه الکبری"

(ترجمہ) یقیناً میں نے معراج کی رات آیت کبریٰ کو دیکھا۔

سرکار خاتم الانبیاء چونکہ خود آیت کبریٰ ہیں۔ ایک آیت کبریٰ نے دوسری آیت کبریٰ کو دیکھا۔ دونوں آیات کبریٰ ہیں تو پھر یہ کہاں تک درست ہے ایک آیت کبریٰ کی گواہی دی جائے دوسری کی گواہی کو بدعت سے تعبیر کیا جاوے۔ مقام اوادنیٰ پر بھی دیکھیں تو جہاں محمدؐ وہاں علیؑ نظر آئیں گے۔

معیت ۲۲ : جہاں رسالت وہاں ولایت

اتصال ولایت بالرسالت علی مقام محمود

"قَال رسول اللّٰه صلی الله علیه وآله وسلم علی صَاحِبِیْ عَلیٰ مَقامِ محمود" (۲۲)

(ترجمہ) سرکار دو جہاں فرماتے ہیں ''علیؑ میرے ساتھ مقام محمود پر تھا۔''

ثابت ہوا ولایت کبھی رسالت سے جدا نہیں ہوئی۔ جہاں شہادت رسالت ہوگی وہاں شہادت ولایت ضروری ہوگی۔ ثابت ہوا جہاں محمدؐ وہاں علیؑ۔

معیت ۲۳ : جہاں رسالت وہاں ولایت

اتصال ولایت بالرسالت فی السماء العلیا

"عن ابی لیلیٰ الغفاری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ابن ابی طالب ھو معی فِیْ السَمآءِ العُلیاَ۔ (۲۳)

(ترجمہ) ابو لیلیٰ غفاری روایت کرتے ہیں پیغمبر اسلام نے ارشاد فرمایا علیؑ میرے ساتھ آسمانوں کی بلندیوں میں موجود تھا۔ ثابت ہوا جہاں محمدؐ وہاں علیؑ۔

معیت ۲۴ : رسالت اور ولایت ایک ہی وجود

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہرہ آفاق حدیث ہے:

"اَوَلنَاَ مُحَمَد وَآخِرُنَا مُحَمَد وَ اَوسَطنا مُحَمَد وَ کُلُنَا مُحَمَد"

(ترجمہ) ہمارا پہلا بھی محمد ہے درمیان والا بھی محمد ہے آخری بھی محمد ہے ہم سب کے سب محمد ہیں۔

اگر آپ کا اس حدیث پر ایمان ہے تو پھر شہادت ثالثہ ادا کرنے سے نماز باطل کیسے ہو جاتی ہے گویا کہ کسی ایک محمد کا انکار سب کا انکار ہے۔ اس حدیث کی رو سے آپ ہر محمد کی گواہی دے سکتے ہیں۔ مبطل نماز یا لفظ بدعت سب کے سب خود ساختہ و پرداختہ ہیں ان الفاظ کا زبان معصوم سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

معیت ۲۵ : اتصال ولایت بالرسالت علی قاب قوسین اوادنیٰ

سرکار ختمی مرتبت سے سوال کیا گیا آپؐ نے شب معراج کس زبان میں گفتگو کی۔ جواب پیغمبر اکرمؐ ملاحظہ فرمائیں:

"فقال خطبنی بلغة علیؑ ابن ابی طالب علیه السلام فالهمنی ان قلت یارب خاطبتنی انت ام علیؑ فقال یا احمد اناشیء لیس کالاشیاء لا اقاس بالناس ولا اوصف بالشبهات خلقتك من نوری و خلقت علیاً میں نورك فاطلعت سرایر قلبك فلم اجدفی قلبك احب الیك من علیؑ ابن ابی طالب خطبتك بلسانه لمایطمن قلبك"(۲۵)

(ترجمہ) حضورؐ فرماتے ہیں میں نے اپنے رب سے پوچھا میرے مالک تو مجھ سے خطاب کر رہا ہے یا علیؑ۔فرمایا حبیب میں بے مثل ہوں میری کوئی مثال نہیں ہے مجھے لوگوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔میں نے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا اور علیؑ کو آپ کے نور سے خلق فرمایا۔میں تیرے دل کی کیفیت جانتا ہوں۔تجھے علیؑ کے علاوہ کوئی اچھا نہیں لگتا اسی لیے میں نے علیؑ کی زبان میں گفتگو کی تاکہ تجھے اطمینان قلب رہے۔

سرکار آقائی خمینی علیہ رحمہ مصباح الہدایۃ الی الخلافت والولایۃ میں فرماتے ہیں "علیؑ ہمسفر رسولؐ تھے،علیؑ رفیق رسولؐ تھے۔

زمین سے معراج کا سفر شروع ہوا تو بھی علی علیہ السلام ساتھ تھے۔مقام قاب قوسین پر پہنچے وہاں بھی علیؑ موجود تھے اور رسول اللہ فرماتے ہیں کہ شب معراج جو کلمہ میں نے ہر مقام پر دیکھا وہ یہی تھا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰه

علامہ حلیؒ اور خمینی جیسی عظیم ہستیوں نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ علیؑ مسند اَوْ ادنیٰ پر رسولؐ کے ساتھ تھے۔

اس حدیث میں اللہ نے پیغمبر اسلام کے ذریعے آگاہ فرمایا کہ مجھے لوگوں پر قیاس نہ کرو۔میں بے مثال ہوں تو پھر فرمایا علیؑ کی زبان میں گفتگو کی۔

جب علیؑ وہاں تھے ہی نہیں تو علیؑ کی زبان سے بولنے والا کون تھا۔اب دو ہی باتیں سامنے آتی ہیں۔اگر اللہ نے زبان علیؑ میں گفتگو کی تو پھر معراج کی رات اللہ کو کچھ دیر کیلئے علیؑ بننا پڑا یا پھر یہ ماننا پڑے گا

کہ اگر علیؑ ہی گفتگو کرنے والے تھے تو کچھ دیر کیلئے علیؑ کو خدا کی نیابت میں بولنا پڑا اور دوسرا زیادہ قرین عقل ہے کیونکہ علیؑ خلیفتہ الرسول ہونے کے ساتھ ساتھ خلیفتہ اللہ بھی تھے اللہ کے نائب...... لہٰذا گفتگو کرتے وقت نیابت الٰہیہ کا حق علیؑ ہی نے ادا کیا۔ علیؑ گفتگو نہ فرماتے تو پھر کون گفتگو کرتا کیونکہ "لسان اللہ" "وجہ اللہ" "ید اللہ" "اذن اللہ" "جب اللہ" "قلب اللہ" صرف علی ہی تو ہیں۔

مقام قاب قوسین او ادنیٰ پر بھی جہاں محمدؐ وہاں علیؑ نظر آتے ہیں کسی مقام پر اللہ نے ولایت کو رسالت سے الگ رکھا ہی نہیں تو پھر ملاں لوگ گواہی ولایت کو مبطل نماز کس لیے کہتے ہیں۔

معیت ۲۶ : مقام عظمت: اتصال ولایت بالرسالت

قال اللہ تبارک و تعالیٰ :

ا۔ **وَلَا يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيم** (سورہ البقرہ آیت ۲۵۵)

ب۔ **اَنَّكَ لَعَلىٰ خُلُقٍ عَظِيم** (سورہ قلم آیت ۴)

ج۔ **عَمَّا يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاءِ الْعَظِيم** (سورہ النباء آیت ۲)

اللہ علیّ العظیم ۔ رسول خُلقٍ عظیم۔ علیٌ نباء العظیم

عظمتوں کے سفر میں اللہ نے رسالت و ولایت کو ساتھ رکھا خود بھی عظیم رسول بھی عظیم علیؑ بھی عظیم۔ اس لیے عظمت خدا کی گواہی دیتے ہوئے اقرار کرتے ہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

عظمت رسالت کی گواہی میں اقرار کرتے ہیں:

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

عظمت علیؑ کا اعتراف کرتے ہوئے اقرار کرنا واجب ہے:

اَشْهَدُ اَنَّ عَلِياً اَمِيْرَ الْمُوْمِنِيْنَ وَلِىُّ اللّٰهِ

تفاسیر آل محمدؑ کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ "نَبَاءِ الْعَظِيْم" سے مراد ولایت علیؑ ہے۔

معیت ۲۷ : مواخات۔ اتصال ولایت بالرسالت

سورۃ حجرات میں ارشاد ہوتا ہے:

''اَنَّمَا الْمُؤمِنُوْنَ اِخْوَۃ'' تمام مومنین آپس میں بھائی ہیں۔

مواخات میں حضورؐ نے تمام صحابہ کرام کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا جس کی تفصیل کتابوں میں موجود ہے اور اپنا بھائی دنیا و آخرت میں علیؑ کو بنایا۔

"عن انس بن مالك قال: سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم یَقُولُ یَا عَلِیُّ اَنتَ اَخِی الدُّنیَا وَالآخِرَۃ"

(ترجمہ) انس بن مالک روایت کرتے ہیں میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ علیؑ تو میرا دنیا اور آخرت میں بھی بھائی ہے۔ ثابت ہوا جہاں محمدؐ وہاں علیؑ۔

معیت ۲۸ : جہاں ولایت وہاں رسالت (معصومین علیہم السلام وجود نماز ہیں)

آقائی خمینی علیہ رحمہ لکھتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

"نَحنُ صَلَاۃُ الْمُومِنِینَ" (۲۸)

(ترجمہ) ہم (معصومین) مومنین کی نماز ہیں۔

رسول بھی نماز ہیں، علیؑ بھی نماز ہیں۔ جس طرح تشہد میں رسولؐ کی رسالت کی گواہی دینے سے نماز باطل نہیں ہوتی اسی طرح علیؑ کی ولایت کی گواہی دینے سے نماز باطل نہیں ہو سکتی بلکہ علیؑ صرف تشہد ہی نہیں مکمل نماز ہے۔

معیت ۲۹ : جو مقام رسالت ہے وہی مقام ولایت ہے (معصومین مجسم روزہ ہیں)

سرکار خمینی علیہ رحمہ فرماتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے فرمایا:

''نحن صیام المومنین''ہم (معصومین) مومنین کے روزے ہیں۔

رسول اللہ بھی مجسم روزہ ہیں' علی بھی مجسم روزہ ہیں جو کچھ محمدؐ ہیں وہی کچھ علیؑ ہیں۔

معیت ۳۰ : ''ولایت جنس رسالت ہے''

''ولایت جزء رسالت ہے''''ولایت نعم البدل رسالت ہے''

سینکڑوں کتب احادیث شیعہ سنی میں یہ حدیث موجود ہے:

"قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم۔ یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّی وَاَنَا مِنْکَ"

(ترجمہ) حضورؐ نے ارشاد فرمایا یا علیؑ تو مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں۔

لفظ ''مِنْ'' کے کئی معنی ہیں یہاں پر ہم صرف تین حالتیں ''مِنْ'' کی سپرد قلم کرتے ہیں:

ا۔ **مِنْ جنسیه**

ب۔ **مِنْ بعضیه**

ج۔ **مِنْ بدلیه**

حضورؐ نے فرمایا: علیؑ میری جنس ہے میرا حصہ ہے میرا نعم البدل ہے۔ ثابت ہوا جہاں محمدؐ وہاں علیؑ۔

معیت ۳۱ : رسالت ولایت کے عوارضات بدنی ایک ہیں

شہرہ آفاق حدیث میں ارشاد پیغمبر اسلام ہوتا ہے:

"یَا عَلِیُّ لَحْمُکَ لَحْمِیْ دَمُکَ دَمِیْ رُوْحُکَ رُوْحِیْ نَفْسُکَ نَفْسِیْ اَنَاھُوَ ھُوَ اَنَا وَاَنَا ھُوَ ھُوَ"

(ترجمہ) ارشاد ہوتا ہے! یا علیؑ تیرا گوشت میرا گوشت' تیرا خون میرا خون' تیری روح میری روح' تیرا نفس میرا نفس۔ میں (محمدؐ) تو ہے یعنی علیؑ ہوں اور تو یعنی علی محمدؐ ہے پھر میں میں ہی ہوں اور تو تو ہی ہے۔

اب شہادت ثالثہ کو شہادت رسالت سے دور رکھنا ایسا ہے جیسے خون کو جدا کرنا۔ جسم سے روح کو جدا کرنا' بدن سے گوشت کو الگ کرنا۔ شہادت ولایت اتنی متصل ہے شہادت رسالت کے ساتھ جتنی روح جسم سے' نفس بدن سے' خون گوشت سے۔ گویا کہ ولایت علیؑ کی گواہی نہ دینا جسد رسالت پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔ ہمیں فخر ہے ہم روح اور جسم دونوں سے محبت کرتے ہیں۔

معیت ۳۲ : بت شکنی' اتصال ولایت بالرسالت فی بیت اللہ

فتح مکہ کے روز دس ہزار صحابہ کے لشکر نصرت اثر کے ساتھ حضور داخل مکہ ہوئے۔ دس ہزار سے صرف ایک علیؑ کو ساتھ لیا اور بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ دوش رسالت پر سوار کیا اور تمام بت گرا دیئے۔ حضورؐ کے دونوں کندھوں پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ ایک کاندھے پر **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ** دوسرے کندھے پر **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** ۔ علیؑ کا ایک قدم کلمہ توحید پر تھا دوسرا قدم کلمہ رسالت پر۔ حضورؐ سمجھانا چاہتے تھے کہ ولایت علیؑ کے دشمنو جس ولایت مآب علیؑ کے قدم توحید و رسالت کے کلمہ پر آ جاویں اس کی ولایت کی گواہی سے نماز باطل نہیں ہوا کرتی۔

''کیا کعبہ ادائے نماز کیلئے مسلمانانِ عالم اسلام کا مرکز نہیں ہے۔''

''کیا کعبہ سے منہ پھر جائے تو نماز باقی رہ جاتی ہے ہرگز نہیں۔''

''کیا یہ سجدہ خداوند متعال کو ہے یا کعبہ کو۔''

''اگر خداوند متعال کو ہے تو کیا خدا صرف اسی مقام پر موجود ہے باقی شمال جنوب مشرق میں خدا نہیں ہے۔''

یہ سجدہ بیت اللہ کی طرف ہے تو پھر تمہیں سمجھ نہیں آتی جس کی جائے نزول سے رُخ ہٹانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو اس کی گواہی نہ دینے سے نماز کیونکر بچ سکتی ہے جس طرح نماز خالصتاً اللہ کیلئے ہے اسی طرح کعبہ بھی خالصتاً اللہ کیلئے ہے جو اللہ علیؑ کی آمد کیلئے اپنے کعبہ میں جگہ دے سکتا ہے وہ تشہد میں اپنی گواہی کے ساتھ علیؑ کی ولایت کی گواہی دینے سے ناراض کیسے ہو سکتا ہے۔

معیت ۳۳ : کعبہ علیؑ و محمدؐ ہی کا نام ہے

معتبر شیعہ کتب تفسیر و علم کلام میں ائمہ علیہم السلام کا یہ ارشاد موجود ہے:

"نَحنُ کَعبَۃُ اللّٰہ۔ نَحنُ قِبلَۃُ اللّٰہ۔ نَحنُ بَیتُ اللّٰہ"

(ترجمہ) ہم (معصومین) ہی اللہ کا کعبہ ہیں۔ ہم ہی قبلہ ہیں۔ ہم ہی بیت اللہ ہیں۔

پورے عالم اسلام کا قبلہ ہم (معصومین) ہیں گویا کہ سرکار سمجھانا چاہتے تھے جس طرح کعبہ سے منہ پھیر لینا مبطل نماز ہے اسی طرح معصومین سے روگردانی کرنے والے کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

تو گھر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے گھر والوں کی ولایت سے بھاگتا ہے۔ بیت اللہ نماز سے افضل ہے۔ نماز صرف قبلہ کی سمت ہی پڑھنا درست ہے۔ کعبہ تبدیل نہیں ہوا کرتا۔ صحت نماز کی دلیل ہے کہ سمت کعبہ و قبلہ درست رہے۔ حج فروع دین ہے' کہاں ادا کیا جاتا ہے' کعبہ بیت اللہ جا کر۔ حج اسی طرح فروع دین ہے جس طرح نماز فروع دین ہے۔ حج بغیر کعبہ ناممکن ہے اور کعبہ بیت اللہ بنا ہی تب تھا جب علیؑ کی آمد ہوئی۔ جب تک طواف کعبہ نہ کیا جاوے حج مکمل نہیں ہوتا۔ کعبہ جائے ظہور امیرالمومنین علیہ السلام ہے۔ یہ سارے معصومین قبلہ ہیں' بیت اللہ ہیں۔ مجسم حج ہیں۔ جس طرح علیؑ کعبہ ہیں اسی طرح محمدؐ مجسم کعبہ ہیں تو ثابت ہوا جہاں محمدؐ وہاں علیؑ۔

معیت ۳۴ : سرکار رسالت اور سرکار ولایت کے وجود کا نام حج ہے

سرکار علیہ السلام فرماتے ہیں "نحن حج" ہم (معصومین) مجسم حج ہیں۔ ایک مقام پر فرمایا "نحن زکوٰۃ" "نحن الصلوٰۃ" "نحن صیام المومنین" "نحن مساجد اللہ" "نحن بیت اللہ" "نحن قبلۃ اللہ" "نحن کعبۃ اللہ"۔

ہم ہی مومنین کی نماز ہیں' ہم ہی حج ہیں' ہم ہی زکوٰۃ ہیں' ہم روزے ہیں۔ ہمارا نام ہی مساجد اللہ ہے' ہم ہی بیت اللہ' ہم ہی کعبۃ اللہ ہیں' ہم قبلۃ اللہ ہیں یعنی تمام فروعات دین کو مجسم حالت میں دیکھنا چاہتے ہو تو ہم معصومین کو دیکھ لو۔ ان کے وجود کو مجسم نماز جان کر نماز پڑھو گے تو قبول ہوگی۔ ان کے وجود

ذیجود کو مجسم حج سمجھ کر حج کرو گے تو قبول ہوگا۔ اگر ان کی گواہی ولایت کو بدعت سے تعبیر کرو گے تو یہی نمازیں بروز قیامت تمہارے منہ پر ماری جائیں گی۔ ان کی ولایت کے بغیر نمازیں تمہیں جہنم میں پہنچا دیں گی۔

معیت ۳۵ : درود شریف میں محمدؐ و علیؑ دونوں شامل

قارئین کرام ارشاد خداوندی ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝" (سورہ الاحزاب آیت ۵۶)

(ترجمہ) ملائکہ اور میں اللہ خود نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی درود بھیجو صرف درود نہیں سلام بھی۔

اس کی تشریح میں حضورؐ فرماتے ہیں درود اس طرح پڑھو:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ"

اور بعض کتب فقہ میں اس طرح بھی درود ملتا ہے جو ائمہ علیہم السلام سے مرقوم ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَآلِ هِمَا۔

اور بعض مقام پر ائمہ طاہرین نے اس طرح بھی درود پڑھنا بتایا ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ وَ اَبِيْهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيْهَا بِعَدَدِ مَا اَحَاطَهٗ بِهٖ عِلْمُكَ۝

بہرحال درود میں علی علیہ السلام شامل ہیں۔ اس مقام پر بھی جہاں محمدؐ وہاں علیؑ اور جب تک درود نماز میں نہ پڑھا جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اگر ولایت علیؑ کی گواہی سے باطل ہو جاتی ہے تو درود شریف میں بھی علیؑ شامل ہے، حسنین علیہم السلام شامل ہیں، جناب سیدہ شامل ہیں۔ درود پڑھنے سے نماز باطل کیوں نہیں ہو سکتی۔ بعض نام نہاد لوگ یہ کہتے ہیں:

- کہ جناب شہادت ثالثہ پڑھنے کی کیا ضرورت ہے یہ سب یعنی سیدہ فاطمۃ الزہرا، سرکار علی حسنین شریفین درود میں بھی آ جاتے ہیں۔
- ان کی خدمت میں التماس ہے کہ درود شریف میں تو اللہ بھی شامل ہے، محمد مصطفیٰؐ بھی شامل ہیں پھر

تشہد میں ان کی گواہیاں دینے کی کیا ضرورت ہے۔ان کی توحید ورسالت وولایت کی گواہیاں دینا اور بات ہے ان پر درود پڑھنا اور بات ہے۔

- ان عقل سے پیدل لوگوں کو کون سمجھائے کہ جن ہستیوں پر خود اللہ درود پڑھتا ہو ایسی پاک پاکیزہ ہستیوں کی ولایت کی گواہی دینے سے نماز باطل کیسے ہو جاتی ہے۔

معیت ۳۶ : مقام حجیت اور اتصال ولایت بالرسالت

سرکار امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اَلْحُجَّةُ قَبْلَ الْخَلْقِ وَمَعَ الْخَلْقِ وَبَعْدَ الْخَلْقِ" حجت اسے کہتے ہیں جو مخلوقات سے پہلے ہو جو مخلوقات کے ساتھ ہو' جو مخلوقات کی فنا کے بعد بھی باقی رہے اسے حجت کہتے ہیں۔

سرکار فرماتے ہیں "نَحْنُ حُجَّةُ اللّٰهِ فِیْ الْعَالَمِیْن" تمام کائنات خداوندی پر ہم (معصومین) حجت ہیں۔ یہ ہی وہ حجت ہیں جو تمام مخلوقات سے پہلے موجود ہیں۔ یہ ہی وہ حجت خدا ہیں جو ہر وقت' ہر آن مخلوق کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ یہ ہی وہ حجت ہیں جو تمام کائنات کی مخلوق کے تباہ' فنا برباد ہو جانے کے بعد بھی باقی رہیں گے۔

ہم سب مخلوق ہیں۔ آدمؑ سے عیسٰیؑ تک تمام انبیا مخلوق تو یہ تمام مخلوقات انبیاء' اولیاء' اوصیاء' ملائکہ مقربین سے پہلے موجود تھے۔ ان ہستیوں کو مخلوق کہنا ہی جرم ہے۔ مخلوق ہم صرف اس لیے کہتے ہیں کہ کوئی انہیں خدا نہ کہہ دے۔ یہ فیصلہ آقائی خمینیؒ نے اپنی کتاب "مصباح الھدایۃ" میں واضح کر دیا ہے کہ یہ ہماری طرح کی مخلوق نہیں ہیں۔ ان پر لفظ خلق جچتا ہی نہیں ہے یہ تو امر ہیں ارادۃ اللہ ہیں' مشیت اللہ ہیں' قدرت اللہ ہیں' یہ اسرار الٰہیہ ہیں' یہ سارے کے سارے حجت ہیں۔ تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک حجت کی گواہی دی جائے اور دوسری حجت کا انکار کیا جاوے مقام حجیت میں بھی محمدؐ و علیؑ ایک ساتھ ہیں۔

معیت ۳۷ : سورہ انا انزلنا میں ولایت ورسالت کا اشتراک

"عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام فی صلوٰۃ النبیؐ فی السماء وفی

حدیث الاسراء قال علیه السلام ثم اوحی الله عزوجل الیه اقرأ یا محمد نسبته ربك تبارك و تعالیٰ قل هوالله احد الله الصمد لم یلد ولم یولَدْ ولم یکن له کفواً احد و هذا فی الرکعة الاولی ثم اوحی الیه اقرأ انا انزلنا فانها نسبتك ونسبة اهل بیتك الی یوم القیامة" (۳۷)

(ترجمہ) امام جعفر الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے وحی کی' اے محمد سورہ توحید کی نسبت میرے ساتھ ہے اور سورہ انا انزلنا کی نسبت تیرے اور تیرے اہل بیت کے ساتھ ہے۔ قیامت تک اگر سورہ انا انزلنا رسالت مآب ہیں تو اس میں شامل علی علیہ السلام بھی ہیں۔ ثابت ہوا جہاں محمدؐ وہاں علیؑ جہاں علیؑ وہاں محمدؐ ولایت و رسالت ہر مقام پر ایک ساتھ نظر آتی ہیں تو پھر تشہد میں الگ کیسے ہوسکتی ہیں۔

معیت ۳۸ : اتصال ولایت بالرسالت فی الکساء

شیعہ سنی کتب احادیث میں حدیث کساء کا واقعہ موجود ہے۔ چادر یمانی میں علیؑ و زہراؑ' حسنین شریفین' نیرین کونین' داخل ہوئے جبرئیل آیۂ تطہیر لے کر حاضر ہوا۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۔ اس مسند طہارت کے جتنے حقدار رسولؐ ہیں اتنے ہی امیر المومنین علیہ السلام تو مقام طہارت پر دیکھیں تو جہاں محمدؐ وہاں علیؑ ہیں۔ گویا کہ ولایت رسالت سے جدا ہوسکتی ہی نہیں۔

معیت ۳۹ : میدان مباہلہ......ولایت مع الرسالت

جب آیت مباہلہ نازل ہوئی شہادت توحید کی حفاظت کیلئے رسالت اپنے ساتھ ولایت کو لے کر چلی۔

- کیا سرکار رسالت مآب تنہا میدان مباہلہ میں نہیں جاسکتے تھے؟
- کیا توحید کو رسول اللہ تنہا نہیں بچا سکتے تھے؟

❖ اگر سب کچھ رسول کر سکتے تھے تو پھر علیؑ وز ہرا سلام اللہ علیھا اور حسنین علیہا السلام کو ساتھ کیوں لیا۔
اس لیے کہ اللہ دنیا والوں کو سمجھانا چاہتا تھا کہ میری واحدت یکتائی کبریائی توحید ایک رسالت کی گواہی سے نہیں بچ سکتی جب تک ساتھ ولایت نہ ہو۔ گویا کہ میدان مباہلہ میں بھی رسالت کا گزارا ولایت کے بغیر نہ ہوسکا۔

معیت ۴۰ : عالم ذر......اتصال ولایت بالرسالت

ارشاد خداوندی ہے:

"وَاِذْ اَخَذَاللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ" (سورہ آل عمران آیت ۸۱)

(ترجمہ) حبیب اس وقت کو یاد کرو جب تمہارے رب نے نبیوں سے عہد لیا۔ یقیناً ہم نے تمھیں کتاب اور حکمت عطا کی پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے گا تم پر لازم ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو۔ کیا تم نے میرا عہد پیان پورا کیا' قبول کیا۔ ان سب نے کہا ہاں ہم نے قبول کیا' ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا ایک دوسرے پر گواہ رہنا اور میں تم سب پر گواہ ہوں۔

مذہب آل محمد کی تمام تر تصانیف و تفاسیر لکھتی ہیں وہ وعدہ میثاق' گواہی توحید' گواہی رسالت' گواہی ولایت پر مبنی تھا۔ وہ حلف نامہ یہی تھا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ۔

انبیاء و مرسلین رسالت کے ساتھ ولایت کی گواہی نہ دیں تو انہیں رسالت نہیں ملتی وہ نبی نہیں بن

سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرمادیا:

"فَمَن تَوَلّٰی بَعْدَ ذَالِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ"

(ترجمہ) جو یہ عہد کر کے پھر گیا یا مکر گیا نبی رہنا تو درکنار وہ فاسق ہو جائے گا۔

ایک شہریوں پر گزر اوقات کرنے والے ملاں کی نماز کی حقیقت ہی کیا ہے۔ کیا آج کا مولوی انبیاء و مرسلین سے افضل ہے۔ معاذ اللہ! لہٰذا ثابت ہوا جس کی گواہی کے بغیر انبیاء کو نبوت نہیں مل سکتی مولویوں کی نمازیں کیسے قبول ہوں گی؟

معیت ۴۱ : مقام اولویت اور اتصال ولایت بالرسالت

مقام غدیر خم پر سرکار دو جہاں نے فرمایا:

یا بریدہ الست اولیٰ بالمومنین من انفسھم فقلت بلیٰ یا رسول اللّٰہ فقال مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌ" مَوْلَاه"

(ترجمہ) اے بریدہ کیا میں مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق ملکیت نہیں رکھتا۔ میں نے کہا بے شک یا رسول اللہ پھر فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا۔

مذکورہ حدیث کی رو سے یہ ثابت ہو چکا ہے جس طرح حضورؐ مومنین پر حق ملکیت و اولویت رکھتے ہیں اس طرح امیر المومنین جملہ کائنات پر حقوق اولویت رکھتے ہیں۔ حضورؐ نے یہ کہیں نہیں فرمایا:

"من کنت ولیہ فھذا علی ولیہ' الا الاذان والاقامۃ والصلوۃ"

(ترجمہ) علی بالکل میرے ہی طرح تمہارے مولا ہیں ولی ہیں مگر اذان' اقامت وتشہد نماز میں ولی نہیں ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں فرمایا۔

تمام مقامات رسالت اور اختیارات تفویض فرمائے تو پھر اذان و اقامت وتشہد میں جس طرح رسالت کی گواہی دی جاتی ہے اسی طرح علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دینا بھی ضروری ہے۔

معیت ۴۲ : غزوات اور ولایت ورسالت

"قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ" (سورہ فتح آیت ۲۹)

(ترجمہ) محمد اللہ کے رسول ہیں جولوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں۔

- یہ معیت دائمی معیت ہے عارضی نہیں ہے۔
- اس میں صرف لفظ نبی یا لفظ رسول استعمال نہیں کیا بلکہ محمد رسول اللہ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
- محمد رسول اللہ کے ساتھ وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو علی ولی اللہ کہتے ہوں۔
- یہ معیت ایسی ہے جو وارکعوا مع الراکعین میں ہے۔
- ہر غزوہ میں / جنگ میں / جہاد میں علیؑ محمدؐ مصطفی کے ساتھ شامل رہے۔ جہاد بھی نماز کی طرح فروعات دین میں شامل ہے۔ کوئی ایسا غزوہ نہیں جو حضورؐ نے ولایت مآب کے بغیر لڑا ہو۔ کوئی مقام ایسا نہیں کہ زندگی رسالت میں علیؑ سایہ کی طرح ساتھ نہ رہا ہو۔

معیت ۴۳ : ولایت ورسالت توحید کی طرح نا قابل فناء ہیں

"قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ۔ كُلُّ شَىْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ" (۴۳)
(سورہ قصص آیت ۸۸)

(ترجمہ) ہر شے ہلاک ہوجائے گی مگر چہرہ۔

سرکار صادق آل محمد فرماتے ہیں "نَحْنُ وَجْهُ اللّٰهِ" وہ ہلاک نہ ہونے والے چہرے ہم (معصوم) ہیں۔ علم اعداد کی روشنی میں بھی یہ چودہ نا قابل ہلاک چہرے ہیں۔

و ج ہ
۶ + ۳ + ۵ = ۱۴

چہرہ چونکہ پہچان وجود ہوتا ہے۔ یہ (معصومین) معرفت توحید بن کر آئے ہیں۔ جب چہرے ہی نہ رہیں تو وجود کی شناخت ختم ہو جاتی ہے لہٰذا توحید کی بقا کی خاطر وجود وحدت کی بقا کی خاطر شہادت رسالت کے ساتھ شہادت ولایت ادا کرنا واجب ہے لہٰذا جس طرح توحید نا قابل فنا ہے اسی لیے ولایت و رسالت

نا قابل فنا ہیں اور یہ (معصومین) اللہ کے چہرے یعنی وجہ اللہ ہیں۔

معیت ۴۴ : لفظ ''کل'' اور ولایت ورسالت

اللہ تعالیٰ اپنی ذات کیلئے ارشاد فرماتا ہے:

ا۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْر

بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

ب۔ رَحْمَتِی وَسِعَتْ کُلَّ شَیءٍ (سورۃ الاعراف آیت ۱۵۶)

میری رحمت کل شیء پر ہے

پھر فرمایا: وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِلْعٰلَمِیْن (سورہ الانبیاء آیت ۱۰۷)

میرا حبیب عالمین کیلئے رحمت ہے۔

امام کے متعلق ارشاد خداوندی ہے:

''کُلَّ شَیءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِی اِمَامٍ مُّبِیْن'' (سورہ یٰس آیت ۱۲)

اللہ تعالیٰ کل شی پر قادر۔ رسول کل شی پر رحمت۔ علیؑ کل شی پر قابض لہذا تینوں کی گواہی دینا واجب ہے۔ اللہ کل شیٔ پر قادر ہے لہذا ہر وہ شیٔ جس پر اللہ قادر ہے اس پر واجب ہے تو اس کی توحید کی گواہی دے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ......اس کا رسولؐ عالمین کے لئے رحمت ہے لہذا ہر وہ شیٔ جو دائرہ کل کے اندر ہے اس کو چاہیئے کہ وہ گواہی دے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ......علیؑ کے قبضہ اقتدار میں کل شیٔ ہے۔ علیؑ محتسب کل شیٔ ہے لہذا ہر شیٔ پر واجب ہے کہ ولایت علیؑ کی گواہی دے۔ اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیّاً اَمِیْرَ الْمُوْمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہِ وَاَوْلَادَہُ الْمَعْصُوْمِیْنَ۔

اسی مقدس شہادت سے دین کامل ہوا اس کے بغیر عبادات قابل قبول نہیں ہیں۔

معیت ۴۵ : تخلیق آدم سے پہلے محمدؐ نبی تھے علیؑ ولی تھے

شیعہ سنی کتب میں بڑی شہرت یافتہ حدیث ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:

كُنْتُ نَبِياً وَ آدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْن

میں آدم کی خلقت سے پہلے ہی نبی بن چکا تھا۔

سرکار امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں:

كُنْتُ وَلِياً وَ آدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْن

میں ولی تھا جب آدم آب گل کے درمیان تھے۔

اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم سے پہلے اپنے حبیب کو نبوت اور علیؑ کو ولایت کا تاج پہنا دیا تھا کہ تقسیم عہدہ رسالت نبوت اور ولایت ایک ہی لمحہ میں ہوئی تھی تو پھر جو شخص حضورؐ کی نبوت و رسالت کی گواہی دیتا ہے اس پر واجب ہے کہ وہ امیرالمومنین کی ولایت کی شہادت ضرور دے اس کے بغیر دین نامکمل ہے۔

معیت ۴۶ : ولایت رسالت کے دشمن ایک ساتھ جہنم جائیں گے

ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے: اَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ (سورہ ق آیت ۲۴)

(ترجمہ) تم دونوں (محمدؐ و علیؑ) اپنے اپنے عناد رکھنے والے کافروں کو جہنم میں پھینک دو۔

تفسیر فرات میں سرکار دو جہاںؐ فرماتے ہیں کہ قیامت کا دن ہوگا علیؑ اور میں دونوں عرش کے دائیں جانب ہوں گے۔ خداوند متعال ہم دونوں کو حکم دے گا جن لوگوں نے آپ دونوں سے عناد رکھا، بغض رکھا تمہاری مخالفت کی تمہاری باتوں کو جھٹلایا ان کو جہنم پھینک دو۔

امام صادق آل محمد علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ گوشہ عرش سے ندا آئے گی:

يا محمدؐ يا عليؑ اَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ

اے محمدؐ علیؑ سرکش کافروں کو جہنم ڈال دو۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ محمدؐ و علیؑ کے دشمن الگ الگ ہیں کسی ایک کو حکم کیوں نہ ہوا یا ملائکان جہنم کو حکم کیوں نہ دیا کہ ان کے دشمنوں کو جہنم پھینک دو۔

علیؑ کو اپنے دشمن، محمدؐ کو اپنے دشمن پھینکنے کا حکم کیوں ہوا۔ ثابت ہوا علیؑ کے دشمن الگ ہیں، محمدؐ کے دشمن الگ ہیں۔ سرکار محمد مصطفیٰؐ انہیں جہنم بھیجیں گے جو محمدؐ کی رسالت کی گواہی نہیں دیتے ہوں گے علی علیہ

السلام انہیں جہنم رسید کریں گے جنھوں نے ولایت کی گواہی نہ دی ہوگی لہٰذا ہمیں ذرہ بھر خوف جہنم نہیں ہے ہم ہر مقام پر گواہی رسالت دیتے وقت گواہی ولایت ضرور دیتے ہیں۔

معیت ۴۷ : ولایت اور رسالت دونوں وسیلہ ہیں

ارشاد خداوند متعال ہے:

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (سورہ المائدہ آیت ۳۵)

اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو اس تک پہنچنے کے لئے وسیلہ تلاش کرو اس کے راستے میں جہاد کرو تفاسیر امامیہ میں مرقوم ہے کہ وسیلہ محمدؐ و علیؑ ہیں اور ان کی مقدس آل ہے یعنی خداوند تعالیٰ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے محمدؐ و علیؑ کی ضرورت ہے۔ خدا تک وہی جاسکتا ہے جن کا وسیلہ یہ دونوں ہوں گے......اب جو شخص رسالت کی گواہی دیتا ہے لیکن ولایت کا انکار کرتا ہے گویا کہ اس نے رسالت کا بھی انکار کیا......لہٰذا جو انہیں اپنا وسیلہ جانتا ہے وہ ان کی رسالت کا بھی انکار نہیں کرتا......لہٰذا جو انہیں اپنا وسیلہ جانتا ہے وہ ان کی رسالت و ولایت دونوں کا اقرار کرتا ہے۔ مقام وسیلہ پر بھی دونوں ایک ساتھ موجود ہیں۔

معیت ۴۸ : ولایت و رسالت دونوں اللہ کی مثل الاعلیٰ ہیں

قال اللّٰه سبحانه و تعالی : وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(سورہ اقرا آیت ۲۷)

اللہ کے لئے زمین و آسمان میں مثل اعلیٰ موجود ہے۔

ایک لفظ ہوتی ہے مثل جس کی میم جر کے ساتھ ہو مثل اسے کہتے ہیں جو ذات میں ایک جیسے ہوں ......ایک لفظ مَثَل جس کی میم فتح کے ساتھ ہو۔ مثل وہاں استعمال ہوتی ہے جو صفات میں ایک جیسے ہوں......

لیس کمثله شیء اللہ بے مثل ہے یعنی ذات میں اس جیسا کوئی نہیں......لیکن قرآن کہتا ہے زمین و آسمان میں اس کی مثل اعلیٰ موجود ہے یعنی اس کی صفات کے مظہر موجود ہیں......ارشاد ائمہ علیہم السلام

ہے اَیُّھَا النَّاس نَحنُ مَثَلُ الاَ عْلیٰ فِیْ السَّمَاوَاتِ وَالاَرْضِ اس کی مثل اعلیٰ ہم (معصومین) ہیں۔ اب جس طرح ایک مثل الاعلیٰ کی رسالت کی گواہی دینا واجب ہے اسی لئے دوسری مثل الاعلیٰ کی ولایت کی گواہی دینا بھی ضروری ہے لہٰذا باعتبار مثلیت بھی ولایت متصل بالرسالت ہے۔

معیت ۴۹ : محمدؐ و علیؑ ایک ہی شجر سے ہیں

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه وآله وسلم اَنَا وَعَلی مِنْ شَجَرَة وَاحدَ (۴۹)

الصواعق المحرقہ: حضور ارشاد فرماتے ہیں رسالت اور ولایت ایک شجر سے ہیں

تو پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ آدھے شجر کی گواہی واجب اور آدھے کی بدعت۔ یہاں پر بھی ولایت ورسالت ساتھ ساتھ ہیں۔

معیت ۵۰ : سوالات نکیرین اور رسالت وولایت

مذہب امامیہ کی ہر دینیات کی کتاب میں یہ موجود ہے کہ قبر میں مندرجہ ذیل سوال ہوں گے۔

(ا) مَنْ رَبُّکَ (ب) مَنْ نَبِیُّکَ (ج) مَنْ اِمَامُکَ مَنْ وَلِیُّکَ

(د) مَنْ قِبلَتُکَ (ہ) مَنْ دِینُکَ (و) مَنْ کِتَابُکَ وغیرہ

ہم اس کے جواب میں انشاء اللہ یہی کہیں گے اور کہتے چلے آرہے ہیں۔

الف۔ **اَللّٰہ جَلَّ جَلَالَہٗ رَبِّیَ**

ب۔ **وَالاِسَلَامُ دِینِی**

ج۔ **وَالقُرآنُ کِتَابِی**

د۔ **وَالکَعْبَۃُ قِبلَتِی**

ہ۔ **محمد رسول اللہ نبیی**

و۔ **عَلِی ابن ابی طالب وَالاَئمۃُ اَحَدَ عَشَرَ من وُلدہ اَئمَتِی وَاَولیَائِی**

(یعنی علی ابن ابی طالب ولی) ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ولایت علی جزو اعمال نہیں ہے تو معاذ اللہ ان کی ولایت کا معمولی سا سوال قبر میں کیوں پوچھا جائے گا۔ معاذ اللہ ایسا مہمل سوال جسے آج کا ملاں بھی جانتا ہے کہ غیر ضروری ہے۔

کیا اگر سوال کا تعلق امتحانی سلیبس سے نہ ہو تو پرچہ امتحان میں ڈالنا غیر قانونی نہیں ہے؟ تدبرو تفکر کریں یوم قیامت بڑا سخت ہے۔

معیت ۵۱ : نماز جنازہ......ولایت اور رسالت کی گواہی

شیعہ فقہ کی معتبر کتب میں نماز جنازہ کی پہلی تکبیر میں شہادت توحید و رسالت کے بعد شہادت ولایت علیؑ کا تذکرہ موجود ہے...... نیز یاد رہے کہ راہبر کبیر آقائی سرکار خمینی اعلی اللہ مقامہٗ کا جنازہ پڑھاتے وقت ان کے استاد آقائی مرجع عالم محمد رضا گلپایگانی جو کچھ بھی تکبیر کہنے کے بعد پڑھا پیش خدمت ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّه وَلَوْكَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ وَ اَشْهَدُاَنَّ عَلِياً اَمِيْرُالْمُؤمِنِيْنَ وَ اَوْلَادَهُ الْاَحَدَ عَشَرَ اَوْلِيَاءَ وَاَوْصِيَاءَهٗ وَ خُلَفَاءَهٗ وَ اَصْفِيَائِهٖ الْمَعْصُوْمِيْنَ○(۵۱)

ایک آقائی دوسرے آقائی کی نماز جنازہ میں علیؑ سے لے کر مہدیؑ تک کی ولایت وصایت و خلافت کی گواہی دیتا ہے لیکن اپنی توضیح المسائل میں درج کرنے کی زحمت نہیں فرماتے۔ تو ثابت ہوا نماز جنازہ واجب نماز ہے اس میں بھی ولایت کی گواہی موجود ہے یا پھر یہ شہادت مقدسہ ہے ہی اتنی عظیم کہ سوائے مجتہدین کے کوئی پڑھ ہی نہیں سکتا۔ تدبر تفکر کرو!

معیت ۵۲ : تلقین میت میں رسالت وولایت

تلقین میت اعتقاد شیعہ میں ہے۔ مرنے والے کے بازو پکڑ کر اس کا اور اس کے والد کا نام لے کر کندھا ہلا کے ہم کہتے ہیں **اِسْمَعْ اِفْهَمْ**۔ **اِسْمَعْ اِفْهَمْ** سن اور سمجھ **لَاتَحْزَنْ وَلَا تَخَفْ** گزری باتوں کا حزن آنے والے حالات کا خوف مت کر ابھی تیرے پاس نکیرین آئیں گے...... ان کے سوالات کا جواب دینا۔

اس تلقین میں بھی ہم اول سے لے کر بارہویں امام تک ان کی ولایت و امامت' عصمت و طہارت کا ذکر کرتے ہیں۔ اگر ان کی ولایت معاذ اللہ اتنی غیر ضروری ہوتی تو پھر قبر میں سوئے مردے کے بازو ہلا ہلا کے کیوں تنگ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ قبر کی تلقین میں نہ نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ کسی کا تذکرہ نہیں۔ وہاں پر بھی بات عقیدہ کی ہوگی۔

ان کی ولایت کے منکروں کو چاہئے کہ وہ مت تلقین پڑھا کریں تلقین میت میں بھی رسالت و ولایت کا ذکر موجود ہے۔

معیت ۵۴ : کفن اور شہادت ولایت و رسالت

مرنے والے کے سینہ پر آنے والے حصہ پارچہ پر اللہ کی توحید' سرکار محمد مصطفیٰؐ کی رسالت جناب امیر علیہ السلام سے مہدی تک تمام ائمہ کی ولایت کا شہادت نامہ لکھتے ہیں...... حکم ہے یہ شہادت نامہ خاک کربلا سے لکھا جاوے...... جب ائمہ علیہم السلام کی ولایت آپ کے نزدیک مبطل اعمال اور معاذ اللہ بدعت ہے تو پھر کفن کو رسواء کیوں کرتے ہو۔

بحار الانوار علامہ مجلسی میں یہاں تک ہے کہ اگر اس شہادت نامہ کے بعد چالیس مومن مرنے والے کے کفن پر دستخط کر دیں کہ یہ مومن ہے تو اللہ اسے بخش دیتا ہے اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔

مومنین کرام! ہم نے مقام قرب توحید سے لے کر بعثت رسالت تک تخلیق انوار آل محمد علیہم السلام سے لے کر میدان خم غدیر تک کوئی ایسا مقام نہیں چھوڑا جہاں ولایت رسالت کے ساتھ ساتھ موجود نہ رہی ہو۔ عالم ذر سے لے کر میدان غدیر خم تک جہاں رسالت رہی وہاں ولایت کو انہوں نے ساتھ رکھا۔ اس لئے اذان ہو یا اقامت' تشہد نماز ہو یا جنازہ ہر مقام پر شہادت رسالت کے بعد شہادت ولایت امیر المومنین ادا کرنا ضروری ہے جو گواہی ولایت علیؑ نہیں دیتا اس کا تعلق دین' اسلام ایمان سے دور تک کا بھی نہیں ہے لہٰذا ولایت سرکار امیر کائنات کی گواہی کو ورد زبان بنالو تاکہ بروز محشر مستحق شفاعت امیر المومنین ٹھہرو۔ آمین یارب امیر المومنین۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِيْنَ بِوِلَايَةِ اَمِيْرِالْمُؤمِنِيْنَ عَلَيهِ السَّلَام

حواشی:

۱۔ مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین حافظ رجب البرسی ص ۱۶۰۔

۲۔ القطرۃ من الجرایۃ اللہ مظفری ص ۱۶' احقاق الحق' جلد ۵' ص ۱۲۱۔

۵۔ مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین ص ۶۲۔

۶۔ القطرۃ من آ قائی مظفری ایران۔

۷۔ ایضاً

۱۴۔ احقاق الحق ج ۵' ص ۴۶۹' القطرۃ آ قائی مظفری' ص ۱۵۱۔

۱۵۔ احقاق الحق ج ۵' ص ۵۰۵' القطرۃ آ قائی مظفری' ص ۱۵۱۔

۱۶۔ احقاق الحق ج ۵' ص ۵۰۷' القطرۃ مظفر ص ۱۵۱۔

۱۷۔ احقاق الحق ج ۵' ص ۵۵۴' القطرۃ ص ۱۵۱۔

۲۲۔ کشف الیقین علامہ حلی ص ۸۔

۲۳۔ کتاب الامام علی ابن ابی طالب ص ۱۷' مطبوعہ تہران۔

۲۵۔ کشف الیقین فی فضائل امیر المومنین علامہ حلی ص مناقب خوارزمی سنی ص ۷۸' مصباح الہدایۃ الی الخلافۃ والولایۃ آ قائی قمیتی ص ۹' مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین رجب البرسی۔

۲۸۔ پرواز در ملکوت' جلد اول' ص ۲۸۔

۲۹۔ ایضاً۔

۳۴۔ تفسیر برہان ج' پرواز در ملکوت ج ۱' ص ۲۴۔

۳۶۔ اصول کافی باب حجۃ۔

۳۷۔ پرواز در ملکوت ج ۲' ص ۲۲۲۔

۴۱۔ تاریخ دمشق ابن عساکر ج ۱' ص ۲۶۴ تا ۲۶۸' بحار الانوار' تفسیر صافی' تفسیر قمی۔

۴۳۔ القطرۃ ج ۱' آ قائی سید احمد مستنبط' معانی الاخبار شیخ صدوق۔

۴۹۔ الصواعق المحرقۃ۔

۵۰۔ اصول کافی باب الحجۃ۔

۵۱۔ ویڈیو کیسٹ دستیاب ہے خانہ فرہنگ ایران سے مل سکتی ہے۔

❖❖❖

اَلْبَابُ السَّابِعُ

❖❖❖❖❖❖❖❖

رُودادِ مظلومیّت شہادتِ ثالثہ

علیاً ولی اللہ کو اذان و اقامت و تشہد سے کیسے نکالا

قارئین کرام!

معانی ولایت' معرفت ولایت' مقام ولایت' اہمیت ولایت اور اتصال ولایت بالرسالت علی کل مقامٍ فی کل زمانٍ پر سیر حاصل بحث کرنے کے بعد اب ہم اپنے اصل موضوع و مقصد کی طرف آتے ہیں۔ اس باب میں ہم یہ ثابت کریں گے کہ شہادت ثالثہ مقدسہ یعنی **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُوْمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰه وَاَوْلَادَهٗ الْمَعْصُوْمِيْنَ**...... زمانہ پیغمبر اسلام میں اذان' اقامت و تشہد میں جاری ہو چکی تھیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آنکھیں بند ہوتے ہی شریعت محمدیہ سے نکال دیا گیا...... کیسے نکالا...... یہ روداد مظلومیت آئندہ صفحات میں ہم بیان کریں گے۔

ہمارا مذہب چودہ سو سال سے ہی زیر عتاب مارشل لاء رہا ہے۔ شیعت کا بچپن' جوانی' بڑھاپا فراعنہ وقت نمرودان زمانہ کی سرکشیوں اور بدمستیوں کے جور و ستم' ظلم و تشدد کے زیر سایہ گزرا اور گزر رہا ہے۔

جو مذہب مسلسل ظلم سہہ سہہ کر احساس کمتری کو اپنا مقدر بنا چکا ہے' جس مذہب کی ہر سالگرہ' فراز دار' زیر خنجر اور نوک نیزہ پر منائی جاتی رہی ہو اور ظلم وستم کے زندانوں میں حق آزادی کے تصور کو بھی بھول چکا ہو اور جس مذہب کے جسم پر بنی اُمیہ کے استبداد عباسیوں کے مظالم کے پنجوں کے نشان ابھی تک باقی ہوں' جو مذہب اپنی مرضی سے آزادی کا سانس لیتے ہوئے اب بھی خوف زدہ ہو وہ بھلا ولایت علیؑ کی گواہی کیسے ادا کر سکتا ہے۔

یہ چودہ سو سالہ جسمانی اذیت ناک ریمانڈ ابھی ختم ہوا ہی تھا۔ اسے بڑھنے' پھلنے' پھولنے اور آزادی کا سانس لینے کا موقع میسر آیا ہی تھا۔ مجالس عزا کے ایک لامتناہی سلسلے کا آغاز ہوا ہی تھا۔ ماتم داریاں یزیدیت کے خلاف احتجاج کا روپ دھار رہی تھیں کہ کچھ شرپسند' یہودیوں کے ایجنٹ افراد نے انہی کے چراغ سے اس گھر کو ایسی آگ لگائی جو بجھنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ میں ایسے افراد کا تذکرہ یا نام وغیرہ لینا مناسب نہیں سمجھتا۔ ایسے لبادہ شیعت میں آئے ہوئے ناصبیوں نے اس پرسکون خرمن حیات پر ایسی بجلیاں گرائیں کہ سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا۔ ایسی آتش بازی کے مظاہرے کئے کہ اتحاد پارہ پارہ ہو گیا اور قوم کی یکجہتی کا شیرازہ بکھر گیا۔

درہم' دینار اور ڈالروں پہ لکھے ہوئے طویل ہندسوں کو جزو ایمان سمجھ کر ایمان کل کی ولایت کو بدعت جیسے معیوب الفاظ سے منسوب کرنے لگے۔

آئندہ صفحات میں ہم یہ ثابت کریں گے کہ **اشھد ان علیاً امیر المومنین ولی اللہ** زمانہ پیغمبر میں جزو اذان' جزو اقامت اور جزو تشہد بن چکا تھا۔ یہ عظیم شہادت ولایت کیوں نکالی گئی...... اس کے علل واسباب کیا تھے...... یہ ٹھیک ہے منزل طولانی ہے لیکن کامیابی کا یقین ہے۔ اگر خداوند متعال نے میرے تشنہ تحریر قلم کو رزق توفیق عطا فرمایا تو انشاء اللہ ہم کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

اسلام سرور کائناتؐ کے انتقال پرملال کے بعد لحہ اول میں بلکہ آثار انتقال ظاہر ہوتے ہی خودغرض افراد کی اغراض کا ہدف بن گیا جس کے بعد احکام دین ارکان اسلام آئے دن مصلحت اندیشانہ تبدیلیوں کا نشانہ بنتے رہے اور اسلام کی مسند پر بیٹھنے والا ہر گدی نشین اسلام کو آبائی میراث سمجھنے لگا۔ کلمہ بدلا' اذانیں

بدلیں، نمازیں بدلیں، شریعت کو کچھ سے کچھ کردیا۔

انتشار و افتراق کے جراثیم اطراف عالم میں پھیلنے لگے۔ نص قرآن، احادیث پیغمبر اسلام، اقوال معصومین کی روگردانی شروع ہوگئی اور منبر رسولؐ کو بازار کا بچ سمجھ کر خود ساختہ اصول بنا کر فقہ اسلام کا حلیہ بگاڑ دیا۔

''یہ اسلام مٹاؤ'' مہم پہلے تو مہینوں پھر سالوں اور پھر صدیوں پر محیط ہوتی چلی گئی اور دنیا حقیقی اسلام سے کوسوں دور ہوتی چلی گئی اور یہ صدیوں پر محیط اثرات کسی حد تک شیعہ ذہنوں پر بھی اپنے نقوش چھوڑ گیے۔

شہادت ثالثہ مقدسہ کا مفقود ہو جانا بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ ''علماء کرام'' نے اس شہادت ثالثہ مقدسہ سے جس سوتیلے پن کا سلوک کیا یہ بالکل قرآن وحدیث اور شریعت محمدیہ کے خلاف ہے۔ اس دنیا میں جتنی مذہبی دہشت گردی ہوئی ہے اس کی وجہ صرف اور صرف ولایت علی علیہ السلام ہے اور بس۔ ماضی بعید میں اگر سادات کے خون کا گارا بنایا جاتا تھا تو اس کا ایک ہی سبب تھا کہ غاصب حکومت ولایت علیؑ کو مٹائے بغیر اپنے آپ کو غیر محفوظ تصور کرتی تھی ورنہ آل رسول کو ماننے والوں سے دشمنی کیوں اور یہ دشمنی کسی ثبوت کی محتاج نہیں۔

شیعوں سے نفرت کے اسباب کیا تھے۔

- کیا یہ سبب تھا کہ شیعہ محمد رسول اللہ نہیں پڑھتے تھے، ہرگز نہیں؟
- کیا یہ وجہ تھی کہ شیعہ معاذ اللہ رسول اللہ کو اپنے جیسا سمجھتے تھے، ہرگز نہیں؟
- کیا نفرت کی یہ وجہ تھی کہ شیعہ نماز نہیں پڑھتے تھے یا روزے نہیں رکھتے تھے؟

ان میں سے کوئی ایک وجہ بھی نہیں تھی۔

ان ادوار میں ایسے لوگ کثرت سے تھے جو اللہ کو نہیں مانتے تھے جو رسولؐ کو نہیں مانتے تھے، جو اسلام کو نہیں مانتے تھے مگر ان لوگوں میں سے نہ تو کسی کو دیواروں میں چنا گیا اور نہ ہی قتل کیا گیا تو پھر شیعوں کا کیا جرم تھا۔ آج تک تاریخ بتانے سے قاصر ہے کہ کسی شیعہ کو بے نماز جان کر قتل کیا گیا ہو یا یہ الزام عائد کیا

ہو کہ شیعہ روزے نہیں رکھتے' حج نہیں کرتے' زکوۃ نہیں دیتے۔ یہ واجب القتل ہیں۔ ایسا کوئی ایک الزام نہیں تھا...... آج بھی آپ دیکھ لیں شیعہ دشمن تنظیمیں بذریعہ اخبارات یہ مطالبہ کر رہی ہیں کہ علیؑ' ولی اللہ پڑھنا چھوڑ دو...... پھر اتحاد ہو سکتا ہے۔ اصل میں یہ ایک دیرینہ مطالبہ ہے جو کیا نہیں گیا بلکہ دہرایا گیا ہے۔

صدیوں پر محیط ظلم و ستم کی داستان گواہ ہے کہ نسلوں پر نسلیں گزرتی چلی گئیں۔ تقیہ میں رہنے والے لوگ اتنے ڈرے ہوئے' سہمے ہوئے تھے کہ وہ اپنے بڑے بیٹے کو بھی اپنا عقیدہ نہ بتا سکے۔ ترک وطن کرتے گئے اور جو بھٹے چڑھتا گیا تلوار کی گھاٹ اترتا گیا۔ ولایت علیؑ کے متوالوں کی زبانیں کاٹی گئیں' سولی چڑھائے گے۔

یہ شہادت ثالثہ مقدسہ بھی انہی تقیہ باز علماء کی وجہ سے منظر عام سے ہٹائی گئی اور انسانی جنگل سے محبان علیؑ کو چھانٹ چھانٹ کر قتل کیوں کیا جاتا رہا۔ پس وہی بچ سکے جو تقیہ پر عمل پیرا تھے۔

مجھے اوراق کی تنگ دامانی اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ میں تفصیل سے چہرہ تاریخ سے نقاب ہٹا سکوں بس اتنا سمجھ لیں کہ شہادت ثالثہ کے بغیر اعمال ناقابل قبول ہیں جو حال مفتیوں نے شہادت ثالثہ کا کیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

مفتی اور امیر المومنین علیہ السلام

جیسا کہ اس سے پہلے عرض کر چکا ہوں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جیسا کہ نہج البلاغہ میں موجود ہے کہ ''مفتی نہیں جانتا کہ جو فتویٰ وہ دے رہا ہے وہ غلط ہے یا صحیح ہے اگر غلط ہو تو اسے توقع رہتی ہے کہ یہ صحیح ہے اگر صحیح ہو تو اندیشہ رہتا ہے کہ شاید کہیں غلط نہ ہو۔''

ایسے ثبوت ہزاروں موجود ہیں۔ ہم نے خود اس بات کا تجربہ کیا ہے۔ ایک مرجع سے پوچھا کہ شہادت ثالثہ مقدسہ تشہد میں پڑھنا چاہیے یا نہیں تو جواب دیا ''خوب است' اشکال نہ دارد' ضرور پڑھیے۔

کچھ دیر بعد یہی مسئلہ انہی صاحب سے کسی اور سائل نے پوچھا تو جواب دیا کہ ''مبطل نماز است۔''

اب بتائیے کون سے فتویٰ پر عمل کیا جانا چاہیئے۔ ایسے فقہا اور مفتیوں کا حال بیان کرتے ہوئے شیخ

صدوق ایک حدیث رسول نقل کرتے ہیں...... مکمل اسناد ان کی کتاب ثواب الاعمال میں ملاحظہ فرمائیں:

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم سیاتی علی امتی زمان لایبقی من القرآن الا رسمہ' ولا من الاسلام الا اسمہ' یسمونہ بہ وھم ابعد الناس منہ مساجد ھم عامرۃ وھی خراب من الھدی فقھا ذالک الزمان شر فقھاء تحت ظل السمآ منھم خرجت الفتنۃ والیھم تعود"

(ترجمہ) سرکار رسالت مآب فرماتے ہیں میری اُمت پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں صرف رسم قرآن اور نام کا اسلام باقی رہ جائے گا۔ لوگوں کے نام اسلامی ہوں گے مگر وہ اسلام سے دور ہوں گے۔ ان کی مساجد آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی اس زمانے کے فقہا زیر آسمان رہنے والے فقہا میں سب سے بدترین ہوں گے انہی سے فتنہ نکلے گا انہی کی طرف فتنہ کی بازگشت ہوگی۔(۱)

قارئین! اس سے بڑھ کر واضح حدیث میں پیش کرسکتا ہی نہیں۔ اس کی تشریح کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ ایسے ہی وہ فقہا ہوں گے جو ولایت امیر المومنین جیسی مقدس ترین شہادت کو مبطل نماز قرار دینے میں ذرہ بھر بھی گھبراتے نہیں ہیں۔ یہ سارا فتنہ ایسے فقہا سے جنم لیتا ہے اور انہی پر ختم ہو جاتا ہے۔ مساجد ان کی ہدایت سے خالی ہیں۔ ہدایت ایسی مساجد سے کیسے حاصل ہو جن کے منبروں پر ولایت علیؑ بیان کرنے پر پابندی ہو۔

آپ اس شہادت ثالثہ کے مفقود ہونے کے اگر علل واسباب پر غور فرمائیں تو مسئلہ سمجھنے میں دیر نہیں لگے گی۔ ان صاحبان نے اپنے...... اصول فقہ کے تحت احادیث پیغمبر اسلام کی بیسیوں قسمیں وضع کردیں۔ فلاں تواتر ہے' فلاں حسن ہے' فلاں غریب ہے' فلاں ضعیف ہے' فلاں صحیح ہے وغیرہ وغیرہ حالانکہ یہ سب کی سب اقسام غلط ہیں۔ حدیث کی صرف ایک ہی قسم ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور صحیح کی پہچان حضورؐ نے متعدد احادیث میں کروادی مثلاً حضور فرماتے ہیں "ہر کسی عربی کے ٹکڑے کو حدیث مت سمجھ لینا۔ پہلے اسے قرآن

پر پیش کرنا اگر اس کی تائید قرآن سے ہوگئی تو صحیح مان لینا اس پر عمل کرنا اگر اس کی تصدیق قرآن نہ کرے تو پھر اس حدیث کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور یہی ایک صحیح طریقہ ہے۔

بعض یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ یہ خبر واحد ہے یا یہ شاذ ہے۔ میں ایسے لوگوں سے پوچھتا ہوں کیا خبر واحد اگر قرآن کی آیت کی طرح بھی اور لاریب ہو تو کیا ہم صرف اس لیے ٹھکرا دیں گے کہ یہ خبر احاد ہے ایسا نہیں ہوسکتا۔

اسی طرح شہادت ثالثہ مقدسہ قرآن و حدیث فرمان معصوم سے اظہر من الشمس ثابت ہے لیکن یتیمان علم ہمیشہ شاذ و احاد کے چکر چلا کر فرمان معصوم کو رد کر دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں حدیث پیغمبر اسلام۔ اصول کافی میں ملاحظہ فرمائیں:

قال رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم قد کثرت الکذوب علی امامٓا جاء کم عنی موافقت القرآن انا قلتہ وما جاء کم عنی مخالفت القرآن لم اقلہ۔ (۲)

(ترجمہ) سرکار ارشاد فرماتے ہیں مجھ پر جھوٹ بولنے والے بہت ہیں لیکن جو بات تمہارے پاس میری طرف سے پہنچے اگر قرآن کے موافق ہو تو میں نے ضرور کہی ہے اگر قرآن کے مخالف ہے تو میں نے ہرگز نہ کہی ہے۔

اب چونکہ قرآن نے ایک مرتبہ نہیں متعدد مقامات پر ولایت علیؑ کی گواہی کے متعلق کھلم کھلا اعلان فرمایا ہے اور متعدد احادیث سے اہمیت ولایت کی وضاحت فرمائی ہے لیکن مقلدین صاحبان ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ مراجعت کی سربلندی کی خاطر قرآن کو جھٹلایا جاتا ہے۔ احادیث کی صریحاً مخالفت کی جاتی ہے۔

ایسی بہت سی احادیث احتجاج طبرسی وغیرہ میں موجود ہیں جب پیغمبر اسلام نے احادیث کو پرکھنے کا طریقہ قرآن سے بتایا ہے تو ہم کس طرح حقائق سے روگردانی کریں۔ آقائی ری محمد شہری لکھتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

کان الفریضۃ نزل بعد الفریضۃ الاخری وکانت الولایۃ آخر

الفرائض فانزل اللّٰہ عزوجل الیوم اکملت لکم دین کم یقول اللّٰہ تعالیٰ لا انزل علیکم بعد ھذا الفریضۃ قد اکملت لکم الفرائض۔ (۳)

(ترجمہ) معصوم فرماتے ہیں ایک فریضہ دوسرے فریضے کے بعد نازل ہوتا رہا لیکن ولایت آخری فریضہ تھا لہٰذا خداوند عالم نے الیوم اکملت لکم کی آیت کو نازل فرمایا گویا کہ خداوند عالم نے فرما دیا کہ میں نے تمام فرائض نازل کر دیئے اب کوئی فریضہ باقی نہیں ہے۔

مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ ولایت علیؑ عام لفظ نہیں ہے بلکہ آخری فریضہ ہے اس کے بعد فرائض کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اس پر بحث کا آغاز ہم تھوڑی دیر بعد کریں گے۔

ثقۃ السلام کلینی علیہ؀ اور آقائی ری محمد شہری لکھتے ہیں کہ معصومؑ نے فرمایا:

بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰۃ والزکاۃ والصوم والحج والولایۃ ولم ینادی بشیء کمانودی بالولایۃ۔ (۴)

(ترجمہ) اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور ولایت امیرالمومنین اور ولایت کی جس قدر منادی کی گئی کسی اور کی نہیں ہوئی۔ (فرمان باقر العلوم علیہ السلام)

فرمان معصوم سے یہ ثابت ہے کہ ولایت کی تاکید نماز سے بھی زیادہ ہے۔

قال علیہ السلام بنی السلام علی خمسۃ اشیاء علی الصلوٰۃ والزکاۃ والحج والصوم والولایۃ قال زراۃ قلت ای شی من ذالک افضل فقال" الولایۃ افضل لانھا مفتاح ھن والوالی ھو دلیل علیھن۔ (۵)

(ترجمہ) سرکار فرماتے ہیں اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ

اور ولایت امیرالمومنینؑ۔ زرارۃ (صحابی) کہتے ہیں میں نے عرض کیا ان تمام میں افضل کون سی ہے فرمایا ولایت' کیونکہ ولایت ان سب اعمال کی کنجی ہے اور ''الوالی'' اس کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

نتیجہ کلام معصومؑ:

(ا) ولایت نماز سے افضل ہے۔

(ب) ولایت نماز کی کنجی ہے۔

(ج) ولایت آخری فریضہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ' **الصلوٰۃ مفتاح الجنۃ** '' نماز جنت کی کنجی ہے لیکن جو نماز جنت کی کنجی ہے اس نماز کی کنجی ولایت ہے۔ نماز نہ ہوگی جنت نہ ملے گی اور ولایت نہ ہوئی تو نماز قبول نہیں ہوگی۔

جنت کا دروازہ کھولنے کیلئے نماز کی ضرورت ہے اور نماز کو قابل جنت بنانے کے لیے ولایت علیؑ کی ضرورت ہے۔ ولایت نماز سے افضل ہے' ولایت نماز کی کنجی ہے۔ اب جن کی نماز ولایت کی گواہی سے باطل ہو جاتی ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ولایت افضل نماز مفضول۔ اگر مفضول میں افضل کا ذکر آ جائے تو مفضول کے درجات بلند ہو جاتے ہیں گویا کہ ولایت نماز کو چار چاند لگا دیتی ہے۔

نہ جانے ''علماء کرام'' کو ولایت علیؑ کی گواہی سے صدمہ کیوں پہنچتا ہے۔ شہادت ثالثہ کا نام سن کر بے ہوش ہونے کی بجائے ہوش میں آ کر تحقیق و تدقیق کرنی چاہیئے۔ اب ہم ان عوامل کی جانب قارئین کی توجہ مبذول کروانا چاہتے ہیں جن عوامل کے سبب شہادۃ ثالثہ مفقود ہوتی چلی گئی۔

ا۔ قلت وقت

شہادت ثالثہ مقدسہ کی ترویج کیلئے زندگی رسالت مآبؐ میں وقت نہ مل سکا کیونکہ ہر چیز کی شہرت دو باتوں پر موقوف ہوتی ہے (ا) وقت (۲) ترویج۔ جتنا وقت شہادت توحید اور شہادت رسالت کو ترویج کیلئے ملا اتنا وقت شہادت ثالثہ کی ترویج کیلئے نہ مل سکا بلکہ اگر یہ کہا جاوے کہ وقت ملا ہی نہیں تو یہ کہنا غلط نہ ہوگا۔

اسلام کے احکام وفرائض بتدریج نازل ہوتے رہے۔ تبلیغ اسلام کا آغاز مکہ سے ہوا۔ اختتام مدینہ منورہ میں ہوا۔ مکہ میں چونکہ بت پرستی عروج پرتھی لہٰذا تقاضا وقت یہ تھا کہ کئی خداؤں کو چھوڑ کر ایک احد و واحد لاشریک خدا کی توحید کی طرف دعوت دی جاوے اس لیے آغاز کلمہ توحید سے ہوا...... اس وقت جو صدا بلند ہوئی وہ یہ تھی "قولو الا اله الا الله تفلحوا" جو کلمہ توحید پڑھے گا وہ نجات پائے گا اب جس شخص نے کلمہ توحید پڑھ لیا اور وہ مر گیا پس وہ جنتی ہوا۔ کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اس نے محمد رسول اللہ نہیں پڑھا لہٰذا وہ جہنمی ہے۔ ہرگز نہیں کہہ سکتا اس وقت صرف اتنا ہی حکم تھا۔ اب تبلیغ توحید کا سلسلہ عرصہ تیرہ برس تک مکہ میں چلتا رہا اور لوگ دعوت توحید قبول کرتے رہے اسی طرح توحید کی مخالفت بھی ہوتی رہی۔

ترویج شہادتین

تیرہ سال کا طویل عرصہ مکہ میں ترویج توحید کا پرچار لا الہ الا اللہ مسلسل ہوتا رہا۔ تکبیر کی صدائیں فضاؤں میں گونجتی رہیں۔ حضورؐ نے ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ چلے آئے۔ اب مدینہ پہنچ کر حضورؐ نے توحید کے ساتھ رسالت کی تبلیغ بھی شروع کر دی اور پورے دس سال مدینہ میں شہادت توحید اور شہادت رسالت کا ڈنکا بجتا رہا گویا مکہ اور مدینہ میں عرصہ ۲۳ برس شہادتین (توحید ورسالت) کا پرچار ہوا مگر اس کے باوجود نہ تو پورا مکہ ہی قائل توحید ہو سکا اور نہ ہی پورا مدینہ توحید ورسالت کی گواہی پر متحدہ ہو سکا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ (شہادتین) کی مزاحمت صرف مشرکین اور کافرین نے کی مگر شہادت ولایت علیؑ کو تین محاذوں پر مزاحمت سے واسطہ پڑا۔ جہاں کافر ومشرک انکار کر رہے تھے وہاں مسلم منافقین بلکہ مومنین بہروپ منافقین کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ یہ بھی ایک سبب تھا شہادت ثالثہ کے مفقود ہونے کا۔

کافر ومشرک نہ مانے۔ منوانے کیلئے مومن ومسلم اپنے دلائل اور کردار سے منواتے رہے یوں توحید ورسالت پروان چڑھتی رہی مگر جس شہادت کی مخالفت صرف مسلم ہی نہیں اپنے آپ کو مومن کہلانے والے بھی کرنے لگ جاویں اسے ترویج کیلئے کب موقعہ میسر ہو سکتا ہے کیونکہ مومنین بھی دو قسم کے ہیں۔

(۱) رحمانی مومن (۲) شیطانی مومن۔ جیسا کہ قرآن حکیم واضح ارشاد فرما رہا ہے:

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

(سورہ سبا آیت ۲۰)

(ترجمہ) شیطان نے لوگوں کے خلاف اپنا گمان سچ کر دکھلایا سب نے شیطان کی اتباع کر لی إِلَّا فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مگر مومنین میں سے ایک فریق نے پیروی نہیں کی۔

ثابت ہوا اللہ تعالیٰ نے تمام مومنین کی ضمانت نہیں دی۔ زیادہ مومنین ایسے ہیں جو شیطان کی اتباع کرتے ہیں۔ ایک فرقہ مومنین کا ایسا ہے جو شیطان کا عقیدہ نہیں رکھتا۔ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی۔ اکثریت شیطانی مومنین کی ہے اور قلت رحمانی مومنین کی ہے۔ شیطانی کون ہیں جن کا عقیدہ شیطان کا عقیدہ۔ شیطان کا عقیدہ کیا ہے قرآن واضح بیان کرتا ہے۔ شہادتین کی ترویج کیلئے ۲۳ برس کا عرصہ طویل میسر ہوا جس میں ابوطالبؑ کا ایثار، حمزہ و جعفر طیار اور علیؑ کی قوت اور خدیجہ کبریٰ کی دولت۔ ان سب کی مسلسل جدوجہد سے توحید و رسالت پروان چڑھی۔

اب ذرا شہادت ثالثہ اشھد ان علیاً ولی اللہ کی ترویج کیلئے جو وقت، جو حالات پیش آئے وہ بھی کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ اب ہمیں ترویج ولایت کیلئے جو وقت میسر ہوا مختصراً اس کا بھی تذکرہ کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸ ذوالحج ۱۰ھ کو ولایت امیر المومنین علیہ السلام آخری فریضہ کی شکل میں نازل ہوئی جس کی تبلیغ میدان خم غدیر میں سرکار دو جہاںؐ نے بڑی وضاحت سے فرما دی۔ ۲۸ صفر ۱۱ھ کو سرور کونینؐ کی رحلت ہو گئی۔ یوم غدیر سے لے کر یوم انتقال رسول تک کل مدت دو ماہ اور نو دن میسر ہوئی۔ اسی دوران میں رسول اللہؐ علیل ہو گئے۔ کچھ ایام علالت میں گزر گئے۔

اب ارباب دانش ذرا غور فرمائیں۔ کہاں توحید و رسالت کی تبلیغ کے ۲۳ برس، کہاں ولایت امیرؑ کی ترویج و تبلیغ کیلئے ۲ ماہ ۹ دن کا عرصہ اور پھر فوراً انتقال پر ملال سرور کونینؐ کے بعد عنان حکومت ان ہاتھوں میں چلی گئی جو کسی بھی صورت علی علیہ السلام کو برداشت نہیں کر سکتے تھے جنھوں نے مکمل حکومتی طاقت سے

گواہی ولایت علیؑ کو ایک غلط حرف سمجھ کر مٹانے کے ساتھ ساتھ دبا دیا۔ جو زبانیں کلمہ توحید و رسالت پڑھنے قبول کرنے میں ۲۳ برس کے عرصہ کا تقاضا کریں ایسی کند لکنت آمیز پتھریلی زبانیں عرصہ دو ماہ میں تیسری گواہی ادا کرنے میں کیسے تیار ہو سکتی تھیں۔

۲۔ شہادت ثالثہ کے مفقود ہونے کا دوسرا سبب۔ المیہ قرطاس

یہ واقعہ صحاح ستہ میں ''حدیث قرطاس'' کے نام سے مشہور ہے۔ اسلام میں گروہ بندی اور فرقہ واریت کی ابتداء اسی المیہ کے روز معرض وجود میں آئی۔ سرکار دو جہانؐ کے سامنے آپ کی عین حیات میں دو فرقے وجود میں آ گئے ایک فرقہ علیؑ اور اس کے ماننے والے' دوسرا فرقہ کچھ صحابہ کرام جو کہ ایک مشہور و معروف صحابی کے زیر قیادت وجود میں آیا۔ مختصراً المیہ قرطاس کا واقعہ کچھ یوں ہے۔ حضور بستر رسالت پر علیل پڑے تھے اور کافی صحابہ دربار رسالت میں حاضر تھے۔ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ حضور نے قلم دوات اور کاغذ طلب کیا۔

"ایتونی بقرطاسٍ" مجھے لکھنے کا سامان دو۔

اکتب لکم کتاب لن تضلوا بعدی

(ترجمہ) میں ایسی تحریر لکھ دوں کہ میرے بعد تم گمراہ نہ ہونے پاؤ۔

ایک صحابی اٹھے حکم رسول کو ٹھکراتے ہوئے کہنے لگے...... **قد غلب علیه الوجع** ...... حضور (معاذ اللہ) یوں بیماری کی حالت میں سب کچھ کہے جا رہے ہیں ان کا حکم مت مانو...... **حسبنا کتاب اللّٰه** ۔ ہمارے پاس بس قرآن مجید ہے جو ہمیں کافی ہے۔ ایک طبقہ کہتا تھا کہ قلم دوات دے دو' دوسرا وہی بات کرتا کہ نہ دو جوان کے سردار نے کی تھی۔ بالآخر جھگڑا ہوا۔ حضورؐ کو فرمانا پڑا گیا...... **قوموا عنی** ...... اٹھ جایئے میرے پاس سے اور صحاح ستہ میں تو یہاں تک الفاظ ہیں کہ معاذ اللہ رسول خداؐ کو بیماری کی وجہ سے ہذیان ہو گیا ہے۔ ٹھیک باتیں نہیں کر رہے ہیں کتاب خدا کافی ہے۔

میں اس پر جی بھر کے گفتگو نہیں کر سکتا اس لئے سچ اور حق باتوں کو برداشت کرنا آسان کام نہیں

ہے۔ اگر یہ قلم دوات مل جاتے تو خلافت' امامت اور شہادت ثالثہ مقدسہ کا تنازعہ ختم ہو جاتا۔ اب بعض لوگ سوچ رہے ہوں گے کہ واقعہ قرطاس کا ولایت سے کیا تعلق۔ واقعہ قرطاس سے شہادت ولایت علیؑ کا تعلق ہے' ملاحظہ فرمایئے۔

اس واقعہ قرطاس سے پہلے بھی ایک موقعہ پر رسول اللہؐ نے قلم دوات طلب کی اور گواہی ولایت پر عہد لیا...... مگر یہ عہد بیرون مدینہ عربیوں' عجمیوں' قبطیوں اور حبشیوں سے تھا۔ لیکن اب جو قرطاس پیغمبر اسلام مانگ رہے تھے یہ قریب بیٹھنے والوں کیلئے تھا۔

شیخ صدوق امالی میں اور عالم ربانی حافظ رجب البرسی مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین میں لکھتے ہیں سابقہ صفحات میں بمعہ حوالہ عبارت گزر چکی ہے۔

رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلام خاص سے کہا جس کا نام ابوالحمراء تھا کہ جاؤ ایک سو عربی' پچاس عجمی' تیس آدمی' قبطی اور بیس حبشی بلا لاؤ۔ جب یہ سب آ گئے تو حضور نے چار صفوں میں بالترتیب کھڑا کیا پھر رسول اللہؐ کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد ثناء کے بعد فرمایا:

یا معاشر العرب والعجم والقبط والحبشه شهادة لا اله الا الله وحده لا شريك لـه وان محمداً عبده و رسولـه وان علياً امير المومنين ولى الله۔ قالو انعم اللهم اشهد حتى قالها ثلاثة

(ترجمہ) پیغمبر اسلام نے ان چاروں صفوں سے فرمایا گواہی دو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمدؐ اس کے عبد اور رسول ہیں۔ وان علیاً امیر المومنین ولی اللہ سب نے کہا ہم نے گواہی دی حتیٰ حضور نے تین مرتبہ ان سے کہلوایا۔

پھر فرمایا **یا علی ائتنی بدواة و بیاض فاتاه بهما** ۔ فرمایا علیؑ قلم دوات اور بیاض لاؤ علیؑ نے پیش کیا **فقال اکتب** فرمایا لکھو۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

هـذا ما اقرت به العرب والعجم والقبط والحبشة اقروا بان لا اله

الا الله وحده لاشريك له وان محمداً عبده و رسوله وان علياً امير المومنين ولى الله ثم ختم صحيفة و دفعها الى على ابن ابى طالب۔

(ترجمہ) یا علی لکھیں یہ اقرار عرب' عجم' قبط اور حبشہ کی طرف سے کہ وہ اقرار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ محمد اس کے عبد اور رسول ہیں۔ علیؑ ان کے امیر المومنین اور ولی اللہ ہیں پھر اس پر مہر لگا کر علیؑ کے سپرد کر دیا۔

- قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اقوام عالم سے رسول اللہ نے یہ تین گواہیاں تین مرتبہ لیں۔
- پھر ان کے اس حلف نامہ کو تحریر کروایا۔
- پھر مہر لگا کر وہ اشقام امیر المومنین علیہ السلام کے سپرد کیا۔
- اگر بات مستحب تک تھی تو غلام خاص کو بھیج کر اقوام عالم کے سرکردہ لوگوں کو کیوں بلایا۔
- اگر جزو اذان واقامت وتشہد نہیں تھی تو تینوں گواہیاں ایک طرز بیان ایک ہی جیسی کیوں لی گئیں۔
- اگر بقول علماء سوء ان کی کوئی قیمت (Value) نہ تھی تو حلفیہ بیان کیوں لکھایا گیا۔
- پھر اشقام لکھنے کے بعد مہر لگا کر علیؑ کے سپرد کیوں کیا گیا۔
- زبانی اقرار لینے کے بعد قلم دوات کیوں طلب کی گئی۔
- کیا لایعنی اور بے معنی باتوں کو سپرد قلم کیا جاتا ہے۔

یہ باتیں بوقت علالت صحابہ کرام سے دہرانا چاہتے تھے اسی لیے قلم دوات کا مطالبہ کیا۔ انکار کرنے والے نے انکار کیوں کیا؟ اس لیے انہیں یہ علم ہو چکا تھا کہ چند روز پہلے عرب وعجم' قبط وحبش سے شہادت ولایت امیر المومنین لے کر ان سے تحریر لکھوائی گئی اور وہ اطراف عالم میں اپنے اپنے ممالک جا کر اس گواہی کی اہمیت بیان کریں اور اس کی تبلیغ کریں۔

صاحب انکار نے اسی لیے دماغ رسالت پر حملہ کیا...... **قد غالب عليه الوجع حسبنا**

کتاب اللّٰه ...... بیماری کی وجہ سے بول رہا ہے (معاذ اللہ) ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے...... حالانکہ رسول قلم دوات مانگ رہے ہیں کہ فیصلہ کر دوں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا۔ یہ قلم دوات نہ دینا اس امر کی دلیل ہے کہ معاہدہ غدیر پر رسول تحریری طور پر حلف لینا چاہتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ پہلے اقوام عالم سے رسولؐ ایسا معاہدہ تحریراً لے چکے ہیں۔ اس لیے صاف انکار کر دیا اور حکم رسول کو ٹھکرا دیا۔ وہاں پر دو پارٹیاں معرض وجود میں آ گئیں۔ ایک لکھوانے کے حق میں تھی، دوسری پارٹی اپنے لیڈر کے نقطہ اعتراض پر قائم تھی۔ وہ نہیں لکھوانا چاہتے تھے چنانچہ قضیہ قرطاس بھی شہادت ثالثہ مقدسہ ختم کرنے میں اول اینٹ کا کام کر گیا۔

چند سطور کے بعد ہم ثابت کریں گے کہ حسبنا کتاب اللہ کہنے والے ہی نے شہادت ولایت کو اعمال سے خارج کیا۔

۳۔ تیسرا سبب۔ مخلص شیعوں کی کمی

شہادت ثالثہ مقدسہ کی ترویج کیلئے مخلص احباب کی ضرورت تھی کیونکہ اب نہ تو ابو طالبؑ کی پشت پناہی حاصل تھی اور نہ دولت خدیجہؑ باقی بچ سکی جو مکہ و مدینہ کے لوگوں کے قرضے معاف کر کے **اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ** کا اقرار کروا لیتیں اور نہ ہی جعفر و حمزہ کی تلواریں تھیں جن کے خوف سے اس شہادت عظمیٰ کو دائرہ دین میں باقی رکھا جاتا اور مساجد کے محرابوں اور مناروں سے یہ صدائیں بلند ہوتی رہتیں۔

والی شریعت نبی اکرم بھی دنیا میں نہ رہے جن کی بظاہر اعزت کرتے ہوئے لوگ اس شہادت پر قائم رہتے۔ بس چند گنتی کے مخلص ساتھی علیؑ کے باقی رہ گئے وہ بھی ضعیف العمر ہو چکے تھے مثلاً سلمان الفارسی، جناب ابوذر، جناب مقداد، حذیفہ یمان، عمار یاسر وغیرہ۔ انہوں نے حین حیات نبوی میں اپنی اذانوں کو اشہد ان علیاً امیر المومنین ولی اللہ سے مزین کر کے مدینے کی فضاؤں کو معطر کر دیا۔ لوگوں نے سرکار رسالت مآب سے ان کی شکایات کی کہ حضورؐ دیکھئے سلمان، ابوذر، مقداد اذانوں میں علیؑ کی ولایت کی گواہی دے رہے ہیں۔ سرکار نے فرمایا کہ غدیر کے میدان میں اعلان ولایت سن کر بھی شکایات کر رہے ہو۔

کتب امامیہ میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ سلمان' ابوذر' مقداد رسول اللہ کی طرف اذان ولایت دینے کیلئے بحن کو مقرر تھے جیسا کہ آئندہ صفحات میں ہم بمعہ حوالہ جات پیش کریں گے۔

تاریخ خود شرمندہ ہے ابوذر' سلمان اور مقداد سے آنکھیں چرا لیتی ہے۔

یہ وہی ابوذر تھے جن کے متعلق مشہور حدیث رسالت موجود ہے کہ آسمان نے اس پر سایہ نہیں کیا زمین نے اسے چلنے کیلئے جگہ نہیں دی جو ابوذر سے بڑھ کر صدیق ہو اور جناب سلمان کے متعلق فرمایا ......**السلمان منا اھل البیت** ......سلمان ہم اہل بیت میں سے ہے اور مقداد کے متعلق کتب صحاح ستہ گواہ ہیں کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا ''جنت مقداد کی مشتاق ہے'' ان جلیل القدر صحابہ کا کیا جرم تھا کہ بعد از رسالت مآب عثمان اقتدار سنبھالتے وقت ان صحابہ کو شامل کیوں نہ کیا گیا۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ یہ علی والے تھے۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ اشہد ان علیا امیر المومنین ولی اللہ کی گواہی دیتے تھے۔ ابوذر کو مدینے سے شام' پھر شام سے مدینے اور پھر مدینے سے ربذہ جیسے بے آب وگیاہ صحرا میں اذیت ناک سلوک کر کے کیوں نکالا گیا۔

کیا معاذ اللہ ابوذر منکر توحید تھے؟

کیا ابوذر منکر رسالت تھے معاذ اللہ؟

کیا ابوذر نماز نہیں پڑھتے تھے؟

کیا ابوذر روزہ نہیں رکھتے تھے؟

کیا فریضہ حج کے منکر تھے؟

کیا ابوذر نے شریعت محمدی بدل ڈالی؟

کیا ابوذر نے دین محمدی میں بدعتوں کا اجراء کیا؟

ہر گز نہیں............

ابوذر جیسا نمازی چشم فلک نے دیکھا ہی کب ہے جو جنگل میں نماز پڑھتا اور بھیڑیا اس کی بھیڑوں کی رکھوالی کرتا۔ وہ ابوذر جس کی راتیں دہلیز بتول پر سجدے میں بسر ہوتیں اور دن حالت روزہ میں بسر ہوتا

اور چوبیس گھنٹے آل محمدؑ کے چہروں کی تلاوت میں گزر جاتے۔ یہ ابوذر ہی تھے جنہوں نے اذیتیں اٹھا کر مدینہ سے شام شام سے مدینہ تک **اشھدان علیاً امیر المومنین ولی اللہ** کی فلک شگاف آوازوں سے دشمنان آل محمدؑ کے کلیجے ہلا کر رکھ دیئے اور صحراؤں جنگلوں میں ولایت علیؑ کے پھول کھلا دیئے۔ ایسے مخلص دوستوں کی شدید کمی تھی جو مدینہ وشام میں ولایت کی آواز اٹھانے کے قابل ہوتے۔ شام و مدینہ کے حکام کے جھوٹے شوروشغب میں ابوذر سلمان مقداد کی صدائے ولایت دب کر رہ گئی لیکن دبی ہوئی چنگاری جب بھڑکتی ہے تو پھر شہروں کے شہر لپیٹ میں آجاتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت دور نہیں کہ مستقبل قریب میں آپ دیکھیں گے ہر مسجد کے محراب میں ہر خوش نصیب خطیب پیش نماز کی زبان سے **اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیاً اَمِیرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللہ وَاَوْلَادہُ الْمَعْصُومِیْنَ** کی روح پرور آوازیں بلند ہوں گی۔ تمام شیعان حیدر کرارؑ اس ایک نقطہ ولایت پر متحد ہو جاویں گے۔ امام زمانہ علیہ السلام مجھے یہ وقت دیکھنا نصیب فرمائے آمین ثم آمین بحق جناب سیدۃ نساء العالمین۔

۴۔ چوتھا سبب...... انتقال رسولؐ اور عنان حکومت آل محمدؐ کے حزب اختلاف کے ہاتھوں میں

قارئین کرام! شہادت ثالثہ مقدسہ کے مفقود ہو جانے کا چوتھا بڑا سبب انتقال رسالت مآب کے بعد منبر رسول پر جناب امیر علیہ السلام کے حزب اختلاف لوگوں کا قبضہ تھا۔ شہادت ثالثہ مقدسہ کی مخالفت کرنے والے ذرا تعصب سے الگ ہو کر سوچیں تو مسئلہ سمجھ میں آجائے گا۔

انتقال رسالت مآب کے بعد اگر عنان خلافت الہیہ منبر رسولؐ سرکار امیر المومنین علیہ السلام کو میسر ہو جاتا تو ابوذر سلمان ومقداد و بلال کو اذانیں سنانے کا موقعہ مل جاتا تو آج ہر بے لگام خارجی ناصبی مقصر کو شہادت ولایت علیؑ کو بدعت کہنے کا موقعہ نہ ملتا اور شہر یہ خور طبقہ اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے کبھی زبان درازیاں نہ کرتا۔

اعلان غدیر کے دو ماہ نو دن بعد آفتاب رسالت بظاہر اغروب ہو گیا اور عنانِ حکومت ان کے ہاتھ

آ گئی جو علی ولی اللہ کی صداؤں کو زمین بوس کرنا اپنا فریضہ مذہبی اور پدری حق سمجھتے تھے۔ جو لوگ تجہیز و تکفین پیغمبر اسلام میں بھی شریک ہونا گوارہ نہ کریں اور جسد نور کو قبر میں اتارنے کا بھی انتظار نہ کریں جس کی رسالت کی گواہی دیتے تھے اس کی میت کو بے گور و کفن چھوڑ کر مسند اقتدار کے حصول میں مگن ہو جاویں وہ کس طرح شہادت ثالثہ کو ادا کر کے علیؑ کی خلافت بلا فصل کا اقرار کرتے۔

اس وقت بھی چند گنتی کے مخلص دوست علیؑ کے ساتھ مل کر تجہیز و تکفین میں شامل تھے۔ ان میں ابوذرؓ سلمانؓ مقداد حذیفہ یمان وغیرہ مصروف کار رہے ان لوگوں کو اقتدار سے زیادہ جسد رسالت سے محبت تھی اور یہی وہ طبقہ تھا جو حیات پیغمبر اسلام میں اشھد ان علیاً امیر المومنین ولی اللہ کی صدائیں بلند کر کے پیغمبر اسلام سے دعائیں لے چکے تھے۔

شہادت ثالثہ ختم کرنے میں برسر اقتدار لوگوں کا کردار

ہم یہ وضاحت کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم کسی صحابی کے صحابی ہونے کے منکر نہیں ہیں۔ ہم حضور کے صحابہ کرام کا دلی احترام کرتے ہیں۔ ہمیں اگر کوئی اختلاف ہے تو وہ فکری اور نظریاتی ہے کوئی اسے توہین صحابہ سے تعبیر نہ کرے چونکہ یہ کتاب خالصتاً اپنے مذہب کے خاص مسئلے ولایت کے اثبات پر بحث ہے لہٰذا اس شہادت ولایت امیر المومنین کے سیاق و سباق اس کے گرد و نواح کے حالات و واقعات کا جائزہ لینا مسئلے کے حل کی اہم ضرورت ہے۔

انتقال رسالت مآب کے بعد دین کا چہرہ بے رونق کیسے ہوا اور کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ آیئے پیش خدمت کئے دیتے ہیں شہادت ثالثہ کا انکار کرنے والا طبقہ یہ جان لے کہ شہادت ولایت امیر علیہ السلام دور پیغمبر اسلام میں جاری ہو چکی تھی۔ اثبات ملاحظہ فرمائیں۔

اثبات شہادت ولایت در حیات پیغمبر اسلام

قارئین کرام! یہ اذان جو آج آپ ادا فرما رہے ہیں جس میں اشھد ان علیاً امیر المومنین ولی اللہ کی دو فصلیں آتی ہیں یہ اذان دور رسالت مآب میں شروع ہو چکی تھی۔ یہ جزءِ اذان بن چکی تھی۔ نہ جانے یہ

کب بند ہوئی اور کیسے ہوئی یقیناً بعد والی حکومتوں نے اس کو چھپانے کی کوشش کی لیکن حقیقت کبھی چھپ نہیں سکتی لہٰذا ایک نہایت متعصب ترین شخص امام ابواللیث الھیروی کی عبارت کا ترجمہ انہی کی زبان میں سن لینا پوری عبارت ملاحظہ کرنے کیلئے کتاب ''فاروقی شریعت'' کو دیکھیں۔

''درحین حیات رسول خدا پنج بار و در مدت ششماہ و نہ ماہ اتفاق این مقال افتاد رفضہ را از ین جا دست دادہ کہ این الفاظ در اذان و اقامت می بردارند اما نمیدانند کہ این حکم منسوخ شدہ کہ مشائخ صحابہ گاہے آن را در زمانہ خلافت خود در اذان و اقامت نہ گفتہ اند بلکہ احدے اگر این امر جرأت کرد حضرت فاروق اموراباتادیب شدید میگرفت''۔

(ترجمہ) امام ابواللیث ہروی لکھتے ہیں کہ یہ رسول خداؐ کی حیات میں چھ مہینے کی مدت میں اور پھر نو مہینے کے اندر اندر یہ فصل یعنی (شہادت ثالثہ) پانچ دفعہ کہے جانے کا اتفاق ہوا وہاں سے رافضیوں کو یہ موقعہ ملا کہ وہ الفاظ کو اذان و اقامت کہتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ ان الفاظ کو کہنے کا حکم منسوخ ہو گیا اس لیے بڑے بڑے شیخوں نے اپنی خلافتوں کے دور میں ان الفاظ کو بھی کہنے نہیں دیا بلکہ اگر کوئی ایک شخص بھی ان الفاظ کو اذان و اقامت میں کہتا تو حضرت فاروق اس کو ادب سکھانے کیلئے بڑی سختی سے پکڑتے تھے۔

(فارسی عبارت جاری ہے)

''خود را بعلی می چسپانند بروایت منسوخہ متمسک میشوند چنانچہ شعار خود ساختہ اند کہ در اذان و اقامتہ علیاً ولی اللہ میگویند و این گفتن امین دین می انگارند نمی دانند کہ اکابر صحابہ در ترک آن کوشیدہ اند اگر جواز میداشت از ایشان اول صادر میگردید این بحث را در کتاب معارف عثمانیہ بہ بسط تام نوشتہ امر عبدالرحمان عسقلانی''

(ترجمہ) یہ رافضی لوگ خود کو علیؑ سے چپکاتے ہیں اور منسوخ حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ انہوں نے اذان' اقامت میں علیاً ولی اللہ کو اپنا شعار بنالیا ہے اور ایسا کہنے کو حقیقی دین

سمجھتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ بڑے صحابہ نے علیاً ولی اللہ کو بند کرنے میں بڑی کوششیں کی تھیں اگر یہ جائز ہوتا تو وہ پہلے خود اس پر عمل کرتے۔

حاصل نظر:

کتب اغیار سے یہ دو پیراگراف میں نے آپ کے سامنے پیش کیے۔ مکمل عبارت جس نے ملاحظہ کرنا ہو وہ امام ابوالليث الہروی کی کتاب ''فاروقی شریعت'' اور علامہ عبدالرحمٰن عسقلانی کی کتاب ''فضائح الروافض'' میں دیکھیں۔ حالات کے پیش نظر میں اس پر کھلا تبصرہ نہیں کرسکتا بہر حال اس عبارت سے جو نتائج برآمد ہوئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ علیاً ولی اللہ حین حیات پیغمبر اسلام جاری ہو چکا تھا۔

ب۔ بقول مذہب مخالف زندگی رسالت کے پنج ماہ یا نو ماہ میں پانچ مرتبہ کہا گیا۔

ج۔ مخالف تسلیم کرتا ہے ان پانچ مرتبہ شہادت ولایت ادا کرنے سے رافضیوں کو موقعہ مل گیا۔

د۔ پھر مخالف یہ کہہ گیا کہ یہ کلمہ منسوخ ہو گیا تھا لیکن جس حدیث یا آیت سے علیاً ولی اللہ منسوخ ہوا وہ حدیث یا آیت پیش نہ کرسکا۔

ہ۔ بلکہ منسوخ کی جانے کی وجہ بھی خود مولف نے بتلا دی اور وہ وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ بڑے شیخوں نے اپنی خلافتوں کے دور میں اسے کبھی نہ کہنے دیا۔

و۔ ثابت ہوا بڑے شیخوں کے دور میں اس کے کہنے کی کوشش جاری رہی لیکن انہوں نے ایسا نہ کرنے دیا۔

ز۔ بلکہ اگر کوئی شخص یہ کلمات اشھد ان علیاً ولی اللہ کہہ دیتا تو عمر انہیں ادب سکھانے کیلئے بڑی سختی کرتے۔

ح۔ یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ صحابہ کرام نے اسے بند کرنے میں بڑی محنت کی تھی۔

ط۔ اظہر من الشمس یہ طے ہے شہادت ثالثہ جزء اذان اقامت وتشہد صلوٰۃ تھی۔ کیونکہ اذان تو نماز میں بلاوے کا نام ہے اور اقامت منشور نماز کا نام ہے جو جو نقاط اقامت میں ہوں گے انہی نقاط پر تمام نماز مشتمل ہوگی۔

ی۔ یہ تو تسلیم کرلیا کہ نو مہینوں میں پانچ مرتبہ یہ کلمات کہے گئے لیکن یہ نہیں بتایا کہ کہنے والے صحابہ کون کون تھے کیونکہ مخالف نے شیخوں کا نام بھی بتا دیا لیکن اقرار کرنے والوں کا نام نہیں بتایا۔

ک۔ جب ابولیث اور عبدالرحمان عسقلانی کو یہ تو پتہ چل گیا کہ پانچ مرتبہ کلمات کہے گئے۔ انہیں یہ بھی پتہ تھا کہ کہنے والے صحابہ کا نام سلمان محمدی اور ابوذر غفاری مقداد تھا۔

ل۔ یہ نام اس لیے نہیں بتائے کہ جانتا تھا کہ سلمان کا نام بتا دیتا تو لوگ سمجھ سکتے تھے کہ یہ وہی سلمان ہے جس کے متعلق پیغمبر اسلام نے ''**السلمان منا اهل البيت**'' فرمایا تھا اور لوگ یقیناً سمجھنے پر مجبور ہو جاتے اتنی شان کا مالک صحابی کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا۔ ابوذر کا نام اس لیے نہیں لیا کہ بقول رسالت ابوذر سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی صادق ہی نہیں ہے لہٰذا شہادت ولایت کے خلاف جو مہم تھی وہ ناکام ہو جاتی۔

م۔ موصوف کے کلام سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اذان واقامت میں علیاً ولی اللہ دور رسالت میں ہی شروع ہو چکا تھا خصوصاً واقعہ غدیر سے پہلے ہی گواہی ولایت کا آغاز ہو چکا تھا کیونکہ موصوف لکھتے ہیں دور رسالت میں چھ یا نو مہینے میں پانچ مرتبہ ایسا ہوا۔ واقعہ غدیر کے دو مہینے نو دن بعد رسول اللہ کا انتقال ہوا تھا۔ اس کا مطلب حیات پیغمبر اسلام کے آخری سات مہینوں میں شہادت ولایت امیر المومنین عبادات کا جزو بن چکی تھی۔

آیئے ہم ان عظیم ہستیوں کا تعارف کرواتے ہیں جنہوں نے زمانہ پیغمبر اسلام میں علیاً ولی اللہ کی گواہی کا آغاز کر دیا تھا۔ اس بات کا ثبوت بھی برادران اہل سنت والجماعت کی ایک مقتدر ہستی نے فراہم کیا

جن کا نام نامی اسم گرامی حضرت عبداللہ مراغی مصری ہے اور جس کتاب میں یہ واقعہ درج ہے اس کا نام ہے ''کتاب السلافۃ فی امر خلافۃ'' ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت سلمان فارسی اور گواہی ولایت

صدیوں پہلے ایک محدث و محقق اہل سنت حضرت عبداللہ مراغی مصری لکھتے ہیں:

ان سلمان الفارسی ذکر فیھا الشھادۃ بالولایۃ لعلیؑ بعد الشھادۃ بالرسالۃ فی زمن النبیؐ فدخل رجل علی رسول اللہؐ فقال یا رسول اللہ سمعت امر الم اسمع قبل ذالک فقالؐ ماھو فقال۔ سلمان قدیشھد فی اذانہ بعد الشھادۃ بالرسالۃ الشھادۃ بالولایۃ لعلیؑ فقال سمعتم خیراً۔

(ترجمہ) سلمان فارسی شہادت رسالت کے بعد شہادت ولایت علیؑ زمانہ رسالت مآبؐ میں اپنی اذان میں کہتے تھے پس یہ اذان سن کر ایک شخص سرکار رسالت مآبؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا آج میں ایسی بات سن کر آیا ہوں جو اس سے پہلے نہیں سنی۔ حضور نے پوچھا وہ کیا ہے کہنے لگا کہ سلمان فارسی آپ کی رسالت کی گواہی کے بعد ولایت علیؑ کی گواہی دے رہا ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا تو نے بڑی اچھی بات سنی ہے۔

ب۔ جناب ابوذر غفاری کا زمانہ رسولؐ میں اذان و اقامت میں شہادت ولایت علیؑ دینا

مذکورہ کتاب میں پھر مولف مصری لکھتے ہیں کہ رسول بیٹھے ہوئے تھے۔ **ان رجلا دخل علی رسول اللہ وقال یا رسولؐ اللہ ان ابوذر یذکر فی الاذان بعدالشھادۃ بالرسالۃ**

الشهادة بالولاية لعلي يقول اشهد ان علياً ولي الله فقال كذالك او نسيتم قولي في غدير خم من كنت مولاه فعلي مولاه فمن نكث فانما ينكث على نفسه۔

مولف کتاب مذکور لکھتے ہیں اسی طرح ایک اور شخص خدمت رسالت مآب میں آئے اور کہا یا رسول اللہ ابوذر آپ کی رسالت کی گواہی کے بعد اذان میں علیؑ کی ولایت کی گواہی دے رہا ہے اور وہ کہتا ہے **اشهد ان علياً ولي الله**۔ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ تم میرا قول غدیر خم منت کنت مولاہ فعلی مولاہ بھول گئے۔

ان پر دو صحابہ کرام نے دور رسالت مآبؐ میں شہادت ثالثہ کا آغاز کر دیا تھا۔ ہر دو آنے والے شکایتی پٹھوؤں کو رسولؐ اللہ نے جواب دیا وہ بھی آپ نے پڑھ لیا اگر اس دور میں اس دور کے ملاں ہوتے تو یقیناً رسول اللہ کے زبان حرکت میں لانے سے پہلے بول اٹھتے نہیں بلکہ چلا اٹھتے یہ جزو اذان نہیں ہے اذان دوبارہ کہو یہ باطل ہوگئی ہے۔ (معاذ اللہ)

لیکن پیغمبر اسلام نے ہر دو اشخاص کو یہی جواب دیا۔ یہ سلمان و ابوذر صحیح کر رہے ہیں تم نے غدیر کا فرمان بھلا دیا ہے۔ ثابت ہوا غدیر کا جلسہ شہادت ثالثہ کے اجراء کا جلسہ تھا۔ یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو چکی ہے کہ یوم غدیر ہی شہادت ثالثہ واجب ہو چکی تھی۔ جسے زبردستی نکالا گیا اور مولوی اسے بدعت اور نہ جانے کیا کیا کہہ رہا ہے ایک ابوذر کو جلاوطنی کی سزا صرف شہادت ولایت کی تبلیغ کی وجہ سے سہنی پڑی لیکن قلندر مزاج ولایت شناس کب حق گوئی سے رُکتے ہیں۔

شہادت ثالثہ دور اُمیہ میں مفقود ہوئی

ثقۃ السلام کلینی علیہ رحمہ ''تنویر الایمان'' میں لکھتے ہیں جس میں منجملہ کلمات اذان کے اشہد ان امیر المومنین و امام المتقین علیاً ولی اللہ بھی شامل تھا۔ مصابیح الرشاد میں سید محمد طبرسی لکھتے ہیں کہ کلمہ علیاً ولی اللہ زمانہ سید دو عالم میں موجود تھا جو بنی اُمیہ کے زمانہ میں متروک ہوا یہ تمام حوالہ جات بحوالہ ''فلک النجات حصہ ثانی ص ۱۳۳ پر موجود ہیں۔

قارئین گرامی قدر ان دو ثقہ علماء کا یہ فیصلہ ہے کہ دورِ نبویؐ میں شہادت ثالثہ موجود تھی جسے بنی اُمیہ کے ظلم نے مفقود کر دیا اب کسی عقل کے اندھے کو نظر نہ آئے تو اس میں موالیان حیدر کرار کا کیا جرم ہے۔ یہ کلمہ روز ازل سے ارکان اسلام کا جز رہا ہے اللہ کا دین اس سے مکمل ہوا تھا۔

شہادت ثالثہ مقدسہ اور حکمران طبقہ کا کردار

آیئے ہم شہادت ثالثہ مقدسہ کو ختم کرنے میں ارباب اقتدار کا کردار پیش کرتے ہیں۔ انتقال رسول خداؐ کے بعد دین کا چہرہ کیسے مسخ ہوا اور شریعت محمدیہ میں کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ دین کے اس بگاڑ کی داستان بزبان امیر المومنین سنیئے۔ یہ روداد ابن عباس کو سرکار امیر علیہ السلام سناتے ہیں مکمل تفصیل بیان کرنا حالات کا تقاضا نہیں ہے اور نہ ہی وقت اجازت دیتا ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام کی ایک بڑی شہرہ آفاق دعا ہے ''دعائے صنمی قریش'' کے نام سے مشہور ہے جو صحیفہ علویہ' مصباح الکفعمی' تحفۃ العوام قدیم' وظائف الابرار میں مرقوم ہے۔ اس کے بعض اقتباسات پیش خدمت ہیں:

۱۔ الَّذِیْنِ خَالَفَا اَمْرَکَ وَ اَنْکَرَا وَحْیَکَ وَجَحَدَا اِنْعَامَکَ وَعَصَیَا رَسُوْلَکَ

(ترجمہ) اے اللہ انہوں نے تیرے حکم کی نافرمانی کی۔ تیری وحی کا انکار کیا۔ تیرے انعام کے منکر ہوئے تیرے رسول کی بات نہ مانی۔

۲۔ وَقَلَّبَا دِیْنَکَ

(ترجمہ) انہوں نے تیرے دین کو پلٹ دیا۔

۳۔ عَطَّلَا اَحْکَامَکَ

(ترجمہ) انہوں نے تیرے احکام معطل کر دیئے۔

۴۔ وَاَبْطَلَا فَرَآئِضَکَ

(ترجمہ) انہوں نے تیرے فرائض باطل کر دیئے۔

۵۔ اَخرَبَا بَیتَ النُّبُوَّۃِ

(ترجمہ) انہوں نے نبوت کا گھر برباد کر دیا۔

۶۔ وَاَبَادَا اَنصَارَہُ

(ترجمہ) اس گھر کے مددگاروں کو ہلاک کر دیا۔

۷۔ و اَخلَیَا مِنبَرَہُ مِن وَّصِیِّہٖ وَ وَارِثِ عِلمِہٖ

(ترجمہ) انہوں نے تیرے رسول کے وصی سے منبر خالی کر دیا جو اس کے علم کا وارث تھا۔

۸۔ وَاَشرَکَا بِرَبِّھِمَا

(ترجمہ) انہوں نے تیرے رب سے شرک کیا۔

۹۔ وَحَقٍّ اَخفَوہُ

(ترجمہ) انہوں نے حق چھپایا۔

۱۰۔ و مُنَافِقٍ وَّلَوہُ

(ترجمہ) انہوں نے منافقوں سے دوستی کی۔

۱۱۔ وَمُؤمِنٍ اَرجَوہُ

(ترجمہ) اور مومنوں کو تکلیف دی۔

۱۲۔ وَصَادِقٍ طَرَدُوہُ

(ترجمہ) انہوں نے خدا کے صادق بندوں کو جلاوطن کیا۔

۱۳۔ وَ کَافِرٍ نَصَرُوہُ

(ترجمہ) انہوں نے کفار کی امداد کی۔

۱۴۔ وَفَرضٍ غَیَّرُوہُ

(ترجمہ) انہوں نے واجبات کو تبدیل کیا۔

۱۵۔ وَخَبَرٍ بَدَّلُوْهُ

(ترجمہ) انہوں نے خبر کو تبدیل کیا۔

۱۶۔ وَكُفْرٍ نَصَبُوْهُ

(ترجمہ) انہوں نے کفر کو نصب کیا۔

۱۷۔ وَخُمْسٍ اسْتَحَلُّوْهُ

(ترجمہ) انہوں نے خمس اپنے لیے حلال کیا۔

۱۸۔ وَوَعْدٍ اَخْلَفُوْهُ

(ترجمہ) انہوں نے وعدہ خلافیاں کی۔

۱۹۔ وَعَهْدٍ نَقَضُوْهُ

(ترجمہ) انہوں نے عہد کر کے توڑ دیا۔

۲۰۔ وَحَلَالٍ حَرَّمُوْهُ

(ترجمہ) انہوں نے حلال کو حرام کر دیا۔

۲۱۔ وَحَرَامٍ اَحَلُّوْهُ

(ترجمہ) انہوں نے حرام کو حلال کر دیا۔

۲۲۔ وَاِمَامٍ خَالَفُوْهُ

(ترجمہ) انہوں نے امام کی مخالفت کی۔

۲۳۔ وَفَرِيضَةٍ تَرَكُوْهَا

(ترجمہ) انہوں نے فرائض کو ترک دیا۔

۲۴۔ وَسُنَّةٍ غَيَّرُوْهَا

(ترجمہ) انہوں نے سنتیں تبدیل کر دیں۔

۲۵۔ وَاَحْكَامٍ عَطَّلُوْهَا

(ترجمہ) انہوں نے احکام خدا معطل کر دیے۔

۲۶۔ وَرُسُومٍ قَطَعُوهَا

(ترجمہ) انہوں نے رسمیں توڑ دیں۔

۲۷۔ وَوَصِيَّةٍ بَدَّلُوهَا

(ترجمہ) انہوں نے وصیت بدل دی۔

۲۸۔ وَأُمُورٍ ضَيَّعُوهَا

(ترجمہ) انہوں نے امور کو ضائع کر دیا۔

۲۹۔ وَبَيْعَةٍ نَكَثُوهَا

(ترجمہ) انہوں نے بیعت کے پرخچے اڑا دیے۔

۳۰۔ وَشَهَادَاتٍ كَتَمُوهَا

(ترجمہ) اور انہوں نے شہادات کو چھپایا۔

یہ مختصر سے اقتباسات تھے جو ہم نے دعائے صنمی قریش سے پیش کیے۔ مکمل واقفیت کیلئے دعا کو پڑھیئے پھر آپ کو پتہ چل جائے گا کہ دین کیا تھا کیا ہو گیا۔ اب ان اقتباسات پر مختصر تبصرہ پیش خدمت کرتے ہیں۔

اقتباسات کی مختصر تشریح

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں **الذین خالفا امرک** انہوں نے مالک تیرے امر کی مخالفت کی۔ وہ امر کیا تھا وہ امر امر ولایت تھا جس کو پیغمبر اسلام نے میدان خم غدیر میں پہنچایا۔ پھر فرماتے ہیں انہوں نے تیری وحی کا انکار کیا اور تیری نعمت کے منکر ہوئے۔ وہ وحی وحی ولایت بلغ ما نزل تھی اور ولایت ہی کی وجہ سے نعمتیں تمام ہوئیں۔ اس لیے انہوں نے نعمتوں کا انکار کر دیا۔ میں یہ پوچھتا ہوں وہ کون سے احکام تھے جو معطل ہوئے۔ وہ کون سی وحی تھی جس کا انکار کیا گیا۔ وہ کون سا دین ہے جس سے پلٹ گئے وہ کون سا

شرک تھا جو انہوں نے اسلام لانے کے بعد رب سے کیا۔ وہ کون سا حق تھا جسے چھپایا گیا۔ وہ کون سے صادق تھے جن کو جلاوطن کیا گیا۔ بقول رسول کائنات ابوذر سے بڑھکر زمین آسمان میں کوئی صادق نہیں ہے۔ ابوذر ہی کو جلاوطن کیا گیا۔ جرم یہ تھا کہ وہ شہادت ولایت کا شیدائی تھا وہ شہادت ولایت امیر کائنات کے مبلغ تھے اور وہ کون سے واجبات تھے جن میں تبدیلیاں لائی گئیں اور وہ کون سی خیر تھی جسے بدل دیا گیا۔ صاف ظاہر ہے حی علی خیر العمل کو بدل کر کسی اور خیر...... کا اضافہ کیا گیا۔ وہ کون تھے جنہوں نے اپنے لیے حق سادات خمس حلال کیا۔ وہ کون تھے جنہوں نے وعدہ خلافیاں کیں وہ کون سے عہد تھے جنہیں توڑا گیا۔ وہ کون سے حرام تھے جنہیں حلال کیا گیا۔ وہ کون سے حلال تھے جنہیں حرام کر دیا گیا۔ وہ کون سے فرائض تھے جنہیں ترک کر دیا گیا۔ وہ کون سی سنتیں تھیں جنہیں متغیر کیا گیا۔ وہ کونسی وصیت تھی جسے بدل دیا گیا۔ وہ کون سے امور تھے جنہیں ضائع کر دیا گیا۔ وہ کون سی رسمیں تھیں جو توڑ دی گئیں ان سب کا جواب مختصراً احکام غدیر اور ولایت امیرالمومنین علیہ السلام کی گواہی اذان و اقامت وتشہد نماز میں دور پیغمبر اسلام میں موجود تھے جس کو ختم کرنے کیلئے احکام شریعت معطل کئے فرائض واجبات بدل دیئے وہ صرف یہی گواہی تھی۔ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُؤمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰه جو دور پیغمبر اسلام میں جزو اذان و اقامت وتشہد بن چکی تھی۔ اب بھی اگر کسی کو یقین نہیں آیا تو اقتباسات دعاء صنمی قریش کا آخری جملہ ملاحظہ فرمائیں۔ ''وَشَهَادَاتٍ كَتَمُوْهَا''

انہوں نے شہادات کا کتمان کیا تھا۔ شہادات کو چھپایا یعنی تھیں ظاہر مگر چھپا دی گئیں۔ قارئین کرام! یہاں لفظ شہادتین کا نہیں ہے بلکہ شہادات کا لفظ ہے۔ ثابت ہوا دور رسالت پناہ میں اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُؤمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰه جاری ہو چکا تھا۔ معلوم ہوا دو سے زیادہ شہادتیں تھیں جنہیں شہادتین کا روپ دیا گیا۔ یہی شہادات وہ فریضہ تھیں جنہیں ترک کر دیا گیا۔

قارئین کرام! قرآن مجید میں بھی کسی مقام پر شہادتین کا لفظ نہیں ملتا بلکہ جہاں بھی ملتا ہے لفظ شہادات جمع کا صیغہ ملتا ہے آج بھی جو لوگ شہادتین کے قائل ہیں وہ صریحاً قرآن کے احکام کو معطل کر رہے ہیں۔ تا قائم قیامت کوئی شخص قرآن مجید سے شہادتین کا جواز پیش نہیں کر سکتا لیکن ہم کلمہ شہادات پیش خدمت کرنے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔

جیسا کہ سورہ معارج میں جنتی لوگوں کی علامات گنواتے ہوئے ایک علامت یہ بھی بتائی ہے ''وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِشَھَادَاتِھِمْ قَائِمُوْنَ'' وہ لوگ جو اپنی شہادات پر قائم ہیں۔قرآن بار بار ہمارے ہی موقف کی تائید کر رہا ہے۔شہادتین والوں کی سنیں۔آیئے ایک دو آیات مزید پیش خدمت کرتے ہیں۔آگاہ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔حکم قرآن ہے کہ شہادات پڑھو لیکن عمل کیا جاتا ہے شہادتین پر۔کیا یہ قرآن کی خلاف ورزی نہیں؟ جو لوگ شہادات کو شہادتین بناتے ہیں انہیں خود خالق کائنات نے اپنے قرآن میں مخاطب کرکے بتایا ہے۔

''لَا تَکْتُمُوا الشَّھَادَۃَ وَمَنْ یَّکْتُمْھَا فَاِنَّہٗ آثِمٌ قَلْبُہٗ''

سورہ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ایک شہادت کو کیوں چھپاتے ہو جو اس ایک شہادت کو چھپائے گا وہ دل کا مجرم گناہ گار ہوگا۔

یہ ایک ہی شہادت ہے جسے چھپا کر شہادات کو شہادتین بنا دیا گیا۔آقائی سرکار علامہ حائری علی اللہ مقامہ نے موعظ غدیر میں اسی آیت کے متعلق لکھا ہے کہ یہ آیت ولایت علیؑ کی گواہی کے بارے میں نازل ہوئی۔

پھر سورہ بقرہ میں ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

''مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَتَمَ شَھَادَۃً عِنْدَہٗ مِنَ اللّٰہِ''

جو ایک شہادت کو چھپاتا ہے جو اللہ کی جانب سے ہے وہ ظالم نہیں بلکہ اظلم ہے۔اظلم انتہائی ظالم کو کہا جاتا ہے۔ثابت ہوا شہادات کو شہادتین میں بدلنے والا ظالم ہی نہیں بلکہ اظلم ہے اور یہ شہادت چھپائی جانے والی مُلّاں کی طرف سے نہیں جو مستحب ہوتی بلکہ یہ اللہ کی طرف سے ہے جو کہ واجب ہے۔تفاسیر آل محمد نے لکھا ہے یہ چھپائی جانے والی شہادت ولایت و وصائیت امیر المومنینؑ کی ہے جس کا مفصل تذکرہ آئندہ آئے گا۔اللہ اس شہادت کے چھپائے جانے کے حق میں نہیں ہے بلکہ اظہار کے حق میں ہے یہ ہی فرائض تھے جو ان لوگوں نے ترک کیے۔اب لوگوں نے قرآن بدلنا گوارا کر لیا لیکن فتویٰ تبدیل کرنا گوارہ نہیں کیا۔کلام امیر المومنین علیہ السلام سے ثابت ہو گیا کہ دین میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئیں جن میں ایک تبدیلی شہادات کو شہادتین میں تبدیل کرنا ہے۔یہ بھی تحریف قرآن ہے۔نا جانے قرآن پر ظلم کر کے

لوگ پھر بھی مطمئن نظر آتے ہیں۔

ابوذر کا یہی جرم تھا کہ وہ حین حیات پیغمبر اسلام میں شہادات پر قائم تھے اور تادمِ مرگ قائم رہے۔ ابوذر' سلمان' مقداد' سلیمان صرد خزاعی وغیرہ آخری دم تک شہادات پر قائم رہے ان کی مکمل تشریح مناسب مقام پر آئے گی۔

اس مذکورہ دعا میں کئی مقام پر لفظ تغیر وارد ہوا ہے مثلاً "**وفرض غیروه**" ان حکمرانوں نے واجبات میں تغیر کیا وہ تغیر کیا تھا آیئے دیکھتے ہیں۔

قاسم بن معاویہ جو کہ ایک ثقہ راوی ہیں وہ سرکار صادق آل محمد سے ایک حدیث جو معراج کے متعلق ہے پوچھتے ہیں۔

حضور فرقہ مخالف یہ کہتا ہے کہ سرکار دو جہاں معراج پر گئے ...... **انه لما اسری برسول الله صلی الله علیه وآله وسلم رای علی العرش لا اله الا الله محمد رسول الله ابوبکر الصدیق** ...... حضورؐ نے شب معراج عرش پر یہ کلمہ لکھا ہوا دیکھا۔ یہ سن کر حضرت صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں۔ سبحان اللہ غیروا کل شیء حتی ھذا حیرت ہے ہر شیء کو بدل دیا حتیٰ کہ کلمہ بھی۔

اب امام علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"**قلت نعم قال ان الله عزوجل لَمَا خَلَقَ الْعَرْش كَتَبَ عَلَيْهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَسُوْلَ اللّٰه عَلِيٌّ اَمِيْرُ الْمُومِنِيْنَ۔**

(ترجمہ) اللہ نے جب عرش کو خلق کیا تو اس پر لکھا۔ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں محمد اس کے رسول ہیں اور علی امیر المومنین ہے۔

پھر جب پانی کو خلق کیا اس پر یہی کلمہ لکھا "**لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰـهِ عَلِیٌّ اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ**" پھر کرسی کو خلق کیا اس پر بھی یہی کلمہ لکھا "**لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰه عَلِیٌّ" اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ**" پھر لوح کو خلق کیا اس پر بھی یہی کلمہ لکھا "**لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰـهِ عَلِیٌّ" اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ**" پھر اسرافیل کو پیدا کیا اس کی پیشانی پر یہی کلمہ لکھا "**لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ**

مَحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْنَ ''جبرائیل کے دونوں پروں پر یہی کلمہ تھا ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْنَ '' آسمان اور زمین کے کناروں پر یہی کلمہ وقت تخلیق لکھا ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْنَ '' پہاڑ پیدا کیے ان کی چوٹیوں پر یہی کلمہ لکھا ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْنَ ''سورج اور چاند کو پیدا کیا ان پر بھی یہی کلمہ لکھا ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْنَ ''

ثُمَّ قَالَ صَادِق عَلَیْهِ السَّلام فَاِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَلْیَقُلْ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْنَ

امام علیہ السلام نے فرمایا جب بھی کوئی تم میں سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے فلیقل فاء فیصل ہے پس وہ فوراً علیؑ امیر المومنین کہے۔

قارئین کرام! بات واضح ہوگئی ''فرض غیر واہ'' ان لوگوں نے کن کن فرائض اور واجبات میں تغیر کیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا سب سے بڑا تغیر شہادات کو شہادتین بنانا ہے ولایت امیر علیہ السلام کی گواہی کو تبدیل کرنا ہے۔ کائنات عالم کی ہر شے خلق بعد میں ہوئی علی علیہ السلام کی ولایت وامرۃ کا کلمہ اس پر پہلے لکھا گیا۔ نہ جانے مُلّاں لوگوں کی تخلیق کے وقت ایسا کیوں نہ ہوا۔

اور امام علیہ السلام نے یہ فیصلہ فرما دیا تم میں سے جب بھی کوئی جہاں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے فاء فیصل بتا رہی ہے وہ فوراً رسالت کے بعد ''علی امیر المومنین'' ضرور کہے۔ اب جہاں جہاں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آئے گا وہاں پر علی ولی اللہ ضرور کہنا پڑے گا۔ چاہے کلمہ ہو یا اذان، اقامت ہو یا تشہد، نماز ولایت کی گواہی ہر حال میں دینا ہوگی ورنہ اذان، اقامت، تشہد، نماز سب باطل ہو جائیں گے۔

شہادت ثالثہ بوجہ تقیہ مفقود ہوئی

العدۃ النجفیۃ شرح لمعہ دمشقیہ سید محمد طہٰ نجفی کے جد گرامی سرکار محمد رضا فرماتے ہیں:

''الذی یقوی فی النفس ان السر فی سقوط الشهادة بالولایة فی

الاذان انما هوالتقیه"

(ترجمہ) جو نفس قوت اختیار کرتا ہے وہ یہی ہے کہ اذان میں شہادت ولایت علیؑ کے ساقط ہونے کی وجہ تقیہ میں رہا ہے۔

قارئین کرام! ثابت ہو گیا ہے کہ علیاً ولی اللہ کا اخراج بوجہ تقیہ یعنی خوف دشمن کی وجہ سے نکالی گئی۔ اب کوئی تقیہ کا دور نہیں ہے لہٰذا اسے جزو اذان اقامت اور تشہد سمجھ کر ادا کیا جائے۔

شہادت رسالت اور عقیدہ امیر شام

آقائی دستغیب شہید محراب اپنی کتاب سید الشہداء اور قدیم سنی مورخ مسعودی مروج الذھب میں لکھتے ہیں کہ ایک معتبر سنی روایت کرتا ہے کہ میں امیر شام کے دربار میں بیٹھا ہوا تھا کہ اذان کی آواز آئی اور موذن نے کہا: **"اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰه"**

تو امیر شام نے کہا کہ یہ نام کب تک منبروں کے گلدستہ اذان پر چلے گا۔ میرا بس چلے تو میں اسے دفن کر دوں۔ اس میں ابوبکرؓ کا نام کیوں نہیں' عمر وعثمان کے نام کیوں نہیں آتے۔ اب نام محمدؐ کے ساتھ بھی وہی ہوگا جو ان کے ساتھ ہو چکا ہے۔ بعد میں امیر شام نے خواہش ظاہر کی کہ اس شہادت کو ختم کرایا جائے۔

قارئین کرام! انصاف کیجئے جو شخص **"اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰه"** کو اذان میں پسند نہیں کرتا تھا وہ شخص **اَشْهَدُ اَنَّ عَلیاً اَمِیرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیَّ اللّٰه** کی گواہی کو برداشت کیسے کر سکتا ہے۔

مندرجہ بالا عبارت مسعودی سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔

- امیر شام شہادت ثالثہ مقدسہ کا خاتمہ کر چکا تھا۔
- اس لیے کہ اُس نے یہ کہہ دیا کہ ابوبکر' عمر' عثمان کا کوئی نام نہیں لیتا۔
- علیؑ کا نام چھوڑ کر محمدؐ کے نام تک جانا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ نام علیؑ خارج کر چکے تھے۔
- نیز عثمان کا ابوذر کو شام بھیجنا اور شام سے واپس مدینہ بھیجنا پھر مدینے سے ربذہ کے ہولناک جنگلوں میں جلاوطن کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ ابوذر پرچار ولایت کرتے تھے۔

- رسول اکرمؐ کی زندگی میں سلمان وابوذر اپنی اذانوں میں "**اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیاً اَمِیرَ الْمُومِنِیْن وَلِیَ اللّٰه**" کہا کرتے تھے۔
- ثابت ہوا شہادت ثالثہ مقدسہ کو نکالنے کی جو ابتدا مدینہ سے ہوئی تھی اُمیہ خاندان نے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

امیر شام کے ایک مدح کا اقرار جرم

سوانح امیر مختار طبع ایران اردو ترجمہ مطبع یوسفی دہلی بارنہم ۱۹۲۹ء میں ص ۳۶ پر مرقوم ہے کہ سلیمان بن صرد خزاعی جو کہ خود صحابی رسول ہیں ان کے ساتھ...... ایک شخص عتاب بن قیس جو کہ ابوجہل بن ہشام کا بھتیجا تھا جس نے کبھی نہ نماز پڑھی نہ روزہ رکھا نہ غسل جنابت کیا تھا یہ کہا کرتا تھا کہ محمد مصطفیٰ کی پیروی نہ کروں گا اور اگر دس ہزار مردینی فاطمہ قتل کر ڈالوں تو کوئی مضائقہ نہیں...... اس نے سلیمان بن صرد خزاعی صحابی رسول پر حملہ کیا اتنی شدید لڑائی ہوئی' اس قدر گرد و غبار اڑا کہ دونوں نظر نہ آتے تھے اس نے ایک ضرب تلوار سلیمان کو لگائی لیکن سلیمان نے پھر کر ایک نیزہ اس کی ران پر مارا یہ گھوڑے سے گر پڑا اس کے بعد عمرو بن وان جو کہ مسلح تھا اور بڑا شاعر تھا اس ملعون نے چار ہزار اشعار علیؑ و بتولؑ کے ہجو میں لکھے اور چار ہزار بیت معاویہ و یزید ملعون کی مدح میں قلمبند کئے...... یہ کہتا تھا کہ میں نماز اس لئے نہیں پڑھتا کہ شہادات میں محمدؐ اور اس کی اہل بیت کے نام آتے ہیں' میں ان کے ناموں سے اپنی زبان کو آشنا نہیں کروانا چاہتا۔

قارئین فیصلہ فرمائیں! اس مندرجہ بالا واقعہ سے کیا نتائج اخذ ہوتے ہیں:

۱۔ علی و زہراؑ کے بدترین دشمن کون ہوتے ہیں سمجھنے میں دیر نہیں لگتی۔

۲۔ اہل بیت علیہم السلام کا دشمن تشہد نماز میں ان کا نام لینا پسند نہیں کرتا۔

۳۔ یہ بھی ثابت ہوا تشہد نماز میں علی اور ان کی ذریت طیبہ کے نام موجود تھے۔

۴۔ یہ نام دور بنو اُمیہ میں متروک نماز ہوئے۔

۵۔ آج بھی وہی سنت امیر شام جاری ہے کہ علیؑ کی محبت کے دعوے دار تشہد نماز میں فرمان

معاویہ پر عمل پیرا ہیں اور اسے کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

مزید معاویہ نے یہ اقرار جرم کرلیا ہے کہ تشہد نماز میں اہل بیت کے اسماء مبارکہ موجود تھے۔

''مگر وہ شمع کیوں بجھے جسے روشن خدا کرے''

کربلا کی جنگ شہادت ثالثہ مقدسہ کے دفاع میں لڑی گئی

معرکہ کربلا جہاں سابقہ حکمرانوں کی دین کے خلاف کی گئی دھاندلیوں اور شریعت میں کئے گئے تغیرات کے خلاف وجود میں آیا وہاں یہ معرکہ حق و باطل شہادت ثالثہ مقدسہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ کے دفاع کے لئے ہی لڑا گیا۔ امام مظلوم نے نانا کی مکمل شریعت کو میدان کربلا میں خالص رنگ میں پیش کر دیا اور سقیفائی پارلیمنٹ میں جو ترامیم ہویں انہیں مسترد کر دیا۔ دین خالص آئین حق دستور اسلام کو پھر سے تا قیامت چلنے اور نافذ رہنے کے قابل بنا دیا...... کربلا میں جھگڑا ابھی صرف تیسری گواہی کا تھا...... کیونکہ لشکر یزید شہادتین تک تو پہلے بھی قائل تھا۔ عمر سعد جیسا جرنیل جو خود صحابی رسول تھا اسے ہزاروں احادیث نبوی حفظ تھیں بلکہ تاریخی شواہد کے اعتبار سے لشکر یزید میں بائیس عدد صحابہ رسول شامل تھے۔...... یہ اذانیں بھی دے رہے تھے نماز بھی پڑھ رہے تھے......مگر وہ اپنا اولی الامر علی علیہ السلام کو نہیں مانتے تھے بلکہ یزید کو اولی الامر مانتے تھے......اور اطاعت اولی الامر میں تیسری گواہی کا نام ہے ......جس کی تشریح شہید محراب آقائی دستغیب نے اپنی کتاب ''ولایت'' مطبع شیراز ص ۱۹۳۔۱۹۴ کی ہے۔

لکھتے ہیں شمر ملعون واقعہ کربلا کے بعد ہر نماز میں مناجات کرتا تھا۔ اے پرودگار میں نے خوشبو رسالت اولی الامر کو قتل کیا ہے اس وقت میرے شعور میں یہی تھا کہ یزید اولی الامر ہے (اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُوْلِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ) اطاعت کرو خدا کی اطاعت کرو اس کے رسول کی اور اولی الامر کی ...... اطاعت اولی الامر واجب است یزید شراب خور' زنا کار اولی الامر است و اطاعتش واجب است۔

مناجات شمر سے ظاہر ہوتا ہے کہ شمر اور یزیدی افواج یزید لعین کو اولی الامر مانتے تھے اور اولی

الامر ہی تیسری گواہی کا نام ہے اولی الامر کی اطاعت اطاعت خدا اور رسول ہے گویا کہ لشکر یزید اطاعت یزید کو اطاعت خدا اور اطاعت رسول سمجھتا تھا اور اطاعت اولی الامر سے شہادت ثالثہ کا استنباط کیا جاتا ہے جیسا کہ آقائی خامنہ ای نے اپنی کتاب "نماز کی گہرائیاں" باب تشہد میں صاف لکھا ہے کہ ہم تشہد آیۃ اولی الامر کے تحت ادا کرتے ہیں لہٰذا کربلا میں جھگڑا ہی شہادت ثالثہ کا تھا۔ جب سرکار امام حسین علیہ السلام بار بار یہ بتا رہے تھے کہ یزید اولی الامر نہیں ہے یہ زناکار ہے، شراب خور ہے اولی الامر نہیں ہو سکتا۔ اولی الامر صرف ہم ہیں جو معصوم من اللہ ہیں منصوص من اللہ ہیں۔ جناب سرکار خامنہ ای نے یہ ہی باور کروایا ہے کہ تشہد نماز آیۃ اولی الامر سے مستنبط ہے۔

کربلا میں شمر کا بیان یہی تو تھا کہ ہم یزید کو اولی الامر مانتے ہیں گویا کہ یزید نے ایک بہت بڑی ترمیم کر دی۔ اذان و اقامت و تشہد سے گواہی ولایت علیؑ خارج کر دی جو پہلے جاری تھی جیسا کہ پچھلے واقعہ میں مدح معاویہ نے نماز نہ پڑھنے کی وجہ ہی یہی بتائی تھی کہ تشہد نماز میں علیؑ اور اہل بیتؑ کے نام آتے ہیں ...... یزید ملعون نے خارج کر دیئے۔ بعض لوگ اپنی کوتاہ علمی کی وجہ سے یزید کو امیر المومنین لکھتے ہیں معاذ اللہ لیکن امیر المومنین علیہ السلام صرف ذات سرکار علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔

اذان حسین علیہ السلام

بحر المصائب ج ۴ آقائی محمد بن جعفر شہید اعلی اللہ مقامہ طبع ایران لکھتے ہیں: "کہ جناب سید الساجدین امام زین العابدین جب رہا ہو کر واپس کربلا پہنچے وہاں قبر مظلوم پر ایک شخص کو دیکھا اور پوچھا کہ تم کون ہو...... اس نے بتایا کہ میں لشکر یزید کا سپاہی تھا...... گیارہ محرم کو جب قافلہ آل محمدؐ قید ہو کر منجانب کوفہ روانہ ہو گیا میں کسی ضروری کام کی خاطر میدان کربلا میں رک گیا۔ جب شام ہوئی مقتل سے ایک اذان بلند ہوئی میں نے سوچا یہاں کوئی شئی موجود نہیں ہے یہ آواز اذان کہاں سے آ رہی ہے۔ میں مقتل کی جانب بڑھا۔ ایک سر بریدہ جسم سے یہ کلمات ادا ہو رہے تھے **اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيُّ الله** ۔ میں نے متعجب ہو کر کہا۔ اسی نام کو ختم کرنے کے لئے یہ جنگ ہوئی تھی اس مؤذن کو ذرا بھر خوف نہ ہوا......

لیکن وہ موذن مقتول امام حسین علیہ السلام تھے۔

قارئین کرام! یہ ثابت ہوا ہے کہ ولایت علی علیہ السلام کی گواہی جزء اذان بھی ہے خود فعل معصوم سے ثابت ہو چکا ہے...... کربلا کی جنگ صرف اور صرف شہادت ثالثہ کے خاتمہ کے لئے معرض وجود میں آئی۔

عزاداران امام مظلومؑ ماتم داران سید الشہداء پر واجب ہے کہ وہ شہادت ثالثہ اسوۂ حسینی سمجھتے ہوئے جاری رکھیں...... ولایت علیؑ کا چراغ جلائے رکھیں...... چاہے زمانے کی ہوائیں کتنی ہی تند و تیز کیوں نہ ہو جاویں اس کی حفاظت کرنا ہر شیعہ مومن پر واجب ہے۔

معرکہ کربلا دین علیؑ اور دین معاویہ دونوں میں سے کسی ایک کی ترویج پر تھا

تاریخ طبری وغیرہ میں مرقوم ہے کہ میدان کربلا میں جو شخص افواج یزید میں سے میدان میں آتا وہ یہ رجز پڑھتا ''اَنَا عَلیٰ دِینِ مُعَاوِیہ'' گواہ رہنا میں معاویہ کے دین پر ہوں۔ اور سپاہ حسینؑ کے جوان یہ کہتے ''اَنَا عَلیٰ دِینِ عَلیِ ابن ابی طالبؑ'' گواہ رہنا میں علیؑ کے دین پر ہوں۔

قارئین فیصلہ فرمائیں! کربلا میں بظاہر نہ تو امیر المومنین علیہ السلام ہی موجود تھے اور نہ معاویہ ہی شامل تھا۔ مگر جنگ دین علیؑ اور دین معاویہ پر لڑی جا رہی تھی۔ ثابت ہوا وہاں دو ہی دین تھے ایک علیؑ کا دین دوسرا معاویہ کا دین۔ اگر دونوں کا دین ایک ہی تھا تو یہ نعرے الگ الگ کیوں تھے تو ثابت ہوا ہر دو کا دین الگ الگ تھا۔ آج بھی آپ بخوبی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دین معاویہ کیا ہے اور دین علیؑ کیا ہے۔ بس تھوڑا سا موازنہ کرنا ہوگا۔

- اب معاویہ کے پیروکار بھی دیکھ لیں اور علیؑ کے پیروکار بھی دیکھ لیں۔

دین معاویہ : میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جزو سورۃ قرآن نہیں ہے۔

دین علیؑ : میں بسم اللہ جزء سورہائے قرآن ہے۔

دین معاویہ : کی نماز میں بسم اللہ بالجہر نہیں ہے۔ بالجہر تو کجا بالکل نہیں ہے۔

دین علیؑ : بسم اللہ ہر نماز میں بالجہر پڑھنا واجب ہے۔

دین معاویہ : تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۱ مطبع مصر فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ معاویہ نماز میں بسم اللہ اس لئے نہیں پڑھتا تھا کہ بائے بسم اللہ کا نقطہ علیؑ ہے۔ اب دو ہی نمازیں پڑھی جاتی ہیں ایک بسم اللہ بالجہر ابتداء میں پڑھی جاتی ہے اور ایک گروہ کی نماز میں بسم اللہ نہیں ہے تو خود سوچ لیں کہ امیر شام والی نماز کون سی ہے اور علیؑ والی کون سی ہے۔

دین علیؑ : بسم اللہ پڑھنا مومن ہونے کی پانچ علامات میں سے ایک ہے۔

دین معاویہ : جو بائے بسم اللہ کا نقطہ علیؑ ہونے کے سبب نماز سے بسم اللہ نکال دیتا ہے وہ علیؑ کی ولایت کی گواہی نماز میں کیسے برداشت کرسکتا ہے۔

دین علیؑ : ہر نماز کی دوسری رکعت میں قنوت پڑھا جاتا ہے۔

دین معاویہ : کسی نماز میں قنوت حالت قیام میں نہیں پڑھا جاتا۔

دین علیؑ : تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۱۳۵ تفسیر صافی، تفسیر عیاشی، تفسیر برہان، بصائر الدرجات میں جابر بن عبداللہ انصاری اور ابوحمزہ ثمالی سے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ کو حکم تھا کہ "**لا تجهر ولاية عليّ فهو فی الصلوٰة**" اے حبیب نماز میں ولایت علیؑ بلند آواز سے نہ پڑھو لوگ ناراض ہو جاویں گے لیکن "**ولا تكتم ذالك علياً**" لیکن علیؑ سے مت چھپاؤ فعل پیغمبر اسلام سے نماز میں ولایت علیؑ کا ادا کرنا ثابت ہے۔

دین معاویہ: اسی لئے دین معاویہ میں تشہد صرف محمدؐ رسول اللہ کی گواہی تک ہے جیسا کہ تفسیر فرات کوفی میں ہے اس تفسیر کے مولف امام محمد تقی علیہ السلام کے ہم عصر تھے۔

عمار یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عباس کی مجلس میں حضرت ابوغفاری کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ابوذر نے کھڑے ہوئے خیمے کے ستون کو ہاتھ مار کر کہا جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے جو نہیں جانتا وہ جان لے۔ میں جندب بن جنادہ ابوذر غفاری ہوں میں خدا اور اس کے رسول کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم

نے رسول اللہ کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر مجھ ابوذر سے زیادہ کوئی سچا نہیں ہے ......لوگوں نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔

پھر فرمایا اے لوگو جانتے ہو رسول اللہ نے غدیر کے روز ہم تیرہ صد آدمیوں کو جمع کر کے فرمایا......

''مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ'' تو ابن خطاب نے اٹھ کر کہا ''بخٍ بخٍ لك يا عليّ'' اے ابو طالب کے فرزند مبارک ہو کہ آپ میرے اور تمام مومنین و مومنات کے مولا بن گئے ہو۔ جب معاویہ نے یہ بات سنی تو مغیرہ بن شیبہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں علیؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کروں گا اور نہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بات کی تصدیق کروں گا......اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

''فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّى وَلَٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ أَوْلَىٰ لَكَ أَوْلَىٰ'' (القیامت آیت ۳۱)

اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑا پھر اپنے اہل و عیال کی طرف اکڑتا ہوا چلا گیا پھر افسوس تیرے لئے پھر افسوس تیرے لئے خدا کے جانب سے تحدید ہے۔

سب نے کہا کہاں۔

قارئین کرام! اب ہم یہی روایت جناب حذیفہ یمان سے پیش کرتے ہیں......حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ غدیر خم کے مقام پر سواری سے اترے۔ مہاجرین و انصار کی مجلس کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ حضور کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو مجھے ابھی ابھی خداوند متعال کا حکم آیا ہے:

''يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ''

(ترجمہ) اس کے بعد علی علیہ السلام کو بلایا اپنے دائیں جانب کھڑا کیا اور فرمایا اے لوگو! کیا میں تم سب سے افضل نہیں ہوں؟ کیا تمہاری جانوں کا تم سے زیادہ مالک نہیں

ہوں۔ سب نے کہا ہاں' پھر فرمایا:

"مَنْ کُنْتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ"

ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ اس کا مطلب کیا ہے' فرمایا:

"مَنْ کُنْتُ نَبِیَّہُ فَعَلِیٌّ اَمِیْرُہُ"

جس شخص کا میں نبی ہوں اس کا علیؑ امیر ہے

حذیفہ فرماتے ہیں خدا کی قسم معاویہ اٹھا' اکڑتا ہوا اٹھا' ناراض ہوا' اس کا دایاں ہاتھ عبداللہ بن قیسا شعری کے کاندھوں پر تھا اور بایاں ہاتھ مغیرہ بن شیبہ کے کاندھوں پر پھر آہستہ آہستہ چلنے لگا اور کہتا جاتا تھا کہ میں محمدؐ کی بات کی تصدیق نہیں کروں گا اور علیؑ کو امیر المومنین ہرگز نہیں مانوں گا۔ میں امیر المومنین کی گواہی نہ دوں گا پس ایت اُتری:

"فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی وَلٰکِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی" (سورہ قیامت آیت ۳۱)

محترم قارئین! حذیفہ یمانی اور ابوذر غفاری دونوں صحابی رسولؐ تھے ان کی زبان حقیقت بیان سے جو گفتگو آپ نے سنی اس سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں:

۱۔ اعلان ولایت عین نماز کے وقت کیا گیا۔

۲۔ اعلان ولایت کیلئے وقت نماز کیوں منتخب کیا گیا؟

۳۔ وہ کون سی نماز تھی اور اس نماز میں کون سی نئی بات تھی جسے برداشت نہ کرتے ہوئے معاویہ بغیر نماز پڑھے چلا گیا اور قرآن کو یہ کہنا پڑا "فلا صدق ولا صلی" اس نے تصدیق بھی نہ کی اور نماز بھی نہ پڑھی۔

۴۔ آج تصدیق کے ساتھ نماز کا ذکر کیوں ہوا۔

۵۔ معاویہ جو ایام حج سے لے کر یوم غدیر تک ہر نماز اقتداء رسول میں پڑھتا چلا آرہا تھا یہ ظہرین والی نماز کیوں ترک کردی۔ رسولؐ اللہ کے پیچھے یہ نماز پڑھنا نا گوار کیوں گزرا۔

۶۔ صاف ظاہر ہے کہ آج والی نماز باقی نمازوں سے بہت مختلف تھی۔

۷۔ آج والی نماز میں کسی تصدیق کا ہونا تھا۔اس لیے امیر شام نے نماز نہ پڑھی۔

۸۔ اگر ولایت کی گواہی نماز میں نہ ہوتی صرف زبانی کلامی اقرار کی حد تک بات ہوتی تو امیر شام رسول اللہ کے پیچھے نماز ضرور پڑھتے۔

۹۔ پھر واضح طور پر امیر شام نے یہ بات کہی کہ میں ہرگز علیؑ کے امیر المومنین ہونے کی تصدیق نہیں کروں گا۔

۱۰۔ اس کا نماز نہ پڑھنا اور گواہی نہ دینا اس امر کی دلیل ہے کہ آج گواہی امیر المومنین کی ولایت کی دوران نماز دینا مقصود تھا۔

۱۱۔ قرآن حکیم نے واضح طور پر بتادیا کہ شہادت ثالثہ کا آغاز یوم غدیر بالجہر ہو چکا تھا۔اس لیے ہی تو ......نماز ترک کردی اور رسول اللہ کی گفتگو کو جھٹلاتا ہوا چلا گیا۔

سب سے پہلے شہادت ثالثہ کا انکار کرنے والا امیر شام تھا۔

۱۲۔ حج کرنے کے بعد پیغمبر اسلام کی موجودگی میں اقتداء رسول میں نماز نہ پڑھنا اور بغیر عذر شرعی کے صفوں سے اٹھ جانا اس امر کی دلیل ہے کہ آج نماز میں علیاً ولی اللہ بالجہر' بلا خوف وخطر پڑھا جانا تھا۔

۱۳۔ یہ پہلی نماز رسولؐ اور اصحاب رسول کی تھی جس میں شہادت ثالثہ پڑھی گئی۔اسی لیے تو جناب امیر علیہ السلام نے ابن عباس کو فرمایا تھا''وَشَهادَاتٍ كَتَمُوْهَا''انہوں نے شہادات کو چھپایا۔وہ یہی شہادت ثالثہ تھی جو امیر شام کو ناگوار گزری؟

قارئین کرام! میدان کربلا میں یہی بات تھی کہ یزیدی کہتے تھے''اَنَا عَلٰی دِیْنِ مُعَاوِیَه'' میں معاویہ کے دین پر ہوں اور حسینی کہتے تھے''اَنَا عَلٰی دِیْنِ عَلِیّ ابن ابی طالب'' کہ میں علیؑ کے دین پر ہوں......شامی دین معاویہ کی ترویج کررہے تھے اور حسینی دین علی سمجھا رہے تھے۔

لشکر مختار کا نعرہ بھی شہادت ثالثہ تھا

(سوانح مختار مطبع ۱۹۲۹ء یوسفی دہلی ص ۲۲)

عمر بن سعد اور شمر ذی الجوشن نے لشکر مختار پر حملہ کرنے کیلئے ۲۰۰۰ کا وہ لشکر تیار کیا جو کربلا میں مولا حسینؑ کے مقابلہ میں موجود تھا ان کا پروگرام تھا کہ لشکر مختار پر شب خون مارا جائے مگر یہ باتیں مسیب نے سن لیں اور اپنی افواج کے پاس آ کر ان کے ارادہ سے مطلع کیا پھر اپنی سپاہ کے چار حصے کئے اور فرمایا تم نے اس وقت تک اپنی اپنی کمین گاہوں سے باہر نہیں جانا ہے جس وقت تک یہ آیت تلاوت نہ کی جاوے۔

"لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ"

(ترجمہ) عزت اللہ کیلئے ہے' عزت اس کے رسول کیلئے ہے' عزت امیر المومنین کیلئے ہے۔

یہ بات منافقین نہیں جانتے۔"يَا ثَارَاتَ الْحُسَيْنِ" یہ کہہ کر فوج کو تین طرف بھیجا خود ۵۰۰ سواروں کے ساتھ راستہ پر کھڑا ہو گیا جب عمر بن سعد اور شمر نابکار مع ۲۰۰۰ ہزار سپاہ کے نظر آئے تو مسیب مع ۵۰۰ سواروں کے ان کے سامنے آیا اور نقارہ جنگ بجادیا اور بلند آواز سے کہا۔

"لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَا ثَارَاتَ الْحُسَيْنِ"

یہ سنتے ہی ۱۵۰۰ جوان دائیں بائیں سے نکل آئے اور زبان پر یہ کلمہ جاری تھا:

"اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدٌ وَالْوَصِيُّ عَلِيٌّ" ساتھ ہی سلیمان صرد خزاعی بھی مع لشکر ۲۰۰۰ آ پہنچا۔

قارئین کرام! معرکہ کربلا میں بھی "دین علیؑ" اور "دین معاویہ" کے نعرے بلند ہوئے حالانکہ کربلا میں نہ بظاہر علیؑ تھے اور نہ ہی معاویہ...... لیکن مشن دو تھے۔ ایک مشن دین علیؑ کیلئے تھا دوسرا دین معاویہ کیلئے۔"

معرکہ کربلا کے بعد انتقام مختار میں بھی بات وصائت وولایت علیؑ ہی کا نعرہ تھا۔ جیسا کہ آپ نے مندرجہ بالا عبارت میں حملہ کرتے وقت جو آیۃ تلاوت کی گئی وہ بھی شہادت ثالثہ پر دلیل ہے۔

لِلّٰهِ الْعِزَّةُ : عزت اللہ کیلئے ہے۔

وَلِرَسُوْلِهٖ : عزت اس کے رسول کیلئے ہے۔

وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ : اور عزت امیر المومنین کیلئے ہے۔

وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ : اس بات کو منافق نہیں جانتے۔

بوقت حملہ یہ آیت پڑھنا اس امر کی دلیل ہے کہ دفاع شہادت ثالثہ وولایت امیر المومنین کیلئے جنگ لڑی جا رہی تھی۔اور پھر جب حملہ کیا۔یہ کلمہ سب لشکر کی زبان پر تھا''اَلنَّبِیُّ مُحَمَّدٌ وَالْوَصِیُّ عَلِیٌّ '' نبی محمدؐ ہیں اور وصی علیؑ ہیں۔

آخر یہ نعرہ کیوں لگانا پڑا۔اس کی بھی ایک وجہ بیان کی گئی ہے وہ اسی کتاب کے ص ۲۴ پر مذکور ہے کہ سلیمان بن صرد خزاعی صحابی رسول دو ہزار کا لشکر لے کر پہنچ گیا تو خالد بن سلیمان صرد خزاعی کے مقابلہ میں ایک بدنہاد جس کا نام مرہ بن حر یزید ریاحی تھا۔یہ وہ شخص تھا جو''معاویہ کو نبی اور یزید کو امام'' مانتا تھا۔خالد بن سلیمان صرد خزاعی نے کہا کہ تیرا باپ تو کربلا میں حسینؑ پر قربان ہوگیا اور تو یزید کو امام مانتا ہے جبکہ حق پر علیؑ اور اولاد علیؑ ہیں۔اس نے کوئی جواب نہ دیا اس وقت خالد سامنے آیا اور زبان سے یہ نعرہ بلند کیا۔

''اَلنَّبِیُّ مُحَمَّدٌ وَالْوَصِیُّ عَلِیٌّ'' اور اس ملعون نے جواب میں کہا۔

''اَلنَّبِیُّ مُحَمَّدٌ وَالْاِمَامُ یَزِیْدُ'' خالد نے یہ سنتے ہی اس کو واصل جہنم کر دیا۔

اب ذرا اس واقعہ پر تھوڑا سا غور فرمایئے:

- یہ جنگ حسین علیہ السلام نے اپنی ذاتی اغراض و مقاصد یا حصول اقتدار کیلئے نہیں لڑی بلکہ نانا کی نبوت اور بابا کی ولایت بچانے کے لیے لڑی۔
- لوگ معاویہ کو نبی اور یزید کو امام و اولی الامر مان رہے تھے۔حسینؑ بتانا چاہتے تھے محمد مصطفیٰؐ میرے نانا ہیں' نبوت ان پر ختم ہوگئی وہی محمد رسول اللہ ہیں۔یزید اولی الامر یا امام نہیں ہے۔اولی الامر اور امام صرف علی ولی اللہ ہیں۔

لِلّٰهِ الْعِزَّةُ سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَلِرَسُوْلِه سے مراد مُحَمَّد رَسُوْلُ الله

وَلِلْمُومِنِیْنَ سے مراد عَلی" وَلِیُّ الله ہے

یہی نعرہ تھا لشکر امیر مختار کا۔

اصول فقہ کو قرآن وحدیث پر ترجیح دینے والوں کو کم از کم تاریخ سے کماحقہ واقفیت ہونا چاہیے۔ وہ جن کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں وہ دست جبرائیل کے ہاتھوں کی لکھی ہوئی تو نہیں ہیں۔ جو جنگی قیدی سلیمان بن صرد خزاعی نے پکڑے ان کے سامنے فضائل امیر المومنین علیہ السلام بیان کیے مگر انہوں نے تسلیم نہ کیے۔ آپ نے سوچا کہ قاتلان حسینؑ کو فضائل امیر المومنین علیہ السلام کیوں سنانا پڑے اس لیے واقعہ کربلا میں حسینؑ ہی کی ذات نے ولایت علیؑ کو دوام عطا کیا تھا۔

انتقام حسینؑ اور علم لشکر پر کلمہ ولایت:

(سوانح مختار مطب یوسفی دہلی ۱۹۲۹ء نواں ایڈیشن ص ۳۰۔۳۱)

مختار ان دنوں مکہ میں تھا اور جناب حنفیہ سے اذن جہاد مانگ رہا تھا اور صحابی رسولؐ جناب سلیمان بن صرد خزاعی لشکر نصرت امام حسینؑ جمع کر رہا تھا۔ سب سے پہلے ایک اسد نامی شخص ایک ہزار سواروں کے ساتھ پہنچا جو سارے مدائنی تھے ان کے بعد گورگان کے لوگ آئے یہ تین ہزار تھے۔ بعد ازاں جولان کے مرد آئے۔ ان کے بعد سردار اور بزرگ آئے سب سے پہلے مسیب ابن محبہ ایک ہزار سواروں کے ساتھ آیا۔ ان کے علموں کے پھریرے سفید تھے ان پھریروں پر جو کلمہ لکھا ہوا تھا وہ یہ تھا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ الله

قارئین کرام! یہ دور امامت جناب زین العابدین علیہ السلام کا تھا......اور اگر علی ولی اللہ جزو کلمہ تھا ہی نہیں اور علی ولی اللہ کا کوئی کردار کربلا میں نہیں تھا......انتقام حسینؑ کیلئے علموں پر " یَا ثَارَاتُ الْحُسَیْنِ " لکھنا چاہیے تھا " عَلِیٌّ وَلِیُّ الله " کیوں لکھا......انہیں کس نے بتایا تھا کہ محمد رسول اللہ کے بعد علی ولی اللہ لکھنا ہے......ابھی سرکار رسالت مآب کو دنیا سے گئے پچاس برس تقریباً گزر چکے تھے۔ اگر یہ کلمہ تھا ہی

نہیں اور پھر کیسے لکھا گیا اور کیوں لکھا؟

انتقام خون حسین کا نعرہ تھا مگر پرچموں پر کلمہ ''عَلِیٌ وَلِیُّ اللّٰہ'' لکھ کر میدان میں اترنا اس امر کی دلیل تھی کہ حسین ''عَلِیٌ وَلِیُّ اللّٰہ'' بچانے کیلئے شہید ہوئے۔

یزید کی موت پر اہل عراق کی زبان پر کلمہ ولایت

(کتاب مذکور ص ۱۸)

اہل عراق کہتے ہیں اچانک ایک آواز آئی جیسے کوئی کہہ رہا ہے کہ یزید واصل جہنم ہو گیا۔ یہ اعلان سنتے ہی ہزاروں کوفی عراقی اپنے اپنے گھروں سے نکلے ہر کوفی کی زبان پر یہی کلمہ تھا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌ وَلِیُّ اللّٰه

ہتھیار باندھ کر باہر نکلے جیل کا دروازہ توڑ ڈالا۔ ہزاروں مومن قیدیوں کو رہا کیا۔

قارئین کرام! ثابت ہوا علی ولی اللہ جزو کلمہ تھا۔ دور رسالت سے ہی جاری ہو چکا تھا جسے حکمران چھپاتے اور دباتے چلے آ رہے تھے۔ جب تھوڑا سا خوف امن میں بدلا فوراً ہر زبان پر علی ولی اللہ کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

صحابی رسولؐ سلیمان بن صرد خزاعی کا بیان

(ایضاً ص ۴۰)

حضرت سلیمان بن صرد خزاعی صحابی رسولؐ تھے۔ انہوں نے بڑے قریب سے دور رسالت کی بہاریں دیکھی تھیں۔ یہ ایک مرد فقیہ تھے جب لشکر عمر بن سعد سے بڑی بے جگری سے لڑ رہے تھے اچانک ایک تیر پیشانی پر لگا وہ گدی کی طرف سے جا نکلا۔ صحابی رسولؐ نے فوراً کہا:

''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحِبَ آلِ رَسُوْل اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیّاً وَلِیُّ اللّٰه''

گرا اور جاں بحق ہو گیا۔

اب فیصلہ کیجئے: ایک صحابی رسولؐ اپنے نزاعی وقت میں شہادت ثالثہ ادا کر رہا ہے۔ اگر یہ دور رسالت کا معمول نہیں تھا اور ائمہ اطہار کے دور میں جاری نہ ہوتا تو ایک صحابی رسول یہ شہادت کیوں ادا کرتا۔ صحابی رسول کا شہادت ولایت امیر علیہ السلام پڑھنا اس امر کی دلیل ہے کہ رسول اللہ نے یہی کلمہ شہادت پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

نماز میں تبدیلیوں کے شواہد

(۱) تحریف بسم اللہ فی الصلوٰۃ: تفسیر کبیر، جلد اول، مطبع مصر، ص ۱۱، امام فخر الدین رازی۔

امیر شام مدینہ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو چھوڑ دیا اور نماز پڑھنے کے بعد پوچھا گیا کہ "**یامعویة أسرقة فی الصلوٰة**" اے امیر شام نماز میں چوری کر رہے ہیں۔ کہا کیسے...... کہا حضور سے جو نماز ہم تک پہنچی اس میں بسم اللہ موجود تھی اور حضور بالجہر پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے بسم اللہ چھوڑ دی۔ جب حدیث پیغمبر اسلام بھی ہے "**کُلُّ اَمرٍ ذیْ بَالٍ لَمْ یُبدا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم فَهُوَ اَبْتَر**" جو کام بھی بسم اللہ پڑھ کر نہ کیا جاوے وہ نامکمل ہوتا ہے۔

امیر شام نے جواب دیا کہ چونکہ نقطہ بائے بسم اللہ علیؑ ہے اور علیؑ میرا حریف ہے لہٰذا میں وہ بسم اللہ نہیں پڑھتا۔ یہ تھی نماز میں پہلی تحریف بعد از انتقال سرور کائنات ہوئی۔

(۲) نماز میں دوسری تحریف: فقہ رضا علیہ السلام، بحار الانوار ج ۸۴، ص ۲۰۶۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو بعد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ، کی توقیع مبارک سے ثابت ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھی جاتی ہے۔

"وجهة وجهی للذی فطر السماوات والارض حنیفاً علیٰ مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ وَدِیْنِ مُحَمَّدٍ وَ وِلَایَةِ علی ابن ابی طالبٌ مُسْلِماً وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْن o اَنَّ الصَّلوٰة وَنُسُکِی وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o

یہ دعا تحفۃ العوام آقائے ابوالحسن اصفہانی۔ نماز شیعہ آقائی حشمت علی شاہ خیراللہ پوری مستدرک الوسائل علامہ مرزا نوری۔ اب اس کو بدل کر ولایت کو حذف کر کے جو من گھڑت دعا اس کی جگہ چسپاں کی گئی ہے:

"سبحانك اللهم و بحمدك و تبارك اسمك و تعالیٰ جدك ولا اله غيرك"

فرق صاف ظاہر ہے کہ ولایت علیؑ حذف کر دی گئی اور من گھڑت دعا کو شامل نماز کیا گیا ہے۔

اس دعا کو کیوں حذف کیا گیا اس لیے کہ اس دعا میں دین محمدؐ اور ولایت علیؑ کا ذکر تھا۔

(۳) **ادخال آمین فی الصلوٰة** : سورۃ الحمد کی تلاوت کے بعد آمین کہا جاتا ہے جو نہ تو قول پیغمبر سے ثابت ہے نہ فعل پیغمبر علیہ السلام سے ثابت ہے۔

(۴) **وَلَا الضَّآلِّیْن کو وَلَا دَوَاآلِّیْن میں بدل دیا:** عربی کا معمولی طالب علم بھی جانتا ہے کہ ضاد (ض) عربی زبان کا لفظ ہے یہ کسی غیر زبان سے داخل نہیں ہوا لیکن اس نامراد ضد کا کیا علاج کیا جائے۔ ض کو **دَوَاد** بنا دیا صرف شیعوں کی ضاد پڑھنے کی وجہ سے جس کے معنی بالکل الٹ ہیں۔ یہ ایک الگ مسئلہ ہے۔

دعائے قنوت ترک کردی

دعائے قنوت بھی صرف شیعہ سنی تعصب کا شکار ہوا۔ شیعہ چونکہ ہر دوسری رکعت میں قنوت قیام کی حالت میں پڑھتے ہیں بس شیعہ ضد میں آ کر نماز میں قنوت ترک کر دیا حالانکہ سنی شیعہ دونوں کے مذہب میں دعا قنوت نماز میں شامل ہے۔ وضو سے لے کر تشہد و سلام تک حتیٰ کہ اذان، اقامت تمام امور میں اختلاف ہی اختلاف ہے...... کیوں؟...... حکومتی مذاہب نے ہر وہ بات جو شیعہ بجالاتے ہیں اس کے بالکل الٹ راستہ اپنا لیا ہے تو پھر تشہد میں دونوں متفق کیسے ہوں گے۔

ان کی تشہد میں ولایت علیؑ کی گواہی نہ ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ شیعہ تشہد میں ولایت علیؑ کی

گواہی دینا ضروری تھا۔ اسی لیے نماز جنازہ میں اختلاف' تکبیرات جنازہ میں اختلاف' دعائے جنازہ میں اختلاف' اخفات و جہر میں اختلاف' کفن و دفن میں اختلاف۔

''ہم تلقین پڑھتے ہیں دوسرے مذاہب نہیں پڑھتے۔''

''غسل مس میت میں اختلاف''

''رفع یدین میں اختلاف''

''ارسال الیدین میں اختلاف''

''مسح میں اختلاف''

''ہاتھ دھونے میں اختلاف''

''سلام پھیرنے میں اختلاف''

''الف سے لے کر''یاء'' تک اختلافات ہی اختلافات۔

صرف شہادتین ایک جیسی کیسے رہ گئیں ...... اس لئے کہ شہادات پڑھنے کا حکم ہے نہ کہ شہادتین ''وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ بِشَھَادَاتِھِمۡ قَآئِمُوۡنَ'' جنتی ہیں وہ لوگ جو شہادات پڑھتے ہیں۔

اسی ایک ولایت کو چھپانے کیلئے ترتیب قرآن کو بدلہ' مکی مدنی کی جگہ مدنی مکی کی جگہ۔ قرآن مجید ۶۶۶۶ آیات کی تعداد مقرر کر دی حالانکہ یہ تعداد نہ تو حدیث پیغمبر اسلام سے ثابت ہے نہ ہی اقوال صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ قرآن پر اعراب لگائے جو دور رسالت میں نہیں تھے۔ قرآن مجید کو تیس پاروں میں تقسیم کیا جس کی تصدیق حضور کے کسی قول سے ثابت نہیں ہے۔ آیۂ غدیر میں ''علیاً امیر المومنین'' کا لفظ موجود تھا جس کو حذف کر دیا گیا دیکھئے تفسیر جلال الدین سیوطی درمنثور۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھو

بخاری شریف حدیث ۳۸۱ ص ۲۲۲۔

''عن انس ابن مالك قال۔ قال رسول الله صلی الله علیه وآله

وسلم من صل صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالك المسلم الذی له ذمة الله و رسوله فلا تخفر الله فی ذمة۔

(ترجمہ) طویل سلسلہ روایت کے بعد انس بن مالک کہتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی ہمارے جیسی نماز پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس کا رسول ذمہ دار ہے تم اللہ کی ذمہ داری میں خیانت نہ کرو۔

قارئین کرام!

- حضور غائبانہ نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ ہمارے بعد کوی ہمارے جیسی نماز نہیں پڑھے گا۔
- ہمارے قبلہ سے منہ پھیرا جاوے گا مراد اس سے ولایت امیرالمومنین ہے۔
- کیونکہ سرکار فرماتے ہیں **نحن كَعْبَةُ اللهِ نَحْنُ قِبْلَةُ نَحْنُ بَيْتُ اللهِ** ہم ہی کعبہ ہیں ہم ہی قبلہ ہیں ہم ہی بیت اللہ ہیں۔
- نماز کے دوران آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ قبلہ سے منہ کون پھیرنے والا ہے۔
- ہمارا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا۔ فقیہ حضرات خرگوش، کوا، ملی مچھلی کھلائیں گے۔
- اللہ صرف ان کی نجات کا ضامن ہے جو رسول جیسی نماز پڑھتے ہیں۔

بعد از رسولؐ لوگ حقیقی نماز پڑھنا چھوڑ گئے

بخاری شریف باب تضیع الصلوٰۃ عن وقتھا، ج ۳، ص ۳۰۲، طبع دہلی۔

"عن انس بن مالك قال ماعرف شيئا كما كان علی عهد النبی قيل الصلوٰة قال أليس صنعتم فيها"

(ترجمہ) انس بن مالک کہتے ہیں میں نے کوئی بھی امر شریعت اس طرح نہیں دیکھا جس طرح زمانہ نبیؐ میں ہوتا تھا۔ انس سے کہا گیا کہ نماز تو ویسی ہے انس نے کہا تم نے

نماز کے اندر بھی تبدیلیاں نہیں کی ہیں جو خود جانتے ہو کہ کی ہیں۔

قارئین کرام! صحابی رسول انس بن مالک تصدیق کر رہے ہیں کہ تمام شریعت پیغمبر اسلام تبدیل ہو چکی ہے جیسی نبیؑ کے دور میں تھی اب نہیں ہے حتیٰ کہ نماز میں تغیرات وارد ہوئے۔ نماز بھی رسول جیسی نہ رہی۔

- ❖ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نماز میں تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی اور وہ تبدیلیاں کیا تھیں۔
- ❖ کیا نماز جو دور رسالت میں پڑھی جاتی تھی وہ درست نہ تھی؟
- ❖ کیا رسولؐ اللہ معاذ اللہ غلط دین کی تبلیغ کر کے گئے تھے جو کہ بعد قابل تبدیلی ہوا۔
- ❖ وہ کون سے عوامل تھے جن کی بنا پر تبدیلیاں کرنا پڑیں؟
- ❖ پیغمبر اسلام کی زندگی میں حضور کی توجہ ان تبدیلیوں کی طرف مبذول کیوں نہ کرائی گئی۔
- ❖ کیا یہ سب تبدیلیاں واقعہ غدیر وقوع پذیر ہونے کی بنا پر تو نہیں کی گئیں اگر کوئی اور وجہ ہے تو پیش کی جائے۔
- ❖ کیا زمانہ رسول اللہؐ میں دین مکمل نہیں ہو چکا تھا۔
- ❖ کیا جو تبدیلیاں بعد میں واقع ہوئیں ان کا علم عالم الغیب کو نہیں تھا۔ اگر تھا تو دین مکمل ہونے سے پہلے اللہ نے خود ان کا ذکر کیوں نہ کیا۔ یہ جو کچھ بھی ہوا ولایت امیر المومنین کو ختم کرنے کیلئے کیا گیا ورنہ نماز رسولؐ تبدیل نہ کی جاتی۔
- ❖ چونکہ حضور اپنے دور میں ولایت علیؑ اپنی نماز میں داخل کر چکے تھے جسے برداشت نہ کرتے ہوئے ختم کر دیا گیا۔

بخاری شریف میں ہے کہ:

"عن انس بن مالك بدمشق هويبكى فقلت مايبكيك فقال لا اعرف شيأ مما ادركت الا هذا الصلوٰة وهذه الصلوٰة قد ضيعت٥

(ترجمہ) راوی کہتا ہے میں انس بن مالک کے پاس دمشق گیا اس حال میں کہ انس رو

رہا تھا۔ میں نے کہا کیا چیز تمہیں رُلا رہی ہے۔ انس نے کہا اس لیے رو رہا ہوں کہ مجھے کوئی شئے نماز میں زمانہ رسالت والی نظر نہیں آتی جو نبی کے وقت میں نے پائی تھی مگر ایک نماز تھی سو وہ بھی ضائع ہوگئی۔

قارئین کرام! حضرت انس بن مالک کا مدینہ اور شام میں رونا پایا جاتا ہے۔ یہ تمام تبدیلیاں انس نے دمشق میں دیکھیں۔

نماز خراب ہو رہی تھی کیا معنی؟

کیا سورۃ الحمد نکال دی گئی تھی ہرگز نہیں

کیا سورۃ توحید نکال دی گئی تھی ہرگز نہیں

کیا شہادتین کو نکال دیا گیا تھا ہرگز نہیں

کیا دو سجدوں میں ایک سجدہ ختم کر دیا گیا ہرگز نہیں

کیا رکوع یا قیام ختم کر دیا گیا ہرگز نہیں

اگر کوئی تبدیلی سامنے آتی ہے تو وہ صرف یہ شہادت ولایت علی علیہ السلام کو خارج کیا گیا جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ دعائے صنمی قریش میں خود امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''وَشَهَادَاتٍ كَتَمُوْهَا'' یعنی بعد از پیغمبر عربی شہادات کا کتمان کیا گیا جو پہلے ظاہر تھیں۔

ایک تاریخی اقرار

(حد السارق ص۱۳۰ تا ۱۳۳، الفاروق شبلی)

ابو جعفر طبری اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں '' کہ حضرت عمرؓ کہتے تھے کہ قرآن کو صرف پڑھو اس کی تفسیر بیان نہ کرو اور رسول اللہ کی احادیث بیان کم کیا کرو میں عمر بھی تمہارے کام میں شریک ہوں۔

مولف: قارئین غور فرمائیں! اسلام کے ابتدائی دور میں قرآن و تفسیر قرآن اور احادیث پیغمبر اسلام کے بیان پر پابندی کیوں عائد کی گئی اور پھر خود حاکم وقت اس فعل میں شریک

کیوں ہوئے۔

ا۔ وہ کون سے امور تھے جس کے ظاہر ہونے کے خدشہ میں قرآن وحدیث کے بیان پر پابندی لگائی گئی۔

ب۔ وہ کون سی احادیث تھیں جو حکومت کو ناپسند تھیں جن کے بیان کرنے پر پابندی عائد کی گئی۔

ج۔ قرآن وحدیث کے نہ پڑھنے' نہ بیان کرنے میں حضرت خود کیوں شریک ہوئے۔کیا یہ اس امر کی دلیل تو نہیں ہے کہ موصوف کتاب اللہ اور سنت دونوں سے............ تھے۔

د۔ نبی اکرمؐ کے زمانہ اور حین حیات میں خود فرمایا ''حسبنا کِتَابَ اللّٰہِ'' ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے۔یہ جملہ کہہ کر عترت کا انکار کر دیا۔

ہ۔ کیا حضرت صاحب کی نظروں میں مندرجہ ذیل آیات واحادیث تو نہیں تھیں۔

(۱) ''یَـااَیُّهَـا الـرَّسُوْلُ بَلِّـغْ مَـااُنـزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَابَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ''

(۲) ''اَلْیَومَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی وَرَضِیْتُ لَکُمْ اِسْلاما دِیْناً''

(۳) ''وَلَا تَکْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ یَکْتُمْهَا فَاِنَّهٗ آثِمٌ قَلْبُه''

ایک شہادت کومت چھپاؤ جو چھپائے گا وہ گناہ گار ہوگا۔بقول علامہ حائری یہ شہادت ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام کی تھی۔

(۴) ''وَالَّذِیْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ'' (معارج)

وہ لوگ جو شہادات پر قائم ہیں......یعنی دو سے زیادہ گواہیوں پر قائم رہنے کا حکم ہے۔

(۵) ''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌ مَوْلَاهُ''

(۶) ''مَنْ کُنْتُ نَبِیَّه فَعَلِیٌ اَمِیْرُهٗ'' (قول پیغمبر اسلام)

حضور فرماتے ہیں جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے جس طرح میں مولا ہوں اسی طرح علی مولا ہے جس کا میں نبی ہوں اس کا علی امیر المومنین ہے۔

اس اعلان کے بعد ایک اور آیت نازل ہوئی جو آیت اکمال سے پہلے نازل ہوئی۔

"اَلْیَومَ یَئِسَ الَّذِینَ کَفَرُوا عَنْ دِینِکُم" (المائدہ)

(ترجمہ) آج کے دن کچھ لوگ تمہارے دین سے مایوس ہو کر کافر ہو گئے ہیں۔

❖ بتایئے وہ کون سی ایسی بات تھی جس کی وجہ سے لوگ دین سے مایوس ہو گئے۔

❖ وہ کون سا ایسا امر شریعت تھا کہ کلمہ پڑھنے والے کافر ہو گئے۔

❖ کیا دین میں بعد از رسول اللہ یہ تبدیلیاں ان ہی لوگوں نے تو نہیں کی تھیں جو یوم غدیر مایوس ہو گئے تھے۔

❖ کیا دین میں تغیرات کا سبب وہ لوگ تو نہیں تھے جنہیں غدیری دین پسند نہیں تھا۔

❖ یوم غدیر دین سے مایوس ہونا کیا اس امر کی دلیل تو نہیں ہے کہ وہ ولایت علیؑ کے اعلان سے پریشان ہو گئے تھے۔

❖ کیا دین سے مایوس ہونے والے یہ نہیں جانتے تھے کہ ولایت علیؑ کی گواہی بس تبرکاً یا قصد رجاء یا مستحب وغیرہ ہے۔

❖ اگر ایسا ہی تھا تو پھر مایوس ہونے کی ضرورت کیا تھی۔ عمل کرتے نہ کرتے کوئی بات نہیں تھی۔

❖ ان کا دین سے مایوس ہو کر کافر ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ لہجہ نبوت سے یہ سمجھ چکے تھے کہ یہ شہادت ولایت واجب ہے جو ہر حال پڑھنا پڑے گی ورنہ وہ کبھی مایوس نہ ہوتے۔ انہیں یقین تھا جس طرح ہم رسول کی رسالت کو تسلیم کرتے ہیں اسی طرح علیؑ کی ولایت کی گواہی دینا پڑے گی۔

قارئین کرام! اب کچھ لوگ لایعنی اعتراضات کرتے ہیں مثلاً یہ شہادت شروع سے کیوں نہیں تھی؟ شیعان علی نے اسے کسی دور میں پڑھا ہی نہیں؟ کسی مجتہد نے اسے پڑھنے کا حکم ہی نہیں دیا؟ اب ہم مختصراً اس پر گفتگو کرتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آج تک شہادت رسالت دینے پر کوئی شخص قتل نہیں کیا گیا یا

کسی کو وطن بدر کیا گیا ہو...... اگر قتل ہوئے مومنین تو صرف علی علیہ السلام کی وجہ سے ملک بدر شہر بدر ہوئے تو بھی علی علیہ السلام کی وجہ سے۔ ہم مختصر بتانا چاہتے ہیں کہ شیعان علیؑ پر کیا گزری۔

ظلم واستبداد شیعت کا نہ بدلے جانے والا مقدر ہے

شیعوں پر مظالم کی داستان:

شیعت کا حلیہ بگاڑنے کیلئے اور اسے زمین بوس کرنے کیلئے ابتداء سقیفہ بنی ساعدہ سے ہوئی۔ پھر اسی اجلاس سقیفہ کے نامور شہرہ آفاق ارکان نے اقتدار سنبھالتے ہی آل محمدؐ کو مٹانے کیلئے اہل بیت کے خاندان کے ازلی دشمن کو دمشق اور اس کے گردونواح کی حکومت سونپ دی جس کی اولین شرط یہ تھی شریعت اہل بیت کو ہر صورت میں پس پشت ڈال دیا جاوے۔ لوگوں کے ذہنوں سے احترام آل محمد مٹا دیا جاوے ...... دمشق اور گردونواح کے لوگ یہ نہیں جانتے تھے کہ علیؑ کیا ہے' خلافت ثانیہ اور ثالثہ کے دور میں یہ دمشقی حکومت اس قدر مضبوط ہو چکی تھی کہ کوئی حاکم وقت اس سے جواب طلبی کا مجاز نہیں تھا۔

❖ جو لوگ تحریر رسولؐ ان کی بیٹی سے لے کر ریزہ ریزہ کر کے پھینک دیں ان سے شہادت ثالثہ رائج کرنے کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔

❖ جن لوگوں نے جنازہ رسول چھوڑ کر عنانِ حکومت تھام لی ہو ان کی نظروں میں اعلان غدیر کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے۔

❖ جن کے دور میں محمدؐ کی بیٹی کو رات کے وقت دفنایا گیا ہو اور پھر چالیس قبروں کے نشان بنائے گئے ہوں کہ صرف اس خوف سے کہیں رسولؐ کی بیٹی کی میت قبر سے نہ نکال لی جاوے۔ وہ شہادت ثالثہ کی ترویج کیسے کرتے۔

❖ اسی شہادت ثالثہ مقدسہ کو مٹانے کیلئے تو مذاہب اربعہ معرض وجود میں آئے۔

❖ بعد از رسالت مآبؐ تقریباً ڈیڑھ سو برس ایک ہی کی فقہ کا تعارف کروایا گیا...... حالانکہ ان آئمہ اربعہ میں سے کسی ایک نے نہ تو زمانہ رسالت دیکھا تھا اور نہ کسی صحابی کے ہمرکاب رہے تھے۔

❖ آئمہ اطہار کی عزت وتوقیر ختم کرنے کیلئے احادیث ساز فیکٹریاں قائم کی گئیں جس کے دو ایک نمونے بطور مثال پیش کرتے ہیں۔

(درمختار شرح تنویرالابصار' جلد اول' ص ۵۲ تا ۵۴)

(۱) حضورؐ فرماتے ہیں (معاذاللہ) **ان ادم افتخرلی و انا افتخر برجل من امتی اسمه نعمان** ۔آدم نے میری وجہ سے فخر کیا میں اپنی اُمت کے ایسے شخص کی وجہ سے فخر کرتا ہوں جس کا نام نعمان ہوگا۔

(۲) **الانبیاء یتفخرون لی وانا افتخر بابی حنیفة من احبه فقد احبنی ومن ابغضه فقد ابغضنی۔**

انبیاء میری وجہ سے فخر کرتے ہیں' میں ابوحنیفہ کی وجہ سے فخر کرتا ہوں جس نے ابوحنیفہ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا جس نے ابوحنیفہ سے بغض کیا اس نے میرے ساتھ بغض رکھا۔

(۳) جناب عیسیٰ علیہ السلام ابوحنیفہ کے مذہب کی پیروی کا حکم دیتے تھے۔خداوند عالم نے ابوحنیفہ کے قیامت تک آنے والے ان کے مریدوں کو بخش دیا ہے۔(درمختار' جلد اول' ص ۵۲ تا ۵۴)

(۴) کتاب الیاقوت فی الواعظ ابی الفرح علی ابن جوزی میں مرقوم ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام پانچ سال تک ابوحنیفہ کے پاس مسائل شریعت سیکھنے کیلئے آتے رہے۔ جناب ابوحنیفہ کا انتقال ہوا تو قبر پر درس لینے آتے تھے۔

مولف: حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اولعزم رسول' صاحب شریعت نبی تھے جو حضرت خضر سے تعلیم حاصل کرنے کیلئے گئے۔جیسا کہ قرآن مجید میں مرقوم ہے ایسا پیغمبر خود ابوحنیفہ سے سیکھنے کیلئے جائے۔(نعوذ باللہ)

(۱) امام مالک کے متعلق ہے شرح تائید ابن قارض میں لکھا ہے:

"مالك حجتة الله فی ارضه" امام مالک اللہ کی حجت ہے زمین پر۔

(۲) مشارق الانوار عدوی ص ۲۸۸ پر ہے کہ امام مالک اپنے مریدوں اور پیروکاروں کی قبروں میں ان کے مرنے کے بعد آتے ہیں فرشتوں کو میت سے ہٹا دیتے ہیں۔ ان کے اعمال کا حساب نہیں لینے دیتے۔

(۳) امام مالک نے اپنی موطا پانی میں ڈال دی لیکن وہ بھیگی تک نہیں۔

جن حکومتوں کا دستور ایسے ائمہ کے فتوؤں پر عمل کرنا ہو وہ شہادت ثالثہ مقدسہ کو کیسے جاری ہونے دیتے ایسے ائمہ کو معرض وجود میں اس لیے لایا گیا کہ اعلان غدیر چھپ جاوے۔

قارئین کرام! مواصب لدینہ میں علامہ زرقانی لکھتے ہیں کہ پیغمبر عربی نے جس طرح عمامہ یوم غدیر علی علیہ السلام کو باندھا شیعوں نے بھی ایسا باندھنا شروع کر دیا۔ حافظ عراقی فتوٰی دیتے ہیں ایسا عمامہ مت باندھو یہ شیعوں سے مشابہت رکھتا ہے۔ عمامہ بظاہر ایک معمولی سی بات ہے جو لوگ علیؑ جیسا عمامہ بندھا ہوا دیکھنا گوارا نہ کرتے تھے وہ شہادت ولایت کس طرح جاری ہونے دیتے۔

خطیب بغدادی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: "ایک ایسا دور تھا کہ عالم خواب میں بھی لوگ جناب امیر علیہ السلام کو ملنے سے ڈرتے تھے کہیں پتہ نہ چل جائے کہ یہ شیعہ ہے۔ ایسے شیعہ بھلا شہادت ثالثہ کیسے ادا کرتے اور کون کرنے دیتا۔ (ائمہ اربعہ، ص ۴۷ شذرات الذھب ج ۶، ص ۱۱۲)

کہ شیعہ سنیوں کے درمیان ہنگامے برپا ہوئے ان کے سب سے بڑے دو سبب تھے۔ ایک واقعہ غدیر خم، دوسرے عزاداری حسین علیہ السلام۔ شیعہ ہر سال یاد حسینؑ اور واقعہ غدیر مناتے ہیں۔ مگر اہل سنت اس کے مقابلہ میں ابن زبیر پر نوحہ ماتم کرتے ہیں اور واقعہ غدیر کے مقابلہ میں یوم غار مناتے ہیں۔

مولف: اگر واقعہ غدیر ایک تبرکاً قصد رجاء کے طور پر رونما ہوا تھا تو پھر اس واقعہ پر تنازعہ کیوں۔
تبرکاً تھا پڑھو تو کوئی بات نہیں نہ پڑھو تو کوئی بات نہیں۔

قارئین کرام! امیر شام نے اپنے ترکش کا ایک ایک تیر مذہب اہل بیت ختم کرنے پر صرف کیا جتنا تشدد اور سختی شیعہ پر جتنی کر سکتے تھے کی۔ شیعوں کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کیا۔ شیعوں کے مقدر میں

زندان کی سلاخیں یا تلوار کی دھار تھی۔ شیعان علی کی زبان پر قفل لگ چکے تھے۔ کسی کی مجال نہیں تھی کہ حکومت کے خلاف کوئی بات نکالے۔ یہی وجہ تھی بہت سے حقائق ضائع ہو گئے۔ عقائد خوف و ہراس کی وجہ سے تبدیل ہو چکے تھے۔ دور پیغمبر اسلام حی علی خیر العمل اذانوں میں جاری ہو چکا تھا (یہ خیر عمل بھی ولایت علیؑ ہی تھی) دشمن حکومتوں نے نکال دیا۔

بنی اُمیہ نے ایک صدی پر محیط عرصہ میں خطبات جمعہ میں امیر المومنین علیہ السلام پر برسر منبر سب و شتم کیا اور اسے مذہبی فریضہ قرار دیا۔ اموی دور کے بعد عباسی حکومت نے بھی کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ شیعوں کو زندہ در گور کیا۔ دیواروں میں چنوایا' ذبح کیا گیا' زندہ جلائے گئے۔ بھلا ایسے ظالم ترین دور میں شہادت ثالثہ کیسے جاری رہ سکتی تھی۔ اسی لیے فروع کافی باب تشہد میں امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں اگر ہم تشہد کو معین کر دیتے تو ہمارے موالی ہلاک ہو جاتے۔

کیوں! اس لیے کہ تشہد بالجہر پڑھا جاتا ہے جب بھی ایسا تشہد اموی' عباسی دور میں پڑھا جاتا تو سننے والے اسے قتل کر دیتے۔ اس تشدد اور شیعہ کش دور کو مدنظر رکھتے ہوئے امام علیہ السلام نے تشہد کو معین نہ کیا۔

پس مومنین یہ سوال مت پوچھا کرو یہ جاری کیوں نہ ہوا۔ مجتہدوں نے پڑھنے کا حکم کیوں نہ دیا۔ یہ مختصر واقعات ذہنوں میں رکھ کر سوچو وہ کیسا زمانہ تھا۔ مجتہد کیسے اجازت دیتے۔ جب انہیں مجتہد کہلانا ہی بڑا مشکل تھا۔ اپنے آپ کو شیعہ کہلانا ہی قتل ہونے کے مترادف تھا تو پھر کون شیعہ بن کر ایسا کرنے کا حکم دیتا۔

اب الحمدللہ دور ظلم بیت چکا ہے مذہبی مکمل آزادی ہے اس لیے آپ کا فرض ہے بابانگ دہل ہر مقام پر کہو:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِياً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُومِيْنَ (انشاء اللّٰه)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِيْنَ بِوِلَايَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

منکر ولایت نمازی ہو یا زانی برابر ہے

ثواب الاعمال و عقاب الاعمال شیخ صدوق ص ۲۵۲، ۲۵۳ عربی فارسی متن تفسیر مراۃ الانوار مقدمہ تفسیر برہان۔ اصول الشریعۃ مولوی ایم ایچ ڈھکو طبع سوئم ص ۴۴

وبِهٰذَ الاسنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بنِ عَلَى الهَمَدَانِىْ عَنْ حَنَانِ ابنِ سَدِيرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاجَعْفر عليه السلام يَقُوْلُ اِنَّ عَدُوَّ عَلِىٍ عليه السلام لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنيا حَتّٰى يَجْرَعَ جُرْعَةً مِنَ الحَمِيْمِ وَقَالَ سَوَاءُ عَلٰى مَنْ خَلَفَ هٰذَاالاَمْرَ صَلّٰى اَوْزَنىٰ

بعض احادیث میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں

صَلّٰى اَوْزَنىٰ سَرَقَ اَوْصَامَ اِنَّهٗ فِى النَّار

سرکار امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دشمن علیؑ دنیا سے اُس وقت تک نہیں جائے گا جب تک کہ وہ جہنم کا جوش دیا ہوا پانی نہ پی لے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو ولایت علی علیہ السلام کا مخالف ہے وہ نماز پڑھے یا زنا کرے کوئی فرق نہیں ہے۔

اَلْبَابُ الثَّامِنُ

❖❖❖❖❖❖❖❖❖

شہادت ثالثہ فی القرآن

اب ہم موالیان حیدر کرارؑ' عزاداران امام مظلومؑ' ماتمداران سید الشہداء علیہ السلام کی خدمت میں شہادت ثالثہ مقدسہ یعنی ''اشهد ان علیاً امیر المومنین ولی الله'' پر آیات قرآن سے بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ ولایت علیؑ کی گواہی شیعان علیؑ کے دل کی دھڑکن روح ایمان اور زادراہ ہے اسی گواہی کی بدولت مومن عذاب قبر وحشر سے مامون رہے گا۔ شہادت ولایت امیر المومنین علیہ السلام کا دوسرا نام نجات ہے۔ قبر کے اندھیروں میں اُجالا صرف اسی سے ہوگا۔ سفر برزخ کا سہارا بھی یہی ہے۔ اس باب میں ہم ازروئے قرآن یہی ثابت کریں گے کہ اس گواہی کے بغیر نہ اذان مکمل ہے نہ اقامت اور نہ ہی تشہد نماز۔ دین اسلام سے تعلق رکھنے والا ہر عمل بغیر اقرار ولایت ناقابل قبول بارگاہ ایزدی ہوگا کیونکہ یہ گواہی عین مطابق قرآن واحادیث پیغمبر اسلام اور فرمان معصومین علیہم السلام ہے اور جو شخص قرآن وفرمان معصوم کا انکار کرے وہ بلافصل جہنمی ہے۔ اب ہم اپنے قارئین کی خدمت میں وہ آیات قرآنی پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے جن کا تعلق بلاواسطہ یا بالواسطہ سرکار امیر علیہ السلام کی ولایت سے ہے۔

ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہی سند تکمیل دین ہے

یَاۤ اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ

رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○ (۱) (سورہ المائدہ آیت ۶۷)

(ترجمہ) اے رسول جو پیغام آپ پر نازل کیا گیا ہے تمہارے رب کی طرف سے پہنچا دو اگر آپ نے یہ فعل نہ کیا تو تو نے گویا کہ اس کی رسالت کا کوئی کام ہی نہیں کیا۔ اللہ آپ کو لوگوں کی شر سے محفوظ رکھے گا بے شک اللہ قوم کافرین کو ہدایت نہیں کرتا؟

محترم قارئین!

اس آیت کے ہوتے ہوئے بھی جو پوچھے کہ شہادت ثالثہ کہاں لکھی ہوئی ہے اس سے بڑھ کر جاہل پوری دنیا میں کوئی نہ ہوگا اور یہی آیت سنگھم ہے شہادت ثالثہ کے وجوب کی۔

- اللہ تعالیٰ نے جو لہجہ تخاطب اس آیت میں اختیار کیا ہے اتنا سخت لہجہ پورے قرآن میں کسی واجب امر کی تبلیغ کیلئے اختیار نہیں کیا۔
- پھر جس واجب امر کا حکم دیا ہے صرف کہنے پر موقوف نہیں ہے بلکہ فعلاً کر کے دکھانے پر موقوف ہے۔
- آج اگر رسولؐ ایسا نہیں کرتے تو رسالت بے کار اور عہدہ نبوت و رسالت خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ ۲۳ برس کی مشقت برباد محنت ضائع' تبلیغ اسلام بیکار ہو جانے کا اندیشہ ہے بلکہ یقین ہے کہ شہادتین بیکار ہونے کا خطرہ تھا۔
- اے حبیب اگر آج اعلان ولایت علیؑ تو نے نہ کیا "**فما بلغت رسالته**" تو تو نے رسالت کا کوئی کام نہیں کیا۔
- شاید ان عقل سے نابالغ علماء نے قرآن پر غور نہیں کیا۔ جب اعلان ولایت علیؑ کے بغیر رسولؐ کی رسالت بیکار ہو جاتی ہے تو کیا رسول کی نمازیں سلامت رہیں گی۔ عبادت محفوظ رہے گی۔ ہرگز نہیں ...... جب رسول کی نمازیں' رسالت' عبادات' اعلان ولایت کے بغیر نامکمل ادھوری رہتی ہیں تمہاری ریاکاریوں سے لبریز نمازوں کی حیثیت ہی کیا ہے۔

- یہ ایسا کون ساواجب فریضہ باقی رہ گیا تھا......جس کی تبلیغ کیلئے قدرت کواتنا سخت لہجہ اختیار کرنا پڑا۔
- آیت سے یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ رسولؐ ایسا کرنے کیلئے حالات کا جائزہ لے رہے تھے۔ یہ ہی سبب تھا کہ اللہ کو سخت لہجہ اختیار کرنا پڑا اور کہنا پڑا ''وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ '' اللہ تجھے ان لوگوں کی شر سے محفوظ رکھے گا۔
- وہ شرارتی شرارے کون تھے۔ آیت بتا رہی ہے وہ رسولؐ کے ساتھ تھے۔
- یہ بھی ثابت ہوا آج جن لوگوں میں اعلان ولایت ہونے والا تھا وہ بظاہر مسلمان تھے لیکن اندر سے مسلمان نہ تھے۔ اسی لیے اللہ کو کہنا پڑا ''اِنَّ اللّٰہَ لَایَھْدِی الْقَوْمَ الْکَافِرِیْنَ '' کہ اللہ کافروں کو ہدایت کرتا ہی نہیں۔
- حالانکہ اس وقت قافلہ رسول خدا میں بظاہر کوئی کافر نہیں تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ علم قدرت میں یہ بات تھی کہ آج ولایت کے اقرار سے انکار کر کے کچھ لوگ کافر ہو جاویں گے۔
- قرآن نے یہ بھی بتا دیا کہ ولایت علیؑ کا منکر کافر ہوتا ہے اسے کبھی ہدایت نہیں مل سکتی۔
- سنت الٰہیہ میں ازل سے یہ بات شامل ہے کہ ولایت کا منکر ہدایت سے کورا ہوتا ہے ''صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَایَرْجِعُوْنَ '' کان ہوتے ہوئے بہرہ' آنکھیں ہوتے ہوئے اندھا' زبان ہوتے ہوئے گونگا رہے گا۔ ''خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ '' ان کے دلوں پر اور بصارت پر مہریں لگ چکی ہیں۔ مہر کا مطلب ہوتا ہے کسی شئی کو سیل کر دینا یعنی جب دلوں میں ولایت علیؑ کے اثرات اترے تو فوراً دل آنکھیں سربمہر کر دیں تا کہ ریکارڈ محفوظ رہے اور قیامت کے دن مکر نہ جاویں۔
- عالم اسلام کے مفکرین علماء کرام سے میں دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ وہ بتائیں ......صحرا و بیابان' جہنم نما دھوپ' پرخار جنگل' دشت بے آب و گیاہ' پیاس کی شدت' گرمی کی حدت میں جانے والوں کو روک کر آنے والوں کا انتظار کر کے صرف کسی مستحب یا ''قصد رجاء'' یا قربت'' یا این خوب است'' والے مسئلہ کا اعلان کرتا تھا۔

- اگر ولایت صرف ''مستحب یا بقصد رجاء'' این خوب است'' کا درجہ رکھتی تھی تو سوا لاکھ انسانوں کو ایسے موسم میں اذیت کس لیے دی کیا یہ مستحب مسئلہ مسجد نبوی میں نہیں بتایا جا سکتا تھا۔
- کیا چشم فلک ایسا واقعہ پیش کر سکتی ہے کہ اللہ نے اپنے رسول کو ایک مستحب یا بقول مراجع عظام ''این خوب است'' اشکال نہ دارد'' دوسرے معنوں میں فضول (معاذ اللہ) بات کا اعلان نہ کرنے پر یہ کہا ہو کہ تم نے میری رسالت کا کوئی کام نہیں کیا۔
- بقول مراجع عظام یہ مستحب ہے یعنی پڑھ لو تو بھی کچھ فرق نہیں پڑتا نہ پڑھو تو بھی کچھ فرق نہیں پڑتا۔ کیا ایسے بے قیمت' بے وقعت مسئلے کی تبلیغ کیلئے سوا لاکھ انسانوں کو اذیت دی۔ جس کے کرنے نہ کرنے سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ رسول اللہ کے نہ کرنے سے کیا فرق پڑ سکتا تھا۔
- کیا مستحب کے تارک کو اللہ نے کبھی کافر کہا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کو کہنا تو یہ چاہیے تھا حبیب یہ ایک مستحب امر ہے اسے تبرکاً سمجھ کر بس ''این خوب است'' جان کر اعلان کرنا چاہتا ہے تو کر دے نہیں کرنا چاہتا تو نہ کر۔ مگر حکم کیا دیا' لَّمْ تَفْعَلْ ''اگر تو نے عملاً فعلاً آج اعلان ولایت نہ کیا'' فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ''تو نے میرا کوئی کام ہی نہیں کیا۔ میری رسالت پہنچائی ہی نہیں یعنی تفعل خود فعلاً کر کے دکھا ورنہ عہدہ رسالت سے معزول سمجھا جائے گا۔
- کیا اللہ تعالیٰ ان اموات وحیات کا صدقہ کھانے والے شہریوں پر ضمیر بیچنے والوں کے برابر بھی علم نہیں رکھتا تھا۔ فرما دیتا حبیب مستحب ہے تیرا دل' چاہتا ہے انہیں سنا دے نہ مانے نہ اعلان کر یہ کونسا بڑا مسئلہ ہے جو آپ کو یہاں گرمی میں تکلیف دوں۔

قارئین کرام! اب ہم آپ کے سامنے میدان خم غدیر میں سرور کائنات کے آخری خطبہ کے چند اقتباسات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

خطبہ غدیر اور شہادت ثالثہ کا وجوب

"عن زید بن ارقم قال لما نزل النبیؐ بغدیر خم فی رجوعه من حجة الوداع وکان فی وقت ضحی و حر شدید امر

بالدوحات فقمت و نادی الصلوٰة الجامعة فاجتمعنا و خطبة بالغة"

(ترجمہ) زید بن ارقم کہتا ہے جب رسول اکرمؐ آخری حج سے واپس ہوئے مقام غدیر پر پہنچے تو وہ دوپہر سے پہلے کا وقت تھا۔ سخت ترین گرمی تھی تو آپ نے وہاں موجود کچھ بڑے بڑے درختوں کے نیچے جھاڑو دینے کا حکم دیا اور پھر نماز جماعت کا اعلان کیا پس ہم سب کے سب جمع ہو گئے تو حضور اکرمؐ نے ایک فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ آیہ بلغ کی تلاوت کی جس کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

"ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی انزل الی بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَآ بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ...... (۲)

(ترجمہ) پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے حکم بھیجا کہ اے رسول پہنچا دو جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اگر آپ نے ایسا فعلاً نہ کیا تو آپ نے اپنے رب کا کوئی کام نہ کیا۔

"وقد امرنی جبرائیل عن ربی اقوم فی هذالمشهد واعلم کل ابیض واسود ان عَلِی ابن اَبِی طَالِب اَخِی وَصیی و خَلِیفَتِیْ وَالْاِمام بَعدِیْ۔

(ترجمہ) اور جبرائیل نے مجھے میرے رب کی طرف سے پیغام دیا ہے کہ میں بس اسی مقام پر رک جاؤں اور ہر گورے کالے شخص کو بتا دوں کہ علیؑ میرے بھائی میرے وصی میرے خلیفہ امام ہیں میرے بعد۔

"فسئلت جبرائیل ان یستغنی لی ربی لعلمی بقلةِ المتقین وکثرة الموذین واللائمین لکثرة ملاذمی بعلی وشدة اقبالی

علیہ حتی سمونی اذنا فقال اللہ تعالیٰ و منھم والذین یوذون النبیّ ویقولون ھواذن قل اذن خیر لکم ولو شیت ان اسمیتھم وادل علیھم لفعلت ولکنی بسرھم قدتکرفت فلم یرض اللہ الا تبلغنی فیہ۔ (۳)

(ترجمہ) (بس میں نے حکم خدا سن کر) میں نے جبرائیل سے کہا کہ وہ فی الحال اس حکم کو پہنچانے سے میری طرف سے اللہ سے معافی طلب کریں کیونکہ مجھے علم ہے کہ متقی بہت کم ہیں مگر مجھے ایذا دینے والے اور ملامت کرنے والے بہت ہیں۔ اس لیے میں بکثرت علیؑ کو ساتھ رکھتا ہوں اور شدت سے ان کی طرف توجہ دیتا ہوں مجھے ملامت کرنے والوں نے یہاں تک کہا کہ تیرا نام ''اُذن'' ہے اور خداوند تعالیٰ نے فرمایا انہی لوگوں سے وہ لوگ بھی ہیں جو پیغمبر کو ایذا بھی پہنچاتے ہیں یہ تو سراپا گوش ہے۔ اے پیغمبر آپ ان سے کہہ دیجئے اس میں بھی تمہاری بھلائی ہے اگر میں چاہوں تو ایذا پہنچانے والوں کے نام بھی بتلا دوں اور ایک ایک کی طرف اشارہ بھی کر دوں۔ میں ان کی پردہ پوشی میں ہی اپنی بڑائی سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے میری اس درخواست کے باوجود یہ پسند نہیں کیا مگر اس بات کو کہ میں علیؑ کے بارے میں حکم پہنچا دوں۔

عرض مولف......اور نتیجہ کلام رسولؐ

مندرجہ بالا اقتباس خطبہ غدیر نے یہ ثابت کر دیا کہ کام نہایت اہم تھا۔ مستحب یا با نیت قربت یا تبرکاً یا قصد رجاء والا مسئلہ نہیں تھا۔ حضورؐ نے یہ پیغام پہنچانے میں معذرت کی اور وجوہات بیان فرمائیں کہ حالات سازگار نہیں ہیں۔ متقی بہت کم ہیں...... اسی وجہ سے خالق اکبر کو سخت لہجہ میں گفتگو کرنا پڑی...... پس حبیب آپ کا کام ہے پہنچانا...... اگر ایسا نہیں کرے گا تو تو نے میری رسالت کا کچھ بھی نہیں کیا...... ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

قارئین کرام! ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی تبلیغ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی

معذرت بھی قبول نہ فرمائی۔ اگر یہ امر کوئی مستحب امر ہوتا یا ''ایں خوب است'' کا مصداق ہوتا تو لہجہ کلام اتنا شدید نہ ہوتا...... چلو میرا حبیب کوئی بات نہیں۔ نہیں پہنچا سکتا تو نہ پہنچا یہ ایک عام تمرکا وحی تھی جو میں نے بھیج دی۔ ایک مستحب عمل تھا کوئی بات نہیں ہے اس کو بجالانا یا نہ بجالانا ایک جیسا ہے۔ یہ نہیں کہا بلکہ یہاں تک کہہ دیا ''فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ '' تو نے میرا کار رسالت ہی نہیں کیا۔ اب انصاف طلب مسئلہ یہ ہے کہ رسالت ہی نہیں بچ سکتی۔ رسالت کی نمازیں کیسے بچیں گی۔

نیز ہر گورے کالے' عربی' عجمی ہمراہ تھے ان سے بھی رسول اللہ نے تیسری گواہی کا حلف لیا۔ زبان سے بھی تحریراً بھی کہ اپنے اپنے علاقوں میں جا کر میرے فرمان پر عمل کریں اور کروائیں بھی۔ مکمل حوالہ پہلے گزر چکا ہے آئندہ صفحات میں بھی پیش کریں گے اور نیز حضور کا یہ کہنا کہ جبرائیل میرے خالق سے کہہ دینا کہ متقی بہت تھوڑے ہیں۔ اس امر کی دلیل ہے کہ ولایت کی گواہی صرف متقی ہی دیا کرتے ہیں نہ کہ منافق۔

جیسا کہ سورہ فتح مبارکہ میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ وعَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى۔

(ترجمہ) اللہ نے رسول پر اور مومنین پر سکینہ نازل فرما دی اور مومنین پر کلمہ تقویٰ واجب قرار دے دیا۔

تفسیر مراۃ الانوار میں بحوالہ کنز الفوائد علامہ کراجکی سرکار صادق آل محمد علیہ السلام سے مروی ہے کہ کلمۃ تقویٰ ''هِيَ وِلَايَةِ عَلِيِّ ابن اَبِي طَالِبٍ '' کلمہ تقویٰ ولایت علی علیہ السلام ہے لہٰذا متقی وہ ہوگا جو اقرار باللسان و تصدیق بالقلب شہادت ولایت ادا کرے۔ ثابت ہوا متقین ہوتے ہی وہ ہیں جو شہادت ثالثہ کے شیدائی ہوں۔

۲۔ اقتباس خطبہ غدیر

''فاعلموا معاشر الناس ذالك فان الله قدنصبه لكم ولياً و اماماً وفرض طاعته على كل احدٍ ماضٍ حكمه جائز' قوله ملعون من

خلفه۔ مرحوم من صدقه۔

(ترجمہ) پس جان لو اللہ تعالیٰ نے علی ابن ابی طالب علیہ اسلام کو تمہارا ولی اور امام مقرر کر دیا ہے ان کی اطاعت ہر شخص پر واجب قرار دی ان کا حکم نافذ ہے۔

ملعون من خالفه مرحوم من صدقه جس نے مخالفت کی رحمت حق سے محروم ہو گیا اور جس نے تصدیق کر دی وہ مستحق رحمت اللہ ٹھہرا۔

خطبہ کے اس حصہ میں یہ روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے کہ شہادت ولایت علیؑ واجب ہے شہادت توحید و رسالت کی طرح۔

ا۔ اللہ تعالیٰ نے علیؑ کو تمہارا ولی مقرر کر دیا ہے۔

ب۔ علیؑ کی اطاعت ہر شخص پر واجب ہے۔ شاید آپ مستقبل قریب میں کہیں یہ نہ سن لیں کہ علیؑ کی اطاعت بھی مستحب ہے۔ (نعوذ باللہ)

ج۔ علیؑ کا حکم بعد از رسالت نافذ العمل ہے۔

د۔ علیؑ کی مخالفت رحمت الہیہ سے محرومی ہے۔

ہ۔ ولایت کی تصدیق بھی یعنی گواہی دینے والا مستحق رحمت کردگار ہے۔

۳۔ اقتباس خطبہ غدیر

"اسمعوا و اطیعو افاِنّ اللّٰه مَوْلَا کُمْ وَعَلِی اِمَامُکُمْ ثُمّ الِامَامَۃِ فِیْ وَلَدِیْ من صلبه اِلٰی القِیَامَۃِ"

(ترجمہ) لوگو سن لو اور اطاعت کرو کیونکہ اللہ تمہارا مولا ہے۔ علیؑ امام ہے پھر امامت میری اس اولاد میں جو صلب علیؑ سے ہے قیامت تک رہے گی لہٰذا ثابت ہوا اللہ بھی مولا، رسولؐ اللہ بھی مولا، علیؑ بھی مولا۔ پس تینوں کی اطاعت واجب ہے اسی کا نام شہادت ثالثہ ہے۔

۴۔ اقتباس خطبہ غدیر بحق جناب امیرؑ

"فلا تضلوا عنه لا تستنكوا امنه"

(ترجمہ) لہٰذا علیؑ کو چھوڑ کر گمراہ نہ ہو جانا اور نہ ہی علیؑ سے منحرف ہونا۔

نوٹ: "مستحب" "این خوب است" "قصد رجاء" کا تارک گمراہ نہیں ہوا کرتا اور نہ ہی اسے منحرف کہا جا سکتا ہے۔ گمراہ ہمیشہ واجبات کا تارک ہوتا ہے۔ شہادت ولایت علی اس قدر واجب ہے اس کے ترک کرنے والے کو اللہ نے گمراہ اور منحرف کہا ہے۔

۵۔ اقتباس خطبہ مبارکہ

"قال النبیؐ لن یتوب اللّٰہ علی احدٍ انکرہ ولن یغفرلہ حتی علی اللّٰہ ان یفعل ذالک وان یعذبہ' عذاباً نکراً ابدلا بدین۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کبھی اس شخص کی توبہ قبول نہیں کرے گا جو علیؑ کا منکر ہو اور نہ ہی کبھی اس کی مغفرت کرے گا۔ اللہ نے یہ حتمی فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ اس منکر کو ہمیشہ ہمیشہ بدترین عذاب سے سزا دے گا۔

نتیجہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے:

۱۔ ولایت علیؑ کے منکر کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔

۲۔ ولایت علیؑ کے منکر کی بخشش نہیں ہو سکتی۔

۳۔ منکر ولایت ہمیشہ عذاب الٰہیہ میں گرفتار رہے گا۔

۴۔ یہ تمام باتیں اس امر کی دلیل ہیں کہ ولایت علیؑ واجبات الٰہیہ سے ہے کیونکہ مستحب کا تارک حقدار عذاب نہیں ہوتا۔ تبرکاً بجا لانے والے پر عذاب نازل نہیں ہوا کرتا۔

۵۔ توبہ قبول نہ ہونا دلیل ہے اس امر کی کہ جو کچھ مُلّا نے اپنے خود ساختہ و پرداختہ اصولوں سے سیکھا ہے وہ غلط ہے۔

۶۔ اقتباس خطبہ مبارکہ

قال علیہ السلام: افهموا محكم القرآن ولا تبعوا متشابهه ولن يفسر ذالك لكم الامن اخذ بيده و مثال بعضده و معلمكم ان مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ "۔

حضور فرماتے ہیں آیات محکمات قرآن کو سمجھو متشابہات کے پیچھے مت پڑو کیونکہ متشابہات کی تفسیر تمہارے لئے کوئی نہیں کر سکتا سوائے اس کے جس کا ہاتھ میں تھامے ہوئے ہوں۔ ایک جس کے بازو کو بلند کئے ہوئے ہوں اور جس کے بارے میں بتا رہا ہوں جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔

۷۔ اقتباس خطبہ مبارکہ

ومولاته من الله عزّوجلّ اكثر لها علی الا وقد اديت الا قد بلغت الاوقد اسمعت الاوقد او ضحت لاتحل امرة المومنين بعدی لاحدغيره۔

فرماتے ہیں علیؑ کو آقا و مولا ماننے کا حکم اللہ نے مجھ پر نازل فرمایا' آگاہ ہو جاؤ میں نے یہ حق ادا کر دیا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ حکم خدا پہنچا دیا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے سنا دیا ہے میں نے وضاحت کر دی ہے میرے بعد علیؑ کے سوا اور کسی کو امیر المومنین بنانا جائز نہیں ہے کسی اور کے لئے حلال نہیں۔

قارئین کرام! طرز کلام پیغمبر اسلام سے کیا ظاہر ہو رہا ہے کچھ غور فرمایا:

الف۔ آگاہ ہو جاؤ میں نے حق ادا کر دیا ہے۔

ب۔ آگاہ ہو جاؤ میں نے حکم پہنچا دیا ہے۔

ج۔ آگاہ ہو جاؤ میں نے سنا دیا ہے۔

د۔ آگاہ ہو جاؤ میں نے وضاحت کر دی۔

حکم تو صرف پہنچانے کا تھا کیا یہی کافی نہیں تھا کہ میں نے حکم پہنچا دیا ہے۔ یہ کیوں کہا میں نے حق ادا کر دیا ہے پھر یہ بھی کہا کہ میں نے سنا دیا ہے' میں نے وضاحت کر دی ہے۔ وضاحت کس بات کی کہ شہادت ثالثہ کی حیثیت کیا ہے۔ یہ کہاں کہاں پڑھنی ہے۔

یہ تمام باتیں اذان دلا کر کہیں دوران نماز ولایت علیؑ کی گواہی دی ہے جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ غدیری نماز میں امیر شام شامل نہ ہوا نہ اس نے نماز پڑھی نہ تصدیق کی نماز پڑھی ہی اس لئے نہ گئی کہ آج کی تصدیق دوران نماز کرنا تھی اس کی توضیح آئندہ صفحات میں پیش کی جائے گی۔

پھر ارشاد ہوا:

اللھم لعن من انکرہ و غضب جحد حقہ ()

(ترجمہ) اے اللہ انکار کرنے والے پر لعنت بھیج جو اس حق کو نہ مانے غضب نازل فرمایا

آمین ثم آمین!

ناظرین یہ سوچنا آپ کا کام۔ مستحب کے انکاری پر لعنت اور غضب خدا نازل ہوا کرتا ہے یا واجب کے انکاری پر۔

۸۔ اقتباس خطبہ غدیر

قال علیہ السلام: **معاشر الناس اٰمَنُوا بِاللّٰه وَرَسُوْله وَ النُّورِ الَّذِی اَنْزَلَ مَعَهٗ مِنْ قَبْلِ اَن نطمس جو ھافنزدھا علی ادبارھم او فلعنھم کمالعنا اصحاب السبت۔**

معاشر الناس ایمان لاؤ اللہ پر اس کے رسول پر اور اس نور پر جو اس کے ساتھ اتارا گیا۔ قبل اس کے اللہ ہلاک کر دے چہروں کو اور انہیں پشت کی جانب پھیر دے یا اصحاب السبت کی طرح ان پر لعنت کر دے۔

عرض مولف:

- اس اقتباس خطبہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نص قرآن سے تین ہستیوں پر ایمان لانے کو کہا۔
- حالانکہ جن سے رسول اللہ مخاطب تھے وہ پہلے ہی ایمان لا چکے تھے بلکہ پیغمبر کے ہمراہ حج کر کے لوٹ رہے تھے۔

O جب مجمع غدیر پہلے ہی ایمان لا چکا تھا سب کے سب صاحبان اسلام وایمان تھے تو پھر آج کونسا ایمان تھا جسے لانے کے لئے رسول خطبہ پڑھ رہے ہیں۔

O ثابت ہوا ایمان وہ لا چکے تھے آج تینوں ہستیوں کی گواہی واجب کی جارہی تھی۔

امنوا باللہ	=	اَشْهَدُ اَنَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
ورسولہ	=	اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
والنور الذی	=	اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ
انزل معہ		

پس فرمان رسولؐ کے تحت اس مقام پر بھی شہادت ثالثہ واجب قرار دی گئی ہے۔

آیت نمبر۲: "اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ"

(المائدہ آیت ۳)

آج کے دن کچھ لوگ جو تمہارے دین سے مایوس ہو کر کافر ہو چکے ہیں پس ان سے مت ڈرو مجھ سے ڈرو۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا آیات کا سابقہ آیت بلغ کے ساتھ گہرا ربط ہے جو اس سے پہلے ہم پیش کر چکے ہیں۔ اس آیت میں دو چیزیں واضح طور پر سامنے آئی ہیں جن کا رابطہ آیۂ بلغ سے ہے: "وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ" اے رسول ولایت علیؑ کا اعلان کر دو اللہ ان لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ o یعنی اللہ انکار کرنے والی جماعت کو ہدایت نہیں کرتا۔

ادھر ولایت علیؑ کا اعلان کیا ادھر لوگ دین ولایت سے مایوس ہو کر کافر ہو گئے...... آواز قدرت آتی ہے حبیب یہ کافر بنتے ہیں تو بننے دو ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں مجھ سے ڈرو۔ معلوم ہوا اعلان ولایت سے مایوس ہونے والے کافر ہوتے ہیں آج بھی جو ولایت علیؑ کا نام سن کر مایوس ہو جائے سمجھ لو وہ بھی غدیری کافر ہے۔

۹۔ اقتباس خطبہ غدیر

"ایها الناس یوشك ان ادعی فاجیب وانی مسئول و انکم مسئلون فماذا انتم قائلون قالوا نشهدانك بلغت و جاهدت و نصحت فجزاك الله خیراً فقال الیس تشهدون ان لا اله الا الله وان محمداً عبده و رسوله و ان الجنته حق و النار حق و ان الموت حق و ان بعث بعد الموت حق ان الساعته اتیته لاریب فیه و ان اللّٰه یبعث من فی القبور قالوا بلی قال اللهم اشهد ثم قال ایها الناس ان الله مولای و انا مولا المومنین وانا اولی بهم من انفسهم فمن کنت مولاه هذا علی مولاه یعنی علیاً"

(ترجمہ) اے لوگو! قریب ہے کہ مجھے بلاوا آ جائے اور مجھ سے سوال ہوگا اور تم سے بھی پوچھا جائے گا تم بتاؤ کہ تم لوگ کیا کہنے والے ہو۔ سارے مجمع نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں آپ نے پوری تبلیغ پہنچا دی ہمیں راہ راست پر لانے کے لئے بے حد جدوجہد کی ہماری خیر خواہی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی آپ کو خداوند عالم جزائے خیر دے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم یہ گواہی دیتے ہو۔ **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔**

جنت حق ہے' موت حق ہے' مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا حق ہے' قیامت ضرور آئے گی کوئی شک نہیں ہے' اس کے آنے میں اور یہ کہ خداوند عالم تمام قبروں سے مردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا لوگوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا خداوند تو بھی گواہ رہ۔ پھر آپ نے فرمایا اے لوگو! خداوند عالم میرا مولا ہے میں مومنین کا مولا ہوں **مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاهُ** جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ میں مومنوں کی جانوں پر ان سے زیادہ حق ملکیت رکھتا ہوں۔

آیئے مومنین کرام ہم اس پر تھوڑا سا تبصرہ کرتے ہیں۔

عرض مولف:

- اب بات واضح ہو چکی ہے کہ رسول اللہؐ نے تمام مجمع سے سب سے پہلے شہادتین کا اقرار لیا۔
- پھر انہیں بتایا کہ اس میں تمہاری جانوں کا تم سب سے زیادہ مالک ہوں۔
- پھر اس کے بعد لفظ ثم سے اپنے مدعا کا آغاز کیا اور لفظ ثم ہمیشہ ایک لازمی فعل کے بعد دوسرے لازمی فعل کے آنے کے لئے بولا جاتا ہے۔
- ثم کے بعد فرمایا "**أَنَّ اللّٰهَ مَوْلَايَ و أَنَامَوْلَا الْمُومِنِيْنَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا عَلِی" مَوْلَاهُ**"
- اب اسی لمحہ تیسری گواہی کو اسی طرح واجب قرار دیا جس طرح شہادتین کو۔
- شہادتین کا اقرار لینے کے بعد فرمایا جنت حق ہے نار حق ہے موت حق ہے موت کے بعد اٹھنا حق ہے پھر فرمایا "اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے میں تمام مومنین کا مولا ہوں **مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا عَلِی" مَوْلَاهُ** جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔
- بالکل اسی ترتیب سے یعنی اس خطبہ کے اقتباس کے ساتھ بالکل مشابہت بناتے ہوئے امام رضا علیہ السلام نے اپنی فقہ فقہ الرضا میں اور انہی سرکار سے مستدرک الوسائل میں اور اجتہاد کی بہت بڑی کتاب "الجواہر" میں سرکار صادق آل محمد علیہ السلام نے جو تشہد بیان فرمایا ہے ہو بہو خطبہ غدیر کے مندرجہ بالا اقتباس سے ملتا ہے۔

اب ہم وہ تشہد پیش خدمت کرتے ہیں جو خطبہ غدیر کی عکاسی کرتے ہوئے اس بات کی ترجمانی کرتا ہے کہ تشہد نماز میں یوم غدیر ہی سے شہادت ولایت جاری ہو چکی تھی جیسے بعد میں آنے والے حالات نے تشہد نماز سے ایک غلط حرف کی طرح محو کر دیا۔

بحار الانوار ج ۸۴ ص ۲۰۸۔۲۰۹ علامہ مجلسی، فقہ امام رضا ص ۱۰۸، مستدرک الوسائل میں فقیہ اہل بیت حسین نوری اور "الجواہر" میں مرقوم ہے:

''قال ابو عبداللہ علیہ السلام (صادق آل محمد علیہ السلام) فاذا صلیت الرکعة الرابعة فقل فی التشهد...... بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَ الحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْاَسْمَاءُ الحُسْنٰی کُلُّهَا لِلّٰه اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِیْراً وَ نَذِیْراً بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ التَحیات لِلّٰهِ وَالصلٰوتِ الطیّبٰاتِ الزَّاکِیَاتِ الغَادیَاتِ الرائحَاتِ التَّامِعات النَّاعِمَاتِ المُبارکاتِ الصَّالِحَاتِ لِلّٰهِ مَاطَابَ وَزَکیٰ وَطهر و نمی و خلص و ما خبث فلغیر اللّٰه ...... اشهد انك نِعْمَ الرَّبِ اَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُوْلِ وَ اَنَّ عَلِی ابن ابی طالب نِعْمَ المُولیٰ وَاَنَّ الجَنَّةَ الحَقُّ وَالنَّار الحَق والمَوْت الحَق وَ البَعْث حَق'' اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَارَیْبَ فِیْهَا وَ اَنَّ اللّٰه یَبعث مَنْ فِی القُبُور وَالحَمدُلِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَا اَنْ هدی نَااللّٰه٥

اب آپ اس تشہد اور خطبہ غدیر کے اقتباس سے موازنہ کریں گے تو آپ کو سمجھنے میں دیر نہیں لگے گی کہ تشہد معصوم اور ایک خطبہ کے الفاظ ایک ہی چیز ہیں جس طرح خطبہ میں پہلے شہادتین کا اقرار ہے...... اسی طرح تشہد میں شہادتین کا اقرار ہے جس طرح لفظ ثم کے بعد فرمایا:

اِنَّ اللّٰه مَوْلَایَ وَ اَنَا مَوْلَا المُومِنِیْنَ وَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِیٌ مَوْلَاهُ بالکل اسی طرح فرمایا اَشْهَدُ اَنَّكَ نِعْم الرَّبِ وَاَنَّ مُحَمَّداً نِعم الرَّسول وَاَنَّ علی ابن ابی طالب نِعْمَ المَوْلیٰ۔

ایک ایک بات تشہد کی مشابہت رکھتی ہے خطبہ غدیر سے لہٰذا ثابت ہوا کہ اعلانیہ تشہد میں ولایت علیؑ کی گواہی یوم غدیر سے شروع ہو چکی تھی جسے بعد میں آنے والے حکمرانوں اور تقیہ کے سبب حذف کر دیا گیا۔

ورنہ رسول اللہ تو خم غدیر سے پہلے ہی اپنی نماز میں ولایت علیؑ کا ذکر کرتے تھے۔

جب رسول اللہ نے شہادت ثالثہ والی نماز پڑھائی تو کئی آج کے ملاؤں کی طرح سر پھرے لوگ

تھے جن کی نماز باطل ہوگئی......اور وہ......ہو گئے تو آیت کریمہ کا نزول ہوا۔

"اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ مِنْ دِيْنِكُمْ" (المائدہ)

حبیب آج کے دن کئی لوگ مایوس ہو کر تیرے دین سے کافر ہو گئے ہیں حالانکہ دین پہلے بھی تھا اس وقت مایوس نہ ہوئے۔ اب دین سے مایوس ہونے کی وجہ کیا تھی تو صرف ولایت کی گواہی تھی۔

آیت نمبر۳ : فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ (القیامت آیت ۳۳)

(ترجمہ) پس اس نے (یعنی معاویہ) نے تصدیق کی (یعنی گواہی نہ دی) اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑا اپنے اہل وعیال کی طرف اکڑتا ہوا چلا گیا پھر افسوس ہے تیرے لئے پھر افسوس ہے تیرے لئے۔

تفسیر فرات میں عمار یاسر اور حذیفہ یمان روایت کرتے ہیں......اور دوسری روایت جناب ابوذر غفاری سے ہے۔ حذیفہ یمانی کہتے ہیں ہم کافی لوگ بیٹھے ہوئے تھے جن میں ابن عباس بھی تھے ابوذر کھڑے ہوئے فرمایا جو کوئی مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے جو نہیں جانتا سو وہ جان لے......میں جندب بن جنادہ ابوذر غفاری صحابی رسول خدا ہوں۔ میں خدا اور اس کے رسول کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے رسولؐ اللہ کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ابوذر سے بڑھ کر کوئی صادق نہیں ہے سب نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔

حذیفہ یمان اور ابوذر کا بیان ملاحظہ فرمائیں' فرماتے ہیں:

میدان خم غدیر میں رسولؐ اللہ کھڑے ہوئے......اے لوگو! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاس (المائدہ آیت ۶۷)

اس کے بعد علی علیہ السلام کو بلایا اپنے دائیں جانب کھڑا کیا اور فرمایا:

''میں تم سب سے افضل ہوں تمہاری جانوں کا مالک تم سے بھی زیادہ ہوں''

سب نے کہا ہاں پھر فرمایا "مَنْ كُنْتُ مَولَاهُ فَعَلِيٌّ مَولَاهُ" جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے۔

ایک شخص نے پوچھا حضورؐ اس کا کیا مطلب ہے..... فرمایا "مَنْ كُنْتُ نَبِيُّهُ فَعَلِيٌّ أَمِيرُهُ" جس کا میں نبی ہوں اس کا یہ علیؑ امیر المومنین ہے..... حذیفہ نے کہا خدا کی قسم میں نے دیکھا..... معاویہ بن ابو سفیان اکڑتا ہوا اٹھا ناراض ہوا اس کا دایاں ہاتھ عبداللہ بن قیس اشعری اور بایاں ہاتھ مغیرہ بن شیبہ کے کندھوں پر تھا پھر آہستہ آہستہ چلنے لگا اور کہنے لگا..... میں محمدؐ کی اس بات کی تصدیق نہیں کروں گا اور علیؑ کی امارت کی گواہی نہیں دوں گا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ۝ وَلَٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ۝ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝

(القیامۃ آیت ۳۱، ۳۲، ۳۳)

(ترجمہ) اس نے نہ تو گواہی دی اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا منہ موڑا پھر اپنے اہل وعیال کی طرف اکڑتا ہوا چلا گیا پھر افسوس تیرے لئے پھر افسوس ہے تیرے لئے۔

قارئین آیت بتلا رہی ہے:

- کہ تصدیق یعنی گواہی بھی ہو رہی تھی اور نماز بھی یہ دونوں ایک تھیں اس لئے رسول اللہ کی موجودگی میں یہ پہلی اعلانیہ نماز تھی جس میں ولایت علیؑ کی گواہی دی گئی۔
- اس لئے تو امیر شام نے نہ تصدیق کی نہ نماز پڑھی۔
- ناظرین سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا ہوا ہے کہ حضور موجود ہوں اور وقت نماز بھی ہو اور امیر شام اس طرح نماز چھوڑ کر چلا گیا ہو یہ کہیں نہیں ملتا۔
- تو پھر آج میدان خم میں پڑھی جانے والی نماز کو چھوڑ کر منہ موڑ کر جھٹلاتا ہوا کیوں چلا گیا۔
- کیا نماز سے دشمنی تھی؟ ہرگز نہیں۔ نماز تو آخری حج کے دوران مکہ سے لے کر تمام

راستے میں رسول اللہ کے ساتھ ادا کرتا رہا۔

- کیا غدیر والی نماز بوجہ دشمنی رسولؐ خدا چھوڑ کر چلا گیا؟ ہرگز نہیں اگر وجہ دشمنی وجود رسالت تھی تو باقی نمازیں ہمرکاب سرور دو جہاں کیوں ادا کیں؟
- تو پھر آج غدیر کے جلسہ عظیم الشان کی نماز چھوڑ کر کیوں چلے گئے۔
- وہ نماز کیا تھی اس کی خصوصیت کیا تھی؟
- وہ تصدیق کیا تھی وہ گواہی کیا تھی جو آج سب کے سامنے دینا تھی؟
- نماز اور تصدیق دونوں الفاظ ایک ہی آیت میں کیوں جمع ہوئے؟
- کیا اس سے پہلے لفظ صلوٰۃ کے ساتھ صَدَّقَ کا لفظ آیا ہے؟
- کیا اس سے پہلے کبھی کسی بات کی تصدیق نہ ہوئی تھی؟
- جب دوران خطبہ رسول اکرمؐ بار بار ولایت علیؑ کی بات کر رہے تھے اعلان فرما رہے تھے اس وقت امیر شام ناراض ہو کر کیوں نہ گیا۔
- شاید خطبہ کی حد تک ولایت کا ذکر محض فضول (معاذ اللہ) یا مستحب یا قصد رجاء یا با نیت قربت یا پھر ''ایں خوب است'' سمجھ کر سنتا رہا کہ شاید یہ عام سا اعلان ہے لہذا خطبہ کا بائیکاٹ نہ کیا۔
- جب نماز اور صَدَّقَ تصدیق یعنی گواہی کا ذکر آیا تو نماز بھی چھوڑ دی گواہی بھی چھوڑ دی۔ آخر کیوں؟
- یہ نماز اس نے اس لئے نہ پڑھی کہ پہلے والی نمازوں میں اور اس نماز میں بڑا فرق تھا۔ پہلے والی نماز میں گواہی رسالت تھی۔ پڑھتا رہا آج والی نماز میں ولایت امیر المومنین کی گواہی تھی اس لئے منہ موڑ ا'اکڑتا ہوا چلا گیا۔
- آج ہر اس شخص کو یہ گواہی دینا تھی جس کا محمدؐ نبی اور علیؑ امیر تھا۔
- اگر یہ گواہی ولایت معاذ اللہ فضول' قصد رجاء' مستحب' قربت وغیرہ کی نیت سے ہوتی تو

معاویہ بھی یہ نماز موجودگی رسول میں چھوڑ کر عد جاتا۔ جانتا تھا کہ ولایت کی گواہی
واجب ہے اسے گلیوں کوچوں میں نہیں بلکہ نماز میں ادا کرنا ہے۔
آیئے ہم اس ضمن میں ایک حتمی آیت قرآن پیش کرتے ہیں تا کہ ثابت ہو جائے کہ غدیر والی نماز
شہادت ثالثہ مقدسہ والی نماز تھی۔

آیت۴۔ نماز غدیر اور شہادت ثالثہ کا اجراء

نماز میں عَلِیٌّ " وَلِیُّ اللّٰہ خود فعل رسولؐ ہے

وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وَٱبۡتَغِ بَيۡنَ ذَالِكَ سَبِيلًا ۝

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۱۰)

(اے حبیب) بلند آواز سے نماز میں مت پڑھو (بِصَلٰوتِكَ ب بمعنی فِیۡ) اور نہ
چھپاؤ بلکہ درمیانی آواز میں پڑھو......

عن جابر بن عبداللہ انصاری عن ابی جعفر عَلَيۡهِ السَّلام سَئَالۡتَهٗ عَنۡ قَوۡلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا تَجۡهَرۡ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذَالِكَ سَبِيلًا۔

حضرت جابر انصاری نے سرکار باقر العلوم سے سوال کیا یہ آیت جو آپ کے نانا پر نازل
ہوئی کہ نماز میں بالجہر نہ پڑھو اور نہ اس کو چھپاؤ بلکہ درمیانی آواز سے پڑھو وہ کیا امر
تھا رسول اللہ کے لئے......امام علیہ السلام فرماتے ہیں:

یَا جَابِر ...... لَا تَجۡهَرۡ بِوِلَايَةِ عَلِی فَهُوَ فِیۡ الصَّلٰوةِ"

اے حبیب نماز میں ولایت علیؑ کو بلند آواز سے نہ پڑھو۔ **وَلَا تَكۡتُمۡ ذَالِكَ عَلِياً**
لیکن علیؑ سے مت چھپاؤ۔ پس درمیانی آواز سے پڑھو ورنہ کافر ایذا دیں گے حتیٰ کہ
اعلانیہ پڑھنے کا جب تک حکم نہ دوں۔

''فاذن له باظهار یوم غدیر خم ''پس یہ اجازت یوم غدیر خم مل گئی یہی روایت جناب ابو حمزہ ثمالی سے ہے۔

ثابت ہوا کہ حضور واقعہ غدیر سے پہلے بھی اپنی نماز میں ولایت علیؑ ادا کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ کو کہنا پڑا کہ حبیب بالجہر نہ پڑھو کافر ایذا رسانی کریں گے پس انتظار کرو حتیٰ کہ میں حکم دوں اسی ولایت کو اعلانیہ پڑھنے کا۔ یہ حکم غدیر خم پر اللہ نے اپنے رسول کو دیا اب ولایت پڑھو اور پڑھاؤ یعنی وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اب لوگوں سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ پچھلی تین آیات کا نتیجہ یہ آیت ہے۔

قارئین کرام! فعل رسولؐ سے ثابت ہو چکا کہ نماز رسول کائنات میں اقرار ولایت علی علیہ السلام بحکم خداوند متعال موجود تھا جو ان ملاؤں کی مہربانیوں سے حذف کیا گیا۔

تبصرہ:

الف۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت ''صوت'' نماز کے متعلق ہے یعنی نماز کو نہ بلند پڑھو نہ آہستہ درمیانی آواز سے پڑھو...... ایسا ہرگز نہیں ہے۔

کیوں کہ اگر اس سے مراد صوت صلوٰۃ لیا جاوے تو پھر اصولین کی تمام نمازیں جو سینکڑوں برسوں پر مشتمل ہیں سب کی سب باطل ہوگئیں کیونکہ موجود نماز یا تو بالجہر ہے یا بالکل اخفاتی۔ مگر آیت میں حکم نہ تو بالجہر کا ہے اور نہ اخفات کا بلکہ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيلاً ٥ درمیانی آواز سے تمام نماز پڑھنے کا حکم ہے لہٰذا کروڑوں مقلدین و مجتہدین کی نمازیں ضائع ہو چکی ہیں۔

ب۔ اگر اس سے صوت نماز ہی مراد لی جاوے تو پھر بھی ہمارے موقف سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ایک ایک آیت کے ستر ستر باطنی پہلو بھی ہوتے ہیں جن میں ایک پہلو نماز میں ولایت علیؑ کو درمیانی آواز میں ادا کرنے کا کچھ محدود عرصہ کے لئے حکم تھا بعد میں بالجہر حکم دیا گیا۔

ج۔ تفسیر عیاشی، تفسیر صافی، تفسیر برہان میں بِصَلٰوتِكَ وِلَايَةِ عَلِيٍّ بِالصَّلٰوةِ کے معنی

بھی ہیں تو اس سے مراد بھی نماز میں ولایت علیؑ کے اقرار کے ہیں کیونکہ باء بمعنی فی ہوتا ہے۔

د۔ تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۲۳۵ پر لَاتَجْهَرْ بِوِلَايَةِ عَلِیٍّ فَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ کے الفاظ موجود ہیں۔ اے حبیب اپنی نماز میں علی کی ولایت بالجہر نہ پڑھو دشمن ایذا رسانی کریں گے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ رسول اللہ اپنی نماز میں ولایت علیؑ کی گواہی دیتے تھے۔ ترجمہ مقبول احمد دہلوی اعلی اللہ مقامہ صرف اسی وجہ سے ضبط ہوا تھا کہ علامہ موصوف نے حاشیہ قرآن پر یہی روایت درج فرمائی تھی۔ اب اس آیت کا ربط سابقہ آیت سے جوڑا جائے "فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی"۔

بروز غدیر امیر شام نے نہ نماز پڑھی اور نہ گواہی دی...... روز روشن کی طرح یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ غدیری نماز میں رسول اللہ نے صحابہ کرام کو جو نماز پڑھائی اس میں ولایت علیؑ بالجہر اعلانیہ تھی اس لئے امیر شام نے وہ نماز نہ پڑھی۔ کیونکہ بحوالہ تفسیر کبیر جلد اول، ص ۱۱، مصر امیر شام نے نماز سے بسم اللہ کو خارج ہی اس لئے کیا تھا کہ بائے بسم اللہ کا نقطہ علی علیہ السلام ہیں جو علیؑ کی وجہ سے بسم اللہ پڑھنا چھوڑ سکتا ہے وہ ولائتی نماز بھلا کس طرح ادا کرتا۔

آیت ۵: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِينًا ج (سورہ مائدہ آیت ۳)

جب آیۂ بلغ پر عمل کرتے ہوئے اعلان ولایت ہو چکا پیغمبر اسلام نے فعلاً اپنی نماز میں ولایت علی کا اقرار کر کے دکھا دیا...... لوگ ولایت علیؑ سے منحرف ہو کر حسد میں جلتے ہوئے دین محمدی سے مایوس ہو کر کافر ہو گئے۔ پیغمبر اسلام نے بالجہر ولایت علیؑ کے احکام جاری کر دیئے۔ دشمن علیؑ تصدیق کئے بغیر نماز پڑھے بغیر قرآن اور فرمان کو جھٹلاتا ہوا چلا گیا...... اقرار کرنے والوں نے نعرہ ولایت سے فضا غدیر کو معطر کر دیا تو یہ آیت نازل ہوئی:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ

الاسلَمَ دِیْنا ج (سورہ مائدہ آیت ۳)

حبیب آج کے دن میں نے (ولایت علیؑ) سے تیرا دین مکمل کر دیا ہے اور آپ پر نعمتیں تمام کر دیں اب میں تیرے دین پر (ولایت علیؑ) کے سبب راضی ہو گیا۔

یہ آیت نازل ہونا تھی کہ رسول عالمین نے فوراً کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِکْمَالُ الدِّیْنِ وَ تَمَامِ النِّعْمَۃ وَرَضِی الرَّبِّ بِرِسَالَتِیْ وَالوِلَایَۃِ لِعَلِیٍّ بَعْدِیْ

حمد ہے اللہ کے دین مکمل کرنے اور نعمتیں تمام کرنے پر میری رسالت اور علیؑ کی ولایت پر راضی ہونے پر میرے بعد۔

یہاں پر ایک لطیف اشارہ دیا گیا ہے:

کہ جب میری رسالت اور علیؑ کی ولایت دونوں ایک ساتھ ہوں اگر علیؑ کی ولایت رسالت محمدؐ کے ساتھ نہ ہو تو رضائے خدا ناممکن ہے تمام مفسرین امامیہ کا اتفاق ہے کہ دین مکمل علیؑ کی ولایت سے ہوا ہے۔ قارئین کرام توجہ فرمائیں:

کیا اذان دین نہیں ہے؟

کیا اقامت دین نہیں ہے؟

کیا تشہد دین نہیں ہے؟

کیا نماز دین نہیں ہے؟

اگر یہ سب دین ہیں تو پھر یہ سب کی سب ولایت علیؑ سے ہی مکمل ہوں گی ورنہ اُدھوری لہٰذا اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیاً اَمِیْرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیَّ اللّٰہ ہر اذان اقامت اور نماز کے کامل ہونے کی دلیل ہے۔

آیت ۶: وَلَا تَکْتُمُوا الشَّھٰدَۃَ وَمَن یَکْتُمْھَا فَاِنَّہٗ ءَ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ٥ (سورہ البقرۃ آیت ۲۸۳)

سورہ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے...... ایک شہادت (جو کہ خاص ہے) مت چھپاؤ جو اس شہادت کو

چھپائے گا وہ دل کا گناہگار ہوگا۔

آ قائی فقیہ اہل بیت علیہم السلام علامہ سید علی حائری مرحوم اپنی تفسیر لوامع التنزیل اور دوسری کتاب ''موعظ غدیر'' میں لکھتے ہیں مکمل متن ملاحظہ فرمائیں:

وَلَاتَكْتُمُوا الشَّهٰدَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ...... سے مطلق نہ ڈرے اور اس گناہ عظیم کے سبب عذاب میں مبتلا ہو جائے۔ یہ عذاب نابینا ہونے کی صورت میں نازل ہوا۔ ہلاکت کی صورت میں یہ بات نظر انداز نہ کیجئے۔ کتمان کون کرتا ہے یہ کتمان حدیث پیغمبر اسلام کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی** ...... میرا حبیب جو بھی کہتا ہے وحی کے اشارے سے کہتا ہے۔ اس شہادت کا کتمان وحی خدا کا کتمان ہے۔

اس کی سزا خود قرآن مجید نے واضح فرمائی ہے:

''الذین یکتمون ما انزلنا من البینت والھدیٰ من بعد مابینا للناس فی الکتاب اولئك یلعنھم اللہ اللعینون'' (سورہ البقرہ آیت ۱۵۹)

(ترجمہ) یعنی جو لوگ چھپاتے ہیں اس کو جو نازل کیا ہم نے روشن دلیلوں سے اور ہدایت سے بعد اس کے کہ بیان کر دیا اس کو واسطے لوگوں کے کتاب میں ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور کرتے ہیں لعنت کرنے والے۔

اس سے ثابت ہوا کہ بعض لوگ حق امیر المومنین علیہ السلام کا کتمان کرتے ہیں اور وہ لوگ اللہ اور لوگوں کے لعنت کے حق دار ہیں۔

کتمان شہادت ولایت کرنے والوں کا مبتلا عذاب الٰہیہ ہونا

آ قائی سید علی حائری موعظ میں لکھتے ہیں کہ امام نسائی نے ان اصحاب کی تعداد ۱۲ عدد لکھی ہے بعض نے آٹھ اور بعض نے چالیس کی تعداد بیان کی ہے جنھوں نے شہادت ولایت کو چھپایا اور مبتلا عذاب الٰہیہ ہوئے۔

الف۔ انس بن مالک نے بھی شہادت ولایت امیر کائنات کو چھپایا یہ مبروص ہو گیا تا زندگی کپڑے سے چہرہ چھپائے پھرتا رہا۔

ب۔ زید بن ارقم شہادت ولایت چھپانے پر اندھا ہو گیا۔

ج۔ جمیع بن عمیر بھی شہادت ولایت چھپانے کی وجہ سے نابینا ہو گیا۔

د۔ اشعث مبتلائے عذاب الٰہیہ ہوا۔

ہ۔ براابن عاذب اذیت کی موت میں مبتلا ہو کر چل بسا۔

و۔ ایک صحابی مرض جنون میں دیوانہ ہو کر مر گیا۔

ز۔ ایک صحابی ولایت کی گواہی چھپانے کی وجہ سے قتل ہو گیا۔

ح۔ ایک شخص آسمان سے پتھر گرنے سے واصل جہنم ہوا جس کا نام حارث بن نعمان فہری تھا جس کا مکمل واقعہ آئندہ صفحات میں پیش کیا جائے گا۔

مختصراً یہ نتیجہ نکلا کہ شہادت ولایت علیؑ کو چھپایا گیا۔

آقائی حائری اعلی اللہ مقامہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مندرجہ بالا آیت میں چھپائی جانے والی گواہی ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی ہے۔ قرآن میں اسی خاص شہادت کو چھپانے والے کو گناہکار مجرم قرار دیا گیا ہے۔

ارباب انصاف سے اپیل کرتا ہوں کہ بتائیں: وہ کون سی شہادت ہے جس کو آج تک چھپایا جا رہا ہے جسے اپنے حسد کی وجہ سے اور غیر دشمنی کی بنا پر چھپاتے ہیں۔ ہاں وہ شہادت ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی ہے۔ کیا جو لوگ اس شہادت عظمیٰ کی مخالفت پر کمربستہ ہیں کیا وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں وہ بھی انشاء اللہ اسی دنیا میں مبتلا عذاب الٰہیہ ہوں گے۔

آٹھ یا بارہ یا چالیس صحابہ تک لوگ اسی شہادت کو چھپا کر مبتلائے عذاب ہوئے کیا ایسا عذاب تارک مستحبات پر نازل ہوتا ہے ہرگز نہیں جیسا کہ نماز شب مستحبات میں ہے مگر ۹۹ فیصد لوگ نہیں پڑھتے یوں ان پر عذاب کیوں نہ نازل ہوا۔ اسی لئے کہ مستحبات ادا نہ کرنے والے پر عذاب نازل نہیں ہوا کرتا ہے

عذاب نازل ہمیشہ واجبات کے منکروں پر ہوا کرتا ہے۔

آیت ۷: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّن كَتَمَ شَهٰدَةً عِندَهُ مِنَ اللّٰهِ۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۴۰)

اس شخص سے بڑھ کر اظلم کون ہو سکتا ہے جو اس شہادت کو چھپاتا ہے جو اللہ کی طرف سے (واجب) ہے۔ اظلم اسے کہا جاتا ہے جو بہت بڑا ظالم ہو...... یعنی جو ظالم سے بھی بڑا ظالم ہو اسے اظلم کہا جاتا ہے۔

وہ کون سی ایسی اہم ترین شہادت من جانب اللہ ہے جس کو چھپانے والا ظالم ہی نہیں بلکہ اظلم ہے ......اگر آپ تھوڑا سا دماغ پر زور دیں گے تو سمجھ آنے میں دیر نہیں لگے گی۔

''پوری دُنیائے اسلام میں کوئی شخص نہ شہادت توحید کو چھپاتا ہے اور نہ ہی شہادت رسالت کو چھپاتا ہے حتیٰ کہ قاتلان امام مظلوم بھی شہادتین کے قائل تھے تو پھر وہ ایک کون سی شہادت ہے جسے چھپایا جاتا ہے جیسے صاحب تفسیر صافی ج ۱ ص ۱۷۶ نے یوں لکھا ہے:

بكتما لهم شهادة الله لمحمد باالنبوة وبعلی بالوصاية

(ترجمہ) یہ چھپائی جانے والی شہادت وصایۃ امیر المومنین علیہ السلام کے لئے ہے۔

مراۃ الانوار ص ۴۶: یہ چھپائی جانے والی شہادت یوم غدیر والی گواہی ہے۔

تفسیر میں امام حسن عسکری علیہ السلام سرکار فرماتے ہیں اس شہادت سے مراد شہادت ولایت علی ابن طالب علیہ السلام ہے لہٰذا فرمان معصومین سے ثابت ہوا وہ شہادت جو چھپائی جاتی ہے یہ شہادت ثالثہ ہے۔

آیت ۸: اَلَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَن يُّوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْاَرْضِ ج اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ○

(سورہ البقرہ آیت ۲۷)

وہ لوگ جو اللہ سے وعدہ کر کے پھر توڑ دیتے ہیں اور قطع کرتے ہیں اللہ کے امر کو جیسے اس نے بلا فصل کرنے کا حکم دیا ہے وہ زمین میں فساد برپا کرتے ہیں وہ لوگ گھاٹے میں ہیں۔

قارئین! مفہوم آیت بتا رہا ہے کہ کسی سے میثاق ہوا تھا۔ اس میثاق میں جس امر کو اس نے وصل

کرنے کا حکم دیا تھا یعنی ملانے کا کچھ لوگ اسے قطع کرتے ہیں۔ یہ امر الٰہی قطع کرنے والے گھاٹے والے اور فسادی ہیں۔

تمام امامیہ تفاسیر اس بات کی گواہ ہیں اور عالم ذر میں تین میثاق ہوئے اور تینوں میثاق میں شہادت توحید، شہادت رسالت اور شہادت ولایت کا ذکر ہے۔ میثاق میں وعدہ کیا گیا ''ان یوصل'' بلافصل کرنے کا مگر لوگ عہد توڑ چکے ہیں۔ بلافصل کرنے کی بجائے ''**یَقْطَعُونَ مَا اَمَرَ اللّٰہ** '' اس امر الٰہی (یعنی ولایت) کو قطع کرتے ہیں۔

اب دیکھتے ہیں تفاسیر معصومینؑ اس بارے میں کیا کہتی ہیں۔ تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۵، ص ۳۹۳، تفسیر برہان ج ۱ ص ۷۰۔

وَيَقْطَعُونَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ يَعْنى من صلة اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلام وَ الْاَئِمَة عليهم السَّلام۔

تفسیر قمی ج ۱ ص ۳۹۳ **ما اخذ عليهم من الميثاق فى الذر و اخذ عليهم رسول الله بغدير خم۔**

کلام معصوم سے ثابت ہوا جو عہد اللہ سے عالم ذر میں ہوا وہ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کا تھا یہ عہد جو اللہ نے عالم ذر میں لیا وہی رسول اللہ نے غدیر خم پر لیا اور جس امر ولایت کو اللہ نے بلافصل کرنے کا حکم دیا اسے مفسد لوگ قطع کرتے چلے آ رہے ہیں یعنی اللہ چاہتا ہے کہ اسے ملا کر یعنی جزو سمجھ کر ادا کیا جاوے اور لوگ قطع کرتے ہیں۔ قطع کرنے والے گھاٹے میں ہیں اور فسادی ہیں اب قارئین فیصلہ فرمائیں:

علياً وَلِىُّ الله بِلَا فَصْلَ ملا کر کون پڑھتے ہیں اور قطع کرنے والے مبطل نماز سمجھنے والے کون ہیں۔ قانون قدرت کے تحت **اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِىَّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُومِيْنَ** اذان، اقامت و تشہد میں واجب ہے جو ایسا نہیں سمجھتے وہ فسادی ہیں اور گھاٹے میں رہنے والے ہیں۔

آیت ۹ : شہادت ثالثہ پڑھنے والا ہی جنتی ہے

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَنَتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَٰعُونَ وَالَّذِينَ هُم بِشَهَٰدَٰتِهِمْ قَآئِمُونَ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ۝ (سورہ معارج آیت ۳۴)

(ترجمہ) وہ لوگ جو اپنی امانتیں اور عہد نبھاتے ہیں وہ لوگ جو اپنی شہادات پر قائم ہیں وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں وہی جنتوں میں عزت سے رہتے ہیں۔

قارئین ان آیات بینات میں جنتی لوگ وہی ہیں جو نماز کی حفاظت کرتے ہیں اور اپنی شہادات پر قائم رہتے ہیں...... شہادات جمع کا صیغہ ہے عرب میں جمع دو سے زیادہ پر واقع ہوتی ہے دو کو تثنیہ کہتے ہیں یعنی شہادتین' دو ہوں تو شہادتین کہلاتے ہیں دو سے زیادہ ہوں تو شہادات کہا جاتا ہے بس جنتی لوگوں کی علامت ہے شہادات پر قائم رہنا...... اللہ کی نظروں میں جنتی صرف وہ ہیں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کے ساتھ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ پڑھ کر آیت شہادات پر عمل کرتے ہیں پس شہادات پڑھنے والے جنت میں عزت سے رہیں گے۔ اللہ رب العزت نے پورے قرآن مجید میں کسی ایک مقام پر بھی یہ نہیں کہا کہ شہادتین یعنی دو شہادتیں پڑھنے والا جنتی ہے۔

اور میرا عالم اسلام کے سامنے چیلنج ہے کہ قرآن مجید سے لفظ شہادتین دکھلا دیں...... ہرگز نہیں دکھلا سکتے اور قیامت تک نہیں دکھلا سکتے۔ مطلات نماز کی رٹ لگانے والوں کو ساتھ ملا کر بھی شہادتین کو ثابت نہیں کر سکتے لیکن ہم چونکہ توحید اور رسالت کے ساتھ شہادت ولایت ادا کرتے ہیں ہم شہادات دکھلا سکتے ہیں۔

مجھے ان علماء کرام کی اور ان کے مقلدین کی یہ منطق سمجھ نہیں آتی کہ شہادات کا حکم ہے وہ پڑھتے نہیں شہادتین کا ذکر تک نہیں قرآن میں' اس کی رٹ لگائے ہوئے ہیں۔

محترم قارئین! جب تک شہادتین تھیں دین نامکمل تھا دین مکمل اس وقت ہوا جب شہادات پر قائم رہنے کا حکم ملا لہٰذا حکم الہیہ کو مدنظر رکھتے ہوئے لفظ شہادات پر عمل کرتے ہوئے ہم اذان' اقامت' تشہد نماز میں یہی کلمات ادا کرتے ہیں:

اَشْهَدُ اَنَّ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدَهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِياً اَمِيْرَالْمُومِنِيْنَ وَلِیَّ اللّٰه وَاَوْلَادَهٗ الْمَعْصُومِيْنَ

بس اس تیسری شہادت ولایت کا اعلان ہوا تو فوراً آیت نازل ہوئی "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ اِسْلَاما دِيْنًا" ج آیت نازل ہوتا تھی فوراً سرور دو جہاں نے ارشاد فرمایا "اللّٰه اكبر اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى اِكْمَالُ الدِّيْنِ وَ اتمَامِ نِعْمَة وَرَضِیَ الرَّبِ بِرَسَالَتِیْ وَ وِلَايَةِ عَلِی ابن ابی طالبؑ" شکر ہے اللہ کا کہ اس نے دین اسلام مکمل کر دیا۔ نعمتوں کو پورا کر دیا۔ میری رسالت اور علیؑ کی ولایت پر راضی ہو گیا۔

فلک النجاۃ جلد دوم صفحہ ۱۳۳' جامعۃ المنتظر کے ایک مدرس نے شہ رگ سے اوپر اوپر فیصلہ کرتے ہوئے ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام "عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰه" رکھا۔ یہ تسلیم کر لیا ہے کہ "وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِ هُمْ قَائِمُوْنَ" سے مراد شہادت ولایت علی علیہ السلام ہی ہے۔

جب قابل قبول نماز کا دارومدار ہی شہادات پر ہے تو پھر کسی دشمن علیؑ کو شہادت ولایت امیر المومنین علیہ السلام کو بدعت کہنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ جو شہادت ولایت کو بدعت کہتا ہے دراصل وہ قرآن مجید کلام الٰہیہ کو بدعت کہتا ہے اور قرآن کو بدعت کہنے والا ملعون ازلی ہے۔

المراجعات ص ۳۱۱' شرف الدین موسوی نجفی لکھتے ہیں:

"وکا کان لمومن ولا مومنة اذا قضی الله رسوله امراً ان یکون لهم الخیرة من امرهم"

(ترجمہ) فرمایا کسی مومن یا مومنہ کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اللہ اور اس کا رسول کسی امر میں اپنا حکم دیں تو وہ اپنے پسند اور اختیار کو دخل دیں۔

لہٰذا اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق شہادت ثالثہ واجب ہے۔ مطلق نماز کہنے والے اللہ اور رسول کے حکم پر اپنے حکم کو ترجیح دے کر منکر خدا اور رسول ہو رہے ہیں۔

اب ہم قارئین کرام کی خدمت میں ایک واقعہ پیش کرتے ہیں جس میں علیاً ولی اللہ پڑھنے والا بلا حساب جنتی ہے۔

اَشْهَدُ اَنَّ علیاً وَلِیُّ اللّٰہِ پڑھنے والا بلاحساب جنت میں جائے گا

یہ واقع کتاب الزام الناصب فی اثبات حجت میں آقائی یزدی نے لکھا ہے۔ مقدس اردبیلی نے اپنی کتاب (حدیقۃ الشیعہ میں اور ''منتخب التواریخ'' میں محدث محمد ہاشم مشہدی نے تحریر فرمایا۔ واقعہ بہت طویل ہے لیکن میں اس کا خلاصہ پیش خدمت کرتا ہوں۔

اس واقعہ کو شیخ زین الدین علی ابن فاضل مازندرانی روایت کرتے ہیں۔ یہ بڑے صالح، پرہیزگار متقی تھے انہیں اسی بیان کرنے والے واقعہ کے دوران دو مرتبہ سرکار حجتہ ابن الحسن علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ کس طرح مشرف ہوئے یہ بڑا طویل قصہ ہے یہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں شام میں شیخ اندلیسی سے تعلیم حاصل کر رہا تھا کہ شیخ کو ان کے والد کا خط آیا کہ میں سخت بیمار ہوں' چاہتا ہوں مرنے سے پہلے ایک مرتبہ تجھے دیکھ لوں۔ خط ملتے ہی شیخ اندلس کیلئے تیار ہوئے ساتھ طلبہ کی ایک جماعت بھی تھی۔ زین الدین علی ابن فاضل مازندرانی کہتے ہیں میں بھی ساتھ تیار ہو گیا۔ میں اندلس پہنچنے سے پہلے ہی بیمار ہو گیا۔ استاد ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔ تیسرے روز میں ٹھیک ہو گیا۔ ایک قافلہ پہاڑ سے اترا پتہ چلا کہ یہ لوگ بستی رافضہ کے رہنے والے ہیں۔ میرے دل میں رافضیوں کو دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ وہاں سے رافضیوں کی بستی پچیس روز کا سفر تھا۔ میں نے ایک خچر کرائے پر لیا اور سفر کرتا ہوا ظہر سے کچھ قبل میں اس بستی میں جا پہنچا۔ یہ جزیرہ چاروں طرف سے محصور تھا۔ مضبوط اور بلند برج بنے ہوئے تھے۔ دروازہ بربر جو سب سے بڑا تھا اس کے اندر داخل ہوا۔ ایک مسجد میں پہنچا۔ مؤذن نے نماز ظہر کی اذان کہی حی علی خیر العمل کی صدا بلند ہوئی۔ اذان کے بعد تعجیل فرج کی دعا کی میں رونے لگا۔ لوگ فوج در فوج داخل ہو رہے تھے۔ میں تھکا ہوا ایک کونہ میں بیٹھ گیا۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ خوب صورت جوان جس نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے میرے قریب آیا' پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو' میں نے کہا عراق کا رہنے والا ہوں میرا مذہب اسلام ہے۔ میں نے فوراً شہادتین پڑھیں۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ"

وہ نوجوان بولا تو نے تیسری گواہی کیوں نہ دی جو بلا حساب جنت لے جانے والی گواہی ہے میں نے پوچھا حضور وہ کیا ہے، فرمایا:

"اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیاً اَمِیْرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهٗ الْمَعْصُومِیْنَ"

یہ سن کر میں بے حد خوش ہوا، تھکان اتر گئی۔ یہ نوجوان اس جزیرے میں سرکار صاحب الزمان علیہ السلام کی طرف سے مقرر تھا۔ اسی کے وسیلے سے میں بحر ابیض زُک کر جزیرہ خضراء تک پہنچا اور زیارت سرکار صاحب العصر سے مشرف ہوا۔ جزیرہ خضراء کے سکہ پر یہ عبارت کندہ تھی۔

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ مُحَمَّد ابن الْحَسَنِ قَائِمٍ بِاَمْرِ اللّٰه"

مکمل واقعہ جس نے پڑھنا ہو وہ مندرجہ بالا حوالہ جات وکتب سے استفادہ حاصل کرے۔ الحمد للہ سرکار حجتہ ابن الحسن علیہ السلام کی حکومت کے سکہ پر بھی ہمارا ہی کلمہ مرقوم ہے۔ اور وہاں تین گواہیاں رائج ہیں۔ اذان واقامت تشہد کی زینت گواہی امیر المومنین کی ولایت کی جاری ہے اور بحکم سرکار یہ تیسری گواہی یعنی اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیاً اَمِیْرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهٗ الْمَعْصُومِیْنَ بلا حساب جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے اور قرآن مجید نے بھی جنتی کی نشانی شہادات پر قائم رہنا قرار دیا ہے۔

آیت ۱۰ : یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ ءَ اٰمَنُوا اَطِیْعُوا اللّٰهَ الرَّسُوْلَ وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔

(سورہ النساء آیت ۵۹)

(ترجمہ) اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو اُولی الامر کی۔

یہ آیت محتاج تفسیر نہیں ہے ہر مفسر امامیہ نے اولی الامر سے مراد امیر المومنین علیہ السلام اور ان کی اولاد مطہرہ کو لیا ہے۔

اللہ نے یہ اطاعتیں صرف اور صرف مومن پر واجب قرار دیں ہیں۔

''اطیعواللہ سے مراد اَشْهَدُ اَنَّ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ''

''واطیعو الرسول سے مراد اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ''

''واولی الامر منکم سے مراد اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیّاً اَمِیْرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهٗ الْمَعْصُوْمِیْنَ''

زمانہ اس آیت کے دوحصوں پر عمل کرتا ہے اور تیسری اطاعت سے منحرف ہو چکا ہے۔ اللہ نے مومن کی علامت یہ بتائی ہے وہ تین اطاعتوں کو واجب سمجھتا ہے۔ اللہ نے مسلمانوں کو تین اطاعتوں کا حکم نہیں دیا۔ صرف مومن کو دیا ہے لہٰذا جو دو اطاعتوں پر عامل ہے اسے مسلم تو کہا جا سکتا ہے مومن نہیں اور مومن بھی وہ جو اللہ کی نظروں میں مومن ہے ملاں کی نظروں میں جو مومن ہے وہ نہیں۔

قارئین کرام! تشہد کا استنباط بھی اسی ایت سے ہوتا ہے جیسا کہ آ قائی سید علی خامنہ ای نے اپنی کتاب فارسی زبان ''از ژرفای'' جس کا اردو ترجمہ ''نماز کی گہرائیاں'' ہے طبع سوم ناشر جامعۃ الاطہر کراچی ص ۹۸ باب تشہد میں راقم ہیں کہ حکم خداوند ہے کہ:

''اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ

اور اسی کے تحت تشہد پڑھا جاتا ہے۔

اطاعت تین کی بیان فرمائی ہے تشہد دو اطاعتوں کا لکھا ہے نیز سرکار خامنہ ای مدظلہ العالی نے اپنی اجتہادی قوت صرف کر کے تشہد کا استنباط جس آیت سے کیا ہے آیت تین اطاعتوں پر مشتمل ہے۔

جب تشہد اسی آیت اولی الامر کے تحت پڑھا جاتا ہے تو پھر تیسری گواہی نماز کو باطل کیسے کر دیتی ہے.....تو پھر یہ کہاں لکھا ہے کہ آدھی آیت پر عمل کیا جاوے اور آدھی کا انکار۔

ثابت ہوا شہادت ثالثہ مقدسہ جزء اذان واقامت وتشہد ہے لہٰذا مقلدین آ قائی خامنہ ای کو اپنی نماز میں شہادت ثالثہ فخر سے ادا کرنا چاہیے۔ ویسے سرکار خامنہ ای کا شہادت ثالثہ پر فتویٰ بھی موجود ہے جو انشاء اللہ مناسب مقام پر درج کیا جاوے گا۔

آیت ۱۱: ولایت علیؑ بنص جلی

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ۔ (سورہ المائدہ آیت ۵۵)

(ترجمہ) کلمہ حصر سے ابتداء ہو رہی ہے ایک تمہارا ولی اللہ ہے دوسرا اس کا رسول اور تیسرے وہ جن کا ایمان ایمان تصدیقی ہے وہ نماز قائم کرتے ہیں حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔

اللہ نے اپنی ولایت کو تین برابر حصوں میں تقسیم کیا ہے اس میں شک نہیں ہے کہ وہ مالک ولایت مطلق ہے مگر قرآن کا اسلوب بتا رہا ہے کہ تینوں کے اختیارات درباب ولایت ایک جیسے ہیں۔

قارئین جب اللہ نے خود امیر المومنین کی ولایت مطلقہ تکوینیہ وتشریعیہ عطا فرمادی ہے اور مقام بھی تیسرا ہی قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے خود تاج ولایت جناب امیر علیہ السلام کو عنایت فرمایا۔ حیرت ہے لوگ ولی کو ولی کہتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ برملا کہتے نہیں مجتہدین سے پوچھے بغیر نہیں کہہ سکتے۔ خدارا ایسا بھی موسم آنا تھا کہ علیؑ جیسی دین ودنیا کے مالک کو ولی ماننے کیلئے بھی علماء کی اجازت درکار ہے۔ مجاہد کبیر راہبر انقلاب سرکار خمینیؒ فرماتے ہیں اللہ کی پوری کائنات کا ذرہ ذرہ امام کے سامنے سرنگوں ہوتا ہے۔ مفسرین امامیہ نے بالخصوص اور مفسرین سواد اعظم نے بالعموم اس آیت کے متعلق لکھا ہے کہ حالت رکوع میں زکوۃ دینے والے امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰه = اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ

وَرَسُولُه = اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ

وَالَّذِينَ اٰمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ۔

رَاكِعُون = اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيرَ الْمُومِنِينَ وَلِيّ اللّٰه وَاَوْلَادَهٗ الْمَعْصُومِينَ

چونکہ خالق اکبر نے اپنی ولایت مطلقہ عظمیٰ سے اپنے رسول اور علیؑ کو برابر کا حصہ عطا فرمایا ہے لہٰذا گواہی بھی توحید و رسالت کے ساتھ ساتھ برابر ہوگی۔

قارئین یہ آیت ولایت بھی ماہ ذوالحج مبارک ۱۰ھ میں نازل ہوئی اسی ماہ میں ولایت امیر المومنین کا اعلان ہوا' اسی ماہ میں دین الٰہیہ کو سند تکمیل ملی لہٰذا شہادت ثالثہ مقدسہ از روئے قرآن ثابت ہے اور ہر شیعہ علیؑ کا فرض ہے کہ وہ اپنی اذان و اقامت وتشہد صلوٰۃ کو اس شہادت سے مزین کرے۔

آیت ۱۲ : وَمَن يَتَوَلَّ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَإِنَّ حِزْبَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْغَـٰلِبُونَ

(سورہ المائدہ آیت ۵۶)

(ترجمہ) جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول اور صاحبان ایمان کو ولی مان لیا وہ اللہ کے گروہ میں شامل ہے اس میں شک نہیں کہ خدا کا گروہ غالب ہے۔

حزب اللہ وہی ہوسکتا ہے جو تینوں ہستیوں کو برابر ولی مانتا ہے۔ حزب اللہ وہی ہوسکتا ہے جو ولایت مطلقہ و تکوینیہ کا قائل ہو جو ان ہستیوں کی ولایت تکوینیہ کا قائل نہیں ہے وہ حزب اللہ نہیں ہوسکتا بس حزب اللہ بننے کیلئے شہادت ثالثہ کو ادا کرنا ضروری ہے۔

آیت ۱۳ : اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (سورہ آل عمران۔ آیت ۱۹)

(ترجمہ) بے شک دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہے۔

"عن امامنا الباقر علیه السلام التسلیم بعلي ابن ابی طالب بالولایة"

(ترجمہ) امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں اسلام نام ہی علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت عظمیٰ کا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۳۵' ص ۳۴۱)

قارئین کرام! حجتہ خدا کا فیصلہ ہے کہ اسلام کہتے ہی اس کو ہیں جس میں ولایت علیؑ ہو جس اسلام میں ولایت امیرؑ نہیں ہے وہ اسلام نہیں کہلا سکتا۔ ثابت ہوا صرف مومن ہی نہیں بلکہ ہر مسلمان پر بھی واجب

ہے کہ وہ اپنی اذان و اقامت و نماز کو ولایت علیؑ سے زینت دے۔

آیت ۱۴: یَاَیُّهَاالَّذِینَ ءَ امَنُوا ادْخُلُوا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً (سورہ البقرہ۔ آیت ۲۰۸)

"روی شیخ الطائفة ابو جعفر طوسی عن محمد بن ابراهیم قال سمعت صادق علیه السلام یقول فی قوله تعالیٰ "وادخلوا فی السلم کافة قال علیه السلام فی ولایة علیؑ ابن ابی طالبؑ"

امام صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں "وادخلوا فی السلم" سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے۔ (امالی شیخ طوسی جلد اول، ص ۳۰۶)

آیت ۱۵: وَمَن یَکْفُرْ بِالْاِیمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِینَ o

(سورہ المائدہ، آیت ۵)

(ترجمہ) جس نے ایمان کا انکار کیا اس کے اعمال ضائع ہو گئے اور آخرت میں خاسرین میں سے ہو گیا۔

"عن ابی حمزة قال سالت ابا جعفر علیه السلام فی تفسیر ها فی بطن القرآن ومن یکفر بولایة علیؑ وَعَلِیٌّ هُوَ الْاِیْمَان"

(ترجمہ) سرکار صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں جس نے ولایت علیؑ کا انکار کیا اس نے ایمان سے انکار کیا۔ علی علیہ السلام ہی ایمان مجسم ہیں۔

آیت ۱۶: فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعْدُ بِالدِّینِ o (سورۃ التین۔ آیت ۷)

"قال امام صادق علیه السلام "الدین ولایة علی ابن ابی طالبؑ"

(ترجمہ) امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "دین" سے ولایت علی علیہ السلام مراد ہے (تاویل الایات الظاہرہ، ص ۸۱۳، جلد ۲، شرف الدین نجفی)

قارئین کرام! اسلام ولایت علیؑ' ایمان ولایت علیؑ' دین ولایت علیؑ۔

''پھر وہ اذان کس دین سے تعلق رکھتی ہے جس میں ولایت علیؑ کو جزو نہیں سمجھا جاتا۔

وہ اقامت کس اسلام کی ہے جس کا جزء ولایت علیؑ نہیں۔

وہ نماز کس ایمان دین اور اسلام سے تعلق رکھتی ہے جو گواہی ولایت سے باطل ہو جاتی ہے۔ معاذ اللہ!

خالق کائنات ہمیں ولایت امیر علیہ السلام سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

آیت ۱۷: يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْراً لَكُمْ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

(سورہ النساء۔ آیت ۱۷۰)

"عن جابر عن ابی جعفر علیه السلام قال الحق ولایة علیؑ ابن ابی طالب علیه السلام۔

(ترجمہ) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا الحق سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے۔

"قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم ان الحق معك والحق علی لسانك وفی قلبك وبین عینیك۔

(ترجمہ) یا علیؑ بے شک حق آپ کے ساتھ ہے' حق آپ کی زبان پر ہے' حق آپ کے دل میں ہے' حق آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہے۔ (بحار الانوار' جلد ۳۸' ص ۳۴' مناقب شہر آشوب مازندرانی)

آیت ۱۸: فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ۔ (زخرف ۴۳)

"عن ابی حمزه ثمالی عن ابی جعفر علیه السلام قال اوحی اللّٰه تعالیٰ علی نبیه علیؑ هو الصراط المستقیم انك علی ولایة علی ابن ابی طالب علیه السلام۔ (بصائر الدرجات)

(ترجمہ) ابی حمزہ ثمالی روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ نے اپنے ہر نبی پر وحی کی کہ صراط مستقیم علی ابن ابی طالب ہیں اور آپ علیؑ کی ولایت پر ہیں۔ علیاً ولی اللہ سن کر جس کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اس کا صراط مستقیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آیت ۱۹: وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْمُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ

(سورہ آل عمران۔ آیت ۱۵۷)

اگر قتل ہو جاؤ سبیل خدا میں یا تمہیں موت آ جاوے۔

"عن جابر قال ابی جعفر علیه السلام قال لی یا جابر اتدری ما سبیل الله قال لا قال۔ سبیل الله هو علیؑ و ذریته علیهم السلام من قتل فی ولایتهم قتل فی سبیل الله ومن مات فی ولایتهم مات فی سبیل الله۔ (تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۰۲))

(ترجمہ) جناب جابر کہتے ہیں سرکار باقر العلوم علیہ السلام نے فرمایا اے جابر جانتے ہو کہ سبیل کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا سبیل علی اور ان کی ذریت کا نام ہے اور جو قتل ہو جاوے ان کی ولایت پر وہ سبیل پر قتل ہوا اور جو مر جاوے ان کی ولایت پر وہ سبیل پر مر گیا۔

قارئین! اللہ تعالیٰ ان کی ولایت کے بغیر نہ شہادت قبول کرتا ہے اور نہ ہی موت قبول کرتا ہے۔ شہادت اور زندگی انہی سرکار کی ولایت کا نام ہے۔

آیت ۲۰: إِنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ۔ (انعام ۱۵۳)

"عن برید العجلی عن ابی جعفر علیه السلام قال أتدری مایعنی الصراطی مستقیما۔ قل لا قال ولایة علی ابن ابی طالبؑ

و اوصیاء"

(ترجمہ) برید العجلی کہتا ہے کہ سرکار محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کی صراط مستقیم کیا ہے۔ میں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا علیؑ اور ان کے اوصیاء کی ولایت اللہ کی صراط مستقیم ہے۔ (تفسیر قمی ج ص ۲۸۰)

آیت ۲۱ : يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (الصف آیت ۸)

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو منہ سے بجھا دیں یعنی پھونکوں سے۔

"عن محمد ابن الفضيل عن ابى الحسن عليه السلام قال يريدون ليطفووا ولاية امير المومنين عليه السلام"

(ترجمہ) محمد ابن فضیل بیان کرتا ہے کہ ابی الحسن علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ ولایت علی علیہ السلام کو ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ اپنے نور کو پورا کرے گا۔ (اصول کافی شریف)

قارئین کرام! معصوم علیہ السلام نے کیسی عکاسی فرما دی کہ لوگ ولایت علیؑ کو ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ ولایت کو پورا کرے گا گویا کہ جو شہادت ولایت امیر کائنات اپنے اعمال میں ادا کر رہے ہیں وہ ہی حزب اللہ ہیں۔

آیت ۲۲ : وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِن يُضِلُّ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ۔ (سورہ النحل آیت ۹۳)

"قال الصادق عليه السلام الرحمة ولاية على ابن ابى طالبؑ")

(ترجمہ) امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رحمت علیؑ کی ولایت ہے اللہ جسے چاہتا ہے ولایت میں داخل کرتا ہے۔ (تاویل الآیات شرف الدین نجفی ج ۲ ص ۵۴۳)

آیت ۲۳ : أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ج (سورہ آل عمران آیت ۱۴۴)

اگر محمد فوت ہو جاویں یا شہید کر دیے جاویں تو تم اپنے پچھلے پاؤں پر پھر جاؤ گے۔

(السایست الحسنیہ علامہ عبدالعظیم ربیعی' ص ۱۰۸)

حضورؐ اکرم کی موجودگی میں جناب ابوذرسلمان نے اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ کہا۔لوگوں نے حضورؐ سے شکوہ کیا' حضرت نے فرمایا تم میری دونوں باتیں بھول گئے۔

۱۔ کیا یوم غدیر ولایت علیؑ کے اعلان کا خطبہ تم بھول گئے۔

۲۔ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ابوذر سے بڑھ کر کوئی سچا نہیں۔

آپ نے یہاں یہ مذکورہ آیت تلاوت فرمائی کہ میرے بعد یقیناً تم پچھلے پاؤں پھر جاؤ گے یعنی اس آیت کا انکار کر کے میرے بعد تم ولایت علیؑ سے پچھلے پاؤں پھر جاؤ گے۔

قارئین کرام! حضور دوجہاں نے یہ پہلے وضاحت فرمادی کہ جو بنیاد ولایت علیؑ کی میں رکھ کر جا رہا ہوں میرے بعد تم اس سے منحرف ہو جاؤ گے اور ولایت علیؑ کو چھوڑ دو گے۔

آیت ۲۴ : فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ

(سورہ آل عمران آیت ۱۸۵)

(ترجمہ) جسے آتش جہنم سے دور کر کے جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہو گیا۔

(غایۃ المرام علامہ بحرانی ص ۲۰۶۴)

ابو سعید الخدری روایت کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا' قیامت کے دن جب پل صراط سے گزریں گے تو اللہ کی طرف دو ملک پل صراط پر ہوں گے جو گزرنے والوں کے ہاتھ میں علی علیہ السلام کا عطا کردہ اجازت نامہ دیکھیں گے جس کے پاس ہو گا وہ جنت جائے گا جس کے پاس نہیں ہو گا وہ جہنم اوندھے منہ ڈال دیا جائے گا۔ابو سعید کہتا ہے میں نے عرض کیا آقا علی سے اجازت نامہ کا کیا معنی آپ نے فرمایا:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَمِیْرَ الْمُومِنِیْنَ عَلِیٌّ" ابن ابی طالب وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ"٥

(ترجمہ) جنت میں جا کر حوروں سے شادیاں رچانے والو کیا تمہارے پاس ولایت علیؑ کا

یہ پرواہ ہوگا ہرگز نہیں کیونکہ آپ کی نظروں میں اس تکث حیدر یہ کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

آیت ۲۵: وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ
(مائدہ آیت ۱۰)

(غایۃ المرام ص ۴۱۶ علی فی القرآن آقائی صادق حسینی شیرازی ص ۱۱۰ خط الشام ج ۵ ص ۲۵۱)

مناقب خوارزمی سے ابن عباس نے روایت کی کہ آنحضورؐ نے فرمایا اس آیت کے متعلق پوچھا اس سے مراد کیا ہے فرمایا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ولایت علیؑ کا انکار کیا اور تکذیب کی ہے۔

ابوسعید الخدری سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے پانچ چیزوں پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے چار چیزوں پر عمل کیا ایک کو چھوڑ دیا پوچھا گیا جسے چھوڑ دیا گیا وہ کیا ہے فرمایا وہ ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

آیت ۲۶: قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ (اعراف آیت ۱۶)

(ترجمہ) ابلیس نے کہا (اے اللہ) تو نے مجھے گمراہ کیا ہے اب میں ان کو صراط مستقیم سے بھٹکا دوں گا۔ (شواہد التنزیل ج ۱ ص ۶۱)

علامہ حسکانی نے ابراہیم ابن محمد ابن فارس سے ابراہیم نے ابوالبصیر سے ابوالبصیر نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:

"الصراط المستقيم هو ولاية علی ابن ابی طالبؑ"

(ترجمہ) صراط مستقیم علیؑ کی ولایت ہے...... ابلیس نے کہا میں لوگوں کو صراط مستقیم یعنی علیؑ کی ولایت سے بھٹکاؤں گا لوگوں کو ولایت تک نہیں جانے دوں گا۔

مولف: اپنے مقصد میں ابلیس کافی حد تک کامیاب ہوا لیکن جو صحیح معنوں میں علیؑ والے ہیں وہ کسی ابلیس کے بہکاوے میں نہیں آتے۔

آیت ۲۷: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (الانفال آیت ۲۴)

اے ایمان والو جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں تمہاری زندگی کی خاطر بلائیں تو فوراً جواب دو۔ یقین رکھو اللہ ان کے دل اور انسان کے درمیان موجود رہتا ہے۔ پھر تمہیں محشور بھی اسی کے ہاں ہونا ہے۔

علی فی القرآن آ قائی صادق شیرازی غایۃ المرام ص ۳۲۸ علامہ بحرانی کے حوالہ سے لکھتے ہیں: ابن مردویہ سے روایت ہے کہ یہ ولایت علیؑ کے سلسلہ میں نازل ہوئی یعنی جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں ولایت علیؑ کی دعوت دیں تو فوراً لبیک کہو یعنی ولایت علیؑ کو قبول کرو انکار مت کرو۔

آیت ۲۸ : وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي ءَادَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ٥ (سورۃ الاعراف۔ آیت ۱۷۲)

(ترجمہ) جب اللہ نے بنی آدم کی صلب میں رہنے والی اولاد سے عہد لیا اور انہیں اپنی ذات کا گواہ بنا کر پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے اقرار کیا اور گواہی بھی دی۔ قیامت کے دن کہیں گے ہم اس عہد سے غافل رہے۔

دلائل الصدق میں علامہ جلی اعلی اللہ مقامہ نے الفردوس کے حوالے سے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اگر لوگوں کو یہ علم ہو جاتا کہ علیؑ کو کب امیر المومنین بنایا گیا تو کبھی فضائل علیؑ سے انکار نہ کرتے۔ علیؑ کو اس وقت امیر المومنین کا لقب دیا گیا جب آدم ابھی روح اور جسم کے مراحل سے نہیں گزرا تھا جو عہد لیا وہ یہ تھا...... انہوں نے اقرار کیا:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ "

جو آج ولایت کی گواہی سے گھبراتے ہیں اصل میں وہی اپنے کئے ہوئے عہد سے غافل ہیں۔

آیت ۲۹ : ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ٥ (سورۃ التکاثر آیت ۸)

(ترجمہ) اس دن تم سے نعیم کے متعلق سوال کیا جاوے گا۔ (ینابیع المودۃ، ص ۱۱۱)

قندوزی نے بیہقی کے حوالے سے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ ایک دن ہم امام رضا علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک عالم نے نعیم کے بارے میں کہا اس سے مراد ٹھنڈا پانی ہے۔ حضرت نے سن کر آواز بلند فرمایا۔ یہ تم لوگوں کی اپنی تفسیر ہے جسے تم عوام پر ٹھونس رہے ہو حالانکہ مجھے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے امام محمد باقرؑ سے پہنچا ہے۔ جب ایک عام انسان اپنی دی ہوئی چیز کسی سے نہیں پوچھتا اللہ تو اس بات سے بالاتر ہے جو نعمات اس نے دنیا میں ہمیں دیں۔ قیامت کے دن ان کے متعلق نہیں پوچھے گا۔ دین میں نعمت سے مراد ہماری ولایت ہے کیونکہ سرور کائنات نے ارشاد فرمایا کہ مرنے کے بعد انسان سے سب سے پہلے جو سوال کیا جاوے گا وہ اللہ کی توحید، محمد مصطفیٰ کی رسالت، امیر المومنین علیؑ کی ولایت کا سوال ہوگا۔ یعنی سوال یہ پوچھا جائے گا "کیا تو نے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ

کا اقرار کیا تھا یا نہیں، بولو کیا جواب دو گے۔

آیت ۳۰ : فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ٥ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ٥ (سورۃ الشرح آیت ۷۔۸)

(ترجمہ) جب تو حج سے فارغ ہو جائے تو اسے مقرر کر دے۔ (شواہد التنزیل ج ۲، ص ۳۴۹)

علامہ حسکانی نے سرکار صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ذات احدیت کی طرف سے آنحضرتؐ کو یہ حکم ہوا کہ حجۃ الوداع کے بعد ولایت علیؑ کا تقرر کر دے۔ اعلان ولایت کر دینا لہٰذا آخری حج سے فارغ ہو کر اعلان ولایت کیا اور لوگوں کو بتا دیا اب میری رسالتؐ کے ساتھ ولایت کا اقرار ضروری ہے۔

آیت ۳۱ : يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَاباً (النباء آیت ۳۸)

(ترجمہ) جس دن ملائکہ اور روح صف بستہ کھڑے ہوں گے اس دن کسی کو بولنے کی اجازت نہیں ہوگی صرف انہی لوگوں کو بولنے کی اجازت ہوگی جنہیں اللہ کی طرف اذن ہوگا اور وہ درست کہیں گے۔

(علی فی القرآن آقائی صادق شیرازی ص ۵۳۸' شواہد التنزیل ص ۳۲۳' ج ۲)

علامہ حسکانی امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ "تکلم" سے مراد توحید رسالت کی گواہی ہے قیامت کے دن صرف ان افراد کو توحید رسالت کی گواہی یاد رہے گی جو ولایت امیر المومنین کی گواہی دیں گے۔

قارئین کرام! جو اس دنیا میں معاذ اللہ اس مقدس ترین گواہی کو مبطل نماز' بدعت یا فضول جیسے الفاظ سے یاد کر کے توہین کرتے ہیں وہ بروز محشر اپنی شہادتین کو بھی بھول جائیں گے اور انجام جہنم ہوگا۔

آیت ۳۲ : عَمَّ يَتَسَآءَلُونَ ٥ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيمِ ٥ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ٥ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ٥ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ٥ (سورۃ النبا آیت ۱ تا ۵)

یہ لوگ نباء عظیم کے متعلق پوچھنے آئے ہیں جس میں ان لوگوں کو باہمی اختلاف ہے۔

علامہ حسکانی نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے (علاوہ ازیں دیگر ائمہ طاہرین سے بھی روایات ہیں) کہ صخر ابن حرب حضورؐ کے پاس آ کر بیٹھا اور کہنے لگا آپ کے بعد خلیفہ و ولی کون ہوگا آپؐ نے فرمایا وہی ہوگا جسے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی' اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ارشاد معصومین علیہ السلام ہے **النباء العظیم هو ولاية علی ابن ابی طالب علیه السلام** کہ نباء عظیم سرکار علی علیہ السلام کی ولایت عظمیٰ ہے۔ آنحضرت فرماتے ہیں عنقریب انہیں یقین ہو جائے گا کہ علیؑ حق ہیں کیونکہ مشرق' مغرب' شمال' جنوب ہر مرنے والے کے لئے توحید و رسالت کے بعد امامت و ولایت کا سوال کیا جاوے گا۔

آیت ۳۳ : وَمَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ٥ (سورۃ الجن آیت ۱۷)

جو شخص ذکر خدا سے انحراف کرے گا اسے سنگین ترین عذاب بھگتنا پڑے گا۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ آیت میں "ذکر رب سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔ ذکر خدا ذکر علیؑ ذکر علیؑ ذکر خدا" گویا کہ ولایت سے انحراف کرنا ذکر خدا سے انحراف کرنا ہے۔

آیت ۳۴ : سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍo لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ"

(سورۃ المعارج آیت ۱ تا ۲)

مانگنے والے نے کفار کے لئے عذاب کا مطالبہ کیا ذوالمعارج اللہ کی طرف سے آنے والے عذاب کو کوئی روکنے والا نہیں روک سکا۔

اس آیت کا مصداق حارث بن نعمان فہری ملعون ہے جب اسے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کا اعلان کر دیا ہے ان کی اطاعت کو تو حید و رسالت کی طرح واجب قرار دیا ہے تو وہ خدمت رسول میں پہنچا رحمت کل کے احاطہ میں اس نے کہا جو کچھ محمد مصطفےٰ نے کہا ہے اگر یہ حق ہے تو ہمارے اوپر آسمانوں سے پتھر برسا یہ دعا مانگی فوراً آسمان سے پتھر آیا اس کے سر پر لگا اور وہ انجام کو پہنچ گیا۔

اس واقعہ کی تفصیل کافی گزر چکی ہے۔ ولایت علیؑ کا منکر چاہے سایۂ رحمت میں ہی کیوں نہ ہو عذاب سے نہیں بچ سکتا۔ آج کے فہری برادران شہادت ولایت کو بدعت سے تعبیر کر کے عذاب الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں اگر کسی کو شہادت ولایت میں شک ہے کہ کسی مسجد یا امام بارگاہ میں حارث بن نعمان فہری کی طرح عذاب کا مطالبہ کر کے دیکھ لے عذاب نازل ہو گیا تو ولایت تسلیم کر لینا۔ ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہی ان واجبات سے ہے جس کا منکر مستحق عذاب الٰہیہ ہے۔

آیت ۳۵ : وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍo (سورۃ القلم آیت ۳)

یقیناً اس بات کا غیر ممنون اجر دیا جائے گا۔

جعفر ابن محمد خزاعی کے ذریعہ سے ابو عبداللہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے ساتھ وعدہ اجر ولایت علی علیہ السلام کی تبلیغ پر کیا گیا۔

آیت ۳۶: فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ" (سورۃ التغابن آیت ۸)

اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ہمارے نازل کردہ نور پر ایمان لاؤ اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

علامہ طبرانی کے حوالہ سے ابن عباس سے روایت ہے کہ اس آیت میں نور سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

قارئین کرام

یہاں پر بھی اللہ اور رسول کے ساتھ نور کو لازم قرار دیا گیا ہے اور نور سے مراد ولایت علیؑ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید اپنے حبیب کی رسالت اور اپنے علی کی ولایت پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔ اس سے امامت مراد بھی ہے کہ شہادت ثالثہ مقدسہ ولایت امیر المومنین علیہ السلام واجب ترین فریضہ ہے جس کے بغیر اللہ اور رسول پر ایمان لانا بے کار ہے۔

آیت ۳۷: هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ٥ (سورۃ الجمعہ۔ آیت ۲)

ابن عباس سے روایت ہے کہ قرآن اور حکمت سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے۔

آیت ۳۸: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ج فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ٥ (سورۃ المجادلہ آیت ۱۲)

اے ایمان والو جب آنحضرتؐ سے سرگوشی کرو تو پہلے آنحضورؐ کے سامنے کچھ پیسے رکھ دو یہ چیز تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ ترین ہو گی۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا قرآن مجید میں ایک ایسی آیت ہے جس پر مجھ سے پہلے کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ میرے بعد کوئی اس پر عمل کرے گا جب یہ آیت نازل ہوئی میرے پاس ایک دینار تھا

میں نے اس کا خورد کروایا دس درہم لئے اور دس قیمتی کلمات دس درہم دے کر پوچھے۔

سوال نمبر ۱: حضور وفا کیا ہے؟

جواب: آنحضرتؐ نے فرمایا لا الہ الا اللہ کی گواہی۔

سوال نمبر ۲: یا امیر المومنین فساد کیا ہے؟

جواب: آنحضرتؐ نے فرمایا شرک باللہ اور کفر برسالت فساد ہے یعنی فساد سے بچنا چاہتے ہو تو محمد رسول اللہ پڑھو۔

سوال نمبر ۳: امیر المومنینؑ: حق کیا ہے؟

جواب: آنحضرتؐ نے فرمایا اسلام قرآن اور میرے بعد یا علیؑ تیری ولایت حق ہے یعنی علیا ولی اللہ۔

سوال نمبر ۴: یا امیر المومنین: حیلہ کیا ہے؟

جواب: اس کا ترک بہتر ہے۔

سوال نمبر ۵: یا امیر المومنینؑ: مجھ پر کیا فرض ہے؟

جواب: اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت۔

سوال نمبر ۶: اللہ سے دعا کیسے مانگی جائے؟

جواب: خلوص اور عقیدت سے۔

سوال نمبر ۷: اللہ سے کیا مانگا جاوے؟

جواب: نوازش اور مہربانی۔

سوال نمبر ۸: نجات کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: حلال کھانا سچ بولنا چاہئے۔

سوال نمبر ۹: خوشی کیا ہے؟

جواب: جنت کا دوسرا نام۔

سوال نمبر ۱۰: آرام کیا ہے؟

جواب: دربار خدا میں حاضری ہے۔

قارئین کرام! مولائے کائنات نے ان سوالوں میں ہی مسئلہ حل کر دیا ہے۔ وفا کیا ہے لا الہ الا اللہ، فساد سے بچنے کے لئے محمد رسول اللہ، حق کے لئے علیاً ولی اللہ، حق کی معرفت کے لیے علیاً ولی اللہ پڑھنا واجب ہے جو گواہی ولایت نہیں دیتا وہ حق سے بہت دور ہے۔

آیت ۳۹ : فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (سورۃ فتح آیت ۲۶)

(ترجمہ) اللہ نے اپنے رسول اور مومنین پر سکینہ کو نازل کیا انہیں کلمہ تقویٰ کی وصیت کی مومنین زیادہ حقدار اور اس کلمہ کے اہل ہیں۔

سرکار صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: "كَلِمَتُهُ التَّقْوٰى هِيَ وِلَايَةُ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ"

عرض مولف: علماء کرام کلمہ اسلام پر تو شور مچاتے ہیں کلمہ تقویٰ پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ حقیقت میں صاحبان تقویٰ اور متقی وہی لوگ ہیں جو علیاً ولی اللہ پڑھنے والے ہیں...... اللہ تعالیٰ قرآن میں اس لئے ارشاد فرماتا ہے کہ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ اللہ تعالیٰ اعمال بھی متقین کے قبول کرتا ہے یعنی ان لوگوں کے جو ولایت علیؑ کی گواہی دیتے ہیں۔ اسلوب آیت بتا رہا ہے عمل کرنے سے پہلے متقی ہونا ضروری ہے یعنی علی ولی اللہ پہلے پڑھتا ہو بعد میں اعمال قبول ہوں گے جو شخص گواہی ولایت امیر المومنین نہیں دیتا اس کا کوئی عمل قابل قبول نہیں ہے۔

آیت ۴۰ : اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝ (سورۃ محمد۔ آیت ۳۴)

حافظ ابوبکر بن مردویہ سے روایت ہے کہ علیؑ کے معاملہ میں واضح اعلان ولایت کے بعد جن لوگوں نے ولایت علیؑ سے انکار کیا اور انکار ولایت سے رسول اللہ کو اذیت پہنچائی ان کے اعمال حبط ہوئے ان ہی لوگوں کے متعلق یہ آیت ہے:

ترجمہ: یعنی جو لوگ کافر ہیں جنھوں نے سبیل خدا سے روکنے کی کوشش کی اور ہدایت واضح ہو جانے کے بعد نبی اکرم کو اذیت پہنچائی وہ اللہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے ان کے تمام اعمال حبط کر لئے جاویں گے۔

تفسیر قمی ج ۲ میں صادق آل محمد علیہ السلام کا ارشاد موجود ہے:

اِنَّمَا السَّبِیْلُ هُوَ عَلِیٌّ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اِلٰی وِلَایَةِ عَلِیٍّ یعنی سبیل نام ہی علیؑ کا ہے...... رسول اللہ کو اذیت پہنچانے والوں سے سبیل چھین لی جاتی ہے۔

قارئین کرام سبیل پر مفصل بحث اگلے صفحات میں آئے گی۔

آیت ۴۱ : وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا (سورۃ الزخرف آیت ۴۵)

اے حبیب تمام انبیاء سے سوال کرو جو ہم نے تجھ سے پہلے بھیجے۔

علامہ بحرانی نے حلیۃ الاولیاء کے حوالہ سے حافظ ابونعیم سے روایت کی ہے: اللہ نے اپنے حبیب پر وحی بھیجی کہ میرا رسول ان انبیاء سے پوچھو کہ تمہیں نبوت و رسالت کس بنیاد پر ملی۔ تمام انبیاء نے جواب دیا: اللہ کی توحید اور آپ کی رسالت علیؑ کی ولایت کے اقرار سے ملی ہے۔

مولف: قارئین کرام!

اسئل سوال کرو یہ امر ہے اب اگر رسول اللہ سوال نہیں کرتے تو حکم خدا کی معاذ اللہ نافرمانی ہے۔

اگر سوال کریں تو پھر کس سے کریں کیونکہ تمام انبیاء مرسلین سب کے سب تو ہمارے رسولؐ کے آنے سے پہلے گزر چکے ہیں......اب کس سے دریافت کریں۔ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں یہ آیت آسمانوں پر معراج کی رات نازل ہوئی جب تمام انبیاء حضور کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے لئے جمع ہوئے۔ اس وقت حضورؐ نے سوال کیا کہ آپ کو نبوت و رسالتؑ کس بنیاد پر ملی تمام انبیاء نے جواب دیا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَہٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُهٗ

وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِياً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِىَّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَہٗ الْمَعْصُومِيْنَ

آدم سے لے کر عیسیٰ تک نبی نہیں بن سکتے اگر وہ علی ولی اللہ کی گواہی نہ دیں ان علماء کرام کی نمازوں' اذانوں کی حیثیت ہی کیا ہے جو صریحاً انکار ولایت کرتے ہیں اور مبطل نماز گردانتے ہیں۔

آیت ۴۲ : اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْتَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِى ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ٥

کیا تم بہرے کو سنا سکتے ہو یا اندھے کی راہنمائی کر سکتے ہو یا جو واضح گمراہی میں ہو اسے راہ راست پر لا سکتے ہو۔

قارئین کرام: جیسے تارک الصلوٰۃ نماز نہ پڑھنے والوں کو کہا جاتا ہے اسی طرح تارک الولایۃ اسے کہتے ہیں جو ولایت کی گواہی ترک کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے تارک الولایۃ کو اندھا' بہرہ سے تعبیر کر دیا ہے...... اور ہے بھی حقیقت اگر تارک ولایت لوگ بہرے نہ ہوتے تو کم از کم سن کر بھی ایمان ولایت پر لے آتے اگر اندھے نہ ہوتے تو قرآن مجید سے سینکڑوں آیات ولایت انہیں نظر آ جاتیں۔

آیت ۴۳ : فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ج

اَلَيْسَ فِى جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ٥ (سورۃ الزمر۔ آیت ۳۲)

ایسے شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے ہے۔ صدق آ جانے کے بعد اس کی تکذیب کرے کیا کافرین کا ٹھکانا جہنم نہیں۔

علامہ بحرانی نے مناقب ابن مردودیہ کے حوالے سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے اس آیت میں صدق سے مراد ہماری ولایت عظمیٰ ہے۔

آیت ۴۴ : اِن تَكْفُرُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ

(سورۃ الزمر آیت ۷)

اگر تم کفر بھی کرو اللہ تم سے بے نیاز ہے۔

علامہ محمد ابن جریر طبری کی تاریخ و تفسیر سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے غدیر میں ولایت علیؑ کے اعلان کے بعد فرمایا لوگو جو کچھ میں نے کہا ویسے کہو۔ علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ ایسی بات کہو جس سے اللہ تم سے راضی ہو...... لیکن اگر تم نے اس سے کفر کیا تو اللہ تم سے بے نیاز ہے۔

آیت ۴۵ : مِن دُونِ اللّٰهِ فَاهْدُوهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيمِ (الصافات آیت ۲۳)

ان لوگوں کو جہنم کی راہ دکھاؤ۔

علامہ بحرانی اہل سنت سلسلہ سند کے ذریعے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہ حضورؐ سے میں نے سنا یوم حشر اللہ کی طرف سے دو ملک پل صراط پر مقرر کیے جائیں گے جنہیں حکم ہوگا کہ جس کے پاس علی علیہ السلام کا اجازت نامہ ہوا سے گزرنے دو اور جس کے پاس نہ ہوا سے جہنم میں ڈال دو میں نے پوچھا اجازت نامہ کیا ہوگا' فرمایا:

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ علی ابن ابی طالب وصی رسول اللّٰہ

آیت ۴۶ : اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَن يَحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنسَانُ اِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا (سورۃ الاحزاب۔ آیت ۷۲)

علامہ قندوزی نے حضرت محمد حنیفہ سے روایت کی ہے کہ امانت سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

ترجمہ: ہم نے آسمانوں' زمین اور پہاڑوں پر اپنی امانت کو پیش کیا مگر انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ ممکن ہے کہ کماحقہ اس کی حفاظت نہ کر سکیں مگر انسان نے اسے قبول کر لیا۔ انسان ظالم اور جاہل ہے اور اسی امانت سے مراد ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہے۔

دو لفظیں قابل توجہ ہیں اس آیت میں' ایک ظالم اور ایک جاہل یعنی ولایت ہے امانت ......قبول کیا انسان نے ......اب قبول کرنے کے بعد جو بدعت مبطل نماز کہتا ہے وہی تو ظالم اظلم اور جاہل ہے...... جو ولایت کا انکار کرتے ہیں وہ جاہل ہیں۔

آیت ۴۷ : وَلَقَدْ صَرَّفْنَٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا

(سورۃ الفرقان۔ آیت ۵۰)

ہم نے پس اعلان کیا تاکہ یہ لوگ ذکر کریں لیکن اکثریت نے کفر اختیار کیا۔

علامہ حسکانی اپنے سلسلۂ سند سے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی' اس آیت میں اعلان کا مصداق ولایت علی علیہ السلام ہیں جس سے اکثریت نے انحراف کیا۔

فرمان معصوم سے ثابت ہو گیا کہ ولایت علیؑ کا انکار کرنے والے ہی اکثریت رکھتے ہیں اقرار کرنے والے قلت سے ہیں۔

آیت ۴۸ : وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ (سورۃ المومنون۔ آیت ۷۳)

علامہ قندوزی نے امام صادق آل محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ صراط مستقیم سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے۔ جس طرح سید آقائے نامدار ولایت علیؑ کی دعوت دیتے رہے انشاء اللہ ہم بھی سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے دعوت ولایت امیر المومنین دیتے ہیں' دیتے رہیں گے۔

آیت ۴۹ : وَاِنَّ الَّذِیْنَ لَایُوْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰکِبُوْنَ٥

(المومنون آیت ۷۴)

جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے وہی صراط سے منحرف ہیں۔ علامہ بحرانی نے علامہ حموینی کے ذریعے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ صراط سے انحراف سے مراد میری ولایت سے منحرف ہونا ہے۔

آیت ۵۰ : وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی٥

(سورۃ طٰہٰ آیت ۸۲)

جو شخص ہماری بارگاہ میں رجوع کرے قبول ایمان کرے اعمال صالح کرے اور ہدایت کے ساتھ اس کے لئے میں بڑا کریم غفار ہوں۔

دلائل الصدق ج ۲ ص ۲۱۸ پر علامہ حلّی نے لکھا ہے کہ ہدایت سے مراد ولایت علیؑ ہے۔ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت تشریف لائے۔ فرمایا اس آیت سے مراد یہ ہے کہ یا علیؑ جس نے تیری ولایت قبول کی اس نے ہدایت پائی۔

آیت ۵۱ : هُنَالِکَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ج هُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ عُقْبًا

(الکہف۔ آیت ۴۴)

اس دن ولایت حقہ اللہ کی ہوگی جو ثواب اور ہر اعتبار سے بہتر ہوگی۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آیت میں ولایت حق سے مراد ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہے کسی نبی کو اس وقت تک مبعوث نہیں کیا گیا جب تک انہوں نے ولایت علیؑ علیہ السلام کا اقرار نہ کرلیا یعنی نبی اگر نبی بنتا ہے تو اسے گواہی ولایت دینا پڑتی ہے ورنہ نبی نہیں بن سکتا لیکن ملا جی اپنی ریاکاری کے سجدے ولایت علیؑ کے بغیر قبول کروا رہے ہیں۔

آیت ۵۲ : وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝ (سورۃ الاسراء۔آیت ۸۹)

اس قرآن میں ہم نے لوگوں کے لئے ہر قسم کی ضرب المثل بیان کی ہے لیکن اکثریت نے نفرت کے علاوہ کفر کے علاوہ کچھ نہ کیا۔

علی فی القرآن آقائی صادق شیرازی ص ۲۴۵' شواہد التنزیل ج ۱' ص ۳۵۲۔

علامہ حسکانی تفسیر فرات کے حوالے سے روایت کرتے ہیں حضرت علیؑ فرماتے ہیں یہ آیت واقعہ غدیر میں۔ میری ولایت کے اعلان کے بعد نازل ہوئی کیونکہ اکثریت ولایت علیؑ سے متنفر ہے۔

آیت ۵۳ : قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللّٰهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (یوسف ۱۰۸)

انہیں بتا دو یہ ہے میرا راستہ اور میری اتباع کرنے والے بابصیرت ہیں کہ دعوت الی اللہ دیتے ہیں اللہ منزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔

علامہ حسکانی سلسلہ سند سے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میری اتباع کرنے والا کے مصداق علی علیہ السلام اور تفسیر فرات سے روایت ہے کہ جناب صادق آل محمد نے فرمایا کہ میرے راستے سے مراد ہماری ولایت ہے جس کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہوگا۔

آیت ۵۴ : وَاللّٰهُ يَدْعُو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ (سورۃ یونس آیت ۲۵)

اللہ دار السلام کی ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہے صراط مستقیم دکھاتا ہے۔ عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ دار السلام سے مراد جنت ہے اور صراط مستقیم سے مراد ولایت

علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

آیت ۵۵ : إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ (سورۃ التوبہ آیت ۴۰)

اگر تم اس کی مدد نہ کرو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد کی ہے۔

سلسلہ سند سے سعید ابن جبیر سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا شب معراج میں نے عرش کے دائیں جانب لکھا ہوا دیکھا:

لا اله الا الله محمد رسول الله ايدته بعلي و نصرته به

آیت ۵۶ : أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ٥ (سورۃ التوبہ آیت ۱۶)

کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تمہیں چھوڑ دیا جائے گا اور تم میں سے ان لوگوں کو نہیں جانتا جنہوں نے جہاد کیا اور رسول اور مومنین سے کوئی فریب نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کردار سے باخبر ہے۔ علامہ حموئی کے ذریعے سلیم بن قیس ہلالی نے روایت کی کہ زمانہ عثمان میں صحابہ مسجد نبوی میں بیٹھے تھے کہ علمی اور فقہی مسائل پر تذکرہ ہوا۔ قریش کی اسلام میں سبقت اور ہجرت کا ذکر ہوا۔ ۲۰۰ سے زائد افراد موجود تھے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ یہ آیت کب نازل ہوئی جب صحابہ نے آنحضرتؐ سے سوال کیا تھا کہ اللہ نے حضور کو حکم دیا کہ جس طرح زکوٰۃ، حج، نماز اور غدیر میں میری ولایت کا کھلا اعلان کیا ہے اس طرح اپنے بعد اولی الامر بھی تفصیل سے بتا دیتے۔ حضور نے فرمایا مجھے لوگوں کی طرف سے تکذیب کا خطرہ تھا۔ میں نے اللہ سے معذرت بھی کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر آپ نے ولایت علیؑ کا اعلان نہ کیا تو تو نے میری رسالت کی تبلیغ ہی نہیں کی پھر آپ نے صلاۃ الجامعۃ کہہ کر تمام لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا اللہ میرا مولا میں مومنین کا مولا ہوں۔ تمام نے یہ اقرار کیا تمہیں یاد ہے

اس کے بعد رسول نے مجھے اٹھنے کا حکم دیا پھر میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاهُ" مسلمانوں نے کھڑے ہو کر پوچھا قبلہ یہ کیسی ولایت ہے آپ نے فرمایا میرے جیسی ہے' جس کا میں حاکم ہوں اس کا حاکم یہ علیؑ ہے اور اس کے بعد تکمیل دین کی آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد حضورؐ نے تین بار فرمایا اللہ اکبر' اللہ اکبر' اللہ اکبر۔ میری نبوت اور دین کی تکمیل ولایت علی سے ہوئی۔ تمہیں یاد ہے اس وقت ابوبکر اور عمر نے سوال کیا تھا کیا یہ آیت خصوصاً علیؑ کے حق میں ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں علیؑ سے مہدیؑ تک پھر فرمایا ان کے ساتھ لوگ اور یہ قرآن کے ساتھ میرے پاس حوض کوثر تک آئیں گے جدا نہیں ہوں گے سب نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہے۔

آیت ۵۷ : أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ

(سورۃ التوبہ آیت ۱۷)

علامہ قہبسی نے علامہ طبری سے ان کے سلسلہ سند سے زید ابن ارقم سے روایت کی ہے کہ حضور حجتہ الوداع سے فارغ ہو کر مقام خم غدیر پر پہنچے۔ چاشت کا وقت تھا گرمی کی شدت تھی۔ آپ نے صلوٰۃ الجامعہ کی ندا دی۔ ایک فصیح و بلیغ خطبہ دیا۔ ولایت علیؑ کا اعلان فرمایا:

فرمایا اے اللہ تو نے مجھے ولایت علیؑ کی تبلیغ سونپی تھی۔ سو میں نے یہ فرض ادا کر دیا تو مجھے تبلیغ دین کی سند بھی عنایت فرما۔ اے لوگو جو شخص علیؑ اور اولاد علیؑ سے تا قیامت ائمہ کی اقتدا نہیں کرے گا اس کے اعمال حبط ہو جائیں گے۔

آیت ۵۸ : أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝ (سورۃ الماعون آیت ۱)

بہت سی اسناد کے ساتھ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام اور امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے یعنی کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے دین کی

تکذیب کی اور اس کو جھوٹ سے نسبت دی۔ فرمایا دین سے مراد ولایت علیؑ ابن ابی طالب ہے۔

آیت ۵۹ : صِبۡغَةَ ٱللَّهِ وَمَنۡ أَحۡسَنُ مِنَ ٱللَّهِ صِبۡغَةً۝ (سورۃ البقرہ آیت ۱۳۸)

خدا کا رنگ کرنا طلب کرو اور دین ایمان کے بارے میں رنگ کرنے سے خدا سے بہتر کون ہے۔

حضرت صادق آل محمد سے روایت ہے حضرت نے فرمایا رنگ کرنے سے مراد مومنین کو ولایت امیرالمومنین میں رکھنا ہے اور اس کی امارت کا اقرار کرنا ہے کہ روز الست ان سے ولایت علیؑ کا عہد لیا تھا۔

آیت ۶۰ : اَلَّذِينَ ءَامَنُوا وَلَمۡ يَلۡبِسُوٓا إِيمَٰنَهُم بِظُلۡمٍ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلۡأَمۡنُ وَهُم مُّهۡتَدُونَ۔ (سورہ انعام آیت ۸۲)

جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو محفوظ کیا ان کے لئے امن امان ہے وہی ہدایت یافتہ ہیں۔

ابان ابن تغلب سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے ابان تم کہتے ہو اس آیت میں خدا کے ساتھ شرک اور ہم کہتے ہیں یہ آیت علی علیہ السلام کے اور ان کے اہل بیت کے لئے نازل ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے چشم زدن میں بھی شرک نہیں کیا۔

حضرت صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں جو کچھ ایمان لائے ان باتوں پر جو آنحضرتؐ حضرت امیر علیہ السلام کی ولایت امامت کے بارے میں لائے ہیں اور محبت خلف و جور سے محفوظ نہیں ہے۔

آیت ۶۱ : وَهُدُوٓا إِلَى ٱلطَّيِّبِ مِنَ ٱلۡقَوۡلِ وَهُدُوٓا إِلَىٰ صِرَٰطِ ٱلۡحَمِيدِ۝ (سورہ حج آیت ۲۴)

وہ خدا کی جانب سے ہدایت یافتہ ہیں۔

کلینی نے صادق آل محمدؐ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا یہ آیت حمزہؓ جعفرؓ عبیدہؓ سلمانؓ ابوذرؓ مقدادؓ عمار یاسر کی شان میں نازل ہوئی جو ولایت علیؑ کی جانب ہدایت یافتہ ہیں۔

نوٹ: سلمانؓ ابوذرؓ مقدادؓ وہ ہستیاں ہیں جو زمانہ پیغمبر اسلام میں ہی شہادت ثالثہ کو ادا کیا کرتے تھے۔

آیت ۶۲ : وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا (سورہ مائدہ آیت ۷)

اپنے لئے خدا کی نعمت کو اور اس عہد کو یاد کرو جو تم سے مضبوطی سے اس نے لیا ہے جب تم نے کہا تھا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

علیؑ ابن ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے ان سے ولایت کے بارے میں عہد لیا انہوں نے کہا ہم نے سنا اور اطاعت کی پھر آنحضرتؐ کے بعد اس عہد کو توڑ دیا۔

آیت ۶۳ : وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ (سورہ الاعلیٰ آیت نمبر ۱۷)

عالم آخرت بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں اس سے مراد ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہے جس سے ثواب آخرت حاصل ہوتا ہے۔

آیت ۶۴ : فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۝ (سورہ روم آیت ۳۰)

وہ فطرت پر خدا نے لوگوں کو خلق کیا۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں اور بہت سی اسناد کے ساتھ امام رضا علیہ السلام اور امام صادق آل محمد علیہ السلام سے روایت ہے کہ خدا نے لوگوں کو روز الست اپنی معرفت پر پیدا کیا تو وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِيٌّ

اَمِیْرَالْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ پر پیدا کیا یہ تینوں اقرار توحید کی معرفت کہلاتے ہیں اگر امامت امیر المومنین (ولایت) کا اقرار نہیں تو خدا کی توحید کا اقرار درست نہیں ہوگا وہ مشرک ہوگا۔

آیت ۶۵ : اِنَّ الَّذِیْنَ ءَامَنُوا ثُمَّ کَفَرُوا ثُمَّ ءَامَنُوا ثُمَّ کَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا کُفْراً لَّمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَلَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ سَبِیلًا o (النسا آیت ۱۳۷)

یقیناً وہ لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ان کا کفر بڑھتا ہی گیا ممکن ہی نہیں کہ خدا ان کو بخش دے اور نہ ہی ان کو سبیل کی ہدایت فرمائے گا۔

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ آیت ...... کے حق میں نازل ہوئی جو ابتدا میں زبانی زبانی ایمان لائے پھر کافر ہو گئے جس وقت پیغمبر اکرم نے ولایت امیر المومنین پیش کی اور فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ تو مجبوراً اقرار کیا اور بیعت کی بعد از رحلت رسولؐ پھر کافر ہو گئے پھر ان کا کفر بڑھتا ہی گیا۔

حضرت صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کا انکار کرنے والے کافر ہیں۔

آیت ۶۶ : اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوا عَلٰی اَدْبَارِھِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ الْھُدَی الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَھُمْ وَاَمْلٰی لَھُمْ۔ (سورہ محمد)

بے شک جو لوگ دین سے مرتد ہو گئے اپنے پیچھے لوٹ گئے (یعنی حالت کفر پر) جس پر کہ وہ تھے اس کے بعد جب ہدایت ان پر جاری ہو چکی تھی شیطان نے ان کیلئے ضلالت کو زینت دی اور ان کی آرزوئیں دراز کر دیں۔

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ لوگ ...... ولایت امیر المومنین علیہ السلام اختیار کر کے ایمان سے برگشتہ ہو گئے یعنی مرتد ہو گئے پہلے ولایت کا اقرار کر لیا پھر چھوڑ دیا۔

آیت ۶۷ : اِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ٥ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ٥

(سورۃ الذاریات آیت ۸۔۹)

(ترجمہ) بے شک تم اپنے قول سے مختلف ہو۔

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ولایت علیؑ سے پھر جاتا ہے وہ شخص جنت سے پھیر دیا جاتا ہے۔

آیت ۶۸ : وَالَّذِينَ ءَامَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ (الحدید۔ آیت ۱۹)

(جو لوگ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے یہی لوگ نبیوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ ان کے گواہ ہیں خدا کے نزدیک بے شک انہی کیلئے اجر اور نور ہے۔

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہوگی۔

آیت ۶۹ : وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ٥

(المائدہ آیت ۱۹)

(ترجمہ) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہماری آیات کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں۔ جناب صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ کافر ہو گئے اور ولایت علیؑ کو جھوٹ سمجھا اور امیر المومنین کے حق کو جھٹلایا۔

آیت ۷۰ : قَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ لَوْلَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ۝ اُنظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا۔

(الفرقان آیت ۷تا۸)

(ترجمہ) (حبیب قریش مکہ) کہتے ہیں کہ یہ رسول نہیں ہو سکتا یہ کھانا کھاتا ہے بازاروں میں چلتا پھرتا ہے' ظالموں نے کہا تم متابعت نہیں کرتے مگر اس کی جس پر جادو کیا ہے۔ دیکھئے تمہارے واسطے کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں یہ گمراہ ہو گئے ہیں یہ سبیل تک نہیں جا سکتے۔

سرکار صادق آل محمد علیہ اسلام سے لوگوں نے پوچھا میرے مولا آپ کے جد اطہر کو جن لوگوں نے اپنے جیسا بشر کہا ہے اللہ نے ان کے متعلق فرمایا ہے "فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا" کہ وہ سبیل تک نہیں جا سکتے۔ آقا وضاحت فرمائیے سَبِیْل کسے کہتے ہیں۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلام إِنَّمَا السَّبِيلُ وَهُوَ عَلِيُّ ابن ابی طالبؑ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ إِلَى وِلَايَتِ عَلِي ابن ابی طالبؑ۔

سبیل قرآن میں میرے دادا علیؑ کا نام ہے اور جو حضور کو بشر کہے گا اللہ اس سے ولایت علیؑ چھین لے گا۔

عرض مولف: جو محمدؐ و آل محمدؐ کو اپنے جیسا بشر مانتا ہے اللہ ان سے ولایت علیؑ چھین لیتا ہے۔ یہ بات قابل وضاحت نہیں ہے۔ آج بھی ولایت علیؑ کی گواہی کا انکار وہی کرتے ہیں جو وہابی شیعہ ہیں۔ آل محمد کو اپنے جیسا سمجھتے ہیں' ان سے مدد مانگنا شرک سمجھتے ہیں۔ وہی لوگ کہتے ہیں ولایت علیؑ جزو اذان و اقامت نہیں ہے۔ ولایت کی گواہی دینے سے معاذ اللہ نماز باطل ہو جاتی ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے یہ وضاحت فرمادی کہ سبیل قرآن مجید میں ولایت علیؑ کو کہتے ہیں اب جہاں جہاں لفظ سبیل آتا جائے سمجھتے جائیں کہ اس سے مراد ولایت علیؑ ہے۔

آیت ۱۷ : وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝ (سورۃ الفرقان آیت ۲۷)

(ترجمہ) جس دن ظالم اپنا ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کاش میں بھی رسول کے ساتھ سبیل کو پکڑتا۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں قیامت کے دن ظالم ہاتھ کاٹ کر کہے گا۔ ''اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ عَلِيًّا وَلِيًّا'' کاش میں دنیا میں مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ کے ساتھ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰہِ بھی پڑھتا ہوتا۔

مولف: قیامت کے دن ہاتھ وہی کاٹیں گے جو دنیا میں علی ولی اللہ کے منکر ہیں۔ پس شہادت ثالثہ مقدسہ پڑھا کرو اور بروز قیامت ہاتھ کاٹنے سے بچ جاؤ۔ اگر یہ جزو اذان و اقامت وتشہد نہ ہوتا تو ظالم ہاتھ کیوں کاٹ کاٹ کر اپنے پچھتاوے کا اظہار کرتا۔

آیت ۲۷ : قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ (سورۃ الفرقان آیت ۵۷)

(ترجمہ) اے میرا رسولؐ کہہ دو میں تم سے اجر رسالت کچھ نہیں مانگتا سوائے اس کے اپنے رب کی سبیل اختیار کرو۔

نوٹ: سبیل چونکہ ولایت امیر المومنین علیہ السلام کو کہتے ہیں لہٰذا اجر رسالت صرف مودۃ قربیٰ ہی نہیں ولایت علی علیہ السلام بھی ہے اب جو علی ولی اللہ نہیں پڑھتا گویا کہ وہ اجر رسالت ادا ہی نہیں کرتا لہٰذا اس کا دین ایمان درست نہیں ہے نہ اس کی نمازیں کام

آئیں گی لہٰذا اجر رسالت کی ادائیگی واجبات سے ہے اس لیے ہر مرد و عورت پر شہادت ثالثہ پڑھنا واجب ہے ورنہ بروز قیامت نمازیں اس کے منہ پر ماردی جاویں گی۔

آیت ۴۳ ۷ : وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ۝ (سورۃ العنکبوت آیت ۳۸)

(ترجمہ) شیطان نے ان کے اعمال سجا کر ان کے سامنے پیش کر دیئے انہیں سبیل سے دھکا دے دیا حالانکہ وہ صاحبان بصیرت تھے۔

عرض مولف: اس آیت نے مکمل منکران ولایت علیؑ کی عکاسی پیش کردی ہے۔

(۱) ایک تو وہ بڑے عامل تھے نمازی تھے روزے دار تھے حاجی تھے۔

(۲) شیطان نے اعمال سجا کر پیش کیے تاکہ وہ اعمال پر فخر کریں۔

(۳) وہ اپنے اعمال پر اترائے انہوں نے ناز کیا ہم جیسا نمازی کون ہے۔

(۴) بس ان کا نمازوں پر فخر کرنا تھا "فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ" فوراً انہیں سبیل سے ہٹا دیا گیا۔ سبیل چونکہ ولایت علیؑ ہے اس لیے نمازوں پر فخر کرنے والوں سے ولایت علیؑ چھین لی جاتی ہے۔

(۵) جن سے ولایت چھینی گئی جو بڑے نمازی اور عامل تھے وہ عام قسم کے لوگ نہیں تھے بلکہ (كَانُوا مُسْتَبْ[illegible] [illegible] تعلیم [illegible] آئے ہوئے تھے۔

آیت ۴۴ ۷ : إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا۝ (سورہ دھر آیت ۳)

(ترجمہ) ہم نے سبیل کی ہدایت کر دی۔ اب چاہے شاکر بنو یا کافر بنو۔ سبیل چونکہ ولایت علی علیہ السلام کو کہتے ہیں لہٰذا خالق کائنات نے وضاحت فرمادی کہ ہم نے تمہیں

ولایت علیؑ کی ہدایت کر دی ہے اب چاہے علی ولی اللہ پڑھ کر شکر گزار بن جاؤ یا ولایت پر فتوے لگا کر کافر بن جاؤ یہ تمہاری مرضی ہے۔ ولایت علیؑ کا اقرار کرنے والا شاکر ہوتا ہے انکار کرنے والا کافر ہوتا ہے۔ گریبان میں جھانکو فیصلہ کرو شاکر ہو یا کافر۔

آیت ۷۵ : لَيْسَ الْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ج وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۹)

(ترجمہ) یہ نیکی نہیں ہے کہ لوگ گھروں میں ان کی پشت سے داخل ہوں نیکی اس کی یہ ہے کہ خدا سے ڈرو اور گھروں میں دروازوں سے داخل ہو۔

امیر المومنین سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا! ہم وہ مکانات ہیں جن کے بارے میں خدا نے حکم دیا ہے کہ جس شخص نے ہماری متابعت کی اور ہماری ولایت کا اقرار کیا وہ مکانوں میں دروازے سے داخل ہوا اور جس نے مخالفت کی اور دوسروں کو ہم پر فضیلت دی وہ مکانوں کی پشت سے داخل ہوا۔

آج بھی جو لوگ ولایت علیؑ کا اقرار نہیں کرتے دوسرے معنوں میں انہیں چور کہا جا سکتا ہے کیونکہ چور ہی دروازے سے نہیں بلکہ پشت سے داخل ہوتے ہیں۔

آیت ۷۶ : هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ٥ (الصف آیت ۹)

(ترجمہ) وہ خدا وہ ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ تا کہ اس کا کل دین ظاہر ہو جاوے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ان کے وصی علی علیہ السلام کی ولایت کیلئے حکم دیا کہ ولایت دین حق ہے تا کہ اس کو حضرت قائم آل محمد کے سبب تمام دین پر غالب کر دے ''وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ '' ہر چند

کہ کفار ولایت علیؑ کو پسند نہ کریں گے۔ لوگوں نے پوچھا کیا یہ آیت اس طرح نازل ہوئی، فرمایا ہاں اسی طرح نازل ہوئی۔

آیت ۷۷ : يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُم بُرْهَانٌ مِن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا (النساء آیت ۱۷۴)

فاما الذين امنوا بالله واعتصموا به فسيد خلهم فی رحمته منه فضل وليهديهم اليه صراط مستقيماہ (نساء ۱۷۴۔۱۷۵)

(ترجمہ) اے لوگو تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہاری طرف برہان آ چکی ہے ہم نے تمہاری طرف نور نازل کیا جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور اس نور سے متمسک ہوئے تو خدا ان لوگوں کو عنقریب اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور مزید برآں فضل و کرم فرمائے گا اور اس کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے گا۔

دیلمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا برہان سے مراد رسالت مآب ہیں، نور مبین سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔ تفسیر قمی میں وارد ہے نور سے مراد امامت امیر المومنین علیہ السلام، **والذين امنوا بالله واعتصموا به** سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت اختیار کی ہے۔

آیت ۷۸ : وَمَن دَخَلَ بَيْتِي مُؤمِناً وَلِلْمُومِنِينَ وَالْمُؤمِنَاتِ وَلَاتزد الظَّالِمِينَ الاتبارا (نوح آیت ۲۸)

(ترجمہ) جو میرے گھر میں صاحب ایمان داخل ہوا اس کو اور مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو بخش دے اور ظالموں کیلئے ہلاکت اور تباہی کو زیادہ بڑھا دے۔

علی ابن ابراہیم نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے بیت سے مراد ولایت علی ہے جو شخص ولایت قبول کرتا ہے گویا کہ وہ پیغمبر اسلام کے گھروں میں داخل ہو گیا۔

آیت ۷۹ : اَوَمَن كَانَ مَيتا فَأَحيَنٰهُ وَجَعَلنَا لَهٗ نُورًا يَمشِي بِهٖ فِي النَّاس كَمَن مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيسَ بِخَارِجٍ مِّنهَا كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلكٰفِرِينَ مَا كَانُوا يَعمَلُونَ (سورۃ الانعام)

(ترجمہ) جو شخص کہ مردہ تھا (یعنی کافر تھا) اور ہم نے اسے زندہ کیا تاکہ اس کی ایمان کی طرف ہدایت کریں اور اس کے لیے ایک نور مقرر کیا جس سے وہ لوگوں کے درمیان چلتا ہے۔

علی ابن ابراہیم نے کہا ''اومن کان میتا'' یعنی وہ حق سے جاہل ہوتا ہے۔ ''واحیناہ'' یعنی ہم اس کو حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔ ''واجعلنا لہٗ نوراً'' اور نور سے مراد ولایت علیؑ ہے۔ ''کمن مثلہ فی الظمات'' یعنی ائمہ کی ہدایت کے بارے میں وہ حق سے بے بہرہ تھے۔

آیت ۸۰ : وَاَقِيمُوا وُجُوهَكُم عِندَ كُلِّ مَسجِدٍ۔ (سورہ اعراف ایت ۲۹)

(ترجمہ) اپنے چہروں کو ہر مسجد یعنی نماز کے وقت جھکاؤ۔

خُذُوا زِينَتَكُم عِندَ كُلِّ مَسجِدٍ

(ترجمہ) ہر مسجد کے نزدیک اپنی زینت کرو۔

تفسیر عیاشی میں پہلی آیت کے متعلق سرکار صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں مسجد سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں اور دوسری آیت میں زینت سے مراد نماز جمعہ، عیدین اور ولایت امیر المومنین علیہ السلام مراد ہیں۔

گویا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ مساجد کو ولایت علیؑ سے زینت دیا کرو۔ بدقسمتی سے آج کل مساجد میں ولایت علیؑ کا ذکر ہو تو نمازیں باطل ہو جاتی ہیں۔ (استغفر اللہ)

آیت ۸۱ : وَأَن اَقِم وَجهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفاً (سورۃ یونس آیت ۱۰۵)

(ترجمہ) اپنی پوری زندگی دین حنیف کے سامنے جھکا دو۔

عن امیر المومنین علیه السلام یا سلمان یا ابوذر الدین حنیفا وهو اقرار بنبوة محمد ولایتی۔

(ترجمہ) امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اے سلمان و ابوذر دین حنیف سے مراد اقرار نبوت اور میری ولایت ہے۔

آیت ۸۲ : **اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ** (سورۃ الزمر آیت ۳)

(ترجمہ) اللہ کا دین خالص ہے۔

امیر المومنین فرماتے ہیں اے سلمان، اے ابوذر: "**ان معرفتی بانورانية معرفة الله و معرفته الله معفرتی هوالدِین الخالص**"

(ترجمہ) میرے معرفت نورانیہ اللہ کی معرفت ہے۔ اللہ کی معرفت میری معرفت ہے اور یہی دین خالص ہے۔

آیت ۸۳ : **ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ** (سورۃ التوبہ آیت ۳۶)

(ترجمہ) مضبوط اور مستحکم دین۔

یا ابوذر یا سلمان "**الاخلاص بالتوحید والاقرار بالنبوة والولاية**"

دین قیم سے مراد توحید، رسالت، ولایت کا اقرار ہے۔

آیت ۸۴ : **مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا** (سورۃ الانعام آیت ۱۶۰)

(ترجمہ) جو ایک حسنہ لائے گا اس کیلئے اس کی مثل دس۔

قال الصادق علیه السلام الحسنة والله ولاية امیر المومنین علیه السلام خدا کی قسم حسنہ سے مراد ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہے۔

آیت ۸۵ : **اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ** (سورۃ فاطر آیت ۱۰)

(ترجمہ) اسی کی طرف کلم (یہ کلمہ کی جمع ہے۔ کلمہ ایک، کلمتین دو کلم دو سے زیادہ طیب

اور نیک اعمال صعود کرتے ہیں۔

عن الصادق علیه السلام انه قال الکم الطیب قول المومن۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ وَ خَلِیفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ الاعتِقَادُ بِالقَلْبِ٥

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کلمہ طیب کے متعلق کلم کلمہ کی جمع ہے یعنی دو سے زیادہ کلمے ہوں تو کلم کہا جاتا ہے۔ سرکار نے فرمایا مراد اس سے یہ ہے اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے محمد اس کے رسول ہیں۔ علیؑ اللہ کے ولی ہیں' رسول کے خلیفہ ہیں اور عمل صالح سے مراد دل سے اعتقاد ہوتا ہے۔ اب بقول معصوم علی ولی اللہ جزء کلمہ ہے جسے کسی بھی مولوی کی کوشش جدا نہیں کرسکتی۔ پس جو جزء کلمہ ہے وہ جزء اذان و اقامت ہے اور جو جزء اذان ہے وہ جزء تشہد ہے۔

آیت ۸۶ : خُذِ ٱلْعَفْوَ وَأْمُرْ بِٱلْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْجَٰهِلِينَ (سورۃ الاعراف آیت ۱۹۹)

(ترجمہ) (اے حبیب!) عفو امر بالمعروف اختیار کرو۔

قال ابی عبدالله علیه السلام العفو و امر بالمعروف قال بالولایة

امام صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں اس سے مراد ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہے۔

آیت ۸۷ : وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ٥ (سورۃ البقرہ آیت ۴۰)

(ترجمہ) تم اپنا وعدہ پورا کرو میں تمہارا وعدہ پورہ کروں گا۔

قال علیه السلام اوفوا بولایة علی ابن ابی طالب اوف لکم بالجنة

سرکار فرماتے ہیں تم علیؑ کی ولایت کا وعدہ پورا کرو میں تمہارے لیے جنت دینے کا وعدہ پورا کروں گا۔ جنت اور ولایت لازم و ملزوم ہیں جہاں ولایت نہیں وہاں جنت نہیں ہے۔

آیت ۸۸: وَالسّٰبِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهٰجِرِينَ وَالْاَنصَارِ (سورۃ التوبہ آیت ۱۰۰)

قال علی ابن ابراهیم هم نقباء ابوذر والمقداد و سلمان و عمار و من امن و صدق وثبت علی ولایة امیر المومنین علیه السلام

علی ابن ابراہیم کہتے ہیں سابقون الاولون سے مراد ابوذر' مقداد' سلمان' عمار جو ایمان لائے تصدیق کی اور ولایت علیؑ پر ثابت قدم رہے۔

آیت ۸۹ : وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَآ اٰتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِي قَالُوٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَاَنَا مَعَكُم مِّنَ الشّٰهِدِينَ٥ (سورۃ آل عمران آیت ۸۱)

(ترجمہ) اور وہ وقت یاد کرو اس وقت کہ جب اللہ نے سب نبیوں سے عہد لیا تھا کہ میں تمہیں کتاب و حکمت میں سے دوں گا پھر ایک رسول آئے گا جو مصدق ہوگا ان چیزوں کا جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کہ تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا بوجھ اٹھایا ان سب نے کہا ہم نے اقرار کیا فرمایا گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ پس جو اس عہد کے بعد پھر گیا وہ فاسقین میں ہوگا۔

(۱) بصائر الدرجات میں سے حدثنا الحسن بن علی بن نعمان عن یحییٰ بن ابی ذکریا بن عمرو الزیات قال سمعت من ابی و محمد بن سماعة یروه عن فیض بن ابی شیبة عن محمد بن مسلم قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول ان الله تبارك و تعالیٰ اخذ میثاق النبین علی ولایة علی ابن ابی طالبؑ۔

(۲) **روی ابونعیم الاصیھانی عن عبداللّٰہ بن مسعود و ابن عباس سئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم الانبیاء علام بعشتم فقالوا کلھم علی شھادۃ ان لا الہ الا اللّٰہ والاقرار بنبوتک والولایته علی علیه السلام۔**

دونوں مندرجات کا حاصل نظریہ ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام اور ابن مسعود و ابن عباس کی روایت کے مطابق تمام انبیاء کو نبوت و رسالت تین گواہیوں کی بدولت ملی۔ اللہ کی توحید' محمد مصطفیٰؐ کی رسالت' امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت۔

قارئین کرام: آدم سے لے کر عیسیٰ تک کوئی نبی ہی نہیں بن سکتا اگر تیسری گواہی نہ دے' نہ انہیں کتاب ملتی ہے نہ حکمت۔ ان علماء کی نمازوں اور اذانوں کی حقیقت کیا ہے جو بیانگ دہل ولایت کی گواہی کو مبطل نماز کہہ دیتے ہیں۔

آیت ۹۰ : **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعاً وَلَا تَفَرَّقُوا** (سورۃ آل عمران آیت ۱۰۳)

(ترجمہ) تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور تفرقہ نہ کرو۔

بڑی وضاحت سے معصومین علیہم السلام نے فرمایا کہ حبل اللہ سے مراد ولایت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام ہے اگر یہ حبل ولایت سب تھام لیتے آج تفرقہ بازی نہ ہوتی۔ بالخصوص شیعان علیؑ ایک ہی ہوتے۔

اب بھی اگر کسی موڑ پر اتحاد بین المومنین ہونے کا موقع میسر ہوا تو وہ صرف شہادت ثالثہ مقدسہ پر ہی ہوگا۔ نہ جانے کم ظرف' کم عقل یتیمان علم جو صرف نماز بھی صحیح معنوں میں پڑھانے کے قابل نہیں ہیں وہ بھی گواہی ولایت کو بدعت اور نہ جانے کیا کیا بدزبانی کرتے ہیں اور جواب تک اپنے باپ کا تعین نہ کر سکے وہ بڑی بے باکی سے ولایت کی گواہی کو بدعت کہہ دیتے ہیں۔ (اللہ ایسے لوگوں کے منہ میں جہنم کی آگ بھرے) آمین!

آیت۹۱ : اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ٥

(سورۃ الاسرا آیت ۳۶)

صاحب البصائر نے تفسیر برہان کے حوالہ سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قیامت کے دن آنکھوں، کانوں اور دل سے سوال پوچھا جائے گا وہ سوال کیا ہوگا۔

قال حسین علیہ السلام عن ولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

......کانوں سے پوچھا جائے گا کہ تم نے ولایت علیؑ کی گواہی سنی تھی۔

......آنکھوں سے پوچھا جائے گا کہ تم نے قرآن وحدیث وفرمان سے شہادت ولایت عظمیٰ دیکھی تھی۔

......دل سے پوچھا جائے گا دیکھ کر اور سن کر اس کی تصدیق کی تھی۔

قارئین فیصلہ فرمایئے:

اب کیا حشر ہوگا ان لوگوں کا جو نہ سننے کیلئے تیار ہیں اور نہ آنکھوں سے دیکھ کر احادیث پر عمل کرتے ہیں اور نہ دل سے گواہی دینے کو تیار ہیں۔ ایسی آنکھیں، کان، دل جہنم کا ایندھن بنائے جاویں گے۔

پروردگار کائنات!

ہمارے کان، آنکھ، دل سب تیرے ولی مطلق علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت سے آشنا ہیں ہمیں اس مقدس شہادت کے صدقہ میں آتش جہنم سے محفوظ فرما۔ (مولف)

آیت۹۲ : وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ ٥ (سورۃ الصافات آیت ۲۴)

(ترجمہ) انہیں روکو ان سے سوال پوچھنا ہے۔

مذہب اہل بیت کی تمام تفاسیر اور کتب احادیث بلکہ کتب اہل سنت نے متفقہ تسلیم کیا

ہے...... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "عَنْ وَلَايَةِ عَلی ابن ابی طالب عَلَيْهِ السَّلام"

قیامت کے دن پل صراط پر روک کر پوچھا جاوے گا ولایت علیؑ کی گواہی دیتے تھے یا نہیں اگر دیتے ہوں گے تو جنت کے دروازے کھل جاویں گے اگر نہیں دیتے ہوں گے تو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

یعسوب الدین رستگاری الجویباری تفسیر البصائر' ج ۱' ص ۳۹۴ پر لکھتے ہیں:

عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ یقول اذا کان یوم القیامت امر اللہ تعالیٰ ملکین یقعدان علی الصراط فلا یجوز احد برأت امیر المومنینؑ قلت فداك ابی و امی یا رسول اللہ مامعنی برات امیر المومنین۔

قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ علی ابن ابی طالب وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے جب ولایت جز وکلمہ اذان و اقامت وتشہد ہی نہیں ہے' جب ولایت علیؑ کوئی شرعی فریضہ ہی نہیں' اس کی شرعی فقہی حیثیت ہی نہیں۔ یہ نصاب امتحان میں شامل ہی نہیں تو پھر یہ سوال کیوں پوچھا جائے گا ...... اس سوال ولایت کا پوچھا جانا ہی اس امر کی دلیل ہے۔ یہ سوال سب سے اہم ترین واجبات میں سے ہے جو اس کو حل نہیں کرے گا وہ جہنمی ہے۔ تفسیر امام حسن عسکریؑ کے مطابق اس ایت سے مراد شہادت ثالثہ مقدسہ ہے۔

آیت ۹۳ : **اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔** (سورۃ فصلت ایت ۳۰)

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر وہ قائم رہے۔

ابان ابن تغلب امام جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں امام نے فرمایا:

استقاموا علی ولایۃ علی ابن ابی طالب......استقامت سے مراد علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت پر قائم رہنا ہے۔

آیت ۹۴ : **یُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُونَ یَوْماً کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیراً ۝** (سورۂ دھر آیت ۷)

وہ نذر کو پورا کرتے ہیں اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی پھیل جانے والی ہے۔

اصول کافی میں امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا کہ **یوفون بالنذر** سے مراد کیا ہے فرمایا **اخذ علیھم من ولایتنا** اس سے مراد ہماری ولایت ہے۔

آیت ۹۵ : **کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِینَ مَا تَدْعُوھُمْ اِلَیْہِ ج** (شوریٰ ۱۳)

مشرکوں پر امر نہایت گراں گزرا جس کی طرف تم بلاتے ہو۔

اصول کافی میں امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں **کبر علی المشرکین بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ماتدعوھم الیہ یا محمد من ولایۃ علی علیہ السلام۔**

مشرکین پر امر ولایت علیؑ دشوار ہوا جس کی طرف تم نے بلایا۔

قارئین کرام! ولایت علی علیہ السلام ہمیشہ مشرکوں پر ناگوار گزری۔ مومنین کے دل ٹھنڈے ہو جاتے ہیں مشرک بھڑک اٹھتے ہیں۔ مشرک جو چاہیں کر لیں وہ پھول کھل کے رہیں گے جو کھلنے والے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آیت ۹۶ : **فَمَا لَھُمْ عَنِ التَّذْکِرَۃِ مُعْرِضِینَ ۝** (المدثر آیت ۴۹)

پھر انہیں کیا ہو گیا وہ تذکرے سے روگردانی کرتے ہیں۔

اصول کافی میں امام علیہ السلام فرماتے ہیں **عن ولایۃ علیؑ معرضین** وہ ولایت علیؑ سے روگردانی کرنے والے ہیں۔

آیت ۹۷ : نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ○ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ (الشعراء ۱۹۵)

روح الامین اسے لے کر نازل ہوا تمہارے قلب پر تاکہ ڈرانے والوں میں سے ہو واضح عربی زبان میں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت نے فرمایا:

هِيَ وِلَايَةِ الأميرَ المُؤمنينَ عَلَيهِ السَّلام

قلب رسول پر نازل ہونے والی چیز ولایت علی علیہ السلام تھی۔

آیت ۹۸ : وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَالِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الفَاسِقُونَ ○ (سورۃ النور آیت ۵۵)

اس کے بعد کسی نے کفر کیا تو وہ فاسق ہوگا۔

آیۃ استخلاف کے آخری حصہ کی تفسیر کرتے ہوئے امام علیہ السلام فرماتے ہیں وہ جس سے کفر کے بعد انسان کافر ہو جاتے ہیں۔

هِيَ وِلَايَةِ عَلِيٍّ ابن ابي طالبٌ

جس کا انکار کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے وہ ولایت علی علیہ السلام ہیں۔

آیت ۹۹ : وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ أَن تَقَعَ عَلَى الأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ○ (حج ۶۵)

آسمان کو زمین پر گرنے سے کون روک سکتا ہے مگر باذن خدا۔

حضورؐ فرماتے ہیں مجھے اللہ تعالی کی طرف سے جبرئیل نے اطلاع دی کہ جو جانتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو کہ یہ جانتا ہے محمد میرا رسول ہے اور میرا عبد ہے جسے اس بات کا علم ہے علیؑ امیر المومنین ہے خلیفۃ اللہ ہے جو اس حقیقت کا معترف ہے اور علیؑ سے ائمہ میری حجۃ ہیں اس کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کروں گا ...... مجھے

لاشریک معبود نہ ماننے والا محمدؐ کو میرا رسول نہ ماننے والا علی کو میرا ولی امیر المومنین نہ ماننے والا اولاد علی ائمہ کو حجۃ نہ ماننے والا جو ہے اس کی آٹھ سزائیں ہیں اور ماننے والے کے لئے پندرہ انعامات ہیں انہی کی بدولت (یعنی ائمہ اطہار) اللہ نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے۔

آیت ۱۰۰ : فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَآئِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْجَآءَ مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّمَآ أَنتَ نَذِيرٌ وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ (سورۃ ھود ایت ۱۲)

شاید تو وحی کردہ بعض امور ترک کر رہا ہے اور طعنہ زنی سے تنگ دل ہو چکا ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس مال و دولت نہیں یا اس کی تصدیق کے لئے کوئی فرشتہ نہیں اترا حالانکہ تو فقط نذیر ہے اللہ ہر چیز پر وکیل ہے۔

روایت ہے زید بن ارقم سے حجۃ الوداع میں رسول اللہ پر ایک شب جبرئیل علیؑ کی وحی لے کر آیا جس سے آپ پریشان ہو گئے۔ اہل ملک اور منافقین تکذیب نہ کریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ طعنہ زنی سے تنگ دل ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ اعلان ولایت کروان لوگوں سے اب خوف مت کھائیں حامی و ناصر ہوں۔

آیت ۱۰۱ : وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (سورۃ التوبہ ایت ۶۱)

جو لوگ حضور کو اذیت دیتے ہیں ان کے لئے عذاب الیم ہے۔

سرکار دو عالمؐ نے ارشاد فرمایا جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔ سب سے اول ایمان علیؑ کا ہے۔ عہد و پیمان میں سب سے زیادہ وفا کرنے والا علیؑ ہے۔ علیؑ کو اذیت دینے والا قیامت دن یہودی ہو کر اٹھے گا یا نصرانیوں کے ساتھ۔ جابر نے عرض کیا مولا اگر ایک شخص اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ

مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰہ پڑھ کر اذیت دے۔ حضرت نے فرمایا یہ کلمہ تو اس لئے پڑھتے ہیں کہ جان و مال کی حفاظت ہو گویا کہ رسول اللہ کو اذیت دینا ولایت علیؑ کے انکار سے ہے جو اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرَ الْمُؤمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ پڑھتا ہے رسول اللہ کو خوش کرتا ہے جو نہیں پڑھتا وہ اذیت دیتا ہے۔

آیت ۱۰۲ : اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (سورہ الحمد)

ہمیں سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھ۔

تفسیر البصائر میں اس کے مندرجہ ذیل معنی ہیں۔

۱۔ اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمَ ھُوَ الْقُرآنِ الْعَظِیْمُ

۲۔ اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمَ ھُوَ رَسُوْل اللّٰہ الْاَعْظَم

۳۔ اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمَ ھُوَ عَلِیٌّ ابن ابی طالبٌ

۴۔ اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمَ ھُوَ طَرِیْق الحج

۵۔ اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمَ الطَّاعَةَ وَالصَّالِح الْعَمَل

۶۔ اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمَ ھِیَ وِلَایَتُ اَمِیْرَ الْمُؤمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلام

آیت ۱۰۳: صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِم (سورہ الحمد)

ان لوگوں کے راستے پر جن پر تیری نعمتیں نازل ہوئیں۔

۱۔ اَلنِّعمَۃُ ھِیَ الْجَنَّۃ

۲۔ اَلنِّعمَۃُ ھِیَ الْاِیْمَان

۳۔ اَلنِّعمَۃُ ھِیَ النُّبوۃَ

۴۔ اَلنِّعمَۃُ ھِیَ وِلَایۃِ عَلِیٌّ ابن ابی طالبٌ

اب ولایت سے بغض رکھنے والوں کو چاہیے وہ نماز میں سورہ حمد پڑھنا ترک دیں کیونکہ

صراط مستقیم بھی امیر المومنین اوران کی ولایت ہےاور نعمت بھی امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت ہے۔

آیت ۱۰۴ : كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمٰنِهِمْ وَشَهِدُوْآ اَنَّ الرَّسُوْلَ۔ (سورہ آل عمران ایت ۸۶)

خدا ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا جوایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے وہ اس بات کی گواہی دے چکے ہیں کہ رسول حق ہے۔

ثُم ذَكَرَ اللّٰه الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ فِىْ اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلام وَ كَفَرُوْا بَعْدَ رَسُوْلَ اللّٰه

۱۔ اللہ ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا جوایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔

۲۔ وہ کافر ہونے والے رسول اللہ کے برحق ہونے کی گواہی دے چکے ہیں جسے اللہ تعالیٰ تسلیم کررہا ہے۔

۳۔ پھر رسالت کی گواہی دینے کے بعد کافر کیوں کہا گیا۔اس لئے کہ انہوں نے اللہ سے کیا ہوا عہد توڑ ڈالا اور امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی نہ دی۔

نتیجہ کلام یہ نکلا کہ اللہ کی نظروں میں محمد رسول اللہ پڑھنے والے کے ایمان کی کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ وہ مومن ہے بلکہ اللہ نے اسے کافر کہا ہے ایمان کی گارنٹی یہ ہے کہ شہادت ولایت علیؑ ادا کرے۔

آیت ۱۰۵ : اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ (سورۃ المنافقون ایت ۱)

جب تیرے پاس منافق آتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے

رسول ہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔

من لم يتبع رسوله في ولاية وصيه وَاللّٰهُ يَشْهَدُ ان الْمُنَافِقِيْنَ بِوَلَايَةِ عَلِيَ لَكَاذِبُوْنَ اتخذوا ايمانهم جنة فَصَدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ هُوَ الْوَصِي انهم ساء ماكانوا يعملون ذالك بانهم امنوا برسالتك وكافروا بولاية وصيك

حاصل نظر:

۱۔ رسول اللہؐ کے پاس آنے والے ایسے منافق بھی ہیں جو رسول کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔

۲۔ اللہ نے یہاں بھی گواہی رسالت دینے والوں کو منافق کہا ہے۔

۳۔ مندرجہ بالا عبارت تفسیر برہان سے ثابت ہے کہ ولایت علیؑ کی گواہی صرف منافق نہیں دیتے۔

۴۔ جو ولایت علیؑ کی گواہی نہیں دیتا **فَصَدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ** اسے سبیل سے دھکا دے دیا جاتا ہے اور سبیل ہے علی وصی رسول۔

۵۔ **بانهم امنوا برسالتك** وہ رسالت پر ایمان رکھتے ہیں۔

۶۔ **وكافروا بولاية وصيك** اور تیرے وصی کی ولایت سے انکار کرتے ہیں۔

ثابت ہوا جو ولایت علیؑ کی گواہی نہیں دیتا وہ منافق ہے۔

آیت ۱۰۶ : **نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ۔** (سورہ فصلت ایت ۳۱)

ہم تمہارے دین اور آخرت میں ولی ہیں۔ تحفہ احمدیہ سرکار ناصر الملت فرماتے ہیں اس

آیت سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں۔

محترم قارئین!

۱۔ سورہ طٰہٰ میں ارشاد ہوتا ہے..... اِنِّی اَنَا اللّٰہُ..... میں تمہارا اللہ ہوں۔

ہم نے اس خدائی دعوئی کو تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

۲۔ سورہ اعراف میں ارشاد ہوتا ہے:

اَيُّها النَّاس اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيعاً

اے لوگو میں تم سب کے لئے اللہ کا رسول ہوں۔

ہم نے جواب دیا **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ**

۳۔ سورہ حٰم سجدہ میں ارشاد ہوتا ہے:

نَحْنُ اَوْلِيَاءُ كُمْ فِیْ الْحَيَاتِ الدُّنْيَا وَلاٰخِرَة

ہم تمہارے اولیا ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

اب حق تو یہ تھا کہ اس کے جواب میں سابقہ طریقہ کار کو مدنظر رکھا جاتا اور کہا ہوتا

وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِیُّ اللّٰه وَاَوْلَادهٗ الْمَعْصُومِيْنَ

کتاب حیات القلوب امامت میں علامہ مجلسی سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں یہ آیت نبی کے ۱۲ جانشینوں کے متعلق ہے وہی ولی مطلق ہیں۔

آیت ۱۰۷ : لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

(سورۃ المنافقون ایت ۸)

عزت اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے ہے اور مومنین کے لئے ہے یہی بات منافقوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔

قارئین کرام تین عزتیں قرآن نے بتائی ہیں۔

۱۔ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ...... عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

ہم عزت الٰہیہ بجالاتے ہوئے گواہی دی أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ

۲۔ وَلِرَسُوْلِهٖ عزت اس کے رسول کے لئے ہے۔

ہم نے عزت رسالت کو مدنظر رکھتے ہوئے عمل کیا أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔

۳۔ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ......عزت مومنین کے لئے یعنی امیرالمومنین کے لئے ہے۔

اب عزت ولایت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے گواہی دی وَ أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ وَأَوْلَادَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

یہی بات (ولایت علی علیہ السلام) منافق کی سمجھ میں نہیں آ سکتی۔

آیت ۱۰۸ : يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (ابراہیم ۲۷))

اللہ دنیا اور آخرت میں اہل ایمان کو قول ثابت پر ثابت قدم رکھتا ہے۔

عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے اس آیت میں قول ثابت سے مراد هِيَ وِلَايَةِ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَام۔ سرکار علی علیہ السلام کی ولایت عظمیٰ ہے۔

آیت ۱۰۹ : يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْراً وَيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْراً ۝

اس سے کافی گمراہ اور کافی ہدایت پاتے ہیں گمراہ فاسق ہو جاتے ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد علیؑ ہیں اور علیؑ کی وجہ سے اللہ گمراہی دیتا ہے اس کو جو آپ کو دشمن رکھے اور ہدایت دیتا ہے اسے جو آپ کو دوست

رکھے علیؑ کی وجہ سے فاسق قوم گمراہ ہوتی ہے یہ وہ لوگ ہیں جو ولایت علیؑ سے نکل گئے اور فاسق ہو گئے۔

آیت ۱۱۰ : وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ۝

(سورۃ الاحزاب ایت ۸)

اور ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور (حبیب) آپ سے بھی اور نوح ابراہیم موسیٰ عیسیٰ اور عہد بھی ان سے پکا لیا۔

قارئین کرام: شہادت ثالثہ کے واجب ہونے پر اس سے بڑی دلیل کیا ہو سکتی ہے۔ مندرجہ بالا آیت پر اگر غور کیا جائے تو سمجھنے میں دیر نہیں لگتی۔

الف۔ یہ میثاق یہ عہد تمام انبیاء کرام سے لیا گیا۔

ب۔ یہ عہد "منک" حبیب آپ سے بھی لیا گیا۔

ج۔ یہ عہد نوح ابراہیم موسیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے بھی لیا گیا۔

د۔ اب فیصلہ یہ کرنا ہے وہ کون سا اتنا بڑا ضروری عہد تھا جو تمام انبیاء اور اولی العزم مرسلین سے بھی لیا گیا۔

ہ۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ اپنی توحید کا میثاق عہد بھی لے چکا تھا جیسا کہ سورہ اعراف میں ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ۝

(حبیب) وہ وقت یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کو پشتوں سے

نکال کران کو اپنی ذات پر گواہ بنایا۔ فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہاہاں ہم گواہی دیتے ہیں تا کہ قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمیں خبر نہیں تھی۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد آدم کو عالم ذر میں بلا کر اپنی توحید کا میثاق لیا سب نے کہا شہدنا ہم گواہی دیتے ہیں کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

ثابت ہوا اللہ اپنی توحید کا میثاق لے چکا تھا۔

الف۔دوسرا میثاق رسالت:

جیسا کہ آیت اس سے پہلے بھی ہم درج کر چکے ہیں دوبارہ لکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِي قَالُوٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَاَنَا مَعَكُم مِّنَ الشّٰهِدِينَ ٥ (سورۃ آل عمران)

حبیب وہ وقت یاد کرو جب اللہ نے سب انبیاء سے عہد لیا تھا کہ میں تمہیں کتاب و حکمت میں سے کچھ دوں گا۔ پھر ایک رسول آئے گا جو مصدق ہوگا ان چیزوں کا جو تمہارے ساتھ ہوں گی تم ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا فرمایا کیا تم نے اس کا اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا بوجھ اٹھایا ان سب نے کہاہاں ہم نے اقرار کیا فرمایا تم گواہ رہنا میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ قارئین یہ دوسرا میثاق بمطابق تمام مفسرین شیعہ سنی سرکار ختمی مرتبت کی رسالت کا میثاق تھا۔

تفاسیر نے لکھا ہے اس میثاق سے مراد:

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰه

بلکہ شیعہ مفسرین نے جو تفاسیر آل محمد سے اس آیت کی بتائی اس میں صرف رسالت کی گواہی نہیں بلکہ توحید اور ولایت کی گواہی بھی موجود ہے۔

تیسرا میثاق ولایت علیؑ

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ (سورۃ الاحزاب)

حبیب یاد ہے ہم نے تمام انبیاء سے میثاق لیا۔ ومنك اور آپ سے بھی نوح، ابراہیمؑ موسیٰ، عیسیٰ سے پکا میثاق لیا۔

قارئین: ہم یہاں منکران شہادت ثالثہ کو دعوت فکر دیتے ہیں۔

اللہ نے سورہ اعراف میں اپنی توحید کا عہد لیا:

آپ نے بلا چوں چرا اپنا عہد نبھایا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

دوسرا میثاق سورہ آل عمران میں اپنے حبیب کے لئے لیا۔ آپ نے بلا تامل کہا اور کہہ رہے ہیں:

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

تیسرا میثاق سورہ احزاب میں:

جو تم سے نہیں بلکہ تمام انبیاء سے پھر اولی العزم مرسلین سے۔ یہاں تک کہ تمہارے نبی آخر الزمان سے لیا۔ اس عہد کا اقرار کرتے ہوئے تمہاری نمازیں باطل کیوں ہو جاتی ہیں۔ پہلے دونوں میثاق جزو اذان و اقامت۔ آخری تیسرا میثاق جو خود تمہارے نبیؐ سے بھی لیا گیا وہ جزو اذان و اقامت کیوں نہیں۔

جو اولادِ آدم اور صرف انبیاء سے عہد لیا گیا وہ جزوِ تشہد ہے جو عہد اولی العزم رسولوں سے اور خود خاتم النبیین سے عہد لیا گیا وہ جزءِ تشہد کیوں نہیں۔

انوار نجف ج ۱۱، ص ۱۶۱۔۱۶۲ تفسیر قمی ج ۲، ص ۱۷۶، تفسیر صافی برہان وغیرہ میں موجود ہے یہ تیسرا میثاق جس میں شامل ہمارے رسول بھی ہیں یہ ولایت علیؑ اور تمام آئمہ طاہرین کا عہد لیا گیا تھا۔

۱۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ یہ میثاق تمام اولادِ آدم سے لیا گیا معصوم اور غیر معصوم سب سے۔

۲۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یہ میثاق تمام نبیوں سے لیا گیا اس میں غیر معصوم شامل نہیں ہیں۔

۳۔ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُؤمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهٗ الْمَعْصُوْمِيْنَ یہ میثاق انبیاء اولی العزم مرسلین اور خود خاتم النبیین سے لیا گیا۔

گویا اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُؤمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهٗ الْمَعْصُوْمِيْنَ یہ تیسری گواہی خود محمد مصطفیٰ نے پڑھی۔ جس امت کا رسول علیاً ولی اللہ پڑھے تو نماز باطل نہیں ہوتی اس کی امت اگر پڑھ لے تو باطل کیوں ہو جاتی ہے کیا امت کی نماز اپنے نبی سے افضل واعلیٰ ہے؟

آئندہ صفحات میں ہم خود ذاتِ رسول کا اپنی نماز میں علیاً ولی اللہ پڑھنا ثابت کریں گے۔

حاصل نظر:

قارئین اس باب میں بفضل خداوند متعال ہم نے ایک سو دس آیات ولایت امیر المومنین علیہ السلام پر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ جن میں خاتم الانبیاء اپنی نماز میں ولایت علیؑ کا ادا کرنا بھی

درج ہے اور تمام مومنین کو شہادت ثالثہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

- ان آیات میں منکران ولایت علیؑ کو کافر، فاسق، فاجر بلکہ مشرک اور منافق کہا گیا ہے۔
- ولایت کی گواہی دینے والوں کو انعامات ربانی سے نوازا گیا جنت کی خوشخبری سنائی گئی۔
- قرآن مجید سے ہم نے ثابت کیا کہ قرآن حکیم میں کسی مقام پر شہادتین یا کلمتین کے لفظ نہیں ہیں بلکہ شہادات جو کہ شہادت کی جمع ہے اور کلم جو کلمہ کی جمع ہے کا تذکرہ ملتا ہے۔
- ایک شہادت کو چھپانے والے کو خدا نے اظلم کہا۔
- ایک خاص شہادت کو چھپانے والوں کو گنہگار کیا۔
- یہ چھپائی جانے والی شہادت اللہ کی جانب سے واجب ہے **عِنْدَهُ مِنَ اللّٰه**
- شہادتین تک ادا کرنے والوں کو اللہ نے منافق کہا اور کافر کے لفظوں سے تعبیر کیا ہے۔
- ولایت علیؑ کو نعمت عظمیٰ سے تعبیر کیا گیا۔
- قرآن مجید میں جتنی شدت سے ولایت کی تبلیغ کا حکم دیا گیا اتنی شدت سے نماز کا حکم بھی نہیں دیا گیا۔
- ۱۱۰ آیات صرف اسم مبارک علی علیہ السلام کے اعداد کے مطابق درج کی گئیں ورنہ آیات بہت زیادہ ہیں جو ابھی تک تشنہ تحریر ہیں۔

خداوند متعال بحق محمد و آل محمد علیہم السلام ہم سب مومنین کو اپنی عبادات میں شہادت ثالثہ مقدسہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے خصوصاً علماء کرام کو ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِینَ بِوِلَایَةِ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ

....

حواشی باب لاآیات

آیت ۱ سورہ مائدہ، المراجعات آقائی شرف الدین موسوی، ص ۳۲۳۔

ضیاء العالمین علامہ ابوالحسن الشریف متقی ۱۱۳۸ھ، کتاب الولایۃ فی طریق حدیث غدیر

مورخ ابوجعفر بن جریر متوفی ۳۱۰ھ۔

آیت ۲ سورہ مائدہ بحارالانوار' ج ۸۴' ص ۲۰۸۔۲۰۹' فقہ امام رضا علیہ السلام' ص ۱۰۸' مستدرک الوسائل علامہ نوری' الجواہر ج ۳۔

آیت ۳ سورہ قیامۃ تفسیر فرات کوفی مترجم ص ۳۶۲۔۳۶۳۔۳۶۴۔

آیت ۴ تفسیر نورالثقلین ج ۳' ص ۲۳۵' تفسیر عیاشی' ج ۲' ص ۳۱۹' بصائرالدرجات ص ۷۹' تفسیر البرہان۔

آیت ۵ سورہ مائدہ۔

آیت ۶ سورۃ البقرۃ' موعظہ غدیر آقائی الحائری۔

آیت ۷ سورۃ البقرۃ' تفسیر صافی' ج ۱' ص ۷۶' تفسیر مراۃ الانوار' ص ۱۹۶' تفسیر امام حسن عسکریؑ

آیت ۸ تفسیر قمی' ج ۱' ص ۳۵۔۳۶۳' تحفۂ احمدیہ آقائی ناصر الملت' لکھنو ص ۴۲' موعظہ غدیر ص ۶۵۔

آیت ۹ سورہ معارج آیت ۳۲ تا ۳۵' تحفۂ احمدیہ آقائی ناصر الملت لکھنو' ص ۴۲' موعظہ غدیر ص ۶۵' فلک النجات ج ۲' ص ۱۳۳ علامہ امیر الدین' المراجعات ص ۴۱۱' رسالۃ علی ولی اللہ' غلام حسین نجفی ص ۵۱۔

آیت ۱۰ از ژرفای آقائی سید علی خامنہ ای' اردو ترجمہ "نماز کی گہرائیاں" طبع سوم ناشر جامعۃ الاطہر کراچی باب تشہد ص ۹۸۔

آیت ۱۱ المائدہ۔

آیت ۱۲ المائدہ۔

آیت ۱۳ آل عمران' بحارالانوار' ج ۳۵' ص ۳۴۱۔

آیت ۱۴ البقرہ امالی شیخ طوسی' ص ۳۰۶۔

آیت ۱۵ المائدہ' بحارالانوار ج ۵۳' ص ۳۶۹۔

آیت ۱۶ تفسیر تاویل الایات' ج ۲' ص ۸۱۳' شرف الدین نجفی۔

آیت ۱۷	النساء آیت ۱۷۰، بحار الانوار، ج ۳۸، ص ۳۴۔
آیت ۱۸	زخرف آیت ۴۳، بصائر الدرجات۔
آیت ۱۹	آل عمران ۱۵۷، تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۲۰۲۔
آیت ۲۰	انعام ۵۴، تفسیر قمی ج ۲، ص ۲۸۰۔
آیت ۲۱	ص ۸، اصول کافی۔
آیت ۲۲	الشوریٰ آیت ۸ تاویل الایات آقائی شرف الدین نجفی، ج ۲، ص ۵۴۳۔
آیت ۲۳	آل عمران، السیاست الحسینیہ علامہ عبدالعظیم ربیعی، ص ۱۰۸۔
آیت ۲۴	آل عمران ۱۸۵، غایۃ المرام، علامہ بحرانی، ص ۲۶۴۔
آیت ۲۵	المائدہ غایۃ المرام ص ۴۱۶، علی فی القرآن آقائی صادق حسینی شیرازی ص ۱۱۔
آیت ۲۶	اعراف شواہد التنزیل ج، ص ۶۱۔
آیت ۲۷	انفال آیت ۲۴، علی فی القرآن شیرازی غایۃ المرام، ص ۴۲۸۔
آیت ۲۸	اعراف ۱۷۲ دلائل الصدق علامہ حلیؒ۔
آیت ۲۹	المتکاثر آیت ۸، ینابیع المودۃ، ص ۱۱۱ قندوزی۔
آیت ۳۰	الم نشرح آیت ۴، شواہد التنزیل ج ۲، ص ۳۲۹، علامہ حسکانی۔
آیت ۳۱	النباء آیت ۳۸ علی فی القرآن شیرازی ص ۵۲۸، شواہد التنزیل ج ۲، ص ۳۲۳۔
آیت ۳۲	النباء آیت ۲ تا ۵، علی فی القرآن شیرازی ص ۵۲۷، تفسیر برہان ہاشم بحرانی تفسیر قمی۔ تفسیر نور الثقلین شواہد التنزیل ج ۲، ص ۳۱۸۔
آیت ۳۳	سورۃ الجن شواہد التنزیل ج ۲، ص ۲۹۰۔
آیت ۳۴	معارج آیت ۱۔۲۔۳۔ نور الابصار ص ۸۷۔ تفسیر روح المعانی علامہ آلوسی۔
آیت ۳۵	سورۃ القلم شواہد التنزیل ج ۲، ص ۲۶۸۔
آیت ۳۶	تغابن غایۃ المرام ص ۴۲۷۔

آیت ۳۷ الجمعہ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۵۲۔

آیت ۳۸ مجادلہ آیت ۱۲۔۱۳ شواہد التنزیل ج ۲ ص ۲۳۲۔

آیت ۳۹ فتح مطالب المسئول ص ۴۶ تا ۴۸ کنزالفوائد علامہ کراجکی کشف الیقین علامہ حلی۔

آیت ۴۰ سورہ محمد آیت ۳۲ ینابیع المودۃ ص ۳۱۹۔

آیت ۴۱ زخرف ۴۵ غایۃ المرام ص ۲۴۹۔

آیت ۴۲ غایۃ المرام ص ۴۰۴۔

آیت ۴۳ زمر ۳۲ غایۃ المرام ص ۱۰۹۔

آیت ۴۴ زمر د آیت ۷ مازانی التاریخ، ج ۳ ص ۱۵۶۔

آیت ۴۵ الصافات ۱۳، غایۃ المرام، ص ۳۶۰۔

آیت ۴۶ الاحزاب ۲۷، ینابیع المودۃ، ص ۲۳۹۔

آیت ۴۷ فرقان ۵۰، شواہد التنزیل، ج ۱، ص ۳۵۲۔

آیت ۴۸ المومنون ۷۳، ینابیع المودۃ، ص ۱۴۔

آیت ۴۹ غایۃ المرام، ص ۲۶۲، علامہ بحرانی۔

آیت ۵۰ دلائل الصدق، ج ۲، ص ۲۱۸، علامہ حلیؒ۔

آیت ۵۱ سورۃ الکہف ۴۴، ینابیع المودۃ، ص ۲۹۵، شواہد التنزیل، ج ۲، ص ۳۵۶۔

آیت ۵۲ بنی اسرائیل، علی فی القرآن، آقائی شیرازی، ص ۲۴۹، شواہد التنزیل، ج ۱، ص ۳۵۲۔

آیت ۵۳ یوسف ۱۰۸، شواہد التنزیل، ج ۱، ص ۲۸۶ تا ۲۸۸۔

آیت ۵۴ یونس ایت ۲۵، شواہد التنزیل، ج ۱، ص ۲۶۴۔

آیت ۵۵ توبہ ۴۰، علی فی القرآن شیرازی، ص ۱۸۹۔

آیت ۵۶ توبہ ۱۶، غایۃ المرام، ص ۲۶۴ تا ۲۶۵۔

آیت ۵۷ توبہ ۱۷، مازانی التاریخ، ج ۳، ص ۱۴۶ تا ۱۴۷۔

آیت ۵۸ المامون ایت ا'حیات القلوب' ج ۳ ص ۲۲۶۔

آیت ۵۹ تفسیر فرات' حیات القلوب' ج ۳' ص ۲۲۶۔

آیت ۶۰

آیت ۶۱ اصول کافی ثقۃ الاسلام کلینی۔

آیت ۶۲ المائدہ آیت ۷' حیات القلوب' ج ۳' ص ۲۳۱۔

آیت ۶۳ سورہ اعلیٰ آیت ۱۷' حیات القلوب' ج ۳' ص ۲۳۲۔

آیت ۶۴

آیت ۶۵ النساء حیات القلوب' ج ۳' ص ۲۳۴' بصائر الدرجات' تفسیر برہان۔

آیت ۶۶ سورہ محمد ۲۵' حیات القلوب' ج ۳' ص ۲۳۴۔

آیت ۶۷

آیت ۶۸ الحدید ۱۹' حیات القلوب در باب امامت' ص ۲۳۵۔

آیت ۶۹

آیت ۷۰ الفرقان: ۷۔۸۔۹' تفسیر قمی' تفسیر نور الثقلین' ص

آیت ۷۱ الفرقان نمبر ۲۷' تفسیر نور الثقلین' ج ص تفسیر قمی ج ۲' ص

آیت ۷۲ الفرقان نمبر ۵۷۔

آیت ۷۳ العنکبوت نمبر ۳۸۔

آیت ۷۴ سورۃ الدھر۔

آیت ۷۵ احتجاج طبرسی۔

آیت ۷۶ صف نمبر ۹' حیات القلوب' ج ۳' ص ۱۹۳۔

آیت ۷۷ النساء نمبر ۱۷۴' نمبر ۱۷۵' تفسیر تاویل الآیات آقائی شرف الدین موسوی۔

آیت ۷۸ نوح نمبر ۲۸' تفسیر قمی۔

آیت ۷۹ انعام نمبر ۱۲۲، مناقب ابن شہر آشوب۔

آیت ۸۰ حیات القلوب، ج ۳، ص ۲۰۴ تا ۲۰۵۔

آیت ۸۱ مشارق انوار الیقین حافظ رجب البرسی، ص ۱۶۰۔

آیت ۸۲ ایضاً۔

آیت ۸۳ ایضاً۔

آیت ۸۴ سورۃ النمل، تفسیر قمی، ج ۲، ص ۱۳۱۔

آیت ۸۵ سورہ فاطر، تفسیر نور الثقلین، ج ۴، ص ۳۵۴۔

آیت ۸۶ اعراف، تفسیر عیاشی، ج ۲، ص ۴۳، البرہان ج ۲، ص ۵۵، بحار الانوار، ج ۷، ص ۲۹۔

آیت ۸۷ تفسیر عیاشی، تفسیر مراۃ الانوار، ص ۲۳۴۔

آیت ۸۸ التوبہ نمبر ۱۰۰، تفسیر البرہان، ج ۲، ص ۱۵۴۔

آیت ۸۹ آل عمران ایت ۸۱، بصار الدرجات، تفسیر البصائر، ج ۱، ص ۳۹۸، کفایۃ الخصام، ص ۳۴۸، فوائد السمطین، تفسیر غرائب القرآن نظام نیشاپوری۔

آیت ۹۰ آل عمران ۱۰۳، تفسیر برہان، تفسیر عیاشی، تفسیر صافی، الصواعق المحرقہ، ص ۱۵۱۔

آیت ۹۱ تفسیر البصائر، ج ۱، ص ۳۹۳۔

آیت ۹۲ الصافات، تفسیر صافی، تفسیر قمی، تفسیر نور الثقلین، تفسیر مرأۃ الانوار الصواعق المحرقہ، تفسیر البصائر، عیون اخبار الرضا شیخ صدوق۔

آیت ۹۳ حم سجدہ نمبر ۳۰، تفسیر فرات، ۱۴۳۔

آیت ۹۴ الدھر نمبر ۷، اصول کافی ثقۃ الاسلام کلینی۔

آیت ۹۵ شوریٰ نمبر ۱۳، ایضاً۔

آیت ۹۶ المدثر نمبر ۴۹، اصول کافی ج ۲، ص ۳۱۵۔

آیت ۹۷ الشعراء نمبر ۱۹۵، اصول کافی، ج ۲، ص ۷۷، ۲، تہران۔

آیت ۹۸ النور نمبر ۵۵، غایۃ المرام، ص ۳۷۹، علی فی القرآن، ص ۲۹۴۔

آیت ۹۹	الحج ۶۵' غایۃ المرام' ص ۲۹۲۔
آیت ۱۰۰	شواہد التنزیل' ج ۱' ص ۲۷۲۔۲۷۳۔
آیت ۱۰۱	التوبہ ۶۱۔
آیت ۱۰۲	سورۃ الفاتحہ' تفسیر البصائر' ج ۱' ص ۱۲۹۔
آیت ۱۰۳	سورۃ الحمد' تفسیر البصائر' ج ۱' ص ۱۳۰۔
آیت ۱۰۴	آل عمران نمبر ۸۷' تفسیر برہان' ج ۱' ص ۲۹۷۔
آیت ۱۰۵	المنافقون' تفسیر البرہان' ج ۴' ص ۲۳۷۔
آیت ۱۰۶	حم سجدہ' تحفہ احمدیہ ناصر الملت لکھنؤ' حیات القلوب' ج ۳۔
آیت ۱۰۷	
آیت ۱۰۸	ابراہیم نمبر ۲۷' غایۃ المرام' ص ۴۰۰۔
آیت ۱۰۹	تفسیر فرات اردو' ص ۱۵۔
آیت ۱۱۰	احزاب ۷' تفسیر انوار نجف۔

اولاد ہونا فضیلت ہے ولایت علی واجب ہے

القطرۃ ج ۱ص ۱۹۳ کتاب الروضۃ ص ۱۳۲ ص ۸۲ بحار الانوار ج ۳۹ ص ۲۹۹

بِاسنَادِہٖ عن الصَادق علیه السلام اَنَّهٗ قَالَ وِلَایَتِی لِعَلِیِّ ابنِ ابی طالبٌ احَبَّ اِنِی من نسبی منهٗ لِاَنَّ وِلَایَتِی لِعَلِیِّ فَرض وَ وِلَادَتِی منْ علیِّ فَضل۔

اسناد کے بعد کتاب روضۃ میں امام صادق علیہ السلام سے نقل ہے آپ نے فرمایا کہ میں علیؑ کی ولایت پر فخر کرتا ہوں، زیادہ پسند کرتا ہوں اس سے کہ میں علیؑ کی اولاد ہوں۔ کیونکہ ولایت علیؑ واجب ہے اولاد ہونا فضیلت ہے۔

ثابت ہوا ولایت علیؑ اولاد علیؑ ہونے سے بھی زیادہ افضل ہے۔ ولایت سرکار امیر علیہ السلام زندہ باد۔ موالیان علیؑ پائندہ باد۔ مقصر ناصبی پر بے شمار لعنت۔ مردہ باد دشمن ولایت علیؑ

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

❖❖❖❖❖❖❖❖

مختلف مسائل۔ تقلید کی شرعی حیثیت
اسماء الصلوٰۃ فی القرآن

اس باب میں ہم پھر ایک مرتبہ بڑے اختصار کے ساتھ مندرجہ ذیل مسائل پر گفتگو کرنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ آئندہ صفحات کی تحریروں کو سمجھنے میں مدد مل سکے۔

ا۔ تقلید کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ب۔ مفہوم شہادتین کیا ہے؟

ج۔ فتویٰ کیسے دینا چاہئے۔ قرآن اور نص معصوم کیا ہے۔ استنباط کیسے کرنا چاہئے۔ قرآن اور نص کی موجودگی میں اجتہاد کرنا چاہئے یا نہ کرنا چاہئے۔

د۔ وجود نماز کیا ہے' قرآن میں نماز کے کتنے نام ہیں؟

تقلید کی شرعی حیثیت

بعض جہلا ہر شرعی مسئلہ میں تقلید کو لے بیٹھتے ہیں حالانکہ انہیں یہ علم تک نہیں ہے کہ تقلید کی ضرورت کہاں پڑتی ہے اور کہاں نہیں۔ وہ خود بھی مفہوم تقلید سے نابلد ہوتے ہیں' تقلید کیلئے بھی کچھ شرائط ہوتی ہیں۔ ہر مسئلہ میں چاہے وہ کسی نوعیت کا کیوں نہ ہو تقلید کریں ایسی تقلید کو بیعت کہتے ہیں اور بیعت صرف معصوم کی

ہوتی ہے غیر معصوم کی نہیں۔

اگر تسلیم کر لیا جائے کہ تقلید واجب ہے تو ہر واجب کی دو قسمیں ہیں:

(۱) واجب موقت (۲) واجب مشروط

(۱) واجب موقت : نماز واجب ہے۔ یہ نماز واجب موقت ہے یا مشروط۔ پانچ وقت یہ واجب ہے چھٹے پر نہیں لہٰذا یہ واجب مشروط ہے مثلاً بالغ پر واجب ہے نابالغ پر نہیں ہے، جاگنے پر واجب ہے سوئے ہوئے پر نہیں، صاحب عقل پر واجب ہے دیوانہ پر نہیں۔

(۲) روزہ واجب ہے۔ سال میں ۳۰ دن اکتیس دن نہیں۔ تندرست پر واجب بیمار پر نہیں، مقیم پر واجب ہے مسافر پر نہیں۔

(۳) حج واجب ہے صاحب استطاعت پر مسکین پر نہیں۔

(۴) زکوٰۃ واجب ہے صاحب نصاب پر مفلس پر نہیں۔

(۵) خمس واجب ہے صاحبان استطاعت پر معذوروں پر نہیں۔

تقلید کی رٹ تو سب لگاتے ہیں مگر وہ یہ نہیں جانتے کس وقت واجب ہے اور کس وقت نہیں۔

جب تمام فروعات ہر حالت میں ہر ایک پر واجب نہیں ہیں تو تقلید ہر حال میں ہر ایک پر واجب کیسے ہوسکتی ہے اور ہر رسالہ عملیہ پر مجتہد صاحب نے لکھا ہوتا ہے کہ تقلید جاہل پر واجب ہے محتاط پر نہیں خود مجتہد پر بھی تقلید واجب نہیں ہے پھر اصول دین میں تقلید واجب نہیں ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے فروعات عمل کہلاتے ہیں اصول عقیدہ کہلاتے ہیں۔ فرض کریں اگر بقول مراجع عظام تمام اعمال مقلد بن کر بجالاویں اور درست بجالائیں لیکن عقیدہ صحیح نہ ہو وہ اعمال جو تقلید میں رہ کر کیے گئے وہ بے فائدہ ہوں گے اور مکلف بدعقیدگی کی وجہ سے جہنم میں جائے گا۔ اعمال کا اجر ملتا ہے اور عقیدے سے نجات۔

اب مراجع عظام کو یہ جرأت کرنا چاہیے کہ وہ اصول دین میں تقلید واجب قرار دیں تا کہ ایک جاہل کم پڑھا لکھا انسان مراجع عظام کے رسالہ عملیہ اور عقائد پر عمل کر کے نجات حاصل کر سکے۔

جو جاہل فروع کو سمجھنے کے قابل تو ہے نہیں وہ مجتہد کو تلاش کرتا ہے۔ وہ توحید' نبوت' امامت' قیامت' عدل' ولایت کو بغیر مجتہد کے خود بخود کیسے سمجھ سکتا ہے اور اگر وہ اصول سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے تو پھر جو فروعات ہیں انہیں بھی باآسانی سمجھ سکتا ہے لیکن افسوس تو اس بات کا ہے جہاں گلے میں پھانسی کا پھندہ پڑنے کا خطرہ ہو وہاں تو وارث کوئی نہیں بنتا آخر اس کی وجہ کیا؟ جو شخص توحید جیسے کٹھن مسئلے کو تو دلائل اور عقل کی روشنی میں سمجھ سکتا ہے وہ دو رکعت نماز کے مسائل کو کیوں نہیں سمجھ سکتا۔

قارئین کرام! اصول فقہ میں دو اصطلاحیں ہیں:

(۱) نص معدوم (۲) نص معارض

تقلید بھی ان دو کے ماتحت ہے۔

(۱) نص معدوم

تقلید کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب ہمیں قرآن' حدیث' فرمان معصوم سے کسی مسئلہ کا حل نہ مل سکے اور نصوص معدوم ہوں پھر ہم رجوع کریں گے مجتہدین صاحبان کی طرف۔ ہماری عقل جواب دے گئی ہے اور نص معدوم ہے لہٰذا اب آپ فتویٰ دیں کیا کرنا چاہیے۔

(۲) نص معارض

تقلید کی ضرورت پڑتی ہے جب کسی ایک ہی مسئلہ پر ایک ہی امام کے دو مختلف فرمان ہوں۔ ایک فرمان مسئلہ کے اثبات میں ہو دوسرا مسئلہ کی نفی کر رہا ہو۔ پھر ہم مراجع عظام کی طرف رجوع کریں گے کہ حضور اب ہمیں کیا حکم ہے؟ اثبات پر عمل کریں یا نفی پر۔

یا ایک مسئلہ پر دو حدیثیں ٹکرا رہی ہوں دو میں سے ایک کو ترجیح دینا ہو تو رجوع الی المراجع واجب ہوگا تاکہ شرعی حکم کا پتہ چل سکے مثلاً نماز جمعہ اور ظہر میں وجوب کی دو خبریں ہیں۔ جمعہ واجب ہے یا ظہر چونکہ ایک وقت میں ایک نماز واجب ہوتی ہے دو نہیں اس لیے ان میں تعارض پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے مراجع عظام سے رجوع کیا جائے گا کہ جمعہ پڑھا جاوے یا ظہر۔ اب وہ دو مجتہ خبروں میں سے کسی ایک کو ترجیح دے

گا اس مقام پر ضرورت تقلید ہے۔

لیکن اگر ہم کسی مجتہد سے یہ پوچھیں حضور نماز پڑھنی ہے یا نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ اقیموا الصلوٰۃ کی نص موجود ہے یا کسی مراجع سے یہ پوچھا جائے کہ حضور صبح کی نماز دو رکعت ٹھیک ہے یا نہیں کیونکہ قول معصوم کی نص موجود ہے دو ہی پڑھنی چاہئے۔

یاد رہے قارئین! قول خدا کو نص جلی کہتے ہیں اور قول معصوم کو نص شرعی کہتے ہیں۔ نص جلی اور نص شرعی کی موجودگی میں تقلید واجب نہیں ہے بلکہ باطل ہے۔ اب اگر ان ذوات مقدسہ میں سے کسی معصوم کا قول ہو کہ تشہد میں شہادت ثالثہ مقدسہ گواہی ولایت امیر المومنین علیہ السلام پڑھنا چاہیے اور کچھ معصومین کا فرمان ہو کہ نہیں تشہد میں علیاً ولی اللہ پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے یا قرآن مجید کی بعض آیات شہادتین کا حکم دیں اور بعض شہادات کا حکم یعنی دو سے زیادہ گواہیاں دینے کا حکم دے تو یقیناً تعارض پیدا ہو گا ایسی صورت میں ہمیں مجتہدین سے پوچھنا ہو گا کہ ان دو اقوال میں سے کس پر عمل کیا جاوے۔

لیکن اگر شہادت ثالثہ یعنی علیاً ولی اللہ حکم از نص جلی یعنی قرآن کی رو سے موجود ہو اور نص شرعی قول معصوم سے بھی ثابت ہو تو پھر نہ تقلید کی ضرورت ہے نہ فتوے کی۔ اب چونکہ شہادت ثالثہ کے اثبات میں متعدد قرآنی آیات موجود ہیں۔ قول معصوم موجود ہے یہاں تعارض پیدا نہیں ہو گا لہٰذا اس مقام پر تقلید واجب نہیں ہو گی۔

اب حکم قرآن یعنی نص جلی موجود ہے:

''وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِشَھَادَاتِھِمْ قَائِمُوْنَ''

جنتی وہ ہیں جو شہادات (دو سے زیادہ گواہیوں) پر قائم ہیں چونکہ ایک گواہی شہادت کہلاتی ہے دو گواہیاں شہادتین، دو سے زیادہ شہادات کہلاتی ہیں۔ جب نص جلی ہے کہ شہادات پڑھو تو پھر پڑھو کسی کے فتویٰ کی ضرورت نہیں۔ جب قرآن یہ کہتا ہے نص جلی موجود ہے۔

''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ'' کہ تین اطاعتیں واجب ہیں دو نہیں تو گواہیاں بھی کم از کم تین ہی دینا ہوں گی۔

اسی قول و فعل معصوم سے یعنی نص شرعی سے یہ ثابت ہے کہ امام فرماتے ہیں کہ جہاں لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِیٌّ" اَمِیْرُالْمُومِنِیْنَ کہو تم پر واجب ہے" فَلْيَقُلْ اَمِيْرُالْمُومِنِيْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ تم ساتھ ولایت امیر علیہ السلام کا ذکر بھی کرو لہٰذا نص جلی اور نص شرعی دونوں لحاظ سے شہادت ثالثہ واجب ہے مکمل تفصیل آگے بیان ہوگی۔

اب نص جلی اور نص شرعی سے ثابت ہے تو پھر مجتہد سے پوچھنا ایسا ہی ہے جیسے اقیموا الصلوٰۃ کے ہوتے ہوئے پوچھا جائے حضور نماز واجب ہے یا نہیں لہٰذا تقلید شہادت ثالثہ کے راستے میں رکاوٹ نہ ہے۔

قارئین! تقلید کی ضرورت محسوس ہوتی ہے نص معارض یا نص معدوم پر۔ اب ہم دنیا بھر سے چیلنج کرتے ہیں کہ سرکار رسالت مآب سے لے کر سرکار مہدی عجل اللہ فرجہ شریف تک پہلے محمدؐ سے لے کر آخری محمد تک کسی ایک کا فرمان دکھایا جاوے کہ:

ا۔ نماز میں گواہی ولایت امیر المومنین ادا کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ قیامت تک نہیں دکھلا سکتے؟

ب۔ شہادت ثالثہ مقدسہ پر کوئی نص معارض وارد ہوئی ہو یعنی ایک قول میں پڑھنے کا حکم دوسرے میں منع کیا گیا۔ قیامت تک نہیں دکھلا سکتے۔

ج۔ کوئی شخص دنیا بھر میں یہ کہہ دے کہ شہادت ثالثہ پر کوئی نص جلی یا نص شرعی نہیں ہے۔ نہ قرآن نے حکم دیا ہے نہ ذات معصوم نے۔ منہ مانگا انعام دیا جاوے گا۔

د۔ آقائی ابوالحسن اصفہانی سے لے کر آقائی خوئی اعلیٰ اللہ مقامہ تک کسی توضیح المسائل میں نقشہ مبطل نماز میں یہ تحریر دکھا دو کہ علی ولی اللہ پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ جب ایسا کچھ نہ مل سکے تو پھر خدا سے ڈرو اور ولایت امیر المومنین کی مخالفت کر کے جہنم کا ایندھن نہ بنو۔

ہ۔ اب ہم تصویر کا دوسرا رُخ سامنے لاتے ہیں۔

اگر نص جلی یعنی قرآن مجید سے کوئی ایک آیت دکھلا دیں جس میں تشہد پڑھنے کا حکم ہو۔

و۔ قرآن مجید سے کوئی ایک آیت دکھلا دو جس میں لفظ شہادتین موجود ہو۔

ز۔ کوئی حدیث دکھلا دو جس میں رسول کائنات کا صریح حکم ہو کہ شہادت ولایت تشہد میں دینا حرام ہے۔

ح۔ جو معصومین یہاں تک خبر دے کر جائیں کہ ایران میں انقلاب آئے گا۔ ظہور امام زمانہ سے پہلے سعودی حکمران عبداللہ نامی ہوگا۔ کیا ان معصومین علیہم السلام کو یہ پتہ نہ چل سکا کہ ایک وقت لوگ شہادت ثالثہ نماز میں پڑھیں گے لہٰذا ہم حفاظت نماز کیلئے فرمان نافذ کر جاویں کہ نماز میں علیاً ولی اللہ پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

ط۔ شہادت ثالثہ پر جتنے منفی فتوے ہیں وہ سب کے سب قیاس وظن اور ذاتی رائے سے دیئے گئے ہیں جن کا ثبوت خود ان مفتیوں کے فتوے ہیں مثلاً

''ایک کا فتویٰ ہے کہ شہادت ثالثہ مبطل نماز ہے۔''

''دوسرا کہتا ہے بغیر قصد جزویت کہا جا سکتا ہے۔''

''تیسرا فرمان ہے کہ شہادت ثالثہ بدعت ہے۔''

''چوتھا فرمان صادر ہوا قصد رجاء سے پڑھ لیں تو کوئی اشکال نہیں۔''

''پانچویں ہستی کا حکم ہے بس ایں خوب است۔''

''چھٹا یہ کہتا ہے کہ قربت کی نیت سے پڑھ لیں۔''

یہی حال اذان واقامت کے بارے میں ہے۔

ایک ہی مسئلے پر چھ مختلف آراء اس امر کی دلیل ہیں کہ فتوے قیاسی ظنی ہیں ورنہ نص جلی یا نص شرعی پر موقوف فتویٰ ہوتا تو ایک حکم ہوتا۔ اسے ادا کرو یہ واجب ہے یا سنت ہے یا پھر اس کا پڑھنا حرام (معاذ اللہ) ہوتا لہٰذا مومنین کرام از روئے قرآن وحدیث وفرمان اس تیسری گواہی کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوگا کیونکہ جس حدیث کے تحت تقلید کو واجب قرار دیا جاتا ہے اس میں بھی صرف اسی فقیہ کی تقلید کا تذکرہ ہے جو اپنی خواہش نفسانی سے فتویٰ نہ دیتا ہو۔ مطیعاً لامرہ مولاہ جو مولا کے حکم کا مطیع ہو کر فتویٰ دے لیکن یہاں

اس مسئلے پر کوئی فتویٰ مولا کے امر کے مطیع ہو کر نہیں دیا گیا۔ حدیث تقلید پر مکمل بحث پہلے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

قارئین! آپ کسی بھی مراجع کا رسالہ عملیہ پڑھ کر ملاحظہ فرمائیں کہ تمام رسالہ میں آپ کو کسی مقام پر معصومین سے منسوب کوئی حصہ نہیں ملے گا بلکہ پوری توضیح میں کسی معصوم کا نام تک نہیں ملے گا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ باب طہارت مرتب کرتے' مسائل بے شک یہی ہوتے لیکن ہر مسئلہ کو فرمان معصوم کے حوالہ سے نقل کیا جاتا کہ معصوم علیہ السلام نے فرمایا قیام اس طرح کرو' امام فرماتے ہیں رکوع کچھ اس طرح کرو' دعائے قنوت اور تشہد اس طرح پڑھو۔ مگر پوری کی پوری توضیح المسائل معصومین سے اس طرح خالی ہے جس طرح معصوم گناہوں سے بری ہیں۔ رجاست ونجاست سے دور ہیں۔ کیا روایات معصومین کے حوالے سے لکھ کر تقلید نہیں کروائی جا سکتی تھی لیکن ایسا کرنے سے من مانی نہیں ہو سکتی تھی بلکہ مطیعا لامرہ مولاہ کا سکہ چلتا ......کاش ایسا ہوتا۔

کیا پھر مراجع عظام کی عزت نہ ہوتی یقیناً ہوتی اور بہت زیادہ ہوتی۔ نظر معصوم کے منظور نظر بن جاتے اور تمام دنیا حکم معصوم سمجھ کر ان کے عملیہ پر عمل کرتی۔ معاشرہ تذبذب کا شکار نہ ہوتا۔

مفہوم شہادتین

قارئین کرام! اگر تھوڑا سا غور وفکر کیا جاوے تو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگے گی کہ تین گواہیاں شہادت توحید' شہادت رسالت' شہادت ولایت علیؑ ہی کا دوسرا نام شہادتین ہے۔ جب تین شہادتیں بیک وقت موجود نہ ہوں شہادتین کا وجود ثابت ہی نہیں ہوتا۔

پہلی دلیل: اللہ تعالیٰ نے آل محمد علیہم السلام کو خلق فرمایا اپنی معرفت اپنی پہچان کیلئے۔ حضور سرکار دو جہاں کا ارشاد گرامی ہے **اَنَا وَعَلِیّ مِن نُورٍ وَاحِد**۔ میرا اور علیؑ کا نور ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میں بے مثل ہوں' **لیس کمثلہ شی** '' میری مثل کوئی ہے ہی نہیں۔ مجھے کسی پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

شہادتین سے تثنیہ کا صیغہ اور تثنیہ ہر مقام پر ایک دوسرے کے ہم پلہ ہوتا ہے لہٰذا

شہادت توحید الگ تھلگ مسئلہ ہے اسے امام و نبی پر قیاس نہیں کیا جا سکتا لہٰذا شہادتین محمد رسول اللہ اور علیاً ولی اللہ مل کر کہلائیں گی۔

دوسری دلیل: ''اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ''

اطاعت کرو اللہ کی، اطاعت کرو رسول کی اور اولی الامر کی یعنی اپنی اطاعت کو اللہ نے الگ رکھا۔ رسول اور اولی الامر کی اطاعت کو ایک ہی اطیعوا میں جمع کیا۔ اولی الامر اور رسول کی اطاعت برابر ہونا ہی شہادتین کہلائے گا کیونکہ رسول اللہ اور علیؑ کا نور ایک ہے۔ تخلیق کے مراحل ایک ہیں لہٰذا دونوں کی گواہیاں ملا کر شہادتین کہا جائے گا۔ دونوں کی تخلیق ایک، دونوں کا نور ایک، دونوں کی عصمت ایک، دونوں کی ولایت برابر، دونوں کا شجرہ ایک، دونوں کی جنس ایک، دونوں کی نوع ایک، دونوں کی اصل ایک، دونوں کی نسل ایک، اس لیے شہادتین دو برابر گواہیاں رسالت و ولایت مل کر کہلائیں گے۔

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی دو گواہیاں شہادتین نہیں کہلا سکتیں۔ اس لئے کہ اللہ کی اطاعت میں سجدہ واجب ہے ان کیلئے سجدہ تعظیمی ہے اس لیے خالق برحق نے اپنی اطاعت کے ساتھ لفظ اطیعوا الگ استعمال کیا۔ رسولؐ اور اولی الامر کیلئے لفظ اطیعوا الگ استعمال کیا اور سمجھایا کہ یہ دونوں ہی ملیں تو شہادتین کا ثبوت ملے گا۔

تیسری دلیل: اگر آپ اسی پر بضد ہیں کہ شہادتین توحید و رسالت کی گواہی کو کہا جاتا ہے ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں پھر بھی کم از کم تین گواہیاں ہوں گی تو شہادتین کا ثبوت ملے گا ملاحظہ ہو آقائی خمینی علیہ کی کتاب پرواز در ملکوت، ج ۲، ص ۵۰، آداب الصلوٰۃ، ص ۲۶۵ آقائی خمینی۔

آپ فرماتے ہیں: ایک شہادت کو ثابت کرنے کیلئے دو شہادتیں مزید ضروری ہیں مثلاً

۱۔ شہادت توحید کے اثبات کیلئے شہادت رسالت اور شہادت ولایت کا ہونا ضروری

ہے۔اب یہاں پر رسالت اور ولایت شہادتین کہلائیں۔

ب۔ شہادت رسالت ثابت کرنے کیلئے مزید دو شہادتوں کی ضرورت ہے۔شہادت ولایت اور شہادت توحید۔اس مقام پر شہادت توحید' شہادت ولایت شہادتین کہلاتی ہیں۔

ج۔ شہادت ولایت کو ثابت کرنے کیلئے مزید دو شہادتوں کی ضرورت ہے۔شہادت توحید' شہادت رسالت......اس مقام پر توحید ورسالت شہادتین کہلائیں گی۔

توحید اس وقت ثابت ہوگی جب کم از کم دو گواہ اس کی گواہی دیں گے اسی طرح رسالت کو ثابت کرنے کیلئے بھی دو گواہ ضروری ہیں اور پھر ولایت کیلئے بھی دو گواہ ضروری ہوں گے لہٰذا بقول آقائی خمینیؒ ہر قیمت تیسری گواہی کی شمولیت ضروری ہے اس کی تصدیق خود قرآن مجید نے ان الفاظ میں کی:

"قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ"

(ترجمہ) اے حبیب کہہ دو گواہی رسالت کیلئے اللہ کافی ہے اور وہ جس کو کتاب کا مکمل علم ہے۔

یعنی ایک رسالت کی گواہی کیلئے اللہ نے اپنے ساتھ ولایت کی گواہی کو ضروری اور کافی قرار دے کر دنیا والوں کو بتا دیا کہ میرے رسول کی رسالت کیلئے بھی دو گواہیاں ضروری ہیں ایک میں اللہ کی اور ایک میرے ولی کی لہٰذا جب توحید کی گواہی کی ضرورت پڑے گی تو دو گواہ درکار ہوں گے۔ایک رسول اور علیاً ولی اللہ اور ولایت کی گواہی کی ضرورت پڑی تو کم از کم دو گواہ ضروری ہیں۔ایک رسول اللہ اور دوسرے خود ذات واجب۔

ویسے تو رسول اللہ کی رسالت کی گواہی پوری کائنات نے دی۔انبیاء ومرسلین نے گواہی دی ملائکہ نے گواہی دی تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں کہا کہ حبیب تیری رسالت کی گواہی کیلئے میں اللہ اور علیؑ کافی ہیں۔اس لیے فرمایا ہم اور تمام کائنات اعلان رسالت کے گواہ ہیں۔اللہ اور علیؑ عطائے رسالت کے گواہ ہیں۔اسی لیے اللہ تعالیٰ اور رسول خدا علیؑ کیلئے عطائے ولایت کے گواہ ہیں۔گواہ کے بغیر ہر مقدمہ اُدھورا ہوتا ہے اس لیے تو اس وقت تک اللہ نے اپنا آئین قانون دین مکمل نہ سمجھا جب تک کہ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت

کا اعلان نہ کروا دیا کیونکہ اس سے پہلے اللہ کی توحید کیلئے ایک گواہ تھا اور رسالت کیلئے صرف بظاہر ایک گواہی اللہ کی تھی۔ آئین مکمل نہیں ہو رہا تھا لہٰذا دین اور آئین کو مکمل کرنے کیلئے شہادت ولایت بہت ضروری تھی اس لیے فرمایا "لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ" "ایک گواہی کو مت چھپاؤ جو چھپائے گا وہ گنہگار ہوگا۔ پھر جب اعلان ولایت ہو گیا تو فوراً رسول کائنات ارشاد فرماتے ہیں:

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِكْمَالُ الدِّيْنِ وَ اتْمَامِ نِعْمَةِ وَرِضٰى الرَّبِّ بِرِسَالَتِىْ وَوِلَايت عَلِىّ ابن ابى طالب"

(ترجمہ) اللہ اکبر حمد ہے اس ذات کی دین مکمل ہونے پر نعمتیں تمام ہونے پر۔ میری رسالت اور علیؑ کی ولایت پر راضی ہونے پر۔

قارئین! رسول الہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری الفاظ بتا رہے ہیں کہ دین مکمل نعمتیں تمام اور خود رسالت محمد مصطفیٰ پر اللہ راضی ہوا تو صرف ولایت علیؑ کے اعلان کرنے کی وجہ سے۔ ہمارا دین چونکہ ولایت سے مکمل ہوا ہے لہٰذا ہمارے دین کی ہر بات اذان ہو یا اقامت، تشہد ہو یا کلمہ یہ بھی مکمل علیؑ کی ولایت سے ہی ہوں گے۔

فقہی مسائل کا حل اور اس کا طریقہ استنباط: نص جلی اور نص شرعی

قرآن حدیث اور فرمان معصوم سے فقہی مسائل کے حل کا ذکر سنتے ہی یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ جناب یہ لوگ اخباریین سے تعلق رکھتے ہیں اور تقلید کے خلاف ہیں حالانکہ کہ ایسا نہیں ہے...... اگر ایسا ہی ہے ......تو کیا فقہی مسائل قرآن وحدیث کو ترک کر کے حل کیے جاتے ہیں؟ کیا اصولیین قرآن وحدیث کے منکر ہیں بلکہ اجتہاد کہتے ہی اسے ہیں جو حل قرآن وحدیث سے میسر نہ ہو پھر اس پر اجتہاد کیا جاتا ہے اور قرآن حدیث میں حل موجود ہے تو اجتہاد کی ضرورت نہیں ہوتی ...... گواہی ولایت علیؑ پر اجتہاد کرنا حرام ہے کیونکہ گواہی ولایت پر نص جلی یعنی قرآن اور نص شرعی یعنی فرمان معصومین لاتعداد موجود ہیں اس لئے اس بارے میں اجتہاد کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ معصومین نے علماء کرام کی طرف رجوع کا حکم دیا ہے۔ رجوع کرنا بھی چاہئے۔ سوال

یہ پیدا ہوتا ہے کہ معصومین علیہم السلام نے ایسے علماء کی طرف رجوع کا حکم دیا ہے جن کا فتویٰ قرآن وحدیث کے خلاف ہو۔ ہرگز نہیں بلکہ معصومین علیہم السلام نے انہی علماء کی طرف رجوع کا حکم دیا جو قرآن وحدیث پر عبور رکھتے ہوں اور مطیعاً لامرہ مولاہ کے تحت فیصلہ کرتے ہوں خواہش نفس کی پیروی سے گریز کرتے ہوں قیاس وظن جو کہ ابلیس کا حربہ ہے ہمیشہ اپنے آپ کو محفوظ رکھتے ہوں مراجع عظام قرآن حدیث کے مطابق اپنے فتوے صادر فرمائیں تو ہمارے مذہب جیسا سچا مذہب کوئی اور نہیں ہوسکتا۔

طریقہ فتویٰ اور حکم معصوم علیہ السلام

وسائل الشیعہ میں فقیہ بزرگ علامہ حر عاملی لکھتے ہیں:

"من افتی الناس بغیر علم و ھدی من اللہ لعنۃ ملائکۃ الرحمۃ وملائکۃ العذاب"

(ترجمہ) جو شخص اللہ عزوجل سے (یعنی قرآن سے) برائے راست علم و ہدایت حاصل کیے بغیر لوگوں کو فتویٰ دیتا ہے اس پر ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب دونوں لعنت بھیجتے ہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پورے قرآن مجید اور پیغمبر اکرم کی کوئی ایک حدیث علیؑ سے لے کر مہدیؑ دوراں تک کسی ایک کا فرمان دکھایا جائے جس میں شہادت مقدسہ کو مبطل نماز کہا گیا ہو یا حکم دیا گیا ہو۔علی علیہ السلام کی ولایت کی شہادت مت دو۔ یہ بدعت ہے معاذ اللہ!

اصول کافی کتاب الایمان والکفر والشرک میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

"قال ابی عبداللہ علیہ السلام امر الناس بمعرفتنا وتسلیم لنا والرد الینا ثم قال وان صلوا اوصاموا اوشھدوا لا الہ الا اللہ وجعلوا فی انفسھم ان لایردو الینا کانوا ذالک"

(ترجمہ) سرکار صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ ہماری معرفت کریں پھر فرمایا ہمیں اپنا مولا تسلیم کریں اور تمام معاملات میں ہماری طرف

رجوع کریں پھر فرمایا اگر یہ (لوگ) بکثرت نمازیں پڑھیں' خوب روزے رکھیں لیکن یہ ٹھان لیں کہ ہماری طرف رجوع نہ کریں گے پھر وہ لا الہ الا اللہ بھی پڑھیں مشرک رہیں گے۔

مکمل تسلی کیلئے اصول کافی پڑھیں۔

قارئین! فرمان معصوم سے ثابت ہوا کہ شہادتین پڑھنے سے کثرت سے نمازیں پڑھنے سے روزے رکھنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا جب تک ہر مسئلہ میں رجوع ان کی طرف نہ کیا گیا تو پھر لا الہ الا اللہ بھی شرک سے پاک نہیں کر سکے گا۔ بمطابق فرمان معصومؑ رجوع وارثان شریعت کی طرف کرنے کا حکم ہے جو ان کی طرف رجوع نہیں کرتے وہ بے دین ہیں ان کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

اس لیے ہمیں چاہئے کہ ہم شہادت ثالثہ کے حل کیلئے وارثان شریعت اور قرآن کی طرف رجوع کریں۔ جو شخص قرآن وحدیث کے بغیر شہادت ثالثہ کو بدعت مبطل نماز کہے گا وہ مشرک بے دین ہے ہم نے ایک سو دس آیات ولایت امیر المومنین کے اثبات میں پیش کیں۔ یہی شہادت ثالثہ حق ہے عین الحق ہے بلکہ حق الیقین ہے۔

متعدد احادیث اصول کافی کتب اربعہ احتجاج طبرسی وسائل بحار الانوار وغیرہ میں موجود ہیں جن کا مقصد یہ ہے اپنے مسائل کا حل قرآن وحدیث سے تلاش کرو۔ علماء کو چاہیئے اخباریین ہوں یا اصولین استنباط ہمیشہ قرآن وحدیث سے ہونا چاہیے۔

اب ہم احتجاج طبرسی سے امام علی رضا علیہ السلام سے ایک حدیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں ملاحظہ ہو:

"عن قاسم بن مسلم عن علی ابن موسیٰ الرضا علیه السلام ان اللّٰه تعالیٰ لم یقبض نبیه حتی اکمل له دین و انزل علیه القرآن فیه تفصیل کل شیء بین فیه حلال و الحرام و الحدود والاحکام و جمیع مایحتاج الیه کملا فقال عزوجل مافرطنا فی

الکتاب من شیء وانزل فیه حجة الوداع وهو آخر عمره الیوم اکملت لکم دینکم و انممت علیکم نعمتی ورضیت لکم اسلام دینا فام الامامة من تمام الدین ولم بعض حتی بین الامة و معالم دینه واوضح لهم سبله و ترکهم علی قصد الحق اقام لهم علیا واماما ترک شیا یحتاج الیه الامة الا بینه فمن زعم ان الله عزوجل لم یکمل دینه فقد رد کتاب الله ومن رد کتاب الله فهو کافر۔"O

(ترجمہ) احتجاج طبرسی میں سرکار علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس وقت تک نبی کو اُمت سے نہیں اٹھایا یہاں تک کہ اس کے دین کو کامل کر دیا اور اس پر قرآن اتارا انہیں تمام مسائل کی تفصیل بتائی یعنی حلال و حرام حدود واحکام اور ایک ایک چیز جس کی ضرورت تھی اسے مکمل فرمایا۔ پس فرمایا کہ ہم نے قرآن میں کوئی چیز نہیں چھوڑی اور حجۃ الوداع جو نبی نے آخر میں کیا ہدایت نازل فرمائی "آج کے دن ہم نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں اللہ تمہارے دین اور اسلام پر راضی ہو گیا" پس امامت کا حکم دیا اور نہیں اٹھایا اللہ نے اپنے نبی کو مگر کہ امت کو تمام مسائل دین میں واضح کر کے سنا دیئے اور انہیں سیدھے راستے پر چھوڑ دیا لیکن ان پر علی کو نشان اور امام مقرر کیا کوئی چیز باقی نہیں رہی جس کی امت کو ضرورت ہو مگر یہ کہ اس کو بیان فرما دیا۔

جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے دین مکمل نہیں کیا اس نے قرآن کو رد کیا اور جس نے قرآن کو رد کر دیا وہ کافر ہو گیا۔

قارئین کرام! اس حدیث مبارکہ سے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوئے۔

۱۔ پیغمبر اسلام دین کو مکمل کر کے گئے۔ یہ نہیں فرما گئے کہ دین اُدھورا ہے۔ میرے بعد مولوی من مانی

سے مکمل کریں گے۔

۲۔ کسی چیز کی کمی نہ چھوڑی یعنی کوئی ایسی بات باقی نہ چھوڑی جس کی ضرورت ہو۔

۳۔ دین قیامت تک کے لیے مکمل کیا کبھی کسی دور میں دین ملاں کا محتاج نہ رہے۔

۴ اپنے بعد حجتہ الوداع علیؑ کی امامت وولایت کو نشان بنا کر چھوڑا۔

۵۔ لہٰذا کسی ایسے فن کی ضرورت نہیں جو دین مکمل کرنے کیلئے اپنانا پڑے۔

۶۔ حرام حلال حدود واحکام سب کو مکمل کیا۔

۷۔ اصول فقہ کی ضرورت نہ رہے۔ اصول فقہ کا دین پیغمبر اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔

۸۔ مکمل فیصلہ قرآن وسنت کے مطابق ہوگا نہ کہ ظن وقیاس پر۔

۹۔ جب دین قیامت تک مکمل ہو گیا۔ قیامت تک کیلئے حدود واحکام حلال وحرام بتادیا گیا تو پھر اصول بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

۱۰۔ اب جو فیصلہ درپیش ہو قرآن سے ہوگا یا اہل بیت کے فرمان سے۔

۱۱۔ جس نے قرآن رد کر دیا اپنی مرضی سے فتوے صادر فرمائے وہ کافر ہے۔

قارئین کرام!

شہادت ثالثہ قرآن اور فرامین معصومین کے مطابق ہے اس پر فتوے سازی کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ کسی نے مستحب کہا، کسی نے قصد رجاء کسی نے بنیت قربتہ کسی نے ایں خوب است کا فتوٰی دیا۔ یہ مختلف آراء اس امر کی دلیل ہیں کہ مسئلہ قرآن وفرمان سے نہیں اپنی قیاس آرائیوں سے اُلجھا کر رکھ دیا۔ اگر قرآن وحدیث کا راستہ اختیار کیا جاتا تو سب کے فتوے کی نوعیت ایک ہی ہوتی۔

علماء کرام تو بجائے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دین میں ذاتی رائے کے استعمال کا حق نہیں ہے تو علماء کرام کو خواہش نفس کے مطابق فیصلے کرنے کا حق کس نے دیا مثلاً سورہ آل عمران "لَيْسَ لَكُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ" اے حبیب آپ کسی معاملہ میں حکم کا حق نہیں رکھتے۔

قارئین جب رسول جیسی معصوم اور منصوص من اللہ ہستی اپنی مرضی دین کے بارے میں استعمال کا

حق نہیں رکھتے تو مدرسوں میں صدقہ کھانے والے دین بدلنے کا حق کیسے رکھتے ہیں۔

سورہ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے:

عَفَا اللّٰهُ عَنكَ لِمَ اَذِنتَ لَهُمْ (سورۃ التوبہ)

(ترجمہ) حبیب ہم آپ سے درگزر کرتے ہیں آپ نے انہیں اجازت کیوں دی۔

دوسری آیت میں خداوند عالم فرما رہا ہے اے رسول ہم نے تجھے معاف کر دیا آپ کو فلاں شخص کو اجازت نہ دینا چاہیے تھی۔

سورہ تحریم میں ارشاد ہوتا ہے:

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

(ترجمہ) حبیب جو آپ پر حلال کیا گیا اسے حرام کیوں کرتا ہے۔

ان تین آیات میں دین میں مداخلت خاتم النبیین جیسے رسول کی اللہ نے برداشت نہیں کی۔ نہ مرضی سے کسی کو معاف کر سکتا ہے، نہ مرضی سے کسی کو اجازت دے سکتا ہے نہ حلال کو حرام کر سکتا ہے۔

جب نبی اپنی مرضی سے اپنا اجتہاد نہیں کر سکتا تو شہر یہ خور پیش نمازوں کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ دین کو زیروزبر کریں۔ حرام کو حلال کریں یا دین کے معاملہ میں احکام نافذ کریں۔

خداوند کائنات نے کسی کو یہ حق نہیں دیا کہ قرآنی ایمانی حقانی رحمانی شہادت ثالثہ کو بدعت گردانتا پھرے۔ جو شخص خود اہل قریہ کے اتحاد و اجتہاد سے پیدا ہوا ہو اسے کیا حق حاصل ہے کہ غدیری ورلڈ آرڈر الہیہ کے تحت واجب ہونے والی شہادت ولایت عظمیٰ کو بدعت جیسے الفاظ سے منسوب کرتا پھرے۔ یا علیؑ یقیناً وہ مشکوک نسب ہے جو تیرا دشمن ہے۔

اسماء الصلوٰۃ فی القرآن

جواہر التفسیر کاشفی و اسرار الصلوٰۃ آقائی زادہ فرید نہاوندی مشہد خراسان لکھتے ہیں کہ بالاتفاق علماء قرآن مجید میں نماز کے بارہ نام ہیں جس میں خود ایک لفظ صلوٰۃ بھی شامل ہے۔ اب ہم قرآن حکیم سے وہ

بارہ نام نماز کے پیش کرتے ہیں جن میں ہر نام کسی نہ کسی طریقہ سے آل محمد کا وجود ثابت ہوتا ہے اور آل محمد علیہم السلام کے مبارک وجود کا نام ہی صلوٰۃ ہے ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ نماز کا پہلا نام الصلوٰۃ

سورہ انفال آیت ۳ "یُقِیمُونَ الصَّلوٰۃَ" نماز قائم کرتے ہیں......اس آیہ فی الہدایہ میں نماز کا نام صلوٰۃ ہے۔

پرواز در ملکوت ج ۱ ص ۲۴ پر سرکار علامہ آقائی خمینی علیہ لکھتے ہیں:

"قَالَ اِمَامُ الْمُوَاحِدِیْنَ اَمِیْرُالْمُومِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلام نَحْنُ صَلوٰۃُ الْمُؤمِنِیْنَ"

(ترجمہ) مومنوں کی نماز ہم (معصومین) ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ حکم قرآن ہے "وَاسْتَعِیْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلوٰۃِ" کہ صبر اور نماز سے مدد مانگو۔ فرماتے ہیں "وَالصَّبْرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَالصَّلوٰۃُ اَمِیْرُالْمُومِنِیْنَ" صبر نام رسول خدا کا ہے اور نماز علیؑ کو کہتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ نے سرکار آقائی خمینی علیہ رحمہ کی تحریر سے بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا کہ نماز درحقیقت وجود علیؑ و اولاد علیؑ کا نام ہے۔ اب جبکہ نماز مکمل وجود علیؑ کا نام ہے خدارا سوچیئے جو علیؑ مجسم نماز ہیں۔ کیا عقل تسلیم کرتی ہے کہ اس علیؑ کی ولایت کی گواہی تشہد میں دینے سے نماز باطل ہو جائے گی؟ ہرگز نہیں۔ حالانکہ تشہد بقول مجتہدین عظام رکن نماز نہیں ہے جو علیؑ خود مجسم نماز ہیں وہ ایک غیر رکن صلوٰۃ میں بھی معاذ اللہ آنے کے قابل نہیں ہیں۔ اب یا تو آقائی خمینیؒ کو جھٹلاؤ۔ ان کی مرجعیت میں شک کرو یا پھر تسلیم کرنا ہوگا کہ علیؑ ہی عین نماز ہے۔ ان کی ولایت کی گواہی نماز کا رتبہ بلند کرتی ہے گھٹاتی نہیں۔

۲۔ نماز کا دوسرا نام "رکوع" ہے

سورہ بقرہ آیت ۴۳ "وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ" رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے۔

یہاں رکوع سے مراد مکمل نماز ہے اور بقول آقائی قمیؔ سرکار علیؑ فرماتے ہیں "اَنَا صَلٰوۃُ الْمُؤمِنِیْنَ ۔ نَحْنُ صَلٰوۃ الْمُومِنِیْنَ "مومنین کی نماز میں علیؑ ہوں' مومنین کی نماز ہم معصومین ہیں۔ رکوع چونکہ رکن صلوٰۃ ہے لہٰذا رکوع بھی علیؑ ہی کا نام ہے۔

۳۔ نماز کا تیسرا نام ایمان ہے

سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۴۳ "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيْمَانَكُمْ "اس آیہ مبارکہ مقدسہ میں نماز کا نام "ایمان ہے" ہے۔

تمام مفسرین امامیہ بالاتفاق لکھتے ہیں کہ ایمان نام ہی سرکار علی علیہ السلام کا ہے۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قرآن میں جہاں جہاں واقع ہے اس ایمان سے مراد علیؑ ہیں جیسا کہ بحار الانوار ج ۳۸ میں علامہ مجلسی لکھتے ہیں' حضور سرکار دو جہاں نے بروز خندق فرمایا تھا:

"بَرَزَ اَلْاِيْمَانُ كُلُّهٗ اِلَى الْكُفْرِ كُلِّ"

(ترجمہ) آج کُل کا کُل ایمان کفر کل کے مقابلہ میں جارہا ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کل ایمان علیؑ ہے نماز کا چونکہ ایک نام ایمان بھی ہے لہٰذا بحیثیت ایمان بھی نماز وجود علیؑ کا نام ہے۔ نماز کا تیسرا نام بھی علیؑ ہے۔

۴۔ نماز کا چوتھا نام ذکر ہے

مشہور ترین احادیث کتب فریقین میں موجود ہے جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ بی بی عائشہ سے مروی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا:

"اَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عَبَادَةٌ"

(ترجمہ) علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

"ذِكْرُ عَلِيٍّ عَبَادَةٌ"

(ترجمہ) علیؑ کا ذکر کرنا عبادت ہے۔

"حُبُّ عَلیٍ عِبَادَۃ"

(ترجمہ) علیؑ کی محبت رکھنا عبادت ہے۔

اور پھر قرآن مجید نے اعلان کیا:

"مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ"

(ترجمہ) ہم نے انسانوں اور جنات کو صرف خلق ہی اس لیے کیا ہے کہ وہ عبادت کریں۔ گویا کہ غرض تخلیق کائنات ہی عبادت ہے۔

نماز بھی ذکر' علیؑ بھی ذکر' نماز بھی عبادت ہے' ذکر علیؑ بھی عبادت ہے تو پھر شہادت ولایت تشہد میں ادا کرنے سے نماز باطل کیوں ہو جاتی ہے؟ انسان کی تخلیق ہی عبادت ہے جو شخص عبادت میں ذکر علیؑ نہیں کرتا گویا کہ اس نے غرض تخلیق کو پورا نہیں کیا...... جو شخص عبادت میں ذکر علیؑ نہیں کرتا نماز تو اس کی باطل ہونا چاہیے۔

پیغمبر اکرمؐ کی بڑی شہرہ آفاق حدیث ہے:

"زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ عَلِیٍّ ابن ابی طالب عَلَیهِ السّلام ذِکْرُہٗ ذِکْرِیْ وَ ذِکْرِیْ ذِکْرُاللّٰهِ وَ ذِکْرُ اللّٰهِ عِبَادَۃ"

(ترجمہ) اپنے جلسہ کو ذکر علیؑ سے زینت دو کیونکہ علیؑ کا ذکر میرا ذکر ہے' میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کا ذکر عبادت ہے۔

اب ذکر علیؑ ذکر اللہ بن گیا

اب خداوند متعال سورہ بقرہ میں نماز کا ایک نام ذکر اللہ بھی متعارف کروایا ہے۔

فَاذْکُرُوا اللّٰه ...... اللہ کا ذکر کرو یعنی نماز پڑھ اور قرآن میں ذکر ہی نماز کا دوسرا نام ہے۔ ذکر علیؑ ذکر خدا ہے۔

سورہ طٰہٰ میں ارشاد ہوتا ہے:

"اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ"

(ترجمہ) میرے ذکر کیلئے نماز قائم کرو۔

کیا ذکر علیؑ ذکر اللہ ہے یا نہیں؟ جب علیؑ خود اللہ کا ذکر ہیں تو وہ خود ارشاد فرما رہا ہے کہ نماز میرے ذکر کیلئے قائم کرو۔ یہ نہیں کہا کہ نماز میں میرا ذکر کرو۔ اِقِمِ الصَّلٰوۃَ نماز قائم کرو لِذِکْرِی میرے ذکر کیلئے۔ اب اس کا ذکر یا تو رسولؐ ہے یا علیؑ ہے اور پھر علیؑ کا تمام جسم ہی توحید ہے۔

"وَجْهُ اللّٰه، لِسَانُ اللّٰه، اُذُنُ اللّٰه، يَدُاللّٰه، جَنْبُ اللّٰه، قَلْبُ اللّٰه")

یعنی اللہ کا چہرہ، اللہ کی زبان، اللہ کے کان، اللہ کے ہاتھ، اللہ کا پہلو، اللہ کا دل اور ذکر اللہ ......اللہ کا ذکر۔

پھر بھی ملاؤں کی سمجھ میں نہیں آتا کہ علیؑ کیا ہے۔

شیخ مفید علیہ الرحمہ نے الاختصاص میں اور آقائی سید احمد مستنبط نے القطرہ ج ۱، ص ۸۷ پر ایک سلسلہ روایت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

"عن اصبغ بن نباتة قَالَ سَمِعْتُ اِبْنِ عَبَّاس يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم۔ ذِكْرُاللّٰه عَزَّوَجَلَّ عِبَادَةٌ وَ ذِكْرِی عِبَادَةٌ وَذِكْرِ عَلِیْ عِبَادَةٌ وَذِكْرُ الْاَئمةِ مِنْ وُلْدِهٖ عِبَادَةٌ"

(ترجمہ) ارشاد فرمایا پیغمبر اسلام نے اللہ تعالٰی کا ذکر عبادت ہے مجھ رسول کا ذکر عبادت ہے، علیؑ کا ذکر عبادت ہے، اولادِ علیؑ سے ائمہ طاہرین کا ذکر عبادت ہے۔

اللہ کا ذکر عبادت ہے۔ ہم نے برملا کہا" اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ "رسول خدا کا ذکر عبادت ہے ہم نے اعلانیہ کہا" اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ "علیؑ کا ذکر عبادت ہے تو پھر کیوں نہیں کہتے" وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِیُّ اللّٰه وَاَوْلَادَهٗ الْمَعْصُومِيْنَ " اولادِ علیؑ ائمہ کا ذکر عبادت ہے۔

ذکر علیؑ ذکر اللہ ہے لہٰذا نماز ذکر اللہ کیلئے پڑھی جاتی ہے اور ذکر اللہ معطل نماز نہیں ہوتا۔ اصول کافی میں ابو بصیر سرکار صادق آل محمد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں:

"ما اجتمع قوم فی مجلس لم یَذْکُرُوْا اللّٰہ وَلَمْ یَذْکُرُوْنَا اِلاَّ کَانَ ذَالِکَ المَجْلَس حَسْرَۃ عَلَیْھِم یَوْمَ القِیَامَت"

(ترجمہ) قوم کسی مجلس میں جمع ہو اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر ہو اور ہمارا ذکر نہ ہو وہ مجلس یوم قیامت حسرت رکھے گی۔

"ثُمَّ قَالَ اَبُو جَعْفَر عَلَیْهِ السَّلام ذِکْرُنَا مِنْ ذِکْرُاللّٰہ وَذِکْرُ عَدُوِّنَا مِنْ ذِکْرِ الشَّیْطَان" امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں ہمارا ذکر اللہ کے ذکر سے ہے ہمارے دشمن کا ذکر شیطان کا ذکر ہے۔ "ذِکْرُنَا مِنْ ذِکْرُ اللّٰہ" ہمارا ذکر ذکر خدا ہے اس میں جو لفظ من استعمال ہوا ہے۔ یہ من بعضیہ ہے یہ جزو ظاہر کرنے کیلئے بولا جاتا ہے یعنی مولائے کائنات نے فرمایا ہمارا ذکر ذکر خدا کا جز ہے جب یہ ذکر خدا کا جزء ہے تو پھر تشہد میں تیسری گواہی دینا مبطل نماز کیوں کر ٹھہرا۔

سرالایمان آقائی عبدالرزاق مقرم ص ۶۳، ۶۴ پر لکھتے ہیں کہ حلبی امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے:

"کل ما ذکرت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بِهِ والنّبی فَهُوَ مِنَ الصَّلوٰۃ ومن هنالك وجه القول بجواز ذکر الشهادة ثالثة فی الصلوٰۃ فضلا عن الاذان والاقامة"

۵۔ "نماز بمعنی قرآن"

سورہ بنی اسرائیل کی ایت ۷۸ میں قرآن بمعنی نماز وارد ہوا ہے "وَقُرآنَ الفَجْرِ"۔

حضور دو جہاں نے کئی مرتبہ ارشاد فرمایا "اَلْقُرآنُ مَعَ عَلِيٍ وَعَلِی" مَعَ الْقُرآن" قرآن علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ قرآن کے ساتھ ہے۔ پھر فرمایا یا علیؑ "اَنْتَ قُرآن نَاطِق" "یا علیؑ تو قرآن ناطق ہے۔ علی اور قرآن لازم وملزوم ہیں "حَتّٰی یَرِدَ عَلَیَّ الحَوْضِ" جب تک حوض کوثر پر نہ پہنچ جاویں قرآن اور علیؑ ساتھ ساتھ ہیں۔ نماز قرآن ہے علیؑ بھی قرآن ہے۔ کیا نماز میں قرآن پڑھنا مبطل نماز کہلاتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

علیؑ قرآن کے ساتھ قرآن علیؑ کے ساتھ۔ نماز کا نام بھی قرآن' علیؑ کا نام بھی قرآن۔ اب جہاں نماز وہاں بلا فصل علیؑ کا ہونا ضروری ہے' جہاں علیؑ وہاں نماز۔

ہم تو قرآن سمجھ کر نماز میں ذکر علیؑ کرتے ہیں کیونکہ علیؑ ذکر اللہ ہے۔ ذکر اللہ نماز میں کرنا ضروری ہوتا ہے بلکہ واجب ہے۔

۶۔ نماز بمعنی حسنات

"انَّ الحَسَنَاتُ یَذْھَبنَ السَیِّاٰت"

سورہ ہود کی ایت ۱۱۴ میں نماز کو حسنات کہا گیا ہے۔

اصول کافی' ج ۱' ص ۲۶۳' مطبع ایران تفسیر صافی' ج ۲' ص ۲۵۰ میں درج ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"اَلحَسَنَۃُ وَاللّٰہِ وِلَایۃ اَمِیرَ الْمُومِنِینَ عَلَیہِ السَّلام"

(ترجمہ) حسنات ولایت علی علیہ السلام ہے نماز بالحاظ حسنات بھی ولایت کے بغیر نہیں ہوسکتی۔

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین عالم ربانی رجب البرسی ص ۱۹۸ میں لکھتے ہیں:

"ان الحسنات یذھبن السیئات"

واکبر الحسنات حب علی بل ھو الحسنات فاذا کان فی المیزان فلا ذنب معہ۔

(ترجمہ) سب سے بڑی حسنات محبت علیؑ ہے جب حسنات میزان میں آتی ہیں تو پھر گناہ مع یعنی ساتھ نہیں رہ سکتے۔ نماز حسنات ہے نماز حب علیؑ اور ولایت علیؑ کا نام ہے۔

نماز بمعنی سجدہ' قنوت' تسبیح' رکوع' استغفار

تفسیر برہان میں علامہ بحرانی پرواز در ملکوت' ج ۱' ص ۲۴ پر آقائی خمینیؒ سر الصلوٰۃ ص ۲۸ پر بھی آقائے خمینیؒ مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین عالم ربانی حافظ رجب البرسی القطرہ ج ۱' آقائی سید

احمد مستنبط تحریر فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

"اَنَا صَلوٰۃُ الْمُؤمِنِیْن"

(ترجمہ) مومنوں کی نماز میں علیؑ ہوں۔

"نَحْنُ صَلَاۃُ الْمُؤمِنِین"

(ترجمہ) ہم (معصومین) ہی مومنین کی نماز ہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام ہیں مومنین کی مجسم نماز اب نماز مجموعہ ہے قیام' رکوع' سجدہ' قنوت' استغفار۔ یہ سب ایک جگہ جمع ہو جاویں تو نماز کہلاتی ہے۔ گویا کہ علیؑ ہی رکوع کا نام ہے۔ علیؑ ہی سجدہ کو کہتے ہیں علیؑ ہی قیام ہے۔ علیؑ قنوت ہے' علیؑ ہی استغفار کو کہتے ہیں کیونکہ علیؑ ہی مومنین کی نماز ہے جو علیؑ کو کامل نماز نہیں سمجھتا اس کی نمازیں بے کار ضائع کر دی جائیں گی۔

ارکان نماز کا قرآنی جائزہ

اب ہم جائزہ لیں گے کون سا رکن نماز کون سی آیت کون سی نص جلی کے تحت ادا کیا جاتا ہے۔ یہ جائزہ لینا نہایت ضروری ہے تاکہ پتہ چل سکے کہ ہماری یہ عبادات' بندگی رحمانی آئین کے ماتحت ہے یا انسانی قوانین کے تحت ہے مثلاً

"نماز سے پہلے ہم طہارت کرتے ہیں اس طہارت کا حکم ہمیں کس نے دیا خداوند متعال اور وارثان شریعت نے دیا یا ہم علماء کرام کے مرہون منت ہیں۔"

ا۔ طہارت اور قرآن

ا۔ "وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا" (القرآن)

ہم نے آسمانوں سے پاک کرنے والا پانی نازل کیا۔

ب۔ "وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ" (القرآن)

اور وہ آسمان سے تم پر پانی نازل کرتا ہے تاکہ تمہیں اس کے ذریعے پاک کرے۔

طہارت اور احادیث:

وارث شریعت سرکار ختمی مرتبت کا حکم ہے:

"اَلطَّھَارَۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ"

(ترجمہ) طہارت ایمان کا جزء ہے۔

پھر ارشاد معصوم ہوتا ہے:

"اَلْمَاءُ یُطھر وَلَا یطھر"

(ترجمہ) یعنی پاک کرتا ہے پانی مگر خود اسے پاک نہیں کیا جا سکتا۔"

پھر معتبر حدیث ہے:

"اِذَا بَلَغَ الْمَآءِ قَدْ کُرٍلَمْ ینجسه شیء"

(ترجمہ) یعنی جب پانی "کُر" کے برابر ہو جاتا ہے تو کوئی چیز اسے نجس نہیں کر سکتی۔

نماز کی ابتداء طہارت ہے اور طہارت کا حکم بھی ہم نے قرآن اور فرمان معصوم سے اخذ کیا ہے۔

۲۔ وضو اور قرآن

"یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوا وُجُوْھَکُمْ وَ اَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ط وَامْسَحُوا بِرُءُ وسِکُم" (قرآن مجید)

(ترجمہ) جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو اور اپنے سر کے بعض حصے اور پیروں کے اُبھار تک مسح کرو۔

۳۔ اذان اور قرآن

سورہ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَاَذَانٌ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلَی النَّاس"

(ترجمہ) کل آدمیوں کیلئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف اذان ہے۔

تفسیر فرات ص۱۰۰:

"اَذَانُ هُوَ اِسم اَمِيرَالمُؤمِنِيْنَ عَلَيهِ السَّلام فِىْ القُرآن"

(ترجمہ) اذان نام ہی علیؑ کا قرآن مجید میں ہے۔

سورہ جمعہ مبارکہ:

"اِذَا نُودِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ"

بحار الانوار، ج۸۴، ص۱۰۷:

"اتفق المسفرون على ان المراد بالنداء الاذان"

ندا قرآن مجید میں اذان کو کہتے ہیں لہٰذا ثابت ہوا ہم نے اذان بھی اپنی مرضی سے نہیں نص قرآن سے حاصل کی ہے اور اذان نام ہی علی علیہ السلام کا ہے۔ اذان اللہ اور رسول کی طرف سے ہے اللہ اور رسول خود اذان نہیں ہیں اور جس کی گواہی کو جزو اذان نہیں سمجھا جاتا وہ مجسم اذان ہے۔ شہادت ولایت جزو اذان ہے جیسا کہ آئندہ اوراق میں ہم ثابت کریں گے۔

۴۔ تکبیرۃ الاحرام اور قرآن

بقول مجتہدین تکبیرۃ الاحرام رکن صلوٰۃ ہے۔ تکبیرۃ الاحرام کا مقصد ہے حرم میں آ جانا۔ نیت کے فوراً بعد اللہ اکبر نہ کہا جائے ہاتھ کانوں تک بلند کر کے تو نماز باطل ہے۔ ہم نے تکبیرۃ الاحرام کا اشارہ بھی قرآن سے لیا۔

"ان الصَّلٰوةَ تَنْهىٰ عَنِ الْفُحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَذِكْرُاللّٰهِ اكبر"

تکبیرۃ الاحرام بھی قرآنی تحفہ ہے اجتہادی تحفہ نہیں۔

۵۔ قیام اور قرآن

"وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْن" سورہ بقرہ کی آیت ۲۳۸ نے بتایا کہ اللہ کیلئے قیام بھی قرآن کے

اشارہ سے وجود میں آیا۔

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا اَوْ عَلٰی جُنُوبِھِمْ۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۹۱

قیام بھی رکن نماز ہے جو ہم نے قرآن سے لیا۔

۶۔ رکوع اور قرآن

سورہ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ"

(ترجمہ) رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے۔

رکوع بھی رکن صلوٰۃ ہے رکوع بھی عطیہ قرآن ہے۔

۷۔ سجدہ اور قرآن

"یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا" (سورہ الحج آیت ۷۷)

(ترجمہ) اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو۔

یہ بھی رکن نماز ہے۔ ثابت ہوا سجدہ بھی عطیہ قرآن ہے۔ علماء کرام سے معرض وجود میں نہیں آیا۔

۸۔ دو سجدوں کے درمیان استغفار اور قرآن

حکم قرآن ہے "وَاسْتَغْفِرُوْا اللّٰہَ" اللہ سے استغفار کرو۔ (سورہ البقرہ آیت ۱۹۹)

"فَاسْتَقِیْمُوْا اِلَیْہِ وَاسْتَغْفِرُوْہُ" (حم سجدہ آیت ۶) جھکو اس کی طرف استغفار کرتے ہوئے

چنانچہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ بھی ہم نص جلی کے تحت ادا کرتے ہیں۔

۹۔ قنوت اور قرآن

سورہ بقرہ آیت ۲۳۸:

"وَقُوْمُوْ اللّٰہِ قَانِتِیْنَ"

(ترجمہ) اور کھڑے ہو جاؤ اللہ کیلئے قنوت والے بن کر۔

آل عمران:

"یَا مَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ"

(ترجمہ) اے مریم اپنے رب کیلئے قنوت پڑھو۔

چنانچہ قنوت نماز بھی نص جلی سے پڑھا جاتا ہے۔

۱۰۔ تشہد اور قرآن

(۱) سورہ معارج:

"وَالَّذِیْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ"

(ترجمہ) اللہ جنتی لوگوں کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے "وہ لوگ جو شہادات پر قائم ہیں۔"

شہادت (واحد) شہادتین (تثنیہ) شہادات جمع خالق آل محمد نے تقاضا کیا ہے۔ شہادات کا' شہادتین کا نہیں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی آیت تشہد کا استنباط کرتی ہے تو پیش کی جائے۔ اگر نہیں ہے تو تشہد کا ذکر قرآن میں تو شہادت توحید' شہادت رسالت' شہادت ولایت ہے کیونکہ جس بات کا حکم قرآن نہیں دیتا تم کیوں کرتے ہو۔ بلکہ پورے قرآن میں دنیا بھر کے علماء لفظ شہادتین نہیں دکھلا سکتے۔

(۲) دوسری آیت جو تشہد صلوٰۃ کیلئے پیش کی جاتی ہے بقول حضرت آقائی سرکار سید علی خامنہ ای جو کہ انہوں نے اپنی کتاب (نماز کی گہرائیاں اردو ترجمہ) باب تشہد میں درج فرمائی ہے:

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ ءَامَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ()

(ترجمہ) ایمان والو اطاعت اللہ کی واجب ہے اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اولی الامر منکم اولی الامر کی اطاعت کرو۔

یہ آیت برائے تشہد لکھ کر بھی تشہد کو اطیعوا الرسول تک محدود کر گئے کیوں۔ لہٰذا از روئے قرآن تشہد میں شہادات کا حکم ہے شہادتین کا نہیں۔ اس بات کو کوئی شخص جھٹلانے کی ہمت نہیں رکھتا جس نے جھٹلانا ہے وہ

پہلے قرآن سے لفظ شہادتین تلاش کر کے رکھے۔ لہٰذا ہر مومن پر واجب ہے کہ وہ نص جلی اور نص شرعی پر عمل کرتے ہوئے اپنی نماز کو شہادت ثالثہ مقدسہ سے زینت دیا کرے۔ یہی نماز باعث نجات ہے۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهٗ الْمَعْصُوْمِيْنَ"

۱۱۔ سلام اور قرآن

ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے:

''وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا'' (سورہ النساء ایت ۸۶)

(ترجمہ) جب تمہیں کوئی تحیت وسلام پیش کیا جاوے تو جواب میں اس سے بہتر یا ویسا ہی سلام پیش کرو۔

سَلَامٌ عَلٰى آلِ يٰسٓ وغیرہ۔ سلام بھی بذریعہ قرآن ملا ہے۔ سلام کیلئے اور بھی آیات ہیں لیکن میرا مقصد یہاں آیات کی تعداد بتانا نہیں ہے۔

۱۲۔ تسبیح پڑھنا اور قرآن

تسبیح کا حکم بھی ہمیں قرآن ہی سے ملا ہے۔

''وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ'' اس کے تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کرو۔

''وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا'' صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرو۔

تسبیح کا اشارہ بھی قرآن سے ملا۔

۱۳۔ صلوات بر محمد و آل محمد اور قرآن

سورہ احزاب آیت ۵۶:

''اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا

عَلَيْهِ سَلِّمُوْا تَسْلِيماً"

(ترجمہ) ہم نے نماز میں درود اسی نص جلی کے تحت پڑھنا واجب سمجھا اور نص شرعی نے طریقہ بتایا یوں پڑھو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ"

۱۴۔ دعا مانگنا اور قرآن

سورہ اعراف آیت ۵۵:

"اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّ خُفْيَةً إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ"

(ترجمہ) دعا کرو پروردگار سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے بلاشبہ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اس کے علاوہ دیگر آیات میں دعا مانگنے کا حکم ہے۔ گویا کہ نماز میں دعا بھی مانگنا نص جلی کے تحت ثابت ہے۔

۱۵۔ سجدہ شکر اور قرآن:

"إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِراً وَإِمَّا كَفُوْراً"

(ترجمہ) ہم نے ہدایت سبیل (یعنی ولایت علیؑ) کر دی تو چاہے شکر گزار ہو یا انکار کرنے والوں میں ہو جا۔

اس لئے ہم بعد از نماز اختتام پر سجدہ شکر ادا کرتے ہیں۔

۱۶۔ سلام زیارت اور قرآن

ہم بعد از نماز اختتام پر زیارات ائمہ طاہرین پڑھتے ہیں جن میں سلام پیش کیا جاتا ہے یہ سنت الٰہی ہے اور حکم قرآن ہے۔ وہ خود اپنے برگزیدہ معصوم انبیاء و ائمہ پر سلام کرتا ہے۔

سَلَامٌ عَلٰى آلِ يٰسٓ۔

سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ۔

سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هَارُوْنَ۔

سَلَامٌ عَلیٰ نُوحاً فِی الْعَالَمِیْنَ
سَلَامٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ
سَلَامٌ قَوْلٌ مِن رَّبٍ رَحِیْمٍ وغیرہ۔

جب وہ اپنے بندہ پر سلام بھیجتا ہے تو ہم بھی اس کی بارگاہ میں بعد نماز اس کی معصوم حجتوں کو سلام پیش کرتے ہیں۔

حاصل نظر

قارئین کرام! یہ سب کچھ لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ طہارت سے لے کر سجدہ شکر اور سلام تک ہم نے تمام ارکان وغیر ارکان نماز نص جلی کے بغیر شامل نماز نہ سمجھے۔

طہارت' نیت' وضو' تکبیرۃ الاحرام' قیام' رکوع' سجدہ' قنوت' تشہد' درود شریف' دعا' سجدہ شکر' زیارات سب کی سب برطابق نص جلی ونص شرعی بجالائے۔ علماء کرام نے کسی مقام پر یہ تذکرہ کرنا بھی گوارہ نہ کیا کہ ہم تمام ارکان نماز وغیر ارکان نماز کی طرح تشہد بھی بحکم قرآن پڑھا جاتا ہے اس تشہد پر آج تک کوئی آیت نہ پیش کر سکے صرف اس خوف سے کہ کہیں شہادت ثالثہ مقدسہ کو تشہد میں ادا نہ کرنا پڑ جاوے۔ مگر ہم نے بانص جلی تشہد کی آیات پیش کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ شہادت ثالثہ مقدسہ بحکم قرآن واجب ہے جس نے یہ ادا نہ کیا اس کی عبادات اس کا دین نامکمل رہے گا۔

اوقات نماز اور قرآن

نماز فجر' نماز مغرب' نماز عشاء۔

"وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَ زُلَفاً مِّنَ الَّیْلِ" (سورہ ھود آیت ۱۱۶)

(ترجمہ) نماز قائم کرو دن اطراف اور رات کے آنے پر۔

دن کے ایک کنارے پر صبح سے دوسرے پر شام یعنی مغرب زلفا من الیل نماز عشاء کہلاتی ہے۔ طرفی النھار سے مراد ہے نماز صبح اور ظہرین۔

سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہوتا ہے:

"أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا"o

(ترجمہ) نماز قائم کرو سورج کے ڈھلنے سے رات کے چھا جانے پر اور فجر کے وقت نماز میں قرآن پڑھو یقیناً صبح کی ساعتوں میں قرآن خوانی کی گواہی ہوا کرتی ہے۔

اس آیت فی الہدایہ میں پانچوں نمازیں اور اوقات درج ہیں۔ اس میں نماز صبح کا وقت علیحدہ دیا گیا ہے۔

دلوک الشمس ظہر اور عصر کیلئے وارد ہوا ہے۔

غسق اللیل مغرب اور عشاء کیلئے وارد ہوا ہے۔

یعنی نماز فجر کیلئے قرآن الفجر، نماز ظہرین کیلئے طرفی النہار دن کے دونوں سرے۔ مغرب عشاء کیلئے زلفاً من اللیل۔

بظاہراً تین اوقات میں پانچ نمازیں بیان کی گئیں۔ ایک تو پانچ نمازیں ثابت ہوئیں، دوسرے نماز کا جمع پڑھنا ثابت ہو گیا۔ تیسرے اوقات نماز کی وضاحت۔ گویا کہ ہم نے اوقات نماز بھی کسی نص جلی کے بغیر نہیں اپنائے۔

اسماء الصلوٰۃ

نماز فجر، نماز ظہر، نماز عصر، نماز مغرب، نماز عشاء۔ نماز فجر کو نماز صبح کہتے ہیں، ظہر اور عصر کو ظہرین کہا جاتا ہے اور مغرب عشاء کو مغربین سے پکارا جاتا ہے۔

نماز کے باطنی نام

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین میں عالم ربانی حافظ رجب البرسی ص ۴۴ پر لکھتے ہیں:

۱۔ اَلصَّلٰوةُ الْفَجْرِ هُوَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَام۔

۲۔ اَلصَّلٰوةُ الظُّهْرِ هُوَ رَسُوْلُ اللهِ۔

۳۔ اَلصَّلوٰۃُ الْعَصْرِ هُوَ اَمِیْرُالْمُومِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلام

۴۔ اَلصَّلوٰۃُ الْمَغْرِب هِیَ فَاطِمَةُ الزَّهرآء

۵۔ اَلصَّلوٰۃُ الْعِشَاء هُوَالْحَسَنِ عَلَیْهِ السَّلام۔

عالم ربانی تحریر فرماتے ہیں:

''کہ نماز فجر حسینؑ کو کہا جاتا ہے''

''نماز ظہر رسول اللہؐ ہیں''

''نماز عصر امیر المومنین علیہ السلام''

''نماز مغرب فاطمۃ الزہراؑ''

''نماز عشاء سرکار حسن علیہ السلام سے منسوب ہے۔

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

علماء متقدمین اپنا عقیدہ بتا کر گئے ہیں کہ تمام نمازیں وجود آل محمد کا نام ہیں یہی اعتراف تو آقائی خمینیؒ نے پرواز در ملکوت ج ۱ ص ۲۴ پر کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا نحن صلوٰۃ المومنین ...... انا صلوٰۃ المومنین۔ ہم چوداں مومنین کی نماز ہیں۔

قارئین! جو خود مجسم نماز ہیں ان کی ولایت کی گواہی دینے سے نماز باطل نہیں ہوتی بلکہ عظمت نماز بلند ہوا کرتی ہے۔

نماز اور مقدار رکعات

بہت سے جاہل گندم نما جو فروش ملا یہ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں مقدار رکعات نماز موجود نہیں ہے۔ یہ صریحاً قرآن پر حملہ ہے حالانکہ قرآن کا یہ دعویٰ ہے:

''وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْن''

(ترجمہ) کوئی خشک تر ایسا نہیں جو قرآن میں موجود نہ ہو۔

پھر اس کا دعویٰ ہے:

"تبیاناً لِکُلِّ شیءٍ"

(ترجمہ) قرآن میں ہر شی کا بیان موجود ہے۔

تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ نماز جیسی عظیم عبادت کی رکعات کا تعین نہ ہو اور پھر قرآن سمجھنا ہر شخص کے بس کا روگ نہیں ہے۔

قرآن نے بعض باتیں اشاروں سے سمجھائیں۔ بعض بالکل وضاحت سے بیان فرما دیں۔ بعض میں مجاز و مرسل کا تقاضا پایا جاتا ہے اسی طرح قرآن حکیم نے اشاروں کی زبان سے مقدار رکعات کا تعین بھی فرما دیا ہے۔ عقل مند کیلئے اشارہ کافی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے سورفاطر آیت:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (سورۃ فاطر))

(ترجمہ) حمد کا حق تو بس اللہ کیلئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اور فرشتوں کو رسول مقرر کرنے والا ہے جو دو دو اور تین تین اور چار چار پروں والے ہیں۔ وہ تخلیق میں جس طرح چاہتا ہے مزید اضافہ بھی کر سکتا ہے کیونکہ بلاشبہ اللہ تو ہے ہی ہر شی پر قدرت رکھنے والا۔

اس آیت نے یہ عقدہ کشائی فرمائی ہے:

۱۔ اس آیت میں اللہ نے اپنی ذات کو لائق حمد کہا ہے۔

۲۔ فرشتوں کو رسول مقرر کیا ہے۔

۳۔ وہ فرشتے رسول مقرر ہوئے ہیں جو اس کی حمد کرنے والے ہیں۔

۴۔ پھر حمد کرنے والے فرشتوں کو دو دو تین تین چار چار پر عطا کیئے۔

۵۔ قارئین ہمیں یہ یوں بتایا گیا کہ میں نے ایسے ملائکہ خلق کیے جن کے ۲۔۲، ۳۔۳، ۴۔۴ پر ہیں۔ ہمیں بتانے کا کیا مقصد تھا۔ ہم نے تو نہ دو پروں والے فرشتے دیکھے ہیں نہ چار

والے اور نہ تین والے بلکہ فرشتہ دکھائی نہیں دیتے ہمیں نظر ہی نہیں آسکتے چونکہ تخلیق ملائکہ کا مقصد اس کی عبادت تسبیح و تقدیس بیان کرنا ہے ایسے ملائکہ بھی ہیں جو صرف قیامت تک کیلئے حالت قیام میں رہنے والے ہیں کچھ ایسے ہیں رکوع اور کچھ ایسے ہیں جو سجدے میں رہنے والے ہیں۔ دو پر' تین پر اور چار پر کیوں دیئے۔

اس لیے قرآن میں حکم ہیں:

"یَصعَدُ الکَلِمُ الطَیِّبُ وَالعَمَلُ الصَالِحُ"

(ترجمہ) کلمات صعود کرتے اور اعمال صالح یعنی بلند ہوتے جاتے ہیں اس کی بارگاہ میں پہنچنے کیلئے۔

چونکہ نماز بھی شامل اعمال ہے اور اعمال صعود کرتے ہیں لہٰذا:

O اولی اجنحۃ مثنی = دو دو پر سے مراد نماز فجر ہے۔

O وثلث = تین تین پر سے مراد نماز مغرب ہے۔ جس کی تین رکعت ہوتی ہیں۔

O وربع = چار چار پر سے مراد نماز ظہر' عصر اور عشاء ہے۔

پروں سے مراد بلندیوں تک پہنچنا ہے لہٰذا ایک نہایت انوکھے انداز میں اللہ تعالیٰ نے رکعات صلوٰۃ کی وضاحت کی ورنہ ہمیں فرشتوں سے کیا تعلق۔ ہمیں تو صرف ان پر ایمان لانے کو کہا گیا ہے اس کی معرفت یا پہچان کرنے کو نہیں۔ اڑنے والے پرندے اور بھی مگر ان کے پروں کی تعداد سے آگاہ نہ کیا گیا بلکہ ایک مقام پر فرمایا گیا۔ تسبیح و تقدیس اس طرح کرو جس طرح پرندے پر کھولے ہوئے نماز ادا کرتے ہیں۔

لیکن پروں کی تعداد بڑی معنی خیز خبر ہے انہی اشاروں کنایوں میں اللہ تعالیٰ نے نماز کی رکعات کا تعین کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اکثر مثالوں سے ہی سمجھایا ہے۔

یہ دو دو پر' تین تین پر' چار چار پر کہہ کر رکعات صلوٰۃ کا تعین تو کر دیا ہے مگر دنیا بھر کیلئے یہ بات واضح کر دی۔

"فَسْئَلُوٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ"

(ترجمہ) جس مسئلہ کا حل نہ ملتا ہو جسے تم نہیں جان پاتے' اہل ذکر سے پوچھا کرو۔

اور خود اہل ذکر نے یہ دعویٰ کیا:

"سَلُوْنِیْ سَلُوْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ"

(ترجمہ) پوچھو مجھ سے پوچھو سوال کرو قبل اس کے میں تمہارے درمیان سے چلا جاؤں۔

اللہ نے دو' دو پر' تین تین پر' چار چار پر کا لفظ لکھ کر دنیا بھر کو محتاج آل محمد کر دیا۔ یہ پوچھو آل محمد سے یہ پر کیا ہیں اور میں نے ان کی تعداد کا ذکر کیوں کیا اور علماء کرام سے جو دروازہ علم محمد پر جھکنے والے ہیں انہیں پتہ چل گیا کہ ان پروں سے مراد نمازوں کی رکعتیں ہیں۔

قارئین کرام! ہم نے طہارت سے اختتام نماز' اوقات نماز' رکعات نماز کا تعین قرآن حکیم سے پیش کیا ہے۔ اسی طرح تشہد صلوٰۃ بھی قرآن حکیم سے ثابت ہے اور پھر آیات تشہد کوئی متشبہات نہیں ہیں بلکہ محکم واضح ہیں مگر جو لوگ آل محمد کی زبان سے سن کر بھی یہ کہہ دینے والے ہوں کہ نہیں بات مجتہد کی مانی جائے گی۔ اُن کے بارے میں فیصلہ آپ کی فراست پر چھوڑتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِوِلَایَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ

❖❖❖❖❖❖❖❖

عَلِیٌ وَّلِیُّ اللّٰہ جزوکلمہ ہے

قارئین کرام! اس باب میں ہم یہ ثابت کریں گے کہ "عَلِیٌّ" وَلِیُّ اللّٰہ " جزو کلمہ ہے۔ شہرہ آفاق حدیث ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اَوَّلُنَا مُحَمَّد و اوسطنا مُحَمَّد وَآخِرُنَا مُحَمَّد وَ کُلُّنَا مُحَمَّد "...... سرکار دو جہاں ارشاد فرماتے ہیں ہمارا پہلا بھی محمدؐ ہے آخری یعنی مہدی دوراں علیہ السلام بھی محمدؐ ہیں ہمارا درمیان والا بھی محمدؐ ہے ہم سب کے سب محمدؐ ہیں۔ ان چوداں ذوات مقدسہ نے بھی اپنے کلمہ اذان تشہد میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام کا کلمہ پڑھا۔ گواہی دی اور کئی ایک نومسلم جب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو ان معصومین کے سامنے کلمہ ولایت جاری کیا بلکہ دور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کی زبان وحی ترجمان سے کئی مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِی" اَمِیْرُالْمُومِنِیْنَ کی صدائیں بلند ہوئیں۔

احتجاج طبرسی میں جناب صادق آل محمد علیہ السلام کی ایک حدیث مبارک موجود ہے۔ وہ حدیث "عَلِیٌّ" وَلِیُّ اللّٰہ " کو جزو کلمہ بھی ثابت کرتی ہے۔ اذان و اقامت وتشہد صلوٰۃ میں ولایت کی گواہی کا حکم بھی دیتی ہے۔

"فَاِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلْيَقُلْ" (۱)

عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ ...... تم میں سے جب بھی کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے اس پر واجب ہے کہ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ بھی ضرور کہے۔ اب

چاہے کلمہ ہو یا اذان، اقامت ہو یا تشہد صلوٰۃ جہاں جہاں ہم محمد رسول اللہ کہیں گے وہاں وہاں علی ولی اللہ کہنا واجب ہوگا۔

لہٰذا حکم معصوم کے مطابق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ قابل قبول بارگاہ کبریا اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب اس کے ساتھ علی ولی اللہ شامل کیا جاوے اب ہم علی ولی اللہ فعل معصوم سے ثابت کریں گے۔

۱۔ امیر المومنین علیہ السلام کا اپنی ولایت کی گواہی دینا

جناب ابوطالب فرماتے ہیں حضرت علیؑ کا ظہور ہوا تو اس وقت میں پاس تھا۔ آفتاب کی طرح درخشندہ چہرہ تھا، حالت سجدہ میں یہ الفاظ زبان ولایت مآب پر جاری تھے۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَصِيَّ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ" (۲)

(ترجمہ) خدا کی توحید۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی خود علیؑ نے اپنی وصایت ولایت کا اقرار کیا حالانکہ اس وقت اعلان رسالت نہیں ہوا تھا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے خود اپنی گواہی دے کر بتا دیا۔ یہ گواہی جب مجھ پر واجب ہے تو ملاؤں پر کیسے نہیں ہوسکتی۔

۲۔ فاطمۃ الزہراء اور اقرار ولایت علی علیہ السلام

علامہ محدث حاج عباس قمی "بیت الحزن" میں لکھتے ہیں۔ جب جناب سیدہ تشریف لائیں پہلے سجدہ خالق ادا کیا اور پھر ان الفاظ میں گواہی ولایت علیؑ اپنی زبان مبارک سے ادا کی:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ اَبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ، وَاَنَّ بَعْلِيْ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ سَيِّدُ الْاَوْصِيَا وَ وَلَدِيْ سَادَةُ الْاَسْبَاطِ" (۳)

(ترجمہ) لیجئے شہادت ولایت مع شہادت رسالت خود ادا کر کے یہ ثابت کر دیا کہ یہ

شہادت کلمہ ولایت عالم ذر ہی میں واجب ہو چکا تھا۔

۳۔ سرکار امام حسن علیہ السلام اور کلمہ ولایت علیؑ

امام حسن علیہ السلام کا آخری وقت آیا۔ بھائی حسینؑ کی طرف دیکھا۔ حضرت امام حسینؑ کا دل کانپ اٹھا۔ حضرت امام حسنؑ نے ایک حجتہ خدا کے سامنے جو آخری کلمہ پڑھا وہ یہ تھا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌ وَلِیُّ اللّٰه (۴)

آقائے مہدی مازندرانی لکھتے ہیں کہ امام حسنؑ کے آخری الفاظ یہ تھے:

"اَشْهَدُ اَنَّ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَنَّ الْخَلِیْفَةُ مِنْ بَعْدِهٖ بِلَافَصْلِ عَلِی اِبنِ اَبِی طَالبٌ" (۴)

(ترجمہ) حضرت امام حسن علیہ السلام نے آخری نزاعی الفاظ میں اپنے بابا کی خلافت بلا فصل کا اقرار کیا، گواہی دی۔ ثابت ہوا جب معصوم دنیا پر آتے ہیں تب بھی شہادات کا اقرار کرتے ہیں؛ جب دنیا سے بظاہر جاتے ہیں تو بھی شہادات پر مبنی کلمات ادا کرتے ہیں۔

اس کے بعد پھر کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے کہ عَلِی" وَلِیُّ اللّٰه جزء کلمہ نہیں ہے۔ معصوم غیر شرعی افعال سر انجام نہیں دیا کرتے۔

۴۔ حضرت امام حسین علیہ السلام اور گواہی ولایت

سرکار والی کربلا، مظلوم کائنات جناب حضور امام حسین علیہ السلام کی تین شعبان المعظم کو آمد ہوئی۔ شہزادہ نے ایک سبز قباء میں ملبوس دو زانو بیٹھ کر زبان وحی ترجمان سے یہ کلام جاری فرمایا:

"اَشْهَدُ اَنَّ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ جَدِی رَسُوْل اللّٰه وَاَشْهَدُ اَنَّ اَبِیْ وَلِیُّ الْاَوْلِیَآء وَاَشْهَدُو اَنَّ اُمِّی سَیِّدَة النِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّة " (۵)

محسن اسلام نے یوم ظہور بڑے مطمئن انداز میں لوگوں کو سمجھایا جس طرح شہادت توحید شہادت رسالت واجب ہے اسی طرح رسالت کی گواہی کے ساتھ میرے بابا کی ولایت اور میری ماں کی عصمت کی گواہی دو۔

جزویت اور لا جزویت سے باز رہو۔

۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور علی ولی اللہ

اصول کافی کے حوالہ سے لکھا ہوا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو ان کی زبان مبارک پر شہادات جاری تھیں:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ جَدِّی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ " (۶)

بعض کے نزدیک خود اپنی ولایت کی گواہی بھی دی ہے۔

۶۔ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ اور گواہی ولایت

علامہ محمد باقر مجلسی علیہ رحمہ بحار الانوار میں کتاب غیبت الطوسی سے نقل کرتے ہیں جس وقت امام زمانہ علیہ السلام کا ظہور ہوا جناب حکیمہ خاتون فرماتی ہیں کہ سرکار امام زمانہ علیہ السلام نے سجدہ کبریائی کرنے کے بعد یوں شہادات ادا فرمائی:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ " (۷)

سرکار جناب حکیمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں نزول فی الدنیا کے بعد دایاں ہاتھ بلند کیا اور مندرجہ ذیل کلام زبان اطہر سے جاری کیا:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ "

قارئین کرام! آپ کے زمانے کے امام علیہ السلام نے خود تین گواہیاں دیں۔ اللہ کی توحید، سرکار رسالت کی رسالت اور امیر المومنین علیہ السلام کی امرۃ۔ جس رعیت کا امام علی ولی اللہ پڑھنے والا ہو اس رعیت کو غیرت آنا چاہیے گواہی ولایت کو بدعت کہتے ہوئے۔ جو امام یوم ظہور تین گواہیاں دے رہا ہے وہ

اس دنیا میں آ کر اپنی عبادات اس شہادت ثالثہ کے بغیر انجام نہیں دے سکتا۔

یہ شہادت مقدسہ یہ کلمہ طیبہ شعار ائمہ علیہم السلام ہے۔ امام کوئی کام شریعت کے خلاف نہیں کرتا بلکہ امام جو کرتا ہے اس کا فعل شریعت بنتا ہے۔ بعض روایات کے مطابق مندرجہ ذیل الفاظ میں گواہی دی' سرکار نے سجدہ کیا سر اٹھایا دو زانو بیٹھے اور گواہی دی۔

اَشْهَدُ اَنَّ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلَ اللّٰه وَ اَشْهَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُومِنِیْنَ عَلِیّاً وَلِیَّ اللّٰهِ وَالْحَسَن وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٰ ابن الْحُسَیْن اِلیٰ حَسن الْعَسْکَرِی"

بلکہ بعض روایات کے مطابق خود اپنی ذات تک گواہی دی جس کے امام پر ولایت امیر المومنین کی گواہی واجب ہو اس کی رعیت کے اعمال شہادت ولایت کے بغیر قبول نہیں ہو سکتے اور رعیت اپنے امام کے افعال کی اتباع نہ کرے تو وہ رعیت کہلانے کی حقدار نہیں ہے اور نہ امام ایسی رعیت کو اپنی رعیت قبول فرمائیں گے۔

۷۔ سیدہ عالیہ جناب زینب سلام اللہ علیہا اور کلمہ ولایت

''زنان اطفال را طلب کرد و وداع فرمود صورت جملگی را ببوسید دآ دای جملگی بگریہ بلند گشت آنگاہ فرمود۔''

اَشْهَدُ اَنَّ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ جَدِّی مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ اَبِیْ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ" (۸)

در روح مقدسش با با عظامش و امہات صالحن کرامش ملحق گشت۔

جناب زینب عالیہ دم آخر وصیت سے فارغ ہوئیں تو عورتوں اور بچوں کو پاس بلایا۔ بچوں کو چوما اور سب کو آخری بار مل کر وداع کیا۔ ناگاہ ایک مرتبہ چیخ اٹھی اور گریہ زاری کی آواز بلند ہوئی وقت رحلت مخدومہ عالیہ نے یہ کلمات کہے:

اَشْهَدُ اَنَّ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ جَدِّی مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ اَبِیْ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ"

فاتحہ شام محسنہ اسلام اپنے بابا کی ولایت کی گواہی دے کر دنیا والوں کو بتلا دیا کہ علی ولی اللہ جز کلمہ ہے یہی گواہی جز و اذان و اقامت ہے اس کے بغیر کسی کی نماز قبول نہیں ہو گی۔ مدینہ سے کربلا' کربلا سے شام' شام سے مدینہ تک میں صرف بابا کی ولایت کو زندہ کرنے گئی تھی۔

سوال: کیا معصومین علیہم السلام کے سامنے کسی نے علی ولی اللہ کا اقرار کر کے اسلام قبول کیا ہے؟

جواب: جی ہاں ایسے لاتعداد واقعات ہیں چند ایک واقعات پیش خدمت کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تا کہ منکرین ولایت کو علم ہو سکے کہ ہر معصوم کے دور میں یہ کلمہ ولایت جاری وساری رہا۔

سورہ فاطر آیت نمبر ۱۰ میں ارشاد خداوند متعال ہوتا ہے:

"مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّۃَ فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ جَمِیْعاً اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ وَالَّذِیْنَ یَمْکُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَمَکْرُ اُولٰٓئِکَ ھُوَ یَبُوْرُ" (۹)

(ترجمہ) جو شخص عزت پانے کا ارادہ رکھتا ہو وہ یاد رکھے تمام عزتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اس کی بارگاہ میں طیب کلمے صعود کرتے ہیں اور اعمال صالح بلند ہوتے ہیں۔ اچھے کام کو خود اللہ بلند کرتا ہے جو لوگ مکاری کرتے ہیں ان کے لیے عذاب شدید ہے ان کی مکارانہ تدابیر ملیا میٹ ہو جائیں گی۔

اس آیت سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں۔

۱۔ کلمہ ہمیشہ صاحب عزت کا ہوتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کلمہ نہیں بلکہ "کلم" پہنچتے ہیں۔ کلمہ واحد کلمتین تثنیہ کلم جمع۔ گویا کہ لائق قبولیت بارگاہ ایزدی نہ کلمہ ہے نہ کلمتین بلکہ "کلم"۔

۳۔ عمل صالح بھی وہی بلند ہوتے ہیں جن میں 'کلم' ہوں۔

۴۔ کلمہ ہمیشہ صاحب عزت کا ہوتا ہے صاحب عزت کون ہیں۔

ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

"لِلّٰہِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُومِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ"

(ترجمہ) عزت اللہ کیلئے ہے' عزت اس کے رسول کے لیے ہے' عزت للمومنین یعنی امیر المومنین کیلئے ہے یہی بات منافقوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔

کلمہ صاحب عزت کا ہے' اب باعتبار عزت بھی کلمہ اس طرح ہوگا:

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ"

اور آیت سورۃ فاطر جو ابتداء میں پیش کی گئی اس کی تفسیر امام رضا علیہ السلام یوں کرتے ہیں۔

کلم الطیب سے مراد:

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ"

اب زبان معصوم سے ثابت ہوگیا کہ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ جزو کلمہ ہے۔

اب ہم پیش خدمت کرتے ہیں ذات معصومؑ کے سامنے اسلام قبول کرتے ہوئے ولایت مرتضوی کا اقرار۔

حجر بن حمیری یہودی اور اقرار علیؑ ولی اللہ

ابو اسحاق حنبلی حارث بن اعور سے روایت کرتے ہیں کہ حجر بن حمیری یہودی کا سامان چوری ہو گیا۔ حضرت علی علیہ السلام کے پاس پہنچا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا یا بن حمیری ہمارے پاس علم "ما کان وما یکون" ہے علم بلایا و منایا ہے۔ میں بتاؤں کہ تو کس لیے آیا ہے یا تو بتائے گا۔ کہا حضور آپ بتائیں۔ تیرا مال جنات چرا کر لے گئے ہیں۔ اس نے کہا حضور آپ منگوا دیں میں اسلام قبول کرلوں گا۔ حضرت نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی:

"شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ"

(ترجمہ) تم دونوں پر آگ میں پگھلا تانبہ پھینکا جائے گا۔

اے گروہ جنات کیا تم نے اس بات پر بیعت نہ کی تھی۔ پس مال نکلنا شروع ہوا' یہودی نے فوراً اقرار کیا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِياً وَلِيُّ اللّٰه (۱۰)

قارئین کرام!

- محمد رسول اللہ تک تو سب کو علم تھا کہ اسلام قبول کرتے وقت یہی اقرار کیا جاتا ہے۔
- عَلِیٌ" وَلِیُّ اللّٰه بقول بعض مومنین نہ جزو اذان ہے نہ جزو اقامت ہے نہ جزو کلمہ ہے تو یہودی کو کس نے بتایا کہ اسلام قبول کرتے وقت اللہ کی توحید محمد مصطفیؐ کی رسالت اور علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دی جاتی ہے۔اس کے جواب مندرجہ ذیل طور پر دیئے جاسکتے ہیں۔

ا۔ یا تو یہودی جانتا تھا کہ اسلام قبول کرنے کیلئے محمد رسولاللہ کے ساتھ علی ولی اللہ پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔

ب۔ اور یہ علم جب آج کل کے پڑھے لکھے ملاؤں کو نہیں تھا اسلام سے نابلد یہودی کو کیسے پتہ چلا کہ علیاً ولی اللہ پڑھ کر اسلام قبول کیا جاتا ہے۔

ج۔ یہودی کا علیاً ولیّ اللہ پڑھ کر اسلام قبول کرنا اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ دور رسالت میں اذانوں' اقامتوں میں علیاً ولیّ اللہ رائج ہو چکا تھا جسے بعد میں مٹایا گیا۔

د۔ یا پھر یہ صورت بھی ہوسکتی ہے کہ اسلام قبول کرتے ہوئے اس تیسری گواہی کی تعلیم خود علی علیہ السلام نے دی ہو۔

ہ۔ اگر یہ تسلیم کرلیا جاوے کہ یہ تعلیم علی علیہ السلام نے دی تھی تو پھر بتانا پڑے گا کیا حضرت علیؑ کو علم نہ تھا کہ ولایت جزو کلمہ ہے یا نہیں۔

و۔ حضرت امیر المومنین کے سامنے علیاً ولیّ اللہ یہودی کا پڑھنا اس امر کی دلیل ہے۔ عَلِیاً وَلِیُّ اللہ جزو کلمہ بھی ہے' جزو اذان و اقامت بھی ہے اور تشہد نماز میں بھی گواہی ادا کی جاتی ہے۔

ز۔ یہودی نے علیاً ولی اللہ پڑھ کر یہودیت کا لباس اُتار پھینکا اور گندم نما جو فروش مومنین نے علیاً ولی اللہ کو بدعت کہہ کر یہودیت کا لباس پہن لیا۔

آیئے قارئین اب ہم ایک اور واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔

یونانی طبیب......قبول اسلام......گواہی ولایت

سرکار امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں ایک یونانی طبیب فلسفی جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہنے لگا میں نے سنا ہے کہ آپ کے بھائی محمدؐ کو معاذ اللہ جنون تھا۔ میں علاج کیلئے حاضر ہوا ہوں مگر پتہ چلا کہ وہ انتقال فرما گئے ہیں۔ آپ ان کے داماد ہیں' آپ کے چہرے پر زردی چھائی ہوئی ہے' پنڈلیاں پتلی ہیں میرے پاس دوائی ہے۔ میں یہاں واقعہ بڑے اختصار سے پیش کر رہا ہوں...... اس نے بڑے بڑے معجزات طلب کئے سرکار امیر علیہ السلام نے وہ معجزے دکھلائے۔ طبیب نے کہا میں آپ کی اطاعت کرتا ہوں۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تجھ کو حکم دیتا ہوں۔

"تقر للّٰہ بالواحد نیة و تشھد ان محمدا و تشھد ان علیا و تشھد ان اولیائه اولیاء اللّٰہ"

اس طبیب نے حکم جناب امیر کی تعمیل کی دین اسلام قبول کیا۔ اللہ کی توحید' جناب محمد مصطفیٰ کی رسالت اور علی علیہ السلام کی امامت' ولایت اور سرکار مہدی علیہ السلام تک کی گواہی دی۔

قارئین کرام! اگر علی ولی اللہ جز و کلمہ' جز و اذان و اقامت و تشہد نہ ہوتا تو علی علیہ السلام خود اپنی ولایت اور اوصیاء کی ولایت کی گواہی نہ دلواتے۔ خود علی علیہ السلام کا کلمہ شہادت میں اپنی ولایت کی گواہی کی تلقین نہ کرتے۔ ثابت ہوا دور پیغمبر اسلام میں یہی شہادات یہی کلمہ یہی اذان تھی۔ مکمل واقعہ پڑھنے کیلئے نہج الاسرار ج ا' ص ۱۳۶۷ احتجاج طبرسی ج ا' ص ۳۴۲ کا مطالعہ فرمائیں۔

شمعون پادری اور کلمہ ولایت

صفین جاتے ہوئے جناب امیر علیہ السلام نے لشکر کو حکم دیا کہ فلاں جگہ پر زمین کھودو جب مالک

اشتر اور ساتھیوں نے مٹی اٹھائی۔ایک پتھر نظر آیا جو کسی سے نہیں ہٹتا تھا۔جناب امیر علیہ السلام نے چشم زدن میں وہ پتھر ہٹایا۔لاجواب آب شیریں نکلا سب نے پیا۔قریب ہی گرجا میں پادری تھا اسے پتہ چلا وہ آیا اور کہا مجھے اس بات کا انتظار تھا اس سے پہلے تین سو نبی اور تین سو وصی یہ پانی پی چکے ہیں۔کہا حضور مجھے دولت ایمان سے سرفراز فرمایئے' سرکارؑ نے فرمایا شمعون اس طرح کلمہ پڑھو:

"اَشْهَدُ اَنَّ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنَّ وَصِیُّ مُحَمَّدٍ حَقّاً" (۱۲)

قارئین کرام! سرکار امیر المومنین علیہ السلام نے دعوت اسلام میں جو کلمہ عیسائی پادری کو پڑھایا وہ بھی صرف محمد رسول اللہ تک نہیں تھا بلکہ وصایت جناب امیر علیہ السلام پر مشتمل تھا۔اگر شہادت ثالثہ کلمہ ولایت کی کوئی شرعی حیثیت نہ تھی تو پھر جناب علی علیہ السلام نے یہ کلمہ کیوں پڑھایا۔

ثابت ہوا کہ کلمہ ولایت جزو دین تھا اور اسلام قبول کرتے وقت اس کا ادا کرنا ضروری تھا۔

سرکار رسالت مآب کے سامنے ایک گروہ کا کلمہ ولایت کی گواہی دینا

بحوالہ بحار الانوار ایک واقعہ درج ہے کہ یمن سے ایک گروہ سید الانبیاء کے پاس پہنچا۔عرض کی ہم حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ہمارے نبی کے وصی کا نام حضرت سام تھا۔آپ کا وصی کون ہے۔ حضور نے جناب امیر علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔انہوں نے علیؑ سے کہا ہماری خواہش ہے کہ سام بن نوح کی زیارت کرائیں۔آپ نے فرمایا میرے ساتھ مسجد میں چلیے۔آپ نے محراب میں کھڑے ہو کر زمین پر ٹھوکر ماری۔زمین میں شگاف پڑ گیا۔ایک انتہائی حسین خوبرو سفید ریش شخص سامنے آیا' عرض کی:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ عَلِيّاً وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَا سَامُ اِبْنِ نُوْحٍ"(۱۳)

اس گروہ نے اسلام قبول کیا۔اگر 'علیاً ولی اللہ' دین اسلام شریعت سے واسطہ نہیں رکھتا تھا تو سرکار نوح کے بیٹے نے زندہ ہو کر شہادات کیوں ادا کیں۔ایک نبی کے وصی کا دور رسالت مآب میں قبر سے اٹھ کر تین

شہادات پر مشتمل کلمہ کا اقرار کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ ''علیاً ولی اللہ'' جزو کلمہ ہے۔

جناب باقر العلومؑ اور پادری کا قبول اسلام کلمہ ولایت کے ساتھ

بحوالہ خرائج لکھا ہے کہ جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبدالملک بن مروان نے میرے بابا کو شام میں بلایا۔ میں بھی ساتھ تھا' ہمارا گزر بستی شعیب سے ہوا وہاں ایک اجتماع تھا۔ ایک منبر پر ایک ضعیف ترین آدمی جو کہ ان کا پادری تھا لا کر بٹھایا گیا جب وہ تقریر کرنے لگا تو اس کی زبان میں لکنت آئی۔ اس نے حیران ہو کر پوچھا کہ میری تقریر سننے والوں میں آج کون آیا ہے سب نے بتایا ہے کہ دو مسافر ہیں۔ اس نے پوچھا آپ اُمت مرحومہ سے ہیں۔ فرمایا ہاں' اس نے کہا میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا جو چاہو پوچھو' پادری نے کہا:

''یہ بتایئے اہل جنت کے جنتی میوے کھانے سے کیا کمی نہیں ہوگی۔''

امام علیہ السلام نے فرمایا...... ہرگز نہیں یہ بات تمہاری کتابوں میں بھی موجود ہے۔

پادری : جنتی میوے کھانے سے جنت میں بول براز ہوگا۔

امامؑ : ہرگز نہیں۔

پادری : کیا اس کی مثال دنیا میں ہے۔

امامؑ : فرمایا ہر شخص اس کی مثال ہے۔ ہر بچہ شکم مادر میں کھاتا بھی ہے پیتا بھی ہے مگر بول براز نہیں کرتا۔

پادری : ایسے دو جڑواں بھائی بتایئے جو ایک ہی دن پیدا ہوں' ایک ہی دن فوت ہوئے' ایک کی عمر ۵۰ سال اور دوسرے کی ۱۵۰ سال ہے۔

امامؑ : حضرت عزیر اور ان کے بھائی عذرہ۔

پادری : آپ کا نام کیا ہے؟

امامؑ : فرمایا محمد۔

پادری : آپ محمد نبی ہیں۔

امامؑ : محمدؐ کی بیٹی کا بیٹا ہوں۔

پادری : آپ کی والدہ کا نام کیا ہے؟

امامؑ : فاطمہؑ

پادری : کیا آپ کے دادا کا نام عربی میں علیؑ اور عبرانی میں ایلیا تو نہیں ہے۔

امامؑ : فرمایا ہاں!

پادری : آپ شبّرؑ کے بیٹے ہیں یا شبیرؑ کے؟

امامؑ : فرمایا شبیرؑ کے۔

اس کے بعد اس پادری نے دو معصوم اماموں کے سامنے یہ کلمات اپنی زبان سے ادا کیے۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ جَدَّكَ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ "(۱۴)

قارئین کرام! پادری کو کس نے بتایا کہ اسلام قبول کرتے وقت یہ تین شہادات دی جاتی ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ دو معصوم اماموں نے یہ تربیت دی ہوگی۔ ہر معصوم کسی بھی غیر مسلم کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے شہادت ثالثہ پڑھاتا ہے تو پھر وہ کون سی وجہ ہے یہ مُلّاں گواہی ولایت امیر علیہ السلام کا نام آتے ہی شجرہ نسب کی تحریریں پیشانی پر سجا لیتا ہے اور بابا تنگ دہل اس عظیم گواہی کو بدعت جیسے الفاظ سے تعبیر کرنے لگ جاتا ہے۔

یہ جزو اذان و اقامت و تشہد نہیں بلکہ ان کی ولایت کل ہے۔ یہ اذان و اقامت و تشہد ان کی ولایت عظمیٰ کے جزو ہیں۔

ایک ہندوستانی طبیب اور کلمہ حجتہ خدا

ایک ہندوستانی طبیب نے جناب صادق آل محمدؐ سے مباحثہ کیا سرکارؑ جو کہ خود باب الحکمتہ رسالت تھے ایسے جواب دیئے کہ وہ دم بخود ہو گیا اور آپ کے علم کو علم الٰہی مانتے ہوئے اقرار شہادات کیا:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ

اَنَّکَ حُجَّتُہ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ" (۱۵)

اب بانی شریعت سرکار صادق آل محمدؐ کے سامنے ایک ہندی طبیب نے جو شہادات ادا کیں وہ ایک عجمی تھا۔ اسے ان کلمات کا کیسے علم ہوا کہ اسلام قبول کرتے وقت یہ کلمات کہے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ امام علیہ السلام نے بتائے ہوں گے تب ہندی حکیم نے وہ کلمات دہرائے ہوں گے۔ ساتھ بیٹھے ہوئے منصور عباسی نے بھی نہ روکا آپ شہادتین کو شہادات کیوں بنا رہے ہیں کیونکہ یہ مباحثہ دربار منصور عباسی میں ہوا تھا۔ یہ شہادات ادا کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ شہادت امامت حجت ووصائت ولایت علی علیہ السلام ہر دور میں جزو اذان و اقامت وتشہد رہے ہیں جسے پہلے دشمن دباتا رہا۔ اب شیعت کے روپ میں ناصبی ملاں یہ کام کر رہا ہے۔

امام زین العابدینؑ.....ایک عیسائی کا قبول اسلام اور کلمہ ولایت

مظلوم کربلا کی شہادت کے بعد جب آل عبا کے قیدیوں کا قافلہ دیر راہب کے قریب پہنچا اس وقت امام زین العابدین علیہ السلام کچھ اشعار پڑھ رہے تھے۔ آدھی رات کا وقت تھا راہب نے یہ آواز سنی باہر نکلا دیکھتا ہے کہ ایک سر سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں جو آسمان تک پہنچ رہی ہیں۔ آسمان سے فرشتے اتر کر صف در صف حاضر ہو کر کہہ رہے ہیں السلام علیک یا اباعبداللہ۔ یہ دیکھ کر راہب نے رونا شروع کر دیا۔ راہب نے خولی سے کہا یہ سر کس کا ہے اس حرام زادے نے کہا یہ حکومت کے باغی (معاذ اللہ) کا سر ہے اس کا نام حسین ابن علیؑ ہے اس کی ماں کا نام فاطمۃ الزہرا ہے۔ یہ رسول اللہ کا نواسہ ہے۔ راہب نے دس ہزار درہم دے کر خولی سے یہ سر لے لیا۔ سر کو اٹھایا امام زین العابدین علیہ السلام کے سامنے آیا اور سر سے مخاطب ہوا کہ اے فرزند رسول اپنے جدامجد کے سامنے یہ گواہی دینا:

"اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ" (۱۶)

قارئین:

❖ دیر کے راہب نے یہ شہادات کس سے سیکھیں۔

❖ دو اماموں کے سامنے انہیں گواہ بنا کر اللہ کی توحید سرکار محمد مصطفیٰؐ کی رسالت اور امیر المومنین کی

ولایت کی گواہی دی۔

- نہ تو سر بریدہ امام مظلوم نے روکا کہ تو میرے نانا کے دین وشریعت کی مخالفت کر رہا ہے اور نہ سید الساجدین نے ٹوکا بھائی ولایت علیؑ تو معاذ اللہ بدعت ہے تو یہ کیا کر رہا ہے۔
- گویا کہ ثابت یہی ہوتا ہے کہ اس نے اسلام قبول کیا اور علیاً ولی اللہ امام زین العابدین سے پڑھ کر دنیا کو بتا دیا۔ اسلام وہی سچا ہے جس میں شہادت ولایت علیؑ ہے۔

سید الانبیاء کے والد گرامی اور علیًا ولی اللہ

انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابوذر غفاری نے مسجد رسول اللہ میں کہا......
ابوذر فرماتے ہیں میں نے ایک رات کو دیکھا کہ جناب رسالت مآبؐ اپنے دروازہ سے نکلے' ان کے ہاتھ میں علیؑ کا ہاتھ تھا۔ وہ مقابر مکہ پر آئے' رسول اکرم نے دو رکعت نماز پڑھی دست دعا بلند کیے۔

قبر شق ہوئی جناب عبداللہ والد سرکار رسالت مآب قبر سے باہر آئے' بقول یہ کہتے ہوئے "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّكَ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"
جب اقرار رسالت کر چکے تو سرکار دو جہاں نے پوچھا "مَنْ وَلِيُّكَ يَا اَبَهْ" بابا آپ کے ولی کون ہیں؟
"فَقَالَ وَمَا الْوَلِيَّ يَا بُنَيَّ؟" بیٹا میرا ولی کون ہے؟ فرمایا "هُوَ هٰذَا عَلِیٌّ" یہ علیؑ آپ کا ولی ہے۔
"قَالَ اِنَّ عَلِيًّا وَلِيِّ" میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ میرا ولی ہے۔(۱۷)

والدہ سید الانبیاء اور علیاً ولی اللہ

ابوذر کہتے ہیں اس کے بعد اسی طرح رسول کائنات والدہ کی قبر پر پہنچے انہیں زندہ کیا قبر شق ہوئی۔
بقول بی بی یہ کہتی ہوئی اٹھیں:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَقَالَ لَهَا مَنْ وَلِيُّكِ يَا اُمَّاهُ فَقَالَتْ مَنِ الْوَلِيَّ يَا بُنَيَّ؟"

اماں جان آپ کا ولی کون ہے' بیٹا خود ہی بتائیے میرا ولی کون ہے' فَقَالَ هُوَ هٰذَا

عَلِیُّ ابن ابی طالبؑ فَقَالَتْ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیِّ ''میں گواہی دیتا ہوں علیؑ میرا ولی ہے۔(۱۸)

قارئین کرام!

- سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کلمہ رسالت اور کلمہ ولایت ہر اس شخص پر واجب ہے جس نے اعلان رسالت سنا یا اعلان ولایت سنا۔
- ہاں ہر اس شخص پر تو کلمہ رسالت واجب ہے جس نے اعلان رسالت وولایت سنا۔
- لیکن اس شخص پر نہ کلمہ ولایت واجب ہے نہ کلمہ رسالت واجب ہے جس کی وفات و انتقال کے کئی سال بعد اعلان رسالت ہوا ہو یا اعلان ولایت ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی ظاہراً تشریف نہ لائے تھے کہ والد جناب عبداللہ دنیا سے چل بسے۔ چھ سات برس کی عمر میں والدہ انتقال فرما گئیں۔ اعلان رسالت ہوتا ہے جب حضور کی زندگی چالیس تک پہنچ گئی اور اعلان ولایت ہوتا ہے تریسٹھ برس کی زندگی میں۔ والدین رسالت مآب پر نہ حکم رسالت واجب تھا اور نہ کلمہ ولایت۔ وہ شرعی مکلف نہیں تھے۔ جب ان پر اقرار رسالت وولایت واجب ہی نہیں تھا تو بتایئے۔
- رسول اکرمؐ نے اپنے والدینؑ کو زندہ کیوں کیا؟
- شہادت توحید اور شہادت رسالت کو قبر سے اٹھتے ہی زبان پر جاری کیا بتایئے وہ کس نے تعلیم دی تھی۔
- اور شہادت ولایت علیؑ کو سامنے لا کر روبرو اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہ کیوں پڑھایا۔

اس لیے حضور جانتے تھے کہ ولایت امیر المومنین کا اقرار اور شہادت اسی طرح ضروری ہے جس طرح پہلی دونوں شہادتین۔

جو کلمہ جو شہادت عظمیٰ والدین رسالت مآب کے لیے ضروری ہے وہ ان شہر یہ خوروں کو کیسے

معاف ہو سکتی ہے۔ جو کلمہ قبروں سے اٹھا کر رسول والدین کو پڑھا رہے ہیں کیا وہ جزو کلمہ نہیں ہے کیا وہ جزو اذان و اقامت نہیں ہے یا وہ جزو تشہد نہیں ہے۔ پڑھانے والا کوئی اُمتی نہیں خود اللہ کے رسولؐ ہیں اور جو فعل رسول اللہ سے سرزد ہوا وہ جزو دین جزو کلمہ جزو اذان و اقامت جزو تشہد صلوٰۃ ہوتا ہے۔

حضرت حمزہ اور ولایت علیؑ

آنحضرت نے جناب حمزہ سے پوچھا جب اللہ تعالیٰ شرائع الاسلام اور شرائع الایمان کے بارے میں پوچھے گا' کیا جواب دو گے تو جناب حمزہ رو پڑے۔ میرے الدین آپ پر قربان آپ ہی ارشاد فرمائیں حضور نے فرمایا:

"تشهد ان لا اله الا الله مخلصا وانی رسول الله بالحق (الی ان یقول) ان علیا امیر المومنین" (۱۹)

"قال حمزه شهدت و قررت امنت و صدقت"

جناب حمزہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں اقرار کرتا ہوں میں ایمان لاتا ہوں میں تصدیق کرتا ہوں۔

قارئین کرام!

- شرائع الاسلام و شرائع الایمان بفرمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی ہے۔ شہادت توحید' شہادت رسالت اور شہادت ولایت وامرت امیر المومنین علیہ السلام۔
- چنانچہ واقعہ غدیر سے کئی سال پہلے جناب حمزہ کا تیسری گواہی دینا اس امر کی دلیل ہے کہ کلمہ ولایت جزو کلمہ اذان اقامت وتشہد ہے۔
- خود جناب سرور کائنات پڑھا بھی رہے ہیں اور فرما بھی رہے ہیں تو پھر بدعت کہنے والوں کو ڈوب کر مر جانا چاہیے۔
- پیغمبر اکرم کا فرمانا اس امر کی دلیل ہے کہ علیاً ولی اللہ جزو ہے۔

بیعت جناب خدیجۃ الکبریٰ بر ولایت علیؑ

سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے خدیجہ اپنا ہاتھ علیؑ کے ہاتھ پر رکھ اور اس کی بیعت کر۔ جناب خدیجہ نے ویسے ہی بیعت کی جیسے علیؑ نے کی تھی اس لیے خدیجہ پر جہاد نہیں تھا۔ پھر ارشاد فرمایا:

"یا خدیجة هذا علی مولاك و مولا المومنین امام بعدی۔

قالت صدقت یا رسول الله قد بایعت علی ماقلت" (۲۰)

قارئین ابھی واقعہ غدیر رونما ہونے میں کئی سال کا عرصہ پڑا ہے مگر رسالت مآب نے جناب خدیجہ سے "علی ولی اللہ" کی بیعت لے لی۔

تو جو گواہی اُم الائمہ سلام اللہ علیہا پر واجب ہے وہ ایک ملا پر کیوں کر واجب نہیں ہو سکتی۔

مثرم راہب...... جناب ابوطالبؑ اور گواہی ولایت

مثرم نامی ایک راہب نے جناب ابوطالبؑ کو ایک ملاقات کے دوران بشارت دی کہ

"ولد یخرج من صلبك هو ولی الله' اسمه تعالیٰ ذکره"

آپ کے صلب سے ایک ولی اللہ تشریف لائیں گے جو رسول اللہ کے وصی اور متقین کے امام ہوں گے انہیں میرا سلام کہہ دینا اور ساتھ میری طرف سے یہ بھی کہہ دینا:

اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیاً وَلِیَّ اللّٰهِ (۲۱)

جب ظہور امیر المومنین علیہ السلام در بیت اللہ ہوا تو جناب ابوطالبؑ اس غار میں گئے۔ راہب کو مردہ پایا اور جا کر سلام کیا اور خوشخبری سنائی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے مثرم راہب کو زندہ کیا۔ وہ آنکھیں کھولتے ہی رُخ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گویا ہوا:

اَشْهَدُ اَنَّ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً

عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیاً وَلِیُّ اللّٰه وَالْاِمَامُ بَعد نَبِیِّ اللّٰه

قارئین غور فرمائیے!

- ابھی علی علیہ السلام بظاہراً دنیا پر تشریف نہیں لائے تھے کہ مرحوم راہب نے جناب ابو طالبؑ کے سامنے تیسری شہادت تک کلمہ سنایا۔
- جب جناب امیر تشریف لائے راہب مر چکا تھا۔ اللہ نے زندہ کیا۔ حضرت ابو طالبؑ نے خوشخبری سنائی۔ تیسری گواہی تک کلمہ پڑھتا ہوا اٹھا۔
- اب بتائیے راہب کو کس نے یہ کلمہ تعلیم دیا تھا۔
- ناصبی صاحبان بس اپنے من گھڑت قوانین کے تحت شہادت ولایت کو بدعت اور نہ جانے کیا کیا کہہ رہے ہیں۔

جناب ابو طالبؑ نے قریش کو کلمہ ولایت کی تلقین کی

سرزمین مکہ پر زلزلہ آیا لوگ پریشان ہو گئے۔ اپنے بتوں معبودوں کو پہاڑوں پر لے گئے وہاں ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر روتے رہے مگر وہاں تو پہاڑ بھی لرز رہے تھے۔ چٹانیں پارہ پارہ ہو گئیں۔ بت کانپ کانپ کر منہ کے بل گر پڑے۔ لوگ گھبرا گئے لیکن جناب ابو طالبؑ پرسکون تھے۔ قریش کو مخاطب کر کے جناب ابو طالبؑ نے فرمایا:

> **"ان اللّٰه تبارک و تعالیٰ احدث فی هذا اللیلة حادثة و خلق فیها خلقا ان لم تطیعوا ولم تقروالولایة تشهدوا بامامته لم یکن مایکم ولایکون لکم بتهامة مسکن" (۲۲)**

(ترجمہ) اے لوگو! اللہ نے آج کی رات ایک حادثہ واقع فرمایا اور ایک مخلوق کا ظہور کیا ہے۔ اگر تم اس کی ولایت کے قائل نہیں ہو گے اس کی اطاعت نہ کرو گے تو سرزمین مکہ پر چین سے نہ رہ سکو گے۔

قارئین کرام!

آج پتہ چلا کہ ابو طالبؑ کو کافر کیوں کہا جاتا ہے اس لیے وہ بھی اپنے بیٹے علیؑ کی ولایت کے قائل تھے۔ شہادت ثالثہ کی تبلیغ کرنے والے پہلے مبلغ تھے۔

علیاً ولی اللہ پڑھانے والوں پر ہر دور میں فتویٰ بازی ہوئی مگر یہ مقدس شہادت جاری ہے' جاری رہے گی' بڑھے گی' پھلے گی' پھولے گی' ورد زبان ذکر اذان روح صلاۃ بنے گی۔

حضرت آدمؑ اور کلمہ ولایت

حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے جب آدم علیہ السلام کو ملائکہ نے سجدہ کیا اور جنت میں داخل کیا غیب سے ایک آواز آئی:

''**یاآدم ارفع راسك**'' اے آدم سر اوپر اٹھایئے۔

آدم نے سر اٹھایا۔

''**فنظر الی ساق العرش**'' میرے عرش کی طرف دیکھ۔

''**فوجد علیه مکتوب**

''**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْنَ**'' (۲۳)

قارئین آپ کے باپ بھی ولایت علی کو جزو کلمہ سمجھتے تھے مگر اولاد ایسی حلالی ہے کہ جزو ماننا تو بڑی دور کی بات کہ وہ بدعت جیسے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں۔

حضرت یعقوبؑ اور علیؑ ولی اللہ

''**سل ابن عباس عن الموثق الذی اخذه یعقوب علی اولاده فقال قال لهم یا معشر الاولادی ان جئتمونی لولدی والافا منتم براء من النبی الامی الذی یکون فی الآخر الزمان له امة یهدون بالحق ربه یعدلون اهله کلمة عظیمة اعظم من**

السماوات والارض"

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

حضرت ابن عباس سے اس میثاق کے بارے میں پوچھا گیا جو حضرت یعقوب نے اپنی اولاد سے لیا تھا۔ انہوں نے کہا حضرت یعقوب نے اپنی اولاد سے یہ فرمایا اگر تم میرے بیٹے کو لے آئے تو ٹھیک ہے ورنہ نبی آخرالزمان سے بیزار سمجھے جاؤ گے جس کی اُمت حق کی ہدایت اور حق کے ساتھ عدل کرے گی اور ان کا عظیم الشان کلمہ آسمان اور زمینوں سے بڑھ کر عظیم ہوگا اور وہ یہ ہوگا:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ"

قارئین حضرت یعقوب نے اپنی اولاد کو جو کلمہ بتایا وہ یہی ہے۔

حضرت موسیٰؑ اور علیؑ ولی اللہ

"قال محمد بن حماد طهراني اشخصني هشام بن عبدالمالك من الارض الحجاز الى الشام فاجتنرت بالبلقاء فوجدت بها جبلاً اسود مكتوب عليه مالم ادرماهو؟ فدخلت الى عمان فسالت عمن يقرء ما على القبور و الجبال فار شدت الى شيخ قد كبرت سنه فلما خرج الى حدثته بهاشا هدت وأردفته' معى على راحلتي حتى انتهينا الى الموضع فلما قرء ما عليه قال عليه مكتوب بالعبراني باسمك اللهم جاء الحق من ربك بلسان عربي مبين۔"

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ" (۲۵)

وکتب موسیٰ ابن عمرآن بیدہ۔

(ترجمہ) محمد بن حماد طہرانی کا کہنا ہے کہ مجھے ہشام بن عبدالملک نے حجاز سے ملک شام بھیجا راستے میں مقام بلقاء سے گزرتے ہوئے میں نے ایک تحریر دیکھی جسے میں نہ سمجھ

سکا پس میں نے شہر عمان سے پرانی تحریریں پڑھنے والے ماہر ایک معمر آدمی کو ساتھ لیا وہاں پہنچ کر اس نے تحریر کو پڑھ کر مجھے بتایا کہ یہ تحریر بزبان عبرانی ہے جس کے عربی میں معنی یہ ہیں۔ اے اللہ تیرے نام سے شروع کرتا ہوں آگے لکھا ہے کہ حق کمل کر آیا عربی زبان میں تیرے رب کی طرف سے **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ** (از قلم موسیٰ ابن عمران علیہ السلام)

قارئین! چونکہ اولی العزم مرسلین نے اور تمام انبیاء نے یہ میثاق دیا تھا ولایت علیؑ کا لہٰذا جناب موسیٰ نے یہ کلمہ سینکڑوں برس پہلے تحریر کر دیا کہ جیسا کہ وعدہ کیا ہو وہ واجب ہوتا ہے۔ جب علیؑ "ولیُّ اللہ" موسیٰ جیسے اولی الاعزم رسول پر واجب تھا تو بدعت کہنے والوں کو ہوش کے ناخن لینا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ سارے اعمال ضائع کر بیٹھیں۔

ملائکہ اور علی ولی اللہ

"عن عبداللہ ابن سنان عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لما خلق اللہ العرش خلق ملکین فاکتنفا فقال اشھدا ان لا الہ الا اللہ انا فشھدا ثم قال اشھدا ان محمدا رسول اللہ فشھدا ثم قال اشھدا ان علیا امیر المومنین فشھداء" (۲۶)

عبداللہ ابن سنان نے امام صادق آل محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب اللہ نے عرش خلق کیا دو ملائکہ خلق فرمائے ان دونوں سے کہا کہ گواہی دو۔

	اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ
دونوں نے کہا	**اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ**
پھر فرمایا کہو	**اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ**
دونوں نے کہا	**اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ**
پھر فرمایا کہو	**اشھد ان علیا امیر المومنین**

دونوں نے کہا اشھد ان علیا امیر المومنین۔

لِوَاءُ الحَمد اور عَلیٌ وَّلیُّ اللّٰہ

قیامت کے دن ایک لواء الحمد ہوگا آدم سے آج تک تمام مخلوق حضورؐ کے علم کے نیچے جمع ہوگی ایک پھریرا مشرق دوسرا مغرب تیسرا وسط دنیا میں لہرا رہا ہوگا پھریروں پر تین سطریں ہوں گی:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ عَلیٌ وَلیُّ اللّٰہ (۲۷)

انگوٹھی آدم اور کلمہ ولایت

علامہ جزائری ابن عباس سے روایت کرتے ہیں:

"فلما فھبط الی الارض صاغ خاتما فنقش علیہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین"

(ترجمہ) جب حضرت آدم زمین پر تشریف لائے ان کے پاس ایک انگوٹھی تھی جس پر یہ کلمات لکھے تھے "مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ عَلیٌ اَمِیرُ المُؤمِنِینَ" (۲۸)

انگشتری ابوطالب علیہ السلام اور کلمہ وصائت علیؑ

حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے جناب ابوطالب علیہ السلام کی انگوٹھی پر مندرجہ ذیل تحریر تھی:

"کان رضیت باللّٰہِ رَبّاً وَ ابن اخی مُحَمَّدٌ نَبِیاً وَ اِبنی عَلیٌ لَہ وَصِیاً"

ملک الموت اور سوال ولایت علیؑ

جب مومن کا وقت نزاع آتا ہے تو ملک الموت قریب آتا ہے اور پوچھتا ہے اے بندہ خدا تو نے خلاصی حاصل کر لی تو نے بری ہونے کی راہداری حاصل کر لی تو نے عصمت کبریٰ کے ساتھ تمسک رکھا وہ کہے

گا ہاں اور مومن پوچھے گا مجھے اس مقام پر کس شئے نے پہنچایا ملک الموت جواب دے گا "**فیقول ولایت علی ابن ابی طالب**" (۲۹) تجھے علیؑ کی ولایت کے صدقہ میں نجات ملی۔

قبر میں ولایت علیؑ کا سوال

ابراہیم بن زیاد سیلان نے عباد ابن عباد سے روایت کی ہے کہ ایک دن میں نے یوسف بن جناب الاسیدی کے پاس جا کر عذاب قبر کی حدیث کے متعلق سوال کیا پس انہوں نے حدیث بیان کی دوران حدیث انہوں نے کہا یہاں ایک بات ہے جسے ناصبیوں نے پوچھا میں نے پوچھا وہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ قبر میں سوال ہوگا:

"من ولیك؟ فان قال علیٌ نجا" (۳۰)

(ترجمہ) تیرا ولی کون ہے جواب میں علی کا نام لیا تو نجات پائے گا۔

قبروں سے خروج کے وقت کلمہ ولایت

من لا یحضر الفقیہ میں شیخ صدوق لکھتے ہیں:

"انھم یخرجون یوم القیامت من قبورھم وھم یقولون لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ابن ابی طالب حجۃ اللہ فیوتون بحلل خضر من الجنۃ" (۳۱)

شیعان امیر المومنین علیہ السلام بروز حشر قبروں سے نکلتے وقت "**لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی حجۃ اللہ**" کہتے ہوئے نکلیں گے پھر ان کے پاس پہننے کیلئے سبز حلے لائے جائیں گے اور بعض معتبر کتب میں یہ الفاظ ہیں کہ جب قبروں سے اٹھیں گے تو یہ کہتے ہوئے "**لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللہِ عَلِیٌ وَلِیُّ اللہِ**"

جنت کا پہلا دروازہ اور علی ولی اللہ

شیخ محدث ابراہیم بن محمد الجوینی بسند عبداللہ ابن مسعود لکھتے ہیں کہ سرکار نبی کریم نے فرمایا معراج

کی رات جنت کے ہر دروازہ پر یہی کلمہ لکھا ہوا تھا:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ''(۳۲)

جنت کا دوسرا دروازہ اور علی ولی اللہ

حضور فرماتے ہیں میں نے جنت کے دوسرے دروازہ پر بھی لکھا ہوا دیکھا:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ''

- تیسرے دروازے پر بھی لکھا ہوا دیکھا

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ''

- چوتھے دروازے پر بھی حضور نے یہی کلمہ لکھا ہوا دیکھا:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ''

- پانچویں دروازے پر بھی یہی کلمہ لکھا ہوا دیکھا:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ''

- حضور نے چھٹے دروازہ جنت پر بھی یہی کلمہ دیکھا:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ''

- حضور نے جنت کے ساتویں دروازے پر لکھا ہوا دیکھا:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ''

- جنت کے آٹھویں دروازے پر بھی حضور نے لکھا ہوا دیکھا:

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ''

حاصل نظر

قارئین کرام!

- اس حدیث کے راوی حضرت ابن مسعودؓ ہیں جو صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

- وہ خود زبان پیغمبر اکرم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔
- حضورؐ کون ہیں؟ سید الانبیاء ہیں۔ خاتم النبیین ہیں' وارث شریعت الٰہیہ ہیں ان کی زبان مطہر سے نکلا ہوا ہر کلمہ شریعت بنتا ہے۔
- سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ جنت کے آٹھوں دروازوں پر کلمہ کے ساتھ "علیؑ ولی اللہ" لکھا ہوا تھا۔

کیا حضور نے معاذ اللہ جھوٹ بولا؟

کیا حضور نے یہ فرمان بس خانہ پری کیلئے بیان کیا؟

کیا حضورؐ نے توحید الٰہی اور اپنی نبوت میں علیؑ کی ولایت کو شامل کر کے کلمہ ایمان بیان نہیں فرمایا۔

کیا معصوم جو خود نہ کرتا ہو وہ دوسروں کو کرنے کا حکم دیتا ہے۔

کیا حضور نے یہ کلمہ اپنی زبان سے ارشاد نہیں فرمایا۔

اب یا تو اسلام سے ہاتھ دھونا پڑیں گے یا ماننا پڑے گا کہ اسلام کا حقیقی کلمہ علیؑ" وَلِیُّ اللہ تک ہے۔ بدعت وہ ہے جو اپنی طرف سے کہا جائے جیسے جو سید الانبیاء فرمائیں وہ شریعت ہوتا ہے' کچھ تو سوچو؟

کلمہ امیر المومنین علی ولی اللہ

حضرت قاسم بن معاویہ جو کہ بقول سرکار آقائی ابوالقاسم خوئی ایک ثقہ راوی ہیں وہ حضرت صادق آل محمدؐ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت سے دریافت کیا کہ مذاہب غیر کے لوگ کہتے ہیں کہ حضور معراج پر گئے تو وہاں یہ کلمہ لکھا ہوا دیکھا:

"لا اله الا الله محمد رسول الله ابوبکر صدیق"

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام غصے میں آگئے فرمایا ہر شعبہ میں تبدیلی آگئی حتیٰ کہ کلمہ تبدیل کر دیا اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا اصل بات اس طرح ہے۔

تخلیق عرش اور کلمہ ولایت وامرۃ امیر المومنین

امام فرماتے ہیں جب اللہ نے عرش خلق فرمایا کتب علیہ

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ عَلِیٌّ اَمِیرُالمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ"

تخلیق ماء

جب اللہ نے پانی کو خلق کیا تو اس کی سطح پر لکھا:

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ عَلِیٌّ اَمِیرُالمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ"

تخلیق لوح

سرکار صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جب اللہ نے لوح محفوظ کو خلق کیا تو اس پر لکھا:

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ عَلِیٌّ اَمِیرُالمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ"

تخلیق کرسی

فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَام جب اللہ نے کرسی کو خلق کیا کتب علی قوائم

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ عَلِیٌّ اَمِیرُالمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ"

پیشانی اسرافیل

اللہ نے جب اسرافیل کو خلق کیا اس کی پیشانی پر لکھا:

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ عَلِیٌّ اَمِیرُالمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ"

تخلیق جبرائیل

اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو خلق فرمایا اور جبرائیل کے پروں پر لکھا:

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ عَلِیٌّ اَمِیرُالمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ"

تخلیق سماوات

جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو خلق فرمایا اور اطراف یہ لکھا:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰه"

تخلیق ارض

جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو خلق فرمایا تو طبقات ارضی پر تحریر کیا:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰه"

تخلیق جنت

جب اللہ نے جنت کو خلق کیا تو ہر دروازہ جنت پر لکھا:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰه"

تخلیق الجبال

جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو خلق فرمایا تو ان کی چوٹیوں پر یہ کلمہ لکھا:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰه"

تخلیق الشمس

جب اللہ تعالیٰ نے سورج کو خلق فرمایا تو اس پر لکھا:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰه"

تخلیق قمر

جب اللہ تعالیٰ نے چاند کو خلق فرمایا تو اس پر پہلے یہ لکھا:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰه"

یہاں تک بیان کرنے کے بعد سرکار مخبر صادق علیہ السلام نے بڑے واضح انداز میں ارشاد فرمایا:

" فَاِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلْيَقُلْ عَلِیٌّ"
اَمِيْرُالْمُؤمِنِيْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ"

یعنی تم میں سے جب بھی کوئی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کہے تو اس پر واجب ہے کہ

''عَلِیٌّ" اَمِيْرُالْمُؤمِنِيْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ " کہے۔

قارئین محترم!

- صادق آل محمد علیہ السلام کے کلام سے ثابت ہوا کہ کلمہ اور کافی شریعت تبدیل ہو چکی تھی۔
- حضرت نے فرمایا اصل کلمہ اور اصل بات یہ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ" اَمِيْرُالْمُؤمِنِيْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ"

- سرکار نے ارشاد فرمایا" تم میں سے جو بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اس پر واجب ہے کہ عَلِیٌّ" اَمِيْرُالْمُؤمِنِيْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ کہے۔
- آپ نے یہ نہیں فرمایا کہاں کہے اور کہاں نہ کہے۔ فرمایا جہاں کہے جب کہے جس مقام پر کہے اذان ہو' اقامت ہو' تشہد ہو' کلمہ ہو ولایت علی علیہ السلام کی گواہی دینا واجب ہو گی۔ اس کے بغیر نہ کلمہ مکمل ہے نہ اذان نہ اقامت نہ تشہد صلوٰۃ مکمل ہے۔
- ناصبیوں کے سامنے فرمان امام اور آیات قرآن کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ یہ اپنی قیاس آرائیوں کو شریعت کا نام دیتے ہیں۔ یہ اپنے خود ساختہ و پرداختہ اصولوں کو شریعت کہنے کے عادی ہے۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ

قارئین کرام!

- ہم نے اس باب میں بزبان معصوم بھی علی ولی اللہ پڑھنا ثابت کیا ہے۔

❖ ہم نے معصومین کے سامنے علی ولی اللہ پڑھ کر لوگوں کو قبول اسلام کرتے ہوئے بھی دکھایا ہے۔
❖ ہم نے احادیث پیغمبر اسلام اور قرآن سے بھی علی ولی اللہ ثابت کیا۔
❖ ہم نے ثابت کیا دنیا کی کوئی شے اس وقت تک خلق نہ ہوئی جب تک اس پر کلمہ ولایت تحریر نہ کر دیا گیا۔
❖ ہم نے دور رسالت میں بھی علی ولی اللہ بزبان رسالت ثابت کیا۔

ابھی ایسے سینکڑوں شواہد موجود ہیں مگر طوالت کتاب کے ڈر سے شامل نہیں کئے۔ اب آپ کی ذمہ داری ہے ان علماء سے پوچھیں کہ جزو کسے کہتے ہیں:

❖ کہ خود معصوم اقرار ولایت علیؑ کرے پھر بھی جزو کلمہ نہیں۔
❖ خود پیغمبر اپنی زبان سے علی ولی اللہ بیان فرمائے پھر بھی جزو نہیں۔
❖ خود معصومین تو مسلم لوگوں کو علی ولی اللہ پڑھا کر مسلمان کریں یہ پھر بھی جزو نہیں ہے۔
❖ امام حسن علیہ السلام نے ظاہراً آخری لحات میں علی ولی اللہ پڑھا یہ پھر بھی جزو نہیں۔
❖ جنت کے ہر دروازے پر علی ولی اللہ لکھا ہوا ہے یہ پھر بھی جزو نہیں۔
❖ امام نے فرمایا جہاں **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰه** ہو وہاں تم پر واجب ہے "**عَلِیٌّ" وَلِیُّ اللّٰه** پڑھو یہ پھر بھی جزو نہیں۔ آخر کیوں؟

ہمارا بتا دینا ضروری تھا اب شاکر بنو یا کافر بنو تمہاری مرضی۔

صحابہ رسولؐ کا نزاعی بیان

ابو مقدم صالح سے روایت ہے جب عبداللہ ابن عباس کا وقت وفات قریب آیا تو انہوں نے کہا:

"اللھم ان انقرب الیك بولایة علی (۳۴)

(ترجمہ) بارالٰہی میں تیرے حضور ولایت علیؑ سے تقرب چاہتا ہوں۔

وقت ظہور سرکار امام زمانہ علیہ السلام کا کلمہ ولایت

جب سرکار وارث زمانہ عجل اللہ فرجہ کا ظہور ہوگا تو ان کا کلمہ یہ ہوگا:

"اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ " (۳۵)

قارئین کرام!

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام دروازہ ہائے جنت پر، عرش فرش، زمین و آسمان، لوح قلم پر ہائے ملائکہ، شمس وقمر پر اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُؤمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ لکھا ہوا دیکھ کر برا محسوس نہ ہوا، بدعت محسوس نہ ہوا، مبطل نماز محسوس نہ ہوا، اس کی امت کیا زیادہ قابل ہے معاذ اللہ اپنے رسول سے۔ وہ علی ولی اللہ سنتے دیکھتے ہی یوں سٹپٹا جاتے ہیں جیسے کوئی دیرینہ دشمنی ہے علیؑ سے۔ ادھر علی ولی اللہ سنا تو یہ تو یہ جزو کلمہ نہیں۔ یہ جزو اذان نہیں یہ جزو تشہد نہیں۔ معاذ اللہ یہ بدعت ہے۔ حقیقت میں یہ لوگ علی ولی اللہ کی مخالفت کر کے اپنا اپنا شجرہ نسب بتاتے ہیں کہ ہماری اصلیت کیا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِيْنَ بِوِلَايَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

....

حواشی:

۱۔ احتجاج طبرسی ج ۱، ص ۱۵۸، القطرۃ آقائی سید احمد مستنبط علی اللہ مقامہ، بحارالانوار مجلسی، پرواز در ملکوت آقائی خمینی علیہؒ۔

۲۔ بحارالانوار ج ۳۵، ص ۱۴، انوار علویہ مطبع نجف ص ۳۷، ص ۳۸، روضۃ الواعظین، ص ۷۹، دمعۃ الساکبہ ج ۱، ص ۸۱۔

۳۔ بیت الحزن محدث عباس قمی ص ۲۰، سرۃ فاطمۃ علامہ ذاکر حسین، ص ۴۴، صدیقہ شہیدہ آقائے

مقرم' مناقب شہرآشوب۔

۴۔ (ا) ریاض القدس ج ۱' ص ۴۳ (ب) معالی السبطین مہدی بازندرانی ج ۱' ص ۴۳' تبریز۔

۵۔ ومعۃ الساکبہ مترجم ج ۲ ص ۱۳۔

۶۔ ومعۃ الساکبہ ج ۲' ص ۴۳۳۔

۷۔ (ا) بحارالانوار' ج ۵۱' ص ۲۰ تا ۲۷ (ب) اثبات الوصیۃ مسعودی' ص ۲۲۰ (ج) بحارالانوار ج ۱۴' ص ۳۵ فارسی۔ الزام الناصب فی اثبایۃ الحجۃ آقائے یزدی۔

(۸) طراز المذاہب الجعفری' ج ۱' ص ۵۶۔

(۹) سورہ فاطر' تفسیر صافی' تفسیر برہان' تفسیر عیاشی' تفسیر قمی۔

(۱۰) مناقب شہرابن آشوب' ۳۸۳۔

(۱۱) احتجاج طبرسی حصہ اول ۳۴۲۔ ومعۃ الساکبہ ج ۱' ص ۱۷۱' ۳' تفسیر امام حسن عسکری نہج الاسرار' ج ۱' ص ۳۶۷۔

(۱۲) ومعۃ الساکبہ ج ۱' ص ۳۲۷۔

(۱۳) ومعۃ الساکبہ ج ۲' ص ۳۰۸۔۳۰۹۔

(۱۴) ومعۃ الساکبہ ج ۲' ص ۲۶۶ تا ۲۶۸۔

(۱۵) علل الشرائع صدوق علیہ رحمہ ومعۃ الساکبہ ج ۲' ص ۵۴۵ تا ۵۵۰۔

(۱۶) مقتل ابی مخنف ایران ص ۱۷۵۔

(۱۷) علل الشرائع شیخ صدوق ج ۱' ص ۱۷۶۔۱۷۷' معانی الاخبار' ج ' ص ۳۹۳' صدوق علیہ۔

(۱۸) ایضاً

(۱۹) کتاب المبین ' ج ۱' ص ۳۵۷' سفینۃ البحار' ج ۱' ص ۳۳۸' بحارالانوار مجلسی۔

(۲۰) بحارالانوار' ج ۱۸' ص ۲۳۳۔

(۲۱) بحارالانوار ج ۳۵' ص ۱۱' ۱۲' ۱۳۔

(۲۲) بحار الانوار ج ۳۵ ص ۱۱۔

(۲۳) بحار الانوار ج ۷ ص ۵۰۴۔

(۲۴) تفسیر برہان ج ۱ ص ۳۹۵۔

(۲۵) لسان المیزان ذھبی ج ۵ ص ۱۴۷ تاریخ ابن عساکر دمشقی شیخ محمد باقر محمودی ج ۱ ص ۱۱۹ بحار الانوار ج ۷ ص ۵۰۵ صحیفۃ الابرار ج ۲ ص ۱۵۴۔

(۲۶) الیقین فی امرۃ امیر المومنین سید علی ابن طاؤس ص ۵۵۔

(۲۷) ینابیع المودۃ حصہ ۱ ص ۲۵۲۔

(۲۸) قصص الانبیاء علامہ جزائری ص ۵۱۔

(۲۹) فروع کافی ج ۱ ص ۱۶۔

(۳۰) تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۴۳۹ فضائل خمسہ ج ۲ ص ۱۸۔

(۳۱) من لایحضرہ الفقیہ القطرہ آقائے سید احمد مستنبط۔

(۳۲) فوائد السمطین ج ۱ ص ۲۳۔۲۴

(۳۳) کلمہ جو عرش پانی لوح کرسی پیشانی اسرافیل جناح جبرائیل سماوات ارض جنت پہاڑ شمس قمر پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین ولی اللہ...... احتجاج طبرسی ج ۱ ص ۱۵۸ القطرہ آقائے سید احمد مستنبط۔ بحار الانوار مجلسی پرواز در ملکوت آقائی خمینی علیہ۔

(۳۴) ریاض النضرۃ ج ۲ ص ۲۲۷ مطبوعہ مصر۔

(۳۵) مشارق انوار الیقین ص ۲۳ جلاء العیون ج ۲ ص ۱۷۷۔

❖❖❖

اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرْ

شہادت ثالثہ فی الاذان

قارئین کرام! اب ہم علیاً ولی اللہ جزءِ کلمہ ثابت کرنے کے بعد اس باب میں امام زمانہ علیہ السلام عجل اللہ فرجہٗ کی مدد شامل رکھتے ہوئے شہادت ثالثہ یعنی وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ کو جزءِ اذان ثابت کریں گے۔ اس باب میں مندرجہ ذیل عنوانات پر بحث ہوگی۔

ا۔ علیاً ولی اللہ جزءِ اذان واقامت ہے۔

ب۔ بہ زمانہ سید الانبیاء میں شامل اذان تھا۔

ج۔ فصول اذان کتنی ہیں۔

د۔ جزءِ اذان ہونے پر اعتراضات کے جوابات۔

ہر وہ کلمات جو دور پیغمبر اسلام میں اذان میں شامل تھے انہیں جزءِ اذان کہا جاتا ہے۔ یہ شہادت ثالثہ دور پیغمبر اسلام میں داخل اذان ہو چکی تھی جسے علماء ربانیین نے جزءِ اذان تسلیم کیا ہے لیکن بعض لوگ خودساختہ و پرداختہ اصول بنا کر شریعت کو قرآن وسنت کے مطابق ڈالنے کی بجائے اپنی مرضی ظن وقیاس کے مطابق چلانا چاہتے ہیں۔ علم سے عاری جہالت کے پجاری اور بازاری علماء ناصبیہ نے یہودیوں کے آلہ کار بن کر یہاں تک اپنی اُمیہ پسند تحریروں میں اس شہادت ثالثہ کو بدعت جیسے الفاظ سے تعبیر کیا ہے حالانکہ موجودہ مراجع عظام اور متقدمین مجتہدین میں سے کسی نے شہادت ولایت کو آج تک بدعت نہیں کہا۔ وہ یہ بھی لکھتے ہیں...... کہ فصول اذان صرف اٹھاراں ہیں۔ کسی کے نزدیک بیس فصول پر مشتمل اذان ثابت نہیں ہے۔ اس بیان

سے پتہ چلتا ہے کہ موصوف کا علمی جغرافیہ کیا ہے۔ اب ہم مختصری گفتگو فصول اذان پر کرنا چاہتے ہیں۔

فصول اذان

شیخ صدوق علیہؒ نے من لا یحضر الفقیہ میں فصول اذان کی تعداد اٹھارہ لکھی ہے جو کہ مبنی بر تقیہ معلوم ہوتی ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے من لا یحضر الفقیہ لکھ چکنے کے بعد کتاب ''الھدایۃ'' تحریر فرمائی جس میں صادق آل محمد کی حدیث کا حوالہ دیا کہ فصول اذان بیس ہیں۔

"قال صادق علیہ السلام الاذان ولاقامۃ مثنی مثنی الاذان عشرون حرفاً والاقامۃ اثنان و عشرون حرفا" (۱)

(ترجمہ) الھدایۃ میں شیخ صدوق فرماتے ہیں کہ امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا اذان واقامت کی فصول دگنی دگنی ہیں۔

اذان کی فصول بیس ہیں اور اقامت کی فصول بائیس بعض فقہاء نے یہ فرمادیا کہ اذان کے آخر میں بھی چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا چاہیے مگر علامہ مجلسی نے اس قول کو ضعیف قرار دیا۔ دیکھئے بحار الانوار ج ۸۴ ص ۱۰۹۔

امام صادق آل محمد علیہ السلام کا ارشاد ہے:

"تفتح الاذان باربعہ تکبیرات و تختمہ تکبیرتین" (۲)

(ترجمہ) امامؑ فرماتے ہیں کہ اذان کے شروع میں چار تکبیریں کہیں اور آخر میں دو جب کہ شیخ طوسی نے فیصلہ دیا ہے بیس فصلوں پر اذان کہنے والا گناہگار نہیں ہوسکتا۔

صاحب مستدرک الوسائل فرماتے ہیں کہ فصول اذان بیس ہیں اور مستدرک الوسائل وہ کتاب ہے جس کے متعلق سرکار علامہ شیخ محمد کاظم خراسانی نے مجتہدوں کے مجمع میں ارشاد فرمایا:

"الحجۃ للمجتھد فی عصرنا لا تتم قبل الرجوع الی المستدرک والاطلاع عَلٰی مافیہ من الحدیث" (۳)

(ترجمہ) اس زمانہ میں کسی مجتہد پر حجت تمام نہ ہوگی جب تک کہ وہ کوئی فتویٰ دینے سے پہلے ''اَلْوَسَائِل'' کی طرف رجوع کرکے اس کا مطالعہ نہ کرے۔

اب فیصلہ کریں اسی اجتہاد کی کتاب میں بیس فصلیں لکھی ہیں تو پھر یہ کہنا کہاں تک درست ہوگا کہ اذان کی فصلیں ۱۸ ہیں۔ پس توضیح المسائل کو کما حقہ دین کی چھت سمجھنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ وہ ان ہی مراجع عظام کی وہ کتابیں پڑھیں جو ان کی تشریح میں لکھی گئی ہیں۔ باقی کتابوں کو ضرور پڑھو تاکہ علم میں اضافہ ہو سکے۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ یہی وجہ ہے کہ توضیح المسائل پر گزارہ کرنے والے علوم آل محمدؐ پر تنقید کرتے ہیں۔

اب ہم ان مجتہدین کے کچھ فیصلے آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

آقائی محمد باقر وحید بہبانی حائری کا فیصلہ (شہادت ثالثہ جزء اذان ہے)

یہ وہ اصولی مجتہد ہیں جنہیں اخباری مسلک کو شکست دینے والا سب سے بڑا مجتہد کہا جاتا ہے وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"ومما ذكرنا حال شهادة اَنَّ عَلياً وَلِيُّ الله فان وارد فی العمومات يكفيه ولايحتاج الى شی وانه مندوب اليه عند ذكر محمد ولا ضمير فی كونه جزء داخلا فيها وان الدخول والجزئية لهما لمجرد الفصل لالتوصيفه فی الاثنا" (۴) بحوالہ مدارک الاحکام شرح شرائع الاسلام۔

(ترجمہ) جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس میں شہادت علیاً ولی اللہ کا حال ظاہر ہوگیا کیونکہ عمومی احادیث سے اس کی تاکید کا ثابت ہونا ہی کافی ہے اور اس سے زیادہ ہمیں کسی حدیث کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ حکم وارد ہے کہ جہاں محمدؐ کا ذکر کرو وہاں علیؑ کا ذکر بھی ضرور کرو پس اس میں کوئی نقصان نہ ہے کہ ہم اذان و اقامت میں اسے "جزء داخل قرار دیں" اور یہ جزویت محض بجا آوری کی وجہ سے ہوگا نہ کہ دوران اذان میں اس کی توصیف بیان کرنے کے لحاظ سے۔

قارئین کرام!

سرکار آقائی محمد باقر وحید بہبانی حائری جو کہ اصولین مجتہدین کے سرکردہ افراد میں سے ہیں انہوں نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ علیاً ولی اللہ جزء اذان و اقامت ہے۔

آقائے سرکار ابوالقاسم خوئی نور اللہ مرقدہ کا فیصلہ

آپ فرماتے ہیں کہ ہمیں اذان و اقامت علیاً ولی اللہ کے اثبات کیلئے کسی حدیث کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بلاشبہ شہادت ثالثہ مستقل طور پر رجحان رکھتی ہے۔ جب کہ ولایت تو رسالت کی تکمیل اور تقدیم ایمان کے ذرائع میں سے ہے اور مطابق آیۃ "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی وَرَضِیْتُ لَکُمُ اِسْلَاما دِیْنًا" یہ شہادت خود اکمال دین کا اعلان ہے بلکہ ولایت ان پانچ اعمال میں سے ہے جن پر دین قائم ہے۔ "نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور ولایت علی۔ مذہب شیعہ کا روشن ترین شعار اور فرقہ ناجیہ کی کھلم کھلا علامت ہے اور شناخت بن چکی ہے۔(۵)

قارئین کرام! مقلدین آقائے خوئی کو چاہیے کہ وہ بدعت کہنے والوں، لکھنے والوں پر لعنت کریں کیونکہ آپ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اس شہادت سے دین مکمل ہوا ہے۔ یہ ایسی واضح شہادت ہے جس کے لیے ہمیں کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔

اذان، اقامت، تشہد یہ سب دین میں داخل ہیں لہٰذا یہ بھی مکمل اسی شہادت سے ہوں گی۔ قارئین کو چاہیے کہ توضیح المسائل سے ہٹ کر بھی ان دوسری کتابوں کا مطالعہ کریں جن میں تشریح موجود ہے۔

آقائے عبدالنبی عراقی کا فیصلہ

قم مقدس کے استاد المجتہدین سرکار آقائی عبدالنبی عراقی فرماتے ہیں:

"ومن قال انه لم یثبت وفی الشرع بدعة و حرام و فیه کماتری ان ذالك من غرائب الفقه و زعم من لاحظه له فی الفقه شیاء واغلب المصائب فاش من یدهو لاء الجهال ممن لا تحصیل له فیدعون الریاسة فیحکمون بغیر ما انزل الله اذا انك تعرف عن

فی الفقه فلما یتفق الوفاق فکل من یفتی علی خلاف دعوی خصمه فهو بدعة و علیه کل الفقها من اهل البدعة اناللّٰه و انا الیه راجعون الا مما تری و تمسح فی کل قرن ممکن یعاند الشریعة لاغراض لهم کحواشی معاویه و امثاله کمثل الحمار" (۶)

(ترجمہ) فرماتے ہیں جو شخص یہ کہتا ہے کہ اذان سے علیا ولی اللہ کی شہادت ثابت نہیں ہے اور جو بات شریعت میں ثابت نہ ہو وہ بدعت حرام ہے تو تم دیکھ لو یہ قول غرائب میں سے ہے یہ قول نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کا وہم و گمان ہے جن کو ذرہ بھر فقہ کا علم نہیں ہے اور اکثر ایسے مصائب اور فتوے ایسے ہی جاہلوں سے صادر ہوتے ہیں جو کہ مجتہد ہونا تو دور کی بات ہے ظاہراً طالب علم بھی نہیں ہیں مگر رئیس المجتہدین کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں اور خلاف قرآن دعویٰ کا فیصلہ کرتے ہیں تمہیں علم تو ہے ہی کہ فقہی مسائل میں اتفاقی مسائل بہت کم ہیں تاہم ایسے نام نہاد تو اپنے مخالف کے خلاف فوراً بدعت کا فتویٰ دیتے ہیں۔ کیا اذان میں اس شہادت کا فتویٰ دینے والے کل فقہا اہل بدعت ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہر زمانہ میں معاندین شریعت پائے جاتے ہیں جن کی مخصوص اغراض ہوتی ہیں جیسا کہ معاویہ کے حاشیہ نشین ایسا کرتے تھے بلکہ اس قسم کے مفتی تو گدھے کی مثل ہیں۔

قارئین کرام!

آپ نے غور فرمایا سرکار استاذ المجتہدین عبدالنبی عراقی نے شہادت ثالثہ کی کتنی اہمیت بیان فرمائی ہے کہ اس کے ساتھ عداوت رکھنے والوں کو مجتہد تو درکنار طالب علم بھی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

آپ فرماتے ہیں ہر زمانہ میں ایسے شریعت کے دشمن پائے جاتے ہیں اور ان کی مثال معاویہ سے دی۔ بلکہ ایسے مفتیوں کو ایسے گدھے سے تشبیہ دی جو کتابوں کا بوجھ تو اٹھا لیتا ہے لیکن ان کے علوم سے بے بہرہ ہوتا ہے۔

آ قائی عبدالنبی عراقی اپنی مشہور فقہ کی استدلالی کتاب میں بحث کرتے ہوئے دس دلائل اثبات کے دیتے ہیں کہ دیگر فصول اذان کی طرح شہادت ثالثہ مقدسہ بھی جزء اذان ہے۔(۷)

آ قائی مرزا آ قا اصطہباناتی کا فیصلہ

آپ فرماتے ہیں کہ اذان و اقامت میں شہادت ثالثہ جزء مطلق ہے۔(۸)

آ قائے سید محمد شیرازی کا فیصلہ

آپ نے فرمایا ہے کہ:

"بعید نیست که اَشْهَدُ اَنَّ عَلیاً وَلیُّ اللّٰه جز اذان است"

نیز آپ نے اپنی کتاب الفقہ میں اسے جزء اذان و اقامت قرار دیا ہے۔(۹)

آ قائے شیخ محمد تقی مامقانی علیہ رحمہ کا فیصلہ

"اما خصوص الشهادة بالولاية والامرة فهو قداستقر عليه عمل جل المتاخرين وهوفى محله بورود اخبار معتبرة فى ذالك عموماً من غير معارض وهى كافية فى ذالك بل والجزئية ايضاً لوقيا به"(۱۰)

(ترجمہ) لیکن خصوصاً اذان میں شہادت ثالثہ یعنی (اشھد ان علیاً امیر المومنین ولی اللہ) کہنا اکثر متاخرین کے نزدیک اس پر عمل کرنا مستقر ہو چکا ہے اور یہ بالکل بجا ہے چونکہ اس بارے میں عمومی طور پر معتبر احادیث وارد ہوئی ہیں جو اس کے اثبات کیلئے جزؤیت کا قول اختیار کیا جاوے تو مضائقہ نہیں ہوگا۔

قارئین کرام!

آ قائے علامہ محمد تقی مامقانی نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ شہادت ثالثہ جزء اذان ہے۔ متاخرین اس پر عمل کر چکے ہیں۔ احادیث اس پر وارد ہیں تو پھر شہر یہ خور مُلاں کو کون سی قباحت نظر آتی ہے اس کی جزئیت تسلیم

کرنے میں۔

آ قائے سید علی شاہرودی کا فیصلہ

آپ فرماتے ہیں:

"انہ شیخنا الصدوق اعتراف بورود اخبار تثبت جزئیۃ الشھادۃ الثالثۃ باالولایۃ فی الاذان"

(ترجمہ) ہمارے بزرگ شیخ صدوق نے اعتراف کیا ہے کہ ایسی احادیث وارد ہوئی ہیں جن سے شہادت ثالثہ کا جزء اذان ہونا ثابت ہے۔

آ قائے عبدالرزاق مقرم کا فیصلہ

"ان ملاحظۃ لروایات الکثیرۃ الحاکیۃ تصریحات الرسول بماجعل اللّٰہ لوصیۃ من الولایۃ المکملۃ للشھادتین تفیدنا الجزم برحجان الشھادۃ الثالثہ بعد الشھادتین فی الاذان وغیرہ فی زمن النبیؐ غایۃ الامر لم یسمع بنی الاسلام الزام الامۃ بالجھر بھا کیلا یرتدو واعلیٰ العقاب لعدم تحمل جملۃ منھم ما کان یتظاھر بہ من فضل امیرالمومنین فکیف تتظاھر من نفسوسھم الی الاقرار بمافیہ ترکیزا لخلافۃ فی غیرھم" (۱۱)

(ترجمہ) ان روایات کثیرہ کو ملاحظہ کرنے سے جن سے یہ ثابت ہے کہ پیغمبر اسلام بارہا تصریح فرمائی ان کے وصی کیلئے شہادت ولایت دینا شہادتین کی تکمیل ہے۔ یہ یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ آنحضرت کی عین حیات میں اذان وغیرہ میں شہادت ثالثہ کا وجود رائج تھا اگرچہ حضرت کیلئے یہ مشکل تھا کہ وہ امت کیلئے لازم قرار دیتے کہ وہ اذان میں کھل کر ولایت علیؑ کا ذکر کریں چونکہ بہت سے لوگ جو علی علیہ السلام کے فضائل کے

اظہار کو برداشت نہیں کرتے تھے پس ان کے دل ایسے حکم پر مطمئن کس طرح ہوتے جس حکم میں خلافت ان سے ہٹا کر علیؑ کے لیے ثابت کرنے کی تمہید تھی اس خدشہ کے پیش نظر ذکر ولایت علیؑ حَیَّ عَلٰی خَیرِ العَمَل میں مضمر رکھا۔ مگر تعصب کی بنا پر حَیَّ عَلٰی خَیرِ العَمَل بھی نکال دیا گیا۔

قارئین وہ غیر تھے آپ کو اپنوں میں ایسے مل جاتے ہیں جن کے سامنے ذکر فضائل امیر المومنین آ جاویں تو ان کے چہرے اتر جاتے ہیں۔

آقائی سرکار مقرم نے بھی یہی فیصلہ دیا کہ یہ شہادت زمانہ نبوت میں ہی اذان واقامت میں جاری ہو چکی تھی۔ جب دور نبوت میں جاری ہو چکی تھی تو پھر جزء اذان مانتے ہوئے گھبراہٹ کس بات کی؟

شہادت ثالثہ......اذان اور آقائی علی مددقائنی

"ان العارف باسالیب کلام الامام لایفوته الجزم بان غرض الاماء الاشارة الی جزئیة الشهادة الثالثه فی الاذان" (۱۲)

(ترجمہ) امام عالی مقام کے اسالیب کلام سے متعارف ہونے کے بعد کسی سے یہ یقین کر لینا بعید نہیں رہ سکتا کہ امام کی غرض یہ تھی۔

"مَن قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَلیَقُلْ عَلِی" اَمِیرُ المُومِنِینَ وَلِیُّ اللّٰه"

(ترجمہ) یہ کلام اذان میں جزء ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

شہادت ثالثہ......آقائی سید ابراہیم اصطہباتی شیرازی نجفی

سرکار نے اپنے رسالہ عملیہ ذخیرۃ العباد میں شہادت ثالثہ کو اذان کا جزء واقعی قرار دیا ہے۔ (۱۳)

آقائے سید حسین تبریزی اور شہادت ثالثہ

وفی بعض الروایات وردت الشهادة علی الولایة کما ذکره

الصدوق ومن صدوق و شیخ طوسی یظهران الشهادة بالولایة وردت فی بعض الاخبار مستدلاً علی انه' قدورد فی الاحادیث المعتبرة ان الولایة ولرسالة مقرونتان وان اسم امیرالمومنینؑ واسم رسول اللّٰه مقرون و مذکور فی کل مکان والظاهر ان هذه الشهادة لیس بها بأس کما قال شیخ طوسی لان اصل الاذان ولاقامة مستحب ولزید فی المستحبات من الادعیة والاذکار کان الشئی خفاً واقعیاً لاعیب فیهٗ و اظهار کلمة الحق حق مع عدم التقیة" (۱۴)

(ترجمہ) بعض روایات میں شہادت ولایت کا حکم ہوا ہے جیسا کہ شیخ صدوق نے ذکر کیا ہے۔ شیخ صدوق اور شیخ طوسی کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ معتبر احادیث میں آیا ہے کہ ولایت اور رسالت دونوں ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں۔ جناب رسالت مآب اور جناب امیرالمومنین کے اسماء ہر جگہ ساتھ ساتھ ذکر ہوتے ہیں اور ظاہراً اس شہادت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جیسا کہ شیخ طوسی نے فرمایا چونکہ اصل اذان و اقامت مستحب ہے اور مستحبات میں دعاؤں اور اذکار کی زیادتی کی جاوے اور وہ زیادہ فی الواقع حق پر مبنی ہو تو اس میں کوئی عیب نہیں ہے اور تقیہ نہ ہونے کی صورت میں کلمہ حق کا اظہار کرنا حق ہے۔

قارئین کرام!

- آقائی سرکار سید حسین تبریزیؒ نے بہترین انداز میں سمجھایا ہے کہ یہ شہادت ولایت جزء اذان و اقامت ہے۔
- رسالت و ولایت ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں۔
- جناب رسالت مآب اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے اسماء مبارکہ ہر مقام پر

ساتھ ساتھ ذکر ہوتے ہیں۔

- لہٰذا اذان واقامت میں ایک ساتھ رہیں گے۔
- اذان واقامت مستحب ہے اور مستحبات میں دعاؤں اور اذکار جو حق پر مبنی ہوں ذکر کرنا کوئی عیب نہیں ہے۔

شہادت ثالثہ کی جزویت اور آقائی عبدالنبی عراقی

"سوگند بجان خودم در مسائل فقه کمتر حکمی است که مدرك ان درقوة ومتانت مانند مدرك شهادة ثالثه باشد زیر آنکه فقها در اکثر مسائل به خبر واحد یابك اجماع منقول اکتفامی نمائند تاچه رسد باشهادة ثالثه "اشهد ان علیاً ولی اللـه" که بیش از ده احادیث مسند وارد اختیار من در مشروعیت شهادة ثالثه در اذان و اقامت این است که این کلمه مبارکه جزء اذان و اقامت است" (۱۵)

(ترجمہ) استاد المجتہدین فرماتے ہیں کہ مجھے میری جان کی قسم مسائل فقیہ میں کوئی کم ہی ایسا حکم ہوگا جو مدرک متانت قوت میں شہادت ثالثہ کی طرح ہو چونکہ فقہا اکثر مسائل میں خبر واحد یا ایک اجماع منقول ہی پر اکتفا کر لیتے ہیں مگر شہادت ثالثہ کے بارے میں دس سے زیادہ مستند احادیث موجود ہیں۔ میرا اختیار اذان میں شہادت ثالثہ کے بارے میں یہ ہے کہ یہ شہادت اذان واقامت کا جزء ہے۔

استاد المجتہدین سند الفقہا کے اس فیصلے کے بعد اب کوئی گنجائش ہی باقی نہیں ہے لہٰذا اشہد ان علیاً امیر المومنین ولی اللہ" جزء اذان واقامت ہے۔

شہادت ثالثہ اور سند الفقہاء والمجتہدین آقائی محمد باقر بہبانی متوفی ۱۲۰۶ھ

"وورد فی العمومات متی ذکر تم محمداً فذکروا آله متی قلتم

محمد رسول اللہ قولوا علی امیرالمومنین" (۱٦)

(ترجمہ) عمومی روایات میں وارد ہوا جب بھی تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرو تو ساتھ ان کی آل کا ذکر ضرور کرو اور جب تم محمد رسول اللہ کہو تو ساتھ علی امیرالمومنین ضرور کہو۔

قارئین کرام!

جیسا کہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں ثقہ جلیل قاسم بن یزید بن معاویہ عجلی کی روایت میں صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں:

"من قال احد کم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلیقل علی امیرالمومنین ولی اللہ" (۱۷)

(ترجمہ) جو شخص تم سے لا الہ الا اللہ محمد رسول کہے اس پر واجب ہے "علی امیرالمومنین ولی اللہ" ضرور کہے۔

عالم ربانی الشیخ محمد تقی مجلسی اعلی اللہ مقامہٗ اور شہادت ثالثہ

آپ فرماتے ہیں:

"یمکن ان تکون جزاءً واقعیاً لولا التقیۃ" (۱۸)

(ترجمہ) ممکن ہے کہ جزء واقعی ہوتا اگر تقیہ نہ ہوتا۔

یعنی بوجہ تقیہ اسے جزء نہ سمجھا گیا ورنہ یہ جزء اذان ہے۔

آقائی شیخ محمد رضا النجفی اور شہادت ثالثہ

"الذی یقوی انہا جزء للآذان لولا التقیۃ" (۱۹)

(ترجمہ) دراصل اس شہادت ثالثہ کا مفقود ہونا بوجہ تقیہ ہے نہ جانے یہ ضدی اور ہٹ دھرم لوگ سمجھ کیوں نہیں پاتے۔

علامہ مجلسی اعلی اللہ مقامہ' اور شہادت ثالثہ

"لا یبعد کونها جزاء مستحباً للآذان" (۲۰)

(ترجمہ) شہادت ولایت اذان کا جزء مستحب ہے۔

آقائی الشیخ یوسف البحرانی اور شہادت ثالثہ

"لا یبعد کونها جزاء مستحباً للآذان" (۲۱)

(ترجمہ) شہادت ولایت اذان کا جزء مستحب ہے۔

فقیہہ بزرگ الشیخ حر عاملی اعلی اللہ مقامہ'

"لا یبعد کونها جزاء مستحباً للآذان" (۲۲)

(ترجمہ) اشہد ان علیاً ولی اللہ اذان کا جزء مستحب ہے۔

مندرجہ بالا علماء ربانیین کے علاوہ ذیل کے علماء بھی جزء مستحب ہونے کے قائل ہیں۔

- شیخ محقق طوسی علیہ رحمہ
- سرکار علامہ حلی علیہ رحمہ
- شہید اول علیہ رحمہ
- آقائی کاشف الغطا
- سرکار آقائی محمد حسن صاحب جواہر الکلام' ج ۲' ص ۸۷
- سرکار آقائی محسن الحکیم جنہوں نے المتمسک ج ۵' ص ۵۴۵ پر لکھا ہے۔
- شہادت ثالثہ کہنا واجب ہے اور فرمایا کہ یہ جزء مستحب اذان ہے۔
- آقائی شیخ احمد نراقی نے مستند الشیعہ' ج ' ص ۳۱۴ پر جزء مستحب قرار دیا ہے۔
- آقائی علی مددقائنی النجفی ...... جزء مستحب ہے۔
- آقائی سید احمد مستنبط ۔ القطرہ ج ا' ص ۲۲۰ پر شہادت ثالثہ کو جزء مستحب قرار دیا ہے۔

❖ آقائے سرکار خمینی راہبر انقلاب ایران اپنی کتاب پرواز در ملکوت اور آداب الصلوٰۃ میں جزء مستحب قرار دیا ہے۔ تکذیب علماء سے خطرے کے پیش نظر ہم اس مسئلہ پر احتیاط سے کام لے رہے ہیں۔

شہادت ثالثہ اور تقیہ

مندرجہ ذیل مجتہدین عظام نے لکھا ہے شہادت ثالثہ مقدسہ سے دوری صرف بوجہ تقیہ نظر آتی ہے ورنہ یہ جزء اذان اقامت ہے اور اسے جزء واقعیاً تسلیم کیا ہے ان علماء کے نام یہ ہیں:

❖ شیخ محمد تقی مجلسی اعلی اللہ مقامہ

❖ آقائے شیخ محمد رضا نجفی' العدۃ النجفیہ فی شرح لمعہ دمشقیہ

❖ آقائے السید ابراہیم الاصطہبانی (فی سرالایمان)

اس کے علاوہ سینکڑوں حوالہ جات موجود ہیں مگر بخوف طوالت انہیں چھوڑ دیا ہے۔ لاتعداد ایسے فقہاء کرام بھی موجود ہیں جنہیں خود بھی پتہ نہیں ہے کہ شہادت ثالثہ مقدسہ کا شریعت جعفریہ میں کیا مقام ہے۔

شہادت ثالثہ مقدسہ کے جزء اذان ہونے میں رکاوٹ......صرف اجماع ہے

آقائی شیخ محمد حسن اپنی مشہور فقہی کتاب جواہر الکلام جو کہ کئی جلدوں پر مشتمل ہے اس میں فرماتے ہیں:

اگر شیعہ علماء کا اجماع عدم جزئیت پر واقع نہ ہوتا تو وہ خصوصیتوں کی مشرعیت پر عموم کی بنا پر جزئیت کا دعوی امکان سے خارج نہیں تھا۔ (۲۳)

آقائے ناصر الملت مرجع عالم لکھنو

آپ اپنی کتاب تحفہ احمد یہ ج ا جو کہ آپ کا رسالہ عملیہ ہے' میں فرماتے ہیں کہ اذان میں اشہدان علیاً ولی اللہ اسی بنا پر پڑھا جاتا ہے کہ فرمان پیغمبر اکرمؐ ہے کہ جہاں میرا ذکر ہو وہاں علیؑ کا ذکر لازمی ہے ان کے نزدیک بھی جزء مستحب اذان ہے۔

ظاہری حکومت امیر المومنینؑ میں علیا ولی اللہ ہر اسلامی ملک میں جزو اذان تھا

کتاب شہادت ثالثہ فی القرآن ص ۶۵ مرجع عالی قدر محمدی زنجانی حوزہ علمیہ قم

"از حدیث موسیٰ بن جعفر علیه السلام ثابت می شود آنکه در زمان حکومت ظاهری امیرالمومنین علیه السلام اَشهَدُ اَنَّ عَلیًا وَلیُّ اللّٰه در همان کشور های اسلامی در اذان گفته می شده ولی پس از آن حضرت که معاویه تسلط پیدا کرد و اثر شومش آن شد که آنرا از جزئیت در اذان حذف کرده و سَبّ ولعن بر آن بزرگوار را جزو آن و قانون ساخت۔"

حضرت سرکار موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی ظاہر حکومت میں ہر اسلامی ملک میں اشھد اَن علیًا ولی اللہ اذان میں کہا جاتا تھا جسے آنحضرتؑ کے بعد معاویہ نے جزئیت سے حذف کر دیا اور اس کی جگہ سب وشتم کو جزو قرار دیا' اسے قانون بنا دیا۔

قارئین : ○ مندرجہ بالا عبارت سے ثابت ہوا گواہی ولایت یعنی شہادت ثالثہ جزو اذان و اقامت ہے۔

○ خود دورِ علویہ میں سرکار ولایت مآب میں ہر ملک اسلامی میں یہ گواہی جزو اذان رہی ہے۔

○ دور علویہ میں اس کا جاری رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ دور رسالت مآب میں جاری و ساری تھی۔

○ اجتہاد در مقابل نص ہمیشہ باطل ہوتا ہے۔

اذان میں جناب سیّدہ زہرؑا کی عصمت کی گواہی (الشهادة الرابعة المقدسة)

الاسرار الفاطمیہ ص ۳ افقیہہ اہل بیت الشیخ محمد فاضل المسعودی۔ فصّ حكمة عصمتية في

کلمتہ فاطمیتہ ص ۵۰ فقیہ اہل بیت مرجع بزرگ استاد حسن زادہ آملی قم۔

جبکہ آپ سمجھ چکے ہیں کہ فاطمہ بقیہ نبوت' عقیلہ رسالت ودیعت مصطفیٰ زوجہ ولی اللہ اور کلمہ تامہ الٰہی ہونے کے ساتھ ساتھ مقام عصمت پر بھی فائز تھیں اور ہیں تو بنا براین کوئی حرج نہیں کہ اذان و اقامت میں عصمت زہرا کی گواہی دیا کرو مثلاً کہو:

"اَشھَدُ اَنَّ فاطمه بنت رسول الله عصمة الله الكبرىٰ"

(ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ فاطمہ بنت رسول خدا اللہ کی عصمت کبریٰ ہیں۔

بلکہ ایسے کئی شواہد موجود ہیں کہ بی بی کی عصمت کی گواہی اپنے تشہد نماز میں بھی دینا چاہیے کیونکہ اس پر نص جلی وارد ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْن اور شرعی فیصلہ کرنے والوں نے بھی اس سے مراد چودہ گواہیاں مراد لی ہیں۔

دور حاضر۔ جزئیت کے قائل مراجع

- آقائی لعسیو یدین رستگار قم ایران شہادت ثالثہ جز واذان واقامت ہے۔ (توضیح المسائل)
- آقائی سید صادق الحسینی الشیرازی' یہ شہادت ولایت اذان اقامت کی جزو ہے۔ (توضیح المسائل)
- فقیہ بزرگ آقائی مبشر کاشانی یہ شہادت ولایت اذان اقامت کی جزو ہے۔ (توضیح المسائل)

یہ جز واذان اقامت ہے بلکہ اذان واقامت میں شہادت ثالثہ واجب ہے۔

اشہدان علیاً ولی اللہ مطلقاً جزءاذان واقامت ہے

سرکار فقیہ اہل بیت مرجع عالم آقائی السید محمد علی طباطبائی طول العمرہ اپنے رسالہ عملیہ القوانین الشریعتہ میں فرماتے ہیں:

"فصول الآذان عشرين فصلاً مع الشهادة الثالة و فصول الاقامة ١٩ فصلاً

الشهادة الثالثه اشهد ان علياً ولى الله جزء من الآذان

والاقامۃ"(۲۴)

(ترجمہ) فصول اذان بیس ہیں مع شہادت ولایت اور اقامت کی فصلیں ۱۹ ہیں۔

اذان میں اشہدان علیاً ولی اللہ اذان اور اقامت کا جزء ہے۔

اشہدان علیاً ولی اللہ جزء اذان ہے

آقائے شریعت مدار فقیہ اہلبیت سرکار علامہ سید محمد علی طباطبائی اپنے رسالہ عملیہ القوانین الشرعیۃ میں لکھتے ہیں:

"وفیه اذان ابوذر الغفاری قائلاً اشهد اَنَّ عَلیاً وَلِیُّ الله بعد قوله

• اشهد ان محمداً رسول الله"(۲۵)

(ترجمہ) کہ حضرت ابوذر غفاری دور رسالت ہی سے اذان میں اشہدان علیاً ولی اللہ کے قائل تھے۔ وہ بعد از شہادت رسالت امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت عظمیٰ کی گواہی کے قائل تھے۔

قارئین:

- ابوذر عام صحابی نہیں تھے۔
- ابوذر وہ صحابی ہے جس کے متعلق ارشاد ختمی مرتبت ہے کہ آسمان نے اس شخص پر سایہ نہ کیا اور زمین نے اسے پناہ نہ دی جو میرے ابوذر غفاری سے زیادہ سچا ہو۔
- ایک سچے ترین صحابی دور رسالت ہی سے اپنی اذان و اقامت میں اشہدان علیاً ولی اللہ کے قائل تھے۔
- لہٰذا شہادت ثالث مقدسہ جزء اذان ہے۔

مقداد، ابوذر، سلمان اور گواہی ولایت

زمانہ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی اذان و اقامت گواہی ولایت امیر المومنین

علیہ السلام کا آغاز ہو چکا تھا جس کے متعلق سرکار آقائے فقیہ آل رسول سید محمد علی الکاظمینی البروجروی لکھتے ہیں:

''کہ سلمان و مقداد، ابوذر کہ سخن گویان از جانب پیغمبر بودہ اند بدستور پیغمبر اکرم بودہ کہ در اذان بگوئید ''اشھد ان علیاً ولی اللہ'' (۲۶)

حضرت سلمان، ابوذر، مقداد حضور سرکار دو جہاں کی جانب سے سخن گو مقرر تھے۔ حضور کا دستور تھا کہ اذان میں اشھد ان علیاً ولی اللہ کہنا۔

قارئین کرام!

- جب یہ دستور رسالت میں داخل تھا کہ اپنی اذان میں علیؑ کی ولایت کی گواہی دو تو پھر ملاں لوگوں نے کس لیے واویلا شروع کر رکھی ہے کہ علیاً ولی اللہ جزء اذان نہیں ہے۔
- اور ولایت کی گواہی اذان میں دینے والے معمولی صحابی نہیں ہیں بلکہ وہ ہیں از روئے حدیث پیغمبر کہ جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے ابوذر، سلمان، مقداد۔
- ثابت ہوا جنت مشتاق ہی ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو اذان و اقامت میں اشھد ان علیاً ولی اللہ کہنے والے ہوں۔
- لہٰذا ایسے مقتدر صحابہ کا اذانوں میں علی ولی اللہ پڑھنا اس امر کی دلیل ہے کہ گواہی ولایت جزء اذان و اقامت ہے۔
- اور جو ذکر اقامت کا جزء ہو وہ ذکر نماز میں ضرور پڑھا جاتا ہے۔

اشھد ان علیاً ولی اللہ اور اذان سلمان

سرکار آقائے الکاظمینی البروجروی لکھتے ہیں:

"ان سلمان الفارسی ذکر فیھا الشھادۃ بالولایۃ لعلیؑ بعد از شھادۃ بالرسالۃ فی زمن النبیؐ فدخل رجل علی رسول اللہ فقال یا رسول اللہ سمعت امراً لم السمع قبل ذالک فقال ماھو فقال سلیمان الفارسی قدیشھد فی اذانہ بعد الشھادۃ بالرسالۃ

الشهادة بالولاية لعلى فقال رسول الله سمعتم خيرا" (۲۷)

(ترجمہ) آقائی کاظمینی البروجردی لکھتے ہیں کہ ایک شخص رسالتمآبؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ عرض کی یا رسول اللہ آج ایک ایسی بات سن کر آیا ہوں جو اس سے پہلے نہیں سنی حضور نے پوچھا وہ کیا ہے۔ عرض کی کہ سلیمان اذان میں شہادت رسالت کے بعد شہادت ولایت امیر المومنین کہہ رہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا جو سنا ہے بہترین کلام سنا ہے۔

جناب ابوذر غفاری اور اذان میں ولایت علیؑ

علامہ آقائے کاظمینی البروجردی آگے لکھتے ہیں:

"ان رجلاً دخل على رسولُ الله وقال يا رسول الله ان ابازر يذكرفى الاذان بعد الشهادة بالرسالة الشهادة بالولاية لعلىٌ و يقول اشهدان علياً ولى الله فقال رسولُ الله كذالك اونسيتم قولى فى غدير خم من كنت مولاه فعلى مولاه"(۲۸)

(ترجمہ) ایک شخص رسالتمآب کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے اللہ کے رسول ابوذر غفاری اذان میں بعد از شہادت رسالت علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دے رہا ہے وہ کہتا ہے اشھد ان علیاً ولی اللہ آپ نے فرمایا کیا تم میرے غدیر خم کے قول کو بھول گئے ہو' من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔

ثابت ہوا غدیر خم کے جلسہ عام میں تیسری گواہی کو واجب قرار دیا گیا ورنہ سلمان ابوذر مقداد رضوان اللہ علیھم اجمعین کبھی اپنی اذانوں میں ولایت علیؑ کی گواہی نہ دیتے۔

ثابت ہوا دور رسالتمآب میں اشھد ان علیاً ولی اللہ جزء اذان بن چکا تھا اور جو صاحبان اسے جزء اذان واقامت نہیں سمجھتے ان کی اذانیں اور دیگر عبادات باطل ہیں خصوصاً ان صاحبان کی جنھوں نے جان بوجھ کر جانتے ہوئے بھی انکار کیا ہے۔

آقائی عبدالنبی عراقی اوراذان

آپ استاد المجتہدین ہیں، لکھتے ہیں:

"ان سلمان الفارسی ذکر الشھادۃ بالولایۃ لعلی بعد الشھادۃ بالرسالۃ فی زمن النبی وابوذر کان یذکرھا ویقول اشھد ان علیاً ولی اللہ"(۲۹)

(ترجمہ) حضرت سلمان نے آنحضرت کے حین حیات میں اذان میں شہادت رسالت کے بعد علیؑ کی ولایت کی شہادت دی۔ ابوذر بھی اذان میں اشھد ان علیاً ولی اللہ کہا کرتے تھے۔

لہٰذا شہادت ثالثہ مقدسہ جزءاذان واقامت ہے لیکن لوگ اس بات سے غافل ہیں۔

حضرت سلمانؓ ابوذرؓ مقداد صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اذانوں میں "اشھد ان علیاً ولی اللہ" پڑھنا مندرجہ کتب سے ملاحظہ فرما سکتے ہیں:

۱۔ کتاب "السیاستہ الحسنیۃ" آقائے شیخ عبدالعظیم۔
۲۔ کتاب "السلافتہ فی امر خلافت" ساتویں صدی ہجری کے سنی عالم دین عبداللہ مراغی مصری۔
۳۔ "نصائح المعصومین" آقائے سید محمد علی کاظمینی البروجردی۔
۴۔ "ہدایتہ الطالبین" آقائے عبدالنبی عراقی۔
۵۔ "امام علی ابن ابی طالب" آقائے رحمانی نجف اشرف۔
۶۔ "توضیح المسائل" آقائے سید محمد علی طباطبائی حال مقیم دمشق۔
۷۔ "الفقہ ج۱۹" آقائے شیرازی۔

امیر المومنین علیہ السلام اوراذان میں گواہی ولایت

عالم ربانی حافظ رجب البرسی اورآقائے کاظمینی البروجردی نیز علامہ فقیہ بزرگ حرعاملی لکھتے ہیں:

''سرکار امیر المومنین علیہ السلام خاکہ کعبہ میں تشریف لائے۔''

''خرّساً جداً ثم رفع راسہ الشریف فاذان و اقامہ و شھداللّٰہ بالواحد نیتہ و بمحمداً لرسالۃ و لنفسہ بالخلافۃ والولایۃ''(۳۰)

(ترجمہ) سرکار بیت اللہ میں تشریف لائے سر سجدہ سے بلند کیا اور اذان و اقامت کہی جس میں اللہ تعالیٰ کی واحدنیت کی گواہی' محمد مصطفیٰ کی رسالت کی گواہی' اپنی خلافت بلافصل اور ولایت کی گواہی دی۔

قارئین کرام!

کیا آپ نے یہ حدیث نہیں سنی؟

''الامام امام ولو کان سیہ''

(ترجمہ) امام امام ہی ہوتا ہے چاہے بچہ ہی کیوں نہ ہو۔

- ❖ کیا آپ اس بات کا انکار کر سکتے ہیں کہ علیؑ بیت اللہ میں ظہور پذیر نہیں ہوئے۔
- ❖ کیا آپ اس بات کا انکار کر سکتے ہیں کہ جناب امیر کیلئے دیوار کعبہ شق ہوئی؟
- ❖ کیا آپ یہ انکار کر سکتے ہیں کہ علیؑ نے تین دن آنکھیں نہ کھولیں۔
- ❖ کیا آپ یہ انکار کر سکتے ہیں کہ علیؑ نے رسول اللہ کے ہاتھوں پر کتب اسمانی کی تلاوت کی؟
- ❖ کیا آپ یہ انکار کر سکتے ہیں کہ علیؑ نے سانپ کے دو ٹکڑے کیے تھے؟

لیکن آپ انکار نہیں کر سکتے ......تو جو علیؑ بیت اللہ جیسے عظیم مقام پر تشریف لائے' آتے ہی کتب اسمانی کی تلاوت کرے اس کے لیے دیوار کعبہ شق ہو جاوے سب حقیقتیں آپ تسلیم کرتے ہیں۔

ان میں ایک حقیقت علی علیہ السلام نے لسان اللہ زبان سے بیت اللہ کے جوف میں پہلی اذان پہلی اقامت کہی جس میں کہا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلَ اللّٰه وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِياً وليُّ اللّٰه وَخَلِيْفَتَهُ بَلَافصل''

اب بتائیے کیا یہ فعل معصوم نہیں ...... کیا عمل معصوم نہیں ہے' کیا یہ امیر المومنین علیہ السلام نے خود ولایت کی گواہی نہ دی' کیا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ یہ جھوٹ علیؑ نے بولا ہے...... لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

جب اذان ابھی واجب نہیں ہوئی تھی' نماز واجب نہیں تھی اس وقت بھی اشھد ان علیاً ولی اللہ کی اذانیں کعبہ میں بلند کر دیں اور بتایا یہ جزو اذان ہے' فعل عمل معصوم ہے لہٰذا' علیاً ولی اللہ جزء اذان واقامت ہے۔"

علی ولی اللہ جزء اذان ہے...... فیصلہ آقائے علامہ تصدق حسین لکھنوَ

تحفۃ العوام مطبع ۱۸۸۴ء نولکشور بھارت فقیہ اہل بیت سرکار علامہ تصدق حسین نور اللہ مرقدہٗ بحوالہ منتخب الاعمال لکھتے ہیں کہ علیاً ولی اللہ جزء اذان واقامت ہے۔ فرماتے ہیں اکثر شیعوں کو بھی دھوکہ ہوا ہے کہ فصول اذان میں علیؑ" ولیُ اللہ داخل نہیں ہے بس تبرکاً کہنا جائز ہے۔ فرماتے ہیں کہ تمیز رہے' مذہب شیعہ اور دیگر مذاہب میں حالانکہ ثابت ہے کہ بسبب ظلم بنوامیہ حَیّ علیٰ خَیرُ الْعَمل تک بھی اذان سے خارج کر دیا گیا تو علیاً ولی اللہ کیسے رہ سکتا تھا۔ نام علیؑ کی وجہ سے محبان علیؑ قتل ہوئے۔ جناب امیر علیہ السلام کی عداوت میں دس امام شہید ہوئے۔ شیعہ اذان میں علیؑ" وَلیُ اللہ کیوں کر لے سکتے تھے۔ احادیث معتبرہ سے ثابت ہے کہ علیاً ولی اللہ اذان واقامت کا جز ہے جیسا کہ ارشاد معصومین علیہم السلام ہے۔

"مَنۡ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه مُحَمَّدُ رَّسُوۡلَ اللّٰـه فَلۡیَقُلۡ علیاً اَمِیۡرَ الۡمُوۡمِنِیۡنَ ولیُّ اللّٰه" (۳۱)

(ترجمہ) جو بھی کلمہ توحید و رسالت کہے اس پر واجب ہے کہ علیاً امیر المومنین ولی اللہ ضرور کہے۔

فرمایا کہ جو مابین میرے اور علیؑ لفظ علیؑ تک فاصلہ ڈالے گا اسے ہماری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔

کتاب لوامع میں وارد ہے عمار کہتے ہیں جناب مخبر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا' کیا اذان غیر شیعہ کی صحیح ہے فرمایا اذان اس کی صحیح نہیں ہے۔ حضرت فرماتے ہیں حدیث پیغمبر اسلام ہے" **انا و علی من نـور واحـد**" میرا علیؑ کا نور ایک ہے اور یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آدھا نور جزء اذان وتشہد اور آدھے کی گواہی دینے سے نماز باطل ہو جاوے۔ جو کلمہ جملہ بدعت ہو اس کا تبرکاً کہنا بھی بدعت ہے۔ قصد رجاء کہنا

بھی بدعت ہے۔ ثابت ہوا ایک سو پندرہ سال پہلے لکھی جانے والی کتاب میں عالم ربانی فرماتے ہیں علیؑ ولی اللہ جزو اذان ہے۔

اذان غیر شیعہ درست نہیں ہے کیوں؟ اس لیے کہ اس میں ولایت امیرؑ کی گواہی نہیں ہے۔ علیؑ و محمدؐ کے درمیان لفظ علیؑ کا فاصلہ دینے والوں کو شفاعت رسولؐ نصیب نہیں ہوگی تو جو اسے اذان کا حصہ بھی نہ مانتا ہو وہ جنت میں کیسے جا سکتا ہے۔

دشمنان آل محمد علیہم السلام نے بھی شہادت ثالثہ کو جزو اذان تسلیم کیا ہے

جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ کتاب ''السلافۃ فی امر خلافۃ'' حضرت عبداللہ مراغی مصری جو کہ ایک سنی عالم دین ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ سلمان وابوذر دور رسالتؐ میں اپنی اذانوں میں اشھد ان علیاً ولی اللہ کہتے تھے۔ اب ہم مزید اس پر شہادت پیش کرتے ہیں۔

ایک متعصب ترین شخص امام ابواللیث الھروی کی عبارت جو کتاب ''فاروقی شریعۃ'' میں ہے' وہ لکھتے ہیں:

> ''کہ در حین حیات رسول خدا پنج بار در مدت شش ماہ و نہ ماہ اتفاق ایں مقال افتاد رفضہ را از ین جا دست وادہ کہ این الفاظ در اذان واقامت می بردارند اما نمید انند کہ این حکم منسوخ شدہ کہ مشائخ صحابہ گاہے آن را در زمانہ خلافت خود در اذان واقامت نہ گفتہ اند بلکہ احدے اگر ایں امر جرأت کرد حضرت فاروق او را تادیب شدید میگرفت''

> (ترجمہ) یہ رسولؐ اللہ کی حیات کے زمانہ میں چھ مہینے کی صورت میں اور پھر نو مہینے کے اندر اندر یہ قول پانچ دفعہ کہے جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں سے رافضیوں کو یہ موقعہ ملا کہ ان الفاظ کو اذان واقامت میں کہتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ ان الفاظ کے کہنے کا حکم منسوخ ہو چکا تھا اس لیے بڑے شیخوں کے زمانہ میں ان الفاظ کو کبھی نہیں کہنے دیا گیا بلکہ اگر کوئی ایک شخص بھی ان الفاظ کو اذان واقامت میں کہہ دیتا تو حضرت فاروق اس کو ادب سکھلاتے اور بڑی سختی سے پکڑتے۔

''خود را بعلی می چسپانند بروایت منسوخ متمسک میشوند چنانچہ شعار خود ساختہ الذکر در اذان اقامت علیاً ولی اللہ میگویند واین گفتن را عین دین می انگارند ونمی دانند کہ اکابر صحابہ در ترک آن کوشیدہ اند اگر جواز میداشت از ایشاں اول صادر میگردید ایں مبحث را از کتاب معارف عثمانیہ بہ بسط تام نوشتہ امر عبدالرحمٰن عسقلانی'' (۳۲)

(ترجمہ) یہ رافضی لوگ خود کو علی سے چپکاتے ہیں اور منسوخ حدیث پر عمل کرتے ہیں انہوں نے اذان و اقامت میں علیاً ولی اللہ کہنا اپنا شعار بنالیا ہے اور ایسا کہنے کو حقیقی دین سمجھتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ بڑے صحابہ نے علیاً ولی اللہ کو بند کرنے کی بڑی کوشش کی تھی اگر یہ جائز ہوتا تو وہ پہلے خود اس پر عمل کرتے۔

قارئین کرام!

حقیقت ہزار پردے میں چھپی ہو ظاہر ہو کر رہتی ہے۔ اس فارسی عبارت سے جو دو مندرجہ بالا پیروں میں رقم کی گئی ہے اس سے یہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

۱۔ حین حیات رسالتؐ میں شہادت ثالثہ جاری ہو چکی تھی۔

۲۔ اسے خود رسول اللہ نے بند نہیں کیا بلکہ بزرگ صحابہ نے بڑی کوشش کر کے بند کیا ہے۔

۳۔ موصوف نے یہ لکھا ہے اس حدیث کو منسوخ کیا گیا مگر جس حدیث سے اسے منسوخ کیا گیا وہ حدیث پیش کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔

۴۔ جو یہ شہادت ثالثہ اذان و اقامت میں ادا کرتا حضرت......اسے سزا دیتے۔

۵۔ علیاً ولی اللہ صحابہ نے روکا ہے نہ کہ رسول کائنات نے ہمیں اس پر بحث کی ضرورت نہیں۔

ہمارے مدعا ثابت کرنے کیلئے یہی کافی ہے کہ علیاً ولی اللہ جزء اذان و اقامت ہے۔

علیاً ولی اللہ جزء اذان نہیں تو پھر اشھد ان محمداً رسول اللہ بھی جزء اذان نہیں ہے

آپ اگر تاریخ کا بغور مطالعہ کریں تو سمجھنے میں مشکل پیش نہیں آئے گی مگر یہ مطالعہ کرنے کا ان شھر یہ خوروں کے پاس وقت ہی کہاں ہے۔ یہ تو سارا وقت مال امام بٹورنے' حق سادات کو حاصل کرنے

میں صرف کرتے ہیں۔ یہ پتہ چلاتے رہتے ہیں مال دار اسامی کون ہے' اسے کس طرح دام تزویر میں پھانسنا ہے اسے عذاب سے کیسے ڈرانا دھمکانا ہے اور شرعی بدمعاشی سے پیسہ کس طرح نکلوانا ہے۔ ایک وقت ایسا تھا کہ شہادت رسالت کو بھی نکال دیا گیا جیسا کہ روایت ذیل سے ظاہر ہے:

"ان المنافقین والملاحدة کانو اتیھمون النبی بانه ادخل اسمه فی الاذان من عند نفسه واعلن به فی المنابر للشهرة و طلب النجاه" (۳۳)

(ترجمہ) منافقین اور ملحدین آنحضرت پر تہمت لگاتے تھے کہ انہوں نے اپنا نام اذان میں خود شامل کیا ہے اور شہرت وطلب جاہ کیلئے منبروں پر اعلان کیا۔ معاذ اللہ!

نیز علامہ زمخشری کی کتاب ربیع الابرار سے ثابت ہے کہ بنو اُمیہ ہمیشہ اذان میں آنحضرت کا نام سن کر کڑ ہتے' جلتے تھے چنانچہ "مروج الذھب" میں مسعودی نے یہ واضح لکھا ہے جب اذان میں اشھد ان محمد رسول اللہ کا جملہ آتا تو پسر سفیان یہ چلا کر کہتا بس نہیں چلتا ورنہ میں یہ نام محمد ایسی جگہ دفن کردوں کہ دوبارہ اُبھر نہ سکے۔

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ منافقین کی یہ صورت حال تھی کہ انہوں نے تہمت لگادی کہ اذان میں نام رسالت مآبؐ شامل نہیں بلکہ معاذ اللہ حضورؐ نے خود اپنا نام بلند کرنے کیلئے شہرت کیلئے اذان میں یہ نام شامل کیا۔

آپ اندازہ فرمائیں جو لوگ اشھد ان محمد رسول اللہ کو جزء اذان نہیں سمجھتے تھے وہ اشھد ان علیاً امیر المومنین ولی اللہ کو کیسے برداشت کرتے۔

حی علی خیر العمل ہی ولایت امیر المومنین کا اعلان ہے

جلسہ خم غدیر میں بڑی مشکل سے اعلان ولایت سے پہلے حضورؐ نے بلال کو حکم دیا کہ اذان میں حی علی خیر العمل کہو۔ حضورؐ کے انتقال کے بعد بلال کو اذان دینے سے روک دیا گیا' کیوں؟

کیا بلال اذان غلط دیتا تھا؟ ہرگز نہیں۔ روکا اس لیے گیا...... کہ حی علی خیر العمل میں بظاہر تو کوئی قباحت نہ تھی لیکن روکنے والے جانتے تھے کہ یہ خیر العمل کیا ہے۔ آپ مذہب امامیہ کی کتب معتبرہ کا مطالعہ

کریں تو پتہ چل جائے گا کہ اس جملہ سے مراد ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہے جیسا کہ شیخ صدوق علیہ رحمہ نے علل الشرائع اور معانی الاخبار میں وضاحت کی ہے کہ حی علی خیر العمل سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے۔ اگر اذان میں اشھد ان علیا ولی اللہ نہ بھی ہو تو ولایت جزء اذان ہے۔

- ❖ قارئین شاید آپ نہیں جانتے کہ یہی کلمہ حی علی خیر العمل کہنے پر حضرت حسین بن علیؑ کو شہید کیا۔ بنو عباسیہ نے کئی دیگر سادات کو تہہ تیغ کر ڈالا۔
- ❖ نور الدین زنگی نے ۵۴۲ھ میں اسی شہادت عظمیٰ کی وجہ سے حلب میں سنی شیعہ فساد برپا کر دیا اور یہ فساد ۵۷۰ھ تک جاری رہا۔ دونوں طرف سے کشت و خون کے واقعات ہوتے رہے حتیٰ کہ سلطان سلیم خاں عثمانی کے دور میں شیخ نوح حنفی کے فتوی کی وجہ سے دس ہزار سے زیادہ شیعان علیؑ قتل کر دیئے گئے۔
- ❖ اور ۱۲۱۲ھ میں جامع مسجد حلب میں ماہ رمضان المبارک میں پھر مذہبی فساد برپا کیے گئے حتیٰ کہ حلب شہر شیعوں سے خالی ہو گیا۔
- ❖ تاریخ الغزی ص ۱۹۲ اسی شہادت ولایت پر چالیس ہزار سے زائد شیعہ و سادات قتل کیے گئے۔ حکومتیں اکثر مخالفین کی تھیں اکثر مساجد دشمنانِ اہل بیت کے قبضہ میں تھیں۔ شیعہ گھروں میں چھپ چھپ کر نماز پڑھنے پر مجبور تھے۔
- ❖ باوجود اس کے ذرہ بھر آزادی کا سانس نصیب ہوا شہادت ولایت کی ترویج شروع کر دی آج بھی یہ شیعت کی پہچان ہے۔

اب بھی تمہیں اگر اس شہادت عظمیٰ کو بدعت کہنا ہے' اس کی مخالفت کرنا ہے تو پھر تم میں اور شہادت ثالثہ کو نکالنے والوں اور حلب کے شیعہ دشمنوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اصل مجتہد کی علامت یہی ہے کہ وہ ولایت علیؑ کا حامی اور مویئد ہو۔

۳۵۸ھ مصر میں اذان اور شہادت ثالثہ کی ترویج

علامہ سید حسن الامین لکھتے ہیں:

"لما دخل القائد جوهر بجيشه المظفر و شهد صلوٰة الجمعة فی ۸ جمادی الاولی سنة ۳۵۸ھ بجامع ابن طولون اذن المؤذنون بقولهم حی علی خیر العمل ثم اذن فی الجامع الازهر و جميع المساجد الاخرى و كان الاذان ايام الفاطمین یتضمن ایضاً بعض الدعوات لمذهبية لقولهم علی خیر البريه" (۳۴)

(ترجمہ) جب قائد فاطمی جوہر اپنے کامیاب لشکر کے ساتھ بروز جمعہ ۸ جمادی الاول ۳۵۸ھ کو جامع ابن طولون قاہرہ میں داخل ہوا تو مؤذنوں نے اذان میں حی علی خیر العمل کہا پھر یہی اذان جامع الازہر اور دیگر تمام مساجد میں بھی دی گئی۔ خلفاء فاطمین کے زمانہ میں اذان میں دیگر مذہبی دعوات کا بھی ذکر کیا جاتا تھا مثلاً علی خیر البشر۔

❖ خلفا فاطمیہ نے بڑے پیانے پر عید میلاد النبیؐ اور عید غدیر کا اہتمام کیا اور ۳۴۹ھ میں روز عاشورہ بڑے بڑے علماء وقاضی سیاہ لباس میں ملبوس ہو کر سارا دن قرآن اور مرثیہ خوانی امام مظلوم پڑھتے تھے اور دستر خوان حزن پر فاقہ کشی کروائی جاتی تھی۔ مکمل بازار بند کیے جاتے تھے۔ (۳۵)

گویا کہ قرن چہارم میں شہادت ثالثہ در اذان ایران عراق سے تجاوز کر کے مصر میں مروج ہو چکی تھی۔

قارئین کرام! یہ دور حکومت فاطمیہ ۳۵۸ھ سے شروع ہوا گویا کہ یہ واقع غیبت کبریٰ کے دور سے متصل تعلق رکھتا ہے۔ شیعہ اکثریت ریاستوں میں اذان و اقامت کے اندر یہ شہادت ثالثہ مشہور عام ہو چکی تھی اور رائج سکوں پر بھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌ وَلِیُّ اللّٰه لکھوا دیا گیا۔

قرآن میں اذان علیؑ کا نام ہے

متعدد احادیث میں وارد ہے کہ قرآن مجید میں اذان علی علیہ السلام ہی کا نام ہے چنانچہ سرکار خطبہ افتخاریہ میں ارشاد ہوتا ہے:

"اَنَا اَذَانُ اللّٰہِ فِی الدُّنیاَ وَمَوذَنہٗ فِیْ الآخِرَۃ"

(ترجمہ) میں دنیا میں اللہ کی اذان ہوں اور آخرت میں اس کا مؤذن ہوں۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں:

"ان لعلی آیۃ فی کتاب اللّٰہ لایعرفھا اکثرالناس قولہ اذن مؤذن بینھم یقول الا لعنۃ اللّٰہ علی الذین کذبوا بولایتی واستخفوا بحقی" (۳۶)

(ترجمہ) اللہ کی کتاب میں علیؑ کیلئے ایک آیت ہے جس کو اکثر لوگ نہیں جانتے وہ یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان علیؑ ایک مؤذن کے طور پر اذان دیں گے کہ آگاہ ہو جاؤ کہ جن لوگوں نے میری ولایت کو جھٹلایا اور میرے حق کو چھپایا ہے ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے:

"اذان من اللّٰہ و رسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللّٰہ بری من المشرکین و رسولہ" (توبہ)

(ترجمہ) حج اکبر کے دن اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ایک اذان ہے اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری ہے۔

جناب علی ابن الحسینؑ اور امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں' وہ اذان کیا ہے:

"ھو اسم نحلہ اللہ علیاً من السما فسماہ اللہ اذاناً" (۳۷)

(ترجمہ) وہ اذان علیؑ کا نام ہے جو ان کو اللہ نے آسمان سے نازل کر کے عطا فرمایا ہے۔

ابن عباس کی دوسری روایت میں منقول ہے:

"فالاذان امیرالمومنین علی ابن ابی طالب ھونداء الذی ینادي"

(ترجمہ) اذان سے مراد خود امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور وہ خود ہی نداء اذان ہیں جن کی منادی کی جائے گی۔

قارئین کرام!

حیرت اس بات پر ہے کہ علیؑ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف اذان ہے۔ قرآن شاہد ہے علی من جانب اللہ و رسول خود اذان ہیں۔ یعنی نہ اللہ خود اذان ہے نہ رسول خود اذان ہے۔ اذان صرف علی علیہ السلام ہیں جو مکمل وجود مجسم اذان ہیں وہ ملاؤں کی نظروں میں جزء اذان بھی نہیں ہے۔ اللہ اور اس کا رسول خود اذان نہیں ہیں لیکن ملاں لوگ ان کی گواہی کو جزء اذان گردانتے ہیں اور پھر ثابت ہوا علیؑ ایک مؤذن کے طور پر اذان دیں گے اور کہیں گے کہ آگاہ ہو جاؤ جن لوگوں نے میری ولایت کو جھٹلایا ان پر لعنت ہو۔ علی علیہ السلام اذان دیں گے کہ میری ولایت کو جھٹلانے والوں پر لعنت ہو۔

اسلوب عبارت بتا رہے ہیں کہ ولایت کو جھٹلانے والے پر لعنت ہو اور یہ لفظ ولایت اور جھٹلانا اور پھر منکر ولایت پر لعنت کرنا یہ سب عمل دوران اذان ہوا۔

شیخ صدوق علیہ رحمہ اور اذان میں تیسری گواہی

کہا جاتا ہے کہ شیخ صدوق علیہ رحمہ نے "**من لا یحضر الفقیہ**" میں لکھا ہے کہ علیاً ولی اللہ مفوضہ کی ایجاد ہے کہ جزء اذان و اقامت نہیں ہے۔

(۱) اگر اس لکھے ہوئے کو صحیح مان لیا جاوے۔ شیخ صدوق کا شہادت ثالثہ کی مخالفت کرنا ہی اس امر کی دلیل ہے کہ اس وقت اذانوں میں یہ گواہی عام ہو چکی تھی۔

(۲) شیخ صدوق اپنے دور کے مقصرین میں سے تھے جیسا کہ شیخ مفیدؒ وغیرہ کے کلام سے ثابت ہے۔

(۳) شیخ صدوق کی ولادت ۳۰۶ھ میں ہوئی اس وقت وکیل امام زمانہ حضرت حسین بن روح کا زمانہ تھا جنہوں نے ۳۲۶ھ میں انتقال فرمایا۔

(۴) علیاً ولی اللہ اگر جزء اذان نہ ہوتا یا بدعت ہوتا تو پھر شیخ صدوق کو علم تھا کہ شہادت ثالثہ

بدعت ہے لیکن یہ علم وکیل امام حسین بن روح کو کیوں نہ ہو سکا کہ مفوضہ نے یہ بدعت ایجاد کی ہے۔ دین میں یہ نیا اجراء ہوا ہے اس کو روکا جائے۔

(۵) اگر اس شہادت ثالثہ مقدسہ جسے بدعت سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کو روکنے کیلئے وکیل امام زمانہ حضرت حسین ابن روح نے امام زمانہ سے یہ شکایت کی ہو تو اس کا ثبوت پیش کیا جاوے۔

(۶) یا پھر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کی طرف سے اس بدعت کو روکنے کیلئے کوئی توقیع برآمد ہوئی ہو تو حوالہ پیش کیا جاوے۔

(۷) ۳۲۶ھ تا ۳۲۹ھ تک آخری وکیل ابوالحسن علی ابن محمد سمری کا زمانہ رہا۔

(۸) کیا ان دو غلامان کی یہ ذمہ داری نہیں تھی کہ امام علیہ السلام کو ان بدعتوں سے آگاہ کرتے کہ آپ کے شیعہ بدعتوں کا اجراء کر رہے ہیں انہیں روکیے۔

(۹) اگر امام علیہ السلام نے کسی مقام پر شہادت ثالثہ پڑھنے والوں کو روکا ہو تو ایک حوالہ پیش کیا جاوے۔

(۱۰) غیبت کبریٰ کے دور میں آخری توقیع ۲۳ ذوالحج بروز جمعرات ۴۱۲ھ میں بنام شیخ مفید وارد ہوئی جیسا کہ احتجاج طبرسی ج ۲، ص ۳۲۴ میں موجود ہے۔ اس توقیع میں امام علیہ السلام نے شیخ مفید علیہ رحمہ کو جو شیخ صدوق سے بھی بعد میں آنے والے ہیں آگاہ کیوں نہ کیا کہ اذان واقامت میں شہادت ثالثہ کو ختم کیا جاوے بلکہ اس توقیع مبارک میں یہ الفاظ درج ہیں۔ شیخ مفید ہم تمہارے ہر حال سے واقف ہیں۔ تمہاری کوئی خبر ہم سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ پانچ وقت کی اذان کا علم بھی تو ضرور ہوگا۔ پھر روکا کیوں نہ یا پھر مفوضہ کا ذکر کیوں نہ کیا کہ ان کے خلاف جہاد کرو۔

(۱۱) ثابت ہوا امام زمانہ نے اپنے دو غلاموں اور شیخ مفیدؒ کی توقیع میں انہیں نہ روک کر اس بات کی تائید کر دی کہ اصلی اذان ہی علیاً ولی اللہ سے ثابت ہوتی ہے۔

(۱۲) اس دور کے فقہاء نے شیخ صدوق کی بڑی مخالفت کی تھی کیونکہ یہ حضرت نبی آخرالزمان کے سہو ونسیان کے معاذ اللہ قائل تھے۔

(۱۳) عین ممکن ہے کہ شیخ صدوق کا شہادت ثالثہ کی مخالفت کرنا تقیہ کے بنیاد پر ہو بلکہ ایسا ہی ہے کیونکہ ''**من لایحضر الفقیه**'' کے بعد انہوں نے کتاب ''الھدایہ'' لکھی جس میں انہوں نے امام صادق علیہ السلام سے اذان کی ۲۰ فصول کا ذکر کیا ہے اور یہ اس امر کی دلیل ہے پہلے والی روایت کسی مجبوری یا خوف پر مبنی حالات کے تحت لکھی گئی۔

(۱۴) غیبت صغریٰ سے ہی اذان واقامت میں گواہی ولایت علیؑ جاری تھی بلکہ اگر وہ کتابیں جو جناب صادق آل محمدؑ نے سینکڑوں کے حساب سے اپنے صحابہ سے مرتب کروائی موجود ہوتیں تو یہ جھگڑے ختم ہو جاتے ان سے پتہ چلتا کہ شہادت ثالثہ دور رسالت سے شروع ہوئی آج تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ انشاء اللہ!

مولائے کائنات بحق محمد وآل محمد علیہم السلام ہمیں سرکار امام زمانہ کی زیارت نصیب فرمائیں اور سرکار کی لسان اللہ زبان سے ان کے جد اطہر کی ولایت کی گواہی سننا ہمارے مقدر میں ہو۔ ان کے قدموں میں سر رکھ کے سجدہ کریں اور تشہد نماز میں تیسری گواہی کو سننے کی مولا توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین یا رب العالمین بحق محمد وآل طیبین الاطاہرین المعصومین۔

قارئین! فقیہ بزرگ فاضل لنکوانی نے ''جامع المسائل'' ج ۲ میں لکھا ہے:

''شیخ صدوق کا دور تقیہ کا دور تھا۔ یہ مفوضہ والی روایت تقیہ کی بنا پر لکھی گئی ہے۔''

نیز مفوضہ پر اعتراض ہے شیعوں پر نہیں کیونکہ مفوضہ اپنی اذانوں میں **اَشْھد اَنَّ علیاً خیر البَریه** کہتے تھے۔ یہ اعتراض اُن پر ہے جبکہ شیعہ **اَشھد اَنَّ علیاً ولی اللّٰه** کہتے ہیں۔ وہ مفوضہ فرقہ شیعوں کے علاوہ ہے۔

جناب امام صادق علیہ السلام اور اذان

اب ہم اصول کافی ج ۲ اور امالی شیخ صدوق سے سرکار امام صادق علیہ السلام سے مروی ایک اذان سناتے ہیں جب خداوند متعال نے زمین وآسمان کو خلق کیا تو منادی کو حکم دیا کہ ندا کرے پس تین مرتبہ ندا دی۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ ۳ مرتبہ

اشھد ان محمداً رسول اللہ ۳ مرتبہ

اشھد ان علیاً امیر المومنین حقا ۳ مرتبہ (۳۸)

اس حدیث مبارکہ سے چند ضروری باتیں سامنے آتی ہیں:

ا۔ زمین و آسمان کی تخلیق کے وقت اذان جیسا کہ قرآن مجید سورہ جمعہ میں **اذا نودی للصلوٰۃ** سے مراد اذان ہے یہاں بھی نداء کے معنی اذان کے ہیں' اذان کا حکم دیا۔

ب۔ ایک فرشتے نے یہ اذان کہی جس میں گواہی توحید' گواہی رسالت اور گواہی امرۃ امیر المومنین شامل ہے اور جزء بن کر وارد ہوئی کیونکہ حکم پروردگار تھا۔

ج۔ فقہ کا مسئلہ ہے کہ جب نومولود بچہ ہو تو اس کے کان میں اذان و اقامت کہی جاتی ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو خلق فرمایا' ان کی تخلیق پر اذان کا حکم دیا کہ آسمان و زمین کی خلقت پر میری توحید میرے حبیب کی رسالت میرے ولی کی ولایت کی گواہی سن لیں کہ ان میں بسنے والی ہر مخلوق پر یہ شہادت دینا واجب ہوگی۔

جناب فاطمۃ الزہراؑ اور اذان

دختر رسولؐ جناب فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے مروی ہے کہ میرے بابا نے ارشاد فرمایا کہ شب معراج جب سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا بعدہ مقام قاب قوسین اَو ادنیٰ پر پہنچا تو میں نے اللہ تعالیٰ کو دل کی آنکھوں سے دیکھا نہ کہ ظاہری آنکھوں سے دیکھا میں نے سنا۔

"اذاناً مثنیٰ مثنیٰ واقامۃ و تراً وتراً"

(ترجمہ) اذان کی فصل دو دو مرتبہ اور اقامت کی ایک ایک مرتبہ اذان دینے والا کہہ رہا تھا۔

"یا ملائکتی و سکان سمواتی و ارضی و حملته عرشی اشهدوا انی لا اله الا الله وحده لا شريك له۔

(ترجمہ) اے میرے ملائکہ اے آسمان پر رہنے والو زمین اور عرش کو اٹھانے والو گواہی دو کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میرا کوئی شریک نہیں ہے۔

قالو اشهدنا۔ ہم سب نے کہا ہم نے گواہی دی۔

پھر فرمایا:

"اشهد وایا ملائكتی و سكان سماواتی و ارضی و حملته عرشی ان محمداً عبدی و رسولی"(۳۹)

(ترجمہ) اے میرے ملائکہ اے آسمان و زمین کے رہنے والو اے عرش کو اٹھانے والو گواہی دو کہ محمدؐ میرے عبد اور رسول ہیں۔

"اشهد و ایا ملائكتی و سكان سمٰواتی وارضی وحملته رشی اَنَّ علیاً ولیّ وَ ولی رَسولی و ولی المومنین بعد رسولی"

(ترجمہ) اے میرے ملائکہ اے آسمان و زمین میں رہنے والو اے عرش کو اٹھانے والو گواہی دو کہ علیؑ میرے ولی ہیں، میرے رسول کے ولی ہیں، تمام مومنین کے ولی ہیں بعد از میرے رسول **"قالواشهدنا واقررنا"** کہا ہم گواہی بھی دیتے ہیں اقرار کرتے ہیں۔

حاصل نظر:

- ازان خود جناب امیر علیہ السلام کا نام ہے۔
- جناب صادق آل محمد علیہ السلام نے جو ازان بوقت تخلیق ارض و سماء بیان فرمائی اس میں شہادت ثالثہ مقدسہ کا ذکر موجود ہے۔
- جناب فاطمۃ الزہرا نے جو روایت اپنے بابا سے بیان فرمائی اس کی ازان معراج میں بھی ولایت علیؑ کی گواہی موجود تھی۔
- زمین و آسمان عرش و فرش کے باسیوں پر تین ہی گواہیوں پر مشتمل ازان واجب ہے۔
- جو زمین پر رہ کر زمین کا رزق کھا کر یہ ازان نہیں کہتا بلکہ ولایت علیؑ کی مخالفت کرتا ہے

اس کا زمین پر رہنا' زمین کا رزق کھانا شرعاً حرام ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے۔

اذان بحکم یزدان الی النبی آخرالزمانؐ

تنویر الایمان ثقۃ الاسلام یعقوب کلینی در رسالہ اصلاح لکھا

حضرت رسالت مآبؐ فرماتے ہیں جس رات مجھے معراج ہوئی بالائے آسمان پہنچا تو تمام انبیاء نے میری اقتداء میں نماز ادا کی۔ امام الانبیاء کا خطاب پایا اتنے میں ساتویں آسمان پر ایک فرشتہ جس کا نام کلکائیل تھا اس نے اذان دی جس میں دو مرتبہ اشھد ان امیر المومنین علیا ولی اللہ کہا۔ جب اذان ختم ہوئی میں نے پوچھا تجھے اذان حضرت علیؑ کی ولایت کی گواہی دینے کیلئے کس نے کہا۔ کلکائیل نے جواب دیا مجھے خداوند متعال نے فرمایا تھا جب تو اذان دے گا تو میرا حبیب تجھ سے سوال کرے گا تو کہہ دینا مجھے اشھد ان امیر المومنین علیا ولی اللہ کا اذان میں کہنے کا ذات خداوند متعال نے فرمایا ہے۔ نیز فرمایا ہے جب معراج سے واپس جاویں تو اپنی اُمت کو یہی اذان تعلیم دینا۔ ان سے کہہ دینا علی ولی اللہ میرے اور تمہارے درمیان وسیلہ ہے اس سے غافل نہ ہونا اور یاد رکھو:

"لا تتم اذانکم ولا اقامتکم ولا صلوٰتکم ولا صومکم ولا حجکم ولا زکوٰۃ کم ولا مبداء کم ولا معاکم الا بذکر علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام"

(ترجمہ) نہ تمہارے اذان مکمل ہوگی نہ اقامت نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ زکوٰۃ نہ ولایت نہ مرنا مگر ذکر علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے۔

علیاً ولی اللہ جزء اذان ہے

"وفی مصابیح الرشاد للسید محمد الطبرسی انه کان فی عهد النبی و ترک فی زمان خلفا بنی اُمیه"

مصابیح الرشاد سید محمد طبرسی میں ہے کہ کلمہ علیاً ولی اللہ کا زمانہ نبی میں ہونا ثابت ہے جو بنی اُمیہ کے زمانہ میں متروک ہوا۔ (۴۰)

نیز تنویر الایمان میں سرکار کلینی نے حدیث لکھی ہے جس میں منجملہ کلمات کے اذان میں اشہدان امیر المومنین وامام المتقین علیاً ولی اللہ تک موجود ہے۔

شہادت ثالثہ...... بلا حساب جنت لے جائے گی

علی ابن فاضل مازندرانی فرماتے ہیں کہ میں دمشق میں شیخ اندلیسی سے تحصیل علم میں مشغول تھا۔ اچانک شیخ کو اپنے والد کی بیماری کا خط آیا۔ شیخ جزیرہ اندلیس جانے کیلئے تیار ہوا۔ طلبہ کی ایک جماعت بھی ساتھ جانے کیلئے تیار ہوئی۔ میں بھی ساتھ چل دیا۔ ابھی اندلس کی پہلی بستی آئی کہ میں بیمار ہو گیا۔ علاج کے بعد تین دن میں تندرست ہو گیا۔ ایک قافلہ پہاڑ سے اترا دریا کے غربی کنارے بیٹھ گیا۔ ایک شخص نے کہا یہ قافلہ ''بدیر'' سے آیا ہے۔ ''بدیر'' جزیرہ رافضہ دریا کے کنارے واقعہ تھا جب رافضہ کا نام سنا تو رافضیوں کو دیکھنے کا شوق پیدا ہوا جو وہاں سے چوبیس دن کا راستہ تھا۔ میں نے ایک خچر کرایہ پر لیا اور جزیرہ روافض روانہ ہو گیا۔ اس جزیرہ کے دروازہ کے پاس پہنچا تو وہاں میں نے کسی سے پوچھا کہ مسجد کہاں ہے اس نے بتایا میں مسجد میں داخل ہوا اور ایک طرف بیٹھ گیا۔ مؤذن نے اذان ظہر دی جس میں حی علی خیر العمل کہا۔ فارغ ہو کر تعجیل فرج کی دعا پڑھی۔ لوگ شیعہ طریقہ سے وضو کرنے لگے۔ ایک نہایت خوبصورت شخص نے نماز پڑھائی میں تھکن کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکا اس شخص نے فارغ ہو کر مجھ سے پوچھا۔

"وسئالونی عن حالی و من این اصلی وما مذهبی"

(ترجمہ) تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ تمہارا مذہب کیا ہے' میں نے جواب دیا ''انی عراقی'' میں عراق کا رہنے والا ہوں اور میرا مذہب اسلام ہے۔

"اقول اشهد ان لا الـه الا اللـه وحده لا شريك لـه و اشهدان محمداً عبده و رسوله ارسله بالهدی و دين الحق"

جب میں نے شہادتین پڑھیں۔

فقالو الی اس نے مجھے کہا:

لم تنفعك هاتان شهادتان

یہ دو گواہیاں تمہیں کچھ فائدہ نہیں دیں گی۔

لم لا تقول الشهادة الاخری لتدخل الجنة بغیر حساب۔

وہ گواہی کیوں نہیں دیتا جو بغیر حساب جنت لے جاتی ہے۔

فقلت لهم وما تلك الشهادة الاخری

وہ تیسری گواہی کیا ہے میں نے پوچھا۔

"فقال لی اَشهَدُ اَنَّ اَمِیرَ المُومِنِینَ عَلیاً وَلیُّ اللهِ وَالائمَةَ من وَلِدِهِ وَاوْصَیاء رَسُول اللهِ"(۴۱)

کہا وہ گواہی جناب امیر علیہ السلام کی ولایت کی گواہی اوران کے گیارہ معصوم بیٹوں کی گواہی ہے۔

یہ سن کر میں بہت خوش ہوا سفر کی تھکاوٹ دور ہوگئی۔ انہیں آگاہ کیا میرا مذہب بھی وہی ہے جو آپ کا ہے۔

قارئین کرام! یہ واقعہ بہت طویل ہے جس کا تعلق بلا واسطہ جزیرہ خضرء سے ملتا ہے یہ پیش نماز امام زمانہ کی طرف سے مقرر تھے بس ہم اتنا کہتے ہیں اس شہادت کو ادا کرنے والا بلا حساب جنت میں جائے گا۔

اذان حسین علیہ السلام اور علیاً ولی اللہ

جب جناب سید الساجدین علیہ السلام رہا ہو کر کربلا پہنچے تو وہاں ایک شخص کو مجاور پایا جو کہ لشکر یزید سے تعلق رکھتا تھا۔ اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ میں گیارہ محرم کو کسی کام کیلئے کربلا میں ٹھہر گیا جب شام ہوئی تو مقتل سے ایک سر بریدہ گردن سے اذان بلند ہوئی جو گواہی دے رہا تھا:

"اَشهَدُ اَنَّ عَلیاً اَمِیرَ المُومِنِینَ وَلِیّ اللهِ"(۴۲)

جب میں نے قریب جا کر دیکھا تو وہ لاشہ حسین ابن علی علیہ السلام تھا۔ وہ سپاہی کہتا ہے میں حیران ہوا کہ یہی گواہی ختم کرنے کیلئے تو کربلا میں یہ جنگ معرض وجود میں آئی۔

قارئین! اذان کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام نے خود اپنے بابا کی ولایت کی گواہی دی۔

امام مظلوم سے عقیدت رکھنے والو عزاداری سید الشہدا برپا کرنے والو مظلوم کی صدائے ولایت ہمیشہ یاد رکھنا۔ اپنی اذانوں اقامتوں اور نمازوں کو زینت دو گواہی ولایت امیر المومنین علیہ السلام سے یہی خواہش مظلوم کربلا تھی۔

....

حواشی:

۱۔ کتاب الہدایہ ص ۳۰ مطبوعہ ایران، بحار الانوار ج ۸۴، ص ۱۱۱، مستدرک الوسائل علامہ حسین نوری، ج ۱، ص ۲۵۳۔

۲۔ الوافی، ج ۱، ص ۸۸۔

۳۔ مستدرک الوسائل آقائے نوری۔

۴۔ الہدایہ فی جزعیۃ الشہادۃ الولایۃ ص ۱۴۔

۵۔ مستند العروۃ الوثقیٰ ج ۲، ص ۲۸۸، مطبع نجف۔

۶۔ الہدایہ فی جزعیۃ الولایۃ، ص ۱۶۱، طبع اول قم۔

۷۔ ''الھدایۃ فی کون الشہادۃ بالولایۃ فی الاذان والاقامۃ جزء کسائر الاجزاء''۔

۸۔ شرح رسالۃ الحقوق، ج ۳، ص ۱۱۳۔

۹۔ الفقہ، ج ۱۹، باب الاذان آقائے محمد شیرازی۔

۱۰۔ صحیفۃ الابرار، ج ۲، ص ۸۶، آقائے مامقانی۔

۱۱۔ سر الایمان، ص ۱۴، مطبع نجف۔

۱۲۔ سر الایمان، ص ۵۶، مطبع نجف اشرف۔

۱۳۔ رسالۃ عملیہ ذخیرۃ العباد، ص ۴۶۔

۱۴۔ قواعد الدین، ص ۲۲۷۔

۱۵۔ کتاب الہدایۃ فی کون الشہادۃ بالولایۃ فی الاذان والاقامۃ جزء کسائر الاجزاء، ص ۷۳ طبع ایران
۱۶۔ حاشیہ مدارک الاحکام۔
۱۷۔ القطرۃ آقائے سید احمد مستنبط، بحار الانوار مجلسیؒ۔
۱۸۔ روضۃ المتقین، ج ۲، ص ۲۴۶۔
۱۹۔ سرالایمان، ص ۴۱۔
۲۰۔ بحار الانوار، ج ۸۴، ص ۱۱۲۔
۲۱۔ الحدائق، ج ۷، ص ۴۰۴۔
۲۲۔ الہدایۃ، ص ۱۴۔
۲۳۔ جواہر الکلام آقائے شیخ محمد حسن، ج ۲، ص ۲۱۱۔
۲۴۔ القوانین الشرعیۃ، ج ۱، ص ۲۸۵۔
۲۵۔ القوانین الشرعیۃ، ج ۱، ص ۱۵۰ آیت...... محمد علی طباطبائی دمشق۔
۲۶۔ اعجاز شناسی ونصائح المعصومین، ص ۲۵۲، مطبع ایران، آقائے سید محمد علی البروجروی الکاظمینی۔
۲۷۔ ایضاً ص ۲۵۴، ص ۲۵۱، امام علی ابن ابی طالب آقائے رحمانی۔
۲۸۔ ایضاً ص ۲۵۴، ص ۲۵۱، امام علی ابن ابی طالب آقائے رحمانی۔
۲۹۔ ہدایۃ الطالبین، ص ۵۵ ظ۔
۳۰۔ مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین رجب البرسی ص ۵۷۔ نصائح المعصومین، اعجاز شناسی آقائے کاظمینی البروجردی ص ۱۴۸ اثبات الہدایۃ حر عاملی۔
۳۱۔ تحفۃ العوام مطبع ۱۸۸۴ء نولکشور فقیہ اہل بیت علامہ تصدق حسین علی اللہ مقامہ۔
۳۲۔ فضائح الروافض عبدالرحمٰن عسقلانی، شریعت فاروقی ابواللیث هروی۔
۳۳۔ حاشیہ بحار الانوار، ج ۸۴، ص۔
۳۴۔ تاریخ مقریزی، ج ۲، ص ۲۸۹، نجوم زہرہ، ج ۵ ص ۱۵۔

۳۵۔ دائرۃ المعارف ج ۳' ص ۷۶۔

۳۶۔ بحار الانوار' ص ۴۶۳۔

۳۷۔ تفسیر در منثور' تفسیر برہان' تفسیر عیاشی' بحار الانوار ج ۲' ص ۶۹ تا ۷۱۔

۳۸۔ امالی شیخ صدوق' اصول کافی ج ۲۔

۳۹۔ تفسیر فرات کوفی مطبع نجف بحار الانوار ج ۲۳' ص ۲۶۲

۴۰۔ فلک النجات' ج ۲' ص ۱۳۳۔

۴۱۔ بحار الانوار' ج ۵۲' ص ۱۶۳' منتخب التواریخ ج ۲' ص ۲۴۶۔ الزام الناصب فی اثبات حجۃ آقائی یزدی۔

۴۲۔ بحر المصائب ج ۴' حجۃ الاسلام محمد بن جعفر شہید مطبع ایران' ص ۴۳۰

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذی جَعَلَنَا مِنَ المُتَمَسِّکِینَ بِوِلَایۃِ اَمیرِ المُؤمِنینَ

اَلْبَابُ الثَّانِی عَشَرَ

تشہد نماز اور شہادت ثالثہ مقدسہ

اس باب میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی مدد کو شامل حال سمجھتے ہوئے یہ ثابت کریں گے کہ جس طرح کلمہ بغیر اقرار ولایت امیر المومنین مکمل نہیں ہوسکتا یا جس طرح شہادت ولایۃ امیر علیہ السلام کے بغیر اذان واقامت ادھوری رہتی ہے اسی طرح بغیر شہادت ثالثہ مقدسہ نماز بھی نامکمل رہتی ہے بلکہ دین اسلام بھی ولایت علیؑ کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا جیسا کہ آیۃ "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ" سے ظاہر ہے کہ اللہ کا دین اس وقت تک مکمل نہ ہوسکا جب تک میدان غدیر میں ولایت مرتضوی کا اعلان نہ ہوگیا۔

بعض ناصبی ملاں لباس شیعت پہن کر بھولے بھالے شیعوں کو دام تزویر میں پھانستے ہوئے گمراہی پھیلا رہے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ شہادت ثالثہ مقدسہ کا کوئی وجود نہیں ہے یعنی اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیاً وَلِیُّ اللّٰہ پڑھنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔

انہیں معلوم ہونا چاہیے شہادت ثالثہ فی الصلوٰۃ زمانہ معصومین علیہم السلام سے نمازوں میں پڑھی جا رہی ہے یہی شہادت تکمیل اسلام وایمان کی سند ہے بلکہ مستند روایات میں حالت نماز میں خود سرکار ختمی مرتبت

سے ولایت علیؑ کی ادائیگی مرقوم ہے جسے ہم مناسب مقام پر بیان کریں گے۔ یہ گندم نما جوفروش ملاں گمراہی پھیلا رہے ہیں اور عزاداروں، ماتم داروں سے جھوٹ بولتے ہیں کہ **اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیاً وَلِیُّ اللّٰه** کا کہیں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ یہ غالیوں کی ایجاد ہے حالانکہ یہ دشمن خدا اور رسول یہ نہیں جانتا کہ آج سے چار سو سال پہلے ایران میں ایک مجتہد اعظم فقیہ بے مثل سرکار آقائی عبداللہ ابن حسین شوستری متوفی ۱۰۲۱ھ شاہ عباس صفوی کے زمانہ میں اصفہان ایران کے مجتہد اعظم تھے انہوں نے تشہد نماز میں **عَلِیاً وَلِیُّ اللّٰه** شامل کرنے کے اثبات پر پوری کتاب تالیف فرمادی جس کا "**رِسَالَةٌ فِیْ اَدْخَال قَول عَلی" وَلِیُّ اللّٰه فی تشهد صَلاة**" جس کا قلمی نسخہ مکتبہ الشریعہ اصفہانی میں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو "الذریعہ فی تصانیف الشیعہ جلد ۱۱ص ۴۷"۔

آقائے شوستری کے حالات زندگی علامہ مجلسی کے شاگرد مرزا عبداللہ آفندی نے ریاض العلماء ج ۳ص ۱۹۵ مطبوعہ قم میں تفصیل سے لکھتے ہیں:

- یہ علامہ مجلسیؒ کے والد علامہ محمد تقی مجلسی اور مقدس اور دبیلی کے شاگرد تھے۔ میر مصطفیٰ تفریشی نے نقد الرجال ص ۱۹۷ میں لکھا ہے:

"**شیخنا واستادنا الامام العلامة المحقق المدقق جلیل القدر عظیم المنزلة وحید عصره اورع اهل زمانه مازائیت احدا اوثق منه صائم النهار قائم الیل**"

یہ شیخ واستاد امام علامہ محقق مدقق جلیل القدر عظیم مرتبہ اپنے زمانے کے یگانہ اور سب سے بڑے عابد زاہد صائم نہار قائم الیل تھے میں نے ان سے زیادہ باوثوق کسی کو نہیں دیکھا۔

- شیخ فقیہ بزرگ علامہ حر عاملی نے کتاب "امل الامل" ج ۲، ص ۱۵۹ میں لکھا ہے:

"**کان میں اعیان العلماء والفضلاء والثقات**"

یہ بڑے فضلاء و معتبر علماء میں سے تھے۔ علم فقہ میں ان کا عبور و تبحر اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے علامہ حلی کے قواعد کی شرح پانچ ضخیم جلدوں میں کی۔ "تہذیب الاحکام" اور استبصار پر مفید حاشیے

لکھے۔ تین سال مقدس اردبیلی کے شاگرد رشید رہے۔۲۲ محرم الحرام ۱۰۲۱ھ کو انتقال ہوا۔ ''تاریخ عالم آرا'' میں ہے ان کے جنازہ پر بہت نوحہ خوانی ہوئی۔لوگ ان کے تابوت کو ہاتھ سے مس کرنا فخر سمجھتے تھے۔کربلا معلی دفنایا گیا۔

قارئین کرام! اتنی شان وسطوت' جاہ جلال مرجع عالی قدر نے بھی تشہد صلوٰۃ میں ''علیاً ولی اللہ'' کے اثبات پر پوری کتاب لکھ ڈالی۔ان کے زمانہ کے کسی مجتہد نے ان کے خلاف محاذ آرائی نہیں کی۔کسی نے کہیں کہا کہ شہادت ثالثہ کا کوئی وجود نہیں ہے اس کی ادائیگی سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔(نعوذ باللہ)

آیئے ہم اصل مقصد کی طرف بڑھتے ہیں۔

تشہد کی نماز میں حیثیت:

کیا تشہد نماز کا رکن ہے؟ ہر مرجع عالی قدر نے اپنے رسالہ عملیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ تشہد نماز کا رکن نہیں ہے رکن وہ ہوتا ہے جس کے عمداً یا سہواً چھوٹ جانے سے نماز باطل ہو جائے۔تشہد اگر بھول جائے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

تشہد کے متعلق آقائے شیخ محمد رضا محقق طہرانی لکھتے ہیں ''سنت ہے کہ تشہد میں تحمید ودعاء کا اضافہ کرے مثلاً بسم اللہ وخیر الاسماء ابتداء میں کہے۔

امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ہم قنوت اور تشہد میں کیا پڑھیں' فرمایا ''جو بہتر جانتے ہو پڑھو''(۱)

یہی سوال فروع کافی باب التشہد میں امام محمد باقر علیہ السلام سے کیا گیا:

''عن صفوان عن منصور عن بکر بن حبیب قال قلت لابی جعفر علیہ السلام أی شئ أقول فی التشھد والقنوت؟ قال قل باحسن ماعلمت فانہ لو کان موقتاً لھلک الناس'' (۲)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ تشہد اور قنوت میں کیا پڑھا جائے فرمایا جو سب سے اچھا جانو تو اگر معین ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔

"سئالت ابا جعفر علیه السلام عن أدنی مایجزی من التشهد، فقال الشهادتان" (۳)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا تشہد میں کم سے کم کیا پڑھا جاوے فرمایا شہادتین۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا دو معصومین سے امام صادق علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام نے اس بات کی وضاحت کر دی۔

- کہ تشہد کیلئے کوئی مخصوص الفاظ نہیں ہیں جن کی پابندی لازم ہو۔
- جو بہتر جانتے ہو پڑھ لو لہٰذا **اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیّاً اَمِیْرَ الْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ الله** سے بڑھ کر تو کوئی شے بہتر نہیں ہے کیونکہ اس سے دین مکمل ہوا ہے۔
- دوسری روایت جو فروع کافی سے پیش کی گئی اس میں بھی تشہد کیلئے کوئی خاص عبارت منتخب نہیں کی گئی بلکہ یہی فرمایا کہ جو احسن ہو وہ پڑھ لو۔
- یہ بھی امام علیہ السلام نے فرمایا اگر تشہد معین ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔
- سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی کون سی بات تشہد میں داخل ہوتی جس سے لوگ ہلاک ہو جاتے۔
- کیا **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ** گواہی توحید ادا کرنے سے لوگ ہلاکت میں مبتلا ہو جاتے۔ ہرگز نہیں۔ امیہ حکومتوں سے لے کر عباسی حکمرانوں تک شہادت توحید کے سب قائل تھے اپنی اپنی نمازوں میں یہ شہادت توحید ادا کرتے تھے۔
- کیا شہادت رسالت **وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ** پڑھنے سے لوگ ہلاکت میں مبتلا ہو جاتے۔ آج تک کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا بلکہ لشکر یزید ملعون بھی شہادت رسالت تک ادا کرتا تھا۔
- تو پھر وہ کونسی ایسی بات تھی جس کا تذکرہ انسانوں کیلئے باعث ہلاکت بن جاتا۔

قارئین وہ صرف یہی گواہی تھی "**اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیّاً وَلِیُّ الله وَاَوْلَادَ الْمَعْصُوْمِیْنَ**" جس کے ادا کرنے سے لوگوں کی ہلاکت کا خطرہ تھا کیونکہ تشہد بالجہر ادا کی جاتی ہے۔

❖ نیز یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ معصوم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ تشہد میں کم از کم کیا پڑھا جاوے۔ سرکار باقر العلوم نے فرمایا ''شہادتین'' پڑھو۔ تو ثابت ہوا شہادتین پر مبنی تشہد کم از کم ہے یعنی مختصراً ہے۔ حقیقت میں تشہد زیادہ ہے اور طولانی ہے اور تشہد طولانی پڑھنے کی زیادہ تاکید ہے۔

قارئین! تشہد اور قنوت دونوں کی حیثیت ایک ہی جیسی ہے نماز میں۔ جس طرح قنوت میں کئی قسم کی دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں اسی طرح تشہد میں بھی۔ زبان معصوم سے نکلا ہوا کلام اور حکم قرآن کے مطابق شہادات پر مبنی تشہد پڑھا جاسکتا ہے۔

دنیائے اجتہاد سے تعلق رکھنے والے علماء کرام ابھی تک صدیوں پہ محیط عرصہ میں یہ ثابت نہیں کر سکے کہ نماز میں تشہد پر کلام الٰہی کی نص جلی وارد ہے یا نہیں یا دنیائے عصمت میں اس پر کوئی نص شرعی ہے یا نہیں۔ دوسرے معنوں میں یوں سمجھ لیں کہ قرآن میں کوئی ایسی آیت ہے جس کے حکم کے مطابق ہم تشہد پڑھتے ہیں یا فرمان معصومین علیہم السلام سے تشہد کے بارے میں کوئی حدیث موجود ہے۔

اگر ہم بالائے قرآن ایسا کرتے ہیں تو ہم منکر قرآن ہیں اور کوئی کام جس کی نص جلی یعنی قرآن کے مطابق نہ ہو وہ کام و فعل فعل حرام ہے۔ اور اس کا مرتکب کافر، ظالم اور فاسق ہے جیسا کہ خالق کائنات کا فرمان اس کے کلام مقدس میں موجود ہے:۔

(ا) وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰفِرُونَ (سورۃ المائدہ)

جو قرآن سے حکم نہیں دیتے وہ کافر ہیں۔

(ب) لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ (سورۃ المائدہ)

جو قرآن مجید سے حکم نہیں دیتے وہ ظالم ہیں۔

(ج) وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ (سورۃ المائدہ)

جو قرآن سے حکم نہیں دیتے وہ فاسق ہیں۔ (۴)

قارئین کرام! یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میری گفتگو کا مقصد اجتہاد کی مخالفت نہیں ہے میرا مقصد اجتہاد بمطابقت قرآن و حدیث ثابت کرنا ہے۔ اب ہمیں تشہد فی الصلوۃ بھی حکم قرآن مجید کے مطابق عمل

کرنا چاہیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طریقہ استنباط جو بتایا ہے وہ بھی یہی ہے۔

"اِنِّی تَارِکٌ" فِی کُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلُ بَیْتِیْ"

میں تمہیں گمراہی سے بچانے کیلئے دو ہی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔

(۱) قرآن (۲) اہل بیت علیہم السلام

اب ہمارے جتنے اعمال ہوں گے وہ قرآن اور بمطابق فرمان اہل بیت ہوں گے جو قرآن واہل بیت کو چھوڑ کر ہوں گے وہ احکام باطل ہوں گے ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔

آج تک علماء اجتہاد نے وہ آیت نہیں بتائی وہ نص نہیں بیان فرمائی جس کے دائرہ اطاعت میں رہ کر ہم تشہد پڑھتے ہیں۔ یہاں نہایت معذرت کے ساتھ میں سوال کرتا ہوں؟

❖ وہ آیت قرآن اور حدیث معصوم بتائی جائے جس میں کہا گیا ہو کہ شہادت ثالثہ مقدسہ پڑھنا یعنی اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرَالْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰهِ پڑھنا' نماز میں ادا کرنا حرام ہو یا باطل ہو یا بدعت ہو؟

❖ علیاً ولی اللہ نماز میں پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ کوئی ایک ضعیف سے ضعیف ترین روایت پیش کی جاوے؟

❖ یا "علیاً ولی اللہ" بقصد رجاء کہنا درست ہے اس پر کوئی ایت کوئی روایت پیش کی جاوے۔

❖ "علیاً ولی اللہ" بقصد قربت یا تبرکاً یا ایں خوب است۔ ایسے الفاظ پر مشتمل کوئی آیت کوئی روایت پیش کی جائے؟

❖ "قصد رجاء" "بقصد قربت" "تبرکاً" "این خوب است" یہ الفاظ خود اس بات کی دلیل ہیں کہ ان کے پاس کوئی نص شرعی یا نص جلی موجود نہیں ہے یہ سب قیاسی وظنی استنباط ہے جو کہ حرام ہے۔

ناظرین یہ تیسری گواہی "علیاً ولی اللہ" اذان واقامت وتشہد میں پڑھنا عین نص جلی اور نص شرعی کے مطابق ہے جسے صرف زمانے کی ستم ظریفیوں نے پس پردہ کر دیا اور تقیہ نے ملیامیٹ کر دیا ورنہ اس مقدس گواہی پر متعدد آیات اور بکثرت احادیث وارد ہیں جیسا کہ سرکار آقائی خامنہ ای مدظلہ العالی اپنی

کتاب ''از ژرفای نماز'' (نماز کی گہرائیاں ص ۹۸ مترجم سید آغا جعفر نقوی کراچی)

سرکار خامنہ ای فرماتے ہیں کہ قرآن کی اس آیت کو دیکھتے ہوئے تشہد ادا کی جاتی ہے۔

يَاَيُّهَاالَّذِينَ ءَ امَنُوٓاْ اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُواالرَّسُولَ وَأُوْلِي الْأَمْرِ مِنكُم (۵)

قارئین کرام پورے قرآن سے تشہد کی ادائیگی پر جو آیت سرکار علامہ نے پیش کی وہ بھی تین اطاعتوں پر مشتمل ہے نہ کہ دو اطاعتوں پر تو جب اطاعتیں تین واجب ہیں تو پھر تشہد اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ پر ختم کیوں کی جاتی ہے جب تیسری اطاعت ''وَأُوْلِي الْاَمرِ مِنكُم'' کو مد نظر رکھتے ہو۔ ''اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَالْمُومِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰه'' تشہد میں کیوں نہیں کہا جاتا۔ آخر اصول فقہ کی عزت بچانے میں قرآن سے انحراف کیوں کیا جاتا ہے۔

ناظرین! حکم قرآن مجید ہے:

وَلَاتَكْتُمُواْ الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ ءَ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ'' (۶)

ارشاد ذات خداوند متعال ہوتا ہے:

''ایک خاص شہادت کو مت چھپاؤ جو اسے چھپائے گا اس کا دل گناہ گار ہوگا۔''

اب سوال پیدا ہوتا ہے:

- یہ شہادت خاص کون سی گواہی ہے جسے چھپایا جاتا ہے؟ کیا یہ شہادت توحید ہے یا شہادت رسالت ہے۔ جب کہ کوئی مسلمان کسی زمانہ میں ان دو شہادتین کو چھپانے کا مرتکب نہیں ہوا۔
- ان دو شہادتوں کو تو لشکر یزید نے بھی نہیں چھپایا تھا بلکہ قافلہ آل محمدؐ کے سامنے دربار یزید میں جو اذانیں دی گئیں ان میں یہ دو گواہیاں موجود تھیں۔ جنہیں سن کر سید الساجدین امام کو یہ کہنا پڑا کہ اذان میں تمہارے نانا کا نام ہے یا ہمارے کا۔
- وہ کون سی شہادت ہے جسے شروع سے چھپایا جا رہا ہے اور شاید وقت معلوم تک چھپایا جاتا رہے جسے دشمن بھی چھپاتے ہیں اور دوست بھی۔
- خصوصاً یہ آیت تشہد صلاۃ کے متعلق ہے کیونکہ اذان و اقامت میں تو چاہیے جس نیت سے بھی ادا

کرتے ہیں جزویت سے یا بغیر جزویت اسے ظاہر تو کیا جاتا ہے مگر چھپایا اسے چودہ سو سال سے صرف نماز میں ہی جاتا ہے۔ اس لیے قادر مطلق نے ارشاد فرمایا ''وَلَا تَکْتُمُو الشَّھَادَۃَ '' ایک خاص شہادت کومت چھپاؤ جواس شہادت کو چھپائے گا ''فَاِنَّہ آثِم" قَلْبُہ '' وہ دل کا گناہگار ہوگا۔

❖ سرکار آقائے فقیہ اہل بیت علامہ سید علی حائری اعلی اللہ مقامہ ونوراللہ مرقدہ اپنی کتاب ''موعظ غدیر'' میں لکھتے ہیں:

''کہ حیف صد حیف کیا ہوگیا ان لوگوں کو جو حق بات کو لکھ بھی دیتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص کتمان شہادت حقہ کرے اور عتاب وتخدیر آیت ''''وَلَا تَکْتُمُو الشَّھَادَۃَوَمَن یَّکْتُمَا فَاِنَّہ آثِم" قَلْبُہ '' سے مطلق نہ ڈرے اور اس گناہ عظیم کے سبب عذاب میں مبتلا ہو جاوے اور یہ عذاب نابینائی کی صورت میں یا ہلاکت کی صورت میں یا مبروص ہونے کی صورت میں قائم رہے۔

آپ فرماتے ہیں:

یہ بات نظر انداز نہ کیجئے کہ یہ کون سا کتمان ہے۔ یہ کتمان حدیث پیغمبر اسلام ہے جس کا فرمان ہے ''وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحیٰ '' ہے جس کی سزا قرآن مجید میں موجود ہے:

''الذین یکتمون مانزلنا من البینت والھدی من بعد ماہینہ للناس فی الکتاب اولئك یلعنھم اللہ ویلعنھم اللعنون''

یعنی جو لوگ کہ چھپاتے ہیں اس کو جو نازل کیا ہم نے روشن دلیلوں سے اور ہدایت سے بعد اس کے کہ بیان کر دیا ہے اس کو واسطے لوگوں کے کتاب میں اور لعنت کرتا ہے خدا اور کرتے ہیں کرنے والے۔

اس سے بھی ثابت ہوا کہ ایسے لوگ حق امیر المومنینؑ کا اخفا اور کتمان کرتے ہیں اور

اس بات میں مطلق خدا سے نہیں ڈرتے۔(۴)

قارئین! بیان حقیقت ترجمان آقائی حائری اعلی اللہ مقامہٗ نے واضح کر دیا اس آیت میں چھپائی جانے والی شہادت سے مراد ولایت امیر کائنات کی گواہی ہے اور جو لوگ اس عظیم شہادت کا کتمان کرتے ہیں ان پر اللہ کی بھی لعنت ہے اور پوری کائنات کے لوگوں کی بھی لعنت ہے اور جنھوں نے اس عظیم شہادت کو چھپایا ان پر عذاب خدا نازل ہوا بعض مفسرین نے ان کی تعداد آٹھ لکھی ہے بعض نے اٹھارہ نفر بتائے ہیں جن کا مفصل تذکرہ بعد میں آئے گا۔

یہ واضح ہوا یہ شہادت عظمیٰ نماز میں چھپائی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس شہادت کا کتمان پسند نہیں کرتا۔

ذات واجب کا ارشاد ہوتا ہے:

"مَن اَظْلَمُ مِمَّن کَتَمَ شَهَادَةً عِندَهُ مِنَ اللّٰه" (البقرہ)

اس سے بڑھ کر ظلم کون ہوسکتا ہے (یعنی بہت بڑا ظالم) جو اس شہادت کو چھپاتا ہے جو اللہ کی جانب سے ہے یعنی واجب ہے۔

اس آیت فی الھدایہ میں اللہ تعالیٰ نے اس واجب ترین شہادت کو چھپانے والے کو ظالم کہا ہے۔ ہم سابقہ باب الآیات میں اس کی تفسیر بیان کر چکے ہیں کہ اس شہادت سے مراد ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی ہے۔

- یہ من جانب اللہ واجب ہونے والی شہادت کون سی ہے؟
- اس شہادت عظمیٰ کو کس لیے چھپایا گیا اس کے علل واسباب کیا تھے؟
- اس شہادت کو چھپانے والے کو "اظلم" کیوں کہا گیا؟
- اس آیت کی تفسیر میں معصوم فرماتے ہیں:
- "شهادة الله لمحمد با انبوة و لعلی بالوصایة"(۷)

یہ چھپائی جانے والی شہادت ایک توحید کی ہے دوسری سرکار محمد مصطفیٰ کی نبوت و رسالت کی اور تیسری گواہی جناب امیر علیہ السلام کی ولایت و وصایت کی گواہی ہے۔

علاوہ ازیں متعدد تفاسیر میں صراحت سے موجود ہے کہ چھپائی جانے والی شہادت ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی ہے۔

"وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ بَعْدَ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا امَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ" (البقرہ)

(ترجمہ) وہ لوگ جو اللہ سے عہد کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جس امر کو یعنی (ولایت علیؑ) کو اللہ نے ملانے کیلئے کہا ہے اسے قطع کر دیتے ہیں وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں وہی لوگ گھاٹے میں رہنے والے ہیں۔

ارشاد معصومؑ ہوتا ہے:

"من صلة امير المومنين عليه السلام"

جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ میری "امرۃ" یعنی امیر المومنین ہونے کا بلا فصل اقرار نہیں کرتے بلکہ قطع کرتے ہیں۔

جیسا کہ متعدد تفاسیر گواہ ہیں کہ عالم ذر میں اللہ کی توحید سرکار محمد مصطفیٰؐ کی رسالت اور امیر المومنین کی ولایت کا عہد لیا گیا۔

اللہ چاہتا ہے کہ علیاً ولی اللہ کو بلا فصل میرے توحید اور گواہی رسالت سے ملایا جاوے مگر مُلّاں اس کو ملانا حرام بدعت اور مبطل نماز جانتا ہے۔

- یہ ولایت علی علیہ السلام کو جزو نہ ماننے والے ہی زمین بھر میں فساد کر رہے ہیں اور دنیا و آخرت میں گھاٹے اٹھانے والوں میں سے ہیں۔
- اسی آیت سے ملتی جلتی آیت سورہ "رعد" میں اس طرح موجود ہے۔

"وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ بَعْدَ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا امَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْءُ الدَّارِ"(۹)

وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پکا کر دینے کے بعد توڑتے ہیں جس کا حکم دیا ہے اللہ نے ملانے یعنی بلافصل کرنے کا اور فساد کرتے ہیں۔ زمین میں ایسے لوگوں کیلئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر جہنم ہے۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المیثاق فی الذر من ولایۃ امیرالمومنین والائمتہ علیھم السلام" (۱۰)

(ترجمہ) یہ عہد ولایت علیؑ کی گواہی کو بلافصل شہادت توحید ورسالت کے ساتھ ملانے کا تھا اور جو قطع کرتے ہیں وہ ہی جہنمی ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ جنتی لوگوں کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرما رہا ہے:

"وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِ هِمْ قَائِمُوْنَ" (۱۱)

(ترجمہ) وہ لوگ جو اپنی شہادات پر قائم ہیں۔

یعنی شہادتین نہیں فرمایا بلکہ شہادات جمع کے صیغے سے مخاطب کیا ہے جو شہادات پر قائم ہیں وہی نماز کی حفاظت کرنے والے ہیں یعنی جو لوگ **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُوْمِيْنَ** پر قائم ہیں ان کی نمازیں محفوظ ہیں۔

فلک النجات اور جامعتہ المنتظر کے ایک مولوی صاحب نے اپنے رسالہ "علی ولی اللہ" میں ان شہادات سے مراد گواہی توحید' گواہی رسالت' گواہی ولایت مراد لی ہے۔

پورے قرآن میں لفظ شہادتین تو مل ہی نہیں سکتا اسے جزو سمجھ رہے ہیں اور جب کہ شہادات کا لفظ موجود علیاً ولی اللہ کی تائید کر رہا ہے اسے بدعت مبطل نماز قرار دے رہے ہیں۔ سبحان اللہ!

ارشاد ذات مطلق ہوتا ہے:

"اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَالَّذِيْنَ ءَامَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ "

ایک تمہارا ولی اللہ دوسرا اس کا رسول تیسرا وہ جو حالت رکوع میں زکوۃ دیتا ہے۔
مسلمات شیعہ میں سے ہے کہ وہ حالت رکوع میں زکوۃ دینے والا علیؑ ہے۔ علی اللہ اور رسولؐ کی ولایت میں برابر کا حصہ دار ہے جب دو کی گواہی دیتے ہو تیسرے کی گواہی کیوں نہیں دیتے؟

جب کہ کتب اربعہ میں مذکور ہے:

"وِلَا یَتُنَا وِلَایَۃُ اللّٰہ"

(ترجمہ) ہماری ولایت اللہ تعالیٰ کی ولایت ہے۔

تین میثاق

ا۔ میثاق توحید:

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ (سورۃ الاعراف آیت ۱۷۲)

(ترجمہ) وہ وقت یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کو پشتوں سے نکال کر اپنی ذات پر گواہ بنا کر فرمایا "الست بربکم" کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں جواب دیا "قالوا بلیٰ" ہاں تو ہمارا رب ہے ہم گواہی دیتے ہیں تا کہ قیامت کے دن یہ نہ کہنا ہمیں خبر نہ تھی۔

قارئین کرام!

- عالم ذر میں یہ پہلا میثاق شہادت توحید پر تھا گو ان کے مفسرین نے اس میثاق سے مراد توحید' رسالت' ولایت کی گواہی لی ہے لیکن اگر اس سے صرف توحید ہی کی گواہی مراد لی جاوے تو بھی درست ہے۔

- اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کا میثاق تمام معصوم و غیر معصومین سے لیا۔
- اس لیے ہم صبح و مسا بلا جھجک گواہی دیتے ہیں اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ۔
- گویا کہ مندرجہ بالا میثاق میں صرف شہادت توحید کی بات کی ہے۔

۲۔ میثاق رسالت

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَآ اٰتَيْتُكُم مِّن كِتَٰبٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوٓا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّٰهِدِينَ ۔ (آل عمران آیت ۸۱)

(ترجمہ) وہ وقت یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ میں تمہیں کتاب و حکمت میں سے دوں گا پھر ایک رسول آئے گا جو مصدق ہوگا ان چیزوں کا جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا بوجھ اٹھایا ان سب نے کہا ہم نے اقرار کیا فرمایا تم گواہ رہنا میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں اور جس نے منہ پھیرا جو مکر گیا وہ فاسقوں میں سے ہوگا۔

قارئین مجھے یہاں کوئی حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے مذہب اہل بیت کی تمام تفاسیری متفق ہیں کہ یہ عہد بھی توحید رسالت اور ولایت پر لیا گیا۔ شب معراج جب تمام انبیاء و مرسلین سے پوچھا گیا کہ تمہیں نبوت کس طرح ملی تو سب نے کہا گواہی توحید' گواہی رسالت اور گواہی ولایت علیؑ پر ملی۔

اگر ہم یہ بھی فرض کرلیں کہ یہ میثاق صرف گواہی رسالت محمدیہ پر ہوا اور تمام انبیاء مرسلین کو نبوتیں اور رسالتیں اقرار رسالت محمد مصطفیٰ پر ملیں تو بھی کچھ فرق نہیں پڑتا کیونکہ ایک تیسرا میثاق ابھی باقی ہے۔

آیت مبارکہ کے تیور بتا رہے ہیں کہ:

- یہ میثاق صرف معصومین سے لیا گیا جبکہ ماقبل میثاق تمام اولاد آدم سے لیا گیا۔ معصوم و غیر معصوم سے۔

- انبیاء اور مرسلین کو گواہ بنایا اور خود ذات واجب بھی گواہ بنی۔
- جو اس عہد سے پھر گیا وہ فاسق ہوگا۔
- گویا کہ شہادت رسالت سے پھرنے والا فاسق ہوگا چاہے وہ نبی یا رسول ہی کیوں نہ ہو چنانچہ تمام انبیاء کرام نے گواہی دی اشھد ان محمداً رسول اللہ۔

۳۔ میثاق ولایت امیر المومنین علیہ السلام

"وَاِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّنَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا (سورہ الاحزاب آیت ۷)

یاد کرو جب ہم نے تمام انبیاء سے میثاق لیا "ومنک" اور حبیب تجھ سے بھی لیا نوح ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے عہد لیا اور یہ عہد ان سے پکا لیا۔

قارئین کرام!

- پہلا عہد صرف اولاد آدم سے لیا یعنی اپنی توحید کا ...... انبیاء و مرسلین اور اولاد آدم نے کہا "اَشهِدنَا" ہم گواہی دیتے ہیں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔
- دوسرا عہد اپنے حبیب کی رسالت پر لیا تمام انبیاء کرام و مرسلین علیہم السلام سے جو سارے کے سارے معصوم تھے تمام انبیاء و مرسلین نے کہا "اقررنا" ہم نے اقرار کیا گواہی دی۔

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

کہ مصطفیٰ تیرے عبد اور رسول ہیں۔

- تیسرا میثاق لیا کس کس سے۔

الف۔ "مِنَ النَّبِيِّنَ" آدم سے عیسیٰ تک ایک لاکھ ایک کم چوبیس ہزار انبیاء سے

ب۔ ''وَمِنکَ'' اور تجھ سے یعنی خود سرکار رسالت مآب سے عہد لیا۔

ج۔ اولی العزم رسول حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ ابن مریم سے۔

عظمت میثاق ولایت علیؑ؟

''اللہ نے اپنی توحید کا عہد اولاد آدم غیر معصومین سے لیا۔

''اپنے حبیب کی رسالت پر گواہی تو انبیاء یعنی معصومین سے لی۔

''اب جو تیسرا میثاق لیا گیا یہ کتنا عظیم میثاق ہوگا جو خود سرور کائنات رئیس الانبیاء ومرسلین سرکار محمد مصطفیٰؐ سے لیا گیا اور یہی میثاق تمام انبیاء سے خصوصاً تمام اولی العزم رسولوں سے لیا۔

گویا کہ کلمہ توحید غیر معصومین کے لئے یعنی تمام ''معصومین'' و ''غیر معصومین'' کا کلمہ ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ

آدم سے عیسیٰ تک تمام انبیاء نے کلمہ پڑھا۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

تمام انبیاء اور اولی العزم مرسلین اور خود رسالت مآب نے پڑھا:

اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ عَلِياً وَلِیُّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهُ الْمَعْصُومِيْنَ (۱۵)

اور تفاسیر شیعہ شاہد ہیں یہ تیسرا میثاق آئمہ علیہم السلام کی ولایت یا امامت پر لیا گیا۔ (تفسیر برھان ج ۲)

قارئین:

حیرت اس بات کی ہے:

- کہ لوگ اپنی نماز میں میثاق اول یعنی میثاق توحید کی گواہی بھی دیتے ہیں۔
- لوگ اپنی نماز میں میثاق رسالت کی گواہی بھی دیتے ہیں۔
- جو تیسرا میثاق ولایت امیر المومنین پر لیا گیا اس میثاق کی گواہی اپنی نمازوں میں کیوں

نہیں دیتے۔

- یعنی اولاد آدم اگر اقرار توحید نہ کریں تو اولاد آدم کہلانے کے حقدار نہیں۔
- آدم سے عیسیٰ تک انبیاء مرسلین اگر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ نہ پڑھیں تو نبی ورسول نہیں بن سکتے۔
- خود بانی شریعت ہمارا رسول اگر علیاً ولی اللہ نہ پڑھے بلکہ تمام پانچوں اولی العزم رسول' علیاً ولی اللہ نہ پڑھیں وہ رسول نہیں بن سکتے۔

یہ دو ٹکے کا مُلّاں اپنی ریاکاری کی نمازوں میں علیاً ولی اللہ نہ پڑھ کر مسلمان کیسے رہ سکتا ہے۔

- تمام انبیاء کرام سے لی گئی رسالت کی گواہی تو جزو اذان واقامت وتشہد صلوٰۃ ہے۔
- خود محمدؐ کی دی ہوئی گواہی جزو اذان واقامت وتشہد کیوں نہیں ہو سکتی۔ خوب غور فرمائیں۔

سورہ احزاب میں یہ میثاق جو خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا گیا یہ میثاق ولایت کہلاتا ہے۔

قال الصادق علیه السلام کان المیثاق ماخوذاً علیهم للّٰه بالربوبیة ولرسوله بالنبوة وَلِاَمیرَ الْمُومِنِیْنَ وَالْاَئمته عَلَیْهُم السلام باالامامة (۱۵)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو میثاق تمام انبیاء اولی العزم مرسلین اور خود ذات رسول اکرم سے لیا گیا وہ بھی تین گواہیوں پر مشتمل تھا۔

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت' محمد مصطفیٰ کی رسالت' امیر المومنین اور آئمہ طاہرین کی امامت ولایت پر مشتمل تھا۔

بغیر ولایت امیر المومنینؑ رسالت بیکار ہوتی ہے

آخری حج سے واپس ہوئے۔ رسولؐ مقام خم غدیر پر پہنچے تو جبرئیل نازل ہوا:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ وَٱللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ ٱلنَّاسِ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَـٰفِرِينَ

(سورۃ المائدہ)

اے میرا رسول پہنچا جو رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے اگر تم نے فعلاً ایسا نہ کیا تو میری رسالت کو تو نے پہنچایا ہی نہیں ان لوگوں سے مت ڈرو اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔

قارئین کرام!

- سابقہ تین میثاق پر ذرہ غور فرمائیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ رسول اللہ کی رسالت کی گواہی نہ دینے والا فاسق ہوتا ہے۔
- لیکن اس مندرجہ بالا آیت میں ولایت کو تسلیم نہ کرنے والے کو کافر کہا گیا ہے۔
- رسول کائنات اگر اعلان ولایت نہ کریں تو اللہ تعالیٰ تیئس برس کی محنت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔
- اس تیئس برس میں رسول اللہ کی نمازیں' روزے' حج' تبلیغ' مصائب سب بے کار ہوتے ہیں اگر آج فعلاً رسولؐ اعلان ولایت نہیں کرتے۔
- جس کی ولایت کے بغیر رسول خدا کی نمازیں بیکار ہونے کا خدشہ ہو اس کی ولایت کے بغیر علما کرام کی نمازوں کی حیثیت کیا ہے۔
- اب غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ یہ اعلان رسولؐ اللہ کو کیوں کرنا پڑا؟ کیا مجبوری تھی آیئے ہم اس کی وضاحت کرتے ہیں:

یا ایھا الرسول بلغ مانزل الیك من ربك قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم یعنی فی ولایتك یا علی و ان لم تفعل فما بلغت رسالته ولولم ابلغ ما امرت به من ولایتك لحبط عملی۔ (۱۷)

یعنی اے میرا رسول پہنچا دو جو تمہارے رب کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے یعنی **فی ولایتک یا علی**ؑ۔ یعنی یا علیؑ آپ کی ولایت پہنچانے کا حکم دیا گیا۔ اگر آج فعلاً عملاً میں آپ کی ولایت نہیں پہنچاؤں گا۔ لحظ عملی تو میرے تمام اعمال حبط ہو جاویں گے یعنی ضائع ہو جاویں گے۔

ولایت امیر المومنین اتنا عظیم امر ہے جس کے نہ پہنچانے سے رسالت بیکار ہوتی نظر آتی ہے یعنی آدم سے عیسیٰ تک اگر شہادت رسالت مصطفیٰ نہ دیں تو نبی نہیں بن سکتے ......اور اگر وہ نبیؑ خود علیاً ولی اللہ نہ پڑھے تو رسول نہیں رہ سکتا۔

اب قابل غور مسئلہ یہ ہے کہ رسول اللہ کی رسالت افضل ہے یا ملاں جی کی نماز۔
نماز وہی بچ پائے گی جس میں ولایت امیر المومنینؑ کی گواہی شامل ہوگی۔

اعلانِ غدیر کا نافرمان

پیغمبر اسلام نے ولایت علی علیہ السلام کا اعلان کر دیا۔ آیت نازل ہوتی ہے:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمْ اِسْلَامًا دِیْنَ ۔ (سورہ المائدہ)

آج کے دن میں نے تمہارا دین کامل کر دیا تم پر اپنی نعمتیں نازل کر دیں اور دین اسلام پر میں راضی ہو گیا۔

پس یہ کہنا تھا کہ علیؑ کی ولایت سے دین کامل ہو گیا کچھ لوگوں کے چہرے اُتر گئے۔ اُمیدیں دم توڑ گئیں ان اترے ہوئے چہروں کی تحریر پڑھتے ہی اللہ نے ایک اور آیت نازل فرما دی۔

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ (سورۃ المائدہ)

آج کے دن لوگ تمہارے دین سے مایوس ہو کر کافر ہو گئے ہیں پس ان سے مت ڈرو مجھ سے ڈرو۔

قارئین کرام!

- بات واضح ہو گئی کہ آج اعلان ولایت کے بعد کچھ لوگ مایوس ہو کر کافر ہو گئے۔
- وہ کافر ہونے والے کون تھے؟
- ان کی مایوسی کی وجوہات کیا تھیں؟
- رسول اللہ ان سے ڈر رہے تھے کیوں؟
- کیا یہ وہی لوگ تو نہیں تھے جن کے متعلق آیہ بلغ میں ارشاد ہوا "وَاللّٰہ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاس" ان لوگوں سے نہ ڈرو۔

  اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي قَوْمَ الْكَافِرِيْنَ

  اللہ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔
- یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ جو ولایت کا نام آتے ہی مایوس ہو جاوے وہی اصلی نسلی غدیری کافر ہوتا ہے۔
- اگر دین علیؑ کی ولایت سے مکمل ہوا ہے تو کیا:

  "اذان دین نہیں ہے؟

  "کیا اقامت دین نہیں ہے؟

  "کیا تشہد صلوٰۃ دین نہیں ہے؟

اگر یہ دین میں شامل ہیں تو علیؑ کی ولایت کے بغیر اُدھوری ہیں۔

- دین مکمل ہو چکا ولایت علیؑ سے

غدیری ولایت کا پہلا مفرور

جب دین مکمل ہو گیا ولایت علی علیہ السلام سے حضور نے بلال کو حکم دیا کہ اذان دو تا کہ آج نماز ولایت ادا ہو جاوے۔ بلال نے اذان کہی "حی علی خیر العمل" آؤ عمل خیر کی طرف یہ عمل خیر کیا تھا جیسا کہ

معانی الاخبار میں اور علل الشرائع میں شیخ صدوق علیہ رحمہ نے لکھا ہے "خیر العمل" سے مراد ہی ولایت علی ابن ابی طالب۔ خیر العمل سے مراد ولایت علیؑ ہے۔ بلال نے اذان میں حکم جاری کر دیا کہ آ ؤ ولایت علیؑ کی طرف۔

بس یہ کہنا تھا ایک شخص اٹھا۔ ناراض ہوا ایک ہاتھ مغیرہ بن شیبہ کے کندھے پر رکھا دوسرا عبداللہ بن قیس اشعری کے کندھے پر۔ بڑبڑاتا ہوا نکلا' عمار یاسر حذیفہ یمانی روایت کرتے ہیں فوراً یہ آیت نازل ہوئی۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّى وَلٰكِن كَذَّبَ الخ

پس اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلاتا ہوا منہ موڑا اہل وعیال کی طرح چل دیا۔

قارئین کرام!

- ❖ یہ شخص کون تھا یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔
- ❖ یہ شخص مکہ مکرمہ سے ایام حج میں رسول اللہ کے ساتھ چلا آیا۔
- ❖ غدیر سے پہلے کسی مقام پر اس نے رسول اللہ سے الگ نماز نہیں پڑھی۔
- ❖ آج اعلان غدیر کے بعد از روء قرآن اس نے رسول اللہ کی موجودگی میں نماز ہمراہ رسول ادا کیوں نہ کی۔ نہ پڑھنے کی وجوہات کیا ہیں۔
- ❖ یہ وہی شخص تو نہیں جسے علامہ فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر کی پہلی جلد میں نمایاں کیا ہے۔
- ❖ کہ یہ وہ شخص ہے جس نے نماز میں بسم اللہ کہنا چھوڑ دیا صرف اس لئے کہ بسم اللہ کا نقطہ علیؑ ہے۔ پہلے بسم اللہ کو علیؑ کی وجہ سے چھوڑا آج نماز ولایت علیؑ کی وجہ سے چھوڑ کر چلا گیا۔
- ❖ اس کا نماز نہ پڑھنا اس امر کی دلیل ہے کہ آج کی نماز میں اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيُّ اللهِ پڑھا جانا تھا اس لئے نماز ہی نہ پڑھی۔
- ❖ درحقیقت غدیری نماز میں پہلے روز ہی اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيَّ

اللہ واجب ہو چکا تھا۔

آ گے چل کر ہم نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ولایت علیؑ کے دخول کو ثابت کریں گے۔

احادیث پیغمبر اسلام کی روشنی میں شہادت ثالثہ

عن عتبة بن عامر الجهني قال بايعنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على قول ان لا اله الله وحده لاشريك له وان محمداً نبيه و علياً وصيه فاى من الثلثه تر كناه كفرنا (۱۸)

عتبہ بن عامر جہنی صحابی رسولؐ روایت کرتا ہے کہ ہم نے رسولؐ اللہ سے اس قول پر بیعت کی۔ **اَشْهَدُ اَنَّ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً نبيه وَاَنَّ عَلياً وَصِيه**۔ اگر ہم ان شہادات میں سے کسی ایک کو ترک کریں تو کافر ہوں گے۔

حدیث نبوی سے ثابت ہوا کہ دور رسالت میں تین ہی گواہیاں تھیں ان تین میں سے کسی ایک کو ترک کرنے والا کافر ہو جاتا ہے چنانچہ شہادت توحید و رسالت کے ساتھ شہادت ولایت و وصائیت و امامت ادا کرنا واجب ہے ورنہ انسان پر کفر لازم آ جاتا ہے۔

چاہے وہ مقام اذان ہو یا اقامت یا تشہد نماز جہاں ایک گواہی ہوگی وہاں باقی دو شہادتیں بھی ادا کرنا واجب ہوں گی جہاں دو شہادتیں ہوں گی وہاں تیسری گواہی لازمی ادا کرنا ہوگی۔

وارثان شریعت کی تعلیمات کو ترک کر کے قیاس آرائیوں سے کام لینا کہاں کا انصاف ہے۔

نبوت وولایت لازم وملزوم ہیں

شیخ صدوق علیہ رحمہ لکھتے ہیں کہ سرکار رسالت مآبؐ نے ارشاد فرمایا:

"من انكر امامة على بعدى كان كمن انكر نبوتى و من انكر نبوتى كان كمن انكر ربوبية ربه

حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں: جس نے میرے بعد علیؑ کی امامت کا انکار کیا گویا کہ اس نے میری نبوت کا انکار کیا اور جس نے میری نبوت کا انکار کیا اس نے اللہ کی ربوبیت کا انکار کیا۔

امامت ولایت امیر المومنین علیہ السلام کا انکار انکار توحید ہے لہٰذا جہاں جہاں توحید و رسالت کی گواہی ہوگی وہاں وہاں علیؑ کی امامت کی گواہی ہوگی۔

انکار امامت انکار توحید و رسالت ہے

محدث جلیل شیخ آقائے مہدی مازندرانی لکھتے ہیں:

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم انہ الامام المسلمین طاعتہ مقرونۃ بطاعۃ اللّٰہ و مصیبتہ مقرونۃ لمعصیۃ اللّٰہ و من انکر امامتہ فقد انکر نبوتی" (۲۰)

سرکار دو عالم فرماتے ہیں علیؑ مسلمانوں کے امام ہیں ان کی اطاعت و معصیت اللہ کی اطاعت و معصیت ہے جس نے ان کی امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کیا۔

تو پھر علیؑ کی ولایت کی گواہی مبطل نماز کیوں ہے؟

منکر امامت منکر نبوت ہے

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم من جحد علیاً امامتہ من بعدی فانما جحد نبوتی و من جحد نبوتی فقد جحد اللّٰہ ربوبیتہ" (۲۱)

جس نے میرے بعد علیؑ کی امامت کا انکار کیا تو گویا اس نے میری نبوت کا انکار کیا جس نے میری نبوت کا انکار کیا اس نے اللہ کی ربوبیت کا انکار کیا۔

قارئین غور کرنا اب آپ کا کام ہے۔

منکر ولایت کو اقرار نبوت فائدہ نہ دے گا

جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

من لم یقر بولایتی لم ینفعہ الاقرار بنبوۃ محمد الا انھما مقرونان (۲۲)

(ترجمہ) جس نے میری ولایت کا اقرار نہ کیا اسے اقرار نبوت محمدؐ مصطفیٰ کچھ فائدہ نہ دے گا۔ آگاہ رہو کہ دونوں شہادتین لازم وملزوم ہیں۔

قارئین کرام!

اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ کچھ فائدہ نہیں دے گا۔

جب ساتھ **اشھد ان علیاً امیر المومنین ولی اللہ** کی گواہی نہ دی جائے گی۔

اب جہاں جہاں رسول اللہ کی رسالت کی گواہی ہو گی وہاں وہاں علیؑ کی ولایت کی گواہی ہو گی چاہے اذان ہو یا اقامت یا تشہد صلوٰۃ ہو یا نماز جنازہ۔

بغیر ولایت علیؑ اسلام نامکمل ہے

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں:

لایکون مسلماً من قال ان محمداً رسول اللہ فاعترف بہ ولم یعترف بان علیاً وصیہ و خلیفہ و خیر امتہ ان تمام الاسلام باعتقاد ولایۃ علی ولا ینفع الاقرار بالنبوۃ مع حجد امامۃ علی کمالا ینفع الاقرار بالتوحید مع حجد النبوۃ (۲۳)

حضرت سرکار عسکریؑ فرماتے ہیں وہ شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جو یہ اقرار تو کرتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں' یہ اعتراف نہیں کرتا ہے کہ علیؑ ان کے وصی ہیں خلیفہ ہیں افضل امت ہیں تحقیق اسلام کی تکمیل اعتقاد ولایت سے ہے علیؑ کی امامت کے انکار کے ساتھ اقرار

نبوت اس طرح بے سود ہے جس طرح عقیدہ توحید اعتقاد رسالت کے بغیر بیکار۔
قارئین عقل مند کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے۔
افسوس کہ علما کرام کو جب بھی غصہ آتا ہے تو صرف علی علیہ السلام کی ولایت پر جو اپنی تقلید تو واجب سمجھتے ہیں مگر علیؑ کی ولایت کو بدعت جانتے ہیں (نعوذ باللہ)۔
جو ولایت فقیہ کے منکر پر تو لعنت بھیجتے ہیں مگر ولایت علیؑ کے منکر کی سزا تجویز نہیں کرتے۔

انکار ولایت کرنے والا منافق

امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں:

ان اللہ سمی من لم یتبع رسولہ فی ولایۃ علی وصیہ بمنافقین ومن جحد امامتہ وصیہ کمن جحد محمداً و انزل فی ذالک سورۃ المنافقین (۲۴)

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا نام منافق رکھا ہے جو علیؑ کی ولایت کے بارے میں آنحضرت کی پیروی نہیں کرتے تھے جو ان کی امامت کا منکر ہے وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہے اور ان ہی کے بارے سورۃ منافقین نازل ہوئی۔

قارئین کرام!

سورہ منافقون کے نزول کا سبب منکران ولایت علی علیہ السلام ہیں یعنی اصل منافق وہ ہے جو حضور کی رسالت کی گواہی تو دے مگر ولایت علیؑ کا انکار کرے جیسا کہ سورۃ منافقون کہہ رہی ہے:

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ

(ترجمہ) جب تیرے پاس منافق آتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے اللہ گواہی دیتا ہے یہ منافقین ہیں۔

قارئین کرام

مندرجہ بالا آیت میں:

اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلَ اللّٰه

ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

مگر میں اللہ کہتا ہوں یہ منافق ہیں۔

اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ کا اقرار کرنے والوں کو منافق کہا گیا ہے۔غور فرمائیں!

صرف گواہی رسالت دینے والا مومن نہیں ہوسکتا

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْماً كَفَرُوا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ" (سورۃ آل عمران)

(ترجمہ) اللہ تعالٰی اس قوم کو ہدایت کیسے کرسکتا ہے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئی اور وہ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول حق ہے۔

قارئین اس آیت میں اللہ تعالٰی نے رسول کو حق کہنے والوں' رسول کی رسالت کی گواہی دینے والوں کو کافر کہا ہے اور انہیں لعنت کا حقدار ٹھہرایا ہے۔مکمل آیت مع ترجمہ سورہ آل عمران میں پڑھیئے۔اب پچھلی آیت اور اس مذکورہ آیت کو ملایئے اور نتیجہ دیکھئے کہ اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینے والوں کو منافق بھی کہتا ہے اور کافر بھی گردانتا ہے تو پھر وہ کونسی ہستی ہے جس کا اقرار انسان کو کفر اور نفاق سے محفوظ رکھتا ہے تو وہ صرف ایک ہی گواہی ہے۔**اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰه**

ذکرِ علیؑ ذکرِ رسولؐ سے متصل ہونا ضروری ہے

سید نعمت اللہ جزائری محدث کبیر لکھتے ہیں کہ حضور دو جہاں نے سرکار علی علیہ السلام سے فرمایا:

یا علی سئالت ربی ان تذکر حیث اذکر (۲۵)

اے علیؑ میں نے اللہ سے سوال کیا جہاں جہاں میرا ذکر ہو وہاں وہاں آپ کا ذکر بھی۔

قارئین کرام!

یہ آرزو رسالت ہے کہ جہاں میرا ذکر ہو وہاں علیؑ کا ذکر ضرور ہو اور حضور کبھی لبوں کو حرکت نہیں دیتے تھے جب تک وحی نہ آئے گویا کہ رسول کا کہنا خدا کا کہنا ہے تو ثابت ہوا جہاں جہاں ذکر مصطفیٰ ہوگا وہاں وہاں ذکر مرتضیٰ ہونا ضروری ہے چاہے اذان ہو یا اقامت یا تشہد صلوٰۃ ہو یہ دونوں ذکر لازم وملزوم ہیں۔ نیز علامہ اسی کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذكر عليٌ معي اسمي مثل هاتين فاذا ذكرت اسمي فاذكر اسم عليٌ (٢٦)

سرکار رسالت مآبؐ فرماتے ہیں علیؑ کا ذکر میرے نام کے ساتھ اس طرح کرو جس طرح یہ دو انگلیاں ملی ہوتی ہیں پس جب بھی تم میرا نام لو تو علیؑ کا ذکر بھی ضرور کرو۔

قارئین کرام! سرکار دو جہاں نے دو انگلیاں ملا کر فرمایا کہ جس طرح ان دو انگلیوں میں فاصلہ نہیں ہے اس طرح میرے اور علیؑ کے مابین فاصلہ نہ ہونا چاہیئے۔

اب جو علیؑ کا ذکر ذکر رسالت کے ساتھ نہیں کرتا وہ منکر حدیث رسولؐ ہے۔

اب مبطل نماز کہنے والوں کو شرم آنا چاہیئے کہ وہ دین کو کیا سے کیا کر رہے ہیں۔

اب ذکر علیؑ بلافصل ہر مقام پر ساتھ آئے گا چاہے اذان ہو یا اقامت یا تشہد صلوٰۃ ہو۔

جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا "نہ ہوگی اسے میری شفاعت نصیب جو میرے اور علیؑ کے درمیان لفظ علیٰ کا فاصلہ رکھے گا۔

حضور اکرمؐ کی بڑی معروف حدیث ہے جو کتب فریقین میں موجود ہے۔

يا على اَنْتَ مِنّى بِمَنْزِلَةِ رَاسُ مِن بَدَنِى

اے علیؑ آپ کی منزلت میرے نزدیک ایسے ہے جیسے سر کے ساتھ دھڑ کی ہوتی ہے یعنی میں اگر دھڑ ہوں تو علیؑ سر ہے۔

اب جو علیاً ولی اللہ کو بدعت مبطل نماز جانتا ہے وہ ہی حقیقت میں قاتل رسالت ہے۔

پھر ارشاد فرمایا:

اَنَا وَعَلیٌ مِنْ نُورٍ واحدٌ

حضور فرماتے ہیں میرا اور علیؑ کا نور ایک ہے

تو پھر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آدھے حصہ جسم کی گواہی دی جاوے اور آدھی معطل نماز ہو۔

ولایت علیؑ ولایت خدا ہے۔

ملا علی متقی حنفی لکھتے ہیں:

ولایۃ علی ولایۃ رسول اللہ وولایۃ رسول اللہ ولایۃ اللہ (۲۷)

ولایت علیؑ ولایت رسول ہے اور ولایت رسول ولایت اللہ ہے۔

تو پھر شہادت ولایت ادا کرنے والوں کو مبارک ہو کہ وہ شہادت ثالثہ قانون ربانی سمجھتے ہوئے اپنی نمازوں کو زینت بخشتے ہیں۔

قارئین کرام! آیئے ہم اپنے اصل مقصد کی طرف رخت سفر باندھتے ہیں...... یہ جاہل فقہ اور اصول فقہ سے ناآشنا ملاں ......احادیث نبوی سے بے بہرہ۔ فرامین آئمہ سے بے علم ملاں تو صرف تشہد صلوٰۃ میں علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی سے جل کر کباب ہو جاتا ہے اس بدنصیب کو یہ پتہ نہیں کہ غسل وضو اذان قیام قنوت تشہد سلام سجدہ شکر تمام مقامات پر ذکر علیؑ موجود ہے لیکن اس بدبخت کو نظر نہ آئے تو کیا کریں۔

اب ہم تبرکاً ہر مقام پر ایک ایک مثال دیتے ہوئے اپنے اصل مقصد پر آئیں گے ملاحظہ فرمائیں۔

طہارت اور ولایت علی علیہ السلام

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ طہارت صرف پانی سے ہی کافی نہیں بلکہ:

انما فی الولایۃ علیٌ و آل علیٌ صلوٰۃ اللہ عَلَیہِم اَجمعین (۲۸)

بوقت طہارت ولایت امیر المومنین اور ان کی آل کی ولایت کا ہونا (یعنی اقرار) بھی ضروری ہے۔

غسل کی دعا اور ذکر ولایت علیؑ

دعا بوقت غسل:

سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك و اشهد ان محمداً عبدك و رسولك و اشهد ان علياً وليك و خليفتك بعد نبيك على خلقك و ان اولياء ه خلفاؤك و اوصياء ه او صياؤك تحاتت عنه ذنوبه كلها كما تحات ورق الشجر و خلق الله بعدد كل فطرة قطرات وضوئه اوغسله ملكا يسبح الله ويقدسه ويهلله ويكبره ويصلى علىٰ محمد وآله الطيبين و ثواب ذالك لهذا المتوضى۔ (۲۹)

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ غسل و وضو میں ایک علی نہیں تمام آئمہ اولیاء اوصیا کا ذکر ہے لیکن موجودہ ملاؤں نے یہ سب کچھ شریعت آل محمد سے ختم کر دیا۔

وضو اور ولایت علیؑ

مستدرک الوسائل میں علامہ میرزا حسین نوری لکھتے ہیں کہ بوقت وضو یہ کلمات جاری کریں:

ان قال فى اول وضؤنه بسم الله الرحمن الرحيم طهرت اعضاؤه و اشهد ان لا اله الا الله و ان محمداً عبدك و رسولك و اشهد ان علياً وليك و خليفتك بعد نبيك (۳۰)

بوقت وضو گواہی ولایت ضروری ہے کیا ولایت علیؑ کے ذکر سے معمور دعا باب وضو میں لکھنے سے کتاب کا حجم بڑھ جاتا ہے یا توضیح المسائل کی مارکیٹ میں فرق آ جاتا ہے۔

داخلہ مسجد اور ولایت علی علیہ السلام

صاحب مستدرک الوسائل علامہ نوری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا

پڑھنی چاہیئے:

"الھی انی اتوجه الیك بمحمد و علی امیر المومنین صلوۃ اللہ علیھما واجعلنی من اتوجه الیك بھما و آقرب من تقرب الیك بھما و قربنی منھما زلفی ولاتبا عدنی عنك آمین رب العالمین۔ (۳۶)

قارئین کرام بوقت دخول مسجد بھی سرکار محمد مصطفیٰ وسرکار علی علیہ السلام کے تقرب کے حوالہ سے یہ دعا پڑھ کر داخل مسجد ہونا چاہیئے۔

اب جوان کے تقرب کے بغیر داخل ہوگا اس کی نماز کیا ہوگی یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

اذان اور شہادت ولایت

باب اذان میں ہم ثابت کر چکے ہیں کہ اذان کی فصول بیس ہیں جیسا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر مسجد میں اذان تو کم از کم ضرور ہوتی ہے اور ہر شیعہ کو اذان میں جبراً قہراً **اَشْهَدُ اَنَّ عَلیاً وَلِیّ اللہ** کی صدا بلند کرنا پڑتی ہے۔ یہ اذان ولایت سلمان وابوذر مقداد نے دور رسالت مآب میں گلدستہ اذان پر لوگوں کو سنائی۔ آقائے محمد علی طباطبائی نے اپنی کتاب میں **اَشْهَدُ اَنَّ عَلیاً وَلِیّ اللہ** کو جز اذان و اقامت قرار دیا ہے۔

اقامت اور ولایت امیر المومنین

مومنین کرام جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اذان کے بعد اقامت کہی جاتی ہے سوال پیدا ہوتا ہے کہ اذان تو نمازیوں کو بلانے کی ایک تدبیر ہے سو اذان سن کر نمازی تو آ گئے اب اقامت کیوں کہی جائے گی۔ دراصل اقامت ہی منشور نماز ہے کیونکہ اسی اقامت کے دوران ہم یہ جملہ کہہ دیتے ہیں "قد قامت الصلوٰۃ" نماز قائم ہو چکی ہے حالانکہ ابھی نماز میں کچھ وقت باقی ہے۔ حقیقت میں اقامت منشور نماز ہے کہ جو کچھ ہم نے اقامت میں کہا ہے اب ہم نماز میں ان نکات پر عمل کریں گے۔ ہم منشور میں تو اعلان کرتے ہیں اشھد

ان علیاً ولی اللہ نگر نماز میں اسے چھوڑ دیتے ہیں..... کیا یہ منشور نماز سے غداری نہیں؟

سرکار خمینی رضوان اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شہادت بہ ولایت ولی اللہ مضمن در شہادت بہ رسالت می باشد

"قد قامت الصلوٰۃ ان بعلی قامۃ الصلوٰۃ" (۳۱)

(ترجمہ) نماز قائم ہو چکی یقیناً نماز قائم ہی علیؑ سے ہوتی ہے۔

شہادت ولایت اصل میں ضمن شہادت رسالت میں آ جاتی ہے۔

"حَيَّ عَلىٰ خَيْرِ العَمَلِ هِيَ وِلَايَةِ عَلى ابن ابى طالب عليه السلام" (۳۲)

حی علی خیر العمل سے مراد بھی ولایت علی علیہ السلام ہے۔ اقامت کہنے والا کہتا ہے کہ لوگو آؤ علیؑ کی ولایت کی طرف یہی عمل خیر ہے۔

القطرۃ میں آقائے سید احمد مستنبط لکھتے ہیں کہ سرکار امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"اَنَا صَلوٰةُ الْمُومِن" مومن کی نماز میں علیؑ ہوں۔

"اَنَ حَيُّ عَلىٰ الصَّلوٰة" حی علی الصلوٰۃ بھی میں علیؑ ہوں۔

"اَنَا حَيُّ عَلَى الفَلَاح" حی علی الفلاح بھی میں علیؑ ہوں۔

"اَنَا حَيَّ عَلىٰ خَيْرِ العَمَل" حی علی خیر العمل بھی میں علیؑ ہوں۔ (۳۳)

پھر مولا فرماتے ہیں:

"نَحنُ مَسَاجِدُ اللّٰه" اللہ کی مساجد ہم ہیں۔ مسجد کہتے ہیں جہاں سجدہ کیا جاوے۔ سرکار فرماتے ہیں جہاں سجدہ کرنے کا حکم ہے وہ ہم چودہ ہیں۔ (۳۴)

پھر فرماتے ہیں:

"اَنَا بَيتُ اللّٰه اَنَا قِبلَةُ اللّٰه" بیت اللہ بھی میں علیؑ ہوں اور اللہ کا بنایا ہوا قبلہ جدھر رُخ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے وہ بھی میں علیؑ ہوں۔ مجھ سے رُخ پھیرو گے تو نماز باطل ہو جائے گی۔ (۳۵)

گویا کہ تمام کی تمام اذان صرف علیؑ ہی کے گرد گھومتی ہے تمام اقامت علیؑ ہی کا قصیدہ ہے۔

تکبیرۃ الاحرام اور ولایت امیر المومنین علیہ السلام

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام اور حضرت امام رضا علیہ السلام و حضرت امام زمانہ علیہ السلام سے روایت ہے بطور سنت موکدہ تکبیرۃ الاحرام کے بعد اور سورہ حمد سے پہلے اس طرح دعا توجہ پڑھیے:

"وَجَّهْتُ وَجْهِی لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ حَنِیْفاً مُسْلِماً عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ وَ دِیْنِ مُحَمَّدٍ وَ وِلَایَتِ اَمِیْرَ الْمُوْمِنِیْنَ عَلِیٍّ ابن ابی طالب وَمَا اَنَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ" (۳۷)

بعض روایات میں "دین محمد و منہاج علیؑ" کے الفاظ ہیں۔

بعض روایات میں "دین محمد و ہدی امیر المومنین کے الفاظ ہیں۔

سرکار حجۃ ابن الحسن علیہ السلام فرماتے ہیں:

قال الفقهه الذی لایشك فی علمه الدین لمحمد والهدایة لعلی امیر المومنین لانها له عقبه باقیة فلی یوم القیامة فمن کان کذالك فهو من المهتدین ومن شك فلا دین له" (۳۸)

(ترجمہ) امام فرماتے ہیں اس فقیہ کا قول ہے جس کے علم میں کوئی شک نہیں ہے کہ دین محمد کا ہے اور ہدایت (ولایت منہاج) امیر المومنین کی ہے جو قیامت تک ان کی اولاد میں باقی رہے گی جو اس عقیدے کا قائل ہے وہ ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہے اور جو شک کرے گا اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

قارئین کرام!

تشہد بذات خود رکن نماز نہیں ہے۔ قیام رکن نماز ہے اور یہ اقرار ولایت علیؑ تکبیرۃ الاحرام کے بعد الحمد سے پہلے حالت قیام میں کرنا ہے۔ توقیع مبارک سرکار والی زمانہ علیہ السلام گواہ ہے جو ولایت و

ہدایت علیؑ پہ قائم نہیں ہے وہ بے دین ہے۔ افتتاح نماز بھی ولایت وہدایت منہاج علیؑ سے ہوتا ہے تو جو ولایت رکن نماز میں آ جائے نماز باطل نہیں ہوتی وہ ایک غیر رکن نماز میں آ جائے تو باطل کیسے ہوسکتی ہے۔

آپ ملاحظہ کرتے جاویں تمام نماز ذکر علیؑ سے بھری پڑی ہے جسے خودغرض علماء نے اپنا ذاتی سکہ جمانے کیلئے نماز سے تمام مقام پر سے ذکر علیؑ غائب کردیا ہے۔

تشہد کے بعد سلام میں ذکر امیر المومنین

تشہد کا ذکر اس لیے نہیں کیا کہ اس کے بعد تمام بحث تشہد پر ہی ہوگی۔ شیخ صدوق علیہ رحمہ لکھتے ہیں اور فلاح السائل سید علی ابن طاؤس ص ۶۲ا پر لکھتے ہیں کہ تشہد کے بعد سلام پڑھنا حدیث میں اس طرح وارد ہے:

"اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّها النَّبیُّ وَرَحْمَتُه اللّٰه وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلام عَلیٰ جَمِیْعُ الاَنبِیاَ وَ مَلاَئِکَتِه وَرُسُلِه السَّلامُ عَلیَ الاَئمَة الهَادِیْن اَلمَهْدِیِیْن السلاَّم عَلَیْنَا وَعَلیٰ عِبَادَاللّٰهِ الصَّالِحِیْن" (۳۹)

امام حسن عسکری علیہ السلام اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"اِذَا صَلیَ عَلیٰ امیر المومنیْنَ فِیْ صَلَاته قَالَ لَاصلین عَلَیْکَ کَمَاصَلَّیتُ عَلَیْهِ وَلا جعلنه شفیعك کما استشفعت به" (۴۰)

(ترجمہ) جب نمازی اپنی نماز میں امیر المومنین پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میں بھی تجھ پر اسی طرح درود بھیجوں گا جس طرح تو نے علیؑ پر بھیجا اور اس کو تیرا شافع بناؤں گا۔

قارئین خود اندازہ فرمایئے کس طرح نماز میں تحریف کی گئی ہے۔ ہر وہ عبارت جو آل محمد علیہم کے متعلق تھی حذف کردی گئی۔

نماز میں درود اور ذکر ائمہ علیہم السلام

امام رضا علیہ السلام و امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز میں درود اس طرح پڑھو:

۱۔ **"اَللّٰهم صَلیِّ عَلیٰ مُحَمَّدِ نِ المُصْطَفٰی وَعَلیٌّ المُرتَضیٰ وَفَاطِمَة**

الزّهرَاء وَالحَسَنِ وَالحُسَيْنِ وَعَلَى الائمتهِ الرَاشِدِيْنَ من آلِ طٰهٰ وَيٰس"

ب۔ الّلهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِكَ الاَنْوَر وَعَلَى حَبْلِكَ الاَطْوَل وَعَلٰى عُروتِكَ الوُثْقىٰ وَعَلَى وَجهكَ الاكَرم وَعَلىٰ جَنْبِكَ الاَوجَب وَعَلىٰ بَابِكَ الادنى وَعَلىٰ مَسْلِكَ الصراط"

ج۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ الهَادِيْن المَهْدِيِن الرَاشِدِيْنَ الفَاضِلين الطَيِبيْنَ الطّاهِرِيْنَ الاَخيَار الاَبْرار" (۴۱)

یہ درود کیوں نہیں پڑھا جاتا۔ کیا یہ ائمہ سے مروی نہیں ہے کیا یہ درود غلط ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ ان لوگوں کو جس مقام پر بھی علی و اولادِ علی کی ولایت اور فضیلت نظر آ جاوے اسے نکال دیتے ہیں۔

آیئے ہم آقائی خمینی علیہ رحمہ کے استادِ محترم کے اس بارے میں اظہار خیال سناتے ہیں۔ آقائے میرزا جواد ملکی تبریزی استادِ محترم آقائی خمینی کا بیان:

اسرار الصلوٰۃ میں آقائے تبریزی لکھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں (۴۲)

- اپنے تشہد میں متعارف روایت کے مطابق صرف واجب تشہد پر اکتفا نہ کرو بلکہ لامحالہ طور پر اس میں تشہد کبیر کے جملے شامل کرو۔
- اسی طرح اپنے سلام میں ائمۃ الطاہرین پر سلام، انبیاء ملائکہ پر سلام بھیجنا ترک نہ کرو۔
- آپ فرماتے ہیں ہمارے ہاں اتباعِ سلف کی لاعلاج بیماری ہے۔ سب ایک ہی لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔
- اس لکیر کی فقیری سے شاید ہی کوئی بچ سکا ہو۔
- اس لکیر کی فقیری کا دائرہ عبادات قربات میں بھی پھیل چکا ہے۔
- میں دیکھتا ہوں کہ لوگ اذان میں شہادت ولایت کے بڑے فریفتہ ہیں۔
- مگر اپنی نمازوں میں ائمہ الطاہرین پر سلام بھیجنا بھی پسند نہیں کرتے۔

قارئین کرام!

آپ نے آقائی خمینی رضوان اللہ علیہ کے استاد محترم مہر کار آقائے تبریزی کے بیان کو بغور ملاحظہ فرمایا:

...... آپ نے تمام مجتہدین کو لکیر کا فقیر قرار دیا ہے تشہد طولانی پڑھنے کو ترجیح دی ہے جس میں ولایت امیر علیہ السلام کی گواہی ہے۔

...... آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا یہ لکیر کی فقیری عبادات قربات تک پھیلا دی۔

مقصد یہ ہے ہر مقام سے ائمہ الطاہرین کے اسماء گرامی اور ولایت کو حذف کر دیا اور من پسند شریعت کو نافذ کر دیا۔

سجدہ شکر اور ولایت علی علیہ السلام

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ سجدہ شکر میں یہ دعا پڑھو:

"اللھم انی اشھدك ملائکتك و انبیائك و رسلك و جمیع خلقك انك انت اللہ ربی والاسلام دینی و محمد نبی و علیؑ و اولادہ ائمتی" (۴۳)

ہم نے طہارت، غسل، وضو، قیام، تشہد، سلام، قنوت، سجدہ شکر ہر مقام پر علیؑ، اولاد علیؑ کی ولایت ان کا ذکر نماز میں ثابت کیا ہے اور آقائی خمینی علیہ رحمہ کے استاد آقائے تبریزی کا بیان حقیقت ترجمان پیش کیا۔ آپ نے فرمایا:

سب لکیر کی فقیری ہو رہی ہے۔ عبادات میں بھی من مانی کی جا رہی ہے۔ ائمہ طاہرین کے اذکار کو نعوذ باللہ اچھوت کی بیماری سمجھ کر چھوڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ لوگ اپنی نمازیں آل محمدؐ کے فرامین کے مطابق ادا کریں۔ آمین!

شہادت الثالثہ فی تشہد الصلوٰۃ

قارئین اب ہماری اصل منزل کا آغاز ہوتا ہے جس کے لیے ہمیں اتنی بڑی کتاب لکھنا پڑی۔

جب کسی کو ولایت علیؑ کی سمجھ نہیں آ ئے گی تو وہ تشہد میں پڑھنے کیلئے تیار کیسے ہوگا...... قارئین شعر یہ خوردوں نے بھولی بھالی عوام کو ایسا دام تذویر میں پھانس رکھا ہے کہ وہ نہیں جانتے کہ فرمان معصوم' احادیث رسول' احکام قرآن کیا ہیں وہ صرف یہ جانتے ہیں کہ یہ بات توضیح المسائل میں کیوں نہیں لکھی گئی۔ بعض تو بلا جھجک قرآن و حدیث کا انکار کر دیتے ہیں کہ نہیں جناب ہم تو صرف یہ جانتے ہیں کہ اتنے بڑے مجتہدین ہیں انہوں نے کیوں نہیں لکھا۔

یہی رونا آ قائے خمینی علیہ رحمہ کے استاد آ قائے جواد ملکی تبریزی نے اپنی کتاب ''اسرار الصلوٰۃ'' میں رویا ہے وہ ص ۲۷۷ پر لکھتے ہیں:

> ''کہ ہمارے ہاں اتباع سلف کی لاعلاج بیماری ہے سب ایک ہی لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔ اس لکیر کی فقیری کا دائرہ اتنا وسیع ہو چکا ہے کہ عبادات بھی اسی کی زد میں آ چکی ہیں۔''

آپ یہی رونا روتے ہیں کہ تشہد طولانی کے جملے کیوں نہیں پڑھے جاتے۔ سلام میں ائمہ الطاہرین کو شامل کیوں نہیں کیا جاتا۔ درود میں اسماء ائمہ کیوں نہیں لیے جاتے۔ آپ فرماتے ہیں یہ سب اس لیے نہیں ہو رہا کہ سب لکیر کے فقیر ہیں۔ یہ نہیں جانتے کہ جب یہ ذکر مفقود ہوا حالات کیا تھے۔ دور تقیہ تھا یا نہیں۔ نہ قرآن دیکھتے ہیں نہ فرمان بس ایک دوسرے کی فوٹو سٹیٹ چلاتے چلے آ رہے ہیں حالانکہ ہم کن کن حالات سے دوچار ہوئے ہیں یہ نہیں جانتے۔ قارئین خود فیصلہ فرمائیں۔ جس اموی دور میں رہنے والے لوگ اکثر یہ تاثر ظاہر کرتے ہیں کہ کیا علیؑ بھی نماز پڑھتا ہے؟ انہیں شہادت ثالثہ کون پڑھائے گا۔ وہ کس طرح قائل ہوں گے جو معاذ اللہ علیؑ کو ایک عام انسان سے تعبیر کرنے والے ہوں اور پھر صدیوں پر محیط عرصہ ان کی زیر نگرانی زندگی بسر کرنے والے کیا جانے کہ تشہد میں ولایت علیؑ کی گواہی دینا چاہیے یا نہیں اور جس علیؑ کو اتنی لائق رعیت ملی ہو جو علیؑ والے بھی کہلائیں اور ولایت علیؑ کی گواہی کو مبطل نماز بھی گردانیں بلکہ فضائل علیؑ سن کر یہاں تک کہہ دیں کہ میاں سنو یہاں زیادہ فضائل علیؑ نہیں چلتے۔ انہیں کیا علم کی معرفت ولایت کیا ہے۔

> ''جو ولایت فقیہ کو واجب جانتے ہیں مگر ولایت علیؑ کو جزو اذان ماننے کیلئے بھی تیار

نہیں ہیں۔''

قارئین کرام!

تشہد رکن صلوٰۃ نہیں ہے۔ تمام مراجع عظام کا یہی فتویٰ ہے یعنی بقول مراجع عظام تشہد رکن نماز نہیں ہے لیکن بقول مراجع عظام علی علیہ السلام مکمل مجسم نماز ہیں۔

قال امیر المومنین علیہ السلام انا صلوٰۃ المومن

"اَنَا حی علی الصلاۃ۔ انا حی علی الفلاح۔ انا حی علی خیر العمل انا صلوٰۃ المومنین" (۴۴)

(ترجمہ) میں ہی مومنوں کی نماز ہوں، میں ہی حی علی الصلوٰۃ ہوں، میں ہی حی علی الفلاح ہوں، میں ہی حی علی خیر العمل ہوں۔

حیرت اس بات کی ہے جو خود کامل نماز ہے، مجسم نماز ہے اسی کی ولایت کی گواہی سے حضور کی نماز باطل کیوں ہو جاتی ہے۔

حدیث معرفت نورانیہ بیان کرتے ہوئے سرکار امیر علیہ السلام سلمان و ابوذر کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں **"قولہ تعالیٰ یقیمونَ الصلوٰۃ اقامۃ ولایتی"** سے مراد ولایت کو قائم کرنا ہے جس نے میری ولایت قائم کی اس نے نماز قائم کر لی۔ مکمل حدیث ہم تیسرے باب میں بیان کر چکے ہیں۔

اسلام کی بنیاد ہی ولایت پر ہے

عن عبداللہ بن الصلت عن حماد ابن عیسیٰ عن حریز ابن عبداللہ عن زراۃ عن ابی جعفر علیہ السلام قال۔

"بنی الاسلام علی خمسۃ اشیاء، علی الصلوٰۃ، والزکاۃ والحج والصوم والولایۃ"

(ترجمہ) اسلام کی بنیاد ان پانچ اشیاء پر ہے۔ نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت۔

"الولایۃ افضل لانھا مفتاحھن" فرماتے ہیں ولایت ان سب سے افضل ہے اور ان کی کنجی ہے۔

"ومن ترك واحدة من هذه الخمس عمداً متعمداً فهو كافر"

(ترجمہ) جوان پانچ میں کسی ایک کو عمداً ترک کرے گا وہ کافر ہے۔

آقائی خمینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"علوم میشود کہ ولایت شرط قبول شدن تمام اعمال وعبادات است" (۴۶)

(ترجمہ) ولایت تمام اعمال عبادات کے قبول ہونے کی شرط ہے۔

نزول معصومین اور نماز میں تبدیلی

"العلة التي اجلها لا تقصير في الصلوٰة المغرب و نوافل ها في السفر والحضر حدثنا احمد بن محمد بن يحيى العطار عن ابيه قال حدثني ابو محمد العلوى الدينوى باسناده رفع الحديث الى الصادق عليه السلام قلت لم صارت المغرب ثلث ركعات ليس فيها تقصير و حضر ولا في السفر فقال ان الله عزوجل انزل على نبيه لكل صلاة ركعتين في الحضر فاضاف رسول الله لكل صلوة ركعتين في الحضر و قصر فيها في السفر الا المغرب فلا صلى المغرب بلغه مولد فاطمة فاضاف اليها ركعة شكرالله عزوجل فلما ان ولد الحسن اضاف اليها ركعتين شكر الله فلما ان ولدالحسين اضاف اليها ركعتين شكرالله عزوجل فقال للذكر مثل حظ الانثيين فتركها على حالها في السفر والحضر" (۴۷)

(ترجمہ) نماز مغرب اور اس کے نوافل کم نہ ہونے کی علت بیان کرتے ہوئے سفر اور حضر میں احمد بن محمد بن یحییٰ عطار نے اپنے باپ سے کہا کہ ابو محمد علوی دینوی نے اپنی اسناد کے موافق جناب امام جعفر الصادق علیہ السلام تک سلسلہ سند کو پہنچایا یعنی حضرت سے پوچھا گیا کیا سبب ہے کہ مغرب تین ہی رکعت ہے بلا تقصیر سفر و حضر۔ آپ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرمؐ پر سب نمازیں دو دو رکعت نازل فرمائیں۔ دو دو رکعت سب نمازیں پڑھادیں سفر میں سوائے مغرب کے اس واسطے کہ مغرب کے وقت جناب سیدہ فاطمہؑ کا ظہور ہوا۔ یہ خبر سن کر حضرت نے ایک رکعت نماز مغرب میں اضافہ کر دیا شکر ادا کرنے کیلئے پھر حضرت امام حسنؑ کا ظہور ہوا تو دو رکعت کا اضافہ فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کیلئے پھر حضرت امام حسینؑ کا ظہور ہوا پھر دو رکعت اور بڑھا دیں شکر کیلئے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ لڑکے کا دوگنا ہے لڑکی سے۔ پھر مغرب کو اس طرح چھوڑ دیا۔

قارئین کرام! آیئے ذرا اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہیں:

- یہ حدیث مبارکہ علاوہ علل الشرائع کے بہت سی کتب میں مرقوم ہے۔
- تمام نمازیں یعنی پانچ کی پانچ جب اللہ تعالیٰ نے واجب فرمائیں تو ہر نماز دو دو رکعت پر مشتمل تھی کوئی نماز تین یا چار رکعت پر مشتمل نہیں تھی۔
- سر الصلوٰۃ میں آقائی خمینی علیہ رحمہ نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ نماز اصلی ایک رکعت تھی۔
- ہر نماز دو رکعت کیوں تھی اس لیے کہ ''الصلوٰۃ'' میں جو لفظ ''ال'' موجود ہے یہ جنسیہ ہے یعنی ہر نماز برابر ہے۔
- جناب سیدہ کے ظہور کی خوشی میں نماز مغرب میں ایک رکعت کا اضافہ بطور شکرانہ کر دیا۔
- ظہور سرکار امام حسنؑ پر دو رکعت کا اضافہ کر دیا۔
- ظہور امام حسینؑ پر دو رکعت کا اضافہ کر دیا۔

اس حدیث سے انکار کسی مُلّا کے بس کی بات نہیں ہے۔ ان شہادت ثالثہ مقدسہ علیاً ولی اللہ کو بدعت ومبطل نماز قرار دینے والوں سے پوچھتا ہوں۔ عقل سے عاری، جاہل تیری سمجھ میں یہ بات نہ آسکی کہ جن کے ظہور کی خوشی میں دو رکعت نماز میں دو رکعت مزید شامل کر دیں۔ مغرب میں ایک رکعت کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ ان کی ولایت کی گواہی دینے سے نماز باطل کیسے ہوسکتی ہے جن کے صرف ظہور کی خبر سن کر نمازوں

میں ردو بدل ہوسکتا ہے رکعتیں بڑھائی جاسکتی ہیں۔

اللہ کی تعین شدہ نماز میں ایک یا دو دو رکعت ان کے ظہور پر اضافہ ہونے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ نزول کی خوشی میں دو سے چار رکعت ہو جائے تو مبطل نہیں اشھد ان علیا ولی اللہ کہہ دیا باطل ہوگئی۔

زاہد تیری نماز پہ میرا سلام ہے
ولایت علیؑ بغیر عبادت حرام ہے

نماز میں معصومین کا نام لیا جاسکتا ہے

کتب اربعہ میں یہ حدیث سرکار امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ حلبی نے پوچھا سرکار صادق علیہ السلام سے:

"وقال حلبی له أسمیی الائمة فی الصلوٰة؟ قالؑ اجملهم" (۴۸)

حلبی نے پوچھا مولا کیا نماز میں ائمہ طاہرین کے اسماء لیے جاسکتے ہیں۔

حضرت نے فرمایا "**اجملھم**" مختصراً لے سکتے ہیں۔ **اجملھم** کا دوسرا معنی ہے خوبصورت کرکے لے سکتے ہیں۔ بڑے حسن و جمال سے لے سکتے ہیں۔

اب قارئین یہ معصومین کے اسماء نماز میں مختصر کیسے ہو سکتے ہیں یہ تو نہیں ہوسکتا ہر نام سے ایک یا دو حرف لے کر اختصار کرلیں بلکہ مختصر اور خوبصورت دونوں صورتوں کا حل اسی ایک جملہ میں ہے " **اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیاً اَمِیرَ الْمُومِنِینَ وَلِیُّ اللّٰہِ وَاَوْلَادُہٗ الْمَعْصُومِینَ حُجَجُ اللّٰہِ عَلیٰ خَلْقِہٖ اَجْمَعِینَ** " اس میں تمام کے تمام معصومین شامل بھی ہوگئے اور جملہ خوبصورت بھی بن گیا۔

قارئین کرام ثابت ہوا کہ بحکم امام صادق علیہ السلام ایک علیؑ ہی نہیں سب ائمہ کا نام نماز میں لیا جا سکتا ہے لہٰذا زینت دو شہادت ولایت علیؑ سے اپنی نمازوں کو ورنہ یہی نمازیں تمہارے منہ پر ماری جاویں گی۔ اس لیے کہ دین مکمل ہی ان کی ولایت سے ہوا ہے وہ دین اور اس دین کی عبادات اُدھوری ہیں جن میں ولایت علیؑ کی گواہی نہیں ہے۔

نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ولایت امیرالمومنین علیہ السلام

مسلک امامیہ کی تمام معتبر تفاسیر میں یہ حوالہ موجود ہے۔ اب ہم ان کتب تفاسیر میں سے چند ایک کی عبارت نقل کرتے ہیں:

۱۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کے ایک صحابی جن کا اسم گرامی الشیخ المحدث ابوجعفر محمد بن الحسن بن فروخ الصفار القمی المتوفی ۲۹۰ھ اپنی شہرہ آفاق کتاب ''بصائر الدرجات'' میں لکھتے ہیں:

''محمد بن الحسین عن النضرین سوید عن خالد بن حماد و محمد بن الفضل عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیه السلام قال سئلت عن قول الله عزوجل ولاتجهر بصلاتك ولاتخافت بها وابتغ بین ذالك سبیلا

قال علیه السلام تفسیرها ولا تجهر بولایة علیؑ ولابما اکرمته به حتی فامرك بذالك ولاتخافت بهایعنی ولاتکتمها علیا علیه السلام'' الخ (۴۹)

سلسلہ روایت لکھنے کے بعد جناب حمزہ ثمالی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سرکار محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مولا اس آیت کی تفسیر کیا ہے:

''وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَاتُخَافِتْ بِهَاوَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيلاً''

(ترجمہ) اے رسول اپنی نماز میں (بمعنی نی) نہ تو بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ چھپاؤ بلکہ درمیانی آواز سے۔

حمزہ ثمالی پوچھتے ہیں مولا وہ کیا امر تھا آپ کی جد اطہر کو قال فرمایا:

''ولاتجهو بولاية علی'' اپنی نماز میں علیؑ کی ولایت بالجہر نہ پڑھو۔

''بذالك ولا تخافت بها ولا تکتمها علیاً''

(ترجمہ) لیکن اتنی خفیف بھی نہیں کہ علیؑ سے بھی چھپائی جائے یعنی اتنی آواز سے ولایت علیؑ کی گواہی دو کہ علیؑ سن لے۔

ب۔ تفسیر عیاشی المحدث الجلیل ابی النضر محمد بن مسعود بن عیاش السمر قندی مذہب اہل بیت کی نہایت قدیم تفسیر ہے میں سورہ بنی اسرائیل۔ جناب ابی حمزۃ الثمالی سے روایت کرتے ہیں کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس آیت مقدسہ کے بارے میں:

"ولاتجهر بصلوٰتك ولاتخافت بها وابتغ بين ذالك سبيلاً ......

قال تفسيرها ولاتجهر بولاية عليٍّ ولا بما اكرمته به حتى امرك بذالك ولاتخافت بها يعنى ولاتكتمها علياً واعمله ما اكرمته به"

ج۔ "عن جابر عن ابى جعفر عليه السلام قال سئلته عن تفسير هذه الاية فى قول الله ولاتجهر بصلواتك ولاتخافت بها وابتغ بين ذالك سبيلاً قال عليه السلام ولا تجهر بولاية على فهوالصلوٰة ولا بما اكرمته به حتى امرك به و ذالك قوله ولا تجهر بصلوبتك واما قولهٔ لاتخافت بها فانه يقول ولاتكتم ذالك علياً بقول أعمله ما اكرمته به فاما قوله وابتغ بين ذالك سبيلا يقول تسئلنى ان آذن ذالك ان تجهر بامر على بولايته فاذن له باظهار ذالك غدير خم"(۵۱)

د۔ "عن الباقر عليه السلام تفسيرها ولا تجهر بولاية على عليه السلام ولا بما اكرمته به حتى امرك بذالك ولاتخافت بها يعنى لا تكتمها علياً عليه السلام و اعلمه بما اكرمته به و ابتغ بين ذالك سبيلاً يسئلنى ان اذن لك ان تجهر بامر على بولايته فاذن له باظهار ذالك غدير خم"(۵۲)

ہ۔ "عن جابر عن ابى جعفر عليه السلام قال سئلته عن تفسير هذالاية فى قول الله تعالىٰ ولا تجهر بصلوتك ولاتخافت بها

وابتغ بین ذالک سبیلاً"

قال لاتجهر بولایۃ علیؑ فھو الصلوٰ ولابما اکرمته حتی انزل به وذالک قوله ولاتجهر بصلواتک واما قوله ولاتخافت بها فانه یقول ولا تکتم ذالک علیاً یقول اعلمه بما اکرمته به فاما قوله "وابتغ بین ذالک سبیلا" قال تسئلنی ان اذن لک ان تجهر بامر علی بولایته فاذن له باظهار ذالک یوم غدیر خم فهو قول یومئذٍ اللهم من کنت مولاه فعلی مولا"(۵۳)

"عن جابر عن ابی جعفر علیه السلام قال سئلته عن تفسیر هذه الایة فی قول الله "ولا تجهر بصلواتک ولاتخافت بها وابتغ بین ذالک سبیلاً" قال علیه السلام لاتجهر بولایۃ علی فهو فی الصلوٰۃ ولابما اکرمته به حتی امرک به قوله "ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها" فانه یقول ولا تکتم ذالک علیاً یقول اعلمه بها اکرمته فاما قوله وابتغ بین ذالک سبیلا یقول تسئلنی ان اذن لک ان تجهر بامر علی بولایته فاذن له باظهار ذالک یوم غدیر خم فهو قوله یومئذ اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه و عاد من عاده"(۵۴)

قارئین کرام! ہم نے مندرجہ بالا کتب تفاسیر سے جو عبارات پیش کی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

"ولا تجهر بصلواتک" کا مطلب یہ ہے مولا علی علیہ السلام کی ولایت کا جو کچھ میں نے ان کو عطا کیا ہے۔ اس کو اس وقت تک نماز میں پورا پورا بلند آواز سے اظہار نہ کرو جب تک کہ میں اس بارے میں حکم نہ دوں۔ "ولا تخافت بها" کا یہ مطلب ہے کہ اے میرا

حبیب اپنی نماز میں ایسے مدہم سی آواز میں ولایت علیؑ ادا کر کہ خود علیؑ اس کو سن سکے یعنی علیؑ سے مخفی نہ ہو علیؑ سے نہ چھپاؤ۔

"وابتغ بین ذالك سبیلاً " کا مقصد یہ ہے کہ تم مجھ سے سوال کرتے رہو کہ امر ولایت کے اظہار کی تم کو اجازت دوں چنانچہ حضورؐ اس کا سوال کرتے رہے اور بروز خم غدیر اس کے اظہار کا حکم مل گیا۔

آخری عبارت تفسیر نور الثقلین ج ۳، ص ۲۲۵ سے اخذ کی گئی ہے۔ اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ حضور اکرمؐ کو پہلے نماز میں حضرت علیؑ کی ولایت کی گواہی کا حکم تھا۔ حبیب یہ گواہی آہستہ دیا کریں مگر بعد میں بروز خم غدیر یہی گواہی بلند تر آواز میں دینے کا حکم آ گیا اس لیے پسر سفیان نے غدیر والی نماز حضور کے پیچھے پڑھنے سے انکار کر دیا۔

اعتراض

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سورہ بنی اسرائیل میں تو یہ حکم ہے کہ ولایت علیؑ کی گواہی میرا رسول زور سے نہ دیا کرو۔ بروز غدیر با آواز بلند ولایت پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ کیا قرآن مجید نے پھر اس حکم کو منسوخ کر دیا کہ اب آہستہ نہ پڑھو اب بلند آواز سے پڑھو۔ مشرکین سے نہ ڈرو۔

اس کا جواب واضح موجود ہے جسے علامہ مقبول احمد دہلوی کے ترجمہ ص ۲۲۵ پارہ ۱۴ سورہ حجر آخری رکوع میں یہ آیت موجود ہے کہ آہستہ پڑھنے کا حکم منسوخ کیا گیا۔

"فصدع بماتؤمروا عرض عن المشرکین"

(ترجمہ) اب تم کو جو حکم دیا جاتا ہے وہ کھول کر سنا دو اور مشرکین سے روگردانی کرلو ان کی پرواہ نہ کرو۔

تفسیر عیاشی میں جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس آیت نے "ولا تجہر بصلواتك " کو منسوخ کر دیا اور بابانگ دہل بلند آواز سے شہادت ولایت فی الصلوٰۃ ادا کرنے کا حکم جاری فرمایا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جس ولایت کو آہستہ کہنے کا حکم تھا وہ آج ختم کر کے بلند آواز سے پڑھنے کا حکم دیا گیا تو ثابت ہوا جو ولایت کو مبطل نماز کہتے ہیں وہ مشرک ہیں۔

ولاتجہر آیت تشہد ہے

تفسیر درمنثور تفسیر طبری میں واضح طور پر باسناداس آیت کی تفسیر اس طرح سے ہے کہ "نَزَلَتْ هٰذه الاية فِي التشهد الصلاة" یہ آیت تشہد نماز کیلئے نازل ہوئی۔

نتیجہ کلام

مندرجہ بالا آیت اور اس کی تشریح وتفسیر سے بمطابق فرمان معصوم تشہد نماز میں سب سے پہلے خود ذات رسول اکرمؐ بانی شریعت نے ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی دی۔ واقعہ غدیر سے پہلے درمیانی آواز سے اور واقعہ غدیر کے بعد بآواز بلند خود ذات رسول اکرمؐ نے شہادت ولایت علیؑ کو اپنی نماز میں ادا کیا۔ تو جہاں یہ شہادت از روئے قرآن و فرمان معصوم واجب ہے وہاں یہ شہادت ثالثہ مقدسہ فعل رسالت مآب کے مطابق سنت رسول بھی ہے لہٰذا مومنین کرام شیعان علی علیہ السلام آپ سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنی نمازوں کو شہادت ولایت علیؑ سے مزین کرو۔ یہی نماز قابل قبول بارگاہ الٰہیہ ہے اور باعث نجات اخروی ہے۔

قارئین اب ہم بحکم ائمہ علیہم السلام تشہد نماز میں ولایت علی علیہ السلام کی گواہی کے اثبات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

نماز میں تمام ائمہؑ کا نام لیا جاسکتا ہے

تہذیب الاحکام محقق طوسی اور من لایحضرہ الفقیہ میں علامہ شیخ صدوق علیہ رحمہ لکھتے ہیں کہ:

"قال حلبی له اسمی الائمة فی الصلوٰة قال اجملهم" (۵۵)

(ترجمہ) حضرت حلبی جو کہ ایک ثقہ راوی ہیں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا نماز میں ائمہ طاہرین کا نام لیا جاسکتا ہے فرمایا **اجملهم** خوب صورت کر کے لو۔

جب ذات معصوم جو کہ وارث شریعت ہیں نے اجازت دی کہ ائمہ کا نام نماز میں لیا جاسکتا ہے تو بدعت کہنا چہ معنی دارد۔

امام جعفر صادق علیہ السلام اور تشہد میں ولایت علیؑ کی گواہی

آقائے فقیہ اہل بیت علامہ سید احمد مستنبط اس بلند پایہ کے مجتہد تھے جس کے بارے میں صاحب قوانین الشریعہ در فقہ جعفریہ ج ۲، ص ۲۳۲۔ یہ وہ شخص ہے چودہ سو سال میں جو کام کسی سے نہ ہو سکا اس نے کیا۔ اسی نے لکھا ہے کہ شہادت ثالثہ بدعت ہے۔ یہ صاحب اپنی مذکورہ بالا کتاب میں آقائے سید احمد مستنبط کے متعلق لکھتے ہیں یہ فخر المجتہدین ہیں۔ یہ فخر المجتہدین سرکار آقائے سید احمد مستنبط اپنی کتاب القطرۃ میں سرکار صادق آل محمد علیہ السلام سے تشہد لکھتے ہیں:

"ثم انی اختم هذا الباب بذکر تشهد الصلوٰة للصادق علیه السلام" کہ میں اس باب کو ختم کرتا ہوا امام صادق علیہ السلام کے بتائے تشہد نماز کے ذکر پر۔

آپ فرماتے ہیں:

"حیث اشتهر فی السنة بعض الناس انکار شهادة بالولایة فی الاذان و اقامت"

(ترجمہ) کیونکہ بعض لوگوں کی زبانی اذان و اقامت میں شہادت ثالثہ کا یعنی ولایت علیؑ کی گواہی کا انکار مشہور ہوا ہے۔

"ماورد فی خبر القاسم بن معاویه المروی عن احتجاج الطبرسی عن ابی عبدالله علیه السلام إِذَا قَالَ احدُکُمْ لَا إِلٰهَ اَلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فُلْیَقُلْ عَلیٌ" اَمِیْرَالْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰه غَافِلاً عَنْ کُوْنُهَا جُزاء مِنَ الصَّلاةِ اِسْتَحْبَاباً"

(ترجمہ) حالانکہ احتجاج طبرسی میں قاسم بن معاویہ کی حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے جب تم میں سے کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے تو ساتھ علی امیر المومنین ولی اللہ بھی کہے۔ حالانکہ یہ لوگ اس بات سے غافل ہیں کہ اذان اقامت تو بجائے خود یہ تو نماز کے تشہد میں بھی مستحب جزء ہے۔

"علی ماروی عن الصادق علیه السلام انما اورد الروایة لندرة وجودها وشرافة مضمونها و کثرة فوائدها فی زماننا هذالمن تدبر فیها حتی ان العلامة النوری قدس سره غفل عنها فلم ینقلها فی المستدرك"

(ترجمہ) جیسا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا اور میں یہ حدیث اس لیے بیان کر رہا ہوں کہ اس حدیث کا وجود نادر ہے۔ مضمون بلند پایہ ہے۔ فکرو تدبر کرنے والوں کیلئے اس زمانہ میں کثیر فائدے ہیں۔ علامہ نوری نے بھی غفلت کی وجہ سے اس روایت کو مستدرک میں درج نہ کیا۔

اب آپ وہ تشہد لکھتے ہیں جس کا راوی ثقہ ترین شخصیت ابوبصیر صحابی صادق علیہ السلام ہے:

"مانقله ابوبصیر عن الصادق علیه السلام بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰه وَخَيْرِ الْاَسْمَآءِ كُلُّهَالِلّٰه' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَنَذِيْراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعة وَاَشْهَدُاَنَّ رَبِّیْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُوْل وَاَنَّ عَلِيًّا نِعْمَ الْوَصِیُّ وَنِعْمَ الْاِمَام اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِی اُمَّتِهٖ وَاَرْفَعْ دَرَجَته اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن" (۵۶)

قارئین کرام!

ہم نے سند المجتہدین پیش نماز جماعت حرم امیر المومنینؑ آقائے سید احمد مستنبط نور اللہ مرقدہ کے قلم انور سے وہ تشہد پیش خدمت کر دیا ہے جو صادق آل محمد علیہ السلام سے منقول ہے اور راوی حدیث ثقہ ترین اور معتمد ائمہ علیہم السلام حضرت ابوبصیرؓ ہیں۔

آپ نے ثابت کر دیا کہ علیاً ولی اللہ جزء اذان و اقامت بجائے خود یہ جزء مستحب تشہد نماز بھی ہے

جس سے لوگ غافل ہیں۔ مجتہدین کو اپنا دین ایمان سمجھنے والو کیا اب بھی کوئی شک رہ گیا ہے حرم امیر المومنین میں نماز پڑھانے والے مجتہد جسے خود ہی فخر المجتہدین بھی کہتے ہو اور علیاً ولی اللہ کو بدعت بھی گردانتے ہو۔

تشہد میں علیاً ولی اللہ اور امام صادق علیہ السلام کا دوسرا فرمان

قال ابو عبداللہ علیہ السلام:

"فاذ اصلیت الرکعته الرابعة فقل فی تشهده بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰه وَالْاَسْمَاءُ الْحُسْنَى كُلُّهَا لِلّٰه اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِ بَشِيْراً وَنَذِيْراً بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ التحيات لله والصلوٰت الطيبات الزاكيات العاديات الرائحات التامات الناعمات المباركات الصالحات لله ماطاب و ذكى و طهر ونمى و خلص وما خبث فلغير اللّٰه اَشْهَدُ اَنَّكَ نِعْمَ الرَّبُ وَاَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِیً ابن ابی طالب نِعْمَ الْوَلِی وَاَنَّ الْجَنَّةُ حَقٌ وَالنَّارُ حَقٌ وَالمَوْتُ حَقٌ وَالْبَعْثُ حَقٌ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُور وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰه اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ مُصْطَفیٰ وَعَلِیُّ نِ الْمُرْتَضٰی وَفَاطِمَةُ الزَّهْرَآ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْن وَعَلٰی الائِمَّةُ الرَّاشِدِيْن مِنْ آلِ طٰه وَ يٰس"

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتَهٗ

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَيْتِكَ الطَيِّبِيْنَ

اَلسَّلامُ عَلَيْناً وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْن" (۵۷)

قارئین کرام توجہ فرمایئے؟

(۱) یہ تشہد مندرجہ بالا تشہد سے بھی زیادہ طویل ہے لیکن ہم نے اس کا کچھ حصہ ترک کر دیا ہے۔ مکمل تشہد دیکھنے کیلئے بحار الانوار ج ۸۴، ص ۲۰۸۔ ۲۰۹ کو ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) اس تشہد میں شہادت ثالثہ کو ''اشھد ان علی ابن ابی طالب نعم الولی'' کے صیغہ سے پڑھا گیا۔

(۳) اس سے قبل جو سرکار صادق آل محمدؐ اور بروایت ابو بصیر جو تشہد بیان فرمایا وہ ''القطرۃ'' آقائے سید احمد مستنبط سے نقل کیا گیا اس میں شہادت ثالثہ کو با صیغہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیاً نِعْمَ الْوَصِیُّ وَ نِعْمَ الْاِمَام پڑھا گیا۔

(۴) اس تشہد میں جو بعد از تشہد سلام پڑھا جاتا ہے اس میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ الطَّیِّبِیْنَ بھی درج ہے جسے نکال دیا گیا۔ جس میں اپنے آپ پر سلام آتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِیْنَ۔ سلام ہو ہم پر اور عباد صالحین پر اسے مستقل جگہ دے دی۔

(۵) اس سلام میں معاذ اللہ کیا نقص تھا جو نکال دیا گیا۔

(۶) بعد از تشہد جو درود امام علیہ السلام نے فرمایا اس میں پانچ تن پاک کے الگ الگ نام ہیں۔ اس درود کو ہمیشہ کے لیے زندہ درگور کیوں کر دیا گیا۔ نماز اہل بیت کا حلیہ بگاڑ دیا گیا آخر کیوں؟

(۷) تشہد طولانی پڑھتے ہوئے گھبراہٹ کس بات کی ہوتی ہے۔

(۸) محض اپنی سہولت کیلئے نماز کو مختصر کیوں کیا گیا؟

(۹) امام علیہ السلام نے صیغہ ہائے تشہد میں امام وصی ولی تینوں عہدے ذکر فرمائے ہیں آپ جو بھی منتخب کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔

قارئین یہ تشہد تھا جو امام صادق آل محمد علیہ السلام سے نقل کیا گیا۔ اب آپ انصاف کر سکتے ہیں یہ

اپنے ضمیر سے پوچھیئے کہ ملاجی کی بات مانتی ہے یا وارثان شریعت کی بات پر عمل کرتا ہے۔

فقہ الرضا علیہ السلام اور تشہد میں علیاً ولی اللہ

یہ "فقہ الرضا" وہ کتاب ہے جس کو فرزند علی و بتول سلام اللہ علیہما حضرت امام رضا علیہ السلام نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی اولاد میں سے نصیر الدین احمد کی فرمائش پر املاء کروائی۔ اس کا اصل نسخہ ۲۰۰ھ کا لکھا ہوا ہے جس میں خود امام علیہ السلام کی تحریر اور دیگر محدثین عظام کی تحریریں تھیں۔ مکہ مکرمہ میں علامہ سید علی خاں شیرازی کے کتب خانہ میں محفوظ تھا جو فقہ الرضا کا صحیح ترین نسخہ تھا جس پر علامہ مجلسی مرحوم قاضی امیر حسین اور آقائے سید محمد مہدی بحر العلوم آقائے صاحب الجواہر جیسے اکابر مراجع نے پورا پورا اعتماد کر کے اس کو مستند و معتبر قرار دیا چنانچہ علامہ سید مہدی حسینی قزوینی نے اپنی کتاب "السابك الذمیه" میں اس کتاب کے متعلق لکھا:

"واحکم بحجیة فقه الرضوی لانه معنی حدیث قدروی واعتمد القول به الفهامه بحر العلوم خالی العلامة"

(ترجمہ) فقہ رضوی کی حجیت کا حکم لگاؤ کیونکہ وہ معنوی طور پر روایت حدیث کے برابر ہے اس پر میرے ماموں علامہ فہامہ سید مہدی بحر العلوم نے اعتماد کیا ہے۔ (۵۸)

علامہ جزائری اور صاحب المستدرک الوسائل علامہ مرزا حسین نوری نے ثابت کیا ہے اس کتاب کی بہت سی عبارتیں من وعن من لا یحضرہ الفقیہ میں نقل کی گئی ہیں۔ نجف اشرف کے معروف مجتہد فقیہ آقائے سید محمد ہاشم خوانساری اصفہانی متوفی ۱۳۱۸ھ لکھتے ہیں:

"تحقیق فقہ الرضا ایسی کتاب ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے تعارض روایات کی صورت میں کسی بھی روایت کی تائید فقہ الرضا کی کسی بھی روایت سے ہو جاوے وہ روایت حجیت کے قابل ہو گی اور قوی سمجھی جائے گی" (۵۹)

مرحوم خمینیؒ نے اپنی بعض کتب میں فقہ الرضا کے حوالہ جات لیے ہیں جیسا کہ ان کی کتاب حکومت اسلامیہ وغیرہ۔

تشہد امام رضا علیہ السلام

"بِسۡمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَالۡحَمۡدُلِلّٰهِ وَالۡاَسۡمَاءُ الۡحُسۡنیٰ کُلُّهَا لِلّٰهِ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَرۡسَلَهٗ بِالۡحَقِّ بَشِیۡراً وَ نَذِیۡراً بَیۡنَ یَدَیِ السَّاعَةِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ الزَّاکِیَاتُ الۡغَادِیَاتُ الرَّائِحَاتُ التَّامَّاتُ النَّاعِمَاتُ الۡمُبَارَکَاتُ الصَّالِحَاتُ لِلّٰهِ مَا طَابَ زَکَا وطهر نما و خلص فللّٰه وما خبث فلغیر اللّٰه"

اَشۡهَدُ اَنَّكَ نِعۡمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّداً نِعۡمَ الرَّسُوۡلُ وَاَنَّ عَلِیّاً نِعۡمَ الۡمَوۡلیٰ وَاَنَّ الۡجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالۡمَوۡتَ حَقٌّ وَالۡبَعۡثَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ آتِیَةٌ لَا رَیۡبَ فِیۡهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبۡعَثُ مَنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهۡتَدِیَ لَوۡلَا اَنۡ هَدَانَا اللّٰهُ"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكۡ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَارۡحَمۡ مُحَمَّداً وَّآلِ مُحَمَّدٍ اَفۡضَلَ مَا صَلَّیۡتَ وَبَارَکۡتَ وَتَرَحَّمۡتَ وَسَلَّمۡتَ عَلیٰ اِبۡرَاهِیۡمَ فِی الۡعَالَمِیۡنَ اِنَّكَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِ الۡمُصۡطَفیٰ وَعَلِیِّ بۡنِ الۡمُرۡتَضیٰ وَ فَاطِمَةَ الزَّهۡرَآءِ وَالۡحَسَنِ وَالۡحُسَیۡنِ وَعَلَی الۡاَئِمَّةِ الرَّاشِدِیۡنَ مِنۡ آلِ طٰهٰ وَیٰسِیۡن۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ نُوۡرِكَ الۡاَنۡوَرِ وَعَلیٰ حَبۡلِكَ الۡاَطۡوَلِ وَ عَلیٰ عُرۡوَتِكَ الۡاَوۡثَقِ وَعَلیٰ وَجۡهِكَ الۡاَکۡرَمِ وَعَلیٰ جَنۡبِكَ الۡاَوۡجَهِ وَعَلیٰ بَابِكَ الۡاَدۡنیٰ وَعَلیٰ مَسۡلِكَ الصِّرَاطِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الۡهَادِیۡنَ الۡمَهۡدِیِّیۡنَ الرَّاشِدِیۡنَ الۡفَاضِلِیۡنَ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاهِرِیۡنَ الۡاَخۡیَارِ الۡاَبۡرَارِ

اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ وَعَلیٰ اَهۡلِ بَیۡتِكَ الطَّیِّبِیۡنَ

اَلسَّلامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ"
اَلسَّلامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (۵۷)

قارئین کرام!

آپ نے فقہ الرضا کتاب سے حضرت امام رضا علیہ السلام سے تشہد ملاحظہ فرمایا:

- جس میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی موجود ہے۔
- امام صادق علیہ السلام کی پہلی تشہد جو درج کی گئی اس میں شہادت ثالثہ کیلئے استعمال کیے گئے صیغہ میں لفظ ''امام'' ولفظ ''وصی'' استعمال کیا گیا۔
- امام صادق علیہ السلام سے مروی تشہد جو بحار کی جلد ۸۴ میں مرقوم ہے اس تشہد میں صیغہ تشہد میں لفظ ولی استعمال کیا گیا۔
- امام رضا علیہ السلام نے اپنی فقہ میں تیسری گواہی کے سلسلہ میں جو صیغہ استعمال کیا اس میں لفظ ''مولیٰ'' استعمال کیا گیا۔
- گویا کہ معصومین علیہم السلام نے یہ عندیہ دیا ہے کہ شہادت ثالثہ میں آپ لفظ امام' ائمہ' ولی' وصی' مولا کوئی بھی استعمال کر سکتے ہو۔
- کاش تشہد کو مختصر کرتے وقت یہ لحاظ تو رکھا جاتا کہ تیسری شہادت ولایت کو شہادت رسالت کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے اور درود وسلام میں ائمہ کے اسماء مبارکہ کو شامل کیا جاتا۔
- مومنین کرام سے گزارش ہے کہ اپنی نمازوں میں ائمہ طاہرین کے بتائے ہوئے تشہد طویل کے جملے ضرور شامل کریں۔ صحیح العقیدہ مراجع عظام نے ایسا ہی لکھا ہے۔
- اب تشہد معصوم آپ کے سامنے پیش کر دیا گیا پڑھ لینے کے بعد گواہی ولایت علیؑ آپ پر واجب ہو چکی ہے ہم نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی ہے اب آپ خود جواب دہ ہوں گے یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔

"فَاِنَّا ھَدَیْنَاہُ السَّبِیْلَا اِمَّا شَاکِراً وَاِمَّا کَافُوْراً"

مستدرک الوسائل......علیاً ولی اللہ فقیہ اہل بیت مرزا حسین نوری

مستدرک الوسائل کوئی گم نام کتاب نہیں ہے بلکہ سفر اجتہاد کرنے والوں کیلئے ایک ریڑھ کی ہڈی کی سی حیثیت رکھتی ہے اس کے بغیر اجتہاد نامکمل تصور کیا جاتا ہے۔علامہ حسین نوری علی اللہ مقامہٗ نور اللہ مرقدہٗ بھی اپنی کتاب میں سرکار امام رضا علیہ السلام کی وساطت سے تشہد نقل کرتے ہیں۔ملاحظہ فرمائیں:

روایتی تشہد پڑھنے کے بعد یوں کہے:

"اَشْهَدُ اَنَّكَ نِعْمَ الرَّبّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْل وَاَنَّ عَلِيًّا نِعْمَ الْوَلِيّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَعَلِيٍّ نِ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَآء وَالْحَسَن وَالْحُسَيْن وَعَلَى الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ آلِ طٰهٰ وَيٰس"

قارئین کرام!

اتنے بلند پایہ سرکار علامہ حسین نوری جیسے محقق نے اپنی فقہی مشہور کتاب میں ولایت علیؑ کی شہادت کو درج فرما کر ان لکیر کے فقیروں کو سمجھا دیا ہے کہ عقل سے کام لو۔کیا بگاڑا ہے تمہارا ابو طالب کے بیٹے نے اس حد تک مخالفت تو خود دشمنان علیؑ نے نہیں کی جس حد تک تم لوگ پہنچ چکے ہو۔

فقہ مجلسی......تشہد میں شہادت ولایت

علامہ محمد تقی مجلسی اعلی اللہ مقامہ و نور اللہ مرقدہ المتوفی ۱۰۷۰ھ میں اپنی مشہور کتاب فقہ مجلسی جسے نجف اشرف کے مجتہد اعظم آقائے سید محمد کاظم طباطبائی کے فتاوی و حواشی کے ساتھ بمبئی سے شائع کیا گیا۔
یاد رہے یہ کتاب آقائے سید شہاب الدین مرعشی کے دیباچہ کے ساتھ قم سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

آپ فقہ مجلسی میں لکھتے ہیں "سنت ہے کہ تشہد واجب میں وہ اضافہ کیا جاوے جس کو ابو بصیر جیسے ثقہ راوی نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

"اَشْهَدُ اَنَّ رَبِّي نِعْمَ الرَّبّ وَاَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُوْل وَاَنَّ عليًّا نِعْمَ الْوَصِي وَنِعْمَ الْاِمام اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّل

شَفَاعَۃ فِی اُمَّتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَاتِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن" (۶۲)

خداوند متعال بحق محمد و آل محمد تمام مومنین کو اپنی تشہد نماز میں ولایت امیر المومنین حقہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تشہد میں شہادت ولایت......آقائی محقق اعظم محدث جلیل یوسف بحرانی کی نظر میں

علامہ محدث جلیل فقیہ نبیل آقائی یوسف بحرانی متوفی ۱۱۸۶ھ تقریباً اڑھائی سو سال پہلے اور خود علیاً ولی اللہ کو بدعت کہنے والا بھی اس ہستی کے متعلق لکھتا ہے کہ یہ بڑے عالم عامل محدث کامل ہیں۔ سرکار علامہ اپنی کتاب الحدائق الناضرہ میں لکھتے ہیں کہ "معمول کے مطابق پڑھے جانے والی تشہد کے ساتھ زبان معصوم سے نکلے یہ الفاظ بھی کہے جاویں:

"اَشْھَدُ اَنَّکَ نِعْمَ الرَّبّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْل وَاَنَّ عَلِیَّ ابن ابی طالب نِعْمَ الْمَوْلیٰ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلِیٍّ نِ الْمُرْتَضٰی وَفَاطِمَۃَ الزَّھرآء وَالْحَسَن وَالْحُسَیْن وَعَلٰی الْاَئِمَّۃُ الرَّاشِدِیْنَ مِنْ آلِ طٰہٰ وَیاسین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی الْھَادِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ الرَّاشِدِیْنَ الْفَاضِلِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ الْاَخْیَار الْاَبْرَار" (۶۳)

مذہب شیعہ خیر البریہ میں اس سے بڑھ کر کوئی محدث نہیں ہے اگر معاذ اللہ انہیں بھی عقل نہیں ہے تو پھر عقل نامی کوئی چیز پیدا ہی نہیں ہوئی۔ جس سرکار کی ولایت عظمیٰ ہی تکمیل دین کی سند ہو پھر اسی سرکار کی ولایت کی گواہی کو بدعت قرار دینا یہ کہاں کا علم اور کیسی شرافت ہے۔

آقائی فقیہ اہل بیت ناصر الملت سید ناصر حسین لکھنوی اور تشہد میں ائمہ کی گواہی

سرکار آقائی اپنی توضیح المسائل رسالۂ عملیہ المعروف تحفہ احمدیہ ج ۱ ص ۱۵۴۔۱۵۵ پر کیفیت نماز

لکھتے ہوئے یوں تشہد لکھتے ہیں:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَ نَذِيْراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَة اَشْهَدُ اَنَّ رَبِّي نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِيّاً نِعْمَ الْوَصِيُّ وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهٖ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ اَنَّ السَّاعَة آتِيَةٌ لَارَيْبَ فِيْهَا اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ"(۶۴)

اس کے بعد نماز شب کے بیان میں پھر لکھتے ہیں کہ نماز کیلئے تشہد طولانی پڑھنا بہتر ہے۔

"بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ كُلُّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَ نَذِيْراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَة وَاَشْهَدُ اَنَّ رَبِّي نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِيّاً وَالْاَئِمَّةَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نِعْمَ الْاَئِمَّة اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَه فِي اُمَّتِه وَارْفَعْ دَرَجَتَه" (۶۵)

قارئین کرام! آپ نے جناب ناصر الملت کی توضیح المسائل سے تمام ائمہ طاہرین کی گواہی تشہد میں ملاحظہ فرمائی۔

- کیا ایسے مراجع عظام کے تمام اعمال باطل ہو گئے۔
- کیا نعوذ باللہ انہیں شریعت اور اصول فقہ کی معرفت نہیں تھی۔
- کیا ان کی تقلید میں رہنے والے تمام مقلدین جہنمی ہو چکے ہیں۔

افسوس علماء کرام اپنی ذاتی چوہدراہٹ و وقار کی خاطر قرآن جھٹلا دیتے ہیں۔ ائمہ کے فرمان سے روگردانی کرتے ہیں۔ احادیث رسول کا انکار کر دیتے ہیں خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں۔

مرجع عالم آ قائی فقیہ اہل بیت السید محمد علی طباطبائی اورتشہد میں گواہی ولایت امیر المومنین علیہ السلام

آ ج تک ہر شخص قرآن وحدیث سے انکار کرتے ہوئے یہ ہی سوال کرتا ہے کہ کیا کسی مرجع عالم نے اپنی توضیح المسائل میں تشہد میں علیاً ولی اللہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

خداوند متعال سرکار آ قائی فقیہ اہل بیت سید محمد علی طباطبائی کی زندگی دراز فرمائے انہوں نے اپنی توضیح المسائل مسمی بہ ''القوانین الشریعۃ'' میں نہ صرف علیاً ولی اللہ کو جزء اذان قرار دیا ہے بلکہ تشہد نماز میں بھی پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ہم آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں حکم نمبر ۳۰۳۔ آپ فرماتے ہیں:

''یَجُوزُ فِی التَّشَهُّدِ الشَّهَادَةِ لِاَمِیرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْوِلَایَةِ بَعْدَ الشَّهَادَةِ لِلنَّبِی بِالرِّسَالَةِ وَکَذَا لِلْاَئِمَّةِ عَلَیْهِمُ الصَّلاَةُ وَالسَّلَام کَمَا سَیأتی مِنَ الْکَیْفِیَّة وَلِاطْلاق الْحَدِیْث الشَّرِیْف عن الِاحْتِجَاج (اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلْیَقُلْ عَلِی اَمِیرَ الْمُؤْمِنِیْنَ) کمامر فی الاذان والاحادیث کثیرة منها حدیث السلسلة الذهبیة عن الامام الرضاؑ

قول اللّٰه (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حِصْنِی فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِی أَمِنَ مِنْ عَذَابِی ثُمَّ قَالَ الْاِمَامُ بِشُرُوطِهَا وَاَنَا مِنْ شُرُوطِهَا وَعَلَیْهِ فَولایة اَهْلِ الْبَیْتِ عَلَیْهِمُ السَّلَام مِنْ شُرُوطِ الشَّهَادَةِ بِاللّٰه مرتبطة بالشهادة بولایتهم لان الله شاء ان یجعل قبوله لشهادة الناس عن طریق سفرائه الکرام علیهم السلام'' (٦٦)

لیجئے جناب آ قائی نے بڑی وضاحت سے ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے:

ا۔ آپ تشہد میں ولایت امیر المومنین کی گواہی بعد از گواہی رسالت بجالا سکتے ہیں۔

ب۔ جیسا کہ ائمہ علیہم السلام کا حکم ہے۔

ج۔ احتجاج میں امام صادق آل محمد کا فرمان ہے کہ جو شخص جب جہاں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اس پر واجب ہے کہ وہ علی امیر المومنین ضرور کہے۔ یہ حدیث سلسلہ ذہبیہ سے تعلق رکھتی ہے۔

د۔ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو اس میں داخل ہوا وہ عذاب سے بچ گیا۔

ہ۔ ایمان میں داخل ہونے کی ایک شرط لا الہ الا اللہ ہے۔

و۔ **انا اللہ لا الہ الا اللہ شروطاً وانی و ذریتی لمن شروطها** ۔لا الہ الا اللہ کیلئے شروط ہیں۔ میں اور میری ذریت ان شروط میں ہے۔

ز۔ لا الہ الا اللہ ایک شرط ہے دین میں اور میں بھی لا الہ الا اللہ کے ساتھ ایک شرط ہوں میرے اور میری اہل بیت کی ولایت کی گواہی دینا شروط میں سے ہے۔

یعنی گواہی توحید مشروط ہے گواہی ولایت کے ساتھ۔ اگر گواہی ولایت نہ ہوگی تو گواہی توحید کچھ کام نہیں آئے گی۔ اس کے بعد ص ۳۲۶ پر سرکار آقائی نے تشہد امام رضا پیش کیا ہے جو کہ ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں۔ توضیح المسائل کی رٹ لگانے والوں کو اب اس بات کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ تشہد میں ولایت کی گواہی کے بغیر نماز نامکمل ہے۔

استاد العلماء مجتہد العصر علامہ حسین بخش جاڑا اور تشہد میں ولایت کی گواہی

قبلہ و کعبہ استاد ذی محترم ایک مفسر قرآن ایک بے باک مبلغ جنہوں نے تحریر و تقریر کا لوہا منوایا! خداوند متعال انہیں قرب امیر المومنین علیہ السلام میں جگہ عطا فرمائے۔ وہ اپنی توضیح المسائل المعروف ''زاد شرعیہ در فقہ جعفریہ میں امام رضا علیہ السلام سے جو تشہد نقل کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔ عام تشہد بجا لانے کے بعد اس طرح کہے:

''اَشهَدُ اَنَّكَ نِعْمَ الرَّب وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْل وَاَنَّ عَلِياً نِعْمَ

الْوَلِی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی وَفَاطِمَۃَ الزَّھرآ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَالْاَئِمَۃِ الرَّاشِدِیْنَ مِن آلِ طٰہٗ وَیَاسِین" (۶۷)

حضرت قبلہ علامہ آ قائی حسین بخش جاڑا صاحب نے بھی شہادت ولایت امیر المومنین علیہ السلام کو اپنی توضیح المسائل میں درج فرما کر دنیائے شیعت پر احسان فرمایا ہے۔

کیا علامہ موصوف جن کے شاگرد مجتہد کہلاتے ہیں انہیں علم نہیں تھا کہ میں یہ کیا کر رہا ہوں۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ شہادت اسلام میں معاذ اللہ بدعت ہے۔ اللہ سب کو ہدایت ولایت عطا فرمائے۔

علامہ سید افتخار نقوی اور شہادت ولایت علیؑ

علامہ سرکار افتخار نقوی کوئی معمولی شخصیت کے مالک نہیں۔ پوری قوم شیعہ انہیں جانتی ہے ان کے والد محترم ایک نہایت خوش عقیدہ ملنگ موالی انسان تھے۔ خدا انہیں قرب سید الشہداء میں جگہ عطا فرمائے۔

علامہ صاحب تبصرہ بر اصلاح الرسوم ص ۶۰ پر لکھتے ہیں کہ آ قائی سید عبد الاعلیٰ سبزواری نجف اشرف والے اپنی کتاب مہذب الاحکام ج ۶' باب الاذان واقامت میں فرماتے ہیں:

"الاخبار الواردة الموارد والمتفرقة يستفاد من محجوعها تلاذم التشريع بالشهادات الثلاثة" (۶۸)

مختلف اور متفرق احادیث سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ شرعی طور پر ہر جگہ توحید و رسالت اور ولایت (شہادات) کی تینوں شہادتیں ایک دوسرے کے ساتھ لازمی اور لازم وملزوم ہیں۔

نقوی صاحب یہ حوالہ دے کر اپنے حلقہ احباب کو سمجھایا ہے کہ تینوں گواہیاں لازم وملزوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ولایت عظمیٰ کی گواہی پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سرکار آ قائی خمینی شہادت ولایت پر اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہیں

شہادت ثالثہ در فصول اذان پر بحث کرتے ہوئے سرکار راہبر انقلاب آ قائی خمینی علیہ رحمہ دبے

دبے لفظوں میں شہادت ثالثہ کا مقبول عام نہ ہونے پر یوں اظہار فرماتے ہیں۔ اس شہادت ثالثہ کو جزء کیوں نہیں سمجھا جاتا۔ فرماتے ہیں:

''بواسطہ تکذیب علماء اعلام ایں روایات را احتیاط اقتضا کند'' (۶۹)

بات اصل میں ہے ہی یہی کہ کہیں علماء کی تکذیب نہ ہو جاوے۔ اس کے بعد آپ اہمیت شہادت ثالثہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''کہ شیخ عارف شاہ آبادی دام ظلہ می فرمودند کہ شہادت بولایت در شہادت برسالت منطوی است زیرا کہ ولایت باطن رسالت است''۔

ولایت کی شہادت رسالت کی گواہی کے ساتھ ضروری ہے کیونکہ ولایت ہی رسالت کا باطن ہے۔ لکھتے ہیں:

''کہ در شہادت بالوہیت شہادتین منطوی است حتماً''

اللہ کی توحید والوہیت کیلئے دو گواہیاں ضروری ہیں۔

''و در شہادت برسالت ان دو شہادت نیز منطوی است''

اور شہادت رسالت کیلئے بھی دو مزید شہادتیں ہونا ضروری ہے۔

''چنانچہ در شہادت بولایت ان دو شہادت دیگر منطوی است''

اور ولایت کی شہادت کیلئے دو مزید شہادتوں کی ضرورت ہے۔ (۷۰)

عقل مند کیلئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ سرکار مرجع عظیم آقائی خمینی علیہ رحمہ نے فیصلہ سنا دیا۔

ا۔ کہ شہادت الوہیت کو ثابت کرنے کیلئے کم از کم دو شہادتیں اور چاہیے یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کو ثابت کرنے کیلئے دو گواہیاں ضروری ہیں یعنی پہلی گواہی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلَ اللّٰه اور دوسری گواہی اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیّاً اَمِیْرَالْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰه۔

ب۔ آپ سرکار رسالت مآب کی رسالت کی گواہی کیلئے دو دیگر گواہیاں ضروری ہیں۔ یعنی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ کے اثبات کیلئے دو گواہ ہونے ضروری ہیں۔

(۱) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

(۲) اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ ۔

ج۔ اور شہادت ولایت سرکار امیر المومنین کے اثبات کیلئے دو مزید گواہیوں کی ضرورت ہے۔

یعنی اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ کے اثبات کیلئے دو گواہیاں چاہئیں۔

(۱) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

(۲) اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اثبات توحید کیلئے دو گواہ: محمد رسول اللہ اور علی ولی اللہ

اثبات رسالت کیلئے دو گواہ: لا الہ الا اللہ اور علی ولی اللہ

اثبات ولایت کیلئے دو گواہ: لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ

گویا کہ سرکار خمینی علیہ رحمہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ تینوں گواہیاں شہادات لازم وملزوم ہیں جہاں پر یہ شہادات ہوں گی تین کی تعداد ہونا ضروری ہے۔ خمینی راہبر کے نعرے لگانے والوں کو تو اپنے راہبر کے عقیدے پر لبیک کہنا ضروری ہے۔

پھر سرکار فرماتے ہیں پس سرکار صادق آل محمد فرمود:

"وقتی یك از شما گفت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ بگوید عَلِیٌّ" اَمِيْرُ الْمُومِنِيْنَ (۷۱)

(ترجمہ) تم میں سے کوئی جب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے تو اس پر واجب ہے وہ علی امیر المومنین ضرور کہے۔

حضرت آقائی خمینی علیہ رحمہ لکھتے ہیں:

"کہ مولا الموحدین امیر المومنین علیہ السلام فرمود انا صلوٰۃ المومنین سرکار علی فرماتے ہیں کہ میں ہی مومنین کی مجسم نماز ہوں" (۷۲)

قارئین!

جو مجتہد اعظم علیؑ کو مکمل کامل اکمل مجسم نماز سمجھتا ہو بھلا وہ شہادت ثالثہ کا انکار کیسے کر سکتا ہے جیسا کہ انہوں نے ثابت کر دیا کہ ہر ایک شہادت ثابت کرنے کیلئے مزید دو شہادتیں ضروری ہیں۔

جہاں نماز وہاں ولی اللہ

"شیخ عارف کامل ماروحی فداہ میفر مود شهادة بولایت ولی اللہ مضمن در شهادت رسالت میباشد زیرا که ولایت باطن رسالت است پس از مقام مقدس ولوی نیز مصاحب این سلوك است و فی الحدیث بعلی قامت الصلوٰة وفی الحدیث انا صلوٰة المومنین و صیامهم" (۷۴)

(ترجمہ) کہ شہادت ولایت ولی اللہ دراصل شہادت رسالت ہی کے ضمن میں آ جاتی ہے کیونکہ ولایت باطن رسالت ہے۔ ولی اللہ کا نماز کا مصاحب ہونا ضروری ہے اور حدیث میں موجود ہے۔ علیؑ ہی سے نماز قائم ہوئی نیز یہ بھی حدیث ہے کہ جناب امیر فرماتے ہیں "انا صلوٰۃ المومنین" مومنین کی نماز میں علیؑ ہوں۔

قارئین کرام مندرجہ ذیل نقاط پر غور فرمائیں:

۱۔ آپ یہ اقرار کرتے ہیں کہ ولی اللہ کی ولایت کی گواہی دراصل شہادت رسالت میں مضمر ہے یعنی ولایت کی گواہی رسالت کی شہادت میں پوشیدہ ہے تو پھر ایک مخفی گواہی کو ظاہر کیا جاوے تو کیا جرم ہے جو پہلے سے ہی موجود ہے۔

۲۔ پھر فرماتے ہیں کہ ولایت رسالت ہی کے باطن کا نام ہے جب ظاہر کی گواہی دینے سے نماز باطل نہیں ہوتی تو باطن کی گواہی دینے سے کیسے باطل ہو سکتی ہے۔

۳۔ اسے نمازی کا مصاحب ہونا ضروری ہے جہاں نماز ہو وہاں اس کا مصاحب ہونا

ضروری ہے۔

۴۔ خمینی کا عقیدہ ہے کہ علیؑ مجسم، مکمل، کامل نماز ہیں مومنین کی تو جو علیؑ خود نماز ہو اس کی ولایت کی گواہی نماز کو باطل کیسے کر سکتی ہے۔

۵۔ نماز قائم ہی علیؑ سے ہوتی ہے یعنی علیؑ نہ ہو تو نماز قائم نہیں ہوتی تو جو علیؑ باعث قیام نماز ہو اس کی ولایت سے نماز باطل ہوتی ہے یا قبول ہوتی ہے۔

آقائی خمینیؒ شرح دعائے سحر میں فرماتے ہیں

"فسائر العبادات بالعقائد و الملکات بمنزلۃ الھیولیٰ

پس جمیع عبادات۔ عقائد ملکات بمنزلہ ھیولیٰ ہیں۔

والولایۃ صورتھا۔ اور ولایت کی صورت ہے۔ عبادات ظاہری حالت ہیں ولایت عبادات کا باطن ہے۔ (۷۴)

سرکار خمینیؒ فرماتے ہیں اصل میں عبادات اور ولایت ایک جسم کے دو نام ہیں نماز ظاہر نام ہے۔ ولایت نماز کا باطنی نام ہے گویا کہ عبادات کی شکل صورت ہی کا نام ولایت ہے جو اپنی نماز میں ولایت کی گواہی نہیں دیتے ان کی نماز بے صورت ہے۔ جس کی کوئی پہچان نہ ہوگی اور وہی نمازیں منہ پر ماری جائیں گی۔

قارئین کرام!

ابھی شہادت ولایت پر اتنا مواد موجود ہے کہ ایک ہزار صفحات پر مشتمل اس کتاب کی دوسری جلد لکھ کر پیش خدمت کر سکتا ہوں اور انشاء اللہ ضرورت محسوس ہوئی تو ضرور لکھوں گا۔

اب ہم اختتامی لمحات میں آپ کے سامنے ان مراجع عظام کے اسمائے گرامی پیش خدمت کرنا چاہیں گے جو نماز میں شہادت ولایت کو مستحب جانتے ہیں۔

تشہد میں شہادت ولایت کے قائل مراجع عظام

۱۔ علامہ محمد تقی مجلسی۔ (۷۵)

۲۔ علامہ محمد باقی مجلسی۔(۷۶)

۳۔ علامہ آقائی شیخ جلیل محمد حسن نجفی صاحب جواہر الکلام۔(۷۷)

۴۔ آقائی سید محمد کاظم طباطبائی نجفی۔(۷۸)

۵۔ آقائی سید ناصر حسین لکھنو۔(۷۹)

۶۔ آقائی سید عبدالرزاق مقرم نجفی۔(۸۰)

۷۔ آقائی شیخ آل مرتضیٰ آل یاسین نجفی۔(۸۱)

۸۔ آقائی سید احمد رضی الدین مستنبط۔(۸۲)

۹۔ آقائی حسین نوری طبرسی۔(۸۳)

۱۰۔ آقائی سید محمود شہرودی نجفی۔(۸۴)

۱۱۔ آقائی سید محمد شیرازی نجفی۔(۸۵)

۱۲۔ آقائی سید محمد جواد تبریزی نجفی۔(۸۶)

۱۳۔ آقائی سید محمد حسنی بغدادی نجفی۔(۸۷)

۱۴۔ آقائی سید نصر اللہ مستنبط۔(۸۸)

۱۵۔ آقائی سید شہاب الدین نجفی مرعشی۔(۸۹)

۱۶۔ آقائی سید محمد علی طباطبائی دمشق۔(۹۰)

۱۷۔ آقائی سید محمد رضا محقق طہرانی۔(۹۱)

۱۸۔ آقائی سید عبداللہ شیرازی مرحوم۔(۹۲)

۱۹۔ آقائی یوسف بحرانی۔(۹۳)

قارئین کرام ان میں کچھ مراجع ایسے ہیں جن کے عکس فتوئی ہم شائع کریں گے باقی مراجع عظام کے حوالہ جات ان کے سامنے لگے ہوئے نمبروں کے مطابق باب کے آخر میں حواشی پر دیکھئے۔

شہادت ثالثہ مقدسہ کہنے کے صیغے

اذان و اقامت وتشہد نماز میں اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیّاً اَمِیْرَالْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰه کہنے کا نام شہادت ثالثہ ہے۔ اگر مؤذن یا مصلی بعد از شہادت رسالت اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیّاً اَمِیْرَالْمُومِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰه کہے تو گویا اس نے شہادت ثالثہ کہی ہے اب سوال یہ ہے۔

شہادت ثالثہ کیسے کہی جائے؟

بعض لوگ اس روایت کو عجیب و غریب کہیں گے جس میں تشہد نماز کا صیغہ عام نمازیوں کے درمیان معروف صیغہ کی طرح نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم نے مختلف صورتوں میں تشہد کے نمونے بمطابق فرامین معصومین پیش کئے ہیں۔ یہ تعجب بے جا ہے جس کی کچھ وجوہات ہیں:

ا۔ جو صیغہ فرض و نوافل میں ہمارا معمول ہے یعنی "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ" یہ کس طرح نمازیوں میں مشہور ہوا۔ سب اس کو بار بار پڑھتے ہیں اور ہمارے علماء کے رسائل عملیہ میں یہی ایک صیغہ درج ہے اور علماء نے اپنے رسائل میں دوسری روایات کے مطابق تشہد کے صیغے نہیں لکھے حالانکہ ہماری کتب احادیث میں اور کتب فقہ میں ائمہ طاہرین سے تشہد کے صیغوں کی کئی کئی روایات موجود ہیں۔

ب۔ فقیہ جامع الشرائط شیخ محمد حسن جنہوں نے شرائع الاسلام کی شرح میں درجنوں جلدیں لکھ دیں۔ ان کی کتب کا مطالعہ کئے بغیر اجتہاد مکمل نہیں ہوتا۔ یہ اپنی کتاب جواہر الکلام میں تشہد کی بحث میں لکھتے ہیں کہ جتنی روایات تشہد کے بارے میں مختلف الفاظ و عبارات کی صورت میں ائمہ علیہم السلام سے ہم تک پہنچی ہیں سب کیلئے تشہد کا وجوب ثابت ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہی ایک موثق روایت ہے جس کے مطابق تشہد پڑھا جائے بلکہ نمازی کو اختیار ہے کہ جو روایات تشہد ہیں جس کو چاہیں اختیار کریں۔ یہ کسی طرح بھی ثابت نہیں ہے کہ

ایک ہی تشہد معین طور پر واجب قرار دیا جائے بلکہ ابو بصیر کی روایت کے مطابق طویل تشہد بھی پڑھا جا سکتا ہے لہٰذا وجوب تخیری ہے نہ کہ تعینی گویا کہ احادیث ائمہ طاہرین سے جو تشہد بھی وارد ہے مکلف نماز میں پڑھ لینے کا مجاز ہے لہٰذا احادیث کے الفاظ بھی تشہد میں دھرائے جا سکتے ہیں۔

ج۔ شیخ جلیل علامہ فہامہ آقائی محقق بے بدل یوسف بحرانی نے حدائق ناضرہ میں جو کچھ فرمایا ہے اس کا ماحصل یہی ہے کہ مشہور بین الاصحاب یہ ہے کہ شہادتین پر مشتمل تشہد واجب ہے اور اس سے زیادہ شہادات پر مشتمل کلمات کا ادا کرنا مستحب ہے۔

د۔ کافی میں بکر بن حبیب کی حدیث میں ہے جیسے ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت سرکار باقر العلوم سے سوال کیا گیا کہ تشہد اور قنوت میں کیا پڑھوں تو امام علیہ السلام نے فرمایا جو تم بہتر جانتے ہو پڑھ لو اگر تشہد کے کلمات مقرر ہی ہوتے تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔ یہ حدیث تہذیب الاحکام اور وسائل الشیعہ میں بھی وارد ہے۔ مقصد و مطلب یہ ہوا کہ تشہد کے صیغوں کا تعین نہیں ہے۔ احسن کلام پڑھا جا سکتا ہے۔

ہ۔ ہماری کتب احادیث میں تشہد کی صورتیں جو چھوٹی یا بڑی عبارتوں میں وارد ہوئی ہیں بطور نمونہ کتب من لا یحضرہ الفقیہ' وسائل الشیعہ' مستدرک الوسائل بارہ طرح سے منقول ہیں۔ [illegible] ہے بلکہ روایات بارہ سے بھی زیادہ ہیں لہٰذا اس تشہد کی روایت پر تعجب [illegible] کی روایت میں جو طویل تشہد کتاب تہذیب اور وسائل میں ہے اس کو [illegible] حسن [illegible] نے افضل تشہد قرار دیا ہے۔ دوسرا افضل تشہد جو کہ محب اہل بیتؑ صاحب الحدائق نے نقل کیا ہے اور آقائی سید احمد مستنبط صاحب القطرہ کے بیان کردہ تشہد سے ملتا جلتا ہے اور یہی تشہد محدث نوری نے المستدرک میں روایت کیا ہے یہ تشہد ہمارے ائمہ علیہم السلام اور ہمارے فقہاء جلیل القدر نے بیان کیا ہے لہٰذا مخالفین کے قال و قیل کے سیلاب [illegible] مت بہہ جانا اس میں پہلے ہی بہت لوگ بہہ چکے ہیں ان سے بچ کر رہو۔ امام

زمانہ سے توسل کرو تا کہ حضور ہر فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔

اگر ذہن تذبذب کا شکار ہو ملاؤں کی چالاکیوں عیاریوں سے پریشان ہو تو استغاثہ امام زمانہ پڑھو حضور سے مدد مانگو یقیناً عالم خواب یا کسی بھی طریقہ سے آپ کو یقین کی منزل ضرور بتائیں گے۔ انشاءاللہ!

۱۔ تشہد اس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں

جیسا کہ سرکار امام رضا علیہ السلام نے اپنی فقہ "فقہ الرضا" میں ارشاد فرمایا:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِ بَشِيْراً وَ نَذِيْراً اَشْهَدُ اَنَّكَ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِيّاً نِعْمَ الْمَوْلىٰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ"

قارئین اس تشہد معصوم میں ولایت علی علیہ السلام کی گواہی لفظ "مولا" کی صورت میں دی گئی۔ یہ بھی درست ہے کیونکہ حدیث مبارکہ موجود ہے "مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ"

۲۔ تشہد اس طرح بھی ادا کیا جا سکتا ہے

جیسا کہ حضرت جناب امام جعفر الصادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ جسے علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار ج ۸۴ ص ۲۰۹ پر درج فرمایا:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِ بَشِيْراً وَ نَذِيْراً بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ اَشْهَدُ اَنَّكَ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَ اَنَّ عَلِيّاً نِعْمَ الْوَلِيُّ"

اس تشہد میں جناب صادق آل محمد علیہ السلام نے شہادت ثالثہ کا صیغہ لفظ "ولی" سے ادا کیا ہے کیونکہ غدیر کی ایک حدیث ایسے بھی ملتی ہے "من کنت نبیہ و ھذا علی" ولیہ " پھر سرکار نے ارشاد فرمایا یا عَلِیُّ اَنْتَ وَلِیُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي وغیرہ وغیرہ۔

۳۔ تشہد کو اس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں

یہ تشہد کتاب القطرۃ میں فخر المجتہدین آ قائی سید احمد مستنبط نے درج فرمایا:

" اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَ نَذِيْراً بَيْنَ يَدَى السَّاعة وَاَشْهَدُ اَنَّ رَبِّىَ نِعْمَ الرَّب وَاَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُوْل وَ اَنَّ عَلِيّاً نِعْمَ الْوَصِى وَنِعْمَ الاِمَام"

اس تشہد کی عبارت میں لفظ "امام اور وصی" کے ساتھ شہادت ثالثہ ادا کی گئی۔

۴۔ تشہد اس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں

سرکار آ قائی ناصر الملت سید ناصر حسین مجتہد لکھنوا پنی توضیح میں یوں لکھتے ہیں:

" اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَ نَذِيْراً بَيْنَ يَدَى السَّاعة اَشْهَدُ اَنَّ رَبِّىَ نِعْمَ الرَّب وَاَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُوْل وَاَنَّ عَلِيّاً نِعْمَ الْوَصِى وَاَنَّ الائِمَّة مِنْ وُلْدِهٖ نِعْمَ الْاَئِمَّة اَنَّ السَّاعة آتِيَةٌ لَارَيْبَ فِيْهَا اَنَّ اللّٰه يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰه"

اس تشہد میں لفظ وصی لفظ ائمہ علیہم السلام اور اولاد ائمہ کے الفاظ سے شہادت ثالثہ ادا کی گئی۔

۵۔ تشہد اس طرح بھی ادا کر سکتے ہیں

" بِسْمِ اللّٰه وَبِاللّٰهِ وَ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ كُلِّهَا لِلّٰه اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَّ نَذِيْراً بَيْنَ يَدَى السَّاعة وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً

اَمِیرُالْمُؤمِنِیْنَ وَلِیّ اللہ وَاَوْلَادہٗ الْمَعْصُومِیْنَ

کیونکہ احتجاج کی حدیث جو بیان کی جا چکی ہے اور بحار الانوار ج ۲۷ میں علامہ مجلسی لکھتے ہیں۔ احتجاج کی عبارت ہے:

ا۔ "اِذَا اَحدکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَلْیَقُلْ عَلِیٌّ اَمِیرُالْمُؤمِنِیْنَ"

جب بھی تم میں کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اس پر واجب ہے وہ عَلِیّ "اَمِیْرَ الْمُؤمِنِیْنَ" کہے۔

بحار کی عبارت اس طرح ہے:

ب۔ "اذا احدکم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ اَمِیرُالْمُؤمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ"

جب بھی تم میں کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اس پر واجب ہے کہ عَلِیّاً اَمِیْرَالْمُؤمِنِیْنَ وَلِیَّ اللّٰہ بھی ادا کرے۔

ج۔ امالی شیخ صدوق اور مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین میں وارد ہے جیسا ہم بیان کر چکے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلام کو بھیج کر سو عربی، پچاس عجمی، تیس قبطی، بیس حبشی بلوائے۔ پہلی صف میں عربی، دوسری میں عجمی، تیسری صف میں قبطی، چوتھی میں حبشی کھڑے کر کے ان سے حلف لیا اور تین مرتبہ لیا۔

- اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحِدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ یہ اقرار تین مرتبہ لیا۔
- وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔ یہ حلفی اقرار بھی تین مرتبہ لیا۔
- اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیاً اَمِیْرَ الْمُؤمِنِیْنَ۔ یہ حلف بھی تین مرتبہ لیا۔

یعنی اقوام عالم میں رہنے والے عربی، عجمی، قبطی، حبشی یہ صیغے تعلیم کیے تاکہ اپنے اپنے ملک میں جا کر اسی طرح تبلیغ کریں پھر اس حلف نامہ کو تحریر کیا پھر وہ تحریر مہر لگا کر امیر المومنین علیہ السلام کے سپرد کی لہٰذا ان الفاظ میں

بھی گواہی دی جاسکتی ہے۔

نیز یہی الفاظ اذان میں استعمال ہوتے ہیں' یہی الفاظ اقامت میں استعمال ہوتے ہیں اور دور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی اذان واقامت میں یہی الفاظ تھے۔ اشہد ان علیا ولی اللہ۔ اقامت چونکہ جزء صلوٰۃ کہی جاتی ہے لہٰذا ان الفاظ میں تشہد میں شہادت ثالثہ ادا کی جاسکتی ہے۔

نیز چونکہ تہذیب' کافی' وسائل الشیعہ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ تشہد کے الفاظ معین نہیں ہیں بلکہ جو احسن ہوں انہیں پڑھ لیا جائے جو بہتر ہو پڑھ لو۔ اس لیے یہ مروی شدہ شہادت پڑھ لینا بھی صحیح ہے۔ امام فرماتے ہیں اگر ہم یہ تشہد معین کر دیتے تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔

بقید حیات مجتہدین۔ اُن کی توضیحات اور شہادت ثالثہ مقدسہ

قبل اس کے کہ ہم موجودہ زندہ مجتہدین عظام کی توضیحات سے شہادت ثالثہ پیش کریں۔

قارئین!

آسمان فقاہت کے آفتاب شیخ الطائفہ جن کی دو عدد کتب ''الاستبصار'' اور ''تہذیب الاحکام'' کتب اربعہ میں شامل ہیں۔ رئیس مذہب امامیہ کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں۔ ماہر علم رجال بھی ہیں۔

شیخ طوسی علیہ رحمہ اور شہادت ثالثہ مقدسہ

آج سے تقریباً ایک ہزار سال پہلے شیخ طوسی علیہ رحمہ نے ایک توضیح المسائل لکھی جس کا نام ''مصباح المتھجد'' ہے اُس میں آپ نے تشہد میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی تحریر فرمائی ہے۔ مگر بدقسمتی یہ ہے کہ کچھ بیرونی طاقتوں کے ایجنٹوں نے موجودہ ''مصباح المتھجد'' سے یہ تشہد نکال دی ہے جس طرح النور نمبر ۲ سی ڈی والوں نے بحار الانوار کی جلد ۸۴ سے تشہد امام صادق علیہ السلام کو حذف کر دیا ہے۔ اس کی مثال ہمارے ہاں سرکار امیر المومنین علیہ السلام کے مجموعہ کلام نہج البلاغہ سے بہت کچھ حذف کر کے کلام امام جو کلاموں کی بھی امام ہوتی ہے اُسے من مانی تحریر بنا کر چھپوایا اور لوگوں میں تقسیم کیا۔ محض اس

لیے کہ لوگ آلِ محمدؐ کے معنوی مقام تک نہ پہنچ پائیں۔ ان تحریفات کا سلسلہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ لوگ مکمل مذہب کو مذہب آلِ محمد سے الگ تھلگ اپنا ایک نیا مذہب تشکیل دے رہے ہیں۔ ایسا مذہب جس کا محمد و آلِ محمد سے کوئی دور کا واسطہ بھی نہیں۔ اسی طرح مدینۃ المعاجز کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے بے انتہا تحریف کی۔ معجزات حذف کئے ہیں۔ یہ سلسلہ اب چل نکلا ہے۔ اس کے متعلق ہم عنقریب وہ سب شواہد قوم کے سامنے پیش کریں گے۔

شیخ طوسی علیہ رحمہ اور شہادت ثالثہ مقدسہ

مصباح المتہجد طبع ۱۳۱۳ھ قدیم چھاپ ص ۳۴

''تشہد''

(۱) اختصاراً: **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَنَذِيْراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَارَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِيّاً نِعْمَ الْوَلِيُّ وَاَشْهَدُ اَنْ مَاعَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ○**

یہ تشہد ہے جناب شیخ طوسیؒ کا جس میں گواہی ولایت موجود ہے۔

(۲) یہی حوالہ فقیہ اہل بیت حسین بروجردیؒ نے جامع احادیث شیعہ چھاپ بزرگ میں مصباح المتہجد کے حوالہ سے درج فرمایا ہے۔

امام الفقہاء حسین بروجردی اور شہادت ثالثہ ملاحظہ فرمائیں۔ جامع احادیث الشیعہ باب التشہد میں مصباح المتہجد کے حوالہ سے بھی جو تشہد نقل فرمائی ہے اُس میں بھی شہادت ثالثہ مقدسہ موجود ہے۔

پھر آپ نے جامع احادیث الشیعہ جلد ۵ چھوٹی تختی ص ۵۹۲ پر جو تشہد درج فرمائی ہے اُس میں بھی

شہادت ثالثہ مقدسہ کے مکمل صیغے موجود ہیں۔ کتاب ہماری لائبریری میں موجود ہے۔

زندہ مجتہدین اور اُن کی توضیحات

(۱) آقائی فاضل لنکرانی

بعض کذب و جھوٹ کی نشر و اشاعت میں بے حد ماہر ہوتے ہیں۔ پچھلے سالوں میں ایک افواہ گھڑی گئی پھر اُسے پھیلایا گیا کہ فقیہ بزرگ سرکار فاضل لنکرانی نے شہادت ثالثہ کا فتویٰ واپس لے لیا ہے۔ کچھ ہی دنوں بعد ہم اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا حضور کیا ایسے بھی مجتہد موجود ہیں جو فتویٰ دے کر واپس لے لیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کیا مطلب۔

ہم نے عرض کی آپ نے اپنی توضیح المسائل ج دوم ملقب جامع المسائل میں لمبی طویل بحث کے بعد شہادت ثالثہ مقدسہ نماز میں ادا کرنے کی مکمل حمایت کرتے ہوئے نتیجہ دے دیا۔ بعد میں کسی وفد کے پریشر کی وجہ سے واپس لے لیا۔ یہ سن کر انہوں نے جامع المسائل ج ۲ طلب کی اور فرمایا یہ پڑھیں۔ میں نے جب دیکھا تو اُس وقت چودھواں ایڈیشن میرے سامنے تھا جس میں مکمل اسی طرح شہادت ثالثہ موجود تھی جو پہلے ایڈیشن میں موجود تھی۔

آپ نے اس بحث میں یہ بھی لکھا۔

"بدون ذکر ائمه ذکر خدا متصور نیست"

کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ائمہ علیھم السلام کے ذکر کے بغیر تصور ہی نہیں کیا جا سکتا پھر انہوں نے یہ نتیجہ لکھا۔

شهادت ولایت ذکر "دعا" و عبادت است شهادت به ولایت به قصد ذکر مطلق در تشهد نماز وغیره اشکال نه دارد و ضرر به نماز بمعنی رسائند

شہادت ولایت ذکر ہے' دعا ہے' عبادت ہے اسے ذکر مطلق کے قصد سے نماز میں پڑھنے سے کوئی اشکال نہیں ہے۔ اس سے نماز کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا۔

(۲) فقیہ اہل بیت شیخ محمد علی گرامی

توضیح المسائل ص ۲۳۵ پر باب تشہد میں یوں لکھتے ہیں:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحِدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیاً وَلِیُّ اللّٰہ۔

یہ جملہ احتیاط واجب کی طور پر کہیں۔

(۳) فقیہ اہل بیت اطہار لعسیو بدین رستگار حوزہ علمیہ قم

توضیح المسائل ص ۲۷۷ پر شہادت ثالثہ مقدسہ کو جزو اذان واقامت لکھا ہے اور ص ۳۱۴ پر باب تشہد میں احتیاط واجب کے طور پر ترتیب وار تینوں گواہیوں کا ذکر کیا ہے۔ اب بعض ایجنٹ قسم کے لوگ یہ کہہ کر انکار کر دیتے ہیں کہ یہ شخص ضد انقلاب ہے۔ ان جہلا سے یہ پوچھا جائے کہ ضد انقلاب ہونے سے یہ تو ثابت نہیں کہ وہ ضدِ اسلام و دین ہے۔

آپ نے اس طرح تشہد کو رقم کیا ہے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحِدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُوْمِنِیْنَ عَلِیاً وَاَوْلَادَہٗ الْمَعْصُوْمِیْنَ حُجَجُ اللّٰہ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

فقیہ اہل بیت حضرت مبشر کاشانی

توضیح المسائل ص ۱۶۸۔ شہادت ثالثہ جزو اذان واقامت ہے واجب است بعد از شہادت رسالت گفتہ شود۔ ص ۱۰۴ پر تکبیرات نماز میت میں بھی شہادت ثالثہ کا ذکر فرمایا اور ص ۱۹۷ پر باب تشہد مسئلہ ۹۴۹۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَخَیْرُ الْاَسْمَاءِ کُلِّھَا لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَرْسَلَهٗ بِالحَقِ بَشِیْراً وَنَذِیراً بَیْنَ یَدَی السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ رَبِّیَ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُوْلَ وَاَنَّ عَلِیاً نِعْمَ الْوَصِیُّ وَنِعْمَ الاِمَامِ اللهم صَلِّ عَلٰی مُحَمدٍ وَّآلِ محمد

نیز من لا یحضر الفقیہ میں بروایت حضرت حلبیؒ کہ مولا نماز میں ائمہ کا نام کیسے لیا جائے۔ فرمایا اجملهم خوبصورت کر کے لو یا مختصر لو۔

دونوں صورتوں میں مختصر اور خوبصورت اسی طرح ہے۔ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیاً اَمِیرَ الْمُومنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ وَاَوْلَادہٗ الْمَعْصُومِیْنَ یہ خوبصورت بھی ہے اور تمام ائمہ کا مختصر سا تذکرہ ولایت بھی ہے۔

منکران ولایت کی سزا

قارئین اب ہم اس کتاب کے اختتامی اوراق پر پہنچ چکے ہیں۔ ہم نے قرآن' حدیث' فرامین معصومین' فقہ' اجتہاد ہر طبقہ سے یہ ثابت کیا کہ شہادت ثالثہ مقدسہ کے بغیر نہ دین مکمل ہے نہ اذان و اقامت و تشہد مکمل ہو سکتی ہے۔ اب ہم چند ایک احادیث بیان کرنے کی سعادت حاصل کریں گے جس میں منکران ولایت امیر علیہ السلام پر عذاب کبریا نازل ہوا' ہلاک ہوئے تاکہ انہیں پڑھ کر منکران ولایت کے ہوش ٹھکانے آ جاویں۔

ا۔ انس بن مالک ولایت علیؑ کا انکار کرنے سے معذب ہوا

علامہ عبدالرحمٰن جامی لکھتے ہیں:

"کنت ممن کتم فذهب الله بصری" (۹۵)

(ترجمہ) میں ان میں سے تھا جنہوں نے شہادت ولایت کو چھپایا جس کی وجہ سے اللہ نے مجھے اندھا کر دیا۔

امام نسائی نے عذاب میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد ۱۲ لکھی ہے بعض نے آٹھ صحابہ کے نام لکھے ہیں اور بعض محدثین نے چالیس کی تعداد بیان کی ہے۔

۳۔ جمیع بن عمیر

یہ بھی کتمان شہادت ولایت کی وجہ سے اندھا ہو گیا۔

۴۔ اشعث

یہ بھی مبتلائے عذاب الٰہی ہوا۔

۵۔ برا ابن عازب

عزیزوں سے مہاجرت غربت کی موت سسک سسک کر مر گیا۔

۶۔ ایک شخص مرض جنون اور دیوانگی میں مبتلا ہو کر مرا۔

۷۔ ایک شخص قتل ہوا۔

۸۔ حارث بن نعمان فہری

سوا لاکھ صحابہ کے اجتماع عظیم میں ولایت علیؑ کا اعلان کیا۔ **"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ"** یہ خبر حارث بن نعمان فہری ملعون کو ملی۔ یہ ناقہ پر سوار ہوا۔ مدینہ آیا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا' کہنے لگا:

آپ نے شہادت توحید کا حکم دیا ہم نے اقرار کیا۔
آپ نے شہادت رسالت کا حکم دیا ہم نے اقرار کیا۔
آپ نے حج' زکوٰۃ وغیرہ کا حکم دیا ہم نے تسلیم کیا۔

"ثُمَّ لَمْ تَرضَ" پھر بھی آپ راضی نہ ہوئے بلکہ اپنے چچازاد بھائی کو بازو پکڑ کر اٹھایا اور ہم پر فضیلت دی اور کہا **"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ"** جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے اب فرمایئے! یہ سب کچھ آپ نے اپنی طرف سے کیا ہے یا اللہ کے حکم سے۔ یہ سن کر حضورؐ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں' فرمایا:

"واللّٰہ الذی لا الا ھو انہ من اللّٰہ ولیس من قالھا ثلاثہ"

(ترجمہ) قسم ہے اس ذات ذوالجلال کی جس کے سوائی کوئی معبود نہیں ہے۔ یہ بات میری خود ساختہ نہیں ہے بلکہ من جانب اللہ ہے۔ تین مرتبہ دہرایا۔

یہ سن کر حارث بن نعمان فہری پشت پھیر کر اپنی اونٹنی کی طرف یہ کہتا ہوا بڑھا:

"اللھم ان کان مایقول محمد حقا فارسل من السماء علینا حجارۃ او ائتنا بعذاب الیم"

(ترجمہ) یا اللہ اگر یہ محمدؐ سچ کہہ رہا ہے تو مجھ پر آسمانی پتھروں کا عذاب نازل فرما۔

"فواللّٰہ مابلغ فاقۃ رماہ اللّٰہ من السماء حجر فواقع علی ھامتہ فخرج من دبرہ مات"

(ترجمہ) ابھی اپنے ناقہ تک نہ پہنچ پایا تھا کہ آسمان سے پتھر گرا اس کے سر پر لگا اور دبر سے نکل گیا اور یہ مر گیا۔

آیت نازل ہوئی:

سَأَلَ سَآئِلُ بِعَذَابِ وَاقِعٍ ۝ لِلْكَٰفِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ۝ (پ۲۹ المعارج)

(ترجمہ) ایک سوال کرنے والے نے بڑے درجوں والے خدا سے سوال کیا عذاب کا جو کافروں کیلئے واقع ہوتا ہے اور اسے دفع کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔

حاصل نظر

چالیس آدمی بوجہ کتمان شہادت عذاب الیم میں مبتلا ہو کر واصل جہنم ہوئے ذرا غور فرمائیں۔ اگر یہ شہادت ولایت صرف مستحب' یا قصد رجاء' یا مطلقاً یا تبرکاً' یا این خوب است یا مطلق نماز ہوتی اس کا پڑھنا نہ پڑھنا برابر ہوتا تو چالیس آدمی انکار ولایت سے مبتلا عذاب نہ ہوتے۔ خداوند تعالیٰ نے آج تک نماز تہجد نہ پڑھنے والوں پر عذاب نازل نہ کیا۔ صبح' ظہر' عصر' مغرب' عشاء کے نوافل کے تارکین پر

عذاب نازل نہ ہوا۔ یہ اس امر کی دلیل ہے۔ عذاب مستحبات کے تارک یا انکار کرنے والے پر نازل نہیں ہوا کرتا بلکہ نہایت واجب ترین امر کے انکار پر نازل ہوتا ہے۔ کچھ لوگ رسول اللہ کی موجودگی میں مبتلا عذاب ہوئے' اندھے ہوئے' مبروص ہوئے' ختم ہو گئے' قتل کر دیئے گئے۔

عذاب نازل ہونے کی وجہ ہی یہی تھی کہ یہ ملعون منکر ولایت تھا اس نے یہی کہا تھا کہ شہادتین کا حکم مانا۔ اب ساتھ ولایت ملا کر بھائی کو ہم پر مسلط کرنا چاہتا ہے اور قرآن مجید نے اسے لفظ کافر سے یاد کیا کہ علی علیہ السلام کی ولایت کا منکر کافر ہی ہوتا ہے۔

یہ سورہ معارج نازل ہونے کی وجہ بھی منکر ولایت حارث بن نعمان فہری ملعون تھا۔ اس نے کہا تھا تو نے شہادتین کا حکم دیا ہم نے مانا' آپ نے نمازوں کا حکم دیا ہم نے تسلیم کیا اس واقع میں ذکر نماز کیوں کیا؟ اس لیے تو اللہ نے اسی سورہ میں جنتی لوگوں کی نشانیاں بیان کیں کہ اے حارث بن نعمان فہری ملعون تو ولایت کا انکار کر کے پھر بھی اپنے آپ کو نمازی سمجھ رہا ہے تو شہادتین پڑھ کر اپنے آپ کو نمازی بتلا رہا ہے۔ سن جنتی وہ لوگ ہیں:

"وَالَّذِیْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِ هِمْ قَائِمُوْنَ"

(ترجمہ) جنت میں وہ لوگ جائیں گے جو شہادات تین گواہیوں پر قائم رہنے والے ہوں گے۔ وہی نماز کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔

اے رب محمد وآل محمد علیہم السلام!

اس بندہ ناچیز کی ادنیٰ سی سعی کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما۔ تیرے ولی اعظم کی ولایت عظمیٰ پر یہ ٹوٹی پھوٹی تحریر' یہ الفاظ اپنے بساط معرفت کے مطابق رقم کیے۔ اس امید پر کہ قبر کے اندھیروں میں اُجالا ہو سکے۔

مالک کائنات! مجھے اپنی کم علمی' کم مائیگی کا مکمل احساس ہے۔ سرکار ولایت مآب امیر المومنین علیہ السلام کے صدقہ میں مجھے رزق علم عطا فرما۔ ان چند سطور کو میرے لیے نجات اخروی قرار دے۔ میں تو مودت آل اطہار کے مصر کا ایک حقیر پر تقصیر شہری ہوں۔ کنعان عرش کے بے مثال یوسف کے خریداروں میں

نام درج کروانے کی آرزو رکھتا ہوں۔

جملہ مومنین، عزاداران مظلوم کربلا، ماتم داران سید الشہداء علیہ السلام کو اس شہادت ثالثہ مقدسہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ میرے زمانہ کے امام عجل اللہ فرجہ، کے ظہور میں تعجیل فرما۔ حسرت ہے کہ اپنے مولا کی زبان اطہر سے علیاً ولی اللہ کی صدائیں سنوں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِوِلَایَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَوْلَادِہٖ الْمَعْصُوْمِیْنَ

....

حواشی:

۱۔ خلاصۃ الحقائق شرح شرائع الاسلام ج۱، ص ۲۵۵۔
۲۔ فروع کافی مترجم ج۲، ص ۱۰۲۔
۳۔ ایضاً۔
۴۔ سورہ مائدہ آیت ۴۲، مائدہ آیت ۵۴، مائدہ آیت ۴۷۔
۵۔ نماز کی گہرائیاں آقائی خامنہ ای، ص ۹۸۔
۶۔ سورہ بقرہ موعظہ غدیر علامہ آقائی سید علی حائری، ص ۶۳۔۶۴
۷۔ تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام و تفسیر صافی، ج۱، ص ۱۷۶۔
۸۔ تفسیر قمی، ج۱، ص ۳۵۔
۹۔ سورۃ رعد، آیت ۲۵، تفسیر قمی، ج۱، ص ۳۶۳۔
۱۰۔ سورہ معارج۔
۱۱۔ سورہ مائدہ شریف۔
۱۲۔ اعراف آیت ۱۷۳۔
۱۳۔ آل عمران آیت ۸۱۔
۱۴۔ الاحزاب آیت ۷۔

۱۵۔ تفسیر انوار نجف آ قائی حسین بخش جاڑا صاحب علی اللہ مقامہ۔ تفسیر صافی، نور الثقلین وغیرہ وغیرہ۔ تفسیر برہان ج ۳، ص ۲۹۲۔

۱۶۔ سورۃ المائدہ۔

۱۷۔ بشارت مصطفیٰ، ص ۱۷۸۔۱۷۹۔

۱۸۔ ینابیع المودت مفتی قسطنطنیہ سلیمان قندوزی حنفی۔

۱۹۔ امالی شیخ صدوق علیہ رحمہ۔

۲۰۔ شجر طوبیٰ مطبع نجف اشرف ص ۸۱۔

۲۱۔ مقدمہ مشکوۃ الانوار مرأۃ الاسرار، ص ۱۶۔

۲۲۔ ایضاً۔

۲۳۔ مقدمہ مشکوۃ الاسرار، ص ۱۸، ۱۹۔

۲۴۔ تفسیر برہان و مرأۃ الانوار، ص ۲۱۳۔

۲۵۔ زہراء الربیع ج ۱، ص ۲۹۶ و انوار نعمانیہ۔

۲۶۔ ایضاً۔

۲۷۔ کنز العمال ج ۱، ص ۶۱۰، ص ۶۱۱، ملا علی متقی۔

۲۸۔ بحار الانوار ج ۸۰، ص ۳۱۶۔

۲۹۔ بحار الانوار ج ۸۰، ص ۳۱۶، مستدرک الوسائل آیۃ اللہ میرزا حسین نوری، نماز شیعہ آ قائی سید حشمت علی خیر واللہ پوری۔

۳۰۔ القوانین الشرعیہ ص ۲۸۶۔

۳۱۔ سر الصلوۃ آ قائی خمینیؒ ص ۶۸۔

۳۲۔ علل الشرائع و معانی الاخبار شیخ صدوق القطرہ آ قائی سید احمد مستنبطؒ۔

۳۳۔ القطرہ ج ۱، ص ۲۹۵، سید احمد مستنبط فقیہ اہل بیت۔

۳۴۔ تفسیر البرہان البحرانی۔

۳۵۔ القطرہ ج۱ ص ۲۹۸۔

۳۶۔ مستدرک الوسائل ج۱ ص ۲۷۱۔

۳۷۔ من لا یحضر الفقیہ ج۱ ص ۱۹۹ شیخ صدوق مصباح المتہجد شیخ طوسی باب افتتاح الصلوٰۃ فلاح السائل ص ۲۲۷ علی ابن طاؤس علیہ رحمہ بحار الانوار مجلسی ج ۸۴ ص ۱۱۱ و بحار الانوار ج ۴۸ ص ۳۵۹۔

۳۸۔ احتجاج طبرسی ج۱ ص ۵۹ طبع ایران بحار الانوار ج ۸۴ ص ۳۵۹ بیروت۔

۳۹۔ من لا یحضر الفقیہ ج۱ ص ۲۱۰ فلاح السائل ۱۶۲۔

۴۰۔ تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام ص ۲۴۰ بحار الانوار ج ۸۵ ص ۲۸۶ بیروت۔

۴۱۔ حدائق الناضرۃ ج ۸ ص ۴۵۱ بحار الانوار ج ۸۴ ص ۱۱۱۔ فقہ امام رضا علیہ السلام ص ۱۰۹، ۱۱۰

۴۲۔ اسرار الصلوٰۃ آقائی تبریزی ص ۲۷۷۔

۴۳۔ تہذیب الاحکام ج۱ ص ۱۱۰ من لا یحضر الفقیہ۔

۴۴۔ القطرہ آقائی سید احمد مستنبط ص ۲۹۵ ج۱ پرواز در ملکوت امام خمینیؒ ج۱ ص ۲۴۔

۴۵۔ بحار الانوار ج ۸۲ ص ۲۳۴۔۲۳۵ پرواز در ملکوت امام خمینیؒ ج۱ ص ۱۰۔

۴۶۔ پرواز در ملکوت آقائی خمینی ج۱ ص ۱۱۔

۴۷۔ کتاب علل الشرائع شیخ صدوق باب ۱۴ ص ۱۴۵۔

۴۸۔ من لا یحضر الفقیہ ج۱ ص ۲۰۸ طبع تہران و تہذیب الاحکام طوسی۔

۴۹۔ بصائر الدرجات ص ۷۹۔

۵۰۔ تفسیر عیاشی ج۲ ص ۳۰۹۔

۵۱۔ ایضاً

۵۲۔ تفسیر صافی ج۳ ص ۲۲۸۔

۵۳۔ تفسیر برہان ج۲ ص ۴۵۴۔

۵۴۔ تفسیر نور الثقلین ج۳ ص ۲۳۵۔

۵۵۔ من لا یحضر الفقیہ ج۱ ص ۲۰۸ تہذیب الاحکام محقق طوسی علیہ رحمہ۔

۵۶۔ القطرۃ من بحار مناقب النبی والعترۃ الباب الثامن ج ا ص ۳۶۸، مطبع ایران بحار الانوار ج ۲۷، ج ا، حدیث نمبرا۔
۵۷۔ بحار الانوار ج ۸۴ ص ۲۰۸ تا ۲۰۹ علامہ مجلسی۔
۵۸۔ الفیتہ المؤقن ص ۲۲۵۔
۵۹۔ الذریعہ فی تصانیف الشیعہ، ج ۱۱، ص ۱۳۹۔
۶۰۔ فقہ الرضا۔ مولف امام رضا علیہ السلام، ص ۱۰۸۔۱۰۹
۶۱۔ مستدرک الوسائل، ج ۵ ص ۶۔۸ ح ۵۲۳۷/۳۔
۶۲۔ فقہ مجلسی ص ۲۹۔
۶۳۔ الحدائق الناضرۃ ج ۸ ص ۵۴۱۔
۶۴۔ تحفہ احمدیہ ناصر الملت مرحوم ص ۱۵۳۔۱۵۴۔
۶۵۔ ایضاً ص ۲۱۲۔۲۱۳
۶۶۔ القوانین الشرعیہ آقائی سید محمد علی طباطبائی دمشق ص ۳۲۵ ج ا۔
۶۷۔ انوار شریعہ در فقہ جعفریہ ص ۵۸ طبع اول علامہ آقائی حسین بخش جاڑا۔
۶۸۔ تبصرہ بر اصلاح الرسوم علامہ نقوی ص ۶۰۔
۶۹۔ پرواز در ملکوت ج ۲ ص ۵۰ آقائی خمینیؒ۔
۷۰۔ پرواز در ملکوت ج ۲ ص ۵۰ آقائی خمینیؒ۔
۷۱۔ ایضاً۔
۷۲۔ پرواز در ملکوت ج ۱ ص ۲۴۔
۷۳۔ سر الصلوۃ آقائی خمینی ص ۶۸۔
۷۴۔ شرح دعائے سحر آقائی خمینی ص ۱۱۲۔
۷۵۔ فقہ مجلسی صفحہ ۲۹۔
۷۶۔ بحار الانوار ص ۸۴۔

۷۷۔ جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام۔
۷۸۔ فقہ مجلسی ص ۲۹۔
۷۹۔ تحفہ احمدیہ مطبع لکھنو۔
۸۰۔ سر الایمان۔
۸۱۔ باب فتاوی میں دیکھیں عکس فتوی۔
۸۲۔ القطرۃ من البحار جلد اول۔
۸۳۔ مستدرک الوسائل۔
۸۴۔ عکس فتوی۔
۸۵۔ عکس فتوی۔
۸۶۔ عکس فتوی۔
۸۷۔ عکس فتوی۔
۸۸۔ عکس فتوی۔
۸۹۔ عکس فتوی۔
۹۰۔ القوانین الشرعیۃ۔
۹۱۔ خلاصۃ الحقائق۔
۹۲۔ عکس فتوی۔
۹۳۔ حدائق الناضرۃ۔
۹۴۔ شواہد النبوت جامی ص ۱۶۸۔
۹۵۔ سیرۃ الحلبیہ ج ۲ ص ۳۹۶۔
۹۶۔ حارث بن نعمان فہری کا واقعہ تفسیر انوار نجف علامہ حسین بخش جاڑہ تفسیر قرطبی، سیرۃ حلبیہ ج ۲ ص ۳۹۶ نور الابصار ۸۷ تذکرہ خواص الامہ ص ۱۹ سبط ابن جوزی۔

اَلْبَابُ الثَّالِثَ عَشَرَ

شہادتین پر مبنی تشہد کا علمُ الرِّجال سے جائزہ

شہادۃ ولایۃ کے بغیر تشہد درست نہیں ہے

قارئین کرام! دنیا بھر میں آج کل جو مسئلہ زیر بحث ہے یعنی **الشَّھَادَۃ الثَّالثۃُ الکاملۃ المقدسۃ** یعنی تشہد نماز میں امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت عظمیٰ کی گواہی دینا۔ اس حتمی نجات کی ضامن گواہی پر درسا تدریسا تحریرا تقریرا کفر وشرک کے فتوے لگائے جارہے ہیں۔ قائلین شہادت ثالثہ کے خلاف خود ساختہ شریعت پر زندگی بسر کرنے والے اپنی مسندوں پر بیٹھ کر کافر قرار دینے کی قرار دادیں پیش کر رہے ہیں۔ یہ مسئلہ درسگاہوں سے نکل کر بازار کے بنچوں' چائے کی دوکانوں تک آ گیا ہے...... بس ایک ہی رٹ لگائی جارہی ہے کہ نماز میں شہادتین کے علاوہ تیسری گواہی دینا حرام ہے مبطل نماز ہے **(نعوذ باللہ من ذالک)** چاہیے تو یہ تھا کہ اس مسئلہ کا علمی جائزہ لیا جاتا۔ اسے ہر زاویہ سے دیکھا جاتا۔ پھر کوئی فیصلہ سنایا جاتا مگر تحقیق و تدقیق کئے بغیر کفر وشرک حرام مبطل کے فتوؤں کی بوچھاڑ کردی......

ہم نے سوچا کہ کیوں نہ ہو کہ اس موجودہ تشہد جو کہ شہادتین پر مبنی ہے اس کا کما حقہ ''علم رجال'' سے

جائزہ لیا جائے۔

جس دین کی عمارت اصول فقہ کی بنیادوں پر استوار ہے اُس عمارت کا ہمیں بغور جائزہ لینا چاہیئے اور اگر یہ عمارت کسی جگہ سے ناقص نظر آ رہی ہے تو ہمیں دیکھنا چاہیے:۔

- کہ عمارت کے اس ناقص حصہ کو کسی معمار نے تعمیر کیا ہے۔
- کیا تعمیر کرنے والا معمار مالک عمارت کے دین سے مخلص تھا یا نہیں۔
- کیا یہ کجی یہ نقص کسی عداوت دیرینہ کی بنا پر تو نہیں رکھا گیا۔
- مالک عمارت سے بنانے والے معمار کے روابط کیسے تھے۔

یہ تمام باتیں جانچنے کیلئے جس پیمانہ کو استعمال میں لایا جاتا ہے اُسے صاحبانِ اصول ''علم الرجال'' کہتے ہیں ......آج ہم کتب اربعہ کافی کلینی من لا یحضرہ الفقیہ صدوق استبصار و تہذیب الاحکام شیخ طوسی وسائل الشیعہ شیخ حر عاملی۔ مستدرک الوسائل مرزا حسین نوری وغیرہ اس موجودہ اجتہادی تشہد پر مبنی احادیث و روایات کا مکمل رجالی جائزہ لیتے ہیں ......انشاءاللہ ہم ثابت کریں گے کہ شہادتین پر مبنی جتنی احادیث پیش کی جاتی ہیں سب کی سب ضعیف' مجہول' خودساختہ اور ان کے راویان ''دشمنانِ ولایت'' ''فاسد العقیدہ'' ''ناقابل اعتماد اور ناقابل اعتبار ہیں۔

بعدہٗ ہم شہادۃ ولایت امیرالمومنین پر مبنی احادیث کا بھی علم الرجال سے مکمل جائزہ پیش کریں گے اُس کے بعد اپنے قارئین اور اہلِ علم دوستوں پر انصاف کرنے کی اپیل کریں گے۔

قارئین ہم قرآنی اور نورانی تشہد کے وجوب کے قائل ہیں۔ جس تشہد کے بغیر اللہ کا دین' اسلام نامکمل' ناقص' ناقابل عمل رہ جاتا ہے۔

قارئین سوا لاکھ صحابہ کرام حجاج عظام کے جم غفیر میں سرکار دو جہاںؐ نے اللہ تعالیٰ کا ایک (Word Order) الوہی قانون پڑھ کر سنایا۔ ایسا شدید ترین حکم دین کے کسی واجب کے بارے میں اس سے پہلے نہیں آیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو یہ فرمانا پڑا ''اِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ'' اگر آج تو نے قولاً فعلاً ولایت ولی مطلق نہ پہنچائی تو تُو نے میری رسالت پہنچائی ہی نہیں یعنی آپ نے میرا رسول

ہونے کا حق ہی ادا نہیں کیا۔

اتنا جابر حکم سن کر سرکار رسالت مآبؐ نے غدیر کی صلاۃ جامعہ میں علیؑ کی ولایت کی گواہی دے کر اپنی رسالت اور عہدہ ختمی نبوت کو محفوظ کر لیا اس کے بعد خالق اکبر نے ارشاد فرمایا:۔

آج تیرا دین اکمل ہوا یعنی اب نہ کچھ دین میں داخل کیا جائے گا نہ ہی خارج کیا جائے گا۔ نہ کسی اصول فقہ کی ضرورت ہوگی بس میں نے تیرا دین آئین اکمل کر دیا۔ نعمتیں تمام کر دیں تجھ پر تیرے دین پر راضی ہو گیا۔ بس جو اس ولایت عظمیٰ کی گواہی دیتا ہے اللہ تعالیٰ صرف اُسی پر راضی ہوتا ہے۔ ولایت کے اعلان سے پہلے اُس کی ذات پاک دین پر راضی نہ تھی دین مکمل نہ تھا۔ لیکن گردش زمانہ' حکمرانوں کے مظالم نے اس شہادۃ ثالثہ مقدسہ کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے زمین بوس کر دیا اور اس گواہی پر قائم رہنے والوں کو موت کی گھاٹ اتار دیا شہر بدر' وطن بدر' ملک بدر کیا۔ دیواروں میں چنوا دیا اور ولایت کے خاتمہ کو اپنی اولین ترجیحات میں شامل کر لیا۔

ایسے پر آشوب دور میں خود کو اور مومنین کو موت سے بچانے کیلئے جو تقیہ' مہمل مجمل روایات لوگوں تک پہنچیں انہیں مستقل طور پر اپنا لیا گیا۔ یہی سلوک آل محمد علیہم السلام کی تشہد ولایت سے ہوا۔ ایک ضعیف مجہول مروی تشہد مبنی بر شہادتین کو دین کامل سمجھ لیا گیا اور جس ولایت سے دین اکمل ہوا اُسے ترک کر دیا۔

قارئین! آیئے ہم موجود مروجہ تشہد نماز جو شہادتین پر مبنی ہے اُس کے متعلقہ تمام احادیث اور راویان حدیث کو علم الرجال پر پیش کرتے ہیں تا کہ نتیجہ سامنے آ جائے کہ مجہول و ضعیف روایات پر عمل کرنا کن لوگوں کا دین ہے اور مستند تواتر قرآنی احکام سے مربوط احادیث پر عمل کرنا کن لوگوں کا شعار ہے۔

۱۔ شہادتین پر مبنی تشہد مجہول ضعیف روایات کا پلندہ ہے

قارئین روایات و احادیث و راویان حدیث کا تحقیقاتی جائزہ لینا ہر صاحب علم کا بنیادی حق ہے۔ دو شہادتوں پر مبنی تشہد نماز پر یقین رکھنے والے یہ کہتے ہیں کہ تشہد صرف دو گواہیوں پر مشتمل ہے اس سے زیادہ کا حکم کہیں نہیں ملتا اس لیے ہم بھی سب سے پہلے دو گواہیوں والی احادیث اور اُن راویوں پر علم الرجال سے بحث کرتے ہیں۔

قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں! فروع کافی ج ۳ کتاب الصلاۃ ص ۱۰۱ '۱۰۲ احدیث ۵۰٦۹ _ ۳......

تہذیب الاحکام ح ۱۹۱٦ ـ ۱۴۳......وسائل الشیعہ ح ۸۲۷۷ _ ٦......الاستبصار ح ۸۵ مستدرک

الوسائل علامہ نوری ابواب التشہد باب ۵ نمبر ۳ ح ۱ ـ

محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن الحجال عن ثعلبہ بن میمون عن یحییٰ بن طلحہ عن سورۃ بن کلیب ......قال

سئلت ابا جعفر علیه السلام عن ادنی مایجزی من التشهد فقال الشهادتان۔

مندرجہ بالا راویان حدیث نے امام سرکار ابا جعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ تشہد میں کم از کم کیا پڑھنا چاہیئے' فرمایا شہادتان یعنی دو گواہیاں یعنی کچھ اور بھی کہا جاتا تھا مگر حالت تقیہ چھپایا گیا۔

آیئے اب اس کا رجالی جائزہ لیتے ہیں:

- ادیب اعظم ظفر حسن امروہوی نے اپنے ترجمہ فروع کافی میں اس کو حدیث مجہول لکھا ہے۔
- پہلے مندرجہ بالا کتب اربعہ و دیگر کتب سے اس حدیث کو بغور پڑھیں۔
- نیز حدیث میں یہ الفاظ ہیں '' کہ یہ تشہد کم سے کم ہے '' یعنی یہ مکمل نہیں۔
- ''**ما مقانی من نتائج التنقیح** '' ج ۳ رقم ۱۳۰۴۴ لکھتے ہیں کہ اس راوی یحییٰ بن طلحہ مجہول ہے۔
- اسی کتاب تنقیح المقال ج ۳ رقم ۱۳۰۴۴ میں یہ بھی ہے کہ یحییٰ بن طلحہ الھندی اور ثعلبہ بن میمون عن سورۃ بن کلیب کتب رجال میں یہ راوی بھی مجہول ہے اور راوی سورۃ بن کلیب بھی ثقہ نہیں ہے۔
- من نتائج التنقیح رقم ۵۳۵۰ یہ ثابت ہے کہ سورۃ بن کلیب کسی بھی طور ثقہ نہیں ہے بلکہ مجہول ہے۔

اب پتہ نہیں کہ ان راویوں کو مجہول کیوں کہا گیا انہوں نے اس تشہد والی روایت میں کون سی کمی تھی۔ حدیث خود منہ بولتا ثبوت ہے کہ تشہد میں کچھ اور بھی پڑھا جاتا تھا جیسے بوجہ تقیہ چھوڑ دیا گیا اور یہ کہنا پڑ گیا ہے یہ تشہد کم از کم ہے۔

نتیجہ حدیث: علماء رجال نے یہ ثابت کر دیا کہ دو شہادتوں والی حدیث مجہول ہے اس کے راوی غیر ثقہ ہیں اور مجہول ہیں لہٰذا ایسی احادیث پر عمل کرنے والے اپنی نمازوں کا بیڑا غرق کر رہے ہیں۔

۲۔ شہادتین تک تشہد پر دوسری حدیث اور اُس کی چھان بین

تہذیب الاحکام ح ۱۸۸۵۔۱۱۲ مستدرک الوسائل ابواب تشہد باب ۲ ح ۱ بحوالہ دعائم الاسلام و وسائل الشیعہ ح ۸۲۶۴۔۱

الحسین بن سعید عن صفوان قال حدثنا عبداللّٰه بن بکیر عن الملك بن عمر والاحوال عن ابی عبداللّٰه علیه السلام قال التشهد فی رکعتین الاولتین الحمدلِلّٰهِ اَشهداَن لَااِلٰهَ اِلّا اللّٰه وَحدهٗ لاشریكَ له وَ اشهد اَنَّ محمداً عبدهٗ ورَسوله اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی محمدٍوَّآلِ محمدٍ و تقبل شفاعته فی اُمتهٖ و ارفع درجات

اسناد کے لحاظ سے یہ حدیث موثق ہے اس کی اسناد میں ایک راوی عبداللہ بن بکیر ہے۔

- نقد الرجال ص ۱۹۵ رقم ۵۵...... **قال العلامة عبداللّٰه بن بکیر بن اعین بن سنسن واِنْ کان مذهبه فاسد۔ عبداللّٰه بن بکیر** فاسد المذہب تھا۔
- تنقیح المقال ج ۲ رقم ۶۷۶۸ **فطلحی محدیثه موثق اِنه فطلحی مذهب کان فاسد العقیده۔** یہ شخص فاسد العقیدہ تھا یعنی دشمن ولایت امیر المومنین علیہ السلام تھا۔
- علامہ کشیؒ نے رجال الکشی ص ۳۴۵ رقم ۶۳۹۔۳۷۵۔۷۰۵۔ یہ شخص عبداللہ بن بکیر فاسد العقیدہ تھا۔
- علامہ حلّی نے رجال حلّی ص ۱۱۷ بحوالہ الفہرست ۱۰۶ الرقم ۸۴۲ پر علامہ نے بھی اس شخص کو فاسد العقیدہ لکھا ہے۔

نتیجہ حدیث:

علماء رجال نے اس راوی کو فاسد العقیدہ یعنی مخالف ولایت امیر المومنین قرار دے کر شہادتین تک تشہد کو دین ماننے والے علماء کی رہی سہی اُمید کو بھی خاک میں ملا دیا۔ تمام علماء رجال نے اس روایت کو نا قابلِ تسلیم قرار دیا یقیناً اس نے ولایت امیرؑ کو چھپایا ہوگا مگر ضد کا کیا علاج ہے آج تک چوداں سو سال سے لوگوں کو مجہول حدیثوں پہ مبنی تشہد پڑھایا جاتا رہا' پڑھایا جا رہا ہے۔ فاسد العقیدہ راویوں کو پیر و مرشد مان لیا مگر حقیقی قرآنی نورانی تشہد کو جو ولایت امیر المومنین سے مزین ہے اُسے ترک کر دیا گیا۔ اجتہاد زندہ باد۔

۳۔ مقصرین کی دو شہادتوں پر مبنی تشہد پر تیسری حدیث کا جائزہ

الاستبصار ج ۱ کتاب الصلاۃ ح ۱۳۲۸۔ او سائل الشیعہ ح ۸۲۷۲۔۱۔

عن ابی قاسم جعفر بن محمد عن ابیه سعد بن عبدالله عن العباس بن معروف عن علی ابن محضر یار عن حماد بن عیسیٰ عن حریز بن عبداللّٰه عن زراره قال قلت لابی جعفر علیه السلام مایجزی من القول فی التشهد فی الرکعتین الاولتین قال اَن تقول۔ اَشهداَن لا اِلٰهَ الاَّ الله وحده لا شریكَ له قلت فمایجزی من التشهد فی الرکعتین الاآخرتین قال الشهادتان۔

○ رجال طوسی ص ۴۳۱ حاشیہ ۴

یہ روایت ضعیف اور مجہول ہے اس کا راوی سعد بن عبداللہ کے متعلق لکھا ہے "قال ضعیف"

○ رجال نجاشی رقم ۴۶۷

قال سمع من حدیث العامته شیاً کثیراً یہ تو کثیر تعداد میں مخالفین ولایت آل محمدؐ کی روایتیں نقل کرتا تھا۔

- تنقیح المقال ج ۱ باب جعفر رقم ۱۸۳۹ ص ۲۲۲

راوی ابی القاسم جعفر بن محمد۔ جعفر بن محمد یکنی ابی قاسم العیاشی مجہول ہے۔ ثابت یہ ہوا سنداً یہ حدیث ضعیف بھی ہے مجہول بھی۔

نتیجہ حدیث:

- حدیث چونکہ ضعیف اور مجہول ہے جو تشہد مروج ہے اور مسلمان شیعہ پڑھتے ہیں وہ مجہول اور ضعیف حدیث سے تعلق رکھتا ہے اور خود ساختہ پرداختہ ہے۔
- اب آپ دونوں شہادتان اس طرح پڑھتے ہیں۔

أشهدأن لا اله الا الله وحده لاشريك له و اشهد ان محمداً عبده وَرَسوله اللهم صَلّ علىٰ محمدٍ وّآلِ محمد۔

- اب دیکھیے آپ کی اس حدیث میں پہلے تشہد میں شہادت رسالت اور درود شریف نہیں ہے۔
- اب راستہ کا انتخاب آپ خود کریں گے یا تو یہ ماننا پڑے گا کہ شہادتان یعنی دو گواہیوں والی حدیث بالکل ضعیف اور مجہول' ناقابل تسلیم۔
- یا پھر یہ ماننا پڑے گا کہ شہادت رسالت اور درود شریف بھی جزو تشہد نہیں ہے اور نہ ہی نماز میں پڑھنا جائز ہے...... اب آپ کو مکمل اختیار ہے جو بھی آپ ماننا چاہیں مان لیں۔
- دوسری بات یہ ہے کہ بغور حدیث پڑھیں آخری تشہد میں دو گواہیاں تو ہیں بتائیں محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوٰات کہاں گئی۔
- اگر اس حدیث والی تشہد پر ایمان رکھنا ضروری ہے تو پھر شہادت رسالتؐ اور درود شریف سے ہاتھ صاف کرنا پڑے گا...... تو پھر دین کہاں رہے گا۔
- یا پھر تیسرا حل یہ ہے کہ ضد چھوڑ دیں۔ ضعیف اور مجہول احادیث کو ''متواتر'' صحیح اور

مستند حدیث کے مقابلہ میں مت لائیں۔

اس لیے شہادت توحید' شہادت رسالت کے ساتھ اوجب الواجبات' شہادت ولایت امیر المومنین علیہ السلام سے اپنا تشہد مکمل کریں۔

قارئین کرام! اب تیسری حدیث مبنی بر شہادتان یعنی (دو گواہیاں) پر تشہد پڑھنے والے اپنی تمام نمازوں کا اعادہ کریں کیونکہ دو شہادتوں والی تمام احادیث مجہول اور ضعیف ہیں لہٰذا اپنی نماز میں شہادۃ ثالثہ مقدسہ ادا کریں اور نماز کو قابل قبول بارگاہ ایزدی بنائیں......

۴۔ مقصرین کی چوتھی حدیث جو شہادتین پر مبنی ہے اور اُس کا رد

الاستبصار ح ۱۲۸۹-۶ تہذیب الاحکام ج ۲ کتاب الصلاۃ ح ۱۹۲۰-۱۴۷ وسائل الشیعہ ح ۸۲۷۵-ع

مارواہ احمد بن محمد عن علی ابن حکیم عن ابی ایوب الخزاز عن محمد بن مسلم قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام التشھد فی الصلوٰۃ قال مرتین قال: قلت و کیف مرتین قال اذااستویت جالِساً فقل اَشْهَدُانَ لا الہ الّا اللہ وحدہٗ لاشریك له وَأشھدأنَ محمداً عبدہٗ وَرَسوله ثم تنصرف قال قلت له قول العبد التحیات لِلّٰہِ والصلاۃ الطیبات لِلّٰہِ قال ھذا اللطف من الدعا یلطف العبدربّه۔

محترم قارئین! آیئے ہم اس حدیث کے راویوں پہ بحث کرتے ہیں۔

○ من نتائج مامقانی رقم ۳۲۵۲

علی بن الحکیم بن زبیر مجہول راوی ہے یہ پہلا راوی ہے اور آخری راوی احمد بن محمد ہے۔ آیئے اب اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

○ تنقیح المقال ج۱ ص۹۵ رقم ۵۴۹۔ نقد الرجال ص۳۴-۳۵ رقم ۱۶۷

احمد بن محمد بن العطار روفی المدارک احمد بن محمد بن یحییٰ مجہول......

انــه مجهول الحـال ...... وفــي الحبل...... ضعيفة الجهالـت و لـوسكـت عن الولايت عَلٰى توثيقة ...... لايعدل عَلٰى توثيقه (حکم العلامۃ قدس سرہ)

علامہ فرماتے ہیں اس راوی کے ثقہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

کتاب الرجال حلی ص ۴۵ احمد بن محمد بن عطا قمی مہمل و مجہول ہے۔

○ اب آیئے ذرا علی بن الحکم اور احمد بن محمد کا ایک دوسرے سے کیا ربط ہے۔ ذرا غور فرمایئے!

رجال النجاشی ص ۲۷۴ رقم ۷۱۸...... تنقیح للمقال ج ۲ ص ۲۵۵ رقم ۸۲۵۲

علـي بـن الـحـكـم بـن الزبير الـنـخعي ...... لـه كتاب اخبرنا ابو عبدالـلـه بـن شـاذان قـال حـدثـنـا احـمـد بن محمد بن يحيىٰ العطار قال حدثنا سعد عن محمد بن اسماعيل و احمد بن ابي عبدالله عن علي ابن الحكم بكتابه علی بن حکم اور احمد بن محمد یہ دونوں وہی ہیں جو زیر بحث حدیث کی اسناد میں موجود ہیں۔ ایک مجہول ہے اور دوسرا قطعاً ثقہ نہیں۔ سب کہتے ہیں مجہول ہیں۔

لیکن ایک عجیب وغریب بات ملاحظہ فرمائیں۔

نجاشی اور ماتقانی کے حوالوں میں ابھی آپ نے پڑھا کہ: احمد بن محمد نے سنا سعد سے اور سعد نے محمد بن اسماعیل سے اور احمد بن ابی عبداللہ سے سنا اور انہوں نے علی بن الحکم کی کتاب سے روایت کی یعنی احمد بن محمد نے علی ابن الحکم کو دیکھا تک نہیں ہے۔ اب غور فرمایئے جس احمد بن محمد نے علی ابن الحکم کو دیکھا تک نہیں وہ اسناد حدیث میں ہار ابطہ راوی دکھایا گیا ہے۔ ایک دفعہ اسناد کی طرف پھر رجوع کرتے ہیں۔

ما رواہ احمد بن محمد عن علی ابن الحکم۔

یہاں باضابطہ احمد بن محمد علی ابن الحکم سے روایت کر رہے ہیں حالانکہ انہوں نے ایک دوسرے کو

دیکھا تک بھی نہیں ہے۔ یہ اتنی جعل سازی محض شہادت ثالثہ مقدسہ کو منظر عام سے ہٹانے کیلئے کی گئی اسی کو مجہول راوی کی جہالت کہتے ہیں یہی غلط بیانی کہلاتی ہے۔

اب ذرہ ہمیں بھی تو مطمئن کریں۔

- کہ اس تشہد میں صلوات کہاں غائب ہوگئی جو کہ واجب ہے۔
- اگر بالفرض مان لیا جائے کہ التحیات زمان معصوم میں داخل ہے اور دُعا ہے تو یہ دعا آپ کیوں نہیں پڑھتے۔ آپ اپنے فتوؤں میں اس کے خلاف اظہار خیال کیوں نہیں کرتے۔
- کچھ پر اقرار اور کچھ پر انکار کیا جاتا ہے یہی کچھ آپ کا دین ہے؟
- آپ کا اس اعتراض کے حوالے سے اس پر عمل نہ کرنا بھی اس امر کا ثبوت ہے آپ کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

۵۔ مقصرین کی پانچویں پیش کردہ حدیث جو کہ شہادتین پر مبنی ہے

حدیث اور اُس کے راویوں کا جائزہ

تہذیب الاحکام ج ۲ کتاب الصلاۃ ح ۱۹۱۴۔۱۳۱ ملاحظہ فرمائیں:

۱۳۱۷۱۹۱۳۔الحسین بن سعید عن النضر بن سوید عن زرعة عن ابی بصیر عن ابی عبدالله (ع) قال اذا جلست فی الرکعة الثانیة فقل بسم الله و بالله والحمدلله و خیر الاسماء لله اشهدان لا اله الا الله وحده لا شریك له واشهد ان محمداً عبده و رسوله ارسله بالحق بشیراً و نذیراً بین یدی الساعة اشهدانك نعم الرب و ان محمداً نعم الرسول اللهم صل علی محمدٍ وآل محمدٍ و تقبل شفاعته فی أمته وارفع درجته ثم تحمدالله مرتین او ثلاثا

ثم تقوم فاذا جلست فی الرابعة قلبت بسم اللّٰه و باللّٰه والحمدللّٰه و خیر الاسماء للّٰه اشهدان لا اله الا اللّٰه وحده لا شریک له واشهدان محمداً عبده و رسوله ارسله بالحق بشیراً و نذیراً بین یدی الساعة اشهدانک نعم الرب وان محمداً نعم الرسول التحیات للّٰه والصلوات الطاهرات الطیبات الزاکیات الغادیات الرائحات السابغات الناعمات للّٰه ماطاب وزکا وطهر وتخلص وصفا فلله واشهدان لا اله الا اللّٰه وحده لاشریک له واشهدان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشیراً ونذیراً بین یدی الساعة اشهدان ربی نعم الرب وان محمداً نعم الرسول واشهدان الساعة آتیة لاریب فیها وان الله یبعث من فی القبور الحمدلله الذی هدانا لهٰذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله الحمدلله رب العالمین اللهم صل علی محمد و آل محمد وبارک علی محمد وآل محمد وسلم علی محمد وآل محمد وترحم علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت و بارکت ترحمت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد واغفرلنا ولا بخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنو ربّنا انک روف رحیم۔ اللهم صل علی محمد وآل محمد وامنن علی بالجنة وعافنی من النار اللهم صل علی محمد وآل محمد واغفر للمومنین والمومنات ولمن دخل بیتی مومنا وللمومنین والمومنات ولا تزد الظالمین الا تباراً ثم قل السلام علیک ایها

النبی ورحمة الله وبركاته السلام على انبياء الله ورسله السلام على جبرئيل وميكائيل والملائكة المقربين السلام على محمد بن عبدالله خاتم النبين لانبی بعده والسلام علينا وعلى عباد الله الصالحين ثم تسليم..........

مندرجہ بالا حدیث کی اسناد پر تحقیقی جائزہ

تنقیح المقال ج ۱ ص ۴۴۶ رقم ۴۲۱۷..... نقد الرجال ص ۱۳۷ رقم زرعۃ ۲ خلاصۃ الاقوال رقم ۱۳۲۵
......رجال طوسی حاشیہ ۳ رقم ۹۸ ص ۲۰۱ رجال الشیخ ص ۳۵۰ باب الزا رقم ۲

زرعة محمد بن الحضرمی وقال فی الفهرست زرعة بن محمد الحضرمی واقفی المذهب له اصل اخبرنا به عدة من اصحابنا..... الحسين بن سعيد..... وقال سمعت حمدويه قال زرعة بن محمد الحضرمی واقفی۔

یہ زرعۃ محمد بن الحضرمی واقفی المذھب ہے اسی راوی سے حسین ابن سعید نے روایت کی ہے۔ حمدویہ نے کہا کہ زرعۃ واقفی تھے اس راوی سے حسین ابن سعید نے روایت کی ہے۔ علامہ مامقانی نے لکھا ہے یہ صرف اس روایت میں ثقہ تھے جو حسن بن سعید نے کی ہے یہ حسین بن سعید کے بھائی تھے۔

تمام تر کتب رجال جو اوپر درج کی گئی ہیں متفق طور پر لکھا ہے کہ راوی واقفی المذھب تھے۔
آیئے دیکھتے ہیں کہ واقفی کیا ہیں۔

رجال کشی ج ۲ ص ۷۵۵ تا ص ۷۶۳

بعنوان ''فی الواقفۃ'' واقفی مذہب کے متعلق لکھا ہے..... اس عنوان کے تحت آئمہ ھذا کی ''۲۱'' احادیث لکھی ہوئی ملتی ہیں۔ جن میں واقفیوں کو مشرک' کافر اور زندیق کہا گیا ہے۔

○ سرکار امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ واقفیوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

- حدیث نمبر ۸۶ میں سرکار ابا الحسن علیہ السلام نے فرمایا واقفی حق کے دشمن ہیں اور بدکاری پر قائم ہیں اگر اسی حال میں مرجاویں تو یقیناً جہنمی ہیں اور ص ۸۶۲ پر امام رضا علیہ السلام نے فرمایا انہیں زکات نہ دو یہ کافر مشرک اور زندیق ہیں۔
- حدیث ص ۸۶۳ میں سرکار امام رضا علیہ السلام نے مندرجہ ذیل آیۃ مبارکہ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا

وقالت الیھود یداللہ مغلولۃ غلت ایدیھم ولعنو ابما قالوابل یدہ مبسوطان۔

فرمایا" **نزلت فی الواقفتہ انھم قالو الا امام بعد موسیٰ علیہ السلام فرد اللہ علیھم بل یدہ مبسوطان** "باقی احادیث رجال الکشی میں ملاحظہ فرمائیں۔

قارئین! اب آپ کو اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ واقفی کون ہیں۔ اب امام علیہ السلام نے جس پر لعنت کی ہے اُن میں زرعۃ بن محمد الحضرمی واقفی بھی شامل ہے۔ اب فرمائیے ایسی حدیث کو کس طرح تسلیم کیا جائے ہم نے یقیناً دشمن ولایت دشمن امام علیہ السلام ہیں جو بھی اُس پر تبصرہ کرتے ہیں۔

اب دیکھیں ان کا عقیدہ یہ ہے یعنی واقفیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ امام رضا علیہ السلام کے بعد کوئی امام نہیں ہے یعنی یہ واقفی ہمارے پانچ آئمہ کے منکر ہیں اور مذہب آل محمد میں ایک معصوم کا منکر سب کا منکر ہوتا ہے۔

آیئے ذرا مذکورہ حدیث پر غور کریں۔

- پہلے تشہد میں صلوات کے بعد دو مرتبہ الحمد للہ کہنا ہے آپ کیوں نہیں کہتے۔
- التحیات کیوں نہیں پڑھتے۔
- پہلے تشہد میں صلوات ایک مرتبہ دوسرے میں چار مرتبہ پڑھنی ہے آپ صرف ایک ایک مرتبہ پڑھنے پر اکتفا کیوں کرتے ہیں۔
- اس میں سلام پانچ آخری سلام "ثم تسلیم" یعنی السلام علیکم کہو یعنی چھ سلام ہو گئے۔ آپ تین کیوں پڑھتے ہیں۔

- یہ تمام شواہد یہ ثابت کرتے ہیں کہ شہادتان یا شہادتین والی یہ حدیث بھی صحیح الاسناد نہیں ہے ورنہ اس پر عمل کیا جاتا۔
- قارئین! اگر دو گواہیوں والی تشہد درست ہے تو اُن احادیث میں جو کچھ دیگر لوازمات واقع ہیں اُن سے گریز کیوں کیا جاتا ہے اور حکم امام کی نافرمانی جان بوجھ کر کیوں کی جاتی ہے۔

ضد چھوڑیں تحقیق وتدقیق کے میدان میں اُتریں۔ضدی بن کر ہماری تو مخالفت کر سکتے ہو مگر اپنی عاقبت تو خراب نہ کرو؟

۶۔ مقصرین کی چھٹی حدیث جو شہادتین پر دلالت کرتی ہے اور اُس کا ردّ

تہذیب الاحکام ج ۲ کتاب الصلاۃ ح ۱۹۱۵۔۱۳۲۔وسائل الشیعہ (باسناد طوسیؒ) ح ۸۲۷۲۔۱

- **سعد بن عبدالله عن عباس بن معروف عن بن مهريار عن حماد بن عيسىٰ**

عن حريز بن عبدالله عن زرارة قال قلت لابى جعفر عليه السلام مايجزى من القول فى التشهد فى ركعتين الاولين قال تقول اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له قلت فما يحزى من التشهد الركعتين الاخيرتين فقال الشهادتان۔

- رجال طوسی ص ۴۳۱ حاشیہ نمبر ۴

راوی سعد بن عبداللہ وقال ضعیف۔سعد بن عبداللہ ضعیف ہے۔

كان سمع من حديث العلامة شياً كثيرا یہ تو کثیر تعداد میں مخالفین ولایت اہل بیتؑ کی روایتیں نقل کرتا تھا۔رجال النجاشی رقم ۴۶۷

- تنقیح المقال ج ۲ رقم ۴۲۳۵

روایت سعد بن عبداللہ عن العباس بن معروف وھو سھو

سعد بن عبداللہ نے عباس سے روایت کی یہ ''سھو'' یعنی غلطی ہے یہ تو سند ہی غلط ہوگی۔

O　راوی حریز بن عبداللہ بجستانی ہمیشہ تجارت میں رہتا تھا۔ اس نے صادق آل محمد علیہ السلام سے روایتیں کی ہیں اور یونس نے کہا اس نے سرکار صادق علیہ السلام کو قطعاً کچھ نہیں سنا سوائے دو حدیثوں کے اور سرکار موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے۔ یہ دو حدیثیں بھی روایت نہیں کی ہیں نہ صادق آل محمد کی نہ جناب موسیٰ کاظم علیہ السلام کی (**ولم یثبت ذالك**) یہ ثابت ہی نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ حریز سرکار صادق علیہ السلام کے دور میں خوارج کے بجستان پر حملے میں مصروف تھا۔ ملاحظہ فرمائیں ...... نقد الرجال ص ۸۴ رقم حریز۔ ثابت ہوا حریز موجود ہی نہیں تھا۔ مقام تعجب ہے کہ جو موجود نہیں وہ روایت کرتا ہے۔

قارئین! اس میں دوسری رکعت کے تشہد میں فقط شہادت توحید ہے...... مگر آپ خلاف ورزی کرتے ہوئے شہادت رسالت بھی اور ساتھ درود شریف بھی پڑھتے ہیں...... کیوں؟...... اب ایک ہی راستہ ہے یا خود کو غلط مانو یا راویوں کو غلط تسلیم کرو۔

قارئین یہ بھی بتانا ہوگا دونوں تشہدوں کے بعد صلوات کہاں گئی۔

۷۔ مقصرین کی ساتویں دلیل اور اُس کا ردّ

تہذیب الاحکام ج ۲ کتاب الصلاۃ ح ۱۹۲۱۔ ۱۳۸۔ وسائل الشیعہ کتاب الصلاۃ ح ۸۲۷۶۔ ۵

عن ابی عبداللہ قال التشھد فی کتاب علی علیہ السلام شفع

امیر المومنین علیہ السلام کی کتاب میں تشہد دو ہیں۔

تبصرہ:　O　ہم نے دو عدد تشہدوں کا کب انکار کیا ہے۔

O　لیکن جو ترجمہ آپ کرتے ہیں کہ تشہد دو شہادتوں پر مبنی ہے یہ بالکل غلط ہے۔

O　آیئے پہلی شفع کے معنی پر غور کرتے ہیں۔

المنجد مشہور عربی لغت دیکھیے۔

شفع کے معنی دو نہیں ہے۔ شفع کہتے ہیں جفت نہ وہ عدد جو دو پر تقسیم ہو۔

- اگر آپ یہ کہیں کہ شفع سے مراد دو شہادتیں ہیں تو آپ غلطی پر ہیں کیونکہ اس حدیث میں لفظ "شہادۃ" "شہادتان" یا شہادات ان میں سے کوئی ایک لفظ بھی حدیث میں نہیں ہے۔
- غلط معنی اور غلط تاویل کر کے موالیان امیر المومنین کو گمراہ نہیں کیا جا سکتا۔ لفظ شفع سے مراد دو شہادتیں آپ قیامت تک کی مہلت لے کر بھی ثابت نہیں کر سکتے۔

۸۔ مقصرین کی آٹھویں دلیل اور اُس کا ردّ

فروع کافی ج ۳ حدیث ۵۰۷۰۔ع وسائل الشیعہ ح ۸۲۶۸۔۵

عن یعقوب بن شعیب قال قلت لابی عبداللّٰہ علیہ السلام اقراء فی التشھد: ماطاب للّٰہ وما خبث فلغیرہ فقال علیہ السلام ھٰذا کان یقول علی علیہ السلام۔

میں تشہد میں پڑھتا ہوں جتنی خوبیاں ہیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور جتنی برائیاں ہیں اُس کے غیر کے لیے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا علی علیہ السلام بھی اس طرح پڑھتے تھے۔

قارئین آپ نے غور فرمایا۔

- یہ ساری حدیث منکران شہادت ثالثہ کے خلاف جاتی ہے۔
- اس میں تمام تر تقویت شہادۃ ثالثہ مقدسہ کے قارئین کو ملتی ہے۔
- اس لیے کہ ہم تو پہلے سے ہی اس بات کے قائل ہیں کہ تشہد میں کوئی چیز معین نہیں ہے۔

جیسا کہ احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔

فروع کافی ج ۳ کتاب الصلاۃ۔ مولا سے پوچھا گیا:

ای شیءٍ اقولُ فی التشھد والقنوت۔ قال علیہ السلام قل باحسن ماعلمت فانہ لو کان موقتاً لھلک الناس

وتہذیب الاحکام ج ۲ کتاب الصلاۃ

فی الرکعتین الاولین والرابعۃ والتسلیم

امام علیہ السلام نے کچھ بھی مقرر نہیں کیا جو تم احسن جانتے ہو وہ پڑھ لو۔ اگر مقرر کیا ہوا ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔

- امام علیہ السلام نے فرمایا جو احسن ذکر ہو پڑھ لیں۔
- ہمیں اس سے احسن کچھ بھی نظر نہیں آتا اس لیے ہم یہ پڑھتے ہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُوْمِنِيْنَ وَلِیَّ اللّٰهِ وَاَوْلَادَهٗ الْمَعْصُوْمِيْنَ۔ حجج الله اللّٰهم صَلِّ عَلٰی محمدٍ وآلِ محمدٍ

- ہر تشہد کے بعد صلوات کا پڑھنا واجب ہے۔

ہمارے دعویٰ پر یہ حدیث گواہ ہے جیسا کہ تہذیب الاحکام ح ۱۹۱۹۔۶۴ او وسائل الشیعہ ج ۸۲۸۰۔۳

مسئلت ابا جعفر علیه السلام عن التشهد فقال لو کان کما یقولون واجباً علی النّاس هلَکُوا۔

اُس وقت اگر ہم اسے واجب کہہ دیتے تو لوگ ہلاک ہو جاتے یعنی بخوف تقیہ واجب نہیں کہا لیکن اب کوئی تقیہ ہے نہ زمانہ تقیہ لہٰذا اس دور میں گواہی ولایت واجب ہے بلکہ واجب ہے۔

آیئے ہم اپنا بھی احتساب کریں

وجوب ولایت پر احادیث اور ان کا علم الرجال سے جائزہ

قارئین کرام! اب ہم ایسی احادیث پیش خدمت کریں گے جن کی بدولت ہم شہادۃ ثالثہ مقدسہ کو اوجب الواجبات گردانتے ہوئے اپنی جمیع عبادات میں ادا کرتے ہیں بلکہ اپنا عمل عقیدہ دین اس شہادۃ کاملہ کے بغیر نامکمل اُدھورہ سمجھتے ہیں۔ ولایت کی گواہی کے بغیر سارے کا سارا دین مالک کائنات کا ناپسندیدہ دین ہے۔

ہر وہ شئی جو اصول دین میں شامل ہے وہ ہمیشہ واجب ہوتی ہے او جب ہوتی ہے۔ اُس کا تعلق مستحبات سے نہیں ہوتا چونکہ توحید رسالت ولایت یہ اصول دین ہیں لہٰذا تمام عبادات میں جس طرح توحید کی گواہی واجب ہے اُسی طرح رسالت کی گواہی واجب ہے جس طرح رسالت کی گواہی واجب ہے اسی طرح ولایت وامامت کی گواہی واجب ہے۔

اور ضعیف سے ضعیف ترین روایت سے بھی کسی معصوم کی زبان مبارک سے ولایت کیلئے استحباب کا لفظ ثابت نہ ہے۔ نماز بذات خود ایک عمل ہے اور عمل ظاہری حرکات وسکنات کا نام ہے۔ قرأت ہمیشہ عقیدہ کہلاتی ہے۔

اللہ تعالٰی نے پانچ وقت کی نماز واجب ہی اس لیے قرار دی کہ دن میں پانچ مرتبہ بارگاہِ واحدیت میں انسان اپنے عقیدے کی تجدید کرتا رہے۔

قارئین یوں تو ہزاروں احادیث مبارکہ وجوب ولایت پر موجود ہیں مگر ہم چند ایک مشہور احادیث جو بطور دلیل شہادت ثالثہ پیش کرتے ہیں ہم ان احادیث و روایات کا بھی علم الرجال سے جائزہ لے کر پیش خدمت کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

قارئین آپ نے شہادتان دو گواہیوں پر مبنی تشہد اور اُس کے راویوں کا حشر آپ دیکھ چکے ہیں سب روایات ضعیف ومجہول ہیں۔ راویان احادیث فاسد العقیدہ ثابت ہو چکے ہیں اور یہ شہادتین پر مبنی تشہد والی احادیث صحت کے اعتبار سے ناقص اس لیے بھی ہیں چونکہ قرآن حکیم میں لفظ شہادتان یا شہادتین موجود نہ ہے اور نہ ہی شہادتان کے احکام کیلئے کوئی آیت بطور دلیل پیش کی جاسکتی اور معصومین علیہم السلام اپنا کوئی حکم قرآن کے خلاف معاذ اللہ دے ہی نہیں سکتے۔ جب قرآن میں شہادتین کا کہیں ذکر ہی نہ ہے تو پھر شہادتین پر مبنی تشہد معصوم سے مروی نہیں ہوسکتا اسی لیے سب کی سب احادیث مجہول نامعقول ہے۔

اب ہم وہ روایات اور اُس کا رجالی جائزہ پیش کرتے ہیں جن روایات پر علم رجال نے صحت کی تصدیق کی ہے اور وہ منصوص من اللہ آیات سے گہرا ربط رکھتی ہیں۔

شہادت ثالثہ مقدسہ کے اثبات پر احادیث اور اُن کا رجالی تجزیہ

الاحتجاج الطبرسی طبع نجف اشرف۔

قال الصادق علیه السلام : اذا قال احد کم لا اِلٰهَ الّا اللّٰه محمد رسول اللّٰه فلیقل علیٌ امیر المومنین۔

القطرۃ فقیہ اہل بیت اطہار سید احمد مستنبط ج ا ص ۳۶۷

اس کتاب میں بحوالہ بحار الانوار ج ۸ اپر یہ حدیث ان مندرجہ ذیل الفاظ پر مبنی ہے۔

قال الصادق علیہ السلام: **اذا قال احد کم لا اِلٰهَ الّا اللّٰه محمد رسول اللّٰه فلیقل علی امیر المومنین ولی اللّٰه۔**

مولا صادق علیہ اسلام نے فرمایا: تم میں سے جب بھی کوئی (جہاں بھی) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اُس پر واجب ہے وہ فوراً "علی امیر المومنین ولی اللہ" بھی کہے۔

جب بھی کہے، جہاں کہہ چاہیے کلمہ ہو" آذان"" اقامت"" تشہد نماز" ہو یا نماز جنازہ، تلقین ہو جب اللہ کی توحید سرکار محمد مصطفیٰ کی رسالت کی گواہی دو وہاں امیر المومنین علیہ السلام کی امرۃ و ولایت کی گواہی دینا ضروری ہے۔

قارئین کرام! غور فرمائیں: کیا یہ حکم امام علیہ السلام کا نہیں اگر نہیں تو پھر وضاحت کیجئے کہ کیوں نہیں؟ اور کیسے نہیں اسباب و وجوہات بتائیں۔

لیکن یہ ذہن میں رہے کہ حکم معصوم کا انکار کرنے والا دائرہ شیعت سے خارج ہو جاتا ہے۔

آیئے اس پر تحقیقی بحث کرتے ہیں

- الشھادۃ الثالثۃ المقدسۃ ص ۶۷۔۶۸ فقیہ اہل بیت علامہ عبدالحلیم الغزی لکھتے ہیں:

ان یکون القاسم هذا هوالقاسم بن یزید بن معاویه العجلی "ثقة"

- خلاصۃ الاقوال فی معرفۃ الرجال القسم اول ص ۲۳۱ رقم ۷۷۹۔۲

روی عن ابی عبداللہ علیہ السلام ''ثقۃ'' یہ ثقہ تھے۔

- نقد الرجال ص ۲۷۰ رقم القاسم ۶۔ یہ قاسم بن یزید بن معاویہ العجلی ثقہ تھے۔
- **ان یکون اسمہ القاسم مسوجاً الیٰ جدہٖ**

اس راوی کا نام قاسم بن یزید بن معاویہ العجلی ہے۔ یہ باپ کی بجائے زیادہ دادا سے منسوب ہو گیا۔ عربی میں اکثر ایسا ہو جاتا ہے۔

- رجال مامقانی رقم ۹۵۵۵ ثقہ راوی تھے۔
- رجال النجاشی ص ۲۲۱، تنقیح المقال ج ۱ ۹۵۵۵ باب القاسم
- **عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام لہ کتاب یرویہ فضالۃ بن ایوب اخبرنا الحسین بن عبیداللّٰہ قال حدثنا علی ابن محمد القلانسی قال حدثنا حمزۃ ابن القاسم قال حدثنا علی بن عبداللہ بن یحییٰ قالحدثنا احمد بن محمد بن خالدعن ابیہ عن فضالۃ عن القاسم بن یزید بن معاویہ العجلی۔ رجال النجاشی ص ۲۲۱ تنقیع المقال ج ۱ رقم ۹۵۵۵ باب القاسم**

اس قاسم بن یزید بن معاویہ العجلی کی ایک ہی کتاب تھی جس کا اُوپر ذکر ہو چکا ہے جس سے اوپر دیئے گئے اسناد کے ساتھ روایتیں تھی اور زیر بحث روایت بھی اسی کتاب سے انہی اسناد کے ساتھ روایت ہوتی ہے۔ آیئے اب اسناد کے حالات اور رواۃ دیکھتے ہیں۔

- راوی فضالۃ بن ایوب

رجال النجاشی ص ۲۲۰۔

حضرت موسیٰ بن جعفرؑ فرماتے ہیں حدیث بیان کرنے میں یہ شخص ثقہ تھا اپنے دین مذہب آل محمد پر مستقیم تھا۔

رجال طوسی ص ۳۵۷ رقم ۱، رجال مامقانی رقم ۹۴۴۷

راوی فضالۃ بن ایوب الازدی ثقہ تھے۔

- راوی حسین بن عبید اللہ

نقد الرجال ص ۱۰۶۔۱۰۷ رقم۔الحسین ۷۸

الحسین بن عبید اللہ القمی انہ حسین بن عبید اللہ الذی من اصحاب الھادی علیہ السلام۔

یہ حسین بن عبید اللہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے۔

- علی بن محمد القلانسی:

رجال طوسی ص ۴۰۲ رقم نمبر ۲۱

یہ بزرگوار امام محمد تقی علیہ السلام اور امام علی نقی علیہ السلام کے صحابی تھے بڑے دیندار صاحب تقویٰ تھے۔

- راوی حمزہ بن القاسم

رجال النجاشی ص ۱۰۱ رقم ۳۶۴ نقد الرجال ص ۱۲۰ رقم نمبر ۱۷

حمزہ بن القاسم بن علی بن حمزہ بن الحسن بن عبید اللہ بن ابی الفضل العباس بن علی ابن ابی طالب علیہ السلام ثقۃ جلیل القدر من اصحابنا کثیر الحدیث۔

راوی حمزہ بن قاسم اتنے جلیل القدر تھے جن کی صحت میں کسی قسم کی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہوسکتی اس لیے یہ حضرت سرکار عباس علمدار علیہ السلام کی اولاد پاک میں تھے بلکہ مندرجہ بالا دونوں کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ جناب حمزہ بن القاسم کی کتاب سے ہی علی ابن محمد القلانسی نے روایت کی ہے۔

- راوی علی بن عبد اللہ بن یحییٰ

نقد الرجال ص ۲۳۸ رقم ۱۵۵۔ رجال علامہ حلّی القسم الاوّل الباب علی رقم ۱۵۵۲۔۴۔ یہ راوی ثقہ ترین ہے اور اصحاب آئمہ علیہم السلام میں سے تھا۔

- راوی احمد بن محمد بن خالد

رجال النجاشی ص ۵۵

احمد بن محمد بن خالد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن علی البرقی اصلہ کوفی

''وکان ثقه'' یہ فی نفسہ ثقہ تھے۔

O راوی محمد بن خالد

تنقیح المقال رقم ۱۰۶۵۹

محمد بن خالد البرقی ثقہ۔ علی الاقوی

یہ ثقہ تھے۔

قارئین کرام! ہم نے سلسلہ راویان تمام کے تمام کے اسماء گرامی پر الگ الگ بمعہ حوالہ جات کتب رجال پیش کر کے ثابت کر دیا ہے کہ قاسم بن یزید بن معاویہ العجلی (المعروف قاسم بن معاویہ) نہایت ثقہ راوی ہے خود سرکار ابی عبداللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا یہ ثقہ تھے جب اس مذکورہ بالا حدیث کے تمام تر راویان ثقہ جلیل القدر اصحاب ائمہ علیہم السلام تھے۔

تمام راویان باسناد یہ حدیث صحیح حدیث ثابت ہو چکی ہے۔ جس کا کوئی راوی مجہول ضعیف نہ ہے۔

لہٰذا یہ حدیث قطعی صحیح ہے اور اُس کو قبول کرنا ہر شیعہ پر واجب ہے۔ یہ حدیث شہادت ثالثہ مقدسہ پر قطعی اور یقینی نص ہے۔ اب کسی جاہل ان پڑھ شہادۃ ثالثہ پر شرعی فیصلہ کرنے والے کو قطعی صحیح قرار دے کر اذان اقامت تشہد اور کلمہ جہاں جہاں توحید و رسالت کی گواہی ہو گی وہاں وہاں امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت و امرۃ کی گواہی دینا واجب بمطابق نص معصومؑ اور بانص جلی ''یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ '' کے تحت انکار کی گنجائش نہیں ہے بلکہ نص شرعی اور نص جلی کے تحت ہر شیعہ مومن پر شہادت ثالثہ مقدسہ واجب ہے۔

۲۔ جواز تشہد پر دوسری حدیث اور اُس کا جائزہ

مَنْ لَا یحضر الفقیه ج ۱ کتاب الصلاۃ و تہذیب احکام ج ۲ کتاب الصلاۃ ح ۲۰۲۷۔۲۷۵

روی ابان بن عثمان عن حلبی مَنْهُ قالَ لِاَبِی عبدالله علیه

السلام اسمی الائمۃ فی الصلوۃ فقال اَجعلهم۔

سرکار صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حلبی عرض کرتا ہے کہ کیا میں نماز میں ائمہ علیہم السلام کے نام لے سکتا ہوں تو سرکار نے فرمایا بہت ہی خوب ہیں۔ خوبصورت کر کے لو۔

کیا یہ نص قطعی نہیں ہے۔ بلکہ قنوت اور تشہد دو ہی ایسے مقام ہیں جہاں یہ نام لیے جا سکتے ہیں۔ نص معصوم کے تحت آپ پورے چوداں کے چوداں معصومین علیہم السلام کے نام اور اُن کی ولایت کی گواہی دے سکتے ہو۔

اَشهَدُ اَنَّ اَمِیرَ المُومِنِینَ علیاً وَلِیّ اللّٰه وَاَوْلَادهٗ المَعْصُومِیْنَ حجج اللّٰه

آیئے اس حدیث پاک کی اسناد پر بھی غور کرتے ہیں۔

قارئین کرام! یہ صحیح الاسناد حدیث مبارک ہے۔

O راوی آبان بن عثمان

ابان بن عثمان الاحمر البجلی ابو عبداللہ صحیح الروایت بل ثقۃ علی الاقوی ابان بن عثمان الاحمر البجلی ثقۃ علی الاقوی راوی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں من نتائج تنقیح مامقانی رقم ۲۸۔

O نقد الرجال ص ۵ رقم ہوا

پر علامہ لکھتے ہیں میرے نزدیک نہایت قابل قبول راوی ہے۔

رجال النجاشی رقم ۸ ص ۱۳ پر موجود ہے کہ ابان بن عثمان الاحمر۔ سرکار صادق آل محمد اور جناب موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتا تھا۔

O الرجال البرقی ص ۹۹ رقم ۱۰۰۳۔۶۰۵

ابان بن عثمان امام صادق علیہ السلام کے اصحاب تھے۔ (رجال الطوسی ص ۱۵۲)

ثابت ہوا ابان بن عثمان ثقہ۔ قابل اعتماد۔ اصحاب امام علیہ السلام تھے۔

○ راوی حلبی

رجال النجاشی ص ۳۰۱

یحیٰ بن عمرآن بن علی بن ابی شعبہ الحلبی روی عن ابی عبداللہ وابی الحسن علیہ السلام ''ثقہ۔ ثقۃ'' صحیح الحدیث۔ یہ راوی ثقہ ہے اور صحیح حدیث بیان کرتا ہے۔

○ تنقیح القال رقم ۱۳۰۶۶ یحیٰ بن عمرآن الحلبی ''ثقۃ

تو ثابت ہوا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور فرمان امام علیہ السلام ہے۔ فرمان امام پر عمل واجب ہوتا ہے۔

نتیجہ یہ ہوا۔ صحت سند ثابت ہو جانے کے بعد آپ تمام معصومین علیہم السلام کی گواہی نماز میں دے سکتے ہو۔

وجوب ولایت

۳۔ درتشہد صلاۃ پر تیسری حدیث اور اُس کا علم الرجال سے جائزہ

تفسیر العیاشی ج ۲ ص ۳۴۲ تفسیر برھان ج ۲ ص ۴۵۳ تفسیر الصافی۔ تفسیر نور الثقلین ج ۳ ص ۲۳۵

سب سے پہلے ہم ''کتاب بصائر الدرجات'' ص ۷۹

مولف کتاب مذکورہ ایک صحابی امام حسن عسکریؑ جن کا اسم گرامی الشیخ المحدث ابو جعفر محمد بن الحسن بن فروخ الصفار القمی المتوفی ۲۹۰ھ

۱۔ **روی محمد بن الحسین عن نضر بن سوید عن خالد بن حماد و محمد بن فضل عن ابوحمزہ الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال سَئَلتُ عن قول اللہ تعالیٰ عزوجل ''وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَاتُخَافِتۡ بِهَاوَابۡتَغِ بَيۡنَ ذَالِكَ سَبِيلاً**......سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۱۰

قَالَ علیہ السلام فی تَفۡسیرھا وَلَا تَجۡهَر بولایۃ علیؑ وَلَا بِمَا اکرمتہ بِہٖ حتی فامرکَ بذالکَ وَلَاتخافت بِھا یغی وَلَا تکتمھا عَلیًا عَلیہ السّلام

۲۔ تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۳۱۹ المحدث الجلیل ابی النضر محمد بن مسعود بن عیاش السمر قندی مذہب اہل بیت کی قدیم ترین تفسیر ہے۔

یہاں بھی ابوحمزہ الثمالی امام محمد باقر علیہ اسلام سے سوال کرتے ہیں اس آیت مقدسہ کے بارے

وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِت بِهَا وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذَالِكَ سَبِيلاً قال عليه السلام تفسيرها وَلَا تجهر بولاية علىٍّ وَلَا بِمَا اكرمته به حتى امرك بذالِكَ وَلَاتخافت بها يعنى وَلَا تكتمها علياً وَاعلمه مااكرمته به۔

۳۔ تفسیر برہان ج ص ۴۵۴

عن جابر عن ابى جعفر عليه السلام قال سَئَلته عن تفسير هذا لاية فى قَولِ للّٰه تعالىٰ: وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وابۡتَغِ بَيۡنَ ذَالِكَ سَبِيلاً قال عليه السلام لَا تَجۡهَر بولاية علىٍّ فَهُوَ فى الصَّلوٰة وَلَا بِما اكرمته حتى نزل به وَذالك قوله ولاتجهر بصلواتكَ واما قوله ولا تخافت بها فانه يقول ولا تكتم ذالك عليًا يقول اعلمه بما اكرمته به فاما قوله "وَابتغ بَيۡنَ ذالِكَ سبيلاً قال تسئلنى ان اذن لك ان تجهر بامر على بولايتهٖ فاذن له باظهار ذالك يوم غدير خم فهو قول يومئذٍ اللهم من كنت مولاه فعلى مولا۔

۴۔ تفسیر نور الثقلین ج ۳ ص ۲۳۵ تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۳۱۹

عن جابر عن ابى جعفر عليه السلام قال سئلته عن تفسير هذه الاية فى قول اللّٰه "وَلَا تُخَافتُ بِهَا وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذَالِكَ سبيلاً قال عليه السلام لاتجهر بولاية علىٍّ فهو فى الصلوٰة ولا بما اكرمته به حتى امرك به قوله "لاتَجۡهَرۡ بصلاتكَ ولا تخافت بها" فانه يقول ولا تكتم ذالك عليًّا يقول اعلمه بما اكرمته فاماقوله وابتغ بَيۡنَ ذالك سبيلاً يقول تسئلنى ان اذن

لکَ ان تجهر بامر علیٍّ بولایته فاذن له باظهار ذالك یوم غدیر خم فهو قوله یومئذٍ اللهم من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔

قارئین! ان تمام احادیث وروایات پر مکمل تبصرہ ہم "شہادۃ ثالثہ فی القرآن" کے باب میں کر چکے ہیں۔ یہاں صرف ہم ان احادیث کے راویوں پر رجالی بحث کرنا ہے۔

مندرجہ بالا ہم نے چار احادیث درج کی ہیں۔ دو احادیث سرکار ابوحمزہ الثمالی سے مروی ہیں ایک حدیث تفسیر عیاشی۔ ایک حدیث بصائر الدرجات میں۔

دو احادیث حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے درج کیں ہیں۔ ایک حدیث تفسیر برہان دوسری نور الثقلین اور یہی حدیث تفسیر العیاشی میں بھی درج ہے۔

راویوں پر بحث کرنے سے پہلے ہم مختصراً ان احادیث کا لب لباب پیش کرنا چاہتے ہیں۔

- ابوحمزہ الثمالی اور جابر بن عبداللہ انصاری دونوں صاحبان نہایت قابل اعتماد ثقہ راوی ہیں۔
- ان میں سے ایک سرکار محمد باقر علیہ السلام کا صحابی خاص تو دوسرا پیغمبر اسلام اور پانچ معصومین علیہم السلام کی صحبت نورانی میں زندگی گزارنے والا ہے۔

دونوں نے سرکار وارث علیم النبیین باقر العلوم سے پوچھا کہ سرکار یہ وضاحت فرمائیں کہ وہ کون سی ایسی بات تھی جو آپ کے جدِ امجد سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت میں حکم دیا۔

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيلًا ○

اے حبیب اپنی نماز میں بصلاتکَ (ب بمعنی فی) وارد ہوا ہے نہ اونچی آواز سے پڑھو نہ ہی چھپاؤ بلکہ درمیانی آواز سے ادا کرو۔

سرکار نے ارشاد فرمایا...... میرے جد اطہر سرکار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم دیا تھا۔ "**لاتجهر بولایة علی فهو فی الصّلاة**" میرا حبیب اپنی نماز کے تشہد میں ولایت علیؑ کی گواہی مت چھپاؤ اور بلند آواز سے بھی ادا نہ کرو۔ یہ مشرک لوگ اذیت دیں گے مگر اتنی بھی دھیمی آواز سے ولایت

علیؑ کی گواہی نہیں دینی کو خود علیؑ نہ سن سکے...... پس مجھ سے دعا کرتا رہے حتیٰ کہ میں آپ کو اسے بالجہر پڑھنے کا حکم دوں۔ پس یہ حکم اللہ تعالیٰ نے یوم غدیر صادر کر دیا۔ اب ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی بالجہر کھلم کھلا دو اور مشرکین سے مت ڈرو۔

تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۲۵۳ پر سورہ حجر آیت ۹۴ نے مذکورہ آیت کے اخفاتی حکم کو منسوخ کرتے ہوئے بالجہر پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ حجر آیت ۹۴

امام صادق علیہ السلام سے جناب ابی بصیر روایت کرتے ہیں۔ اس ایت کے نزول سے "لا تجھر بصلاتك" والی آیت منسوخ ہوگئی اور حکم ہوا:

"ترجمہ: جس چیز کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اُسے اعلانیہ کھلم کھلا کہو اور مشرکین سے منہ پھیر لو۔"

○ اس حدیث میں خود سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تشہد نماز میں گواہی ولایت بالجہر ادا کرنے کا حکم ہوا۔ حکم ہر امر واجب ہوتا ہے جو گواہی رسالت مآب پر واجب تھی وہ مستحب کیسے بن گئی۔

○ ایک اعتراض:

اس آیت پہ تو لفظیں ہیں اپنی صلاۃ میں۔ مگر اس سے مراد تشہد کیسے لیا گیا؟

جواب: گواہی ہمیشہ تشہد نماز میں دی جاتی ہے۔

اس کا ایک ثبوت کتب عامہ میں ایسا سامنے آیا جس نے سارے مسئلے حل کر دیئے۔ اس آیت "**ولا تجھر بصلاتك**" کا نزول ہی تشہد میں ہوا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں تفسیر در منشور ج ۳ ص ۴۷۵ طبع جدید تفسیر طبری المعروف تفسیر جامع البیان عن تاویل آیات القرآن تالیف ابی جعفر محمد بن جریر الطبری التوفی ۳۱۰ھ الجزء الخامس عشیر ص ۱۸۷

"حدثنی ابو السائب: قال: ثنا حفص بن غیاث عن ھشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشۃ

قالت نَزَلت هٰذِهِ الآيَة فِي التَّشهد "وَلَا تَجهَرَ بِصلاتِكَ وَلَا

تُخافِت بِهَا"

سلسلہ روایان کے بعد تفاسیر علماء عامہ نے یہی کہا ہے یہ آیت تشہد کیلئے نازل ہوئی۔

تائید اغیار اور روایات معصومینؑ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سرکار رسالت مآب اور ہمارے آخری نبیؐ وارث شریعت کو یہ حکم دیا کہ اپنے تشہد نماز میں ولایت امیرالمومنینؑ کی گواہی اعلانیہ دو کیونکہ اس کے اظہار کا حکم ہم نے غدیر کے روز دے دیا ہے۔

ولایت علیؑ زندہ باد...... تشہد رسولؐ زندہ باد..... تشہد موالیان زندہ باد

راویان احادیث مذکورہ پر علم الرجال کی بحث

آیئے ہم ایک مرتبہ پھر کتاب "بصائر الدرجات" صحابی امام حسن عسکری علیہ السلام کی کتاب سے راویان حدیث کے اسماء گرامی کا ایک مرتبہ پھر تذکرہ دہراتے ہیں اس کے بعد ان پر علم الرجال سے بحث کریں گے۔

محمد بن الحسین عن النضر بن سوید عن خالد بن حماد و محمد بن فیصل عن ابی حمزہ الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام:۔

آیئے اب ہم فرداً فرداً ہر راوی پر علم الرجال سے بحث کرتے ہیں۔ علماء رجال کیا کہتے ہیں۔

۱۔ حضرت ابوحمزہ الثمالی

- تعلیقہ اختیار معرفت رجال المعروف رجال الکشی ج ۲ ص ۴۵۸ رقم ۳۵۷ سمعت الرضا علیہ السلام یقول ابوحمزہ الثمالی فی زمانہ کلقمان سرکار رضا علیہ السلام نے فرمایا ابوحمزہ ثمالی اپنے زمانہ میں ایسے تھے جیسے لقمان رجال النجاشی ص ۱۱۵ رقم ۲۹۶ نقد الرجال ص ۶۳ رقم ثابت ۱۳
- قال الصادق علیہ السلام ابوحمزہ الثمالی فی زمانہ مثل سلمانؑ
  ابوحمزہ ثمالی اپنے زمانہ میں حضرت سلمان کی مثل تھے۔
- مستدرک الوسائل حسین نوری طبرسی ج ۳ ص ۷۰۵

ابوحمزہ الثمالی ثقہ اور عادل تھے۔

ثابت ہوا حضرت ابوحمزہ الثمالی عظیم اولرتبت عادل ثقہ تھے۔

○ رجال مامقانی، تنقیح المقال رجال النجاشی اور بصار الدرجات سے اسناد پیش کرتے ہیں۔

○ ابوحمزۃ الثمالی کے بارے میں نجاشی اور مامقانی لکھتے ہیں وہ تمراویان حدیث جنہوں نے ابوحمزہ الثمالی سے ''ولا تجہر'' والی آیت کے متعلق روایات کی ہیں سب کے سب شیعہ ثقہ ہیں ان سب پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ملاحظہ فرمائیں رجال النجاشی ص ۱۱۵ رقم ۲۹۶ تنقیح المقال ج اص ۱۹۰ رقم ۱۴۹۵ اب ثابت ہو گیا کہ آیت ''وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ '' کی آیت کی تفسیر ابوحمزہ الثمالی کی تفسیر سے جیسے تمام شیعہ صحابہ نے روایت کیا ہے۔

ان تمام شیعہ راویان حدیث نے یہ ثابت کر دیا ہے۔شہادت ثالثہ ولایت امیر السلام فی الصلاۃ جیسے شیعہ صحابہ نے روایت کیا ہے۔

○ پھر بصائر الدرجات حضرت امام حسن عسکری کے ایک معتمد صحابی نے تالیف فرمائی ہے۔وہ لکھتے ہیں ابوحمزۃ الثمالی ثقہ راوی ثابت کر چکے ہیں۔

۲۔ راوی محمد بن فضیل

نقد الرجال ص ۳۲۸ رقم ۶۴۳ رجال الطوسی رقم ۲۸۳ محمد بن فضیل امام صادق علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔اس صحابی کی روایت کو محمد بن الحسین نے روایت کیا ہے۔نضیر بن سوید سے یہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے صحابی بھی تھے۔(رجال البرقی رقم ۴۸۱_۱۲۳۵۲)

نقد الرجال ایک اور صاحب تنقیح المقال نے اسے غالی بھی کہا ہے۔یہ آل محمد کے صحابہ میں سے تھے شیعہ تھے لیکن غالی تھے......

لیکن اس کے اسنادیوں میں النضر بن سوید عن خالد بن حماید و محمد بن فضیل عن ابی حمزہ الثمالی۔

قارئین نضر بن سوید نے یہ حدیث دو شخص سے سنی: ایک خالد بن حماد ایک محمد بن فضیل۔

اب اگر محمد بن فضیل ہی سے سنی ہوتی تو شک ہو سکتا تھا مگر سننے والے نے یہ بات خالد بن حماد سے بھی سنی ہے۔ دونوں ثقہ تھے کیونکہ دونوں نے ابو حمزہ الثمالی سے سنی ہے پھر دونوں سے نضر بن سوید نے سنی ہے۔

۳۔ خالد بن حماد

نقد الرجال ص۱۲۲ رقم ۱۲۔

یہ اصل میں خالد بن ماد تھے جنہیں خالد بن حماد کہا گیا ہے یہ "ثقہ" ہے یہ خالد بن ماد القلانسی تھے۔

جناب ابی عبداللہ وابی الحسن علیہما السلام دونوں امام فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ تھے یعنی خالد بن حماد اور محمد بن فضیل صحابی سرکار صادق علیہ السلام تھے۔

○ تنقیح المقال ج۱ ص۳۹۳ رقم ۳۵۹۱

خالد بن حماد ثقہ تھے

○ من نتائج تنقیح رقم ۳۵۹۱: خالد بن حماد "ثقہ" تھے۔

○ رجال النجاشی ص۱۴۹ رقم ۳۸۸: خالد بن حماد "ثقہ" تھے۔

۴۔ چوتھا راوی النضر بن سوید

من نتائج تنقیح رقم ۱۲۴۶۸

راوی النضر بن سوید ثقہ تھے اور شیعہ تھے۔

تنقیح المقال ج۳ رقم ۱۲۴۶۸۔ رجال النجاشی رقم ۱۱۷۴ یہ ثقہ اور صحیح الحدیث ہے۔

۵۔ راوی محمد بن الحسین:

خلاصۃ الاقوال رقم ۸۱۸۔ تنقیح المقال ج۳ رقم ۱۰۵۸۳

محمد بن الحسین بن ابی خطاب امام محمد تقی علیہ السلام اور امام علی نقی علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے اور ثقہ تھے۔ یہ عظیم المرتبت اور عین ثقہ تھے۔

قارئین! یہ تو اس کی اسناد اور راویان حدیث پر ہم نے بحث کر کے یہ ثابت کر دیا ان میں سے کوئی

راوی غیر ثقہ فاسد العقیدہ مجہول نہیں ہے بلکہ سب کے سب شیعان آل محمد اور آئمہ اطہار علیہم السلام کے اصحاب باوفا تھے۔

لہٰذا تشہد صلاۃ رسول معظم میں گواہی ولایت موجود تھی بلکہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جس کا دین اور رسالت اور اعمال حبط ہو جانے کا خدشہ ہو بغیر ولایت امیر علیہ السلام وہ ہستی کس طرح اپنی نماز میں یہ عظیم گواہی شامل نہ فرماتے۔

○ اب اسی ایت "لَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ" کی تفسیر کا دوسرا راوی ہے جناب جابر بن عبداللہ انصاری جنہوں نے بزبان وحی ترجمان سرکار باقر العلوم علیہ السلام سے یہ ثابت کیا ہے کہ نماز رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گواہی ولایت موجود تھے۔

○ اس حدیث کے دو راوی ہیں

(۱) جناب ابوالحمزۃ الثمالیؒ (۲) جناب جابر بن عبداللہ انصاری

دونوں معتمد سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام ہیں اور دونوں کا مقصد ایک ہی ہے کہ سرکار خاتم النبیین اپنے تشہد صلاۃ میں علی ولی اللہ پڑھتے تھے۔

○ جناب جابر صحابی رسول خداؐ تھے ○ پانچ معصومین علیہم السلام کے چہرہ وجہ اللہ کی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے۔

نقد الرجال ص ۶۵۔۶۶ رقم ۱۰۔۱

قال الصادق علیه السلام رحم الله جابر کان یصدق علینا ولعن الله المغیره بن سعید کان یکذب علینا

اللہ جابر پر رحم کرے ہمارے لیے سچی باتیں کرتا تھا۔ اللہ مغیرہ بن سعید پر لعنت کرے وہ ہم اہل بیتؑ پر جھوٹ بولتا تھا۔

معصوم فرماتے ہیں "**کان جابر بن عبدالله یعلم قول الله**"

جابر قرآن کی آیات کو جانتا تھا۔

ان آیات کی تفسیر شیعہ صحابہ کی ہے جن کے تمام مقدس اسماء تنقیح المقال ج ارقم ۱۶۱ میں پڑھے جا سکتے ہیں۔اس طرح ان تمام صحیح الاسناد طریقوں سے حضرت جابر سے روایت کی گئی ہے جن کو آقائی طبرسیؒ آقائی مامقانی نے صحیح جانا ہے لہٰذا یہ ثابت ہو چکا ہے۔آیت **وَلَا تجهر بصلاتك** والی روایت صحیح الاسناد ہے اور یہ امامؑ کی بیان کی ہوئی ہے۔

لہٰذا تشہد صلاۃ میں شہادت ولایت امیر المومنین علیہ السلام ادا کرنا اللہ کی طرف سے اوجب الواجبات سے ہے اور سنت رسول وسنت آئمہ اطہار ہے اس کے بغیر نماز کیا پورا دین باطل ہے۔

بلکہ گواہی ولایت بمطابق حکم قرآن ہے۔

والَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْن ۔جنتی صرف وہی لوگ ہیں جو شہادات پر قائم ہیں ......اور بعض جاہل قسم کے ان پڑھ لوگ اپنے خود ساختہ شرعی فیصلے کرتے ہوئے یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس مراد پھر تین سے زیادہ یا دس سے زیادہ گواہیاں ہیں۔

ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ نماز میں ان چوداں کی گواہی دینا چاہیے کیونکہ نماز کے اصل وجود کا نام ہی یہ چوداں ہیں۔

بعض یہ کہتے ہیں ولا تجہر والی آیت سے مراد نماز کی آواز یعنی صوت ہے۔ہم ان سے عرض کریں گے۔اگر اس آیت سے مراد صرف صوت نماز ہے تو پھر آپ اپنی تمام نمازیں باطل کر بیٹھے ہیں ان کا اعادہ کیجیئے کیونکہ اس آیت میں نہ بلند پڑھنے کا حکم ہے نہ اخفار کھنے کا حکم بلکہ درمیانی آواز سے پڑھنے کا حکم ہے۔ آپ کی موجودہ نماز یا تو مکمل بالجہر ہے یا مکمل اخفاتی ہے **بین ذالك سبيلاً** کے معیار پر پوری اترتی ہی نہیں۔

- اور پھر ایک آیت کے ستر ستر باطن بھی تو ہوتے ہیں۔
- کتب عامہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ آیت نازل ہی تشہد کیلئے ہوئی ہے اور پیغمبر اسلام کو یہی حکم تھا۔

ابتدا کہ **لا تجهر بولاية علی فهو فی الصلوٰة** علیؑ کی ولایت کو اپنی نماز میں درمیانہ آواز سے پڑھو تا کہ علیؑ سن بھی لیں۔

یوم غدیر پھر اس حکم کو منسوخ کر کے بالجہر کھلم کھلا پڑھنے کا حکم صادر فرمایا جیسا کہ گزشتہ صفحات میں حوالہ گزر چکا ہے۔

۴۔ وجوب ولایت چوتھی حدیث اور علم الرجال

امالی شیخ صدوق المجلس الرابع والستون

حدثنا محمد بن احمد السنانی قال حدثنا محمد بن ابی عبداللہ الکوفی قال حدثنا موسیٰ ابن عمران النخعی عن عمہ الحسین بن یزید عن علی بن سالم عن ابیہ عن ابان بن عثمان عن ابان بن تغلب عن عکرمہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قال اللہ تعالیٰ:

لَوْا جتَمعَ النَّاس کُلھُمْ عَلیٰ ولایت علی ابن ابی طالبؑ ماخلقت النار

القطرہ مرجع عالی قدر سید احمد مستنبط

لو تجتمعُ اُمتی عَلیٰ ولایت علیؑ لما خلق اللہ النّار

ارشاد فرمایا:

اگر کل کی کل امت یا سب کے سب لوگ ولایت علیؑ پر جمع ہو جاتے تو اللہ تعالیٰ جہنم پیدا نہ کرتا۔

شرط یہ ہے کہ تمام خلائق' تمام اُمت' تمام لوگ اگر ولایت علیؑ پر باجماعت ہو جاتے' اختلاف نہ کرتے' ترک ولایت کا ارتکاب نہ کرتے تو پھر یقیناً خداوند قدوس جہنم نہ بناتا۔ گویا کہ جہنم پیدا کی گئی ہے مخالفانِ ولایت کیلئے۔

کیا کوئی ایسی حدیث ہے کہ سب لوگ نماز' روزہ پر متفق ہو جاتے تو اللہ جہنم نہ پیدا کرتا حالانکہ بقول فقہاء نماز واجب ہے اور ولایت معطل نماز ہے۔ معاذ اللہ۔ یا زیادہ سے زیادہ ولایت کو مستحب کہہ دیا۔

کیا ایک امر مستحب پر لوگ جمع ہو جاتے تو اللہ تعالیٰ جہنم پیدا نہ کرتا۔

ثابت ہوا ولایت ایک واجب فریضہ ہی نہیں بلکہ واجب ہے جس پر سزاء و جزاء کا دارو مدار ہے۔

البتہ کچھ نمازیوں کے جہنمی ہونے کی قرآن تائید کرتا ہے مگر ولایت امیر المومنین علیہ السلام پر عمل پیرا ہونے والے کسی فرد کو کسی حدیث یا آیت کی رو سے جہنمی نہیں کہا گیا۔

کیونکہ ہمیشہ واجبات کے تارک جہنمی ہوتے ہیں۔ مستحبات کے تارک معذب نہیں ہوا کرتے۔

مندرجہ بالا حدیث اس امر کی تصدیق کرتی ہے کہ ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی واجب ہے۔ یہ خود رسول اللہؐ نے بھی اپنی نماز میں ادا کی۔

آیئے اب ہم اس حدیث کے راویان پر علم رجال سے جائزہ پیش کرتے ہیں۔

راویان حدیث اور علماء رجال

۱۔ راوی ابن عباس:

عبداللہ ابن عباس من اصحاب رسول اللہ کان **محباً لِعَلیٍ و تلمیذہٗ**۔ ابن عباس صحابی رسول اللہؐ بھی تھے اور سرکار علیؑ سے محبت بھی رکھتے تھے اور شاگرد بھی تھے۔ خلاصۃ الاقوال فی معرفت الرجال القسم اول علامہ حلی ص ۱۹۰ رقم ۵۸۶۔ انقد الرجال ص ۲۰۱ رقم ۱۶۳۔

۲۔ عکرمہ:

تذکرۃ الحفاظ ج ا طبقہ ۳ ص ۹۴ رقم ۸۷ تالیف امام الذھبی مترجم محمد اسحاق (اہل سنت)

اکمال فی اسماء للرجال رقم ۵۴۸۔ رجال البرقی ص ۴۶ رقم ۱۵۰۔۱۰

رجال طوسی ص ۹۰۔ نقد الرجال ص ۱۵۰ رقم ۱۲

ابو الشعثاء کا بیان ہے کہ عکرمہ عبداللہ بن عباس کے غلام تھے عکرمہ سب سے بڑے عالم تھے۔ سعید ابن جبیر نے کہا عکرمہ مجھ سے بڑے عالم تھے۔ امام اہلِ سنت ذھبی فرماتے ہیں کہ موجودہ لوگوں میں عکرمہ سے بڑھ کر کوئی عالم قرآن نہ تھا۔ یقیناً اس نے اپنے آقا سے جو بات سنی اس میں خیانت نہیں کی ہوگی۔ سعید ابن جبیر نے عکرمہ کی تعریف کی ہے "**کَانَ مِن اصحاب علی ابن الحسین علیہ السلام**" اسی

سبب کی وجہ سے حجاز بن یوسف نے اسے قتل کروادیا۔ایسے شہید نے اس راوی کی تعریف کی ہے۔

۳۔ ابان بن تغلب:

فرمان معصومؑ موجود ہے عظیم المرتبت فی اصحابنا یہ ہمارے اصحاب شیعہ میں سے عظیم المرتبت تھے۔

- امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔اے ابان مسجد مدینہ میں بیٹھ لوگ آئیں تجھے دیکھیں میں چاہتا ہوں کہ میرے شیعہ تیری مثل ہوں۔ابان کیلئے امام جعفر الصادق علیہ السلام کی دعا بھی ہے۔
ابان بن تغلب ثقۃ الجلیل القدر عظیم المنزلۃ لفی فی اصحابنا۔ (نقد الرجال ص ۴ رقم ابان ۶)
- ابان امام محمد باقر و امام جعفر الصادق علیہما السلام کے اصحاب میں سے تھے' ثقہ تھے اور ہمارے شیعوں میں سے تھے' جلیل القدر عظیم المنزلۃ تھے۔رجال حلی القسم الاول باب ۸ رقم ۱۱۹۔۱

راوی ابان بن عثمان

- رجال حلی باب ۸ رقم ابان ۱۲۱۔۳
ولاقرب عندی قبول روایتۃ اس کی روایت قابل قبول ہے۔
- تنقیح المقال ج ارقم ۲۸ پر ہے۔صحیح الروایت بل ثقہ علی الاقوئی صحیح راوی اور ثقہ تھے۔
- والاقرب عندی قبول روایتۃ۔نقد الرجال ص ۵

راوی سالم

خلاصۃ الاقوال باب ۵ رقم ۱۴۰۴۔۲ نقد الرجال ص ۱۴۵ باب سین رقم ۸
''انہ ثقتہ'' یہ ثقہ تھے۔

راوی علی بن سالم

رجال النجاشی رقم ۶۵۶

علی ابن ابی حمزہ اسم ابی حمزہ سالم۔ کوفی وکان قائد ابو بصیر

اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ دیکھیے نقد الرجال ص ۲۳۵ رقم ۱۰۹

ضروری نوٹ:۔ علامہ حلیؒ نے ایک علی ابن حمزہ کو ضعیف لکھا ہے مگر وہ علی ابن حمزہ البطائنی بغدادی ہے نہ کہ مذکورہ حدیث کا راوی لہٰذا اس کی روایت قبول کیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوگا۔

○ راوی حدیث حسین ابن یزید

○ نقد الرجال ص ۱۱۱ رقم ۱۳۹

کان شاعراً ادیباً بعض لوگ کہتے ہیں آخر عمر میں غالی ہو گئے تھے مگر ہمیں اُن میں ایسی کوئی بات نظر نہ آئی ہے۔

○ من نتائج رجال مامقانی رقم ۳۱۰۴ میں لکھا ''حسن'' یعنی بہت اچھے تھے۔

○ تنقیح المقال ص ۳۱۸ رقم ۳۱۰۴ میں یوں لکھا ہے:

عده الشیخ فی رجاله من اصحاب الرضا علیه السلام انه من اصحاب الرضا علیه السلام۔ یہ سرکار امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے۔ ان کی ایک کتاب جس کا نام ''تقیہ'' اور ایک کتاب ''السنۃ'' کتاب سنت تھی۔

○ راوی موسیٰ بن عمرآن النخعی:

اس راوی کے مکمل احوال علماء رجال کو نہ مل سکے البتہ شیخ صدوقؒ نے اس سے روایت کی ہے اس کا حسب نسب ملتا ہے یعنی موسیٰ ابن عمران بن یزید النخعی النوفلی علامہ مامقانی نے اسے مجہول وغیرہ قطعاً نہیں لکھا ہے۔ اس راوی نے ہمیں ایک دوسرے راوی تک پہنچا دیا وہ محمد بن عبداللہ الکوفی اب دیکھتے ہیں کہ یہ کون تھا۔

○ راوی محمد بن ابی عبداللہ الکوفی

رجال نجاشی ص ۳۷۳ رقم ۱۰۲۰ محمد بن جعفر بن محمد بن عون الاسد ابو الحسین الکوفی ساکن الری یقال لہ محمد بن ابی عبداللہ ثقہ صحیح یہ ثقہ صحیح الحدیث تھے۔

راوی محمد بن احمد السنانی

نقد الرجال ص ۲۸۸ رقم ۸۰ اور علامہ ماممقانی نے تنقیح میں رقم ۱۰۳۱۸

یہ راوی شیخ صدوق کے نزدیک اتنا صحیح ہے کہ لکھا ہے "اسے رضی اللہ تعالیٰ عنہ" مندرجہ بالا کتب رجال نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

ہم نے فرداً فرداً تمام راویان حدیث پر علماء رجال کی تصدیق پیش کر دی ہے۔ تمام روایات صحیح ثابت ہو گئیں۔

اگر تمام تر لوگ ولایت امیر المومنین علیہ السلام پر جمع ہو جاتے تو اللہ جہنم پیدا ہی کرتا۔ اب زبانی کلامی تو ہر فرقہ سرکار کو ولی مانتے ہیں تو پھر جہنم کیوں پیدا کی گئی۔ ثابت ہوا ولی مان لینا کافی نہیں ہے۔

اس ولایت عظمیٰ کی گواہی دینا تمام کائنات کے رہنے والوں پر واجب ہے...... واجب کے انکار والے پر جہنم واجب ہوتی ہے۔ مطلق یا حرام یا مستحب امر کے نہ بجالانے پر جہنم نہیں واجب ہوتی۔

اب جہنم سے بچنے کیلئے شہادت ولایت عظمیٰ از حد ضروری ہے۔

۵۔ وجوب ولایت پر پانچویں حدیث اور اُس کا علم الرجال سے جائزہ

اصول کافی کتاب الایمان والکفر ح ۱۴۸۸۔۵۔۷

علی بن ابراھیم عن ابیہ وعبداللہ بن الصلت جمیعاً عن حماد بن عیسیٰ عن حریز بن عبداللہ عن زرارہ عن ابی جعفر علیہ السلام۔

قال بنی الاسلام علی خمسة اشیاء الصلاة والزكاة والحج والصوم والولاية۔ قال زرارة فقلت ای شیء من ذالكَ افضل؟ فقال علیه السلام الولاية افضل لانها مفتاحهنّ۔

اسناد کے بعد زرارہ سرکار باقر العلوم سے بیان کرتے ہیں کہ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے۔

الصلاۃ۔نماز والزکاۃ۔زکات والحج۔حج بیت اللہ

الصوم۔روزہ والولایۃ اور ولایت امیر المومنین علیہ السلام

زرارۃ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ حضور ان میں سے افضل کون ہے۔ فرمایا ولایۃ بھی ان سب کی کنجی ہے۔

قارئین! راویان حدیث پر تبصرہ کرنے سے بیشتر ہم اس حدیث پر تبصرہ پیش خدمت کرتے ہیں۔

- اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے جن میں سے پانچویں ولایت ہے۔
- بنیاد ہمیشہ عمارت کا جزء اکبر ہوتی ہے۔ بنیاد نہ ہو تو عمارت کھڑی نہیں رہ سکتی۔
- جس طرح عمارت کی ایک ایک اینٹ عمارت کیلئے وجوب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی طرح ولایت بھی دین کی عمارت کی اہم ترین پتھر اہم اینٹ اور واجب ترین حصہ ہے۔
- بمطابق حکم امام ولایت نماز، روزہ، زکوۃ، حج سے افضل ہے تو پھر اسے سب سے کم تر کیوں سمجھا جاتا ہے۔
- ولایت ان سب کی چابی ہے۔ جس طرح چابی کے بغیر ایک مکان کا تالا کھولنا محال ہوتا ہے اسی طرح ولایت کے بغیر نماز ہمیشہ مقفل رہتی ہے۔
- جس طرح چابی تالا کی جز ہوتی ہے اسی طرح ولایت نماز کی جزء ہے بلکہ نماز سے افضل ترین ہے۔
- آپ نے حدیث مبارکہ میں پڑھا۔

کہ اسلام کی بنیاد پانچ اشیا پر ہے۔

۱۔ نماز ۲۔ زکوۃ ۳۔ حج ۴۔ صوم یعنی روزہ ۵۔ ولایت

- یہ پانچ اشیاء جو اساس ہیں

ان میں آپ لوگ "نماز" کو بھی واجب مانتے ہیں۔ روزہ کو بھی واجب جانتے ہیں۔ حج کو بھی واجب جانتے ہیں۔ زکوۃ کو بھی واجب جانتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ جو ولایت ان چاروں سے افضل بھی ہے۔ ان چاروں کی کنجی بھی ہے جب مفضول اشیاء واجب ہو تو افضل اوجب کہلاتی ہے

کیونکہ ''ولایت'' ان سے افضل بھی ہے اور ان کی کنجی بھی ہے۔
لہٰذا ولایت اوجب ترین فریضہ ہے جو اسے مستحب گردانتا ہے اُس کا اسلام اور دین سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

- اسلام کی بنیاد ان مندرجہ بالا پانچ اشیاء پر ہے۔

جب تک چار واجب تھیں نہ دین مکمل تھا نہ اسلام پر اللہ راضی تھا اس ولایت کے اعلان و جوب پر ہی دین مکمل ہوا۔ اسلام پر اللہ راضی ہوا۔

- قارئین! یہ حدیث بھی آخری حج کے دوران رسول اللہؐ نے ارشاد فرمائی تھی

کہ آج نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی طرح ولایت واجب ہو گئی ہے۔ ملاں لوگ اسے مستحب کس قانون کے تحت کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آئین میں تو ''ولایت'' اوجب ہے ملاں کے آئین میں معطل ہے۔ جب ملا اور اللہ کے آئین متصادم ہوں تو پھر واجب کون سا آئین ہوگا۔
لہٰذا اس حدیث پاک کی وجہ سے گواہی ولایت امیرالمومنین علیہ السلام اوجب ترین فریضہ ہے۔ یہ شہادت نہ دینے والا یا اسے معطل نماز کہنے والا دائرہ دین سے خارج ہے۔
آیئے ہم اس حدیث مقدسہ پر علم الرجال سے جائزہ پیش کرتے ہیں۔

علم الرجال اور راویان حدیث

○ راوی زرارۃ بن اعین

نقد الرجال ص ۱۳۶۔۱۳۷ رقم ۱

زرارة بن اعين شيخ اصحابنا في زمانه و متقدمهم كان قارياً فقيهاً متكلماً۔ شاعراً اديباً ۔ یہ بزرگ قاری فقیہ متکلم شاعر ادیب ہر خوبی سے آراستہ تھے اپنے زمانہ میں۔
اسی مندرجہ بالا کتاب میں ملاحظہ فرمائیں:

صادق آل محمد علیہ السلام کا فرمان موجود ہے کہ چار لوگوں کو جنت کی بشارت ہے۔

(۱) یزید بن المعویہ العجلی (۲) ابو بصیر المرادی (۳) محمد بن مسلم

(۴) زرارۃ بن اعین

- تنقیح مامقانی رقم ۴۲۱۳ میں لکھا ہے۔ یہ "ثقہ" ہیں۔

راوی حریز بن عبداللہ

رجال النجاشی ص ۱۴۴ رقم ۳۷۵ نقد الرجال ص ۸۴۔۸۵ رقم ۱ تنقیح المقال رقم ۲۴۰۶ پر تفصیلاً لکھا ہے "یہ ثقہ تھے"

راوی حماد بن عیسیٰ

رجال النجاشی ص ۱۱۲ رقم ۳۷۰۔ تنقیح المقال رقم ۳۳۱۷

سرکار جعفر الصادق علیہ السلام سرکار موسیٰ کاظم علیہ السلام اور سرکار علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ حماد بن عیسیٰ ان کے اصحاب تھے اور امام محمد تقی کے دور میں فوت ہوئے۔

کان ثقتہ فی حدیث صدوقاً۔ ثقہ تھے اور حدیث بیان کرنے میں صدوق تھے۔

راوی عبداللہ بن الصلت

رجال النجاشی ص ۲۱۷ نقد الرجال ص ۲۵۱ رقم ۱۵۲

پر مرقوم ہے یہ ثقہ تھے۔

راوی علی بن ابراھیم

نقد الرجال ص ۲۲۴ رقم ۴ تنقیح المقال مامقانی رقم ۸۱۰۲

یہ صحیح المذہب اور ثقہ تھے۔

قارئین! اس مندرجہ بالا حدیث کے جملہ راویان پر ہم علم الرجال کے علماء کے تجزیئے پیش کرنے

کے بعد اس حدیث کو صحیح اور ثقہ ثابت کر دیا ہے اس کی تمام اسناد درست ثابت ہو گئیں۔

۶۔ وجوب ولایت پر چھٹی حدیث اور علم الرجال سے اُس کا جائزہ

امالی شیخ صدوقؒ المجلس التاسع والثلثون ج ۱۰ ص ۲۲۲۔۲۲۳

عن علی ابن موسیٰ الرضا علیه السلام عن اٰباء الطاهرین عن النبی عن جبرئیل عن میکائیل عن اسرافیل عن الله تبارك و تعالیٰ انه قال (فی فضل مولانا امیرالمومنینؑ حجتی فی السمٰوات والارض علیٰ جمیع من فیهن من خلقی لا اقبل عمل عامل منهم الّا بالاقرار بولایة مع النبوة احمد رسولی۔

اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا تمام آسمانوں اور زمینوں میں میری جتنی بھی مخلوق ہے اُن سب پر علیؑ ابن ابی طالبؑ میری حجت ہیں میں اُن میں کسی بھی عمل کرنے والے کا کوئی عمل قبول نہیں کروں گا جب تک اس عمل میں ولایت علیؑ کی گواہی نہ ہو ساتھ اقرار محمد رسول اللہ کی رسالت کے۔

یہ قطعی اور یقینی نص ہے تشہد میں ذکر ولایت علی علیہ السلام کی کیونکہ یہاں عامل اور عمل دونوں کا ذکر ہے دونوں ولایت کی گواہی کے بغیر بیکار ہیں۔

اس حدیث کو علماء متقدمین اور متاخرین سب نے اپنی اپنی تصانیف میں درج کیا ہے اور اس حدیث کو محقق اہلِ بیت آقائی شیرازی نے اپنی کتاب "جواز الشہادۃ الثالثۃ المقدمۃ فی التشہد میں لکھا ہے اور مرجع عالی قدر سید ابوالقاسم کوئی نے اس کتاب اور مولف کتاب پر تقریظ لکھی ہے (طبع موسس جواد الائمہ قم المقدسۃ)

۷۔ حدیث اور راویان حدیث کا جائزہ

عدة من اصحابنا عن سهل بن زیاد عن ابن محبوب عن ابن رئاب عن

الحلبی عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام فان ذکر اللّٰہ عزوجل حسن علی کل حال۔ (اصول کافی کتاب الدعاج ۲ ح ۸۔۳۱۷۔۶)

اللہ کا ذکر ہر حال میں کرنا بہت ہی خوب ہے۔

راوی حلبی

حلبی پر مکمل معلومات اس سے پہلے ہم پیش کر چکے ہیں مزید دیکھنے کیلئے رجال النجاشی ص ۲۴۴ رقم ۱۱۹۹ اور تنقیح المقال رقم ۱۳۰۶۶ میں حلبی کو ثقہ لکھا گیا ہے۔

راوی ابن ریاب

تنقیح المقال ج ۳ من فصل الکنی ص ۴۳۔ نقد الرجال ص ۲۳۵ رقم ۱۰۳

ھو علی ابن رباب الطحان المزبور فی محلہ ھو ثقتہ الجلیل۔

یہ ثقہ جلیل راوی تھے۔

راوی سھل بن زیاد

رجال البرقی رقم ۱۶۰۲۔۳۲ اور رقم ۱۶۶۳۔۵

یہ امام نقی اور سرکار امام حسن عسکری علیہما السلام کے صحابہ میں سے تھے۔

نتیجہ: یہ سارے کے سارے راوی صحیح ثابت ہو چکے ہیں:

کہ اس صحیح الاسناد حدیث کو تسلیم کرنا واجب ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ کا ذکر ہر عمل میں ہر حال میں کرنا ضروری ہے چاہے نماز روزہ حج یا زکوۃ ہو دین کے ہر موڑ پر ذکر اللہ کرنا ضروری ہے۔

اب ذرا آنے والی حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث ۸ آٹھویں حدیث اور اُس کا تجزیہ علم الرجال

حمید بن زیاد عن الحسن بن محمد بن سماعۃ عن وھیب بن حفص عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال

ما اجتمع فی مجلس:

قوم لَمْ یَذکُروالله عزوجلّ ولَمْ یذکرونا الا کان المجلس حسرة علیهم یوم القیامت ثم قال قال ابوجعفرؑ ان ذکرنا من ذکر الله و ذکر عدونا من ذکر الشیطان ۔ (اصول کافی کتاب الدعاء ج ۲ ح ۲۔۳۱۷۴)

فرمایا حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے جہاں کہیں بھی اجتماع مل بیٹھے ہو مجلس ہو وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور ہمارا ذکر بھی نہ کریں تو اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہوگا اُن کی یہ مجلس قیامت کے دن ان کیلئے حسرت بن جائے گی۔ پھر فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ تحقیق ہمارا ذکر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے ہمارے دشمنوں کا ذکر شیطان کا ذکر ہے۔

تبصرہ بر حدیث

- پہلی حدیث جس کا نمبر ۷ ہے صحیح الاسناد راویان کے مطابق اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر حال میں کرنا خوب ہے۔
- اس میں ہے کہ ہمارا ذکر خدا کا ذکر ہے۔
- اللہ کا ذکر ہر جگہ، ہر حال میں واجب ہے۔ اللہ کا ذکر نماز میں واجب ہے چاہے قیام ہو، رکوع ہو یا سجدہ یا تشہد ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا ذکر واجب ہے۔
- معصوم فرماتے ہیں ہمارا ذکر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔
- تو پھر کیا سبب ہے کہ جب تشہد میں اللہ کا ذکر واجب ہے تو ائمہ علیہم السلام کا ذکر واجب کیوں نہیں۔

اور پھر بڑی معروف حدیث ہے:

ذکر علی عبادۃ ذکرہ ذکری وذکری ذکر اللہ وذکر اللہ عبادۃ۔

حضور فرماتے ہیں علیؑ کا ذکر عبادۃ ہے اس کا ذکر میرا ذکر ہے میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے اللہ کا ذکر عبادۃ ہے۔

اور پھر استفتاءات جامع المسائل ج ۲ فقیہہ اہل بیت فاضل لنکرانی لکھتے ہیں:

بدوں ذکر آئمہ ذکر خدا متصور نیست

کہ ائمہ کے ذکر کے بغیر ذکر خدا ہو ہی نہیں سکتا۔

تو ثابت ہوا جہاں ذکر خدا ہوگا وہاں ذکر ائمہ لازماً واجب ہے ان ہی کا ذکر تو ذکرِ خدا ہے۔

لہٰذا صحیح الاسناد احادیث کی بنا پر تشہد نماز میں ان کی ولایت مطلقہ کی گواہی شہادۃ توحید سمجھ کر دینا چاہیے کیونکہ اللہ کا ذکر ائمہ کے ذکر سے مشروط ہے لہٰذا شرط اپنے مشروط کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔

راویان حدیث اور علم الرجال

- **راوی ابوبصیر**

رجال حلیؒ ج ۲ ص ۲۹۷ پر ہے "هو عندی ثقة" یہ میرے نزدیک ثقہ راوی ہے۔

○ نقد الرجال ص ۴۴۱ رقم ۱۱۸۷ سرکار باقر العلوم اور سرکار امام جعفر الصادق علیہ السلام کے صحابی تھی رجال البرقی

- **وھیب بن حفص**

رجال النجاشی ص ۴۳۱ رقم ۱۱۵۹ یہ ثقہ ہیں۔

نقد الرجال ص ۳۶۵ رقم وھیب ۲ یہ ثقہ تھے۔

- **الحسن بن محمد بن سماعة**

رجال النجاشی ص ۴۰ رقم ۸۴ نقد الرجال ص ۹۸ رقم الحسن ۱۴۹۔ یہ فقیہ اور ثقہ تھے۔

- **راوی حمید ابن زیادہ**

نقد الرجال ص ۱۲۰۔۱۲۱ رقم حمید ۵ رجال النجاشی رقم ۳۳۹ ص ۱۳۲

کان ثقة۔ یہ ثقہ تھے۔

ثابت ہوا یہ حدیث صحیح الاسناد حدیث ہے اور امام علیہ السلام کا فرمان ہے۔ اب ذکر علیؑ ذکر اللہ ہے لہٰذا جہاں ذکر اللہ ہوگا وہاں ذکر علیؑ شرط ہے لہٰذا تشہد صلاۃ میں جہاں توحید کی گواہی واجب ہے وہاں

ولایت امیر المومنین کی گواہی واجب ہے۔

۹۔ نویں حدیث گواہی ولایت در تشہد اور علم الرجال سے جائزہ

فقہ کامل محدث جلیل فقیہ اہل بیت اطہار علامہ مجلسی اول ص ۳۱ الفقرہ ج ۱ ص ۳۶۸ فقیہ آل محمد سید احمد مستنبطؒ۔ مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۱۰۷

اس تشہد مقدسہ کی اسناد آقائی حسین نوری طبرسی نے اس طرح لکھی ہیں:

محمد بن علی ماجیلویه عن محمد بن ابی القسم عن احمد بن محمد بن خالد عن ابیه عن محمد بن ابی عمیر عن علی بن ابی حمزه عنه السند الصحیح والمراد بابی بصیر ابو محمد یحییٰ بن القاسم اسدی بقرینة قائدة علی الذی صرخوا بانهٔ یروی کتابه وهو ثقة۔

آقائی نوری طبرسی نے مستدرک الوسائل میں یہ سلسلہ روایت کو ثقہ قرار دیا ہے اور صحیح الاسناد لکھا ہے۔

وہ تشہد یوں مروی ہے:

سلسلہ راویان اور اُن کا ثقہ ہونا صحیح الاسناد ہونا اوپر گزر چکا ہے اب وہ تشہد امام علیہ السلام بزبان ابو بصیر ہم یہاں بیان کرتے ہیں:

"سنت است برایں بیفراید ابوبصیر از حضرت امام جعفر الصادق علیه السلام نقل کرده

بسمِ اللّٰهِ وباللّٰهِ والحمد للّٰه و خیرُ الاسمَاءِ کُلّهَا لِلّٰهِ اَشهَدُ اَنْ لَا اِلٰه الاَّ اللّٰـه وَحدَهٗ لَا شریك لـه وَاَشهـدُ اَنَّ مُحَمّدٍاً عَبدَهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرسَلَهٗ بِالحَق بَشِیراً وَنَذیراً بَینَ یَدِی السّاعة واَشهَدُاَنَّ رَبِیَ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَآنَّ عَلیًا نِعْمَ الوَصیُّ و نِعْمَ الاِمَام اللهم صَلِّ عَلٰی مُحمَّدٍ وَآلِ محمدٍ وتَقبَل شَفَاعَتهٗ فِی اُمَّتهٖ

وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینo

تعجب اس بات کا ہے کہ بے لگام ملاں معصومؑ کے اس قول و فعل کو مستحب کہتا ہے حالانکہ اس پوری تشہد میں لفظ مستحب کہیں بھی موجود نہ ہے بلکہ اگر غور کیا جائے تو فقہ کامل مجلسی اوّل ص ۳۱ پر یہ الفاظ اب تک موجود ہیں کہ یہ تشہد سنت ہے سنت ہے تو اس کا مطلب ہے فعل معصومؑ ہے جو فعل معصوم ہو وہ واجب ہوا کرتا ہے اور اُس پر عمل کرنا بھی واجب ہوتا ہے۔

راوی حدیث سرکار ابو بصیر ثقہ ترین راوی ہیں اصحاب امام ہیں اوپر ہم سلسلہ اسناد بزبان آ قائی حسین نوری طبرسی صحیح الاسناد لکھ چکے ہیں۔

امام حسن عسکری علیہ السلام اور شہادت ثالثہ مقدسہ

قارئین کرام! ویسے تو شہادت ثالثہ مقدسہ خود سرکار مالک شریعت سرکار رسالت مآبؐ اپنے تمام معصومین جانشینوں کے ساتھ باجماعت ظہور فرما کر باجماعت نماز پڑھ کر شہادت ولایت عظمیٰ کے وجوب کا اعلان کر دیں تو ملا لوگ اور اُن کے مقلدین اسے (معاذ اللہ) جھٹلا دیں گے۔

اب ہم آپ کے سامنے "تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام" اردو ص ۳۸۶۔ص ۳۸۷ اور تفسیر امام عربی ص ۳۲۰۔۳۲۱ پر سے امام حسن عسکری علیہ السلام کے قلم سے آپ کی زبان وحی ترجمان سے ایک حدیث رسولؐ پیش کرتے ہیں جو آپ نے قرآن کی ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بیان فرمائی۔

اس حدیث میں نہ تو کسی راوی کی ضرورت ہے نہ علم رجال سے کسی راوی کو ثقہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کیوں کہ یہ تفسیر بلافصل امام حسن عسکری کی اپنی تفسیر ہے اور پھر اس تفسیر کا انکار کرنے کی کسی میں ہمت نہیں ہے۔ اگر کوئی اس تفسیر کو فرضی من گھڑت کہے گا تو پھر تقلید و اجتہاد سے ہاتھ صاف کرنا پڑے گا اس لیے کہ جو ٹوٹی پھوٹی لنگڑی لولی عبارت تقلید کیلئے پیش کی جاتی ہے وہ اسی تفسیر سے ماخوذ ہے اگر یہ تفسیر نہ ہو تو نہ مجتہد رہے گا نہ تقلید رہے گی اس تفسیر کو ماننا اُن کے اجتہاد کی ضرورت ہے۔ اس لیے یہ تفسیر سند ہے۔ آیئے ہم قلم امام علیہ السلام سے شہادت ولایت کے وجوب پر رسول خداؐ کی ایک حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۰۔ حدیث کچھ اسی طرح ہے

حديث الشهادة الثالثة الكاملة المقدسة

فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ جو کوئی قرآن پر ایمان نہیں رکھتا تو وہ توریت پر بھی ایمان نہیں رکھتا کیونکہ خداوند عالم نے ان سے عہد لیا ہے کہ میں اُس شخص کا ایمان قبول نہیں کروں گا جو ایک پر ایمان لائے جب تک وہ دوسری پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

فكذالِكَ فَرَضَ اللّٰه الايمان بولاية علي ابن ابي طالب عليه السلام كَمَا فرض الايمان بمحمد فمن قال امنت بنبوة محمد و كفرت بولاية عليٌ فما اَمن بِنبوة محمد

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت پر ایمان لانا فرض قرار دیا ہے جس طرح محمدؐ کی نبوۃ پر ایمان لانا فرض ہے پس جو کوئی یہ کہے کہ میں محمدؐ کی نبوت پر ایمان رکھتا ہوں لیکن علیؑ کی ولایت کا انکار کرتا ہوں وہ محمدؐ کی نبوت پر بھی ایمان نہ لایا۔

کیونکہ خدا جب قیامت کے دن تمام مخلوقات کو محشور کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف ایک منادی ندا کرے گا جس سے ان کے ایمان اور کفر میں تمیز ہوگی وہ منادی کہے گا۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر!

دوسرا منادی پھر ندا کرے گا۔

○ اے گروہائے مخلوقات تم بھی ان کلمات کو ادا کرو۔

اُس وقت ''دھریہ اور معطلہ فرقے تو گونگے ہو جاویں گے ان کی زبانیں نہ چل سکیں گی۔ باقی سب لوگ یہ کلمات کہیں گے۔ اس طرح یہ دھریے اور معطلہ دوسرے لوگوں سے الگ ہو جاویں گے۔

○ اس کے بعد منادی پھر ندا کرے گا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔

یہ کلمات سب کہیں گے مگر مجوس نصاریٰ اور بُت پرست یہ کلمات نہ کہہ پائیں گے...... مشرک لوگ گونگے ہو جائیں گے۔ وہ بھی جملہ مخلوق سے الگ ہو جاویں گے۔

○ پھر منادی ندا کرے گا

اَشْهَدُ اَنَّ محمداً رَسُوْلَ اللّٰه۔

تمام مسلمان اپنی زبان سے یہ کلمات شہادت ادا کریں گے۔

یہود نصاریٰ تمام مشرکین گونگے ہو جائیں گے۔

پھر میدان قیامت سے ندا آئے گی ان کو جنت کی طرف لے چلو۔ اچانک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ندا آئے گی۔

۲۳ صافات وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُلُوْنَ

ان کو روکو ان سے کچھ سوال کیا جائے گا۔

ملائکہ عرض کریں گے پروردگار کیوں ٹھہرایا ہے انہیں آواز آئے گی عن ولایۃ علی ابن ابی طالب و آل محمدٍ ان سے علیؑ اور آل محمدؐ کی ولایت کے بارے پوچھنا ہے۔

پھر ندا قدرت آئے گی:

یا عِبَادی و اِمائی اِلیّٰ اَمَرْتهم مع الشهادة بمحمدٍ بشهادة اخری

اے میرے بندو اے میری کنیزو میں نے ان کو محمدؐ کی رسالت کی شہادت کے ساتھ اور اور شہادت کا حکم دیا تھا۔

وانْ لَمْ يَأتُوْ ابها لَم تنفعهم الشهادة لمحمد بالنبوة ولالی بالربوبية

جب تک اس شہادت کو ادا نہ کرو گے تو نبوت محمدؐ اور میری ربوبیت کی شہادت سے انہیں کچھ حاصل نہ ہوگا۔

فَمَنْ جاء بِها جو کوئی اس شہادۃ کو لے کر آیا فهوَ من الفائزينَ وہ کامیاب ہوا وَمَنْ لَمْ يَأت بِهَا فهو من الهالكين اور جو کوئی شہادۃ ولایت کے بغیر آیا وہ ہلاک ہوا۔

نتیجہ کلام امام علیہ السلام

شہادت ولایت شہادت رسالت اور شہادت ربوبیت کیلئے شرط ہے جو ولایت کی گواہی لے کر

میدان قیامت میں نہ آیا وہ ہلاک ہوگا ٥ کیا یہ ایک مستحب امر تھا جس کے بغیر اللہ ہلاک کر دے گا ٥ قرآن اور فرمان دونوں سے ثابت ہے کہ گواہی ولایت واجب ہے اوجب ہے۔ شرط ہے ٥ لازم ہے ملزوم ہے کامیابی اور کامرانی کی ضمانت ہے۔

قارئین کرام! اب ہم زبان معصومین علیہم السلام سے گواہی ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی چند مثالیں درج کرنے کے بعد اس باب کو ختم کرتے ہیں۔ طوالت کا خطرہ نہ ہوتا تو ہزاروں کی تعداد میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام پر احادیث موجود ہیں ہم پیش خدمت ضرور کرتے۔

زبان معصومؑ اور گواہی ولایت عظمیٰ

قارئین! تشہد کا مفہوم کیا ہے علماء لغت نے یہی لکھا ہے:

لغت فرہنگ ص ۲۰۷ فیروز اللغات ص ۲۰۵ اسی طرح قاموس و دیگر کتب میں ''تشہد کے معنی بیان کیے ہیں ''کلمۃ الشہادۃ'' پڑھنا یعنی تشہد معصومین وہی سمجھا جائے گا جس میں انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا۔

۱۱۔ امیر المومنین علیہ السلام کا خود اپنی شہادت دینا

بحار الانوار ج ۳۵ ص ۱۴ انوار علویہ طبع نجف ص ۳۷۔ ۳۸ روضۃ الواعظین ص ۷۹

جناب ابو طالب علیہ السلام فرماتے ہیں جب حضرت علیؑ کا ظہور ہوا اُس وقت میں پاس تھا۔ آفتاب کی طرح درخشند چہرہ تھا' سجدہ کے بعد یہ الفاظ آپ کی زبان مبارک پر جاری ہوئے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِياً وَصِيّ مُحَمَّد رَسُوْلَ اللّٰهِ

قارئین! تشہد کا معنی ہے کلمہ شہادت پڑھنا۔ کیا امیر المومنین علیہ السلام نے صرف دو گواہیاں دی ہیں یا تین ثابت ہوا علیؑ کے تشہد میں بھی خود آپ کی اپنی گواہی شامل تھی۔

۱۲۔ تشہد جناب فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا

بیت الحزن محدث جلیل صاحب مفاتیح الجنان عباس قمی ص ۲۰ سیرۃ فاطمہ علامہ ذاکر حسین ص ۴۴

صدیقہ شہیدہ فقیہ اہل بیت عبدالرزاق مقرم۔مناقب شہر ابن آشوب

جناب سیدہ اس دنیا پر تشریف لائیں پہلے سجدہ خالق ادا کیا پھر ان الفاظ سے تشہد اپنی زبان پر جاری فرمایا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ اَبِیْ مُحَمَّداً رَسُوْلَ اللّٰهِ سَیِّدُ الانبیاء واَنَّ بَعْلِی عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰهِ سَیِّدُ الاوصیآء وَوَلَدِیْ سَادَةُ الاسباط

قارئین! علماء لغت نے تشہد کا معنی کلمہ شہادۃ ہی لکھا ہے۔

جناب سیدہ طاہرہؑ نے آتے ہی پہلے سجدہ کیا پھر سر بلند فرما کے یہ گواہیاں ادا کیں۔تشہد ہمیشہ سجدہ کے بعد پڑھا جاتا ہے۔

- اس تشہد جناب سیدہ سے مندرجہ ذیل اسرار سامنے آتے ہیں۔
  - اللہ کی توحید۔بابا کی رسالت۔علیؑ کی ولایت
  - ثابت ہوا سیدہ کا تشہد بھی شہادات پر مبنی تھا۔
  - تین کلمات جناب سیدہ کی زبان پر ایسے آئے کہ انسانیت حیران ہوگئی۔

(ا) میں گواہی دیتی ہوں میرا بابا سید الانبیاء اور اللہ کے رسول ہیں۔چند گھنٹوں پہلے تشریف لانے والی بی بی کو کس نے کہا تھا تیرا بابا رسولؐ ہے جب کہ ابھی اعلانِ رسالت بھی نہیں ہوا تھا۔

(ب) دوسری بات یہ سامنے آئی بی بی نے فرمایا میں گواہی دیتی ہوں میرا شوہر علیؑ اللہ کا ولی سید الاوصیاء ہے۔

اب فیصلہ کریں چند لمحوں پہلے دنیا پر آنے والی بچی معصومہ کو کس نے تعلیم دی کہ علیؑ تیرا شوہر ہے۔حالانکہ شادی سن بلوغت کے بعد ہوتی ہے۔

(ج) تیسری بات یہ سامنے آتی ہے:

بی بی نے فرمایا میں گواہی دیتی ہوں میرے بچے سادۃ الاسباط ہیں جب ابھی کوئی بچہ موجود نہیں تھا۔

ثابت ہوا اُن کی تخلیق اور ہوتی ہے ہماری تخلیق اور ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا گواہیوں سے ثابت ہوا جو تشہد جناب سیدہ نے پڑھا تھا اُس میں بھی شہادت ثالثہ مقدسہ موجود تھی۔

۱۳۔ اسی طرح سرکار امام حسن علیہ السلام کا تشہد ملاحظہ فرمائیں:

دمعۃ الساکبہ ترجمہ ج ۲ ص ۲۳۳ معالی السبطین ج ۱ ص ۳۳ مطبع تبریز

۱۴۔ اسی طرح سرکار امام حسین علیہ السلام کا تشہد ملاحظہ فرمائیں

دمعۃ الساکبہ مترجم ج ۲ ص ۱۳

۱۵۔ اسی طرح جناب زینب سلام اللہ علیہا کا تشہد ملاحظہ فرمائیں:

طراز الذھب الجعفری ج ۵۶

۱۶۔ اسی طرح سرکار باقر العلوم کا تشہد ملاحظہ فرمائیں

دمعۃ الساکبہ ج ۲ ص ۲۳۳

آیئے اب ہم آخر میں سرکار ولی العصر علیہ السلام کا تشہد پیش کرتے ہیں۔

۱۷۔ تشہد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

سرکار امام زمانہ علیہ السلام عجل اللہ فرجہ الشریف کا ظہور پرنور ہوا۔ سجدے میں سر رکھا بعد از سجدہ مندرجہ ذیل تشہد زبان پر جاری ہوا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ جَدِّى مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيّاً وَلِىُّ اللّٰهِ والحسن والحسين وعلى ابن الحسين ابى حسن العسكرى عليه السلام۔

بحار الانوار ج ۵۱ ص ۲۰ تا ص ۱۲۷ اثبات الوصیۃ مسعودی ص ۲۲۰ الزام الناصب فی اثبات حجۃ۔

علامہ دہر محقق جلیل فقیہ اہل بیت یزدی علیہ۔ القطرہ ج ۲ ص ۲۹۴ مشارق انوار الیقین ص ۱۵۱ وغیرہ

نتیجہ کلام معصومؑ

- تشہد کا معنی چونکہ کلمہ شہادت ہے۔
- یہ تشہد تمام معصومین علیہم السلام نے بنفس نفیس ادا کیا۔
- اب ہر نماز کیلئے ہی تشہد معصومین ہونا چاہیے ورنہ نماز قابل قبول بارگاہ الٰہیہ نہ ہوگی۔

اب آخر میں ہم ظہور پرنور سرکار حجۃ ابن الحسن علیہ السلام کے جو دعوت صوم دی جائے گی وہ دعوت ولایت علیؑ کی ہوگی۔

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا دعوت ولایت دینا

المحجۃ علامہ ہاشم بحرانی ص ۱۷۹

۱۸۔ جب امام زمانہ علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو

فیدعو الناس الٰی کتاب اللہ و سنت نبیہ والولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

تو لوگوں کو اللہ کی کتاب سنت نبی اور ولایت علی علیہ السلام کی دعوت دیں گے۔

۱۹۔ وقت ظہور کلمہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

مشارق انوار الیقین ص ۲۳ جلد العیون ج ۲ ص ۱۷۷

بوقت ظہور سرکار امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا حکم یہ ہوگا اور یہ بھی کلمہ شہادت ہوگا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیاً وَلِیُّ اللّٰہ

قارئین محترم! ہم نے فریقین کی تشہد والی روایات اُن کے راویوں کا تجزیہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اب انصاف آپ پر چھوڑتے ہیں۔ مولا ہم سب کو گواہی ولایت پر ثابت قدم رکھے۔ آمین!

اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرُ

وجوب شہادت ثالثہ مقدسہ

معزز قارئین! اس باب میں ہم شہادت ثالثہ مقدسہ کے وجوب پر گفتگو کریں گے۔ سرکار دو جہاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میدان غدیر میں ولایت جناب امیر علیہ السلام کا اعلان اور اجراء فرما دیا تھا۔ اور اسی ولایت عظمیٰ کے سبب اللہ کا دین حضور کی رسالت مکمل و اکمل ہوئی ...... اس آیہ کریمہ سے بڑھ کر اس کے وجوب پر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے ...... اور پھر سرکار دو جہاں نے ارشاد فرمایا:

اِنّی تارکٌ فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی الخ

میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے یعنی (قرآن) اور دوسری میری عترت اہل بیت۔ پس گمراہی سے بچنے کیلئے قرآن اور عترت سے مدد لینا ...... حالانکہ اُس وقت سلمان جیسا صحابی جسے "سلمان منّا اهل البیت" جیسا اعزاز حاصل تھا وہ بھی موجود تھے اور ابوذر جیسا راست گو سچا صدیق اس مصلہ ارض پر موجود تھا بلکہ احادیث میں جناب سلمان کو "باب اللہ" کہا گیا ہے یہاں تک معصومین علیہم السلام نے فرمایا کہ دین اگر "ثریا" پر بھی ہوتا تو سلمان وہاں سے بھی حاصل کرنے میں گریز نہ کرتا اور سلمان ہی کو ایمان کے آخری درجہ پر فائز ہونے کی تصدیق بھی موجود ہے مگر پیغمبر اکرمؐ نے بوقت وصال یہ نہیں فرمایا۔ میرے بعد سلمان جیسے باب اللہ فقیہ سے دینی مسائل پوچھ لینا یا ابوذر سے دینی باتیں سیکھ لینا بلکہ فرمایا "قرآن اور اہل بیت" سے رجوع کرنا گمراہی سے بچ جاؤ گے۔ تو نتیجہ یہ نکلا جب دینی مسائل کے بارے میں سلمان و ابوذر، مقداد کے متعلق حضور کی کوئی وصیت موجود نہ ہے تو پھر اس دین کو

علماء کے بے رحم بازوؤں کے حصار میں کیسے دے دیا...... بس آج ہم جس ذلت وخواری کا منہ دیکھ رہے ہیں اس کی وجہ "قرآن واہل بیت" سے دوری اور علماء کرام کے اجتہاد کی طرف رجوع ہے......

اس حدیث میں چند ایک پہلو قابل غور ہیں:

- چھوڑنے والے ہیں سرکار سید الانبیاء علیہ السلام
- جنہیں چھوڑ کر جا رہے ہیں وہ ہیں قرآن اور اہل بیت اطہار
- جن میں چھوڑ کر جا رہے ہیں وہ علماء اُمت

ثابت ہوا جن میں قرآن و اہل بیت کو چھوڑا جا رہا ہے ان کے گمراہ ہونے کا خدشہ تھا اور وہ ہیں علماء و اُمت......

اب اُفسوس اس بات کا ہے جن کے گمراہ ہونے کا سو فیصد احتمال تھا ہم نے دین کے راہبر ولی امر مسلمین مرجع تقلید عالم انہیں سمجھ لیا ہے۔ قرآن اور اہل بیت علیہم السلام کو چھوڑ دیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم قرآن سے نابلد دین سے دور ہوتے چلے گئے اور جس ولایت علیؑ سے دین اکمل ہوا اُس کی گواہی کو مبطل نماز کہنے لگے۔ ہم نے اس گواہی مقدسہ کو مبطل نماز کہہ کر ارتکاب کفر کرنا تو پسند کر لیا مگر علماء مراجع عظام کو اللہ اور رسولؐ سے الگ تھلگ بلند مقام پر پہنچانے میں دریغ نہیں کیا۔

اور اس دور میں کلام معصومینؑ میں تحریفات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور یہی وہ گروہ ہے جس نے عہد رسول اللہؐ میں ہی قرآن کو تبدیل کرنے کی تجویز پیش کر دی تھی۔

اصل میں یہ گروہ جو احادیث کلام معصومؑ اور قرآن میں تبدیلی کا قائل تھا یہ دور رسالت میں ہی پیدا ہو چکا تھا۔

دیکھئے سورۃ یونس آیت ۱۵

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ ھٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا یَکُوْنُ لِیْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ

اور جب ان پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں جو کہ روشن ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جنہیں ہم

سے ملنے کی اُمید نہیں کہ اس کے سوا کوئی اور قرآن لے آیئے یا اس قرآن کو بدل دیجئے
آپ انہیں کہہ دیں کہ مجھے یہ حق نہیں پہنچتا کہ میں اپنی طرف سے بدل دوں۔

اور پھر سورۃ فرقان آیت ۳۰

قَالَ الرَّسُوْلُ يَارَبِّ اِنَّ قَوْمِيَ اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُوْراً

اے میرے پالنے والے یقیناً میری قوم نے اس قرآن سے اپنے (اجتہاد) کی طرف ہجرت کرلی ہے۔

یہ یاد رکھیں کہ یہ رسول اللہ نے اپنی پوری قوم کی صورت حال پیش کی ہے۔ یہ کافروں کی شکایت نہیں ہے کافر تو قرآن کو سرے سے مانتا ہی نہیں۔ پھر یہ بھی نہیں فرمایا ''متروکا'' کہ اس کو ترک کر دیا ہے بلکہ مجورا قرآن سے ہجرت اختیار کرلی ہے قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔

یہ رسول اللہ فرما گئے ہیں عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب قرآن میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا چنانچہ ہم یہاں پر سرکار رسالت مآبؐ کی ایک حدیث نقل کرتے ہیں جسے شیخ اجل صدوق علیہ رحمہ نے اپنی کتاب ثواب الاعمال مترجم ص ۵۴۴، ۵۴۵ میں بیان کیا ہے:

وَبِهٰذَا الاسنَادِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَيَأْتِي عَلىٰ اُمَّتِيْ زَمَانٌ لَا يَبْقىٰ مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّا رَسْمُهٗ وَلَامِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ يُسَمُّوْنَ بِهٖ وَهُمْ اَبْعَدُ النَّاسِ مِنْهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدىٰ فُقَهَاءُ ذالِكَ الزَّمَانِ شَرُّ فُقَهَاءِ تَحْتَ ظِلِّ السَّمَآءِ وَمِنْهُمْ خَرَجَتِ الْفِتْنَةُ وَاِلَيْهِمْ تَعُوْدُ۔

سرکار دو جہاں فرماتے ہیں کہ عنقریب میری اُمت پر وہ وقت آئے گا جس میں قرآن صرف رسمی رہ جائے گا اور اسلام صرف نام کا رہ جائے گا فقط انہیں صرف اسلام کے نام پر پکارا جائے گا جب کہ یہ اسلام سے دور ہوں گے ان کی مسجدیں دیکھنے میں خوبصورت آباد نظر آئیں گی مگر ان میں ہدایت کا نام و نشان نہیں ملے گا اس زمانے کے فقہا

(مجتہدین) اس آسمان کے نیچے بدترین فقیہ ہوں گے ان فقہا سے ہی فتنہ جنم لے گا انہی کی طرف لوٹ جائے گا۔

محترم قارئین! شاید یہ حدیث پیغمبر اسلام نے مذکورہ آیات کے نزول کے بعد ارشاد فرمائی ہو۔ لوگ قرآن سے ہجرت کر جائیں گے قرآن صرف لوگوں کے سامنے رسما برائے نام استعمال کیا جائے گا۔ سرکار دو جہاں وارث دین الہیہ نے ان فقہاء کو بدترین فقہاء سے تعبیر کیوں کیا ملاحظہ فرمائیں۔
بحارالانوار ج ۱۰۰، ۱۰۱

جب سرکار صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ الشریف علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔ اسلام کا صحیح رُخ پیش کریں گے تو یہ فقہاء کہیں گے۔

وَجَآءَ بِدِيْنٍ جَدِيْدٍ۔ مہدیؑ نیا دین لے آئے ہیں یعنی یہ دین ہمارے والا دین ہی نہیں ہے۔ ہم اسے قبول نہیں کرتے کیونکہ ان کا دین اجتہادی اور قیاس وظن پر مبنی دین تھا جس کا تعلق نہ قرآن سے تھا نہ فرمان معصوم سے تھا۔

ینابیع المودۃ ص ۶۵۲ پر مفتی قسطنطنیہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

کہ جب سرکار مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو اُس وقت فقہاء آپ کے کھلے دشمن ہوں گے۔ آپؑ اور تلوار آپس میں بھائی ہوں گے اگر آپ کے ہاتھ میں تلوار نہ ہو گی تو فقہاء آپ کے قتل کا فتوئ دیں گے لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو تلوار اور اپنی مہربانی سے غالب کرے گا۔ فقہاء خوف کے مارے آپ کی اطاعت کریں گے۔ بغیر ایمان آپ کے حکم کی اطاعت کریں گے مگر دل میں آپ کے خلاف عداوت رکھیں گے۔

قارئین! فقہاء دین مہدیؑ کی کیوں مخالفت کریں گے ...... صرف اس لیے کہ مہدی علیہ السلام کا دین خالص دین اسلام ہو گا۔ قرآن وعترت کا دین ہو گا۔ ایسا دین ہو گا جس میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام اوجب الواجبات میں سے ہو گی۔

جیسا کہ کتاب المحجۃ میں سید ہاشم بحرانی لکھتے ہیں سرکار امام زمانہ ولایت علیؑ کی دعوت دیں گے۔

تحف العقول: میں سرکار امام ہشتم علیہ السلام کا فرمان ہے۔

لَوْ عَلِمَ النَّاسُ محاسِنَ کلامِنا لاتبِعُونا۔

اگر لوگ ہماری کلام کے محاسن کو سمجھ لیتے تو ہماری اتباع ضرور کرتے۔

اس کا مطلب یہ ہوا نہ انہوں نے کلام معصومؑ پڑھا ہے نہ سمجھا ہے۔

جب سرکار ولی العصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی اس عالم ناسوت میں آمد ہوئی آپ نے فوراً سجدہ کیا۔ سجدے سے سر اٹھایا تشہد پر بیٹھے اور اس طرح تشہد بجالائے۔

یہ فعل معصومؑ ہے اور خصوصاً جس سرکار عجل اللہ فرجہ کی رعیّت ہونے کا ہمیں شرف حاصل ہے انہوں نے اپنی ذات سے اپنا یہ فعل سرزد کروا کے بتلا دیا کہ میں امام ہو کر امیر المومنینؑ سے اپنی ذات تک کی گواہی دینا واجب جانتا ہوں۔ الامام امام لوکان صبیا۔ امام امام ہی ہوتا ہے چاہے بچہ کیوں نہ ہو۔ ہمارے لیے یہ او جب سے بھی زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

اس شہادۃ ثالثہ مقدسہ سے انحراف آل محمدؐ سے دوری اور قرآن سے ہجرت ہے۔

قارئین جیسا کہ ہم پہلے باب میں آیات قرآن پیش کر چکے ہیں کہ جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ ظالم ہے فاسق ہے کافر ہے۔ یہ سب کچھ بننا گوارہ کر لیا مگر قرآن کا دامن نہیں پکڑا۔

قارئین! اب ہم خود مجتہدین کی زبان سے یہ اقرار کرنا پیش کرتے ہیں جس میں انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ ہمارا قرآن پر عبور نہیں ہے۔

کتاب ''ماوقرآن'' ص ۵٫۶، مطبع قم علامہ محسن قرائتی ایک بلند پایہ کے مجتہد علامہ کے متعلق لکھتے ہیں جنہیں ملا صدرا کہتے ہیں۔ مُلّا صدرا اپنی تفسیر سورہ واقعہ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

''بسیار به مطالعه کتب حکماء پرداختم تا آنجا که گمان کردم کسی هستم ولی همین که بصیرتم بازشد خودم را از علوم واقعی خالی دیدم در آخر عمر به فکر افتادم که به سراغ تدبر در قرآن و روایات محمدؐ و آل محمد علیه السلام بروم من

یقین کردم که کارم بس اساس بوده است زیرا در طول عمرم به جای نور درسایه ایستاده بودم از غصه جانم آتش گرفت و قلبم شعله کشید تا رحمت الٰہی دستم را گرفت و مرا بااسرار قرآن اشنا کرد و شروع به تفسیر و تدبر در قرآن کردم در خانه وحی را کوبیدم در بازشد و پرده ها کنار رفت و دیدم فرشتگان به من می گویند: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِيْنَ۔

من که اکنون دست به نوشتن اسرار قرآن زده ام اقرار می کنم که قرآن دریا عمیق است که جز لطف الٰہی امکان ورود در آن نیست ولی کنم عمرم رفت بدنم ناتوان قلبم شکسته سرمایه ام کم ابزار کارم ناقص و روحم کوچک است۔

(ترجمہ) ملا صدرا (استاد المجتہدین) نے تفسیر سورہ واقعہ کے مقدمہ میں فرمایا...... کہ میں نے حکماء فلاسفہ کی کتب کا بہت مطالعہ کیا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ میں بھی کوئی حیثیت رکھتا ہوں لیکن جونہی کچھ بصیرت ہوئی میں نے اپنے آپ کو علوم حقیقی سے بے بہرہ پایا اور عمر کے آخری حصہ میں سوچا کہ قرآن اور روایات محمد و آل محمد علیہ السلام میں تدبر و تفکر کروں۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے پہلے میرا کام بے بنیاد تھا اس لیے کہ میں ساری زندگی نور کی بجائے ظلمت میں گزار دی۔ اس لیے غم و غصہ کی آگ میں جل گیا اور میرا دل شعلہ ور ہوا یہاں تک کہ رحمت حق میرے شامل حال ہو گئی اور اس نے مجھے اسرار قرآن سے آشنا کر دیا اور میں قرآن کی تفسیر و تدبر میں مشغول ہو گیا میں خاندان وحی کے پاس گیا اور وہاں دستک دی' دروازہ کھل گیا پردے ہٹ گئے۔ فرشتوں نے میرا استقبال کیا اور کہا' **"سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین "** میں نے اب اسرار قرآن لکھنا شروع کر دیئے ہیں۔ میں اس بات کا

اقرار کرتا ہوں کہ قرآن بڑا گہرا سمندر ہے جو لطف الٰہی کے بغیر اس میں داخل لانا ناممکن نہیں ہے لیکن کیا کروں میری عمر گزر گئی۔ میرا بدن ناتوان ہو چکا ہے دل ٹوٹ چکا ہے اور میرا سرمایہ کم ہو چکا ہے میرے اجزاء کارناقص ہو چکے ہیں اور روح چھوٹی ہو گئی ہے۔

تبصرہ بر بیان ملاصدرا:

آقائی خمینیؒ فرمایا کرتے تھے "مَا اَدْرٰ مَا مُلَّا صَدرا "یعنی کوئی اتنی بڑی شخصیت تھے کہ وہ فرماتے تھے کوئی کیا جانے کی کہ ملاصدرا کیا ہے......

آپ اقرار کرتے ہیں:

- جب کچھ بصیرت ہوئی۔ یہ حکمت فلسفہ منطق اصول وغیرہ پڑھ لینے کے بعد میں یہ محسوس کرنے لگا کہ علوم حقیقی سے بے بہرہ ہوں۔
- یعنی جو کچھ پڑھ چکا ہوں وہ علوم حقیقی نہیں تھے۔
- یہ خیال انہیں زندگی کے آخری حصہ میں آیا۔
- یعنی زندگی کے آخری حصہ میں بقول ان کے انہوں نے قرآن پاک پر تدبر و تفکر شروع کیا۔
- اور اسی عمر کے آخری حصہ میں انہوں نے روایات معصومؑ پر غور کرنا شروع کر دیا۔
- پہلی زندگی بجائے نور کے ظلمت میں گزار دی۔ بدن ناتوان کمزور ہو چکا تھا مگر جونہی رجوع ہوا رحمت خداوندی نے مجھے علوم قرآن علوم آل محمدؐ سے آشنا قرار دیا۔

قارئین یہ ہے آسمان علم کے مہرو ما لوگوں کا حال جب عمر کے آخری حصہ میں پہنچ کر قرآن و روایات محمدؐ و آل محمدؐ پہ غور کیا ساری زندگی قیاس ظن اجتہاد سے لوگوں کو نوازتے رہے اور جو شخص خود یہ اقرار کرتا ہے ساری زندگی میں نے قرآن و علوم آل محمدؐ پر غور ہی نہیں کیا۔ ایسے لوگوں کو معیار ولایت امیر المومنینؑ کا کیا علم ہو سکتا ہے۔

جو ساری زندگی اجتہاد پر تو عبور حاصل کرتا رہا مگر علوم اہل بیتؑ اور قرآن کے حقیقی علوم سے ناواقف رہا ہو وہ شہادت ثالثہ و مقدسہ کو مبطل نماز نہ کہے تو کیا کہے۔ یہی حال باقی لوگوں کا ہے جو صرف اصول کفایہ کے حاشیوں میں زندگی گزار دیتے ہیں۔ قرآن و فرمان سے بے بہرہ ہوتے ہیں اور پھر ولایت امیر المومنین علیہ السلام پر رنگ برنگے فتوے دیتے ہیں۔ یہ ہے ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت۔

۲۔ کتاب۔ ما و قرآن محسن قرائتی ص ۷

سرکار علامہ فیض کاشانی

"در رسالہ انصاف می فرماید من مدتها در مطالعه مجادلات متکلمین فروفتم و کوششها کردم ولی هما بحث ها ابزار جهل من بود مدتها در راه فلسفه به تعلم و تفهم پرداختم و بلند پروازی های را در گفتار شان دیدم مدتها در گفتگو های این و آن بودم کتاب ها و رساله ها نوشتم گاهی میان سخنان فلاسفه و متصوفه و متکلمین جمع بندی می کردم و حرف ها را به هم پیوندی دارم (ولی همه را باور نداشتم) ولی در هیچ یك از علوم دو این برائی در دم و آبی برای عطشم نیافتم برخودم ترسیدم و به سوی خدا فرار و انابه کردم تا خداوندم ا از طریق تعمق در قرآن و حدیث هدایتم کرد"

ترجمہ: سرکار علامہ فیض کاشانی نے اپنے رسالہ انصاف میں لکھا ہے کہ میں عرصہ دراز متکلمین کے مجادلات میں معروف رہا اور اس سلسلہ میں بڑی جدوجہد کی لیکن یہی ابحاث میری جہالت کا سبب بنیں۔ مدت دراز میں نے فلسفہ کی تعلیم و تعلم میں صرف کی اور ہر ایرے غیرے کے نظریات پر بحث کرتا رہا۔ میں نے اس سلسلہ میں کئی کتابیں

اور رسالے لکھے اور کبھی کبھی فلاسفہ اور متصوفہ اور متکلمین کے کلام کے درمیان جمع بندی کیا کرتا تھا اور باور نہ رکھنے کے باوجود ان کے کلاموں میں ارتباط پیدا کیا کرتا تھا لیکن ان میں سے کسی علم میں بھی میری مرض کی دوا نہیں تھی اور میری پیاس ان میں سے کوئی بھی نہ بجھا سکا اور میں خوف الٰہی میں مبتلا ہو گیا اور خدا کی بارگاہ میں میں نے توبہ کی۔
یہاں تک کہ خداوند متعال نے میری ہدایت فرمائی اور قرآن کے تعمق وفہم سے نوازا۔

تبصرہ:۔ قارئین کرام یہ وہ ہستیاں ہیں جن کی کتب پڑھ کر لوگ مجتہد بنتے ہیں۔آپ نے غور فرمایا کہ ساری زندگی دیگر علوم میں صرف کر کے زندگی کے آخری حصہ میں حقیقی علم یعنی قرآن فہمی پر زور دیا۔
یہ حال ہے ان کی قرآن فہمی کا۔تو پھر کیا توقع رکھی جاسکتی ہے یہ قرآن کی گہرائیاں جانتے ہیں۔
قرآن سے نابلد ہونا ہی اس امر کی دلیل ہے یہ شہادۃ ثالثہ مقدسہ کو مبطل نماز سمجھتے ہیں اور اسے قرآن سے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی گئی۔

حالانکہ اللہ کا دین۔سرکار دو جہاں کی رسالت سب بیکار ہو جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا اگر سرکار امیر المومنینؑ کی ولایت عظمیٰ کا عملاً فعلاً اعلان نہ کیا جاتا۔چونکہ اس کے بغیر دین نامکمل تھا انسان اس شہادت کے وجوب پر اس سے بڑی دلیل کیا ہو سکتی ہے۔

۳۔ قرآن سے دوری کے متعلق سرکار خمینیؒ کیا فرماتے ہیں

آقائی خمینیؒ ما او را نایب حضرت مهدی عجل الله فرجه الشریف (کوئی انسان امام کا نائب نہیں ہو سکتا) می دانیم در می جلد بیستم از "صحیفه نور" صفحه بیست می فرمائید و این جانب از روی جده تعارف معمولی می گویم که از عمر به بار رفته خود...... تاسف دارم شما ای فرزندان برومند اسلام: حوزه ها و دانشگاه هما را به شئوونات قرآن وابعار بسیار مختلف آن توجه دهید تدریس قرآن را در هر رشته ای محط نظر و مقصد اعلا [نه در حاشیه] قرار دهید مبارا خدای نخواسته آخر عمری که ضعف و پیری برشما هجوم آورد از کوده ها پشیمان و

تاسف بز ایام جوانی بخورید همچون نویسنده!

ترجمہ: سرکار خمینیؒ صحیفہ نور ج ۲۰ ص ۲۰ پر فرماتے ہیں کہ میں بندہ ناچیز کسی قسم کی مجاز گوئی کے بغیر بیان حقیقت کرتا ہوں کہ میری ساری زندگی ضائع ہوگئی ہے مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ تم حوزہ علمیہ اور یونیورسٹیوں والے اسلام کے فرزندوں قرآن کے ابعاد وشوؤنی کی طرف توجہ کامل دینا اور قرآن کی تدریس کی ہر شعبہ میں اپنا مقصد اور نصب العین قرار دینا کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ میری طرح تمہاری عمر بیت جائے اور ضعف ناتوانی تم پر چھا جائے اور تم میری طرح اپنی جوانی خطاؤں پر کف افسوس ملتے رہ جاؤ۔

تبصرہ :۔ سرکار رہبر کبیر انقلاب ایران خمینیؒ کے اس بیان پر غور فرماؤ۔ پتہ یہی چلتا ہے کہ حوزہ ہائے علمیہ میں پڑھنے والے پڑھانے والے قرآن کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ صرف اپنی ذاتی رائے وقیاس و ظن پر مبنی اجتہاد سے حقیقی اسلام و دین سے لوگوں کو دُور کر رہے ہیں۔ قرآن پر محنت نہیں کرتے۔ قرآن سے پوچھتے ہی نہیں اپنے فتوؤں کو قرآن وحدیث پر ترجیح دیتے ہیں۔

جب یہ حال مجتہدین کا ہے تو پھر دوسروں کا کیا حشر ہوگا۔

اگر یہ مجتہدین قرآن کو زندگی میں صرف ایک بار ہی پڑھ لیتے تو پھر او جب الواجبات ولایت عظمیٰ کا کبھی انکار نہ کرتے۔

ان بیانات سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ میں نے بھی عمر ضائع کردی مگر قرآن فہمی پر صحیح توجہ نہ دے سکا تو پھر دوسرے مجتہدین کا کیا حشر ہوگا۔ اُن کا علمی جغرافیہ کیسا ہوگا پھر ایسے علماء شہادۃ ثالثہ کو مبطل نماز نہ کہیں تو اور کیا کہیں۔

افسوس کہ خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں۔ قرآن کی طرح یہ تاریخ کے بھی کمزور ترین طالب علم ہیں جنہیں آج تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ حضرت ختمی مرتبت کی بیٹی ایک ہے یا چار۔ اُن کی سمجھ میں ولایت علیؑ کیا آئے گی۔ شاید انہی جہالتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سرکار خمینیؒ نے اپنے دیوان میں ص ۱۴۲ پر ایک شعر میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

در میخانہ کشائید برویم شب و روز   کہ من از مسجد و مدرسہ بیزار شدت

فرماتے ہیں کہ میخانے کا دروازہ کھلا ہے رات دن آؤ۔

کہ میں مسجدوں اور مدرسوں سے بیزار ہو گیا ہوں۔

حقیقت میں یہ عارف اہل بیتؑ ان مساجد و مدرسوں کی کارکردگی' ان میں بغض آل محمدؐ کی تربیت ولاء و عزا کی مخالفت وہابیت کے عقائد کی ترویج پہ انتھک کوششیں ہو رہی ہیں۔ خمینی صاحب بخوبی آگاہ تھے۔ آپ نے اپنے مختلف بیانات اور تحریروں میں بارہا فرمایا۔ ایسے علماء کے سامنے سے قرآن چھین لو ان ہاتھوں سے قلم چھین لو۔ کبھی کہا یہ لوگ عزاداری مٹانا چاہتے ہیں کہ اس بات پر زور دیتے ہیں۔ یہ رونا دھونا پرانی فرسودہ رسومات ہیں اب انہیں ترک کر دینا چاہیے۔ فرمایا! ایسے لوگوں سے نفرت کرو خوب سینہ زنی کرو' نوحہ خوانی کرو ہمارا مذہب اسی عزاداری کی بدولت زندہ ہے۔

نمبر۴: مرجع عالی قدر جناب وحید خرسانی کا بیان

کتاب۔ ماو قرآن محسن قرائتی ص ۸

آقائی وحید خرسانی به مناسبتی در درس خود در مسجد اعظم فرمودند که آیا ما در علم اصول و تائل هائے کفایه بیشتر تعمق کرده ایم یا در قرآن

آپ نے ایک مسجد اعظم میں اپنے درس کے دوران ایک مناسبت سے فرمایا:

''کہ ہم نے علم اصول (فقہ) و کفایۃ الاصول کے تاملات و عبارات و حاشیہ جات پر جتنا غور و فکر کیا ہے کاش اتنا ہم نے قرآن کی آیات میں غور و فکر کیا ہوتا یعنی جتنا ہم نے اصول فقہ پر وقت ضائع کیا ہے اس پر غور و فکر کیا ہے اتنا قرآن پر فکر اور غور نہیں فرمایا۔

قارئین! یہ حال مجتہدین کی قرآن فہمی کا ہے۔ یہ چار مثالیں ہم نے آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں ورنہ ایسی سیکڑوں تحریریں موجود ہیں۔ سب نے یہی فرمایا کہ ہم نے قرآن پر غور و فکر نہیں کیا۔

- کسی نے کہا ساری زندگی گزار دی اور آخری ایام میں سوچا کہ ہم نے تو قرآن پر غور و فکر ہی نہیں کیا۔

- کسی نے فرمایا ضعف و ناتوانی غالب آ گئی مگر ہم نے قرآن پر غور و فکر نہیں کیا۔
- بعض نے فرمایا کہ ہم نے اصول فقہ اور کفایۃ الاصول کی عبارتوں' حاشیوں میں وقت ضائع کیا مگر اتنا غور قرآن مجید کی آیات پر نہیں کیا۔

یہ ہے سچ گوئی' آپ بیتی خود بیانی کہ اصولیوں کے نزدیک قرآن کی اہمیت کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شہادت ثالثہ مقدسہ کو اپنی جہالت کی بنا پر قرآن پہ عبور نہ ہونے کی وجہ سے پس پشت ڈال دیا اور برملا اعلان کیا۔اس کے پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔(نعوذ باللہ) اس لیے فرماتے ہیں کہ ان کا دین اصول فقہ ہے جو کہ نہ تو پیغمبر اسلام یہ علم دے کر گئے ہیں نہ امیر المومنین علیہ السلام جو باب مدینۃ العلم رسالت ہیں انہوں نے یہ علم ہمیں دیا ہے۔

دنیا کے ہر علم کی اشاعت و بیان کا سلسلہ امیر المومنین علیہ السلام سے ملتا ہے مگر علم اصول فقہ سرکار نے کہیں نہیں بیان فرمایا بلکہ نہج البلاغہ کے خطبہ نمبر ۱۸ پر ان مفتیوں فقہاء کا اصلی کردار پیش کرتے ہوئے فرمایا:

- کیا اللہ تعالیٰ نے دین مکمل کر کے نہ بھیجا ہے۔
- کیا ہمارے رسول دین کو ادھورہ چھوڑ کے گئے ہیں
  کہ تم اپنی مرضی رائے سے فتویٰ صادر کرتے ہو
- کیا تم اللہ تعالیٰ یا اُس کے رسول سے زیادہ عالم ہو۔

یہ سب باتیں علم اصول فقہ کی نفی پیش کرتی ہیں کہ تم نے قرآن پر غور نہیں کیا۔

۵۔ پیغمبر اسلام سے ایک سوال

سیمای فرازنگان ص ۷۰ اقم ایران علامہ آقای رضا مختاری

مرحوم حاج ملا محمد صالح برغانی قزوینی جو کہ شہید ثالث کے بھائی ہیں اور علماء بزرگ میں ان کا شمار ہوتا ہے انہوں نے خواب میں جناب سرکار دو جہاں کی زیارت کی۔آپ سے کچھ سوال کیے ان میں سے ایک سوال یہ تھا:

''کہ علماء سابق صاحب کشف و مکاشفات ہوتے تھے اور اس دور کے علماء اس سے بے بہرہ ہیں

اس کی وجہ کیا ہے؟''

تو آپ نے ارشاد فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء سابق ہمیشہ احکام کی دو قسمیں کیا کرتے تھے۔

(۱) واجب (۲) حرام

اور وہ حرام کو ترک کرتے تھے اور واجبات کو انجام دیتے تھے۔ اس کے علاوہ جو بھی مکروہ و مباح ہوتے ان کو محرمات میں شمار کرتے اور مستحبات کو واجبات کی طرح ادا کرتے تھے لیکن متاخرین علماء نے اپنی طرف سے احکام کی پانچ قسمیں بنا دیں اور مستحبات کو ترک کر دیا اور مکروہات و مباحات کا ارتکاب کرتے ہیں اس لیے ان پر کرامات و مکاشفات کے راستے بند کر دیے گئے ہیں۔

قارئین کرام!

- رسول اللہ یا کوئی معصومؑ خواب میں آئے تو وہ حقیقت ہی ہوتی ہے۔
- رسول اللہؐ سرکار نے موجود علماء کو رد کر دیا ہے۔
- بقول سرکار دو جہاں یہ اُن باتوں کا ارتکاف کرتے ہیں جن سے منع کیا گیا ہے۔

جیسا کہ توضیح المسائل صادقی میں صریحاً موجود ہے:

''کہ کوا حلال جانور ہے۔ خرگوش کھانا بھی جائز ہے نعوذ باللہ۔ اور ولایت علیؑ کی گواہی دینا حرام اور مبطل ہے جب کہ ولایت قبولیت اعمال کی شرط ہے۔

آیئے اب ہم ان علماء کی اصلیت واضح کرنے کے بعد اپنے اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہیں۔

مذہب شیعہ میں امامت' ولایت' خلافت کی حیثیت

قارئین ہمارا مذہب اللہ تعالیٰ' اس کا رسولؐ اور امامؑ کو ہر حال میں ساتھ ساتھ رکھتا ہے۔ اصول دین میں توحید' نبوت اور امامت کو کسی مسئلہ میں فراموش نہیں کیا جاتا اور ان تینوں میں سب سے اہم اور طویل ترین حصہ امامت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن بھیج دیا۔ رسول اللہؐ نے قرآنی علوم بیان کر دیئے۔ تعلیم قرآن کا مستند انتظام کر دیا۔ اب امامت ہے جس نے قیامت تک کی ذمہ داری سنبھالنی ہے لہٰذا شہادت رسول اللہؐ کے بعد ہم نے معصوم قیادت کے علاوہ تمام قیادتوں اور حکومتوں کو ٹھکرا دیا گو ہمیں یہ انکار بڑا مہنگا پڑا لیکن ہم

رسولؐ کی جانشین امامت سے ہر قیمت پر وابستگی برقرار رکھی لہٰذا ہمارا پہلا مذہبی اختلاف امامت، خلافت اور ولایت کا ہی ہے۔ ہماری تمام عبادات، رسومات میں خلافت ولایت کو پہلا مقام حاصل ہے اس کے بغیر نہ ایمان قبول ہے نہ عبادت عبادت ہے اس لیے زندہ اسلام کی جڑ بھی امامت ہے اور اس کی چوٹی بھی امامت ہے اور امام ہی سے نماز مکمل ہوتی ہے امامت ہی سے روزہ، حج اور جہاد کی تکمیل ہوئی ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نبوت تو نماز پہنچا کر ہمیشہ کیلئے ختم مرتبت کا درجہ لے گئی اپنا وظیفہ پورہ کرگئی جس کی نبوت کا فریضہ ۲۳ برس میں ادا ہوگیا۔ اس کی گواہی تو تشہد کا دائمی حصہ تسلیم کر لی گئی اور جس ولایت و امامت کا کام صرف ۲۳ برس تک محدود نہیں بلکہ قیامت تک جاری رہنے والا ہے اُس ولایت کی گواہی سے انکار کرنا گویا توحید و رسالت کا انکار ہے۔

جیسا کہ اصول کافی باب نادر ص ۲۸۶

اِنَّ الاِمَامَۃَ اسّ الاِسلام النامی وَفرعۃ السامی

پھر ارشاد فرمایا:

بالامَامِ تمام الصَّلٰوۃ و الزکَاۃ و الصیام

اگر نماز سے امام کو نکال دیا جائے تو نکالنے والا ملت شیعہ سے خارج ہو جائے گا اور ایسی نماز پڑھنے والا جس میں امام کا ذکر تک نہ ہو وہ نماز ناقص، ناکارہ ہوگی۔ ایسی نماز کو شیعوں کی نماز نہ کہا جائے گا کیونکہ امام سے نماز زکات اور روزہ حج جہاد مکمل ہوتا ہے۔

امامت وولایت کے بغیر نماز روزہ اور پورہ اسلام باطل ہوجاتا ہے

اصول کافی کتاب الایمان والکفر

آثانی الاِسلَام ثَلَاثۃٌ (۱) اَلصَّلاۃ (۲) والزکاۃ (۳) والولایۃ لَا تَصَحُّ وَاحِدَۃٌ اِلَّا لِصاحِبَتھَا

(ترجمہ) دین اسلام تین پایوں پر قائم ہے اول نماز، دوم زکات، سوم ولایت۔ ان میں سے کوئی بھی باقی ساتھیوں کے بغیر صحیح نہیں ہے۔

یعنی اگر نماز کے ساتھ ولایت کو نہ رکھا جائے تو یقیناً باطل ہے۔ زکوٰۃ بھی درحقیقت انہی سرکار کی ولایت ہے جیسا کہ ''مرآۃ الانوار'' وغیرہ میں یہ احادیث کثرت سے موجود ہیں مجن الزکات نماز جس زکوٰۃ سے پاکیزہ کہلاتی ہے۔ وہ ہم ہیں تو حدیث پاک نے یہ فیصلہ سنا دیا۔ نماز زکوٰۃ ولایت ساتھی ہیں۔ ان میں کوئی دوسرے سے جدا نہیں رہ سکتا۔ یہی اس کے واجب ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے۔ اس مندرجہ بالا حدیث کی شرح علامہ محمد باقر مجلسی علیہؒ نے اس طرح فرمائی ہے۔

شرح کافی ج ۳ ص ۳۲

"مقصود از این که برانیها سازمان شده اند اینست که اینها اجزاء وارکان آنند بنا برایں ممکن است مقصود از ولایت معنی اعم شامل شهادتین باشد"

مقصد یہ ہے کہ ان بنیادوں پر اسلامی اساس اس لیے قائم ہے کہ یہ اسلام کے اجزاء اور ارکان ہیں لہٰذا اس وجہ سے یہ بھی ممکن ہے کہ ولایت کے معنی یہاں عام لیے جائیں اور ولایت کو نماز میں توحید و رسالت دونوں شہادتوں کے ساتھ شامل کیا جائے۔

ولایت' نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج سے افضل ہے اور ان کی کنجی ہے

اصول کافی میں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) نماز (۲) روزہ (۳) زکوٰۃ (۴) حج (۵) ولایت۔ ولایت سب سے افضل اور ان سب کی کنجی ہے۔

عَنْ زرارَة عن ابی جعفرؑ اِنَّهٗ قَالَ بُنِیَ السلام عَلٰی خمسۃِ اشیاءِ اَلصَّلٰوۃ والزکاۃ والحجُّ والصومُ والولایۃ قَالَ زرارۃُ وَاَیّ ذالک افضل؟ فقال الولایۃ افضل لِاَنها مفتاحهُنَّ والوالی هُوَ الدلیل عَلَیْهِنَّ (پرواز در ملکوت خمینی ج ۱ ص ۱۰))

سرکار ابی جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں: اسلام کی بنیاد پانچ اشیا پر ہے۔ نماز' زکوٰۃ' روزہ' حج ولایت۔ زرارۃ نے پوچھا حضور ان میں افضل کون ہے۔ فرمایا ولایت اور ولایت

ہی ان سب کی کنجی ہے۔ اسم والی جو ہے وہ ان پر دلیل ہے۔

یعنی اگر نماز سے ولایت کو نکال دیا جائے تو نماز کے فوائد نتائج مقفل ہو جائیں گے یعنی اگر جنت جانے کی ٹکٹ مل بھی جائے اور جنت کا دروازہ مقفل ہو تو چابی کے بغیر دروازہ جنت نہیں کھل سکے گا تو جس طرح دروازہ کھولنے کیلئے چابی کا ہونا واجب ہے اس طرح نماز کی قبولیت کیلئے ولایت کا ہونا واجب ہے یعنی ولایت اس حد تک واجب ہے کہ کفار اسلامی عبادات بجالانے میں اگر قتل و غارت کرتے ہیں تو ولایت برقرار رہے گی اس کا تقیہ بھی جائز نہیں ہے یہ نماز کی کنجی ہے اور کافی میں امام صادق فرماتے ہیں ولایت ہر حالت میں برقرار رہتی ہے۔ احتجاج طبرسی میں یہ حوالہ موجود ہے جو اس سے پہلے ہم کئی مقامات پر تفصیل سے معہ صفحہ لکھ چکے ہیں۔

توحید و نبوت کے ساتھ ولایت کا ہونا واجب ہے

فاذا احدکم لا الٰہ الا اللّٰہ و محمد رسول اللّٰہ فلیقل علی امیر المومنین

سرکار صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم جب توحید، رسالت کا اقرار کرو تم پر واجب ہے علیؑ کی ولایت وامرۃ کا اقرار کرو۔

یہ روایت قاسم بن معاویہ کی ہے۔ رجال نجاشی کے مطابق یہ ثقہ راویوں میں سے ہیں۔ اب توحید و رسالت کا ذکر چاہے کلمہ میں ہو یا اذان اقامت میں یا تشہد نماز میں یا پھر نماز جنازہ میں اس کے ساتھ ولایت امیر المومنین کی گواہی واجب ہوگی۔

قارئین! یہ ثابت شدہ بات ہے کہ ولایت، امامت و خلافت امیر المومنین علیہ السلام پر ایمان لانا اور اُس ایمان کا اپنی عبادات میں اظہار کرنا ہم پر واجب ہے چونکہ اعلان ولایت تمام عبادات نماز وغیرہ کی کنجی ہے لہٰذا جو اس واجب پر عمل نہیں کرتا اُسے نماز و عبادات کے فیوض و فوائد سے محروم کر دیا جاتا ہے بلکہ ایسے لوگ ولایت آل محمدؐ سے خارج ہو جاتے ہیں۔

چونکہ ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہی شجر اسلام کی جڑ ہے اور یہی شجر اسلام کی چوٹی ہے......

ولایت جڑ ہے۔نماز شاخ ہے۔کبھی ایسا ہوا ہے جڑ کاٹ دی جائے اور شاخ ہری بھری تروتازہ رہ جائے ہرگز نہیں۔شاخ کی زندگی ہی جڑ سے وابستہ ہے۔

ایک مغالطہ اور اس کا جواب

بعض جاہل مطلق لوگ کہتے ہیں دیکھو جی ولایت اصول دین ہے اور نماز فروع دین ہے لہٰذا اصول اپنی جگہ تو قائم رہ سکتے ہیں فروعات میں نہیں آیا کرتے......اب ہم اس موضوع پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔

حقیقی نماز پورہ دین ہے فروع یا جزو دین نہیں

حضرت امیر المومنین علیہ السلام **اِمَامُ الصَّلٰوۃِ اِنَّھَا المِلَّۃُ**

نماز کا قیام پورے دین یا ملۃ کو قائم کرتا ہے (نہج البلاغہ مفتی صاحب خطبہ نمبر ۱۰۸ ص ۳۱۳)

وَاَعْلَمْ اَنَّ کُلَّ شَیْءٍ مِنْ عَمَلِکَ تَبَعٌ بِصَلَاتِکَ (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۲۷)

تمام اعمال نماز کے ماتحت رہ کر ہی کریں۔

مولا امیر المومنینؑ کا یہ فرمان اس حدیث کے سامنے رکھیں جس میں ولایت کو نماز' زکات' روزہ' حج' جہاد سے افضل کہا گیا ہے۔

ثابت ہوا جب سے ولایت' نماز و عبادات سے افضل ہے اور نماز کی کنجی ہے۔

تو انسان تمام اعمال و عبادات اور پورہ دین حقیقتاً ولایت کے ماتحت رہے گا۔

اگر اعلان و ایمان ولایت کو نماز سے الگ کر لیا جائے تو سارا دین بے نتیجہ ہو جائے گا۔ ہمارے تمام اعمال ماتحت نماز ہیں اور نماز کی کنجی ولایت امیر المومنین ہے۔

موجودہ نماز میں جو تشہد اختیار کیا جاتا ہے جس کو حدیث کی کتب اربعہ میں گھٹیا' چھوٹا' قلیل تشہد فرمایا گیا جس کے بغیر نماز کو جائز کہا گیا جسے سنت بھی فرمایا گیا۔

احادیث میں سے وہ احکام اختیار کیے گئے جو آئمہ اطہار نے تقیہ کے زمانہ میں شیعوں کی جان و مال محفوظ رکھنے کیلئے دیئے تھے تاکہ دیکھنے والا انہیں اہل سنت سمجھے اور رپورٹ کر کے قتل نہ کروا دے اور جس

تشہد کو ائمہ واجب قرار دیتے تھے جسے پسند کرتے تھے جیسے بلند آواز سے پڑھنے میں قتل کیا جاتا تھا جسے عہد معصومین کے شیعہ خاموشی کے حالت میں پڑھتے تھے۔ مگر آپ شیعوں کے تمام گروپ خواہ وہ ڈھکوی، خالصی یا شیخی قسم کے شیعہ ہوں سب اسے جزو اذان و اقامت نہیں سمجھتے بلکہ اکثر کا فتویٰ بھی ہے کہ اس تشہد کو پڑھنے سے معاذ اللہ نماز باطل ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ افضل ترین تشہد فقہ کامل مجلسی اول ص ۳۱ مصدقہ سرکار فقیہ اہل بیت مرعشی علیہ الرحمہ پر موجود ہے اور بحار الانوار جلد ۸۴ میں سرکار صادق آل محمدؐ سے مروی تشہد ہے اور فقہ سرکار امام رضا علیہ السلام میں مرقوم ہے جو آگے چل کر ہم درج کریں گے۔

اب بعض جاہل ان پڑھ لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ فقہ رضا حضور کی فقہ نہ ہے نعوذ باللہ۔ جب کہ حضرت فقیہ اہل بیت سرکار حسین بروجردی علیہ رحمہ نے اپنی کتاب جامع احادیث شیعہ میں اسی فقہ رضا سے صرف جلد نمبر ۵ میں سو سے زیادہ حوالے لے کر اُسے مآخذ قرار دیا ہے۔

کیا موجودہ علماء سرکار بروجردی سے زیادہ حیثیت رکھتے ہیں۔ معصومین کی اس تشہد کو افضل ترین تشہد قرار دیا ہے۔ لیکن اسے چھوڑ دیا گیا۔ تشہد کے بعد جو حقیقی سلام تھے وہ بھی ترک کر دیئے گئے جو حقیقی درود شریف تھا وہ بھی چھوڑ دیا گیا آخر اتنی دھاندلی نماز سے کیوں کی گئی۔

جتنی سیاسی اور مذہبی چالیں چلی گئیں سب ولایت امیر المومنین علیہ السلام کو منظر سے ہٹانے کیلئے چلی گئیں۔

ارشاد قدرت ہوتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سورۃ الاحزاب)

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کے حضور سرکار دو جہاں کو خاتم النبیین کے عہدہ سے سرفراز فرما کے نبوت کے دروازے ہمیشہ کیلئے بند کر دیئے۔

قارئین محترم! اللہ تعالیٰ نے ''خاتم النبیین'' کہہ کر نبوت کے دروازے بند کر دیئے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے...... کیا پوری دنیا مسلمان ہو چکی تھی؟

کیا سب کافروں نے اسلام قبول کر لیا تھا؟

کیا ہر مشرک توحید پرست بن چکا تھا؟

کیا ہر منافق مومن بن چکا تھا؟

حالانکہ ان سب سوالات کا جواب نفی میں ہے۔

نہ دنیا مسلمان ہوئی نہ سب مشرکین و کفار نے اسلام قبول کیا۔ نہ منافقت دور ہوئی...... بلکہ مکہ اور مدینہ صرف دو مشہور شہروں کو دیکھ لیں۔ نہ پورہ مکہ مسلمان ہوا نہ مدینہ۔ تمام لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ جبکہ حضور سرور دو عالم تو عالمین کے رسول اور نبی بن کر آئے تھے۔ جب مقصد تبلیغ ہی پورا نہ ہوا اسلام عرب کے دو شہروں میں بھی مکمل تسلط حاصل نہ کر سکا۔

تو پھر یہ سب کچھ جانتے ہوئے نبوت کا دروازہ بند کیوں کر دیا؟

کیا عالمین کو اسلام سکھانے کیلئے ابھی اور انبیاء کی ضرورت نہیں تھی؟

پھر اللہ نے حضور کو خاتم النبیین کا تاج کیوں پہنایا؟

ان تمام باتوں کا جواب صرف یہ ہے:

کہ نبی مشتق ہے نبأ سے یعنی خبر دینے والا۔ اللہ تعالیٰ سے خبریں لے کر اُس کی مخلوق تک پہنچانے والا۔ خاتم النبیین کا معنی یہ ہے...... کہ اللہ کے پاس جتنی خبریں تھیں وہ حضورؐ وصول پا چکے تھے۔ اب دین کے بارے کوئی خبر باقی نہیں رہی تھی اس لیے حضور کو خاتم النبیین فرما دیا گیا...... کبریائی اخبار ختم ہو چکی ہیں۔ حضور اُن اخبارِ الٰہیہ کو پہنچا چکے تھے اور اُس رحمانی اخبار میں آخری خبر تھی۔ ولایت امیر المومنین علیہ السلام کا نفاذ۔ یہ آخری خبر بھی تھی۔ آخری فریضہ بھی تھا۔

اور یہ اتنی اہم خبر اور اتنا اہم فریضہ تھا جس کی بجا آوری کے بغیر حضور نہ تو خاتم النبیین بن سکتے تھے۔ نہ ہی کارِ رسالت مکمل پہنچا دینے کی سند مل سکتی تھی۔ اس حکم شدید کی تعمیل کے بغیر نہ دین مکمل ہو سکتا تھا نہ اسلام اپنے کمال تک پہنچ سکتا تھا۔

اب اگر اذان و اقامت اور نماز سب دین کا حصہ ہیں۔

تو پھر یہ مکمل امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت ہوں گے۔

اس لیے ولایت جزو دین ہے جز نماز ہے......اور یہ او جب الواجبات میں سے ہے۔ کیونکہ دین کے مکمل ہونے کی شرط ولایت علیؑ ہے......

اگر دین کو مزید اصول فقہ کی ضرورت ہوتی تو اللہ دین و اسلام کو مکمل کرنے کی سند عطا نہ فرماتا اور اپنی رضا مندی کا اظہار ان الفاظ میں نہ کرتا:

وَرَضِيتُ لَكُمُ اسلامَ دينا۔

میں دین اور اسلام پر آج راضی ہوا ہوں۔

بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ شہادتین سے نماز مکمل ہو جاتی ہے میں ان سے یہی کہوں گا کہ شہادتین سے تو اللہ نے دین کو مکمل نہ سمجھا تو نماز کیسے مکمل ہو سکتی ہے۔

تو دین کے مکمل و کامل' اکمل ہونے کا دارومدار شہادتین پر نہیں شہادات پر ہے......اللہ تعالیٰ نے اس لفظ شہادتین کو اتنا غیر ضروری سمجھا کہ ایک مرتبہ بھی اپنے قرآن جیسے کلام میں لانا' لکھنا بھی گوارہ نہ کیا ...... بلکہ اپنی نجات کو موقوف رکھا شہادات کے اقرار پر۔

جب تک دین شہادتین تک محدود تھا نامکمل تھا......اور جب ولایت علیؑ کا بالفعل اعلان رسالت ہوا اور شہادتین شہادات میں تبدیل ہوئیں تو دین اکمل ہوا۔ ولایت اتنی اہم ہے۔

میں برملا کہوں گا اگر کسی سبب یا وجہ سے توحید و رسالت کی گواہی نماز میں نہ دی جائے تو نماز ہو سکتی ہے لیکن اگر ولایت امیر علیہ السلام کی گواہی نہ دی جائے تو نماز ہو ہی نہیں سکتی؟

...... کیونکہ اس سے دین مکمل ہوتا ہے......

توحید و رسالت کی دو گواہیوں سے دین کو مکمل نہیں سمجھا جا سکتا اس لیے تو ولایت شرط ہے توحید کے ساتھ۔

اور جو چیز کسی چیز سے مشروط ہو جب تک اُس کی شرط پوری نہ کی جائے گی وہ مکمل کامل اکمل نہیں کہلا سکتی۔ شرط اپنے مشروط کے ساتھ واجب کا مقام رکھتی ہے جیسا کہ سرکار ضامن الغربا امام رضا علیہا السلام

کی ایک حدیث عیون اخبار الرضا میں آج بھی موجود ہے علماء اس حدیث کو سلسلۃ الذھب کی حدیث گردانتے ہیں۔ حضرت فرماتے ہیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه حِصْنِی وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِی اَمِنَ مِنْ عَذَابِی قال علیه السلام شروطها وَاَنامن شروطها۔

فرمایا لا الہ الاّ اللہ میرا قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا تو اُس نے عذاب سے امان پا لی۔ فرمایا اس کی بھی کچھ شروط ہیں اور اُن شرائط میں ایک میں بھی ہوں۔

ینابیع المودۃ میں سلیمان قندوزی مفتی قسطنطنیہ لکھتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ کی شروط میں ذریۃ رسول شامل ہے۔

گویا کہ جب کہ گواہی توحید کے ساتھ گواہی ولایت امیر المومنین علیہ السلام اور آپ کی اولاد معصومین کی نہیں دیں گے تو آپ نے شرط کا صریحاً انکار کر دیا لہٰذا گواہی نامکمل ٹھہری۔ ولایت اور توحید کا آپس میں مشروط ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ ولایت توحید کی طرح اوجب الواجب ہے اس کو استحباب میں شامل کرنا ظلم عظیم ہے اور معطل نماز کہنا دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے مترادف ہے۔

اب ہم اس کے واجب ہونے کی ایک اور دلیل پیش خدمت کرتے ہیں۔

ان فقہاء نے دین کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر دیا...... ایک حصے کو اصول اور دوسرے حصے کو فروع سے تعبیر کیا۔ اصول کا دوسرا نام عقائد ہے اور فروعات کا دوسرا نام عمل ہے لیکن یہ لوگ شاید نہیں جانتے۔

اصول اور فروع دونوں لازم وملزوم دونوں کا ہر مقام پر ایک ساتھ رہنا واجب ہے۔

(۱) اصول دین انہیں عقائد کہا جاتا ہے......

ان میں (۱) توحید (۲) عدل (۳) نبوت (۴) امامت (۵) قیامت

ان پانچ پر عقیدہ رکھنا واجبات میں سے ہے۔

یہ پانچوں واجبات میں سے ہیں۔ دنیا بھر کا کوئی فقیہ یہ ثابت نہیں کر سکتا' قیامت تک کی مہلت لے کر بھی ثابت نہیں کر سکتا کہ ان اصولوں پر ایمان لانا مستحبات میں سے ہے......

یہ پانچوں اصول اور ان پر ایمان واجب ہے۔

توحید اصول دین میں پہلا اصول ہے اس کی گواہی واجب ہے۔ دوسرا اصول عدل اللہ کو عادل مان کر گواہی دینا یہ بھی واجبات سے ہے نہ مستحبات سے۔

تیسرا اصول نبوت ہے تو سرکار کی نبوت و رسالت کی گواہی دینا واجبات سے ہے نہ کہ مستحبات سے۔ اسی طرح امامت' ولایت تیسرا بڑا اصول ہے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔

کہ دو اصول (توحید + نبوت) کی گواہی واجبات میں سے ہوں

اور ولایت جیسے اصول کی گواہی مستحبات سے ہو

یا معاذ اللہ مبطل نماز ہو۔ یہ ناممکنات سے ہے۔

لہٰذا ولایت کی گواہی دینا توحید و رسالت کی طرح واجبات میں سے ہے۔

آیئے اب تھوڑا سا فروعات کا جائزہ لیتے ہیں۔

فروع فرع کی جمع ہے فرع کا معنی ہے شاخ اصول اصل کی جمع ہے۔ اصل کا معنی ہے جڑ۔

یعنی توحید' عدل' نبوت' امامت' قیامت

یہ دین کے درخت کی پانچ جڑیں ہیں ...... نماز' روزہ' حج' زکاۃ' خمس' جہاد یہ شاخیں ہیں۔

جڑ اور شاخ لازم و ملزوم ہیں۔ شاخ کا زندہ رہنا' ہرا بھرا دکھائی دینا' پھل پھول مزین ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ شاخ اپنی جڑوں سے مربوط ہے۔

اگر جڑ کا شاخ سے رابطہ ختم ہو جائے تو شاخ سوکھ جاتی ہے پھر ٹوٹ جاتی ہے پھر ایندھن بن جاتی ہے تو پھر اصولیوں کی سمجھ میں یہ اصول قدرت کیوں نہیں آتا کہ نماز شاخ ہے ولایت جڑ ہے نماز اُسی وقت شاخ دین بن کر دین کے درخت کے ساتھ رہ سکتی ہے جب تک وہ جڑ یعنی ولایت سے مربوط رہے۔

اگر ولایت جیسی جڑ سے رابطہ ٹوٹ گیا نماز خشک ٹہنی کی طرح سوکھ کر درخت سے گر جائے گی اور جہنم کا ایندھن بن جائے گی۔

شاید ایسی ہی ولایت کی جڑوں سے بے ربط نمازوں کو منہ پر مارا جائے گا اور جہنم میں پھینکا جائے گا۔ جس طرح روح جسم کا ایک جزو ہے یا نفس کا جسم سے مربوط ہونا لازم و ملزوم ہے اسی طرح اصول اور

فروع کا ایک ساتھ رہنا لازم وملزوم ہے۔

اب کچھ جہلا طبقہ یہ کہتا ہے فروعات عمل ہیں اور اصول دین عقائد ہیں ......لہٰذا فروعات الگ ہیں۔ اصول الگ ہیں۔ مگر حقیقت کچھ اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو دن میں پانچ مرتبہ واجب اس لیے قرار دیا ہے کہ پانچ مرتبہ دن میں ہر شخص اپنی اپنی نماز میں اصول دین یعنی اپنے عقائد کا اعادہ کرے۔

قارئین عمل اور عقیدے کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

عمل کی تعریف یہ ہے دین اسلام شریعت کے ماتحت رہ کر جسم کو حرکت میں لانا۔ یعنی جسمانی حرکتوں کا نام عمل ہے اور ان جسمانی حرکتوں کے دوران جو پڑھا جاتا ہے' قرأت کی جاتی ہے اُس کا نام ہے عقیدہ۔ یعنی حرکت کا نام ہے عمل۔ قرأۃ کا نام ہے عقیدہ۔

اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

- یعنی قبلہ کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو جانا یہ عمل کہلاتا ہے۔ اور الفاظ نیت ادا کرنا یہ عقیدہ ہے۔
- تکبیرۃ الاحرام کیلئے ہاتھ بلند کر کے کانوں تک لے جانا یہ عمل ہے اور "اللہ اکبر" کہنا یہ عقیدہ ہے۔ یعنی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے یعنی اس کی بڑائی اور کبریائی کا اقرار یہ عقیدہ ہے۔
- پھر دعا تو جو پڑھنا یعنی میں یہ نماز دین محمدؐ اور منہاج علی یعنی علی کے راستہ پر نماز پڑھ رہا ہوں یہ عقیدہ ہے۔
- پھر قیام میں کھڑے ہونا یہ عمل ہے مگر اس میں سورۃ الحمد پڑھنا عقیدہ ہے یہ سورۃ ساری عقائد پر مبنی ہے۔
- پھر سورہ انّا انزلنا پڑھنا عقیدہ ہے یعنی ایسے اولی الامر کا اقرار جس کی بارگاہ میں ملائکہ ارواح سب کے سب نازل ہوتے ہیں یہ عقیدہ ہے۔
- سورہ توحید پڑھنا یہ عقیدہ کا اظہار ہے کہ میرا اللہ واحد ہے احد ہے صمد ہے بے نیاز

ہے۔ یہ عقیدہ بیان کیا جاتا ہے۔ پھر قنوت کیلئے ہاتھ اٹھانا چہرے کے سامنے رکھنا دونوں ہاتھوں کو ملانا یہ عمل کہلاتا ہے مگر اس میں جو دعا پڑھی جاتی ہے وہ عقیدہ ہے۔

- اس کے بعد رکوع کیلئے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا یہ عمل ہے۔ **سبحان ربی العظیم وبحمدہ** پڑھنا یہ عقیدہ کا اظہار، میرا رب سبحان ہے، عظیم ہے، لائق حمد ہے یہ عقیدہ ہے۔
- پھر سجدے کیلئے پیشانی زمین پر ٹیک کر گر جانا یہ عمل ہے اور **سبحان ربی العلیٰ وبحمدہ** پڑھنا یہ عقیدہ ہے۔
- اسی طرح تشہد پر دونوں ہاتھ زانو پر رکھ کر نظریں آغوش میں جمانا یہ عمل ہے اور کلمات تشہد کا پڑھنا یہ عقیدہ ہے۔

اب قارئین!

آپ **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ** میں تیری ذات کی واحدنیت کی گواہی دیتا ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔

یہ ہے تشہد میں دین کے پہلے اصول کی گواہی۔ پھر آپ **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ** پڑھ کر گواہی دینا یہ ہے اصول دین میں نبوت کی گواہی، یہ بھی واجب ہے۔

پھر ولایت و امامت بھی تو اصول دین میں سے ہے اس کی گواہی دینا واجب کیوں نہیں۔ کیا ولایت امامت اصول دین میں نہیں۔ چونکہ اصول دین واجبات سے ہیں لہٰذا ان کی گواہی ہر مقام پر واجب ہوگی۔

جس طرح تشہد میں توحید و رسالت کی گواہی واجب ہے اس لیے کہ یہ اصول دین یعنی عقائد میں سے ہے اسی طرح ولایت و امامت بھی اصول دین یعنی عقائد میں ہے لہٰذا ولایت کی گواہی دینا بھی توحید رسالت کی طرح واجب ہے۔

اسے مستحب کہنے والا اظلم ہے مبطل نماز کہنے والا خارج از اسلام ہے۔

قارئین! اگر وہ تشہد جو امام جعفر صادق علیہ السلام اور سرکار امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے اس طویل تشہد کو اگر آپ توجہ سے پڑھنے کی زحمت فرمائیں تو اس تشہد میں مکمل اصول دین کے اظہار کا تذکرہ موجود ہے اور یہی تشہد کامل اکمل ہے۔

نماز صرف اس لیے واجب ہوئی کہ اس میں اپنے عقائد کا اظہار کیا جائے۔ اصول دین کا اعادہ کیا جاوے تاکہ عمل اور عقیدے کی تجدید ہوتی رہے۔

الشھادۃ الثالثۃ المقدستہ الکاملتہ الاوجبہ

تفسیر الامام عسکری ص ۳۲۰، ۳۲۱

سرکار رسالت مآبؐ نے فرمایا:

فکذالکَ فرض اللّٰہ الایمان بولایۃ علی ابن ابی طالبؑ کما فرض الایمان بمحمد فمن قال امنت بنبوۃ محمد و کفرت بولایۃ علیؑ فما آمن بنبوۃ محمد۔

اس طرح اللہ تعالی نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت پر ایمان لانا فرض قرار دیا جس طرح محمد کی نبوت پر ایمان لانا فرض قرار دیا پس جو کوئی یہ کہے کہ میں محمد کی نبوت پر ایمان رکھتا ہوں لیکن علیؑ کی ولایت کا منکر ہو وہ محمد کی نبوت پر بھی ایمان نہیں لایا۔

کیونکہ جب خدا بروز قیامت تمام مخلوقات کو محشور کرے گا تو اللہ تعالی کی طرف سے ایک منادی ندا کرے گا جس سے ان کے ایمان و کفر میں تمیز ہوگی وہ منادی کہے گا اللہ اکبر، اللہ اکبر۔

دوسرا منادی پھر ندا کرے گا۔ اے گروہ مخلوقات تم بھی ان کلمات کو دھراؤ اس وقت دھریہ اور معطلہ فرقے گونگے ہوجاویں گے۔

اس کے بعد پھر ندا آئی گی۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یہ کلمات بھی سب کہیں گے مگر مشرکین مجوس اور نصاریٰ نہ کہہ سکیں گے وہ گونگے ہوجاویں گے۔

پھر ایک ندا آئے گی "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ الله"

تمام مسلمان یہ کلمات دہرائیں گے مگر مشرکین وکفار گونگے ہو جاویں گے۔ اب ایک فرشتہ ندا دے گا انہیں جنت لے جاؤ۔

اچانک اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھر ندا آئے گی۔

وَاقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُلُوْن انہیں روک لوان سے کچھ پوچھا جائے گا۔ عن ولایۃ علی ابن ابی طالبؑ وآل محمدؐ۔

ان سے امیر المومنین اور آل محمدؐ کی ولایت کے بارے سوال کرو۔

پھر ندائے قدرت آئے گی۔

يَا عبارى و امائى اِنّى اَمَرْتهم مع الشهادة بمحمدٍ بشهادة اُخرىٰ

اے میرے بندو اے میری کنیزو میں نے ان کو محمدؐ کی رسالت کی شہادت کے ساتھ ایک اور شہادت کا حکم دیا تھا۔

وَاِن لم ياتُوْ ابها لم تنفَعُهُمُ الشهادة بمحمد بالنبوة ولا لى بالربوبية

جب تک اس شہادت کو ادا نہ کرو گے تو نبوت محمدؐ اور میری ربوبیت کی شہادت سے انہیں کچھ حاصل نہ ہوگا۔

فمن جاء بها جو کوئی اس شہادۃ کو لے کر آیا فهو من الفائزين وہ کامیاب ہوا ومَنْ لَمْ يَاْتِ بِهَا فهو من الهالِكين اور جو کوئی شہادت ولایت کے بغیر آیا وہ ہلاک ہوا۔

قارئین کرام! کلام رسول اکرمؐ سے یہ ثابت ہوا بغیر ولایت کی گواہی کے باقی بھی دونوں شہادتیں بیکار ہیں۔ یہ تیسری شہادت شرط قبولیت ہے۔ شرط نجات ہے اور حب الواجبات ہے۔

شہادت ثالثہ در نماز واجب ہے

انوار الهدایۃ فی الامامۃ والولایۃ غلام الرضا الباقری النجفی استاذ الفقہ فی النجف ومشہد ص ۳۴۴

"قولہٗ ایُّھاَ النَّاسُ بِمَا تشھَدُوْنَ قَالُوا نَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ قَالَ ثُمَّ مَہْ' قَالُوا: وَاَنَّ محمداً عبدہٗ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ فَمَنْ وَلِیُّکُمْ' قَالُوا: اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مَولانا ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِہٖ عَضُدِ عَلِیٍ(ع) فَاَقَامَہٗ فَقَالَ:
مَن یَّکُنِ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مولاہ فِاَنَّ ھذا مولاہ و فی لفظ آخرَ ثُمَّ قَالَ: اَیھاالنَّاس اِنَّ اللّٰہَ مَوْلَایَ وَاَنَا مَوْلا المؤمنین وَاَنَا اَوْلٰی بِھِمْ مِنْ اَنْفُسِھِمْ فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذا مَوْلَاہُ یَعْنِی عَلِیاً۔
فَالْمَوْلَوِیۃُ الْمُطْلَقَۃُ التی یَجبُ الْاَشھَادُ بِھَا فِیْ حَدِّ الشَّھَادَۃِ بِاالتوحید وَالرِّسَالتہِ وَیَجِبُ تصد یقُھا والایمانُ بِھَا فَتَکُوْنُ الشَّھَادَۃُ بَالولایۃ شھَادَۃٌ ثالثۃٌ تَالِیَۃٌ لِلشَّھَادَتَیْنَ مُلَازِمَۃٌ مَعَھُمَا۔

مقام غدیر خم پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو تم کون سی گواہی دیتے ہو اُنہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے حضور فرماتے ہیں اس کے بعد کون سی گواہی دیتے ہو۔ لوگوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمدؐ اللہ کے عبد اور رسول ہیں۔ حضرت نے فرمایا تمہارا ولی اور حاکم کون ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہمارا حاکم اور مولا اللہ اور اس کا رسول ہے۔ حضرت رسول اکرمؐ نے حضرت امیر المومنین کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا جس کا خدا اور رسول مولا ہے یہ علیؑ امیر المومنین آج سے اس کے مولاؐ ہیں۔ فرمایا کہ جب بھی تم شہادت توحید دو گے یا شہادت نبوت دو گے تو ولایت کی شہادت دینا تمہارے لئے واجب ہوگا کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول خدا کے حکم سے اس شہادت کو تمہارے ہر عمل میں واجب کر رہا ہوں لہٰذا **الوَلایۃُ شَھادۃٌ "ثَالِثَۃٌ تَالِیَۃٌ" للشھادتین ملازمہ معھما۔**

ولایت کی گواہی دینا دو شہادتوں کے بعد لازم اور واجب ہے۔ قارئین فرمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ شہادت ثالثہ در تشہد نماز واجب ہے۔

زمانہ خلافت امیر المومنین علیہ السلام ہر اسلامی ملک میں اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًا وَلِیُّ اللّٰہ

شہادۃ ثالثہ فی القرآن ص ۶۵ فقیہ اہل بیت مرجع عالی قدر محمدی زنجانی زعیم حوزہ علیہ قم مقدس "

"از حدیث موسیٰ بن جعفر علیه السلام ثابت میشود آنکه در زمان حکومت ظاهری امیر المومنین علیه السلام "اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰه" درهمه کشور هائے اسلامی در اذان گفته می شده ولی پس از آن حضرت که معاویه تسلط پیدا کرد و اثر شومش آن شد که آنرا از جزئیت در اذان حذف کرده"

آ قائی محمد زنجانی فقیہ بزرگ لکھتے ہیں کہ سرکار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ایک حدیث کے مطابق کہ ظاہر حکومت امیر المومنین علیہ السلام میں ہر اسلامی ملک میں علی ولی اللہ پڑھا جاتا تھا جسے بعد از امیر معاویہ نے حذف کر دیا اور جزئیت ختم کر دی۔

نتیجہ حدیث:

ایسی احادیث کی موجودگی میں یہ لوگ مسلسل اس کی جزئیت سے انکار کرتے چلے آ رہے ہیں حالانکہ بیشتر احادیث ہم دور پیغمبر اسلام میں اثبات شہادت ثالثہ پر پیش کر چکے ہیں۔

نماز رسالت مآب کی تشہد میں شہادۃ......ولایت کا وجوب

تفسیر نور الثقلین ج ۳ ص ۲۲۵ تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۳۱۹ تفسیر برھان ج ۲ ص ۴۵۳ بصائر الدرجات ص ۷۹ شہادۃ ثالثۃ فی القرآن فقیہ اہل بیت محمدی زنجانی ص ۴۸

ان تفاسیر میں دو معتبر راویان حدیث سے یہ حدیث مروی ہے۔ سرکار ابوحمزہ الثمالی اور جناب جابر بن عبداللہ انصاری۔ ہم یہ جملہ احادیث باب علم الرجال میں مفصل پیش کر چکے ہیں۔

از جابر نقل کرده از ابی جعفر علیه السلام تفسیر این ایة را پرسیدم فرمود به این معناست که "لاتجهر بولایة علی علیه السلام فهو فی الصّلوٰة" یعنی ولایت علیؑ را در نماز جهر نکن پس آن آهسته بگو که خودت بشنوی

جناب جابر بن عبداللہ انصاری نے سرکار باقر العلوم سے اس ایت (ولاتجھر) کے بارے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے سرکار ختمی مرتبت کو حکم دیا کہ علیؑ کی ولایت اپنی نماز میں با آواز بلند ادا نہ کرو لیکن اتنی آواز ضرور ہو کہ خود علیؑ سن لے۔

اور میرے حکم کا انتظار کرنا تو پھر بالجھر شہادۃ ولایت پڑھنے کا حکم یوم غدیر اللہ نے دے دیا کہ اب اپنی نماز میں ولایت علیؑ اعلانیہ پڑھو۔

اور آیت سورۃ حجر ''**فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشركين**'' نازل ہوا تو پھر حکم ہوا اب بالجھر پڑھیں ہم نے حکم دے دیا ہے اور مشرکین سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

پس روز غدیر سعید سے جناب رسالت مآب کی نماز میں شہادۃ ثالثہ مقدسہ بلند آواز سے ادا کی جانے لگی۔

شاید کسی کے ذہن میں یہ سوال آ رہا ہو کہ اس آیت سے مراد تشہد نہیں ہے لیجیے ہم اس کے متعلق بھی شکوک وشبہات دور کیے دیتے ہیں۔

تفسیر منشور ج ۳ ص ۵۷ہ تفسیر طبری المعروف تفسیر جامع البیان الجز خامس عشیر ابی جعفر محمد بن جریر طبری المتوفی ۳۱۰ھ

حدثني ابوالسائب : قال ثنا حفص بن غياث عن هشام بن عروه عن ابيه عن عائشه قالت نزلت هذهٖ الاية في التشهد ولاتجهر بصلاتكَ وَلَا تخافِت بِها

کہ یہ آیت نازل ہی تشہد کے بارے میں ہوئی ہے۔

تو ایت نے وضاحت کر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تشہد نماز میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام گواہی بالجھر دیتے تھے لہٰذا تشہد میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی دینا فعل رسولؐ سے واجب ہے۔

بعض جاہل قسم کے لوگ رسول اللہ کا بالجھر نہ پڑھنا اس کے مستحب ہونے کی دلیل سمجھتے ہیں۔

کسی بھی چیز کے استحباب میں جانے کی دلیل یہ نہیں ہو سکتی جیسا کہ نماز ظہرین مکمل کی مکمل اخفاتی

ہے تو کیا نماز ظہرین مستحب ہوگئی ہے یا نماز عشاء کی آخری دو رکعت اخفاتی ہیں کیا اس کا یہ مطلب ہے وہ مستحب ہیں۔ نماز مغرب کی ایک آخری رکعت اخفاتی ہے۔ تو کیا یہ رکعت پوری نماز میں استحباب کا درجہ رکھتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اخفاتی ہونا مستحب کی دلیل نہیں ہے۔

جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر چکے ہیں آیۃ وَلَاتجھر بصلاتك کو سورۃ حجر کی آیت نے منسوخ کر کے اسے بالجہر اعلانیہ پڑھنے کا حکم دیا ہے لہٰذا تشہد میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی شہادۃ واجب ترین گواہی ہے۔

نماز سرکار صادق آل محمد علیہ السلام اور شہادۃ ثالثہ مقدسہ

اصول کافی کتاب الایمان والکفر باب ۲۰ درجات ایمان

عن رَجُلٍ من اصحابِنا سراجٍ وَكَان خادماً لِاَبِیْ عبدالله علیه السلام قال بعثنی ابوعبدالله علیه السلام فی حاجةٍ وَهُوَ بالحِیرَة واَنا و جَمَاعَةُ مِنْ مواليهِ قال فانطَلَقنَا فیها ثمّ رجَعْنَا مغمتن قال وَكَانَ فراشی فی الحِیرِالّذی کُنّا فیه نزولاً وجئتُ واَنَا بحال فرمَیت بنفسی فبیا اَنا کذالكَ اذا انا بِاَبِیْ عبدالله قد اقبل قال فقال قد اتیناكَ اوقال جئنَاكَ فاستَوَیْتُ جالساً و جلس علی صدر فراشی فسئالِنی عَمّا بعثِنی له فاخبرتُهٗ فحَمِدَالله ثم جَرَیٰ ذکرُ قومٍ فقلتُ جُعلتُ فِداكَ اِنّا نبرَا منهم اِنهُمْ لایقولونَ مَا نقول قال فقال یَتَوَلَّونا ولا یقولون ماتقولونَ تَبرَؤُونَ منهم قال قلت نعم قال فهوذا عِندِنا مالَیسَ عِندَکم

(ترجمہ) امام صادق علیہ السلام کے ایک خادم نے بیان کیا مجھے حضرت نے جبکہ آپ حیرہ نامی شہر میں تھے ایک ضرورت سے بھیجا میرے ساتھ حضرت کے اور غلام بھی تھے ہم روانہ ہوئے اور وقت شام وہاں سے لوٹے۔ میرا بستر حیرہ میں وہیں تھا جہاں چھوڑا

تھا میں وہیں گیا اور میں مغموم تھا میں بستر پر لیٹ گیا۔ حضرت وہیں تشریف لے آئے اور فرمایا ہم خود تمہارے پاس چلے آئے ہیں۔ میں بستر پر سے اٹھ بیٹھا۔ حضرت میرے فرش کے سرہانے بیٹھ گئے اور جس کام کیلئے بھیجا تھا اُس کے متعلق پوچھنے لگے میں نے سب حال سنایا۔ حضرت نے خدا کی حمد کی پھر ایک قوم کا ذکر چل پڑا میں نے کہا کہ میں آپ پر فدا ہوں ہم ان سے بری ہیں کہ کیونکہ وہ نماز میں وہ نہیں کہتے جو ہم کہتے ہیں۔ فرمایا وہ ہم کو دوست رکھتے ہیں کہا ہاں! فرمایا پھر بھی وہ نہیں کہتے جو ہم نماز میں کہتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں! فرمایا بہت سی باتیں ایسی ہیں جنہیں ہم بجا لاتے ہیں تم نہیں کرتے کیا ہمارے لئے زیبا ہے کہ ہم تمہیں چھوڑ دیں۔ فرمایا بہت سی باتیں ایسی ہیں جو خدا کرتا ہے ہم نہیں کرتے جیسا کہ وہ نافرمانوں کو رزق دیتا ہے۔

فرمایا اُسے دوست رکھو۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں ایمان میں سے صرف ایک ہی حصہ ملا ہے بعض کو دو بعض کو تین بعض کو پورے دس درجے ایمان مل گیا۔

نتیجہ حدیث امام علیہ السلام

- امام اور آپ موالی نماز میں جو کچھ پڑھتے تھے وہ دوسرے لوگ نہیں پڑھتے تھے۔
- پھر امام علیہ السلام کا حیرت سے فرمانا کہ وہ ہمارا موالی ہو کر وہ کچھ نماز میں نہیں کہتا جو ہم کہتے ہیں۔
- یہ بھی ثابت ہوا عام لوگ اور موالیوں کی نماز میں کچھ فرق ہے۔
- پھر امام علیہ السلام نے فرمایا اُس سے بیزار نہ ہو کیونکہ ایمان کے پہلے درجہ پر بھٹک رہا ہے۔
- ثابت ہوا امام والی نماز میں جو کچھ کہا جاتا ہے وہ ایمان کے اعلیٰ درجہ پر فائز مومن ہی پڑھتے ہیں۔
- نیز یہ بھی ثابت ہوا موالیوں اور عام لوگوں کی نماز میں فرق ہوتا ہے۔

اب ہم آپ کے سامنے امام علیہ السلام کی مکمل نماز پیش کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام اپنی نماز میں

کیا پڑھتے تھے۔

بحارالانوار ج ۸۴ ص ۲۰۶' ۲۰۷' ۲۰۸' ۲۰۹

نمازِ امام علیہ السلام

ایک شخص مولا جعفر الصادق علیہ السلام کے پاس آیا۔ نماز کے متعلق دریافت کیا' امام علیہ السلام نے بالترتیب نماز بیان فرمائی۔

قیام: ثم تکبر تکبیرتین وتقول

دعاءِ توجہ

وجهتُ وجهي لِلّذِي فطر السمٰوات والارض حنيفاً علىٰ ملة ابراهيم و دين محمد و ولاية امير المومنين على ابن ابى طالبٌ مسلماً وَمَا انا من المشركين اِن الصلاتي و نسكي و محياى و مماتي لِلّٰه ربِّ العالمين ولا شريك له و بذالكَ امرت و أنامن المسلمين لا اِلهَ غيرك ولا معبود سواكَ

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمٰن الرحيم (بلندآواز سے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد کیا کرنا ہے۔

عند افتتاح الصّلاة ذكر الله و ذكر رسول الله واجعل و احداً مِنَ الائمة نصب عينكَ

پھر آپ افتتاح نماز اللہ تعالیٰ کے ذکر' اُس کے رسولؐ کے ذکر سے کریں اور چہاردہ معصومین علیہم السلام میں سے کسی معصومؑ کو اپنی آنکھوں کے سامنے نصب کرلیں۔

○ ثم تقراء فاتحۃ الکتاب...... پھر سورۃ الحمد پڑھیں پھر کوئی اور سورۃ تلاوت کریں۔

اسی طرح دوسری رکعت میں بھی عمل کریں۔

رکوع وقل فی رکوعكَ بعد التکبر۔ رکوع میں جا کر یہ پڑھیں:

اللھم لكَ رکعت ولكَ خشعت وبك اعتصمت' ولك اسلمت' وعلیكَ توکلت انت ربی خشع لك قلبی و سمعی وبصری و شعری و بشری و مُخی و لحمی ودمی و عصبی و عظامی وجمیع جوارحی وما اقلت الارض منی غیر مستنکف ولا مستکبر لِلّٰہ ربِّ العالمین لا شریكَ له و بذالكَ امرت سبحان ربی العظیم وبحمدہٖ آخری جملہ کو تین یا پانچ مرتبہ کہیں۔

سجدہ اللھم لكَ سجدت وبك امنت' ولك اسلمت' وعلیكَ توکلت انت ربی سجدلك وجھی۔ وشعری و مخی و لحمی و دمی و عصبی و عظامی سجدوجھی البالی الفانی الذلیل المھین للذی خلقه و صورہٗ و شق سمعه و بصره تبارك اللّٰه احسن الخالقین سبحان ربیّ العلیٰ و بمحمدہٖ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ

پھر دوسری رکعت۔ سورۃ الحمد کے بعد سورہ اخلاص پھر دعاء قنوت پھر رکوع مثل سابق پھر سجدہ مثل سابق پھر تشہد

تشہد امام علیہ السلام

تشہد کاملہ طویل تشہد جس میں آپ نے ولایت امیر المومنین کی گواہی دی ہے رجوع فرمائیں۔

بحار الانوار ج ۸۴ ص ۲۰۸' ۲۰۹

درود شریف اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی و علیِّ مرتضیٰ و فاطمة الزھرآء والحسن و الحسین وعَلٰی الائمة الراشدین من آلِ طٰهٰ و یٰس بلکہ اس سے طویل ترین درود شریف موجود ہیں۔

سلام کس طرح کہنا ہے

السلام علیکَ ایھّا النبیَ ورحمۃ اللہِ وبرکاتہ

السلام علیکَ وعَلیٰ اھل بیتکَ الطیبین

السلام علینا وَعلیٰ عبادِ اللہ الصالحین

ہم نے یہاں بطور نمونہ امام علیہ السلام کی بتائی ہوئی نماز پیش کی ہے۔ آپ خود فیصلہ فرمائیں کیا نیت سے لے کر سلام تک آپ یہی نماز پڑھتے ہیں۔

- کیا آپ یہی درود پڑھتے ہیں جو مولاؑ نے بیان فرمایا۔
- کیا آپ کا تشہد یہی ہے جو مولاؑ نے بیان فرمایا۔
- کیا آپ یہی سلام پڑھتے ہیں جو مولاؑ نے بیان فرمائے۔
- کیا آپ نماز پڑھنے سے پہلے اپنے سامنے کسی معصومؑ کو نصب کرتے ہیں۔

شہادت ثالثہ ہی اوجب الواجبات

سورۃ الصف آیت ۲۔۳

آیاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَالَا تَفۡعَلُوۡنَ

اے ایمان والو وہ بات کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے۔

کَبُرَ مَقۡتاً عِنۡدَاللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَالَاتَفۡعَلُوۡنَ

اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ وہ بات کہو جو خود نہ کرو۔

قارئین کرام!

- ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا کلام بصورت قرآن موجود ہے اللہ تعالیٰ نے سختی سے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو بات تم خود نہیں کرتے وہ کہتے کیوں ہو۔
- اور یہ حکم اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو دیا ہے۔

- اب مومن کی علامت یہ ہے کہ جو کہے اُسے خود کر کے دکھائے۔
- اب تک ہم درجنوں فرامین معصومینؑ پیش کر چکے ہیں جن کا حکم دیا گیا ہے کہ جہاں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھو فلیقل علی امیر المومنین ولی اللہ وہاں تیسری گواہی ضرور دو اور پھر سرکار امام صادق علیہ السلام اپنے بیان کردہ تشہد میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی درج فرمائی ہے۔
- اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کیا امام علیہ السلام نعوذ باللہ قرآن کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں، ہرگز نہیں۔
- اب قرآن پاک کا حکم ہے کہ جو کہتے ہو وہ کر کے بھی دکھاؤ۔
- اب اگر امام علیہ السلام خود تشہد میں ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی نہ دیتے تھے تو پھر لوگوں کو یہ شہادت دینے کا حکم کیوں دیا۔
- کیا امام علیہ السلام نے قرآنی احکام کی خلاف ورزی کی ہے۔
- اگر خلاف ورزی نہیں کی تو پھر قرآن پر عمل پیرا ہوتے ہوئے لوگوں کو وہی کچھ پڑھنے کا حکم دیا جس پر خود عمل کرتے تھے۔

اب قول و فعل معصوم برطابقت قرآن یہ ثابت کرتا ہے کہ ولایت امیر المومنین کی گواہی واجب ترین فریضہ ہے۔

قارئین کرام! فقہ کامل مجلسی اول ص ۳۱ مصدقہ فقیہ اہل بیت سید شہاب الدین مرعشی ابوبصیر سرکار صادق آل محمد علیہ السلام سے جو تشہد درج کیا ہے اُس میں صاف لکھا ہے کہ "سنت" ہے کہ تشہد اس طرح پڑھیں۔ اس تشہد میں سرکار کی امامت وصایت ولایت کی گواہی موجود ہے۔

اب لفظ سنت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ تشہد میں ولایت کی شہادۃ کاملہ کا ادا کرنا فعل نبوی اور فعل امام ہے کیونکہ قرآن کا حکم ہے جو کہتے ہو وہ کر کے دکھلاؤ۔

مزید وضاحت

کتاب القطرہ فقیہ اہل بیت سید احمد مستنبط ج ۱ ص ۱۹۳۔ کتاب الروضۃ

بِاسنادہ عن الصّادق علیہ السّلام اَنّہٗ قَالَ وِلَایَتِیْ لِعَلِیٍ ابن اَبی طالبٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ وِلَادَتِیْ مِنْہُ لِاَنَّ وِلَایَتِیْ لِعَلِیٍّ فَرْضٌ وَوِلَادَتِیْ مِنْ عَلِیٍ فَضْلٌ

اسناد کے ساتھ سرکار صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔

مولا فرماتے ہیں مجھے علیؑ کی ولایت علیؑ کا بیٹا ہونے سے زیادہ محبوب ہے کیونکہ ولایت علیؑ واجب ہے اور علیؑ کا بیٹا ہونا فضیلت ہے۔

پھر اسی کتاب الروضۃ ص ۱۳۳ ح ۹۲۔ بحار الانوار ج ۳۹ ص ۲۹۹ ح ۱۰۵

قَالَ علیہ السلام وِلَایَتِیْ لِاٰبَائِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَسَبِیْ وِلَایَتِیْ لَھُمْ تَنْفَعُنِیْ مِنْ غَیْرِ نَسَبٍ وَنَسَبِیْ لَا تَنْفَعُنِیْ بِغَیْرِ وِلَایَۃٍ

حضرت فرماتے ہیں مجھے میرے بابا کی ولایت اپنے نسب سے زیادہ پیاری ہے۔
ولایت غیر نسب کو فائدہ دے سکتی ہے مگر نسب ولایت علیؑ کے بغیر بے فائدہ ہے۔

قارئین آپ نے غور فرمایا۔ وارث شریعت امام نے کس قدر ولایت امیر المومنین کی اہمیت کی وضاحت فرمائی ہے۔

- فرمایا مجھے علیؑ کا بیٹا ہونے پر اتنا فخر نہیں ہے جتنا علیؑ کی ولایت پر ہے۔
- بیٹا تو ایک فضیلت ہے مگر ولایت فرض اور واجب ہے۔
- نسب ولایت کے بغیر نہیں بچا سکتا لیکن ولایت غیر نسب والوں کو بچا سکتی ہے۔
- اگر نسب مجہول ہے تو پھر اور زیادہ واجب ہے کہ ولایت امیر المومنین سے تمسک رکھو اور شہادت ثالثہ کا ملہ کو اپنی عبادات کا محور قرار دو تو پھر نسب کوئی نہیں پوچھے گا۔
- اگر نسب ٹھیک بھی ہے لیکن انکار ولایت کرو گے تو صحیح النسب بھی مشکوک النسب ہو

جائے گا۔

❖ جس ولایت کو امام فرض و واجب سمجھیں تو پھر اُس ولایت کی اہمیت کی گہرائیوں تک کوئی طیر انسانی تو کجا ملک مقرب نبی و مرسل نہیں پہنچ سکتا۔

شہادت ثالثہ کاملہ کا بالجہر پڑھنا

ہم اشارۃً اس پر بحث کر چکے ہیں۔ بعض لوگ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں چونکہ سرکار ختمی مرتبت کو بالجہر ولایت علیؑ کی گواہی تشہد میں دینے سے منع کیا گیا لہٰذا یہ مستحب ہے نہ کہ واجب۔

ہم ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ بالجہر پڑھنا واجب ہونے کی دلیل نہیں اور اخفاتی پڑھنا مستحب ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ اگر بالجہر پڑھنا ہی واجب ہونے کی دلیل ہے تو پھر یہ سمجھ لینا چاہیئے

O کہ اس آیت کو سورہ حجر کی آیت نے منسوخ کر کے اعلانیہ بالجہر پڑھنے کا حکم صادر فرما دیا لہٰذا یہ گواہی واجبات سے ہے۔

O قرآن حکیم نے اس پر ایک اور دلیل قاطع پیش کی ہے۔

پارہ ۶ پہلی آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعاً عَلِيماً

اللہ بری باتوں کا بالجہر کرنا پسند نہیں کرتا مگر جن پر ظلم ہوا ہو جو مظلوم ہو۔

ثابت ہوا مظلوم کی گواہی بالجہر پڑھنا اللہ کو پسند ہے کیونکہ سننے والا ہے اور جاننے والا بھی۔

اب آپ زیارت امیر المومنین علیہ السلام کو اگر غور سے پڑھیں تو سمجھنے میں دیر نہیں لگتی۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ الْمَظْلُوْم سلام ہو آپ پر اے اول مظلوم۔

یعنی سب سے اول مظلوم ہی امیر المومنین علیہ السلام ہیں لہٰذا مظلوم کی گواہی بالجہر قرآن ورحمٰن کا فیصلہ ہے۔

سورۃ البقرہ میں ارشاد ہوتا ہے

لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ فَمَنْ يَكْتُمْهَا فَاِنَّهُ اٰثِمٌ قَلْبُهُ :

ایک خاص شہادۃ کومت چھپاؤ جو اس کو چھپائے گا وہ دل کا گنہگار ہوگا۔

سرکار علامہ حائری علی اللہ مقامہ موعظہ غدیر یہ میں لکھتے ہیں اس سے مراد ولایت علیؑ کی شہادت ہے۔

قارئین اللہ تعالیٰ کبھی مستحبات نہ بجالانے والے کی مذمت نہیں کرتا۔ مذمت ہمیشہ واجبات کے تارک کی ہوتی ہے۔

شہادت ثالثہ کو چھپانا ہی ظلم ہے

سورہ بقرہ:

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی طرف جو شہادت واجب ہے اُس کو چھپانے والا اظلم ہے یعنی ظالم ترین شخص ہے۔

تفسیر امام حسن عسکری و دیگر تفاسیر میں واضح ہے اس گواہی سے مراد امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام کی گواہی کو چھپانے والا اظلم ہے یعنی بہت بڑا ظالم۔

ثابت ہوا علی علیہ السلام اول مظلوم ہی اس گواہی ولایت کے چھپانے کی وجہ سے ہیں۔ لہٰذا اس مظلوم کی ولایت کی گواہی بالجبر پڑھنا ہی اطاعت خدا اور رسول ہے اور فرمان قرآن ہے۔

اب ذرا ٹھنڈے دل سے فیصلہ کرو کہ وہ کون سی گواہی ہے جسے صدیوں سے چھپایا جا رہا ہے۔

- یہ کوئی ایک گواہی ہے۔
- یہ ایک سے زیادہ نہیں ہیں۔
- لہٰذا یہ کسی دنیاوی مقدمہ کی گواہی نہیں ہو سکتی اس لئے کہ مقدمہ میں ایک گواہ کا ہونا خلاف قانون الٰہیہ ہے بلکہ تین یا چار جتنے بھی زیادہ سے زیادہ گواہ ہوں تو مقدمہ ثابت ہوتا ہے۔
- یہ صرف ایک گواہی اس لئے کہلاتی ہے کہ یہ ولایت علیؑ کی گواہی ہے۔

ایک اور اظلم کی نشان دہی

سورۃ البقرۃ آیت ۱۱۴

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ

(ترجمہ) بہت بڑا ظالم ہے وہ جو اللہ تعالیٰ کی مساجد (ایک نہیں تمام مساجد) میں اللہ ہی کے اسم کے ذکر سے روکتا ہے۔

قارئین کرام! نیت سے لے کر سجدہ شکر تک کلمہ طیبہ سے لے کر اذان و اقامت تک سب کی سب مسجد میں ادا کی جاتی ہیں۔ ان سب میں اللہ کا بار بار ذکر آتا ہے مگر آج بنو اُمیہ و بنو عباس تک کوئی ایک مثال نہیں ملتی ہے جس میں یہ کہا گیا ہو کہ مساجد میں اللہ کا ذکر نہیں کرنا چاہیے۔

تو پھر وہ کون سی قسم کا اسم رب ہے جس کا ذکر مساجد میں کرنے سے روکا جاتا رہا' روکا جاتا ہے' روکا جاتا رہے گا۔ وہ ایک ہی اسم ہے جسے علیؑ کہتے ہیں ولی کہتے ہیں کیونکہ ''معانی الاخبار'' میں شیخ صدوق اور مفاتیح الجنان مترجم حافظ ریاض حسین نجفی قبلہ میں زیارت امیر المومنین میں یہ جملہ موجود ہے۔

سَلَامٌ عَلٰى اِسْمِ اللّٰهِ الرِّضٰى

اے اللہ کے اسم علیؑ پر میرا اسلام

وہ صرف اسم مبارک علیؑ ہے جس کو ادا کرنے سے ہر مسجد میں روکا جاتا ہے۔ اظلم کسی مستحب کے تارک کو نہیں کہا جاتا واجب کے تارک کو کہا جاتا ہے۔ اس آیت کے تحت علی علیہ السلام اول مظلوم ہیں لہٰذا مظلوم کا ذکر با لجہر کرنا حکم خداوندی ہے۔

قرآن اور وجوب ولایۃ

سورۃ المائدہ آیت ۶۷

آخری حج سے رسول مکرم واپس تشریف لا رہے تھے کہ ایک لق و دق صحرا میں جبکہ گرمی عروج پر تھی کوئی سایہ دار درخت نہیں تھا اچانک نزول وحی ہوا۔

يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَاأُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنَ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَايَهْدِي الْقَومَ الْكٰفِرِيْنَ○

(ترجمہ) اے رسولؐ جو کچھ آپؐ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تو نے ایسا فعل نہ کیا تو تو نے اُس کی رسالت کو پہنچایا ہی نہیں اور اللہ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ بے شک اللہ قوم کافرین کو ہدایت نہیں کرتا۔

قارئین! اس آیت کو فریقین نے اپنی اپنی کتب احادیث میں درج فرمایا ہے۔ ہمیں اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

یہ بھی اظہر من الشمس ہے اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد حضورؐ نے باقاعدہ اعلان واذان کے بعد ولایت امیر المومنین علیہ السلام کا اعلان کیا اور یہ غدیر کی پہلی نماز تھی جس میں بالجہر رسول اللہؐ نے ولایت علیؑ کی گواہی دی جیسا کہ سابقہ صفحات میں اس کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

اس آیت سے ہمیں مندرجہ ذیل معلومات حاصل ہوئیں۔

○ یہ آیت مقام خم پر نازل ہوئی۔
○ اس آیت میں کوئی ایسا فعل سرانجام دینے کو کہا گیا جس سے دین نامکمل تھا۔
○ اس آیت میں اللہ نے اپنے رسول کو امر دیا، حکم دیا۔
○ ہر امر اور حکم واجبات میں شمار ہوتا ہے۔
○ امر کبھی مستحب نہیں ہوتا۔
○ اس امری حکم کو نہ بجالانے پر رسول اللہ کو اپنی رسالت چھن جانے کا خطرہ تھا۔
○ کیا یہ ایک مستحب امر تھا جس کے نہ بجالانے پر دین نامکمل، شریعت نامکمل، نعمتیں نامکمل۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا خدشہ تھا۔
○ جس کام کو اگر رسول مکرمؐ نہ بجالائیں تو عہدہ رسالت خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

کیا یہ ایک مستحب حکم تھا۔

- بلکہ ''امالی'' میں شیخؒ نے حدیث نقل کی ہے کہ اگر ولایت علیؑ کا اعلان سر عام آج نہ کیا گیا تو مجھ رسول کے اعمال حبط ہو جانے کا ڈر ہے۔
- جس کی ولایت کے بغیر اعمال رسول حبط ہو سکتے ہیں اُس کی ولایت کے بغیر ہماری نمازیں قابل قبول کیسے ہو سکتی ہیں۔

اب سرور دو جہاںؐ نے اعلانِ ولایت فرما دیا۔ استحبابی حضرات کے چہرے اُترنے شروع ہو گئے۔

آیت نازل ہے۔ المائدہ آیت ۳

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ

(ترجمہ) آج کچھ لوگ مایوس ہو کر تمہارے دین سے کافر ہو گئے ہیں تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو۔

- قارئین! یہ آیت بھی اسی سورۃ مائدہ کی ہے۔ بتایئے آخری حج کے بعد قافلہ رسولؐ میں کتنے کافر لوگ شامل تھے۔
- ایک لاکھ ساٹھ ہزار یا کم و بیش حاج قافلہ رسولؐ میں شامل تھے۔
- یہ لوگ آج کیوں مایوس ہوئے۔ مایوسی کی وجوہات کیا تھیں؟
- مایوس ہونے والوں کو کافر کیوں کہا گیا۔
- آیت بتا رہی ہے ولایت علیؑ اوجب الواجبات سے ہے۔
- اس ولایت سے مایوس ہونے والا غدیری کافر کہلاتا ہے۔
- مستحبات کا انکار کرنے والا کبھی کافر نہیں ہوا کرتا۔
- کافر ہمیشہ واجبات کے منکر کو کہتے ہیں۔

اب ولایت علیؑ کے اعلان کے بعد اسی آیت کا دوسرا حصہ نازل ہوا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمْ

اَلْاِسْلَامَ دِیْنًا

آج کے دن میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کیا اور تم پر نعمتیں تمام کر دیں اور تمہارے دین و اسلام پر راضی ہوا۔

- دین تھا مگر اس سے پہلے مکمل نہیں تھا۔
- دین مکمل ہوا ولایت علیؑ علیہ السلام سے۔
- چونکہ دین نماز' اذان' اقامت' کلمہ طیبہ کا مجموعہ کہلاتا ہے لہٰذا دین نماز' کلمہ' اذان و اقامت' تشہد سب بغیر گواہی ولایت کے نامکمل سمجھی جائیں گی۔

اسی لیے کہا گیا نماز جنت کی چابی ہے اور ولایت نماز کی چابی ہے جس طرح نماز کے بغیر دروازہ جنت نہ کھلے گا اسی طرح ولایت کی گواہی کے بغیر نماز مقفل رہے گی جنت کے قریب نہ جا سکے گی۔

قارئین! یہ دو آیات سورہ مائدہ کی ہم نے درج کیں اور ان پر تبصرہ مختصراً کیا گیا۔ اب ہم اسی سورۃ مائدہ کی ایک آیت پیش کرتے ہیں۔

جب ولایت کا اعلان ہو چکا۔ وجوب ولایت کا وہ لمحہ جس کا ہر موالی کو انتظار تھا ہر چشم نے دیکھا تو کئی صحابہ کی آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے چھلک اٹھیں تو فوراً آیت نازل ہوئی۔

اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ O

(المائدہ آیت ۸۲)

(ترجمہ) جب وہ سنتے ہیں اس بات کو جو رسول کی طرف نازل کی گئی تو اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے چھلک اُٹھتی ہیں وہ حق کے عارف ہوتے ہیں اور وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے۔ ہمیں گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔

یہ سب کی سب ایک ہی سورہ کی آیات ہیں۔

- جس کی آیت میں ولایت پہنچانے کا حکم ہے وہ سورۂ مائدہ ہے۔

- جس آیت میں ولایت کے منکر مایوس ہو کر کافر ہو گئے وہ بھی سورہ مائدہ ہیں۔
- جس آیت میں تبلیغ ولایت کر کے دین کو اکمل ہونے کی سند ملی وہ سورہ مائدہ ہیں۔
- جس آیت میں منظر غدیر دکھایا گیا اور لوگ حق کے عارف ہو کر رونے لگے اور کہنے لگے ہمارے پروردگار ہم ایمان بھی اس پر لا چکے ہیں اب ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔ یعنی ہم علیؑ کی ولایت کی گواہی دینے والے ہیں۔ یہ آیت بھی سورہ مائدہ میں ہے۔
- جس آیت میں قول مظلوم بالجہر کہنے کو پسند کیا گیا وہ بھی سورہ مائدہ میں۔

تو ثابت ہو گیا ولایت عظمیٰ کی گواہی اوجب الواجبات سے ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں:

- اس آیت غدیر میں تشہد میں علی ولی اللہ پڑھنا کہاں ہے۔
- ہم اُن سے سوال کرتے ہیں کہ پورے قرآن میں تشہد پڑھنا کہاں لکھا ہوا ہے اگر ہے تو آیت کی نشان دہی کیجئے ورنہ بتایئے آپ ایک غیر قرآنی فعل نماز میں کیوں ادا کرتے ہیں۔
- اب بتائیں کون سی نص جلی کے تحت آپ نے فجر کی دو رکعت' ظہرین کی چار چار رکعت' مغرب کی تین رکعت' عشا کی چار رکعت آپ نے تعین کیں' وضاحت فرمائیں۔
- آپ نے جو تسبیح رکوع میں ادا کی قرآن کے کس پارے' کس آیت میں لکھا ہوا ہے۔
- آپ نے ایک رکعت میں دو سجدے کس آیت کے تحت ادا کیے' وضاحت فرمائیں۔
- جو تسبیح آپ نے سجدے میں ادا کی قرآن کی کون سی سورہ میں ہیں وہ اسی طرح موجود ہے۔
- آپ نے کس آیت سے یہ اخذ کیا کہ نماز واجب ہے۔ قائم کرنا یا نماز کی حفاظت کرنا تو ملتا ہے لفظ واجب جبکہ خود عربی لفظ ہے یہ کہاں سے لیا۔

جس طرح یہ سب کچھ ایسی نصوص جلی و قرآنی کے تحت موجود ہیں اسی طرح آیۃ بلغ میں تو امر خدا

ہے امر وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

جس طرح اقیموا الصّلوٰۃ نماز قائم کرو۔ یہ امر ہے لہٰذا واجب ہے۔

اسی طرح بَلِّغْ مَاأُنْزِلَ اَلَیْكَ مِنْ رَبِّكَ یہ امر خالق ہے یہ بھی وجوب کا حکم رکھتا ہے۔

اس لیے کہ اس کے بغیر دین نامکمل، نعمتیں ناتمام۔ اللہ تعالیٰ

ناراض۔ یہی اس کے وجوب کی بہت بڑی دلیل ہے۔

علل الشرائع ص ۷ پر باسناد حضرت صادق علیہ السلام ایک حدیث موجود ہے کہ ہر زمانہ کے لوگ یہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ وہ جس نے کسی زمانہ کو بغیر امام معصومؑ کے خالی نہیں چھوڑا جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت بغیر حجۃ خدا کو تسلیم کیے ہوئے کی اُس نے غیر اللہ کی عبادت کی۔

آیئے اب ہم امالی شیخ صدوق سے ایک حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کرتے ہیں۔

وجوب ولایت

امالی شیخ صدوق۔ مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنینؑ میں وجود شہادۃ ثالثہ پر ایک نہایت مستند حدیث موجود ہے۔

عن ابی الحمراء قال: قال بی رسول اللّٰہ (ص) یوماً یا ابا الحمرا انطلق وادع مائۃ من العرب و خمسین رجلا من العجم و ثلاثین رجلا من القبط و عشرین رجلا من الحبشہ۔

غلام سرکار رسالت مآب (ص) کہتا ہے کہ ایک دن مجھے حضور نے فرمایا اے ابی الحمراء جاؤ ایک سو آدمی عربی پچاس عجمی تیس قبطی اور بیس حبشی بلا کر لاؤ

قال فَذَھَبْتُ کہتا ہے میں گیا **فَاَتَیْتُ بِھِم** انہیں بلا لایا۔

فقام رسول اللّٰہ (ص) فصف العرب ثم صف العجم خلف العرب ثم صف القبط خلف العجم ثم صف الحبشتہ خلف القبط○

سرکار دو جہاں اُٹھے سب کے آگے عربیوں کی صف پھر اُس کے پیچھے عجمیوں کی صف

پھر اُس کے پیچھے قبطیوں کی صف پھر اُس کے پیچھے حبشیوں کی صف بنوائی۔

ثم حمد الله وأثنى عليه بمحامدٍ لم تسمع الخلائق مثلها۔

پھر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثناء بیان فرمائی کہ خلق خدا نے ایسی حمد وثنا پہلے نہیں سنی تھی۔

ثُمَّ قال يا معاشر العرب والعجم و القبط والحبشة

پھر فرمایا! اے عرب کے رہنے والو اے عجمیوں اے قبطیو اے حبشہ کے رہنے والو۔

شهادة لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ أَنَّ عَلِيّاً اَمِيْرَ الْمُومِنِيْنَ وَلِيّ الله

فرمایا گواہی دینے پر اللہ کے تعالیٰ کے سوائے کوئی معبود نہیں وہ واحدہ لاشریک محمد اُس کے عبد اور رسول ہیں علیؑ اس کے بنائے ہوئے امیر المومنین ولی اللہ ہیں۔ یہ گواہی دیتے ہو۔ سب نے کہا "نعم" گواہی دیتے ہیں۔

قال اللّٰهُمَّ اشهد حتىٰ قالها ثلاثة

پھر فرمایا اے اللہ گواہ رہنا یہ تین مرتبہ دہرایا۔

ثم قال يا عليٌّ ائتنيء بدواة و بياض فاتاه

پھر فرمایا یا علیؑ مجھے کاغذ' قلم' دوات دو پس علیؑ نے لکھنے کا سامان دیا:

وقال اكتب اے علیؑ لکھو بسم اللهِ الرحمٰن الرحيم

هذا ما اقرت به العرب و العجم والقبط والحبشة

یہ اقرار نامہ یہ حلف نامہ منجانب عرب' عجم قبط اور حبشہ کی طرف سے ہے۔

اقروا بان لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه وحده لاشريك له وَأَنَّ محمداً عبدهٗ وَرَسوله وأن علياً امير المومنين ولى الله

انہوں نے میرے سامنے ان تینوں گواہیوں کا اقرار کیا کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہ ہے وہ واحدہ لاشریک' محمد اُس کے عبد خاص اور رسول ہیں علی امیر المومنین ولی اللہ ہیں۔

ثم ختم الصحیفۃ پھر تحریر کو ختم کیا و دفع الی علی ابن ابی طالب اور یہ اسٹام حلف نامہ علی ابن ابی طالب کے سپرد کیا۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا حدیث سے ہم نے مندرجہ ذیل نتائج حاصل کیے۔

- یہ واقعہ مدینہ میں پیش آیا۔
- یہ واقعہ اعلان غدیر کے فوراً بعد مدینے پہنچنے پر پیش آیا۔اس لیے عجمی، قبطی، حبشی یہ سب ابھی موجود تھے۔اپنے اپنے ممالک کی طرف روانہ نہ ہوئے تھے۔
- عرب وعجم قبط، حبش یعنی پورے دنیا کی اقوام کے نمائندگان کو کیوں بلوایا۔
- کیاان سب لوگوں کو صرف ایک مستحب کی بجاآوری کیلئے بلایا گیا۔
- اقوام عالم سے یہ حلف نامہ تحریراً کیوں لیا گیا۔
- اقوام عالم کو مخاطب ہونے سے پہلے زبان رسالت مآب (ص) سے خود تین گواہیاں صادر ہوئیں گویا کہ سب سے پہلے عربی، عجمی، قبطیوں، حبشیوں کے سامنے خود اپنی زبان سے شہادۃ ثالثہ ادا کی۔
- اس کے یہ تینوں شہادات ان اقوام کی زبان سے ادا کروائیں۔
- اس کے بعد قلم دوات لے کر یہ تحریر لکھی۔میں نے یہ تینوں شہادات ہر ملک وقوم کے نمائندوں کو پہنچادی ہیں۔
- ان سب اقوام نے تینوں شہادات کا اقرار کرلیا ہے۔
- پھر یہ تحریراً حلفیہ بیان امیر المومنینؑ کے سپرد کیا۔
- کیا ایسا کوئی تحریری معاہدہ نماز، روزہ، حج، زکات وغیرہ کیلئے بھی کہیں اقوام عالم کے نمائندوں سے اس سے پہلے لیا گیا ہے اگر ہے تو نشان دہی فرمائیں۔
- کسی مستحب امر کیلئے رسول اللہؐ نے ایسی کوئی تحریر لکھی ہو تو نشان دہی فرمائیں۔
- دنیا بھر کی اقوام کے سامنے سب سے پہلے خود تین شہادات پڑھیں اور لوگوں کو بتایا۔

ولایت عظمیٰ کی گواہی ایسی ہے جو میں رسول بھی ادا کرتا ہوں۔

- رسول اللہ کا اشہد ان امیر المومنین علیاً ولی اللہ پڑھنا اس امر کی دلیل ہے یہ گواہی اوجب الواجبات سے ہے۔
- اس تحریری حلف نامہ میں

رسول اللہ (ص) نے عجم میں یہ پیغام عجمیوں کے ذریعے عرب میں عربیوں کے ذریعے قبط میں قبطیوں کے ذریعے، حبش میں حبشیوں کے ذریعے پہنچایا۔

الحمدللہ شکراً بصاحب العصر و الزمان

جو ہمیں پیغام رسالت ملا ہم نے اپنی اذان و اقامت و نماز میں یہ گواہیاں اوجب سمجھ کر ادا کر دیں، کرتے رہیں گے اور جو لوگ اس پاک شہادت عظمیٰ کو مبطل نماز قرار دیتے ہیں وہ نہ عربی ہیں نہ عجمی نہ قبطی نہ حبشی وہ کون سی چوتھی قوم ہے جو صریحاً انکار کر کے توہین رسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

یا علیؑ گواہ رہنا ہم آپ کی ولایت عظمیٰ کی گواہی اوجب الواجبات سمجھ کر اپنی نمازوں میں ادا کرتے ہیں ہمیں اس پر ثابت قدم فرمانا۔ثم آمین!

نزول قرآن کی ابتداء بھی ولایت
نزول قرآن کی انتہا بھی ولایت

قارئین کرام! سب سے پہلے وحی غار حرا میں نازل ہوئی اور وہ آیت مبارک یہ تھی۔

تفسیر برہان: **اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ** : یہ سورۃ اقراء سب سے پہلی سورۃ۔ سب سے پہلی آیت، سب سے پہلی اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول (ص) سے گفتگو۔ آخری آیت **آیۃ بلغ آیۃ الیوم اکملت لکم** ہے

پہلی آیت میں بھی حکم ولایت امیر المومنین علیہ السلام دیا گیا اور آخری آیت میں بھی حکم ولایت ہی دیا گیا گویا کہ پروردگار نے اپنے حبیب سے صاف صاف فرما دیا۔ میری

پہلی اور آخری بات صرف یہ ہے علی ولی اللہ پڑھاؤ۔ سارا کا سارا قرآن نازل ہی ولایت کے ابلاغ کیلئے کیا گیا۔

پہلی وحی اور ولایت علیؑ

عن علی بن ابراهيم الاويسی قال ابن عباس فخرج ذات اليوم إلیٰ جبل حراء فهتف به جبرئيل ولم يبدوله فغشی عليه اذا كانَ غداه فخرج رسول اللّٰه (ص) واذا هو بجبرئيل فی احسن صورته اطيب رائحة قال يا محمد ربكَ يقرئكَ السّلام ويقول لكَ انت رَسولی إلیٰ الثقلين فادعوهم إلٰی عبادتی وَانَ يقولوا لا اله الاّ اللّٰه محمد رَسولُ اللّٰه علیٌ ولی الله فقرب بِجنَاحهِ الارض فَنبع عِين ماء فتُرب رَسول الله منها وتوضّأ و عَملّمَه اقراء باسم ربك الذی خلق إلیٰ الخ و عرج جبرئيل الی السّماء وخرج رسول الله من حراء

ابن عباس آیۃ اقراء باسم ربک کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں ایک دن حضرت کوہ حرا پر تشریف رکھتے تھے۔ جبرئیل کی آواز سنی جبرئیل کو ایک خوبصورت اور پاکیزہ خوشبو کی صورت میں دیکھا۔ جبرئیل نے عرض کیا کہ پروردگار آپ پر سلام کہتا ہے اور اس نے پیغام دیا ہے کہ ہم نے تمھیں جن وانس کی طرف رسول بنا کر بھیجا لہٰذا جن وانس کو میری عبادت کی دعوت دو اور وہ یہ پڑھیں **لا اله الا اللّٰه محمد رسول الله علیٌ ولی الله۔**

اس کے بعد جبرئیل نے زمین پر پَر مارا ایک چشمہ جاری ہوا۔ آنحضرتؐ نے اُس چشمہ سے پانی پیا وضو کیا۔ اب جبرئیل نے عرض کی:

اقراء بِاسْمِ رَبِّكَ اے حبیب پڑھیے اپنے رب کے اسم کی مدد سے یہ سورہ دے کر جبرئیل پرواز کر گیا حضورؐ غار حرا سے نکلے۔

تبصرہ:

قارئین! اللہ تعالٰی نے اپنی پہلی وحی پہلی گفتگو پہلی آیت پہلی سورۃ اپنے حبیب کے سپرد کرنے سے بھی پہلے یہ حکم دیا کہ جن وانس کو میری عبادت کی دعوت دو۔

انہوں نے کہا میری عبادت تین شہادات پر مبنی ہے دو پر نہیں۔

لا اِلٰہ اِلاّ اللہُ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللہ علیٌ ولی اللہ

اللہ تعالٰی نے پہلے زبانِ رسالت سے علیؑ ولی اللہ جاری کروا کر پھر فرمایا'' اِقراء باسمِ رَبِّکَ '' اب اپنے رب کے اسم کی مدد سے پڑھو۔

ثابت ہوا پہلی وحی پہلے دن کی ابتدا بھی علیؑ ولی اللہ تھی اور آخری وحی آخری آیت آخری خطبہ آخری حج کے موقع پر جو آخری وحی بھیجی اُس میں بھی بڑے جابرانہ لہجے میں حکم ہوا۔

بلّغ ما انزل عَلَیْکَ مِن ربکَ ولایت علیؑ آج فعلاً پہنچا دو۔ اگر آج ولایت علی بالجہر اپنی تشہد نماز میں ادا نہ کی تو تو نے میری رسالت نہیں پہنچائی۔

جب ولایت پہنچادی۔ نماز میں پڑھ کر سمجھا دی پھر آیہ نازل ہوئی ''اَلْیَومَ اَکْمَلْتُ لکم دینکم''

آج ولایت کے پہنچانے کے بعد میں نے تیرے دین کو مکمل کیا آج ہی میں راضی ہوا ہوں۔

قارئین! آخری اور پہلی بات صرف اور صرف ولایت علیؑ کی تھی۔

تو پھر ملاں جی کس قانون خداوندی کے تحت شہادۃ ثالثہ کو مبطل نماز گردانتے ہیں۔

زبان معصوم سے ولایت کا اوجب ہونا

عیون اخبار الرضاج ۲ ص ۱۹۷ عربی

حضرت امام رضا علیہ السلام ایک شخص عبد السلام کے کسی مسئلے کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

یا عبد السّلام امنکر انت لما اوجب اللہ تعالٰی لنا من ابولایۃ کما

ینکرہ غیرک؟ قلت معاذاللہ بل آنا مقر بولایتکم۔

اے عبدالسلام کیا تم بھی دوسروں کی طرح ہماری اللہ کی طرف سے اوجب ولایت کے منکر ہو۔

عرض کی معاذ اللہ ایسا نہیں ہے میں تو آپ کی ولایت کا اقرار کرتا ہوں۔

سرکار امام ضامن علیہ السلام نے یہ بات عیاں کر دی کہ ہماری ولایت اوجب ہے مگر لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔

دنیا کا کوئی شخص بزبان معصومؑ یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ کسی معصوم نے یہ فرمایا ہو کہ ہماری ولایت مستحب ہے یا مبطل اعمال ہے۔

قیامت تک کوئی ثابت نہیں کر سکتا اور ہرگز نہیں کر سکتا۔

ولایت حق ہے فرض ہے اوجب ہے

لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَاَ كَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ وَكَثِيْرٌ مِنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُوْنَ (المائدہ ۶۶)

تاویلہ ماروا الشیخ محمد بن یعقوب عن محمد بن اسماعیل عن فضل بن شاذان عن حماد بن عیسیٰ عن ربعی بن عبداللہ عن ابی جعفر علیہ السلام "قال الولایۃ"

اَنَّ ولایتہ حق وَفرض" اَوجبھا اللہ عَلیٰ الخلق (تفسیر تاویل الآیات ج ۱ ص ۱۵۵ اصول کافی ج ۱ ص ۴۱۳ بحار ج ۲۳ ص ۳۸۷ البرہان ج ۱ ص ۴۸۷)

ولایت امیر المومنین حق ہے، فرض ہے، اوجب ہے مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ مکمل حدیث و تفسیر آیت کیلئے مندرجہ بالا کتب سے رجوع فرمائیں۔

مارواه محمد بن يعقوب عن محمد بن يحييٰ عن سلمة بن الخطاب عن على ابن يوسف عن العباس ابن عامر عن احمد بن رزق الغمثانى عن محمد بن عبدالرحمن عن ابى عبدالله عليه السلام۔

قال ولايتنا ولاية الله لَمْ يبعث الله نبياً الا بها

فرمایا ہماری ولایت اللہ تعالیٰ کی ولایت ہے کوئی نبی نہ بن سکا جب تک اُس نے ہماری ولایت کا اقرار نہ کرلیا۔

قارئین! اگر اللہ کی ولایت مستحب ہے تو پھر آل محمدؑ کی ولایت بھی مستحب ہوگی۔ اگر اللہ کی ولایت اوجب ہے تو یقیناً ولایت علیؑ بھی اوجب ہے۔ (الکافی ج ۱ ص ۴۴۷ البرہان ج ۴ ص ۱۴۸ بحار ج ۲۶ ص ۲۸۱ بصائر الدرجات تاویل الآیات ج ۱ ص ۱۵۵)

ولایت امیر المومنین اور توحید لازم وملزوم ہیں

الھدایۃ الکبریٰ ص ۴۴۲ بیروت عالم ربانی عبداللہ الحسین بن حمدان الخصیبی المتوفی ۳۳۴ ھجری ایک طویل حدیث مفضل بن عمر صحابی سرکار صادق علیہ السلام مروی ہے جس کے آخر میں سرکار فرماتے ہیں:

وَلَا يُقبلَ ُ اللهُ من موحد تَوحِيدَهُ اِلَّا بولايَتُنَا

اللہ کسی موحد توحید پرست کی توحید قبول نہیں کرتا مگر ہمارے ولایت کے ساتھ۔

یعنی توحید اور ولایت لازم وملزوم شرط ومشروط ہیں۔ گواہی توحید بغیر گواہی ولایت کے قبول ہو ہی نہیں سکتی۔

توحید وولایت کا مشروط ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ ولایت اوجب الواجبات سے ہے۔

....

الاختصاص میں شیخ مفید اور امالی میں شیخ صدوق نے ایک طویل واقعہ کے بعد یہ جملہ لکھا ہے۔

لَا يَجوُز التوحيد اِلَّا بولاية على ابن ابى طالبؑ

ولایۃ علیؑ کے بغیر توحید قابل قبول رہتی ہی نہیں تو پھر کس منطق، فلسفہ سے یہ لوگ ظن و قیاس پر مبنی فتویٰ دے کر ولایت علیؑ کو مبطل نماز گردانتے ہیں۔ قارئین ولایت امیر المومنین علیہ السلام پر اس قدر احادیث و آیات ہیں جن کا شمار ناممکن ہے ہم اسی جگہ پر اس باب کو تمام کرتے ہیں۔ مولائے کائنات ہمیں شہادۃ توحید، شہادۃ رسالت، شہادۃ ولایت پر قائم رہنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین!

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِيْنَ بِوِلَايَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَوْلَادِهٖ الْمَعْصُوْمِيْنَ

والسلام و یا علیؑ مدد

سگ در فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا

بندۂ سرکار حجۃ علیہ السلام

تنصیر منزل حسین روڈ، امامیہ کالونی، لاہور

۱۳۔ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

یوم ظہور امیر المومنین علیہ السلام

نثار عباس نقوی الجہادی

مِصْبَاحُ الْمُتَهَجِّد

الشیخ الطائفة رئیس مذهب الامامیة

أبی جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی

سنہ ۱۳۱۳ھ ذوالحجۃ الحرام

التشهد فی الرابعة علی ما وصفناه قلت بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى كُلُّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الطَّاهِرَاتُ الزَّاكِيَاتُ الرَّائِحَاتُ الْغَادِيَاتُ النَّاعِمَاتُ لِلّٰهِ مَا طَابَ وَطَهُرَ وَزَكٰى وَخَلَصَ وَمَا خَبُثَ فَلِغَيْرِ اللهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَشْهَدُ اَنَّ اللهَ رَبِّيْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِيًّا نِعْمَ الْوَلِيُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ

عکس فتوی آیۃ اللہ العظمی سید عبداللہ شیرازی

بقصد رجاء تشہد میں علیؑ اور باقی گیارہ ائمہ کی امامت کی گواہی دینا جائز ہے

بسمہ تعالیٰ

سماحۃ آیۃ اللہ العظمی الامام الشیرازی ادام اللہ ظلہ

بعد تقدیم التسلیمات نرجو الاطلاع علی ما نذکر فیما یلی

هل یجوز ان یقول المصلی فی التشهد بعد الشهادتین اشهد ان علیا و الائمة الاحد عشر من ولده حجج الله عملاً بما رواه النوری فی مستدرک الوسائل عن الرضا ؑ بقصد القربة المطلقة لا الجزئیة بینوا توجروا ؟

الاحقر مقلدکم
حیدر عباس النجفی
537 سی گل گشت ملتان پاکستان

بسمہ تعالی

یجوز رجاء لا بقصد الورود و ونیۃ الجزئیۃ
۵ ج ۲ سنۃ ۱۴۰۲
شیرازی

Presented by Ziaraat.Com

عکس فتویٰ حضرت آیۃ اللہ سید محمد شیرازی مجتہد اعظم قم مقدسہ ایران

بقصد رجاء تشہد میں ولایت امیر المومنین کی گواہی دینا جائز ہے۔

باسمه تعالی

هل یجوز ان یزاد فی التشهد ما رواه بعض
العلماء والنجف الاشرف فی کتابه الفطرة ج ۱ ص ۲۲۰
وما نقله ابی بصیر عن الصادق علیه السلام و
اشهد ان ربی نعم الرب وان محمدا نعم الرسول
وان علیا نعم الوصی ونعم الامام
افتونا توجروا

[illegible] بقصد الرجاء والله العالم
[illegible] محمد الحسینی الشیرازی

تشہد میں شہادت ثالثہ پڑھنے سے بھی نماز باطل نہیں ہوتی

یہ فتویٰ رہبر معظم آیت اللہ العظمیٰ آقای خامنہ ای کی طرف سے جاری ہوا۔
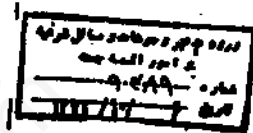
[illegible]

۷۲۲۹

[illegible]

فتویٰ کے ساتھ ہم اس کا حوالہ بھی پیش کر رہے ہیں۔

سائل: مولانا الفت ساقی ۔۔۔۔ وا الشاہ رضوی مشہد مقدس

ورود بہ دفتر وجوہات و مسائل الشرعیۃ و امور ائمہ جمعہ

شمارہ (ڈاک نمبر) ۹۰۴۸۹ تاریخ فتویٰ ۷۱۳ ۔۔ ۱۰ ۔۔ ۹

فتویٰ نمبر ۷۲۲۹ سوال نمبر ۸

سوال: ایک آدمی جو کہ آپ کا مقلد ہے اور یہ بات جانتا ہے کہ آپ کا فتویٰ یہ ہے کہ نماز میں اتنا ہی تشہد پڑھا جائے جو عام طور پر متعارف ہے لیکن وہ شخص نماز میں شہادت ولایت امیرالمومنینؑ پڑھتا رہا ہے اور اس کے پڑھنے کو بہتر اور مستحب سمجھتا تھا اور اب بھی وہ پڑھتا ہے۔

اس کی پہلے والی اور بعد والی نمازوں کا کیا حکم ہے؟ اور کیا اس شہادت کے پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر شہادت جزئیت اور ورود کے قصد سے نہ ہو تو یہ نماز کے صحیح ہونے میں مانع نہیں ہے اور نماز صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عکس فتویٰ آیۃ اللہ سید محمد حسنی بغدادی

مجتہد اعظم نجف اشرف

احادیث مذکورہ معتبر ہیں۔ ان پر عمل کرنا جائز ہے۔

س :- ان بعض واعظی باکستان یحتجون بروایۃ فی کتاب : « الاحتجاج » — للشیخ الطبرسی علیہ الرحمۃ عن القاسم بن معاویۃ عن المعصومین علیہم السلام « اذا قال احدکم لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ فلیقل علی امیر المؤمنین ایضا » .

وفی القطرۃ فی مناقب العترۃ فی حالات الامام — السادس ع عن ابی بصیر عنہ علیہ السلام : « انہ یقول عند التشہد : اشہد ان ربی نعم الرب وان محمدا نعم الرسول وان علیا واولادہ نعم الائمۃ » .

باسمہ تعالیٰ

ہذہ الاخبار معتبرۃ والعمل بہا جائز

محمد الحسنی البغدادی النجفی

سید غلام حیدر کلو واعظ الشیعۃ ... باکستان ، بتوسط السید غلام رضا مخدوم الباکستانی .

فقیہ اہل بیت شیخ محمد علی گرامی

توضیح المسائل ص ۲۳۵ پر باب تشہد میں یوں لکھتے ہیں

تشهد

مسئله ۱۱۳۵ - دررکعت دوّم تمام نمازهای واجب ورکعت سوّم نماز مغرب و رکعت چهارم نماز ظهر و عصر و عشاء، باید انسان بعد از سجدهٔ دوّم بنشیند و در حال آرام بودن بدن، تشهّد بخواند، یعنی بگوید: «اَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِیکَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ» و کمتر از این کفایت نمی‌کند، و احتیاط واجب آن است که به همین ترتیب بگوید.

مسئله ۱۱۳۶ - کلمات تشهّد باید به عربی صحیح وبطوری که معمول است، پشت سر هم گفته شود.

مسئله ۱۱۳۷ - دربرخی گروههای شیعه، شهادت ثالثه مرسوم است، یعنی در تشهّد نماز هم به دنبال شهادتین می‌گویند: «وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیّاً وَلِیُّ اللّٰهِ» گرچه احتمال دارد که اشکالی نباشد، لیکن احتیاط لازم آن است که اگر بخواهد بگوید، به صورت دعاء گفته شود. مثلاً «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ وَلِیِّکَ عَلِیٍّ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ».

فقیہ اہل بیت حضرت مبشر کاشانی

توضیح المسائل ص ۱۶۸۔ شہادت ثالثہ جزو اذان و اقامت ہے واجب است بعد از شہادت رسالت گفتہ شود۔ ص ۱۰۴ پر تکبیرات نماز میت میں بھی شہادت ثالثہ کا ذکر فرمایا اور ص ۱۹۷ پر باب تشہد مسئلہ ۹۴۹۔

بسمہ تعالیٰ

ضمیمہ شہادت ثالثہ یعنی شہادت بر ولایت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب صلوات اللہ علیہ به شهادتین در تشهد نمازهای واجب و مستحب عملاً به عمومات وارده جایز بلکه راجح و مستحب می باشد ولی اولی و مستحب است به روایت ابی بصیر به نقل مرحوم مجلسی در کتاب «دفقه الامامیه» عمل شود: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ كُلُّهَا لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَنَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ رَبِّي نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ وَاَنَّ عَلِيّاً نِعْمَ الْوَصِيُّ وَنِعْمَ الْاِمَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِي اُمَّتِهِ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

الاحقر مبشر کاشانی
۲۹ رجادی الثانی ۱۴۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عکس فتویٰ آیۃ اللہ شیخ علی نمازی مشہد مقدس ایران

تشہد میں ولایت امیر المومنینؑ پر ثابت قدم رہنے کی دعا مانگنا جائز ہے

باسمہ تعالیٰ

۷۸۶

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ نمازی دام ظلہ

بعد از تقدیم سلام و تحیات عرض می شود

که اگر کسی در نماز بعد از تشہد

شہادتین بعنوان دعا نه بقصد

ورود بگوید اللهم ثبتنی علیٰ

ولایۃ امیر المومنین علی علیہ السلام وارزقنی

شفاعتہ ؟ آیا نمازش باطل است

یا خیر بینوا توجروا ...

سائل

نماز صحیح است

الاحقر علی نمازی شاهرودی

في البحار كتاب الصلوة باب التشهد واحكامه عن تفسير الامام ع قال اذا قعد المصلي للتشهد الاول والتشهد الثاني قال الله يا ملائكتي قد قضى خدمتي وعبادتي وقعد يثني علي ويصلي على محمد نبيي لاثنين عليه في ملكوت السماوات والارض ولاصلين على روحه في الارواح فاذا صلى على امير المؤمنين في صلوته قال لاصلين عليك كما صليت عليه ولاجعلنه شفيعك كما استشفعت به

قال العلامة المجلسي ره يدل على استحباب الصلوة على امير المؤمنين صلوات الله عليه في التشهد اما في ضمن الصلوة على الآل او على الخصوص والاعم والاوسط اظهر

كتبه وانا علي بن محمد النمازي الشاهرودي

تشہد نماز کے متعلق آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد علی الطباطبائی دمشق

عکس فتویٰ عملیہ قوانین الشرعیۃ ص۳۲۵، ص۳۲۶

وقال (ع) : (فإذا صليت الركعة الرابعة فقال في تشهده بسم الله وبالله والحمد لله والأسماء الحسنى كلها لله أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة ، التحيات والصلوات الزاكيات الغاديات الرايحات التامات الناعمات المباركات الصالحات لله ما طاب وزكى وطهر ونمى وخلص وما خبث فلغير الله، أشهد أنك يا رب نعم الرب وأن محمداً نعم الرسول وأن علي بن أبي طالب نعم الولي وأن الجنة حق والنار حق والموت حق والبعث حق وأن الساعة آتية لا ريب فيها وأن الله يبعث من في القبور والحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله اللهم صل على محمد وآل محمد وبارك على محمد وآل محمد وارحم محمداً وآل محمد أفضل ما صليت وباركت وترحمت وسلمت على ابراهيم وآل ابراهيم في العالمين إنك حميد مجيد اللهم صل على محمد المصطفى وعلي المرتضى وفاطمة الزهراء والحسن والحسين والأئمة الراشدين من آل طه وياسين اللهم صل على نورك الأنور وعلى حبلك الأطول وعلى عروتك الأوثق وعلى وجهك الكريم وعلى جنبك الأوجب وعلى بابك الأدنى وعلى سبيلك والصراط، اللهم صل على الهادين المهديين الراشدين الفاضلين الطيبين الطاهرين الأخيار الأبرار

فقیہ جامع الشرائط آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد علی الطباطبائی دمشق
اشہد ان علیا ولی اللہ جزء اذان و اقامت سہ
عکس فتویٰ قوانین الشریعۃ ص ۲۸۸ عملیہ

والفرق بين الركن وغيره أن الركن لو تركه المصلي سهواً أو عمداً أو جهلاً بطلت صلاته. بينما لو ترك غير الركن كالقراءة والتشهد والسجدة الواحدة فلا تبطل صلاته بالسهو والجهل وإنما تبطل عمداً

قانون الأذان والإقامة :

تفصيل كيفية الصلاة :

حكم ١٦٦ـ فصول الأذان عشرين فصلاً مع الشهادة الثالثة وفصول الإقامة ١٩ فصلاً كما مر.

ـ الشهادة الثالثة : (أشهد أن علياً ولي الله) جزء من الأذان والإقامة إذ أن الروايات المثبتة للمستحبات ليست بأكثر عدداً ولا سنداً مما ورد في هذا السبيل ولا يدفع ذلك تهجمات الشيخ الصدوق (قده) ومن الروايات ما رواه الشيخ عبد العظيم في كتابه السياسة الحسينية عن مخطوط مسمى بـ (السلافة في أمر الخلافة) تأليف الشيخ عبد الله المراغي من علماء القرن السابع الهجري يقول (وفيه روايتان مضمون إحداهما أنه أذن سلمان الفارسي فرفع الصحابة للرسول صلى الله عليه وآله وسلم أنه زاد في الأذان (أشهد أن علياً ولي الله) فوبخهم النبي (ص) قائلاً فهم كنا؟! وأقر لسلمان هذه الزيادة والأخرى أنهم سمعوا أبا ذر الغفاري بعد بيعة الغدير يهتف بها في الأذان فرفعوا ذلك إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال: أما وعيتم خطبتي يوم الغدير لعلي بالولاية أما سمعتم قولي في أبي ذر ما أظلت الخضراء وما أقلت الغبراء أصدق ذي لهجة من أبي ذر الغفاري إنكم لمنقلبون من بعدي على أعقابكم).

محمد علي الطباطبائي

مرجع عالی قدر آیۃ اللہ سید محمد علی الطباطبائی
اشہد ان علیا ولی اللہ اور نماز جنازہ
عکس فتوی عملیہ قوانین الشرعیۃ ص ۱۹۶

٢ – الله أكبر اللهم صل على محمد وآل محمد.

٣ ـ الله أكبر اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات.

٤ – الله أكبر اللهم اغفر لهذا الميت المسّجى أمامنا.

٥ – الله أكبر وينصرف.

والمشهور أوجبوا هذا التسبيح والدعاء بل وبهذا الترتيب وأنا اعتقد أن هذا مستحب في مستحب.

حكم ١٠٥ ـ ليس في هذه الصلاة أذان ولا إقامة ولا حمد ولا تسليم ولا قران وإنما يقول لتنبيه الصلاة الصلاة ثلاثاً ثم يأتي بخمس تكبيرات يأتي بالشهادتين بعد الأولى والصلاة على النبي (ص) وبعد الثانية والدعاء للمؤمنين والمؤمنات بعد الثالثة والدعاء للميت بعد الرابعة ثم يكبر الخامسة وينصرف فيجزى أن يقول بعد نية القربة وتعيين الميت ولو اجمالاً الله أكبر اشهد أن لا إله إلا الله وان محمداً رسول الله الله أكبر اللهم صل على محمد وآل محمد الله أكبر اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات الله أكبر اللهم اغفر لهذا الميت والأولى أن يقول بعد التكبير الأول أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له إلهاً واحداً أحداً صمداً فرداً حياً قيوماً دائماً أبداً لم يتخذ صاحبة ولا ولداً وأشهد أن محمداً عبد ورسوله أرسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون وأشهد أن علياً أمير المؤمنين وأبناءه المعصومين صلوات الله عليهم أجمعين كلمة التقوى وأعلام الهدى والحجة على أهل الآخرة والدنيا وأشهد أن الموت حق والجنة حق والنار حق والبعث حق والنشور حق وأن الساعة آتية لا ريب فيها وأن الله يبعث من في القبور واليه النشور. الله أكبر اللهم صل على محمد وآل محمد وبارك على محمد وآل محمد وارحم محمداً وآل محمد وسلم على محمد وآل محمد أفضل ما
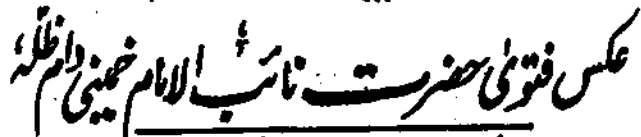
بسم اللہ الرحمن الرحیم

عکس فتویٰ حضرت نائب الامام خمینی دام ظلہ

علیؑ و ان کی اولاد معصومینؑ کی ولایت کے اقرار پر مشتمل دعا کا ذکر اثناء نماز میں ہر جزو ہر جگہ جائز ہے۔ "خمینی"

باسمہ

سماحۃ آیۃ اللہ العظمیٰ نائب الامام الهمام ادام اللہ ظلہ

لبہ تقدیم التحیات والتسلیمات الرجاء

ان تطلعونا علی فتواکم فیما یلی

اذا قرء القارئ فی صلاتہ بعد الشہادتین

فی تشہدہ هذا الدعاء اللهم انی

رضیت بالله ربا و بمحمد نبیا و بعلی ولیا

و باولادہ المعصومین ائمۃ وسادۃ وقادۃ

اللهم ارزقنی شفاعتهم واحشرنی فی زمرتهم

بقصد الدعاء لا الورود فهل تبطل صلاتہ

ام لا .

بسمہ تعالیٰ

لا بأس بقرائۃ الدعا المذکور وغیرہ فی اثناء الصلوۃ

وای جزء منها اذا لم تکن بقصد الورود

عکسِ تحریر:

آیۃ اللہ العظمیٰ سرکار امام خمینیؒ

شہادۃ ثالثۃ مقدسہ کے متعلق عقیدہ

پرواز در ملکوت ج ۲ ص ۵۰

پرواز در ملکوت

۵۰

و اما نکتۂ عرفانیۂ برای نوشتن این کلمات بر کلیۂ موجودات از عرش اعلا تا منتهی ارضین آن است که حقیقت خلافت وولایت، ظهور الوهیّت است و آن اصل وجود و کمال آن است و هر موجودی که حظّی از وجود دارد از حقیقت الوهیت و ظهور آن که حقیقت خلافت وولایت است حظّی دارد و لطیفۂ الهیّۃ در سر تاسر کائنات از عوالم غیب تا منتهای شهادت بر ناصیۂ همه ثبت است و آن لطیفۂ الهیّۃ حقیقت وجود منبسط ونفس الرحمان و حقّ مَخلوقٌ بِهِ است که بعَینِهِ باطن خلافت ختمیّه وولایت مطلقۂ علویه است.

واز اینجهت است که شیخ عارف شاه آبادی دام ظله می‌فرمودند که شهادت بولایت در شهادت برسالت منطوی است زیرا که ولایت باطن رسالت است، ونویسنده گوید: که در شهادت بألوهیّت شهادتین منطوی است جمعاً ودر شهادت برسالت آن دو شهادت نیز منطوی است چنانچه در شهادت بولایت آن دو شهادت دیگر منطوی است والحمدلله اوّلاً وآخراً.

استاد المحققین، رئیس المفسرین، فقیه اهل البیت علیهم السلام

حضرت آیة الله العظمی یعسوب الدین رستگار جویباری

اذان و اقامه

(مسئلهٔ ۱۳۴۹) مستفاد از کتاب و سنّت و عقل سلیم آنستکه: «أَشْهَدُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ» جزء اذان و اقامه است که باید بعد از «أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ» گفته شود.

(مسئلهٔ ۱۳۵۰) اذان و اقامه، مستحب مؤکّد است که اگر گفته نشود، نماز صحیح است، ولی اگر اذان و اقامه گفته شود، امّا شهادت ثالثه گفته نشود نماز باطل است، وکسی که شهادت ثالثه را در اذان و اقامه نگوید، اقتداء کردن باو جائز نیست، و اگر اقتداء کنند، نماز باطل است و باید اعاده نمایند.

۸- تشهد:

(مسئلهٔ ۱۵۵۷) در رکعت دوم تمام نمازهای واجب و مستحب، و در رکعت سوم نماز مغرب و رکعت چهارم نماز ظهر و عصر و عشاء باید انسان نمازگزار بعد از سجدهٔ دوّم بنشیند و در حال آرام بودن بدن، تشهد بخواند، و در نماز وتر نیز تشهد لازم است یعنی بگوید:

«أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ».

و کمتر از این کفایت نمی‌کند، و احتیاط واجب آنستکه بهمین ترتیب بگوید، و جائز است پس از شهادتین بگوید: «وَ أَشْهَدُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيّاً وَ أَوْلاَدَهُ الْمَعْصُومِينَ حُجَجُ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ».

العبد الفانی: یعسوب الدین رستگار

جلد دوم

با تغییرات و اضافات

حضرت آیت اللہ العظمیٰ فاضل لنکرانی مدظلہ العالی حوزۂ علمیہ قم

نتیجہ گیری

از آنچہ نقل شدہ استفادہ می شود کہ شہادت بہ ولایت ذکر و دُعا وعبادت است وهمانطور کہ در مسالہ مبطلات نماز در عروۃ الوثقی فرمودہ است ذکر و دُعا در تمام حالات نماز بی اشکال است ۔ بنا براین شہادت بہ ولایت بہ قصد ذکر مطلق در تشہد نماز وغیرہ اشکال ندارد و ضرر بہ نماز نمی رساند۔

عکس فتویٰ آیۃ اللہ شیخ مرتضیٰ آل یٰسین

مجتہد اعظم کاظمین عراق

کتاب سرالایمان ـــــــــ ص۵۵ ص۵۶ طبع نجف۔

علیؑ کی ولایت کی گواہی کا اذان و اقامت میں بجا لانا تو بجائے خود نماز میں بھی بیان کرنا جائز ہے۔

کتب حجة الاسلام علم الاعلام الشيخ مرتضى آل ياسين جواب من سأله عن هذه المسألة بما هذا نصه :

(بسم الله الرحمن الرحيم)

لاينبغي الاشكال في استحباب الشهادة لعلي عليه السلام بالولاية عقيب ذكر الشهادتين في كل من الأذان والاقامة اذا لم يقصد بها الجزئية كما عليه سيرة المؤذنين من ابناء الشيعة الامامية في كل زمان وكل مكان وذلك للاخبار الدالة بكل صراحة على استحباب القرآن بين الشهادتين الشهادة للنبي صلى الله عليه وآله بالرسالة والشهادة لعلي أمير المؤمنين عليه السلام بالولاية ودعوى لزوم التشريع من ذكرها زيادة على الفصول المعتبرة في الأذان والاقامة مدفوعة بعدم لزومه قطعاً مع عدم قصد الجزئية فيها كما هو المفروض . واما الأخبار الدالة على كراهة التكلم في الاذان والاقامة فلا تصلح معارضاً لتلك الأخبار الدالة على استحباب القرآن بين الشهادتين

- ۵۸ -

مطلقاً لأن مورد الكراهة حسبما هو المستفاد من ادلتها مختص بالتكلم بعد اقامة الصلاة أي بعد قول المقيم قد قامت الصلاة أو فيما بين الأذان والاقامة في خصوص صلاة الغداة وليس فيها مايدل على كراهته في الاقامة قبل اقامة الصلاة كما ليس فيها مايدل على كراهته في الأذان مطلقا كما لايخفى ذلك على من راجع اخبار الباب هذا بعد تسليم كون الشهادة الثالثة من الكلام الخارج عن عنوان الكلام المرخص فيه شرعا في مثل الصلاة فضلا عن غيرها من الوظائف الشرعية كالتكلم بذكر الله جل شأنه وذكر النبي (ص) مع ان للمنع من خروجه عن هذا العنوان مجالاً واسعاً اما اولا فلا مكان دعوى انصراف الكلام المحكوم عليه بالكراهة أو الحرمة عن مثل الشهادة بالولاية لعلي عليه السلام كما اعترف به غير واحد من أهل العلم واما ثانياً فلما دل على ان ذكره وذكر الأئمة من ولده عليهم افضل الصلاة والسلام من ذكر الله تعالى وذلك ما رواه في الكافي عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام - ما اجتمع قوم في مجلس لم يذكروا الله ولم يذكرونا الا كان ذلك المجلس حسرة عليهم يوم القيامة ثم قال قال ابو جعفر (ع) ذكرنا من ذكر الله وذكر عدونا من ذكر الشيطان - وهذا التنزيل المستفاد صريحاً من هذه الرواية الشريفة يقضي بخروج ذكرهم صلوات الله عليهم عن دائرة الكلام المكروه والمحرم ولحوقه بذكر الله سبحانه وتعالى في جميع ما رتب عليه من الأحكام وقد جاء في رواية الحلبي عن ابي عبد الله عليه السلام - كل ما ذكرت الله عز وجل به والنبي فهو من الصلاة - ومن هنا يظهر لك وجه القول بجواز ذكر الشهادة الثالثة في الصلاة فضلا عن الاذان والاقامة والله العالم.

عکس فتوی آیۃ اللہ سید نصر اللہ مستنبط

داماد آقائے خوئی نجف اشرف

علی و اولاد علی کی امامت کا واجب نماز کے تشہد میں بقصد قربت مطلقہ ذکر کرنا کوئی مانع نہیں رکھتا۔

بعض علمای پاکستان میگویند که در احتجاج طبرسی از معصوم ؑ وارد است بروایت قاسم بن معاویه یا اذا قال احدکم لا اله الا الله محمد رسول الله فلیقل علی امیرالمؤمنین ایضا در قطره من بحار مناقب النبی ؐ والعترة در حالات امام ششم ؑ از ابو بصیر عن الصادق ؑ در تشهد بگویند اشهد انّ ربی نعم الرب و انّ محمدا نعم الرسول و انّ علیا و اولاده نعم الائمة ؑ منقول از رساله عملیه مجلسی دوم و نیز در رساله عملیه حضرة آیة الله [illegible] آقای سید ابوالحسن لکهنوی قده که بنام تحفه احمدیه است این عبارت دارد که تشهد نماز شب این است اشهد انّ ربی نعم الرب الخ پس آیا این تشهد را در نماز واجب خواندن جائز است یا خیر؟

بسم الله الرحمن الرحیم

ذکر این جمله هرگاه در تشهد نماز واجب بقصد جزئیت [illegible] است ولی بقصد قربت مطلقه مانعی ندارد

نصر الله [illegible]

عکس فتویٰ آقائے آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی

تکبیرۃ الاحرام کے بعد دعاء توجہ میں دین محمدؐ و منہاج علی بن ابی طالب کا ذکر کرنا جائز ہے

سماحۃ آیۃ اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم الموسوی الخوئی ادام اللہ ظلہ

بعد تقدیم التحیات الصادرۃ عن صمیم القلب و الدعاء الی اللہ عز شانہ ان یدیم علینا اظلالکم الوارفۃ نرجو الجواب عن المسائل التی تلی.

۱: هل یجوز ان یدعی بدعاء التوجہ عاروا الصدوق فی الفقیہ ج ۱ ص ۱۹۹ ط ج و الطبرسی فی الاحتجاج ج ۲ ص ۲۰۷ و ابن طاؤس فی فلاح السائل ص ۲۲ عن الصادق علیہ السلام والقائم الحجۃ "وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض علی ملۃ ابراهیم و دین محمد و منهاج علی علیہ السلام حنیفا مسلما وما انا من المشرکین" عند افتتاح الصلوۃ بعد تکبیرۃ الاحرام

بسمہ تعالیٰ نعم یجوز ان یدعی بالدعاء المشار الیہ فی السؤال بعد تکبیرۃ الاحرام. ۱۲ رمضان ۱۴۱۱ … [illegible]

۲۶ / ۳ / ۱۴۱۰ …

عکس فتوٰی آیۃ اللہ العظمٰی سید ناصر الملۃ

سید ناصر حسین مجتہد اعظم لکھنؤ از کتاب تحفہ احمدیہ ص۱۵۴، ص۱۵۵

"بہتر ہے کہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کے بعد یہ کہے:
اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَشْهَدُ اَنَّ
رَبِّيْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِيًّا نِعْمَ الْوَصِيُّ
وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهٖ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ
فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا
لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ" عکس ملاحظہ ہو تحفہ احمدیہ
جلد اول ص۱۵۵ مطبوعہ صادق پریس لکھنؤ ۱۳۰۵ھ

عکس فتویٰ علامہ محمد تقی مجلسی

از کتاب فقہ المجلسی ـــــــ صـ۲۹

مطابق بفتاویٰ آیۃ اللہ محمد کاظم طباطبائی ـــــــ مطبوعہ بمبئی

در کتاب الصلوٰۃ فقرہ در تشہد و سلام

تشهد واجبست بعد از رکعت دوم و رکعت آخر چنانکه در نماز سه رکعتی و چهار رکعتی و واجبست
نماز باطل میشود بترک آن عمداً نه سهواً و واجبست در آن نشستن بقدر تشهد را که گفته صورت تشهد
واجب اینست که اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله اللهم صل علی
محمد و آل محمد و بهتر نیست که اشهد بگوید لا اله الا الله بگوید بهتر است که بر این بیفزاید چنانکه ابو
بصیر از حضرت امام جعفر صادق نقل کرده بسم الله و بالله و الحمد لله و خیر الاسماء کلها لله اشهد ان لا
اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله ارسله بالحق بشیراً و نذیراً بین یدی
الساعة و اشهد انک نعم الرب و ان محمداً نعم الرسول و ان علیاً نعم الوصی و نعم الامام
اللهم صل علی محمد و آل محمد و تقبل شفاعته فی امته و ارفع درجته الحمد لله رب العالمین
و بتورک بنشیند یعنی چنانچه پیشتر مذکور شد در بیان آداب استحباب که بنشیند پشت پای چپ بر زمین نهاده
و کف پای راست بر کف پای چپ نهد و نظر بر دامن کند و دستها بر رانها نهد و انگشتان کشیده و با هم نهاده و بجانب رو
نظر کند مکروه است اقعا نشستن و اقعا آنست که هر دو قدم بر زمین نهد و بر پشت پاها نشیند و بعضی گفته اند
که چنانست که نشیند بر زمین و دو زانو را برپا دارد بطریق نشستن کلب و بعضی گفته اند که
حرامست و بعد از رکعت دوم وقتی که برخیزد مستحبست که بگوید بحول الله و قوته اقوم و اقعد و بعضی گفته اند که تکبیر گفتن لازم
نیست هشتم سلام و واجبست بعد از تشهد آخر نماز که اقوی آنست که واجبست و بعضی گفته اند که سنت است
و سلام مراد دو صورت است یکی السلام علیکم و رحمة الله و برکاته و دیگر السلام علینا و علی عباد

عکس فتوی علامہ محمد باقر مجلسی

در استحباب شہادت ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام در نماز از کتاب بحار الانوار جلد ۸۴ صفحہ ۲۰۹ طبع جدید۔

ج ۸۴ ۳۷- باب وصف الصلاة -۲۰۹-

الزاكيات الغاديات الرائحات النامّات النّاعمات المباركات الصّالحات لله ماطاب وزكى، و طهر ونمى، وخلص، وماخبث فلغيرالله.

أشهد أنّك نعم الرّبّ، و أنّ محمّداً نعم الرّسول، و أنّ عليّ بن أبي طالب نعم الوليّ و أنّ الجنّة حقّ و النّار حقّ و الموت حقّ و البعث حقّ و أنّ السّاعة آتية لاريب فيها وأنّ الله يبعث من في القبور، الحمدلله الّذي هدانا لهذا وماكنّا لنهتدي لولا أن هدينا الله.

اللّهمّ صلّ على محمّد و على آل محمّد و بارك على محمّد وعلى آل محمّد و ارحم محمّداً و آل محمّد أفضل ما صلّيت و باركت و رحمت و ترحّمت و سلّمت على إبراهيم و آل إبراهيم في العالمين، إنّك حميد مجيد، اللّهمّ صلّ على محمّد المصطفى، و عليّ المرتضى، و فاطمة الزهراء، و الحسن و الحسين، و على الأئمّة الراشدين من آل طه و يس، اللّهمّ صلّ على نورك الأنور، و على حبلك الأطول، و على عروتك الأوثق، و على وجهك الأكرم، و على جنبك الأوجب، و على بابك الأدنى و على سبيلك الصّراط اللّهمّ صلّ على الهادين المهديّين الرّاشدين الفاضلين الطيّبين الطاهرين الأخيار الأبرار.

اللّهمّ صلّ على جبرئيل و ميكائيل و إسرافيل و عزرائيل و على ملائكتك المقرّبين، و أنبيائك المرسلين، و رسلك أجمعين، من أهل السّموات و الأرضين، و أهل طاعتك أكتعين، و اخصص محمّداً بأفضل الصّلاة و التسليم، السّلام عليك أيّها النبيّ و رحمة الله و بركاته، السّلام عليك و على أهل بيتك الطيّبين، السّلام علينا و على عباد الله الصّالحين، ثمّ سلّم عن يمينك، و إن شئت يميناً و شمالاً، و إن شئت تجاه القبلة.

عکس فتویٰ آیۃ اللہ السید احمد مستنبط

مجتہد اعظم و امام الجماعۃ حرم امیر المومنین نجف اشرف عراق

از کتاب القطرۃ صفحہ ۲۲۰ صفحہ ۲۲۱ مطبوعہ نجف۔ ولایت امیر المومنینؑ کی شہادت نماز بجزو مستحب ہے۔

ثم انی اختم هذا الباب بذكر تشهد الصلوة للصادق «ع» حيث اشتهر فی ألسنة بعض الناس انكار الشهادة بالولاية في الاذان والاقامة مع ما ورد في خبر القاسم بن معوية المروي عن احتجاج الطبرسي عن ابي عبدالله «ع» اذا قال احدكم لا إله إلا الله محمد

رسول الله فليقل علي أمير المؤمنين غافلا عن كونها جزءاً من الصلوة استحبابا على ماروي عن الصادق (ع). وإنما اورد الرواية لندرة وجودها وشرافة مضمونها وكثرة فوائدها في زماننا هذا لمن تدبر فيها حتى ان العلامة النوري قدس سره غفل عنها فلم ينقلها في المستدرك والرواية مذكورة في رسالة معروفة بفقه المجلسي قدس سره مطبوعة في صفحة ۲۹ ما هذا لفظه : ويستحب ان يزاد في التشهد ما نقله ابو بصير عن الصادق «ع» وهو بسم الله وبالله والحمد لله وخير الاسماء كلها لله اشهد ان لا إله الا الله وحده لاشريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة واشهد ان ربي نعم الرب وان محمدا نعم الرسول وان عليا نعم الوصي ونعم الامام اللهم صل على محمد وآل محمد وتقبل شفاعته في امته وارفع درجته الحمد لله رب العالمين ؟

دُعائے تعجیل ظہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِوَلِیِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰبَائِهٖ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِیْ کُلِّ سَاعَةٍ وَلِیًّا وَّحَافِظًا وَّقَائِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِیْلًا وَّعَیْنًا حَتّٰی تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهٗ فِیْهَا طَوِیْلًا ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

پروردگار وارث زمانہ کا ظہور جلد فرما۔ ہمیں سرکار کے ناصرین میں شمار فرما۔ ان چند صفحات کی صورت جو کتاب پیش خدمت امام زمانہ ہے اسے شرف قبولیت عطا فرما۔ لوگوں کے دل ولایت امیر علیہ السلام کی طرف مائل فرما۔ آمین

سگ درامام زماں عجل اللہ فرجہٗ الشریف

نثار نقوی

مولف کی دیگر زیرِ طبع تصنیفات

عقد سید زادی غیر سید پر حرام مطلق ہے۔ اس مسئلے پر مکمل دستاویز

اَلْجَنَّةُ الْعَالِيَّةُ

فِی

تَحْرِيمِ اَوْلَادِ رَسُوْلْ عَلٰی غَيْرِ فَاطِمِيَّة

(زیرِ طبع)

علامہ نثار عباس نقوی

مقتل کے موضوع پر مستند اور جامع کتاب

مبلغین، واعظین اور اہلِ منبر کیلئے انمول تحفہ

اَسْرَارُ الْعَزَاء

فِی

مَاتِمِ زَهْرَاء سلام اللہ علیہا

(زیرِ طبع)

علامہ نثار عباس نقوی